مُنتقی الأخبار

از

امام عبد السلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد داؤد راز رحمانی

دوم

ناشر

دار الدعوۃ السلفیۃ

شیش محل روڈ ۰ لاہور ۰ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ

احادیث شریفہ پر مشتمل فقہ الحدیث کی بلند پایہ کتاب

مُنْتَقَى الأَخْبَار

تالیف

امام عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

مع اردو ترجمہ

حَدِيقَةُ الأَزْهَار

ترجمہ
مولانا محمد داؤد راز حجانی

نظر ثانی، تنقیح و تہذیب
مولانا ابو بکر صدیق سلفی

زیر نگرانی:-

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ

جلد دوم

ناشر:

دارالدعوۃ السلفیۃ شیش محل روڈ ۔ لاہور

٩ ـ كتاب البيوع

١ ـ أبواب ما يجوز بيعه وما لا يجوز

١ ـ باب ما جاء في بيع النجاسة وآله المعصية وما لا نفع فيه

١/٢١٥٨ ـ عن جابر: «أنه سمع رسول الله ﷺ حرَّم بيْع الخمر والمَيْتَةِ والخنزير والأصنام، فقيل: يا رسول الله، أرأيت شحوم الميتة، فإنه يُطْلى به السفن، ويُدْهَنُ بها الجلود، ويستصْبِحُ بها الناس؟ فقال: [لا]، هو حرام، ثم قال رسول الله ﷺ عند ذلك: قاتل الله اليهود، إن الله لما حرَّم شحومها جملُوهُ ثم باعوه فأكلوا ثمنه». رواه الجماعة.

٢/٢١٥٩ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لَعَنَ اللَّهُ اليَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِم الشُّحُومُ فبَاعُوها وأكَلُوا أثْمانها وإنَّ اللَّهَ إِذَا حَرَّمَ على قومٍ أكْلَ شَيءٍ حَرَّمَ عليْهِمْ ثَمنهُ، رَوَاهُ أحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ وهُو حجَّةٌ في تَحْريم بيعِ الدُّهنِ النَّجِسِ.

٣/٢١٦٠ ـ وعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّهُ اشْتَرَى حجاماً فَأَمَرَ فَكُسِرَتْ مَحاجِمُهُ، وقالَ: إنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ ثَمنَ الدَّمِ، وثَمَنَ الْكَلْبِ، وكَسْبَ البَغِيِّ، ولَعَنَ الْوَاشِمَةَ والمُسْتَوشِمَةَ، وآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، ولَعَنَ المُصَوِّرِينَ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٤/٢١٦١ ـ وَعَنِ أبي مَسْعودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قالَ: نَهَىٰ رسول الله ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ. وَمَهرِ البَغِيِّ، وحُلْوَانِ الكَاهِنِ رَوَاهُ الجَماعَةُ.

٥/٢١٦٢ ـ وَعَنْ ابنِ عبَّاسٍ قالَ: نَهَىٰ النبيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنَ الْكَلْبِ وَقالَ: إنْ جَاءَ يَطْلُبُ ثَمَنَ الكَلْبِ فَامْلأْ كَفَّهُ تُرَاباً. رَواهُ أحمَدُ وأبُو داوُدَ.

٦/٢١٦٣ ـ وعَنْ جابِرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنْ ثمَنِ الكَلْبِ والسِّنَّورِ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ وأبُو داوُدَ.

کِتابُ البُیُوع

(خرید وفروخت کے احکام)

جائز اور ناجائز خرید وفروخت

(۲۱۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی، مردار کی، سؤر کی اور بتوں کی خرید وفروخت حرام فرما دی ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ! مردہ جانوروں کی چربی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس سے کشتیوں کو چپڑا جاتا ہے اور چمڑوں کو چکنا کیا جاتا ہے اور لوگ اسے جلاتے بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ بھی حرام ہے، اس وقت آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو غارت کرے۔ جب اللہ تعالیٰ نے چربی ان پر حرام کردی تو اسے انہوں نے پگھلایا اور بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

(۲۱۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ یہودیوں کو غارت کرے ان پر چربیاں حرام تھیں مگر انہوں نے انہیں بیچ کر ان کی قیمتیں کھائیں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کر دیتا ہے تو ان کی قیمت بھی حرام فرما دیتا ہے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث دلیل ہے کہ ناپاک تیل وغیرہ بیچنا حرام ہے۔

(۲۱۶۰) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سینگی لگانے والا ایک غلام خریدا آپ ﷺ کے حکم سے اس کی سینگیاں توڑ دی گئیں اور فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے خون اور کتے کی قیمت اور بدکار عورت کی کمائی حرام کردی ہے۔ آپ ﷺ نے گودنے والی اور گدوانے والی سود لینے دینے والے اور مصوّر سب پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۱۶۱) حضرت ابو مسعود عقبۃ رضی اللہ عنہ بن عمرو سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے، بدکار عورت کی کمائی سے اور کاہن کی مزدوری سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا اور فرمایا اگر کوئی کتے کی قیمت مانگنے آئے تو اس کے ہاتھ میں مٹی بھر دینا۔

(۲۱۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔

[٢] ـ بابُ النَّهيِ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الماءِ

٢١٦٤/ ١ ـ عن إياس بن عبد أن النبي ﷺ نهى عن بيع فضل الماء رواه الخمسة إلاّ ابن ماجه وصححه الترمذي.

٢١٦٥/ ٢ ـ وَعَنْ جابِرٍ عَنِ النبيِّ ﷺ مِثْلُهُ. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه.

[٣] ـ بابُ النَّهيِ عَنْ ثَمَنِ عَسبِ الفَحْلِ

٢١٦٦/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: نَهَىٰ النبيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ عَسْبِ الفَحْلِ. رَواهُ أحمَدُ والبُخَاريُّ والنَّسائيُّ وأَبُو داوُدَ.

٢١٦٧/ ٢ ـ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الفَحْلِ. رَواهُ مُسْلِمٌ والنسائيُّ.

٢١٦٨/ ٣ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلاً مِنْ كِلابٍ سَأَلَ النبيَّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الفَحْلِ فَنَهاهُ فقالَ يا رسُولَ اللّهِ إنَّا نَطْرُقُ الفَحْلَ فَنُكْرِمُ. فَرَخَّصَ لَهُ في الكَرَامَةِ، رَواهُ التِّرمِذيُّ وقالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

[٤] ـ بابُ النَّهيِ عَنْ بُيوعِ الغَرَرِ

٢١٦٩/ ١ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنْ بَيعِ الحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الغَرَرِ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخاريَّ.

٢١٧٠/ ٢ ـ وعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا تَشْتَروا السَّمَكَ فِي الْماءِ فَإِنَّهُ غَرَرٌ. رَواهُ أحمَدُ.

٢١٧١/ ٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: نَهَىٰ رسُولُ اللّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ رواه أحمد ومسلم والترمذي وفي رواية نهى عن بيع حبل الحبلة وَحَبلُ الحَبلَةِ أَنْ تُنْتِجَ الناقَةُ ما فِي بَطْنِها ثُمَّ تحْملُ الَّتي نُتِجَتْ. رَواهُ أَبُو داوُدَ، وفِي لَفْظٍ: كانَ أَهلُ الجَاهِلِيَّةِ يَبْتَاعونَ لُحومَ الجَزورِ إلى حَبَلِ الحَبَلَةِ وَحَبَلُ الحَبَلَةِ أنْ تُنْتجَ النَّاقَةُ ما في بَطْنِها، ثُمَّ تحْمِلُ التي نُتِجَتْ فَنَهاهُمْ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَليهِ، وفي لَفْظٍ: كانوا يَبْتَاعُونَ الجَزورَ إلى حَبَلِ الحَبَلَةِ فَنهاهُمْ ﷺ عَنْهُ. رَواهُ البُخارِيُّ.

٢١٧٢/ ٤ ـ وعَنْ شَهرِ بْنِ حَوشَبٍ عَنْ أَبي سَعِيدٍ قالَ: نَهَىٰ النبيُّ ﷺ عَنْ شِرَاءِ ما في بُطونِ الأنْعام حَتَّى تَضَعَ، وعَنْ بَيْعِ ما في ضُروعِها إلاَّ بِكَيْلٍ، وَعَنْ شِراءِ العَبْدِ وَهُوَ آبِقٌ، وعَنْ شِراءِ المَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ، وَعَنْ شِراءِ الصدَّقَاتِ حَتَّى تُقْبَضَ، وعَنْ

(چراگاہوں میں) فالتو پانی کی بیع

(۲۱۶۴) حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بچے ہوئے پانی کی بیع سے منع فرمایا۔

(۲۱۶۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے جو حدیث روایت کی ہے وہ اس کے ہم مثل ہے۔

سانڈ کی نسل کشی کی اُجرت کا حکم

(۲۱۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سانڈ کی نسل کشی کی اُجرت سے منع فرمایا۔

(۲۱۶۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سانڈ کی نسل کشی کی بیع سے منع فرمادیا ہے۔

(۲۱۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو کلاب کے ایک آدمی نے سانڈ کی نسل کشی کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے منع فرمادیا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم (اچھی نسل پیدا کرنے کے لیے) سانڈ چھوڑتے ہیں اور انعام کے طور پر ہمیں کچھ دے دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے اس کی رخصت دے دی۔

دھوکے والی بیع

(۲۱۶۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کنکر پھینک کر کی گئی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے منع فرمایا۔

فقہ الحدیث: بیع الحصاۃ (کنکر کی بیع) یہ ہے کہ بیچنے والا خریدار سے کہے کہ یہ تھان رکھے ہوئے ہیں، مجھے اتنی قیمت دے دو میں ان پر کنکر پھینکتا ہوں۔ جس تھان پر کنکر جا پڑے وہی تمہارا ہے یا یہ زمین کے قطعات ہیں، جس پر کنکر پڑ جائے وہی تمہارا ہے (مترجم)۔

(۲۱۷۰) حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانی میں مچھلیاں نہ خریدو کیونکہ وہ دھوکہ کی بیع ہے۔

(۲۱۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمادیا ہے۔ حبل الحبلۃ کی یہ صورت ہے کہ اونٹنی کے پیٹ والا بچہ پیدا ہو کر اس بچے کے حاملہ ہو جانے تک معاملہ ٹھہر جائے۔ ایک لفظ یہ ہے کہ عہد جاہلیت میں اونٹوں کا گوشت ادھار خرید لیا کرتے تھے اور مدت یہ مقرر کرتے تھے کہ اونٹنی کے بچہ پیدا ہو جائے پھر اس بچے کے بچہ پیدا ہو جائے تب قیمت چکائی جائے گی۔

فقہ الحدیث: چونکہ مدت مجہول ہے اس لیے ایسی بیع منع ہے (مترجم)۔ ایک لفظ یہ ہے کہ لوگ اونٹوں کا سودا حاملہ اونٹنیوں کے حمل تک کر لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔

(۲۱۷۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے جانوروں کے پیٹ والے بچوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ پیدا ہو جائیں۔ تھنوں کے دودھ کی بیع سے منع فرمایا، جب تک کہ ماپ نہ لیا جائے۔ بھاگے ہوئے غلام کے خریدنے سے (منع فرمایا جب تک کہ آ نہ جائے) مالِ غنیمت کے خریدنے سے (منع فرمایا) جب تک تقسیم نہ ہو جائے۔ زکوۃ وغیرہ خریدنے سے منع فرمایا جب تک قبضہ نہ ہو جائے۔

ضَرْبَة الغَائِص. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجه ولِلتِّرمِذيِّ مِنْهُ شِراءُ المَغَانِمِ وقالَ غَرِيبٌ.

٥/٢١٧٣ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاس قالَ: نَهَىٰ النبيُّ ﷺ عَنْ بَيعِ المَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ. رَواهُ النَّسائيُّ.

٦/٢١٧٤ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ مِثْلُهُ. رَواهُ أحمدُ وأبو دَاوُدَ.

٧/٢١٧٥ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ نَهَىٰ النبيُّ ﷺ أَنْ يُباعَ ثَمَرٌ حَتَّى يُطْعَمَ أو صوف على ظَهرٍ أو لَبَنٍ فِي ضِرْعٍ أو سَمْنٍ في لَبَنٍ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

٨/٢١٧٦ ـ وَعَنْ أَبي سَعيدٍ قالَ: نَهَىٰ رسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ المُلامَسَةِ والمُنابَذَةِ في البَيْعِ. والمُلامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوبَ الآخَرِ بِيَدِهِ باللَّيْلِ أَو بالنَّهارِ وَلا يُقَلِّبُهُ، والمُنابذَةُ أَنْ يَنْبُذَ الرَّجُلُ إلى الرَّجُلِ بِثَوبِهِ وَيَنْبُذَ الآخَرُ بِثَوبِهِ ويَكُونَ ذٰلِكَ بَيْعَهُما مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ ولا تَرَاضٍ. مُتَّفقٌ عَليهِ.

٩/٢١٧٧ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قالَ: نَهَىٰ النبيُّ ﷺ عَنِ المُحاقَلَةِ والمُخاصرَةِ والمُنابَذَةِ والمُلامَسةِ والمُزَابَنةِ. رَواهُ البُخَارِيُّ.

[٥] ـ بابُ النَّهيِ عَنِ الاستثناءِ في البيعِ إلاَّ أنْ يكونَ معلوماً

١/٢١٧٨ ـ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنِ المُحاقَلةِ والمزَابَنَةِ والثُّنْيَا إلاَّ أَنْ تُعْلَمَ. رَواهُ النَّسائيُّ والتِّرمِذيُّ وصحَّحَهُ.

٦ ـ بابُ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

١/٢١٧٩ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ في بَيْعَةٍ فَلَهُ أوكَسُهُما أَوِ الرِّبَا. رَواهُ أَبو داوُدَ. وفي لَفْظٍ: نَهَىٰ النبيُّ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعةٍ. . رَوَاه أَحمدُ والنَّسائيُّ والتِّرمذيُّ وصحَّحَهُ.

٢/٢١٨٠ ـ وَعَنْ سِماكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ عبدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبيهِ قالَ: نَهَىٰ النبيُّ ﷺ عَنْ صَفْقَتَيْنِ في صفقَةٍ. قالَ سِماكٌ: هُوَ الرَّجُلُ يَبِيعُ البَيْعَ فيقُولُ هُوَ بِنَسر بِكَذَا وهُوَ بِنَقْدٍ بِكَذَا وَكَذَا. رَواهُ أحمدُ.

٧ ـ بابُ النَّهيِ عَنْ بَيْعِ العُرْبُونِ

١/٢١٨١ ـ عَنْ عَمْرو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ: نَهَىٰ النبي ﷺ عَنْ بَيْعِ العُرْبَانِ. رَواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وأَبو دَاودَ وهُوَ لِمالِكٍ فِي «المُوطَإ».

اور غوطہ خور کے غوطے خریدنے سے منع فرمایا۔ اُن سے ترمذی میں روایت ہے کہ غلیموں کی خرید (سے منع فرمایا)۔

(۲۱۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے تقسیم سے قبل مالِ غنیمت کی فروخت سے منع فرمایا۔

(۲۱۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی ہم مثل حدیث روایت کی ہے۔

(۲۱۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کھانے کے قابل نہ ہوں یا جسم پر اُون کی بیع سے یا تھن میں دودھ کی بیع سے یا دودھ میں گھی کی بیع سے منع فرمایا۔

(۲۱۷۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامست اور بیع منابذت سے منع فرمایا، بیع ملامست یہ ہے کہ خریدار کپڑے کو دن میں یا رات میں ہاتھ سے ٹٹول لے اور کھول کر نہ دیکھے۔ بیع منابذت یہ ہے کہ دو شخص آپس میں ایک دوسرے کی طرف اپنے اپنے کپڑے پھینک دیں اور بے دیکھے بھالے اور بلا مرضی دونوں میں بیع ہو جائے۔

(۲۱۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے محاقلہ، مخاضرہ، منابذہ، ملامسہ اور مزابنہ (قسم کی تجارتوں) سے منع فرمایا (محاقلہ: غلہ کے بدلے کھڑی کھیتی بیچنا۔ مزابنہ: سوکھے پھلوں سے درختوں پر پھل بیچنا۔ مخاضرہ: درختوں پر کچے پھل قبل اس کے کہ کھائے جانے کے قابل ہوں بیچنا)۔

بیع میں مجہول کا استثنا

(۲۱۷۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ اور بیع میں استثنا سے منع فرمایا جب تک مستثنیٰ کی ہوئی چیز معلوم نہ ہو۔

ایک بیع میں دو بیعوں کی ممانعت

(۲۱۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک بیع میں دو بیعیں کیں تو اس کے واسطے دونوں قیمتوں میں سے کم قیمت ہے یا سود ہے۔ ایک لفظ یہ ہے آپؐ نے ایک بیع میں دو بیعوں سے منع فرمایا۔

(۲۱۸۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ایک سودے میں دو سودوں سے منع فرمایا۔ سماک نے اس کی یہ توضیح کی کہ کوئی شخص کسی چیز کو فروخت کرتے وقت خریدار سے کہے کہ اس کی نقد اتنی قیمت ہے اور ادھار اتنی (مثلاً نقد دس روپے ہے تو ادھار بارہ)۔

بیعانہ یا سائی

(۲۱۸۱) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے بیع عربان سے منع فرمایا۔

فقہ الحدیث: عربان یہ ہے کہ خریدار معاملہ کر کے بائع کو بطور سائی کے کچھ دے دے اور یہ شرط لگا لے کہ اگر وقت پر روپیہ ادا کر دیا جائے تو بیعانہ قیمت میں مجرا ہو جائے گا، اگر وقت پر روپیہ ادا نہ کر سکا تو اس کو ضبط کر لیا جائے گا۔ (مترجم)۔

٨ ـ بابُ تحريم بَيْعِ العصيرِ مِمَّنْ يَتَّخِذُهُ خَمْراً وكل بَيْعٍ أَعَانَ عَلَى مَعْصِيَةٍ

١/٢١٨٢ ـ عَنْ أَنسٍ قالَ: لَعَنَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ في الخَمْرِ عَشَرَةً: عَاصِرَها ومُعْتَصِرَها وَشَارِبَها وَحَامِلَها والمَحْمُولَةَ إليهِ وَسَاقِيَها وبَائِعَها وآكِلَ ثَمَنِها والمُشْتَرِيَ لَها والمُشْتَرَاةَ لَهُ. رواهُ التِّرمذيُّ وابْنُ ماجَه.

٢/٢١٨٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عمرَ قالَ: لُعِنَتِ الخَمْرَةُ على عَشَرَةِ وُجُوهٍ، لُعِنَتِ الخَمْرَةُ بِعَيْنِها وَشَارِبِها وسَاقِيها وبَائِعِها ومُبْتَاعِها وعَاصِرِها ومُعْتَصِرِها وَحَامِلِها والمَحْمُولةِ إليهِ وآكِلِ ثَمَنِها. رواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه وأبو داوُدَ بِنَحْوِهِ لٰكِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَآكِلِ ثَمَنِها، ولَمْ يَقُلْ عشَرَةً.

٩ ـ بابُ النَّهيِ عَنْ بَيْعِ ما لا يَمْلِكُهُ لِيَمْضِيَ فَيَشْتَرِيَهُ ويُسَلِّمَهُ

١/٢١٨٤ ـ عَنْ حَكِيمِ بنِ حِزَامٍ قالَ: قلْت يا رسولَ اللَّهِ يأتِينِي الرَّجُلُ فَيسألُنِي عَنْ البَيْعِ لَيْسَ عِنْدِي ما أبيعُهُ مِنْهُ، ثُمَّ أبتاعهُ مِنَ السُّوقِ، فقال: لا تَبعْ ما لَيْسَ عِنْدكَ. رواهُ الخَمْسَةُ.

١٠ ـ بابُ مَنْ بَاعَ سِلْعَةً مِنْ رَجُلٍ ثُمَّ مِنْ آخَرَ

١/٢١٨٥ ـ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: أَيُّما امْرَأةٍ زَوَّجَها وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلأَوَّلِ مِنْهُما، وَأَيُّما رَجُلٍ بَاعَ بَيْعاً مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلأَوَّلِ مِنْهُما. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ أنَّ ابْنَ ماجه لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ فَصْلَ النِّكَاحِ، وهُوَ يَدُلُّ بِعمُومِهِ على فَسَادِ بَيْعِ البَائِعِ المَبيعَ وَإِنْ كَانَ فِي مُدَّةِ الخِيارِ.

١١ ـ بابُ النَّهيِ عَنْ بَيعِ الدَّيْنِ بالدَّيْنِ وجوازِهِ بالعينِ مِمَّنْ هُوَ عَلَيْهِ

١/٢١٨٦ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنْ بَيْعِ الْكَالِيءِ بالكَالِيءِ. رَوَاه الدَّارَقُطْنِيُّ.

٢/٢١٨٧ ـ وَعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: أَتَيت النبيَّ ﷺ فَقُلْت إنِّي أَبِيعُ الإبلَ بالْبَقِيعِ فأبيعُ بالدَّنانِيرِ وآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَأَبيعُ بالدَّرَاهِمَ وآخُذُ الدَّنانِيرَ فقالَ لا بَأسَ أَنْ تأخُذَ بِسِعْرِ يَومِها ما لَمْ تَفْتَرِقَا وبَيْنَكُما شَيءٌ رَواهُ الخَمْسَة. وفي لَفْظِ بَعْضِهِمْ: أَبِيعُ بالدَّنانِيرِ وآخُذُ مَكَانَها الوَرِقَ وَأَبيعُ بالوَرِقِ وآخُذ مَكَانَها الدَّنانِيرَ. وَفيهِ دَلِيل على جَوَازِ التَّصَرُّفِ فِي الثَّمَنِ قَبْلَ قَبْضِهِ وَإِنْ كَانَ في مُدَّةِ الخِيارِ وعلى أَنَّ خِيارَ الشَّرْطِ لا يَدْخُلُ الصَّرْفَ.

شراب بنانے والوں کے پاس انگور بیچنا، ہر گناہ کی طرف لے جانے والی بیع

(۲۱۸۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سلسلے میں دس آدمیوں پر لعنت کی ہے۔ شراب نچوڑنے والے پر، نچڑانے والے پر، پینے والے پر، لے جانے والے پر، جس کی طرف لے جائی گئی ہو اس پر، پلانے والے پر، بیچنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، خریدنے والے پر اور خرید کروانے والے پر۔

(۲۱۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب پر دس وجہ سے لعنت کی گئی ہے۔ خود شراب پر، پینے والے پر، پلانے والے پر، خریدار پر، بائع پر، نچوڑنے والے پر، نچڑوانے والے پر، لے جانے والے پر، جس کی طرف لے جایا جائے اس پر، اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔ ابوداؤد میں اسی جیسی روایت ہے لیکن اس میں قیمت کھانے والے کا اور دس کا ذکر نہیں ہے۔

اگر کوئی چیز کسی کے پاس نہ ہو اور وہ اس کا سودا کر کے بازار سے خرید کر دے دے تو اس کا حکم

(۲۱۸۴) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک شخص آ کر مجھ سے وہ چیز خرید لیتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے (مگر بازار میں ملتی ہے) میں اس سے معاملہ طے کر کے بازار سے لا کر دے دیتا ہوں۔ اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا جو تمہارے پاس نہیں ہے اس کو نہ بیچو۔

ایک ہی معاملہ دو یا زیادہ آدمیوں سے کرنے کا حکم

(۲۱۸۵) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا دو ولیوں نے (دو مختلف آدمیوں سے نکاح کرا دیا) تو وہ پہلے کے لیے ہے اور اگر کسی نے ایک چیز دو آدمیوں کو بیچ دی تو وہ پہلے کے لیے ہے مگر ابن ماجہ میں نکاح کے مسئلہ کا ذکر نہیں ہے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اپنے عموم کی وجہ سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مالک کو کسی چیز کو بیچنے کے بعد دوبارہ بیچنے کا حق حاصل نہیں، اگر چہ خیار کی مدت میں دوسری بیع واقع ہوئی ہو کیونکہ محض بیع کی وجہ سے وہ چیز بائع کی ملکیت سے نکل چکی۔

قرض کی بیع قرض سے اور قرض کی عین سے

(۲۱۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کو ادھار کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا۔

(۲۱۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ میں بقیع میں دیناروں سے اونٹ بیچتا ہوں، پھر ان کے بدلے درہم لے لیتا ہوں اور درہموں سے بیچتا ہوں اور ان کے بدلے دینار لے لیتا ہوں۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اگر تم اس دن کے بھاؤ کا خیال رکھو اور دونوں اس حال میں الگ نہ ہو کہ تمہارے درمیان کچھ ہو۔

فقہ الحدیث: اس قسم کی بیع میں علیحدہ ہونے سے پہلے قبضہ کی شرط ہے (مترجم) بعض کے الفاظ یہ ہیں کہ میں دیناروں سے بیچ کر ان کی جگہ چاندی لے لیتا ہوں اور چاندی بیچ کر اس کی جگہ دینار لے لیتا ہوں۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ قبضہ کرنے سے پہلے قیمت میں تصرف جائز ہے اگر چہ مدت خیار ہی میں کیوں نہ ہو اور خیار شرط میں درہم و دینار کا ادل بدل داخل نہیں۔

١٢ ـ بابُ نَهي المُشْتَرِي عَنْ بَيْعِ ما اشْتَرَاهُ قَبْلَ قَبْضِهِ

١/٢١٨٨ ـ عَنْ جَابِرٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا ابْتَعْتَ طَعَاماً فلا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوفِيَهُ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ.

٢/٢١٨٩ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: نَهَىٰ رسُولُ اللّهِ ﷺ أَنْ يُشْتَرَى الطَّعَامُ ثُمَّ يُبَاعُ حَتَّى يسْتَوفى. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ، ولِمُسْلِمٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ مَنْ اشْتَرَىٰ طَعَاماً، فَلا يَبِعه حَتَّى يَكْتَالَهُ.

٣/٢١٩٠ ـ وعَنْ حَكيمِ بْنِ حِزَامٍ قالَ: قُلْت يا رسولَ اللّهِ إنّي أشْتَرِي بُيوعاً فَما يَحِلُّ لِي مِنها وَما يَحْرم عليَّ؟ قالَ: إذَا اشْتَرَيْتَ شَيْئاً فَلا تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ. رَواهُ أحمدُ.

٤/٢١٩١ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ نَهَىٰ أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى يَحوزَها التُّجَارُ إلى رِحَالِهِمْ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والدَّارَقُطْنِيُّ.

٥/٢١٩٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: كانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ جُزَافاً بِأَعْلَىٰ السُّوقِ فَنَهاهُمْ رسُولُ اللّهِ ﷺ أَنْ يَبيعُوهُ حَتَّى يَنْقُلوهُ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ وابْنَ ماجه، وفِي لَفْظٍ فِي «الصَّحيحَيْنِ»: حَتَّى يُحَوِّلوهُ. ولِلْجَماعَةِ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَاماً فَلا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ. ولأَحْمَدَ: مَنْ اشْتَرَىٰ طَعَاماً بِكَيْلٍ أو وَزْنٍ فَلا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ، ولأبي دَاوُدَ والنَّسَائيِّ: نَهَىٰ أَنْ يَبيعَ أَحَدٌ طَعاماً اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوفِيَهُ.

٦/٢١٩٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَاماً فَلا يَبِعْهُ حتَّى يَسْتَوفِيَهُ، قالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ولا أَحْسِبُ كُلَّ شَيءٍ إلاَّ مِثْلَهُ. رَواهُ الْجَماعَةُ إلاَّ التِّرْمذِيَّ وفي لَفْظٍ فِي «الصَّحِيحَيْنِ»: مَنِ ابْتَاعَ طَعَاماً فلا يَبعهُ حتَّىٰ يَكْتَاله.

١٣ ـ بابُ النَّهي عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حتَّى يَجْرِيَ فيهِ الصَّاعَانِ

١/٢١٩٤ ـ عَنْ جَابِرٍ قالَ: نَهَىٰ النبيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حتَّى يَجْرِيَ فِيْهِ الصَّاعَانِ صاعُ البَائِعِ، وَصَاعُ المُشْتَرِي. رَواهُ ابْنُ ماجَهْ والدَّارَقُطْنِيُّ.

٢/٢١٩٥ ـ وَعَنْ عُثْمانَ قالَ: كُنْت أَبْتَاعُ التَّمْرَ مِنْ بَطْنٍ مِنَ اليَهُودِ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو قَيْنقاع وأَبِيْعُهُ بِرِبْحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النبيَّ ﷺ فقالَ يا عُثْمانُ إذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ وإذَا بِعْتَ فَكِلْ. رَواهُ أحمدُ. ولِلْبُخَارِيِّ مِنْهُ بِغَيْرِ إسْناد كَلام النَّبيِّ ﷺ.

١٤ ـ بابُ ما جاءَ في التفريقِ بينَ ذَوِي المحارِمِ

١/٢١٩٦ ـ عَنْ أَبي أَيُّوبَ قالَ: سَمِعْتُ النبيَّ ﷺ يقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ ووَلَدِها فرَّقَ اللّهُ بَيْنَهُ وبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَومَ القِيَامَةِ. رَواهُ أَحمدُ والتِّرمذِيُّ.

خریدار خریدی ہوئی چیز قبضہ سے پہلے نہیں بیچ سکتا

(۲۱۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم غلہ خریدو تو اسے نہ بیچو جب تک اسے پورا پورا نہ لے لو۔

(۲۱۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہؐ نے غلہ خرید کر قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ مسلم میں ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا جس کسی نے اناج خریدا تو اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اس کو ماپ لے۔

(۲۱۹۰) حضرت حکیم بن حزامؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! میں کچھ سودے کرتا ہوں، ان میں سے کون سا سودا حلال ہے اور کون سا حرام؟ فرمایا جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے قبضہ میں کرنے سے پہلے نہ بیچو۔

(۲۱۹۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ جنس جہاں سے خریدی ہے، وہیں بیچ دی جائے یہاں تک کہ تاجر اسے اٹھا کر گھر نہ لے جائیں۔

(۲۱۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا لوگ بازار میں غلہ اندازے سے بیچا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے منع فرما دیا تھا تاوقتیکہ اسے منتقل نہ کر لیں۔ صحیحین میں یہ لفظ بھی ہے یہاں تک کہ اسے دوسری جگہ میں کر لیں۔ ترمذی کے علاوہ صحاح ستہ اور احمد میں ہے، غلہ خریدنے والا اسے نہ بیچے یہاں تک کہ اسے قبضہ میں کر لے۔ احمد میں ہے جس کسی نے اناج پیمانے یا وزن سے خریدا تو اس پر قبضہ کیے بغیر نہ بیچے۔ ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی خریدا ہوا غلہ نہ بیچے جب تک کہ وہ اسے پورا پورا ماپ نہ لے۔

(۲۱۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غلہ خریدنے والا غلہ نہ بیچے جب تک اسے پورا پورا نہ لے لے۔ حضرتؓ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ صحیحین کے الفاظ یہ ہیں، غلے کا خریدار ماپے بغیر اسے نہ بیچے۔

غلہ بیچنا منع ہے جب تک کہ اس میں دو صاع جاری نہ ہو جائیں

(۲۱۹۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اناج بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ دو صاعوں میں سے نہ نکل جائے بیچنے والے کے صاع سے اور خریدنے والے کے صاع سے۔

(۲۱۹۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں یہودیوں کے ایک خاندان (بنو قینقاع) سے کھجوریں خریدا کرتا تھا۔ نفع سے بیچ دیا کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کو خبر ملی تو فرمایا عثمان! خریدتے وقت بھی ماپ کر لو اور بیچتے وقت بھی ماپ کر دو۔ بخاری میں اس سے نبی اکرم ﷺ کا کلام مذکور نہیں ہے۔

قریبی عزیزوں میں تفریق ناجائز ہے (جب وہ غلام ہوں)

(۲۱۹۶) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس نے ماں بچے میں جدائی ڈال دی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے درمیان اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔

٢/٢١٩٧ - وعَنْ عَلِيٍّ [عَليهِ السَّلامُ] قالَ: أَمَرَني رسول الله ﷺ أنْ أبيع غُلامَيْنِ أَخَوَيْنِ فبِعْتُهُما وفَرَّقْت بينَهُما فَذَكَرْت ذٰلِكَ لهُ، فقالَ أَدْرِكْهُما فارْتَجِعْهُما ولا تَبِعْهُما إلاَّ جَميعاً. رَواهُ أحمَدُ. وفي روايَةٍ: وهَبَ لي النبيُّ ﷺ غُلامَيْنِ أَخَوَيْنِ فبِعْت أَحَدَهُما فقالَ لي يا عَلِيُّ ما فَعَلَ غلامُكَ؟ فأخْبَرْتُهُ، فقالَ رُدَّهُ رُدَّهُ. رَواهُ التِّرمذي وابْنُ ماجَه.

٣/٢١٩٨ - وَعَنْ أَبِي مُوسىٰ قالَ: لَعَنَ رسولُ اللّهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الوَالِدِ وَوَلَدِهِ وبيْنَ الأخِ وأخِيهِ. رواهُ ابْنُ ماجَه والدارقُطنيُّ.

٤/٢١٩٩ - وعَنْ عَلِيٍّ [عَليهِ السَّلامُ] أنهُ فَرَّقَ بيْنَ جارِيَةٍ وَوَلَدِها فنَهاهُ النبي ﷺ عَنْ ذٰلِكَ وَرَدَّ البَيْعَ. رَوَاه أَبُو دَاوُدَ والدَّارقطنيُّ.

٥/٢٢٠٠ - وعَنْ سَلَمَة بْنِ الأَكْوَعِ قالَ: خَرَجنا مَعَ أبي بكْرٍ أَمَّرَهُ عَلَيْنا رسُولُ اللّهِ ﷺ فَغَزَونا فَزارَةَ، فلمَّا دَنَونا مِنَ الْماءِ أَمَرَنا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسْنا، فلمَّا صَلَّيْنا الصُّبحَ أَمَرَنا أبو بكْرٍ فشَنَنَّا الغارَةَ فَقَتَلْنا على الماءِ مَنْ قَتَلْنا، ثمَّ نَظَرْت إلى عنُقٍ مِنَ النَّاسِ فيهِ الذُّرِّيَّةُ والنِّساءُ نَحْوَ الْجَبَلِ وأنا أغدُو في آثَرِهِمْ فَخَشيت أَنْ يَسْبِقُوني إلى الجَبَلِ فرَمَيْت بسَهمٍ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ وبيْنَ الجبلِ، قالَ فجِئْت بِهِمْ أسُوقُهُم إلى أبي بكْرٍ وَفيهِمْ امْرَأةٌ مِنْ فَزارَةَ علَيْها قَشْعٌ مِنْ أَدَمٍ ومَعَها ابْنَةٌ لَها مِنْ أَحْسَنِ العَرَبِ وأَجْمَلِهِ فَنَفَلَني أَبُو بَكْرٍ ابنَتَها فلَمْ أَكْشِفْ لَها ثَوباً حتىٰ قدِمت المَدِينَةَ ثمَّ بِتُّ فلمْ أَكْشِفْ لَها ثَوباً فلقيني النبيُّ ﷺ في السُّوق، فقالَ يَا سَلمةُ هَبْ لِي المَرْأَةَ؟ فقُلت يا رسُولَ اللّهِ لقَدْ أَعْجَبَتْنِي وما كَشفت لَها ثَوباً فَسكَتَ وتَرَكَني حتى إذَا كانَ مِنَ الْغَدِ لَقِيَني في السُّوقِ، فقالَ يَا سَلمةُ هَبْ لي المَرْأةَ للّهِ أَبُوكَ؟ فَقُلْت هِيَ لَكَ يا رسُولَ اللّهِ، قالَ فَبَعثَ بِها إلى أهلِ مَكَّةَ وفي أَيْدِيهِمْ أَسَارَى مِنَ الْمُسْلِمينَ فَفَدَاهُمْ بتِلْكَ الْمَرْأَةِ. رَواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ وأَبُو داودَ.

وهو حُجَّة في جواز التفريق بعد البلوغ، وجواز تقديم القبول بصيغة الطلب على الإيجاب في الهبة ونحوها. وفيه أن ما ملكه المسلمون من الرَّقيق يجوز ردُّه إلى الكُفَّار في الفداء.

١٥ - بابُ النَّهيِ أنْ يَبيعَ حاضِرٌ لِبَادٍ

١/٢٢٠١ - عَنِ ابْنِ عُمرَ قالَ: نَهى النبيُّ ﷺ أنْ يَبِيعَ حاضِرٌ لِبادٍ. رواهُ البُخاريُّ والنَّسائيُّ.

٢/٢٢٠٢ - وعَنْ جابِرٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا يَبِيعُ حاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ البُخاريَّ.

(۲۱۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مجھے نبی کریم ﷺ نے دو غلاموں کو جو بھائی بھائی تھے بیچنے کا حکم فرمایا چنانچہ میں نے انہیں علیحدہ علیحدہ بیچ دیا اور آپ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ انہیں ڈھونڈ کر واپس کرلو اور اکٹھے بیچو۔ ایک روایت میں ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے دو غلام جو آپس میں بھائی تھے، ہبہ کیے۔ پھر میں نے ایک کو فروخت کر دیا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا علی! تمہارے غلام کو کیا ہوا؟ میں نے کہا وہ تو میں نے بیچ دیا۔ فرمایا اسے واپس کرلو، اسے واپس کرلو۔

(۲۱۹۸) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس پر لعنت کی ہے جس نے باپ بیٹے میں اور بھائی بھائی میں جدائی ڈالی۔

(۲۱۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی اور اس کے بچے میں جدائی ڈال دی۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں اس سے منع کر دیا اور بیع واپس کرادی۔

(۲۲۰۰) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم پر امیر بنایا تھا، کے ساتھ نکلے اور بنو فزارہ سے جنگ کی جب ہم پانی کے قریب پہنچ گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ٹھہرنے کا حکم دیا چنانچہ ہم اتر پڑے پھر جب ہم صبح کی نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے ہم نے چاروں طرف سے دشمن پر حملہ کر دیا اور پانی کے پاس جس قدر دشمن قتل کیے جاسکے قتل کیے۔ پھر میں نے چند لوگوں کی جماعت پہاڑ کی طرف بھاگتی ہوئی دیکھی، جن میں بچے اور عورتیں بھی تھیں۔ میں دوڑ کر ان کا تعاقب کر رہا تھا اور مجھے ڈر تھا کہ کہیں مجھ سے پہلے پہاڑ پر نہ پہنچ جائیں۔ میں نے تیر جو مارا تو ان کے اور پہاڑ کے درمیان گرا۔ آخر کار میں انہیں گھیر گھار کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ ان میں سے ایک فزاری عورت پر چمڑے کا پوستین تھا اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی، جو عرب کی حسین ترین عورت تھی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے غنیمت میں مجھے اس کی بیٹی دی۔ میں نے اس کا کپڑا انہیں کھولا یہاں تک کہ مدینہ میں آ گیا۔ مدینہ میں آ کر میں نے پہلی رات اس کا کپڑا انہیں کھولا پھر نبی اکرم ﷺ نے بازار میں مجھے فرمایا: اے سلمۃ رضی اللہ عنہ! یہ عورت مجھے ہبہ کردو۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے وہ خوبصورت معلوم ہو رہی ہے۔ میں نے اب تک اس کا کپڑا ابھی نہیں کھولا۔ آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور مجھے چھوڑ کر تشریف لے گئے، یہاں تک کہ دوسری صبح ہوگئی تو آپ ﷺ پھر مجھے، بازار میں ملے اور فرمایا: اے سلمہ رضی اللہ عنہ مجھے وہ عورت بخش دے اللہ ہی کے لیے تیرے باپ کی خوبی ہے۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ! وہ آپ ﷺ کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے اسے مکہ والوں کے پاس بھیج دیا اور اس کے بدلے میں مسلمان قیدی چھڑا لیے جو مکہ میں اسیر تھے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ عزیزوں میں بلوغت کے بعد تفریق جائز ہے اور ہبہ وغیرہ میں صیغہ طلب کے ساتھ ایجاب پر قبول کو مقدم کرنا جائز ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کے پاس جو (غیر مسلم) غلام مملوک ہوں انہیں فدیہ میں کافروں کو لوٹانا جائز ہے۔

شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے کا مسئلہ

(۲۲۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے منع فرمایا۔

(۲۲۰۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے۔ لوگوں کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے رزق پہنچاتا ہے۔

٣/٢٢٠٣ - وعَنْ أَنَس قالَ: نُهينا أنْ يَبيعَ حاضِرٌ لِبَادٍ وإنْ كانَ أخاهُ لأبيهِ وامِّهِ. متَّفقٌ عَليهِ، ولأبي داوُد والنَّسائيِّ أَنَّ النبيَّ ﷺ نَهى أن يَبيعَ حاضِرٌ لِبَادٍ وَإنْ كانَ أَبَاهُ أو أخاهُ.

٤/٢٢٠٤ - وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا تَلَقُّوا الرُّكْبَانَ ولا يَبِعْ حاضِرٌ لِبَادٍ، فقيلَ لابْنِ عبّاس ما قَولهُ لا يبع حاضِرٌ لِبَادٍ؟ قالَ لا يَكُونَ لهُ سِمْساراً رَواهُ الجَماعَةُ إلاّ التِرْمِذِيّ.

١٦ - بابُ النَّهيِ عَنِ النَّجشِ

١/٢٢٠٥ - عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ نَهى أَنْ يَبِيعَ حاضِرٌ لِبَادٍ وأنْ يَتَناجَشُوا.

٢/٢٢٠٦ - وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: نَهى النبيُّ ﷺ عَنِ النَّجْشِ. متَّفقٌ علَيْهِما.

١٧ - بابُ النَّهي عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ

١/٢٢٠٧ - عَنِ ابْنِ مَسْعودٍ قالَ: نَهى النبيُّ ﷺ عَنْ تَلَقِّي البيُوعِ. مُتَّفقٌ عليهِ.

٢/٢٢٠٨ - وعَنْ أَبي هُرَيْرة قالَ: نَهى النبيُّ ﷺ أَنْ يُتَلَقَّى الجَلَبُ فإنْ تلَقَّاهُ إنْسانٌ فابْتاعهُ فَصاحِبُ السِّلْعَةِ فيها بالخِيارِ إذَا ورَدَ السُّوقَ. رواهُ الجماعَةُ إلاّ البُخاريَّ وفيهِ دَلِيلٌ على صِحّةِ البَيْعِ.

[١٨] - بابُ النَّهي عَنْ بَيْعِ الرَّجُلِ على بَيْعِ أخيهِ وسَومِهِ إلاّ فِي المزايَدَةِ

١/٢٢٠٩ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: «لا يبع أَحَدُكُمْ على بَيْعِ أَخِيهِ ولا يَخْطُبْ على خِطْبَةِ أَخِيهِ إلاّ أَنْ يأذَنَ لهُ. رواهُ أَحمَدُ، وللنَّسائيّ: لا يَبِعْ أَحَدُكُمْ على بَيْعِ أَخِيْهِ حتى يَبْتاعَ أو يَذَرَ. وَفِيهِ بيانُ أنَّهُ أَرادَ بالبَيْعِ الشراءَ.

٢/٢٢١٠ - وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: لا يَخْطب الرَّجُلُ على خطبة أخيه ولا يسوم على سومه وفي لفظ لا يبيع الرجل على بَيْعِ أَخِيْهِ، ولا يَخْطُب على خِطْبَةِ أَخِيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣/٢٢١١ - وعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ بَاعَ قَدَحاً وحِلساً فِيمَنْ يَزِيْدُ. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمذِيُّ.

١٩ - بابُ البيعِ بغيرِ إشْهادٍ

١/٢٢١٢ - عَنْ عُمارَةَ بنِ خُزَيْمة أَنَّ عمَّهُ حَدَّثَهُ وكانَ مِنْ أصحابِ النَّبيِّ ﷺ أَنهُ

(۲۲۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ شہری دیہاتی کا مال بیچے اگر چہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ شہری دیہاتی کا مال بیچے اگر چہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۲۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تجارتی) قافلوں سے (منڈی سے باہر) جا کر نہ ملو اور نہ شہری دیہاتی کا مال بیچے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچے۔ فرمایا شہری دیہاتی کا دلال نہ بنے۔

فقہ الحدیث: جب دیہاتی باہر سے غلہ لائیں گے تو ظاہر ہے کہ وہ سستا بیچیں گے جس سے شہریوں کو فائدہ پہنچے گا اور کوئی شہری ان کا دلال بن جائے گا تو اس کے کمیشن کی وجہ سے گرانی میں اضافہ ہوگا (مترجم)۔

بھاؤ تیز کرنے (جھوٹی بولی دے کر) کی ممانعت

(۲۲۰۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے اور سودے پر (جھوٹی بولی دے کر) قیمت بڑھانے سے منع فرمایا۔

(۲۲۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودے پر زیادتی سے منع فرمایا ہے۔

فقہ الحدیث: کوئی سودا فروخت ہو رہا ہے۔ مالک کی طرف سے دوسروں کو دھوکہ دے کر قیمت بڑھانے کے لیے جھوٹی بولی دینا نجش ہے جو حرام ہے (شافعی) (مترجم)۔

آنے والے قافلوں سے باہر جا کر سودا کرنے کی ممانعت

(۲۲۰۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ باہر جا کر سودے کیے جائیں۔

(۲۲۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ والے قافلوں سے (باہر جا کر) ملنے سے منع فرمایا۔ اگر کوئی ان سے جا ملا اور غلہ خرید لیا تو غلہ کے مالک کو بازار میں آنے کے بعد اختیار ہے (چاہے سودا واپس کر لے چاہے بحال رکھے)۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ بیع صحیح ہو جاتی ہے۔

سودے پر سودا کرنا منع ہے

(۲۲۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیام پر پیام ڈالے۔ ہاں اگر وہ اجازت دے دے (تو اور بات ہے)۔ اور نسائی میں ہے کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے جب تک کہ وہ خرید نہ لے یا چھوڑ نہ دے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ یہاں بیع سے مراد خریدنا ہے۔

(۲۲۱۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ ڈالے اور نہ اس کے سودے پر سودا کرے۔ اور ایک لفظ میں ہے کوئی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیام پر پیام ڈالے۔

(۲۲۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور ایک فرش نیلام سے خریدا۔

بغیر گواہوں کے خرید و فروخت

(۲۲۱۲) حضرت عمارۃ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابْتاعَ فَرَساً مِنْ أَعْرَابِيٍّ فاستتبعه النبيُّ ﷺ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فرَسِهِ فأَسْرَعَ النبيُّ ﷺ المَشْيَ وَأَبْطأَ الأَعْرَابيُّ، فَطَفِقَ رِجالٌ يَعْتَرِضُونَ الأَعْرَابِيَّ فَيُساوِمُونَهُ بالْفَرَسِ لا يَشْعرُونَ أَنَّ النبيَّ ﷺ ابتاعَهُ فَنادَى الأَعْرَابيُّ النَّبيَّ ﷺ فقالَ إنْ كُنْتَ مُبْتاعاً هذا الفَرَسَ فابْتَعهُ وإلاَّ بِعْتُهُ، فقال النبيُّ ﷺ حِينَ سمِعَ نِدَاءَ الأَعْرَابيِّ أَو لَيْسَ قَدِ ابْتَعْتهُ مِنْكَ؟ قالَ الأَعْرَابيُّ: لا واللّهِ ما بِعتُكَ، فقال النبيُّ ﷺ. بَلَى قَدِ ابتعته. فَطَفِقَ الأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهيداً، قالَ خُزَيْمةُ أنا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدِ ابْتَعْتَهُ، فأقبَلَ النبيُّ ﷺ على خُزَيْمةَ فقالَ بِمَ تَشْهَدُ؟ فقال بِتَصْدِيقِكَ يا رسُولَ اللّهِ فَجعَلَ شَهادَةَ خُزَيْمةَ شَهادَةَ رجُلَيْنِ. رَواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وأبو دَاوُدَ.

٢ ـ أبواب بيع الأصول والثمار

١ ـ باب من باع نخلاً مؤبَّراً

١/٢٢١٣ ـ عن ابن عمر: أن النبي ﷺ قال: «من ابتاع نخلاً بعد أن يُؤبَّر فثمرتها للذي باعها إلا أن يشترط المبتاع، ومن ابتاع عبداً فماله للذي باعه إلا أن يشترط المُبتاع». رواه ابن ماجه.

٢/٢٢١٤ ـ وعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصامِتِ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَضى أَنَّ ثَمَرَةَ النَّخْلِ لِمَنْ أَبَّرَها إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ المُبْتاعُ وقضى أَنَّ مالَ المَمْلُوكِ لِمَنْ باعَهُ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ المُبْتاعُ. رَواهُ ابْنُ ماجَه وعَبْدُ اللّهِ بْنُ أحمدَ في «المُسْنَدِ».

٢ ـ بابُ النَّهيِ عَنْ بَيْعِ الثَّمرِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلاحِهِ

١/٢٢١٥ ـ عَنِ ابْنِ عمَرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنْ بيعِ الثِّمارِ حتَّى يَبْدُو صَلاحُها نَهى البَائعُ والمُبْتَاع. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ التِّرمذي، وفي لَفْظٍ نَهىٰ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حتَّى تَزْهُو وعَنْ بيْعِ السُّنْبُلِ حتَّى يَبْيَضَّ ويأمَنَ العَاهَةَ. رَواهُ الجماعةُ إلاَّ البُخاريَّ وابْنَ ماجَه.

٢/٢٢١٦ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا تَتَبايعُوا الثِّمارَ حتى يَبْدُو صَلاحُها. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجَه.

٣/٢٢١٧ ـ وعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ نَهى عَنْ بَيْعِ العِنَبِ حتى يَسْوَدَّ وعنْ بَيْعِ الحَبِّ حتى يَشْتَدَّ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٤/٢٢١٨ ـ وعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ نَهىٰ عَنْ بَيْعِ الثَّمرَةِ حتَّى تَزْهَىٰ قالوا: وما

ایک دیہاتی سے ایک گھوڑا خریدا۔ وہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے قیمت وصول کرنے کے لیے آ رہا تھا۔ آپ ﷺ تیز جا رہے تھے اور دیہاتی آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ چند لوگ دیہاتی کو روک کر اس سے گھوڑے کا سودا کرنے لگے۔ انہیں خبر نہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے خرید لیا ہے۔ پھر دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دے کر کہا اگر آپ ﷺ کو گھوڑا خریدنا ہے تو خرید لیجیے ورنہ میں اسے بیچ دیتا ہوں۔ جب آپ ﷺ نے دیہاتی کی یہ بات سنی تو فرمایا کیا میں نے تجھ سے خرید نہیں لیا۔ دیہاتی نے کہا اللہ کی قسم! میں نے آپ ﷺ کے پاس بیچا نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں میں وہ خرید چکا ہوں۔ دیہاتی کہنے لگا گواہ لائیے۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بولے میں گواہ ہوں۔ آپ ﷺ نے گھوڑا خرید لیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے خطاب کر کے فرمایا تم نے کیسے گواہی دی۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی تصدیق کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر مقرر کر دی۔

درختوں اور پھلوں کی خرید و فروخت

کھجوروں کے پیوند شدہ درختوں کی بیع

(۲۲۱۳) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے پیوند لگائے جانے کے بعد کھجور کے درخت خریدے تو ان کے پھل بیچنے والے کے ہیں مگر جب کہ خریدار پہلے شرط کر لے۔ جس نے غلام خریدا تو اس کا مال بیچنے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار اس کی شرط کر لے۔

(۲۲۱۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ کھجور کے پھل اس کے ہیں، جس نے ان پر چشمے چڑھائے (پیوند لگائے) مگر یہ کہ خریدار شرط کر لے اور آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ غلام کا مال بیچنے والے کا ہے مگر یہ کہ خریدار شرط کر لے۔

گدرانے (پکنے کی صلاحیت) سے پہلے پھلوں کا بیچنا منع ہے

(۲۲۱۵) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھل بیچنے سے خریدار اور بائع دونوں کو منع فرمایا جب تک وہ گدرا نہ جائیں (یعنی پکنے کے قریب نہ ہو جائیں) اور ایک لفظ میں ہے، آپ ﷺ نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا جب تک وہ سرخ نہ ہو جائیں، بالیوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک سفید نہ ہو جائیں اور آفتوں سے محفوظ نہ ہو جائیں۔

(۲۲۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھلوں کی خرید و فروخت نہ کرو یہاں تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے لگے۔

(۲۲۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے انگوروں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ سیاہ ہو جائیں، غلہ کی بیع سے منع فرمایا جب تک وہ سخت نہ ہو جائے۔

(۲۲۱۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک وہ سرخ نہ ہو جائیں۔ لوگوں نے پوچھا

تَزْهَىٰ؟ قالَ: تَحمَرُّ، وقالَ: إذا منَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مالَ أخِيكَ. أخرَجاهُ.

٥/٢٢١٩ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ: نَهَىٰ رسول الله ﷺ عَن المحاقَلَةِ والمُزَابَنَةِ والمُعاوَمَةِ والمُخَابَرَةِ. وفي لَفْظِ بَدَلَ المُعاوَمةِ: وَعَنْ بَيْعِ السِّنِينَ.

٦/٢٢٢٠ ـ وعَنْ جابرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنْ بَيْعِ الثَّمرِ حتَّى يبْدُو صلاحُهُ. وفي روايةٍ: حتَّى يَطِيبَ. وفي روايةٍ حتَّى يُطْعَمَ.

٧/٢٢٢١ ـ وعَنْ زَيْدِ بْنِ أبي أُنَيْسَةَ عَنْ عَطاءٍ عنْ جابرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنِ المُحاقلَةِ والمُزَابَنَةِ والمُخابَرَةِ، وأنْ يَشْتريَ النَّخْلَ حتَّى يُشْقِهِ والإشقاهُ أنْ يَحمرَ أو يَصْفَرَّ أو يؤكَلَ منْهُ شيءٌ، والمُحاقَلَةُ أنْ يُباعَ الحَقْلُ بكَيْلٍ مِنَ الطَّعَام مَعْلُوم، والمُزابَنةِ، أنْ يَباعَ النَّخْلُ بأوسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ، والمخابَرَةُ الثُّلُثُ والربُعُ وأشْباهُ ذلِكَ، قالَ زَيْدٌ قلْت لِعَطَاء أَسَمِعْتَ جابِراً يَذْكُرُ هٰذا عَنْ رسُولِ اللّهِ ﷺ قالَ: نَعَمْ. متَّفَقٌ على جَمِيعِ ذلِكَ إلاَّ الأخِيرَ فإنَّهُ لَيْسَ لأحمَدَ.

٣ ـ بابُ الثَّمرَةِ المشْتَرَاةِ يَلْحَقُها جائِحَةٌ

١/٢٢٢٢ ـ عَنْ جابِرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ وَضعَ الجَوائِحَ. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائي وأبو داوُدَ. وفي لفظٍ لِمُسْلِم: أَمَرَ بوضع الجَوَائح. وفي لفْظٍ قالَ: إنْ بِعتَ مِنْ أخِيكَ تَمْراً فأصابَتْها جائحَةٌ فلا يَحِلُّ لَكَ أنْ تأخُذَ منْهُ شيئاً، بِمَ تأخُذُ مالَ أخِيكَ بغَيْرِ حَقٍّ. رواهُ مُسلمٌ وأبو داوُدَ والنسائي وابْنُ ماجَه.

٣ ـ أبواب الشروط في البيع

١ ـ باب اشتراط منفعة المبيع وما في معناها

١/٢٢٢٣ ـ عن جابر: «أنه كان يسيرُ على جَمَلٍ له قد أعْيَا، فأراد أن يُسيبَه، قال: ولَحِقَني النبي ﷺ فدعا لي وضربه فسار سيراً لم يسر مثله، فقال: بِعْنيه. فقلت: لا. ثم قال: بعنيه. فبعته واستثنيت حملانه إلى أهلي». متفق عليه. وفي لفظ لأحمد والبخاري: «وشَرَطت ظَهرَهُ إلى المدينة».

٢ ـ بابُ النَّهي عَنْ جَمْعِ شَرْطَيْنِ مِنْ ذَلِكَ

١/٢٢٢٤ ـ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عُمَرَ [رَضِيَ اللَّهُ عنهُما] أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: لا يَحِلُّ سَلَفٌ وبَيْعٌ ولا شَرْطَانِ في بَيْعٍ ولا رِبْح ما لَمْ يَضْمَنْ ولا بَيْعُ ما لَيْسَ عِنْدَكَ. رَواهُ

تز ہی کا کیا مطلب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا سرخ ہو جائے۔ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ پھل ختم کر دے تو تم کیسے اپنے بھائی کا مال حلال کرو گے؟

(۲۲۱۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، معاومہ اور مخابرہ سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں معاومہ کی جگہ کئی سالوں کی بیع کا ذکر کیا ہے۔

(۲۲۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھل بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے لگے۔ ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ شیریں ہو جائے۔ ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ وہ کھانے کے لائق ہو جائے۔

(۲۲۲۱) حضرت زید بن ابی انیسہ نے حضرت عطاء سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ سے منع فرمایا اور کھجوروں کے درختوں پر پھل زرد یا سرخ ہونے سے پہلے خریدنے سے منع فرمایا۔ اشقاہ سے مراد سرخ و زرد ہونا یا کھائے جانے کے قابل ہونا، محاقلہ سے مراد کھڑا کھیت مقررہ مقدار کے اناج سے بیچنا، مزابنہ سے مراد کھجوروں کے درختوں پر پھل مقررہ وزن کی خشک کھجوروں سے ماپ کر بیچنا، مخابرہ سے مراد تہائی یا چوتھائی یا پانچواں یا چھٹا غیر معین حصہ مقرر کرنا۔ زید نے کہا میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ یہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے فرمایا ہاں۔

خریدے ہوئے پھلوں پر کسی بڑی آفت کا پڑنا

(۲۲۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں پر آسمانی آفت پڑنے سے ان کی قیمت خرید میں کمی کا حکم دیا۔ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے قیمت خرید میں وضع کا حکم دیا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں تم اپنے بھائی کے ہاتھ کھجوروں پر پھل بیچ دو اور اگر ان پر کوئی آفت آ جائے اور وہ تباہ ہو جائے تو تمہارے لیے اس سے کچھ لینا حلال نہیں۔ تم اپنے بھائی کا مال ناحق کیسے لے سکتے ہو؟

شرطوں والی بیع

کسی بیچی ہوئی چیز سے فائدہ وغیرہ حاصل کرنے کی شرط لگانا

(۲۲۲۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ اونٹ تھک چکا تھا اور انہوں نے اسے چھوڑنے کا عزم کر لیا تھا۔ فرماتے ہیں، میرے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے میرے لیے دعا کی اور اونٹ کو مارا۔ وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ اس سے پہلے کبھی نہ چلا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس بیچ دو۔ میں نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا اسے میرے ہاتھ بیچ دو۔ میں نے اُسے آپ کو بیچ دیا اور یہ شرط کر لی کہ میں گھر تک اس پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ احمد اور بخاری میں ہے کہ میں نے مدینہ تک اس کی پشت کی شرط کر لی۔

بیع میں دو شرطوں کی ممانعت

(۲۲۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرض و بیع حلال نہیں، ایک بیع میں دو شرطیں حلال نہیں، جس کی ضمانت نہ لی جائے اس پر نفع جائز نہیں اور اس کی بیع ناجائز ہے جو تمہارے پاس نہیں۔

الخَمْسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه فإنَّ لهُ منهُ ربح ما لَمْ يَضْمَنْ وبَيْع ما لَيْسَ عنْدَكَ. قالَ التِّرمذيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صحيحٌ.

٣ ـ بابُ مَنِ اشْتَرَى عَبْداً بِشَرْطِ أنْ يعْتِقَهُ

١/٢٢٢٥ ـ عَنْ عائِشَةَ أنَّها أرَادَتْ أنْ تَشتَرِيَ بَرِيرَةَ للعتقِ فاشْتَرطُوا ولاءها فذَكَرَتْ ذلِكَ لرَسولِ اللّهِ ﷺ فقالَ اشْتَريها واعْتِقيها فإنَّما الوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. متفقٌ عَليهِ ولمْ يَذْكُرِ البُخاريُّ لفظَةَ أَعْتِقيها.

٤ ـ بابُ أنَّ مَنْ شَرَطَ الوَلاءَ أو شَرْطاً فاسِداً لَغَا وصَحَّ العَقْدُ

١/٢٢٢٦ ـ عَنْ عائِشَةَ قالتْ: دخَلَتْ عليَّ بَريرَةُ وَهِيَ مُكاتَبةٌ فقالَتِ اشْتَرِيني فأعْتِقيني، قُلت نَعَمْ، قالَتْ لا يَبيعوني حتى يَشْترطُوا وَلائي، قُلت لا حاجَةَ لي فِيكِ، فَسَمعَ بذلِكَ النبيُّ ﷺ أو بَلَغهُ، فقالَ ما شأنُ بَريرَةَ؟ فذَكَرَتْ عائشةُ ما قالَتْ، فقالَ اشتريها فأعْتِقيها ويَشْترِطُوا ما شاؤوا قالتْ فاشْتَرَيْتُها فأعْتقتُها، واشْتَرَطَ أهلُها ولاءها فقالَ النبيُّ ﷺ الوَلاءُ لِمَنْ أعتَقَ وإنْ اشْتَرطُوا مائةَ شَرْطٍ. رواهُ البُخاريُّ ولِمُسْلِمٍ مَعناهُ، وللبُخاريِّ في لفظٍ آخَر: خُذيها واشْتَرِطى لَهُمُ الوَلاءَ، فإنَّما الوَلاءُ لمَنْ أعْتَقَ.

٢/٢٢٢٧ ـ عن ابن عمر أن عائشة أرادت أن تشتري جارية تعتقها فقال أهلها: نبيعها على أن ولاءها لنا فذكرت ذلك لرسول الله ﷺ فقال: «لا يمنعك ذلك فإن الولاء لمن أعتق. رواه البخاري والنسائي وأبو داود وكذلك مسلم لكن قال فيه: عن عائشة، جعله من مسندها.

٣/٢٢٢٨ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: أَرَادَتْ عائشةُ أنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَعتِقُها فأبى أهلُها إلاَّ أَنْ يَكُونَ الوَلاءُ لَهُمْ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لرسُولِ اللّهِ ﷺ فقالَ لا يَمْنَعكِ ذَلِكَ، فإنَّ الوَلاء لمنْ أعتَقَ. رَواهُ مُسلِمٌ.

٥ ـ بابُ شَرْطِ السَّلامَةِ مِنَ الْغَبْنِ

١/٢٢٢٩ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ لِرسُولِ اللّهِ ﷺ أنَّهُ يُخدَعُ في البيُوعِ فقالَ مَنْ بايعْتَ فَقُلْ لا خِلابَةَ. متَّفَقٌ عَليهِ.

٢/٢٢٣٠ ـ وعَنْ أَنسٍ أَنَّ رَجُلاً على عهد رسُولِ اللّهِ ﷺ كانَ يَبْتاعُ وكانَ في عقدَتِهِ، يَعْنِي في عَقْلِهِ ضَعْفٌ، فأتَى أهلُهُ النبيَّ ﷺ فقالُوا يا رَسُولَ اللّهِ احْجُرْ على فُلانٍ فإنَّه يَبْتاعُ وفي عقدتِهِ ضَعفٌ، فدَعاهُ ونَهاهُ، فقالَ يَا نَبيَّ اللّهِ إنّي لا أَصْبِر عَنِ البَيْعِ

ابن ماجہ میں ہے اس کا نفع جس کی ضمانت نہ ہو اور اس چیز کی بیع جو تمہارے پاس نہیں۔

فقہ الحدیث: مثلاً کوئی شخص کسی کو قرض دے رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی کوئی چیز بھی اس کے ہاتھ بظاہر زیادہ قیمت پر بیچ رہا ہے یہی قرض اور بیع ہے اور ناجائز ہے (یا یہ معنی ہے کہ کسی کو کچھ بیچنا اور یہ شرط لگا لینا کہ اس کی قیمت کے علاوہ اتنی اتنی رقم مجھے بطور قرض کے دے دینا۔ یا بیچنے والا خریدار سے کہے کہ یہ کپڑا اتنے کا ہے اور اس کا سلوانا اور دھلوانا میرے ذمہ ہے یا دو شرطوں کے علاوہ اور بھی شرط کر لے۔ غیر مقبوضہ چیز کا بیچنا بھی ناجائز ہے۔ مثلاً کوئی گھوڑا خریدا، ابھی اس پر قبضہ نہیں کیا اور اسے بیچ دیا۔ قبضہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ بیع باطل ہے (مترجم)۔

آزاد کرنے کی شرط سے غلام کی بیع

(۲۲۲۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے ارادہ فرمایا کہ حضرت بریرۃ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کے لیے خرید لیں۔ ان کے مالکوں نے یہ شرط لگائی کہ اس کی ولاء ان کے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کردو۔ ولاء آزاد کرنے والے ہی کی ہوتی ہے۔ بخاری میں اس کا ذکر نہیں کہ اسے آزاد کردو۔

بیع میں ولاء کی یا کوئی اور فاسد شرط لگانا باطل ہے الخ

(۲۲۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس بریرۃ رضی اللہ عنہا آئی۔ وہ مکاتبہ تھی۔ اس نے کہا آپ مجھے خرید کر آزاد کردیں۔ میں نے کہا اچھا۔ اس نے کہا میرے مالک حق ولاء کی شرط لگائے بغیر مجھے نہیں بیچیں گے۔ میں نے کہا پھر تو مجھے تیرے خریدنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ بات رسول اللہؐ نے سن لی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگ گئی۔ آپؐ نے پوچھا بریرہ کا کیا قصہ ہے؟ حضرت عائشہ نے اس کی گفتگو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کردی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے خرید کر آزاد کردو اور جتنی شرطیں لگائیں لگانے دو چنانچہ میں نے اسے خرید کر آزاد کردیا۔ اس کے مالک نے ولاء کی شرط لگالی آپؐ نے فرمایا ولاء آزاد کرنے والے ہی کی ہوتی ہے اگرچہ مالک سو شرطیں لگالیں۔ مسلم میں اس کی ہم معنی روایت ہے۔ بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے تم اسے لے لو اور ان کے لیے ولاء کی شرط رہنے دو۔ ولاء اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ (ولاء کا مطلب حق وراثت ہے)۔

(۲۲۲۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی آزاد کرنے کے لیے خریدنی چاہی۔ مالکوں نے اس شرط پر اسے فروخت کرنا چاہا کہ ولاء ان کی ہوگی۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شرط تمہیں اسے خریدنے سے نہ روکے۔ کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کی ہوتی ہے۔ مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مسند روایت آئی ہے۔

(۲۲۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی آزاد کرنے کے لیے خریدنی چاہی۔ مالکوں نے بیچنے سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ حق ولاء ان کا ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات تمہیں خریدنے سے نہ روکے کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے ہی کی ہوتی ہے۔

"بیع میں دھوکہ نہ ہو" کی شرط

(۲۲۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے خرید وفروخت میں دھوکہ ہو جاتا ہے فرمایا جس سے تم خرید وفروخت کا معاملہ کرو تو اس کو یہ کہہ دیا کرو کہ دھوکہ نہیں ہے۔

(۲۲۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں خرید کیا کرتا تھا اور اس کی عقل میں کچھ فتور تھا۔ اس کے گھر والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ! فلاں کو معاملات سے روک دیجیے کیونکہ اس کی عقل میں فتور ہے اور وہ خرید لیتا ہے (جس سے نقصان ہوتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر خرید وفروخت سے منع کر دیا اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں خرید وفروخت سے نہیں رہ سکتا۔

قال إن كُنْتَ غيْرَ تاركٍ للْبَيْع فقلْ ها وَها ولا خِلابَة. رَواهُ الخَمْسَةُ وصَحّحهُ التِّرمذِيُّ. وفِيهِ صحةُ الحَجْرِ على السفيهِ، لأنهُمْ سألُوهُ إيَّاهُ وطَلَبُوهُ منْهُ وأقرَّهُمْ عليهِ، ولَو لَمْ يَكُنْ مَعْرُوفاً عنْدَهُمْ لَما طلبُوهُ ولا أنْكرَ علَيْهِمْ.

٢٢٣١/٣ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ مُنقِذاً سُفِعَ في رَأسِهِ في الجَاهِلِيّةِ مأمُومةً فَخبلَتْ لِسانهُ فكانَ إذَا بَايَعَ يُخْدَعُ في الْبَيْعِ، فقالَ لهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ بَايِعْ وقُلْ لا خِلابَةَ، ثمَّ أنْتَ بالخِيَارِ ثَلاثاً، قالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يُبايعُ ويَقُولُ لا خِذَابَةَ. لا خذابة رَواهُ الحُمَيْدِيُّ في مسْنَدِهِ، فقالَ حَدثَنا سُفيانُ عَنْ مُحمّدِ بْنِ إسْحَاقَ عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. . . فذَكَرَهُ.

٢٢٣٢/٤ ـ وعَنْ محمَّدِ بْنِ يحيى بن حبَّانَ قال: هو جدّي مُنقذُ بنُ عمر وكان رجلاً قد أصابته آمة في رأسه فَكَسَرَتْ لِسانَهُ، وكانَ لا يَدَعُ على ذَلِكَ التِّجارَةَ فكانَ لا يَزَالُ يغْبَنُ، فأتى النَّبيَّ ﷺ فذَكَرَ ذَلِكَ لهُ، فقالَ إذَا أنْتَ بايَعْتَ فقُل لا خِلابَةَ ثمَّ أنْتَ في كُلِّ سِلْعَةٍ ابْتَعْتَها بالخِيارِ ثَلاثَ لَيَالٍ إنْ رَضِيتَ فأمْسِكْ وَإنْ سَخِطْتَ فارْدُدْها على صاحِبِها. رَواهُ البُخاريُّ في تاريخهِ وابْنُ ماجَه والدَّارقُطْنيُّ.

٦ ـ بابُ إثْبَاتِ خيارِ المجْلِسِ

٢٢٣٣/١ ـ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: الْبَيِّعانِ بالْخِيَارِ ما لَمْ يَفْتَرِقا أو قالَ حتى يَفْتَرِقا فإنْ صَدَقا وبَيَّنا بُورِكَ لَهُما في بَيْعِهِما وَإنْ كَذَبا وكَتَما مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِما.

٢٢٣٤/٢ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: المُتَبايِعَانِ بالْخِيارِ ما لَمْ يَتفَرَّقا أو يقُولَ أحَدُهُما لِصاحِبِهِ اخْتَرْ ورُبَّما قالَ أو يَكُونَ بَيْعُ الخِيَار. وفي لَفْظٍ: إذَا تَبَايَعَ الرَّجُلانِ فَكُلُّ واحِدٍ منْهُما بالخيارِ ما لَمْ يَتَفَرَّقا وكانا جَمِيعاً أو يُخَيِّرْ أحدهما الآخَرَ، فإنْ خَيَّرَ أحَدُهما الآخَرَ فَتَبايَعا على ذَلِكَ فقَدْ وجَبَ البيْعُ وإنْ تَفرّقا بَعْدَ أنْ تَبايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ واحِدٌ مِنهُما البيْعَ فقدْ وَجَبَ البيْعُ. مُتفَقٌ على ذلِكَ كُلِّهِ، وفي لفظٍ: كُلُّ بَيْعَيْنِ لا بيْعَ بَيْنَهما حتى يتفَرَّقا إلاَّ بَيعَ الخِيَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ أيْضاً. وفي لفْظٍ: المُتبايعانِ كُلُّ واحِدٍ منْهُما بالخِيارِ على صَاحِبِهِ ما لَمْ يتفَرَّقا إلاَّ بيْعَ الخِيَارِ. وفي لفْظٍ: إذَا تَبَايَعَ المُتَبايِعَانِ بالبيْعِ فَكُلُّ واحِدٍ منْهما بالْخيارِ مِنْ بيْعِهِ ما لَمْ يتفرَّقا أو يكُونَ بَيعهُما عَنِ خيارٍ فإذَا كانَ بيعُهُما عَنْ خيارٍ فقَدْ وجَبَ قالَ نافِعٌ: وكانَ ابْنُ عُمَرَ رحمَهُ اللّهُ إذَا بَايعَ رجُلاً فأرَادَ أنْ لا يقيلَهُ قامَ فمشى هُنَيَّةً ثمَّ رَجَعَ. أخْرَجاهُما.

آپ ﷺ نے فرمایا اگر بیع کو نہیں چھوڑ سکتے تو یہ کہہ دیا کرو اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو اور دھوکہ نہیں۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ نادانوں کو تصرفات سے روک دینا صحیح ہے کیونکہ لوگوں نے اس کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھا اور آپ ﷺ سے اس کو معاملات سے روکنے کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے ان کی بات مان لی۔ اگر وہ ان کے نزدیک درست بات نہ ہوتی تو وہ آپ ﷺ سے اس کی درخواست نہ کرتے اور آپ ﷺ ان کی بات کا انکار کر دیتے۔

(۲۲۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ منقذ کے دماغ پر زمانہ جاہلیت میں چوٹ آ گئی تھی جس سے ان کی زبان صحیح نہیں رہی تھی۔ بیع کرتے وقت دھوکہ کھا جاتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بیع کرتے وقت کہہ دیا کرو دھوکہ نہیں، پھر تمہیں تین دن تک واپسی کا اختیار ہے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے سنا وہ بیع کرتے وقت کہہ دیا کرتے تھے لا خذ ابة لا خذابة ل کی جگہ زبان سے ذ نکلتی تھی)۔

(۲۲۳۲) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان سے مروی ہے انہوں نے فرمایا منقذ بن عمر جن کے دماغ میں چوٹ آئی تھی، میرے دادا تھے۔ آپ کی زبان درست نہیں رہی تھی، پھر بھی تجارت نہیں چھوڑتے تھے اور ہمیشہ دھوکہ کھا جاتے تھے۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا معاملہ کرتے وقت کہہ دیا کرو دھوکہ نہیں، پھر تمہیں خریدنے کے بعد تین دن کا اختیار ہے خواہ رکھو یا واپس کر دو۔

خیارِ مجلس کا مسئلہ

(۲۲۳۳) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تجارت کا معاملہ کرنے والے دونوں فریقوں کو جب تک الگ الگ نہ ہوں (فسخ) کا اختیار ہے۔ (یا مالم کے بجائے حتیٰ کہ کہا) پھر اگر دونوں نے سچ بولا اور عیب بیان کر دیا تو ان کے معاملہ میں برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولا اور عیب چھپایا تو معاملہ کی برکت ختم ہو جائے گی۔

(۲۲۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دو خرید و فروخت کرنے والوں کو جب تک الگ الگ نہ ہوں (فسخ کا) اختیار ہے یا کوئی اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ پسند کر لو (اکثر روایتوں میں ہے) یا بیع خیار ہو۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں۔ جب دو آدمی خرید و فروخت کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے بشرطیکہ الگ الگ نہ ہوئے ہوں اور اکٹھے ہوں یا ان میں سے ایک دوسرے کو اختیار دے دے۔ اگر ان میں سے ایک نے دوسرے کو حق اختیار دے دیا پھر انہوں نے اس پر معاملہ کیا تو بیع واجب ہوگئی اور اگر خرید و فروخت کے بعد الگ ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع نہیں چھوڑی تو بیع واجب ہوگئی۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں، ہر دو خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان بیع نہیں جب تک الگ الگ نہ ہوں علاوہ بیع خیار کے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ خرید و فروخت کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی پر اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں سوائے بیع خیار کے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں جب دو خرید و فروخت کرنے والے بیع کا معاملہ کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اپنی بیع کا اختیار ہے جب تک الگ الگ نہ ہوں یا ان کی بیع، بیع خیار ہو۔ اگر ان کی بیع، بیع خیار ہے تو واجب ہوگئی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی سے بیع کرتے اور اسے فسخ نہ کرنا چاہتے تو تھوڑی دور چلے جاتے پھر واپس آ جاتے۔

٣/٢٢٣٥ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: البيِّعُ والمُبْتاعُ بالخيارِ حتى يتَفرقا، إلاَّ أنْ تكونَ صَفقَةُ خيارٍ، ولا يحل لهُ أَنْ يُفارِقَهُ خشيَةَ أَنْ يستَقِيلَهُ. رَواهُ الخَمسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه. ورَواهُ الدَّارقطنيُّ وفي لفظٍ حتى يَتفرَّقا مِنْ مكانِهِما.

٤/٢٢٣٦ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: بعْت مِنْ أَميرِ المُؤمِنينَ عُثْمانَ مالاً بالوَادِي بِمالٍ لهُ بِخيْبَرَ، فلمَّا تبايَعْنا رَجَعْت على عقِبي حتى خَرَجْت مِنْ بَيْتِهِ خَشيَةَ أَنْ يرادَّني البيْعَ، وكانَتِ السُّنَّةُ أَنَّ المُتَبايعَيْنِ بالْخَيارِ حتى يتفرَّقا. رواهُ البخاريُّ وفيهِ دليلٌ على أَنَّ الرُّؤيَةَ حالةَ الْعَقْدِ لا تشْتَرَطُ بَلْ تكْفِي الصِّفَةُ أَوِ الرُّؤْيَةُ المُتَقَدِّمَةُ.

٤ ـ أبواب الربا

١ ـ بابُ التشديدِ فيهِ

١/٢٢٣٧ ـ عَنِ ابْنِ مسْعُودٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا ومُؤكِلَهُ وشَاهِدَيْهِ وكاتِبَهُ رواهُ الخَمْسَةُ وصَحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ غَيْرَ أَنَّ لفظَ النّسائيِّ: آكِلُ الرِّبا ومُؤكِلُهُ وَشَاهِدَيهِ وكاتِبَهُ إِذَا عَلِمُوا ذَلِكَ ملْعُونُونَ على لِسانِ محمَّدٍ ﷺ يومَ القيَامَةِ.

٢/٢٢٣٨ ـ وعَنْ عبْدِ اللَّهِ بْنِ حنظَلَةَ غَسِيلِ المَلائِكَةِ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِرْهَمُ رِبًا يأْكُلُهُ الرَّجُلُ وهوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتٍّ وثَلاثِينَ زَنيةً. رَواهُ أَحْمَدُ.

٢ ـ بابُ ما يَجْرِي فيهِ الرِّبا

١/٢٢٣٩ ـ عَنْ أَبي سعِيدٍ قالَ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: لا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بالذَّهَبِ إلا مثْلاً بِمثْلٍ ولا تُشِفُّوا بَعْضَها على بعْضٍ ولا تَبيعوا الوَرِقَ بالوَرِقِ إلاَّ مِثْلاً بِمثْلٍ ولا تُشفُّوا بَعْضَها على بَعْضٍ ولا تَبيعُوا منهُما غائباً بِناجزٍ. متَّفَقٌ عَليهِ. وفي لفظٍ: الذَّهَبُ بالذَّهَبِ والفِضَّةُ بالفِضَّةِ والْبُرُّ بالْبُرِّ والشَّعِيرُ بالشَّعيرِ والتَّمْرُ بالتَّمْرِ والمِلْحُ بالمِلْحِ مِثْلاً بمِثْلٍ يَداً بيَدٍ. فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فقَدْ أَرْبىٰ، الآخذُ والمُعْطي فِيهِ سَوَاءٌ. رَواهُ أَحمَدُ والبُخَارِيُّ. وفي لَفْظٍ: لا تبيعُوا الذَّهَبَ بالذَّهَبِ ولا الْوَرِقَ بالْوَرِقِ إلاَّ وَزْناً بِوَزْنٍ مِثْلاً بمِثْلٍ سَواءً بِسَوَاءٍ. رَواهُ أَحمدُ ومُسلِمٌ.

٢/٢٢٤٠ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: الذَّهَبُ بالذَّهَبِ وَزْناً بوَزْنٍ مِثْلاً بِمِثْلٍ والْفِضَّةُ بالفِضَّةِ وَزْناً بِوَزْنٍ مِثْلاً بِمِثْلٍ. رَواهُ أَحمَدُ ومُسْلمٌ والنَّسائيُّ.

٣/٢٢٤١ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَيْضاً عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: التَّمْرُ بالتَّمْرِ والحِنطَةُ

(۲۲۳۵) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ بائع وخریدار دونوں کو اختیار ہے یہاں تک کہ وہ الگ الگ ہوں، اِلا یہ کہ بیع خیار کا معاملہ ہو اور فسخ بیع کے ڈر سے کسی کو کسی سے جدا ہونا جائز نہیں ہے۔ دار قطنی نے اس کو روایت کیا ہے اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں۔

(۲۲۳۶) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اپنا وادی والا مال ان کے خیبر والے مال کے بدلے میں بیچا۔ پھر جب ہم نے بیع کر لی تو میں اُلٹے پاؤں واپس ہوا یہاں تک کہ ان کے گھر سے فسخ بیع کے ڈر سے نکل گیا اور سنت یہ ہے کہ دو خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں۔

فقہ الحدیث: اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ معاملہ کے وقت مبیع (بیع شدہ مال) کے دیکھنے کی شرط نہیں ہے بلکہ اس کی صفت یا پہلے دیکھا ہوا کافی ہے۔

ابواب الربا (سود کے احکام)

سود کا گناہ

(۲۲۳۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے پر، کھلانے والے پر، گواہوں پر، اور کاتب پر لعنت فرمائی ہے۔ نسائی کے الفاظ یہ ہیں۔ سود کھانے والا، کھلانے والا اور کاتب بشرطیکہ انہیں معلوم ہو۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر سب ملعون ہیں۔

(۲۲۳۸) حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سود کا ایک درہم جسے کوئی کھاتا ہے، گناہ میں چھتیس زنا کاریوں سے بڑھ کر ہے۔

کن کن چیزوں میں سود ہے

(۲۲۳۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے سے نہ بیچو مگر برابر برابر۔ بعض کو بعض سے کم یا زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی سے نہ بیچو مگر برابر برابر اور بعض کو بعض سے کم یا زیادہ نہ کرو اور سونے چاندی میں سے موجود کو غائب سے نہ بیچو۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: سونا سونے سے، چاندی چاندی سے، گیہوں گیہوں سے، جَو جَو سے، کھجور کھجور سے اور نمک نمک سے برابر برابر اور ہاتھ بہ ہاتھ بیچو (برابر ہوں اور نقد ہوں) اگر کسی نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود لیا۔ اس میں لینے دینے والے دونوں برابر ہیں۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ سونا سونے سے، چاندی چاندی سے نہ بیچو مگر ہم وزن، ہم مثل نقد اور برابر برابر۔

(۲۲۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے سے ہم وزن اور ہم مثل اور چاندی چاندی سے ہم وزن اور ہم مثل (بیچو)

(۲۲۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کھجور کھجور سے، گیہوں

بالحِنطَةِ والشَّعِيرُ بالشَّعِيرِ والمِلْحُ بالمِلْحِ مِثْلاً بمِثْلٍ يَداً بيَدٍ فمَنْ زَادَ أو اسْتَزَادَ فقَدْ أَرْبَىٰ إلاَّ ما اختَلَفَتْ أَلْوَانُهُ. روَاهُ مُسْلم.

٤/٢٢٤٢ ـ وعَنْ فضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: لا تَبيعُوا الذَّهَبَ بالذَّهَبِ إلاَّ وَزناً بِوَزْنٍ. روَاهُ مُسْلِمٌ والنَّسائيُّ وأَبُو دَاود.

٥/٢٢٤٣ ـ وعَنْ أبي بَكْرَةَ قال: نَهَىٰ النبيُّ ﷺ عَنِ الفِضَّةِ بالفِضَّةِ والذَّهَبِ بالذَّهَبِ إلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وأَمَرَنا أَنْ نَشتَرِيَ الفِضَّةَ بالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنا ونَشْتَرِي الذَّهَبَ بالفِضَّةِ كَيفَ شِئنا. أخرَجاهُ، وَفيهِ دَليلٌ على جَوَازِ الذَّهَبِ بالفِضَّةِ مُجازَفَةً.

٦/٢٢٤٤ ـ وعَنْ عُمرَ بْنِ الخَطَّابِ قالَ: قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ الذَّهَبُ بالوَرِقِ رِباً إلاَّ هاءَ وهاءَ والبُرُّ بالبُرِّ ربا إلاَّ هاءَ وهاءَ والشَّعِيرُ بالشَّعِيرِ رِباً إلاَّ هاءَ وهاءَ والتَّمرُ بالتَّمرِ رِباً إلاَّ هاءَ وهاءَ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٧/٢٢٤٥ ـ وعَنْ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: الذَّهَبُ بالذَّهَبِ والفِضَّةُ بالفِضَّةِ والبُرُّ بالبُرِّ والشَّعيرُ بالشَّعيرِ والتَّمرُ بالتَّمرِ والمِلْحُ بالمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَداً بيَدٍ فإذَا اخْتَلَفَتْ هذِهِ الأَصْنافُ فَبِيعُوا كَيفَ شِئْتُمْ إذَا كانَ يَداً بِيَدٍ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ، وللنَّسائيِّ وابْنِ ماجَه وأبي دَاوُدَ نَحْوُهُ وفي آخِرِه: وأَمَرَنا أَنْ نَبِيعَ البُرّ بالشعيرِ والشعير بالبُرِّ يَداً بيَدٍ كَيْفَ شِئْنا، وهوَ صريحٌ في كَونِ البُرِّ والشَّعيرِ جِنْسيْنِ.

٨/٢٢٤٦ ـ وعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عبْدِ اللّهِ قالَ: كُنْت أَسمَعُ النبيَّ ﷺ يَقُولُ: الطَّعامُ بالطَّعامِ مِثْلاً بمِثْل وكانَ طَعَامُنا يَومَئِذٍ الشَّعيرَ. رَواهُ أَحمدُ ومُسْلِمٌ.

٩/٢٢٤٧ ـ وعَنِ الحَسَنِ عَنْ عُبادَةَ وأَنَس بْنِ مالِكٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: ما وُزِنَ مِثْلٌ بِمِثْلٍ إِذَا كانَ نَوعاً واحِداً، وما كِيلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ، فَإذَا اختَلَفَ النَّوعانِ فلا بأسَ به. رَواه الدَّارَقطنيُّ.

١٠/٢٢٤٨ ـ وعَنْ أبي سَعِيدٍ وأبي هُرَيْرَةَ أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً على خَيْبَرَ فَجاءَهُم بِتَمرٍ جَنِيبٍ فقالَ أَكُلُّ تَمرِ خَيْبَرَ هكَذَا؟ قالَ: إنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هذَا بالصَّاعَيْنِ والصَّاعيْن بالثَّلاثَةِ، فقالَ لا تَفعلْ بعِ الجَمْعَ بالدَّرَاهِمِ، ثمَّ ابْتَعْ بالدَّرَاهِمِ جَنِيباً، وقالَ في المِيزَانِ مِثْلَ ذَلِكَ. رَواهُ البُخاريُّ.

وهو حجة في جريان الربا في الموزونات كلها، لأن قوله: «فِي المِيزَانِ» أي في الموزون، وإلا فنفس الميزان ليست من أموال الربا.

گیہوں سے، جو جو سے اور نمک نمک سے ہم وزن اور ہاتھ بہ ہاتھ (بیچو) اگر کسی نے زیادہ دیا یا لیا اس نے سود لیا، دیا۔ بجز ان کے جن کے رنگ جدا جدا ہوں۔

(۲۲۴۲) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی سونا سونے سے نہ بیچو مگر ہم وزن۔

(۲۲۴۳) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا سونے سے اور چاندی چاندی سے بیچی جائے مگر اس حال میں کہ وہ برابر برابر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم چاندی سونے جس طرح چاہیں خریدیں اور سونا چاندی سے جس طرح چاہیں خریدیں۔

فقہ الحدیث: اس میں دلیل ہے کہ سونا چاندی سے اندازے سے خرید سکتے ہیں۔

(۲۲۴۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا چاندی سے (خریدنا) سود ہے مگر اس حال میں کہ نقد بنقد ہو۔ گیہوں گیہوں سے سود ہے مگر نقد بنقد، جو جو سے سُود ہے مگر نقد بہ نقد اور کھجور کھجور سے سود ہے مگر نقد بنقد۔

(۲۲۴۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے سے، چاندی چاندی سے، گیہوں گیہوں سے، جو جو سے، کھجور کھجور سے اور نمک نمک سے (نہ خریدو) مگر جب کہ وہ ہم مثل، برابر برابر اور نقد بنقد ہوں۔ جب قسمیں بدل جائیں تو جس طرح چاہو معاملہ کرو بشرطیکہ نقد بنقد ہو۔ نسائی ابن ماجہ، ابوداؤد میں اسی کی مانند ہے۔ اس کے آخر میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم گیہوں جو سے اور جو گیہوں سے جس طرح چاہیں نقد بنقد بیچیں۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ گیہوں اور جو دو جنسیں ہیں۔

(۲۲۴۶) حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کرتا تھا اناج اناج سے برابر برابر (بیچو) اس زمانے میں ہماری خوراک جو تھی۔

(۲۲۴۷) حضرت عبادہؓ اور حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا وزن کی جانے والی چیز برابر برابر (بیچی جائے) بشرطیکہ ایک جنس ہو۔ اسی طرح ماپی جانے والی چیزیں ہیں۔ پھر اگر جنسیں بدل جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۴۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر ایک شخص کو تحصیلدار مقرر فرمایا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمدہ قسم کی کھجوریں لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں۔ اس نے عرض کی ہم ان کھجوروں کا ایک صاع دو صاع کھجوروں سے اور دو صاع تین صاع کھجوروں سے خریدتے ہیں۔ فرمایا ایسا نہ کیا کرو ملی جلی کھجوریں درہموں سے بیچ کر پھر درہموں سے عمدہ کھجوریں خرید سکتے ہو اور وزن کی جانے والی چیزوں میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا۔

فقہ الحدیث: اس میں دلیل ہے کہ سود تمام تولی جانے والی چیزوں میں ہے کیونکہ میزان سے مراد موزون ہے ورنہ نفس ترازو سودی مالوں میں سے نہیں۔

٣ ـ باب في أنَّ الجَهلَ بالتَّسَاوِي كالعِلْمِ بالتَّفَاضُلِ

١/٢٢٤٩ ـ عَنْ جابرٍ قالَ نَهَىٰ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لا يُعْلَمُ كَيْلها بالكَيْلِ المُسَمَّىٰ مِنَ التَّمْرِ. رَواهُ مُسلمٌ والنَّسائيُّ وَهُوَ يَدُلُّ بِمَفْهُومِهِ على أنَّهُ لَو بَاعَها بِجِنْسٍ غَيْرِ التَّمْرِ لَجازَ.

٤ ـ بابُ مَنْ بَاعَ ذَهَباً وغَيْرَهُ بِذَهَبٍ

١/٢٢٥٠ ـ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قالَ: اشْتَرَيْتُ قِلادَةً يَومَ خَيْبَرَ باثْنَيْ عشَرَ دِيناراً فيها ذَهَبٌ وَخَرَزٌ ففصَّلتُها فوجدت فيها أكثر من اثني عشر ديناراً فذَكَرْتُ ذَلِكَ للنبيِّ ﷺ فقالَ: لا يُبَاعُ حتى يُفَصَّلَ. رَواهُ مُسلم والنَّسائيُّ وأبُو داوُدَ والترمذيُّ وصحَّحهُ، وفي لفظٍ أنَّ النبيَّ ﷺ أُتِيَ بِقِلادةٍ فِيها ذَهَبٌ وَخرزٌ ابْتاعَها رجُلٌ بِتسْعَةِ دَنانِيْرَ أو سبْعَةِ دَنانِيرَ، فقالَ النبيُّ ﷺ لا حتى تُميزَ بَيْنَهُ وبَيْنَهُ، فقالَ: إنَّما أَرَدْت الحِجَارَةَ، فقالَ النبيُّ ﷺ لا حتى تَمَيِّزَ بينَهُما، قالَ فَرَدهُ حتى مَيَّزَ بَيْنَهُما. رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

٥ ـ بابُ مَرَدُّ الكَيْلِ والوَزْنِ

١/٢٢٥١ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهلِ المدِينةِ، والْوَزْنُ وَزْنُ أَهلِ مَكَّةَ. رَواهُ أبُو داوُد والنَّسائيُّ.

٦ ـ بابُ النَّهي عَنْ بَيْعِ كلِّ رَطْبٍ مِنْ حَبٍّ أو تَمرٍ بِيابِسِهِ

١/٢٢٥٢ ـ عَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ نَهَىٰ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ المُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ ثَمَرَ حائِطِهِ إنْ كانَ نَخْلاً بتَمْرٍ كَيلاً، وإنْ كانَ كَرْماً أَنْ يَبيعهُ بزَبِيبٍ كَيْلاً، وإنْ كانَ زَرْعاً أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَىٰ عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/٢٢٥٣ ـ ولِمُسلمٍ في رِوايَةٍ: وعَنْ كُلِّ تَمرٍ بخَرْصِهِ.

٣/٢٢٥٤ ـ وعَنْ سعْدِ بْنِ أبي وقاص قالَ: سَمِعْتُ النبيّ ﷺ يَسأَلُ عَنِ اشتِراءِ التَّمْرِ بالرُّطَبِ فقالَ لِمَنْ حَولَهُ أينقُصُ الرُّطبُ إذَا يَبِسَ؟ قالُوا نَعَمْ فَنَهَىٰ عَنْ ذَلِكَ. رَوَاه الخَمْسَةُ وصحَّحَهُ الترمذيُّ.

٧ ـ بابُ الرُّخصَةِ في بَيْعِ العَرَايَا

١/٢٢٥٥ ـ عَنْ رَافِعِ بْنِ خديجٍ وسَهلِ بْنِ أبي حَثْمَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنِ المزَابَنَةِ بيْعِ الثَّمر بالتَّمْرِ إلاَّ أصحابَ العَرَايَا فإنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ. رَواهُ أحمَدُ والبُخَارِيُّ

مساوی ہونے کا علم نہ ہونا تفاضل کے علم کی مانند ہے

(۲۲۴۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کھجوروں کے ڈھیر کو جس کا ماپ معلوم نہ ہو ماپی ہوئی کھجوروں کے بدلے فروخت کیا جائے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اپنے مفہوم سے بتا رہی ہے کہ اگر کوئی اس ڈھیر کو علاوہ کھجوروں کے کسی اور چیز سے بیچ دے تو جائز ہے۔

جس نے سونا اور اس کے ساتھ دوسری چیزوں کو سونے کے ساتھ بیچا

(۲۲۵۰) حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے خیبر کے دن بارہ دینار میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور نگ تھے، جب میں نے سونا الگ کیا تو وہ بارہ دینار سے زیادہ تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہار کی بیع منع ہے جب تک سونا الگ نہ کر لیا جائے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار لایا گیا جس میں سونا اور نگ تھے اور اسے ایک شخص نے سات یا نو دینار میں خریدا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جائز) نہیں جب تک سونا اور نگ الگ الگ نہ کر لیے جائیں۔ اس نے عرض کی میں نے تو پتھر (نگ) خریدے ہیں۔ فرمایا نہیں جب تک نگ الگ الگ نہ کر لیے جائیں، پھر اس نے یہ سودا لوٹا دیا یہاں تک کہ مالک نے دونوں چیزیں الگ الگ کر دیں۔

کون سا پیمانہ اور تول معتبر ہوگا

(۲۲۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا پیمانہ مدینے والوں کا ہے اور تول مکے والوں کا۔

ہر تر اناج یا کھجور کو خشک اناج اور کھجوروں سے بیچنا منع ہے

(۲۲۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے باغ کی کھجوروں اور انگوروں کو خشک کھجوروں اور کشمش وغیرہ سے ماپ کر دے اور تیار فصل ہے تو اسے ماپے ہوئے غلہ سے بیچ دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سے منع فرمایا۔

(۲۲۵۳) مسلم کی ایک روایت میں ہے اور (اسی طرح) اندازہ کر کے ہر پھل بیچنے سے۔

(۲۲۵۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تر کھجوروں کے بدلے خشک کھجوریں خریدنے کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والوں سے فرمایا کیا تر کھجور خشک ہو کر کم ہو جاتی ہے لوگوں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔

بیع عرایا کی اجازت

(۲۲۵۵) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا۔ یہ تر پھلوں کی خشک پھلوں سے بیع ہے مگر عرایا والوں کو اجازت دے دی۔

والتِّرمذِيُّ وَزَادَ فِيهِ: وعَنْ بَيْعِ العِنَبِ بالزَّبِيبِ وعن كُلِّ تمرٍ بخَرْصِهِ.

٢/٢٢٥٦ ـ وعَنْ سَهلِ بْنِ أبي حَثْمَةَ قالَ نَهىٰ رسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بالتَّمْرِ وَرَخصَ في العَرَايَا أنْ يَشْتَرِيَ بخرصها يَأكُلُها أهلُها رُطَباً مُتَّفقٌ عَلَيْهِ، وفي لَفْظٍ: عَنْ بيعِ الثَّمَرِ بالتَّمْرِ، وقالَ ذٰلِكَ الرِّبا تِلْكَ المُزَابَنةُ إلاّ أنَّهُ رَخصَ في بَيعِ العَرِيَّةِ النَّخلَةَ والنَّخْلَتَيْنِ يأخُذُها أهلُ البيتِ بخرصِها تَمراً يأكُلونَها رُطَباً. مُتَّفقٌ عَلَيْهِ.

٣/٢٢٥٧ ـ وَعَنْ جَابِرٍ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ يقُولُ حِينَ أذِنَ لأهلِ العَرَايَا أنْ يَبِيعُوها بِخَرصِها يقُولُ: الْوَسقَ والوَسقَيْنِ والثَّلاثَةَ والأربعَةَ. رواهُ أحمَدُ.

٤/٢٢٥٨ ـ وعَنْ زَيدِ بْنِ ثَابتٍ أنَّ النبيَّ ﷺ رخصَ في بَيْعِ العَرَايا أن تُباعَ بِخرْصِها كَيلاً. رَواهُ أحمَدُ والبُخارِيُّ، وَفي لَفْظٍ: رَخصَ في العَرِيَّةِ يأخُذها أهلُ البيتِ بخرصِها تَمراً يأكلُونَها رُطباً مُتَّفقٌ عَلَيْهِ، وفي لفظٍ آخر: رَخَّصَ في بَيْعِ العَرِيَّةِ بالرُّطَبِ أو بالتَّمرِ وَلم يُرَخِّص في غَيرِ ذٰلِكَ أخرَجَاهُ، وفي لفظٍ: بالتمر وبالرُّطَبِ. رَواهُ أبو داوُدَ.

٨ ـ بابُ بَيعِ اللَّحْمِ بالحيوانِ

١/٢٢٥٩ ـ وعَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ أنَّ النبيَّ ﷺ نَهى عَنْ بَيْعِ اللَّحم بالحَيَوَانِ. رَواهُ مالِكٌ في «المُوطّأ».

٩ ـ بابُ جوازِ التَّفَاضُلِ والنَّسِيئَةِ في غيرِ المَكِيلِ والموزُونِ

١/٢٢٦٠ ـ عَنْ جَابِرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ اشْتَرَىٰ عبْداً بَعبْدَيْنِ. رَواهُ الخَمْسَةُ وصحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ وَلمُسلم مَعناهُ.

٢/٢٢٦١ ـ وعَنْ أنَسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ اشْتَرَىٰ صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أرْؤسٍ مِنْ دِحيَةَ الْكَلْبِيِّ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ وابْن ماجَه.

٣/٢٢٦٢ ـ وعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قالَ: أمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ أبْعَثَ جَيْشاً على إبِلٍ كانَتْ عِنْدِي، قالَ فَحَمَلْت النَّاسَ عليها حتى نَفِدَتِ الإبِلُ وَبَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِن النَّاسِ قالَ فقُلْت يا رسُولَ اللَّهِ الإبِلُ قَدْ نفِدَتْ وقَدْ بَقِيَتْ بقِيَّةٌ مِنَ النَّاسِ لا ظَهرَ لَهُمْ، فقالَ لي ابْتَعْ علَيْنا إبِلاً بقَلائِصَ مِنْ إبلِ الصَّدَقَةِ إلى محلِّها حتى تُنفِّذَ هٰذا البَعْثَ، قالَ وكُنت أبْتاعُ البَعِيرَ بقَلُوصيْنِ وثلاثِ قَلائصَ مِنْ إبلِ الصَّدَقةِ إلى مَحَلِّها حتى نفَّذْت ذٰلِكَ البَعْثَ، فلمَّا جاءَتْ إبلُ الصَّدَقَةِ أدَّاها رسولُ اللّهِ ﷺ. رَواهُ أحمَدُ وأبو داوُدَ والدارقُطنيُّ بمَعناه.

ترمذی نے اتنا اضافہ کیا ہے اور انگور کی بیع کشمش وغیرہ سے اور ہر پھل کا اندازہ کر کے بیع کرنے سے۔

(۲۲۵۶) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے پھلوں کی بیع کو خشک کھجوروں سے منع فرمایا اور عرایا میں رخصت دے دی کہ انہیں اندازہ کر کے خرید لیا جائے اور انہیں ان کے مالک تر ہی کھائیں۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، آپؐ نے تر کھجور کو خشک کھجور سے بیچنے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ سود ہے۔ یہ مزابنہ ہے لیکن آپؐ نے محتاجوں کے لیے بوقت ضرورت کھجوروں کے ایک دو درختوں کی اجازت دے دی تا کہ گھر والے اندازے سے خشک کھجوریں دے کر تر کھجوریں کھاسکیں۔

(۲۲۵۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا والوں کو بیع کی اجازت دی تھی کہ وہ اس کے پھلوں کا اندازہ کر کے بیچ دیں اور اندازے کے مطابق ایک یا دو یا تین یا چار وسق کھجوریں لے لیں۔

(۲۲۵۸)۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں رخصت دی کہ درخت پر پھلوں کا اندازہ کر کے بیچا جائے اور ان کی قیمت میں خشک پھل ماپ کر دیے جائیں۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر کھجوروں کا اندازہ کر کے اور اس کے بدلے خشک کھجوریں ماپ کر دے کر خریدنے کی اجازت دے دی تا کہ گھر والے تر کھجوریں کھاسکیں۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ میں تر یا خشک کھجوروں سے بیچنے کی اجازت دی اور اس کے علاوہ اور بیع کی اجازت نہیں۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ خشک اور تر کھجوروں کے ساتھ بیچنے کی اجازت دی۔

فقہ الحدیث: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا یعنی درخت پر موجود کھجور کو خشک کھجور سے بیچنا مگر عریہ اور عرایا کی اجازت دی۔ وہ یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس سوکھی کھجور موجود ہو لیکن اس کے پاس نہ نقد رقم ہو کہ وہ تازہ کھجور خرید سکے۔ نہ اس کا کوئی باغ ہو یا درخت کہ اس سے تازہ کھجور اپنے اہل و عیال کو کھلا سکے تو وہ کسی باغ والے کو اتنی ماپی ہوئی خشک کھجوروں سے خرید لے جتنی کھجوروں کا درخت پر اندازہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غریبوں کی ضرورت کی بنا پر اس کو جائز رکھا مگر وہ پانچ وسق سے کم ہو۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے بعض کے نزدیک دوسو چالیس صاع کا ہوتا ہے۔ دوسرے پھلوں کا کھجور پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک عریہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنے باغ سے ایک درخت کا پھل کسی محتاج کو دے دے پھر اس محتاج کے بار بار باغ میں آنے سے وہ تکلیف محسوس کرے لہٰذا ان درختوں کے پھل کا اندازہ کر کے اتنا ہی ماپا ہوا خشک پھل دے کر خرید لے۔

بعض نے عریہ کے یہ معنی کیے ہیں کہ مسکین جس کو ایک دو درختوں کا پھل خیرات میں ملا ہو اور وہ اس کے کٹنے کا انتظار نہ کر سکے تو درخت کے پھل کے اندازے کے مطابق خشک پھل ماپ کر دے اور خرید لے۔ (ابو بکر صدیق السّلفی)۔

جانور کے بدلے گوشت بیچنے کی ممانعت

(۲۲۵۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے جانور کے بدلے گوشت کی بیع سے منع فرمایا۔

زیادتی اور ادھار ان چیزوں میں جائز ہے جو ماپی یا تولی نہ جاتی ہوں

(۲۲۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدا۔ مسلم میں اس مفہوم کی روایت موجود ہے۔

(۲۲۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو دحیۃ الکلبی سے سات غلاموں کے بدلے میں خریدا۔

(۲۲۶۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اپنے پاس والے اونٹوں پر لشکر بھیجوں۔ آخر میں نے فوجیوں میں اونٹ بانٹ دیے وہ ختم ہوگئے اور لوگ رہ گئے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ ختم ہوگئے اور لوگ ابھی باقی ہیں، ان کے لیے سواری نہیں فرمایا زکوٰۃ کی جوان اونٹنیوں کے بدلے ہمارے لیے ادھار اونٹ خرید لو تا کہ لشکر بھیج سکو۔ فرماتے ہیں میں زکوٰۃ کی دو دو یا تین تین اونٹنیوں کے بدلے ایک اونٹ خریدتا تھا یہاں تک کہ میں نے لشکر بھیج دیا۔ پھر جب زکوٰۃ کے اونٹ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار ادا کر دیا۔

٤/٢٢٦٣ ـ وعَنْ عَليّ بْنِ أبي طالِبٍ [رضيَ اللّهُ عنهُ] أنهُ بَاعَ جَمَلاً يُدعىٰ عُصيفيراً بعِشرينَ بعِيراً إلى أجَلٍ. رَواهُ مالِكٌ في «المُوطَّإِ» والشَّافِعيُّ في «مُسْندِهِ».

٥/٢٢٦٤ ـ وعَنِ الحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قالَ نَهى النبيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الحَيَوَانِ بالحَيَوَانِ نَسِيئةً. رَواهُ الخَمسَةُ وصَحَّحَهُ التِّرمِذيُّ، وَرَوَى عبْدُ اللّهِ بْنُ أحمَدَ مِثْلهُ مِنْ رِوايَةِ جَابر ابْنِ سمُرَةَ.

١٠ ـ بابُ أنَّ مَنْ باعَ سِلْعَةً بِنَسِيئَةٍ لا يَشْتَرِيها بأقل ممَّا باعَها

١/٢٢٦٥ ـ عنِ ابْنِ إسْحَقَ السُّبَيْعِي عَنِ امْرَأَتِهِ أنَّها دخلَتْ على عائشةَ فَدَخَلَتْ مَعَها أُمُّ وَلدِ زَيْدِ بْنِ أرْقَمَ فقالَتْ يا أُمَّ المُؤْمِنينَ إنِّي بِعت غُلاماً مِنْ زَيْدِ بْنِ أرْقَمَ بِثَمانِمائَةِ دِرهَم نَسيئَةً وإنِّي ابْتَعْتُهُ مِنهُ بِستِّمائةٍ نَقْداً فقالَتْ لَها عائِشة بئْسَ ما اشْتَرَيْتِ وبِئْسَ ما شَرَيتِ إنَّ جهادَهُ مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ قد بطَلَ إلاَّ أنْ يتوبَ. رَواهُ الدَّارقطنيُّ.

١١ ـ بابُ ما جاءَ في بَيْعِ العِينَةِ

١/٢٢٦٦ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ. إذَا ضَنَّ النَّاسُ بالدِّينارِ والدِّرهَم وتَبَايَعُوا بالعِينَةِ واتَّبعُوا أذْنابَ البَقَرِ وتَرَكُوا الجهادَ في سَبيلِ اللّهِ أنْزَلَ اللّهُ بِهِم بَلاءً فَلا يَرفعُهُ حتَّى يُرَاجِعُوا دِينَهُم. رَواهُ أحمَدُ وأبو دَاودَ، ولَفظُهُ: إذَا تَبايَعْتُم بالْعِينَةِ وأخَذْتُم أذْنابَ البَقَرِ، وَرَضِيتُم بالزَّرعِ، وتَرَكْتُمُ الجِهاد سَلَّطَ اللّهُ علَيكُم ذُلاً لا يَنزِعُهُ حتى تَرجعُوا إلَى دِينكُم.

١٢ ـ بابُ ما جَاءَ في الشُّبُهاتِ

١/٢٢٦٧ ـ عَنِ النُّعْمانِ بْنِ بَشيرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: الحَلالُ بَيِّنٌ، والحَرَامُ بَيِّنٌ وبَيْنَهُما أُمورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ ما يَشْتَبِه عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ كانَ لِما اسْتَبَانَ أتْرَكَ، ومَنِ اجْتَرَأَ على ما يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الإِثْمِ أوشَكَ أنْ يُواقِعَ ما اسْتَبَانَ، وَالمعَاصِي حِمَى اللّهِ، مَنْ يَرْتَعْ حَولَ الحِمىٰ يوشِكُ أنْ يُواقِعَهُ. متفَقٌ عَلَيهِ.

٢/٢٢٦٨ ـ وعَنْ عَطيةَ السَّعْدِيّ أنَّ النبيّ ﷺ قالَ: لا يَبلُغُ العَبْدُ أنْ يَكونَ مِنَ المُتَّقِينَ حتَّى يَدَعَ ما لا بَأسَ بِهِ حَذَراً لِما بِهِ البَأسُ. رَواهُ التِّرمذيُّ.

٣/٢٢٦٩ ـ وعَنْ أنسٍ قالَ: إن كان النبيُّ ﷺ لَيُصيبُ التَّمْرَةَ فيقولُ: لَولا أنّي أخْشَى أنَّها مِنَ الصَّدَقةِ لأكَلْتُها. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٤/٢٢٧٠ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا دَخَلَ أحَدُكُمْ على أخيهِ

(۲۲۶۳) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک اونٹ عصیفیر کو بیس اونٹوں کے بدلے مقررہ وقت تک ادھار خریدا۔

(۲۲۶۴) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن احمد نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اس جیسی ہی روایت کی ہے۔

فقہ الحدیث: شاید ممانعت والی حدیث میں طرفین کا ادھار مراد ہو جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے اور یہ جزئی بیع الکالی بالکالی میں داخل ہے (مترجم)۔

جب کسی نے کوئی سودا اُدھار بیچا پھر اسے خرید لے تو کم قیمت پر نہ خریدے

(۲۲۶۵) حضرت ابواسحاق سبیعی نے اپنی بیوی سے روایت کی ہے کہ ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی۔ اس کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اُمِ ولد بھی تھیں۔ اس نے کہا اے ام المومنین! میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو ایک غلام آٹھ سو درہم میں ادھار بیچا تھا۔ اب میں نے اسے چھ سو نقد میں خرید لیا۔ فرمایا تم نے خریدنے میں بھی برا کیا اور بیچنے میں بھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زید کا جہاد باطل ہو گیا اگر وہ توبہ نہ کریں۔

کوئی شخص سودا کسی خاص مدت پر مخصوص رقم کے بدلے ادھار بیچ دے پھر اسے کم قیمت پر خریدنا چاہے تو ناجائز ہے

(۲۲۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ روپے پیسے میں کنجوسی پر اتر آئیں، اپنا ادھار بیچا ہوا مال نقد کم قیمت پر خریدنے لگیں اور بیلوں کی دموں کے پیچھے لگ جائیں اور اللہ کی راہ میں جہاد چھوڑ دیں تو اللہ ان پر ایسی بلا اتارے گا جو ان سے ہٹائے نہ ہٹے گی، جب تک وہ دین پر واپس نہ آ جائیں گے۔ ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں جب تم اپنی ادھار فروخت کردہ چیزیں نقد کم قیمت پر خریدنے لگو گے اور بیلوں کی دُمیں پکڑنے لگو گے، کھیتی باڑی سے خوش رہو گے اور اللہ کی راہ میں جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور اسے نہ ہٹائے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہ آ جاؤ گے۔

شبہوں کے بارے میں (یعنی شرح حدیثِ شبہات)

(۲۲۶۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی اور ان دونوں کے درمیان شبہ میں ڈالنے والی چیزیں ہیں پھر اگر کسی نے گناہ کے شبہ میں ڈالنے والی چیز چھوڑ دی تو ظاہر ہونے کے بعد تو بدرجۂ اولیٰ چھوڑ دے گا اور اگر اس میں جرأت کی تو ظاہر ہونے کے بعد اس کا مرتکب بھی ہو سکتا ہے۔ یاد رکھو گناہ اللہ کی گھیری ہوئی چراگاہیں ہیں۔ جو جانور چراگاہ کے آس پاس چرتا ہے اس کا چراگاہ میں بھی کبھی نہ کبھی گھس جانا عین ممکن ہے۔

(۲۲۶۸) حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک متقیوں کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا جب تک گناہ والے کام سے بچنے کے لیے اسے نہ چھوڑے جس میں گناہ نہیں۔

(۲۲۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور (گری پڑی) ملتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں یہ زکوٰۃ کی نہ ہو تو میں یقیناً کھا لیتا۔

(۲۲۷۰) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا اگر کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے

المسلِم فأطْعَمَهُ طعاماً فَلْيأكُل مِنْ طَعَامِهِ، وَلا يَسْأَلْهُ عَنْهُ، وَإِنْ سَقاهُ شراباً مِنْ شَرَابِهِ فَلْيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلا يَسْأَلْهُ عَنْهُ. رَواهُ أحمَدُ.

٥/٢٢٧١ ـ وعَنْ أنس بْنِ مالِكٍ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ على مُسْلِمٍ لا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ. ذَكَرَهُ البُخارِيُّ في صَحِيحِهِ.

٥ ـ أبواب أحكام العيوب

١ ـ باب وُجُوب تَبْيِينِ العَيْبِ

١/٢٢٧٢ ـ عن عقبة بن عامر قال: «سمعت النبيَّ ﷺ يقولُ: المُسْلِم أخُو المسلم، لا يحِلُّ لمسلمٍ باعَ من أخيه بَيعاً وفيه عَيبٌ إلا بيَّنَهُ له». رواه ابن ماجه.

٢/٢٢٧٣ ـ وَعَنْ واثِلَةَ قَالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا يَحِلُّ لأَحدٍ أنْ يَبيعَ شَيْئاً إلاَّ بَيَّنَ ما فِيهِ، وَلا يَحِلُّ لأحَدٍ يَعْلَمُ ذلِكَ إلاَّ بَيَّنَهُ. رَواهُ أحمدُ.

٣/٢٢٧٤ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيع طَعاماً فأدْخَلَ يَدَهُ فيهِ فإذَا هُوَ مَبْلولٌ فقالَ: مَنْ غَشَّنا فَلَيْسَ مِنَّا. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخاريَّ والنَّسائيَّ.

٤/٢٢٧٥ ـ وعنْ العداءِ بْنِ خالِدِ بْنِ هَوذَةَ قالَ: كَتَبَ لي رسُولُ اللّهِ ﷺ كِتاباً هٰذا ما اشْتَرَىٰ العَداءُ بْنُ خالِدِ بْنِ هوذة مِنْ مُحمدٍ رسُولِ اللّهِ ﷺ اشْتَرىٰ مِنْهُ عَبْداً أو أمَةً لا داءَ وَلا غائِلَة وَلا خُبْثَةَ بَيْعُ المُسْلِمِ المُسْلِمَ. رَواهُ ابْنُ ماجه والتِّرمِذيُّ.

٢ ـ بابُ أنَّ الكَسْبَ الحادِثَ لا يَمْنَعُ الرَّدَّ بالعَيْبِ

١/٢٢٧٦ ـ عَنْ عائِشَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قضى أنَّ الخَراجَ بالضَّمانِ. رَواه الخَمْسَةُ، وفي روايةٍ: أنَّ رَجُلاً ابْتاعَ غُلاماً فاسْتَغَلَّهُ، ثمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْباً فَرَدَّهُ بالعيْبِ، فقالَ البَائِعُ غَلَّةُ عَبْدِي، فقالَ النبيُّ ﷺ الغَلَّةُ بالضَّمان. رَواهُ أحمَدُ وَأَبو دَاوُدَ وابْنُ ماجه.، وفِيهِ حُجَّةٌ لِمَنْ يَرَى تَلَفَ العَبْدِ المُشْتَرَى قَبْلَ القَبْضِ مِنْ ضَمانِ المُشْتَري.

٣ ـ بابُ ما جاءَ في المُصَرَّاةِ

١/٢٢٧٧ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرة أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: لا تُصَرُّوا الإبلَ والْغَنَمَ فمَنِ ابْتاعَها بعدَ ذلِكَ فَهوَ بِخَيرِ النَّظَرَيْنِ بعدَ أنْ يَحْلِبَها إنْ رَضِيَها أمْسَكَها وإنْ سَخِطَها رَدَّها وصَاعاً مِنْ تَمْرٍ. مُتَّفَقٌ عليهِ، ولِلبُخاري وأبي داود: مَنِ اشْتَرَى غَنماً مُصَرَّاةً فاحْتَلَبَها فإنْ رَضِيَها أمْسَكَها وإنْ سَخِطَها فَفِي حَلْبَتِها صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، وهوَ دَليلٌ على أنَّ الصَّاعَ مِنَ

اور وہ اسے کھانا کھلائے تو اسے تھوڑا بہت کھالینا چاہیے اور اس سے کچھ نہ پوچھے۔ اگر پانی پلائے تو پانی پی لے اور کچھ نہ پوچھے۔

(۲۲۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے فرمایا جب تم کسی غیر متہم مسلمان بھائی کے پاس جاؤ تو اس کے کھانے میں سے کھالو اور پانی سے پی لو۔

احکامِ عیوب

بیچنے والے پر لازم ہے کہ وہ عیب ظاہر کردے

(۲۲۷۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اسے یہ حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے ایسی چیز بیچے جس میں عیب ہو مگر اس کو ظاہر کردے۔

(۲۲۷۳) حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کو یہ حلال نہیں کہ عیب دار چیز کو اس کا عیب ظاہر کیے بغیر بیچے اور کسی جاننے والے کو بھی اس کا عیب چھپانا روا نہیں۔

(۲۲۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک غلہ فروش کے پاس سے گزرے۔ آپ ﷺ نے اس میں ہاتھ ڈال کر دیکھا تو وہ گیلا تھا فرمایا جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۲۷۵) حضرت عداء بن خالد بن ہوذہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے تحریر لکھ کر دی کہ یہ وہ مال ہے، جسے عداء نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے خریدا ہے۔ اس نے آپ ﷺ سے ایک غلام یا ایک لونڈی خریدی ہے۔ جس میں نہ بیماری ہے نہ دھوکہ ہے اور نہ بدخصلتی ہے (یہ) مسلمان کی مسلمان کے لیے بیع ہے۔

خراج بالضّمان کا مسئلہ

(۲۲۷۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ کیا کہ نفع ضمانت کی وجہ سے ہے (یعنی بیچی ہوئی چیز جس کے پاس ہے، اس کے نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہے لہٰذا اس سے نفع بھی اسی کو ہوگا)۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا اس سے فائدہ اٹھایا پھر اس میں عیب پایا۔ اسے عیب کی وجہ سے واپس کردیا۔ مالک نے غلام کی کمائی مانگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نفع ضمانت کی وجہ سے ہے۔

فقہ الحدیث: اس میں دلیل ہے کہ اگر خریدا ہوا غلام قبضہ سے پہلے ہلاک ہو جائے تو خریدنے والے کا ہلاک ہوگا (نفع ضمانت کی وجہ سے ہے) اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنی ذمہ داری کی وجہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ چونکہ خریدنے کے بعد وہ غلام کا ذمے دار ہے اس لیے غلام کی کمائی بھی اسی کی ہے بیچنے والے کی نہیں۔ جیسے اگر قبضے سے پہلے غلام بائع کے پاس مرجاتا تو خریدار کا نقصان ہوتا نہ کہ بائع کا۔

دودھ رُکے ہوئے جانور کے بارے میں

(۲۲۷۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اونٹنی اور بکری کا دودھ نہ روکو۔ اگر ایسی حالت میں کسی نے اس جانور کو خرید لیا تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے کہ دودھ دوہ کر پسند آئے تو رکھ لے، ورنہ واپس کردے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے دے۔ اگر کسی نے ایسی بکری خریدی جس کا دودھ رُکا ہوا تھا اور اسے دوہ لیا تو اب اگر اسے پسند آئے تو رکھ لے ورنہ دودھ کے بدلے کھجور کا ایک صاع ہے۔

التَّمْرِ في مُقابَلةِ اللَّبَنِ وأنهُ أَخذَ قِسْطاً مِنَ الثَّمَنِ. وفي روايَةٍ: إذَا ما اشتَرى أحدُكُم لَقْحَةً مصَرّاة أو شاةً مُصرّاةً فَهوَ بخَيْرِ النظَرَيْنِ بَعدَ أنْ يَحْلِبَها إمّا هِيَ وإلا فلْيَرُدَّها وصَاعاً مِنْ تَمْرٍ. رَواهُ مُسلمٌ وَهوَ دَليلٌ على أنّهُ يُمْسِكُ بغيْرِ أَرْشٍ. وفي روايَةٍ: مَنِ اشْتَرى مصَرّاة فَهوَ مِنْها بالخِيارِ ثلاثةَ أيّامٍ إنْ شَاءَ أمْسَكَها وإنْ شَاءَ رَدَّها ومعَها صاعاً مِنْ تَمْرٍ لا سَمْرَاءَ. رَواهُ الجَماعةُ إلاّ البُخاريَّ.

٢٢٧٨/٢ ـ وعَنْ أبي عُثمانَ النَّهدِيِّ قالَ قالَ عَبدُ اللّهِ من اشتَرىٰ مُحَفَّلة فَرَدَّها فَلْيَرُدّ مَعها صاعاً. رواهُ البُخاريُّ والبَرْقانِيُّ على شَرْطِهِ وَزَادَ: مِنْ تَمْرٍ.

٤ ـ بابُ النَّهي عنِ التَّسْعِيرِ

٢٢٧٩/١ ـ عَنْ أنَسٍ قالَ: غَلا السِّعْرُ على عَهدِ رسولِ اللّهِ ﷺ فقالُوا يا رسُولَ اللّهِ لو سَعَّرْتَ، فقالَ إنَّ اللّهَ هُوَ القَابِضُ الْباسِطُ الرزَّاقُ المُسَعِّرُ وإنّي لأَرْجُو أنْ أَلْقَى اللّهَ عزَّ وجلَّ ولا يَطْلُبنِي أحَدٌ بِمَظْلَمَةٍ ظَلمتُها إيّاهُ في دَمٍ ولا مالٍ. روَاهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائي وَصَحَّحَهُ الترمِذِيُّ.

٥ ـ بابُ ما جاءَ في الاحتكارِ

٢٢٨٠/١ ـ عَنْ سعِيدِ بْنِ المُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عبْدِ اللّهِ العَدَوِيِّ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ لا يَحْتَكِرُ إلاّ خاطِىءٌ وكانَ سَعِيدٌ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ. رَواهُ أحْمَدُ ومُسلمٌ وأبو دَاوُدَ.

٢٢٨١/٢ ـ وعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قالَ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ في شَيْءٍ مِنْ أسْعَارِ المُسْلِمينَ لِيُغْلِيَهُ علَيْهِمْ كانَ حقًّا على اللّهِ أنْ يُقْعِدَهُ بعظْمٍ مِنَ النارِ يَومَ القِيامَةِ.

٢٢٨٢/٣ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مَنِ احْتَكَرَ حُكْرَةً يُرِيدُ أنْ يُغْلِيَ بِها على المُسْلِمِينَ فَهوَ خاطِىءٌ. رواهُما أحمَدُ.

٢٢٨٣/٤ ـ وعَنْ عُمَرَ قالَ سَمِعْت النَّبيَّ ﷺ يقُولُ: مَنِ احْتَكَرَ على المُسْلِمينَ طَعَامَهُمْ ضَربَه اللّهُ بالجُذَامِ والإفْلاسِ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٦ ـ بابُ النَّهي عَنْ كَسْرِ سِكَّةِ المسلمينَ إلاّ مِنْ بَأْسٍ

٢٢٨٤/١ ـ عَنْ عبْدِ اللّهِ بْنِ عَمْرو المازِنِيِّ قالَ نَهىٰ رسُولُ اللّهِ ﷺ أَن تُكْسَر سِكَّةُ المُسْلِمينَ الجَائِزَةُ بَيْنَهُمْ إلاّ مِنْ بَأسٍ. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاودَ وابْنُ ماجَه.

٧ ـ بابُ ما جاءَ في اختلافِ المُتَبَايِعَيْنِ

٢٢٨٥/١ ـ عَنِ ابْنِ مسْعُودٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا اخْتَلَفَ البَيِّعانِ وَلَيْسَ

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ کھجور کا صاع دودھ کا معاوضہ ہے اور خریدار نے قیمت کا کچھ حصہ (دودھ کی وجہ سے) لے لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی ایسی اونٹنی یا بکری خریدے جس کا دودھ رُکا ہوا ہو تو اسے دو باتوں میں سے اچھی بات کا اختیار ہے جب کہ وہ اسے دوہ چکے یا تو رکھ لے ورنہ ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ خریدار نے وہ جانور بلا معاوضہ کے روکا ہے۔ ایک روایت میں ہے جس نے ایسا جانور خریدا جس کا دودھ رُکا ہوا تھا تو اسے تین دن تک اختیار ہے چاہے رکھ لے چاہے کھجور کے ایک صاع کے ساتھ واپس کر دے گیہوں کے صاع کے ساتھ نہیں۔

(۲۲۷۸) حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ نے فرمایا جس نے دودھ روکا ہوا جانور خریدا پھر اسے واپس کیا تو اس کے ساتھ ایک صاع بھی دے دے بُرقانی میں تمر کا لفظ زیادہ ہے۔

''تسعیر'' (نرخ مقرر کر دینے) کا حکم

(۲۲۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غلہ گراں ہو گیا۔ لوگوں نے درخواست کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش! آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھاؤ مقرر فرما دیں۔ فرمایا اللہ ہی تنگی و فراخی لانے والا، روزی دینے والا اور بھاؤ مقرر کرنے والا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملوں گا کہ کوئی یہ شکایت نہیں کرے گا کہ میں نے اس کی جان یا مال کے بارے میں ظلم کیا تھا۔

گرانی کے ایام میں غلہ خرید کر جمع کرنا تا کہ مزید گرانی کے وقت بیچا جائے

(۲۲۸۰) حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ عدوی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ خرید کر گنہگار ہی جمع کرتا ہے۔ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ روغن زیتون خرید کر جمع کر لیا کرتے تھے۔

(۲۲۸۱) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسلمان کے کسی بھاؤ میں دخل دیا تا کہ اسے گراں کر دے تو اللہ کو حق ہے کہ اسے قیامت کے دن بڑی آگ میں بٹھائے۔

(۲۲۸۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس ارادے سے مال جمع کر کے رکھ چھوڑا تا کہ مسلمانوں پر گرانی ہو وہ گنہگار ہے۔

(۲۲۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی مسلمانوں کی روزی جمع کر کے رکھ لے اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ اور افلاس میں مبتلا کر دے گا۔

مسلمانوں کا سکہ بلا وجہ توڑنا منع ہے

(۲۲۸۴) حضرت عبداللہ بن عمرو المازنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا رائج الوقت سکہ توڑنے سے منع فرمایا، ہاں اگر معقول وجہ سے ہو تو خیر۔

خریدار و بائع کے اختلاف کے بارے میں

(۲۲۸۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خرید و فروخت کرنے والوں میں اختلاف ہو جائے۔

بينَهُما بيّنَةٌ فالقَولُ ما يَقُولُ صاحِبُ السِّلْعَةِ أَو يَتَرَادَّانِ. رَواهُ أحمَدُ وأَبو داوُدَ والنَّسَائيُّ وزَادَ فيهِ ابْنُ ماجَه: والبَيْعُ قائمٌ بعَيْنِهِ. وكذلِكَ لأحمد في روايَةٍ: والسِلْعَةُ كما هِيَ، وللدّارقُطْنيِّ عَنْ أبي وائِلٍ عَنْ عَبدِ اللّهِ قالَ: إذَا اخْتَلَفَ البَيِّعانِ والبَيْعُ مُسْتَهلَكٌ فالقَولُ قَولُ البائع. ورفَعَ الحَدِيثَ إلى النَّبيِّ ﷺ ولأحمدَ والنَّسائيِّ عَنْ أبي عُبَيْدَةَ: وأَتاهُ رجلانِ تَبَايَعا سلْعَةً، فقالَ هٰذَا أخَذْت بكَذَا وكَذَا وقالَ هٰذَا بعْت بكَذَا وكَذا، فقالَ أَبو عُبَيدَةَ أَتَى عبدُ اللّهِ في مِثلِ هٰذا فقالَ حَضَرْت النبيَّ ﷺ في مِثلِ هٰذا فأمَرَ بالْبائِعِ أنْ يُسْتَحْلَفَ ثمّ يخَيَّرُ المُبْتاعُ إنْ شاءَ أخَذَ وإنْ شاءَ تَرَكَ.

اوران کے درمیان کوئی گواہ نہ ہوتو بیچنے والے کی بات مانی جائے گی یا دونوں کے درمیان بیع فسخ ہو جائے گی (ابن ماجہ میں ہے کہ) جب فروخت شدہ چیز اپنی حالت پر قائم رہے گی اور سامان حسبِ سابق رہے گا (اور احمد کے لفظ یہ ہیں کہ) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب بکی ہوئی چیز ہلاک ہو جائے اور خریدار و بائع میں اختلاف ہو جائے تو بائع کی بات مانی جائے گی۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس دو آدمی آئے جنہوں نے آپس میں ایک سودا طے کیا تھا، ایک نے کہا میں نے فلاں فلاں قیمت پر خریدا تھا۔ دوسرا بولا میں نے فلاں فلاں قیمت پر بیچا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھی اسی سلسلے میں لوگ آئے تھے۔ انہوں نے فرمایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی بارے میں حاضر ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع کو قسم کھانے کا حکم فرمایا تھا۔ پھر خریدار کو اختیار دیا تھا چاہے لے لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

١٠ ـ كتاب السلم

١/٢٢٨٦ ـ عن ابن عباس: «قال: قَدِمَ النبي ﷺ المدينة وهُم يُسْلِفُونَ في الثِّمارِ السَّنَةَ والسنتين فقال: مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسلِف في كَيلٍ معلومٍ ووزْنٍ معلوم إلى أجلٍ معلوم». رواه الجماعة. وهو حجة في السَّلَم في منقطِع الجنس حالةَ العقد.

٢/٢٢٨٧ ـ وعَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ أَبْزَى وعَبدِ اللّٰهِ بْنِ أبي أوفَى قالا: كُنَّا نصِيبُ المَغَانِمَ مَعَ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ يَأتِيْنا أَنبَاطٌ مِنْ أَنبَاطِ الشَّام فنُسْلِفُهُمْ فِي الحِنْطَةِ والشَّعِيرِ والزَّيْتِ إلى أَجَلٍ مُسَمّى، قِيلَ: أَكَانَ لَهُمَ زَرْعٌ أو لَمْ يَكُنْ؟ قالا: ما كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ. رَواهُ أحمَدُ والبُخارِيُّ. وفي رِوَايَةٍ: كُنَّا نُسْلِفُ على عَهدِ النبيِّ ﷺ وأبي بَكْرٍ وعمَرَ في الحِنْطَةِ والشَّعِيروالزَّيْتِ والتَّمْرِ وما نَرَاهُ عِندَهُمْ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ التِّرمِذِيَّ.

٣/٢٢٨٨ ـ عن أبي سعيد قال: قال رسول الله ﷺ: «مَنْ أَسْلَمَ في شَيْءٍ فلا يَصْرِفْه إلى غيره. رواه أبو داود وابن ماجه.

٤/٢٢٨٩ ـ عن ابن عمر قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَسْلَفَ شيئاً فَلا يَشْرِطْ عَلَىٰ صَاحِبِهِ غَيْرَ قَضَائِهِ. وفي لفظٍ: مَنْ أَسْلَفَ في شيْءٍ فَلا يَأخُذْ إلاَّ ما أَسْلَفَ فِيهِ أو رَأسَ مالِهِ. رواهُما الدّارَقُطْنِيُّ. واللَّفظُ الأوَّلُ دليلُ امْتِناعِ الرَّهنِ والضمينِ فِيهِ، والثَّانِي بِمَنْعِ الإقَالَةِ في البَعْضِ.

کتابُ السَّلم (بیع سلم کی کتاب)

(فروخت کرنے والے کو پہلے رقم دے کر بعد میں فروخت شدہ چیز لینا۔ مثلاً ایک ہفتہ یا ایک ماہ یا ایک سال یا کئی سال بعد، اس کو اصطلاحِ شریعت میں سلم کہتے ہیں)۔

(۲۲۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں سال دو سال کے لیے سلم کا معاملہ کیا کرتے تھے۔ فرمایا اگر کوئی سلم کا معاملہ کرے تو اسے معلوم پیمانوں پر یا معلوم وزن پر معلوم مدت تک معاملہ کرنا چاہیے۔

فقہ الحدیث: یہ بیع سلم کی دلیل ہے کہ اس میں خرید و فروخت کے وقت جنس موجود نہیں ہوتی۔

(۲۲۸۷) حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مالِ غنیمت ملا کرتا تھا۔ مدینہ میں شام کے نبطیوں (کاشتکاروں) میں نبطی آیا کرتے تھے، ہم انہیں گیہوں، جَو اور روغن زیتون کے لیے ایک مقررہ مدت تک پہلے ہی روپیہ دے دیا کرتے تھے۔ پوچھا گیا کیا ان کی کھیتی تھی؟ فرمایا اس بارے میں ہم پوچھا نہیں کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے ہم عہد رسالت میں، عہد صدیقی میں اور عہد فاروقی میں گیہوں، جَو، روغن زیتون اور کھجور اور جو چیز ان کے پاس دیکھتے تھے اس کے لیے پہلے روپیہ دے دیا کرتے تھے۔

(۲۲۸۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی چیز میں بیع سلم کا معاملہ کیا تو وہ اسے اس کے غیر کی طرف نہ پھیرے۔

(۲۲۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی سے بیع سلم کا معاملہ کیا تو وہ اس کے مالک پر کسی چیز کی شرط نہ لگائے بجز اس کے ادا کرنے کے۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ جس نے کسی چیز میں بیع سلم کا معاملہ کیا تو اس سے وہی مال لے جس پر قرض دیا ہے یا اپنا راس المال لے لے۔

فقہ الحدیث: اس میں پہلا لفظ رہن و ضمانت کے امتناع پر اور دوسرا لفظ بعض میں بیع کی واپسی کی ممانعت پر دلالت کرتا ہے۔

١١ ـ كتاب القرض

١ ـ باب فَضِيلَته

١/٢٢٩٠ ـ عن ابن مسعود: أن النبي ﷺ قال: «ما مِن مُسْلم يُقرِضُ مُسْلماً قَرْضاً مرَّتين إلا كان كصَدَقَتِها مرة». رواه ابن ماجه.

٢ ـ بابُ استقراضِ الحيوانِ والقضاءِ منَ الجِنْسِ فيهِ وفي غيرِهِ

١/٢٢٩١ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: اسْتَقْرَضَ رسُولُ اللّهِ ﷺ سِنًّا فأعْطَى سِنًّا خيْراً مِنْ سِنِّهِ، وقالَ خِيَارُكُم أَحَاسِنُكُم قَضاءً. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمذيُّ وَصَحَّحَهُ.

٢/٢٢٩٢ ـ وعَنْ أبي رَافِعٍ قالَ: اسْتَلَفَ النبيُّ ﷺ بَكْراً فَجاءَتْهُ إبِلُ الصَّدَقَةِ فأمَرَنِي أنْ أقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ، فقُلْت إنِّي لَمْ أجِدْ في الإِبِلِ إلاَّ جَمَلاً خِيَاراً رَبَاعِيًا، فقالَ أعْطِهِ إيَّاهُ فإنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أحْسَنَهُمْ قَضَاءً. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخاريَّ.

٣/٢٢٩٣ ـ وعَنْ أبي سَعِيد قالِ: جَاءَ أعْرابيٌّ إلى النبيِّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ دَيْناً كانَ عَلَيْهِ فأرْسَلَ إلَى خَولَةَ بنْتِ قَيْسٍ فقالَ لَها إنْ كانَ عِنْدَكِ تمْرٌ فأقْرِضِينا حتى يأتِينا تَمْرٌ فَنَقْضِيَكِ. مُخْتَصَر لابْنِ ماجَه.

٣ ـ بابُ جَوَازِ الزِّيَادَةِ عندَ الوَفَاءِ والنَّهي عَنها قَبْلَهُ

١/٢٢٩٤ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: كانَ لِرَجُلٍ على النبيِّ ﷺ سِنٌّ مِنَ الإِبِلِ فَجَاءَ يَتَقَاضَاهُ فقالَ أعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا إلاَّ سناً فَوقَها فقالَ: أعْطُوهُ، فقالَ: أوفَيْتَنِي أوفَاكَ اللّهُ فقالَ النبيُّ ﷺ: إنَّ خَيْرَكُمْ أحْسَنُكُمْ قَضاءً.

٢/٢٢٩٥ ـ وعَنْ جَابرٍ قالَ: أتَيْت النَّبيَّ ﷺ وكانَ لي عَليهِ دَيْنٌ فَقَضانِي وَزَادَنِي. متَّفقٌ علَيْهِما.

٣/٢٢٩٦ ـ وعَنْ أنسٍ: وَسُئِلَ الرَّجُلُ مِنَّا يُقْرِضُ أخَاهُ المالَ فَيُهدِي إليهِ، فقالَ

کتاب القرض (قرض کی کتاب)

قرض دینے کی فضیلت

(۲۲۹۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان کسی مسلمان کو دو بار قرض دے تو وہ قرض بمنزلہ صدقے کے ہے۔

جانور قرض لینا اور اسی کی جنس اور غیر جنس سے ادا کرنا

(۲۲۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (خاص) عمر کا جانور قرض لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بہتر عمر کا جانور ادا کر دیا اور فرمایا تم میں بہتر وہ ہے جو بہترین طریقے سے قرض ادا کرتا ہے۔

(۲۲۹۲) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرض ادا کرنے کا حکم کیا۔ میں نے کہا میں اونٹوں میں اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ (جو چھ سال کا ہو کر ساتویں میں لگنے والا ہے) پاتا ہوں۔ فرمایا وہی دے دو کیونکہ تم میں بہتر وہی ہے جو اچھی طرح سے قرض ادا کرتا ہے۔

(۲۲۹۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کرنے لگا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خولہ بنت قیس کے پاس آدمی بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کھجوریں ہوں تو ہمیں قرض دے دو جب ہمارے پاس کھجوریں آ جائیں گی تو ہم ادا کر دیں گے۔

قرض ادا کرتے وقت کچھ زیادہ دینا جائز ہے لیکن شرط زیادتی منع ہے

(۲۲۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک آدمی کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے ایک (خاص) عمر کا اونٹ تھا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقاضا کرنے کے لیے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے فلاں عمر کا اونٹ دے دو مگر اونٹوں میں اس عمر کا اونٹ نہ مل سکا۔ ہاں اونچی عمر والا تھا۔ فرمایا وہی دے دو۔ اس نے کہا (اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ نے پورا دیا اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا دے۔ فرمایا تم میں بہتر وہی ہے جو اچھی طرح سے قرض ادا کرے۔

(۲۲۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا قرض تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کے ساتھ ساتھ کچھ زیادہ بھی دیا۔

(۲۲۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ہم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو مال قرض دیتا ہے پھر اس (قرض دینے والے) کو ہدیہ بھیجا جاتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا

قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ إذا أقرَضَ أحَدُكُمْ قَرْضاً فأهدَى إليهِ أو حَمَلَهُ على الدَّابَّةِ فلا يَرْكَبْها ولا يَقبلْهُ إلاَّ أنْ يكُونَ جَرَىٰ بَينهُ وبَينهُ قَبْلَ ذٰلِكَ. رواهُ ابنُ ماجَه.

٤/٢٢٩٧ ـ وعَنْ أنَسٍ عَنْ النبي ﷺ قالَ: إذَا أقْرَضَ فلا يأخذْ هَدِيَّةً. رَواهُ البُخارِيُّ في تاريخِهِ.

٥/٢٢٩٨ ـ وعَنْ أبي بُرْدَةَ بْنِ أبي مُوسىٰ قالَ: قَدِمْت المَدِينَةَ فَلَقيت عبْدَ اللّٰهِ بْن سلامٍ فقالَ لي إنَّك بأرْضٍ فِيها الرِّبا فاشٍ فإذَا كانَ لَكَ على رَجُلٍ حقٌّ فأهدَىٰ إلَيكَ حِمْلَ تِبْنٍ أو حِمْلَ شَعِيرٍ أو حِمل قَتٍّ فلا تأخُذهُ فإنَّهُ رِباً. رَواهُ البُخاريُّ في صَحيحِهِ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی قرض دے پھر اسے قرض دار ہدیہ بھیجے یا اپنی سواری پر سوار کرے تو نہ ہدیہ قبول کرے اور نہ سوار ہو۔ ہاں اگر آپس میں یہ پہلے ہی حسنِ سلوک چلا آ رہا ہے تو خیر۔

(۲۲۹۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی قرض دے تو ہدیہ نہ لے۔

(۲۲۹۸) حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں مدینہ میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا۔ انہوں نے فرمایا تم ایسے علاقے میں ہو جہاں کھلم کھلا سود (لیا جاتا) ہے۔ جب تمہارا کسی پر حق ہو اور وہ تمہیں گھاس کا یا جَو کا یا لکڑیوں کا بوجھ ہدیہ میں دے تو اسے نہ لینا کیونکہ وہ سود ہے۔

١٢ ـ كتاب الرهن

١/٢٢٩٩ ـ عن أنس قال: «رَهَنَ رسول الله ﷺ دِرْعاً عند يهودي بالمدينة وأخذ منه شَعِيراً لأهله». رواه أحمد والبخاري والنسائي وابن ماجه.

٢/٢٣٠٠ ـ عَنْ عائِشَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ اشتَرى طَعَاماً مِنْ يَهُوديٍّ إلَى أجَلٍ ورَهَنَهُ دِرعاً مِنْ حَديدٍ. وفي لفظٍ: تُوُفِّيَ ودِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِندَ يَهُودِيٍّ بثَلاثِينَ صاعاً مِنْ شَعِيرٍ. أَخْرَجَاهُما، ولأحمَدَ والنَّسائيِّ وابنِ ماجَه مثلُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عبَّاسٍ، وَفيهِ مِنَ الفِقهِ جَوَازُ الرَّهنِ في الحَضرِ ومُعَامَلةِ أهلِ الذِّمَّةِ.

٣/٢٣٠١ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ أنَّهُ كانَ يقُولُ: الظَّهرُ يُرْكَبُ بنَفَقَتِهِ إذَا كانَ مَرْهُوناً، ولَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بنَفَقَتِهِ إذَا كانَ مَرْهُوناً، وعلى الذي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفقَةُ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاّ مُسلِماً والنَّسائيَّ، وفي لفْظٍ: إذَا كانَتِ الدَّابَّةُ مَرْهُونَةً، فَعلى المُرْتَهِنِ علفُها، ولَبَنُ الدَّرِّ يشْرَبُ وعلى الذِي يشْرَبُ نَفقَتُهُ. رواهُ أحمدُ.

٤/٢٣٠٢ ـ وعَنْ أبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: لا يُغْلَقُ الرَّهنُ مِنْ صَاحِبِهِ الذِي رَهَنَهُ، لهُ غُنْمُهُ وعَليهِ غُرْمُهُ. رَواه الشَّافِعيُّ والدَّارقطْنيُّ وقالَ هٰذَا إسْنادٌ حَسَنٌ متَّصِلٌ.

رہن (گروی کے احکام)

(۲۲۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھی اور اس سے گھر والوں کے لیے جو لیے۔

(۲۳۰۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مقررہ مدت پر غلہ لیا اور اس کے پاس لوہے کی زرہ گروی رکھی۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو یہودی کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ تیس صاع جو کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی۔ احمد، نسائی اور ابن ماجہ کی ابن عباس والی حدیث بھی اسی کے ہم مثل ہے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے یہ سمجھا گیا ہے کہ حضر میں رہن درست ہے اور ذمیوں سے بھی رہن کا معاملہ درست ہے۔

(۲۳۰۱) حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ گروی شدہ سواری سے اس کے خرچہ کے بدلے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح خرچہ کے عوض دودھ کے جانور کا دودھ پیا جا سکتا ہے۔ سوار ہونے والے اور دودھ پینے والے پر اس کا خرچہ ہے اور ایک لفظ میں ہے گروی جانور کا چارا رہن رکھنے والے پر ہے اور دودھ کے جانور کا دودھ پیا جائے اور دودھ پینے والے پر اس کا خرچہ ہے۔

(۲۳۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گروی رکھی ہوئی چیز مالک سے جس نے اسے گروی رکھا ہے نہ روکی جائے (کیونکہ رہن سے وہ چیز مالک کی ملکیت سے نہیں نکلتی) اس کا فائدہ اور زیادتی اس کے لیے ہے اور اسی پر اس کا تاوان ہے۔

فقہ الحدیث: گروی چیز کا کرایہ یا اس پر سواری یا اس کے بچے وغیرہ راہن ہی کا حق ہے اور اگر مرتہن کے پاس وہ چیز ہلاک ہوگئی تو نقصان مرتہن کا نہ ہوگا بلکہ راہن کا ہوگا اسی طرح قرضہ وغیرہ راہن ہی کے ذمہ ہے (مترجم)۔

١٣ ـ كتاب الحوالة والضمان

١ ـ باب وجوب قَبُولِ الحوالة على المَلِيءِ

١/٢٣٠٣ ـ عن أبي هريرة قال: «مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ، وإذا أُتْبِع أحدكم على مليءٍ فليتبع». رواه الجماعة. وفي لفظ لأحمد: «ومَنْ أُحِيلَ على مَلِيءٍ فليَحْتَلْ».

٢/٢٣٠٤ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: مَطْل الْغنيِّ ظُلْمٌ، وإِذَا أُحِلْتَ على مَلِيءٍ فاتْبعْهُ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٢ ـ بابُ ضَمانِ دَيْنِ المَيِّتِ المفلِس

١/٢٣٠٥ ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ قالَ: كُنَّا عندَ النبيِّ ﷺ فأتِيَ بجَنازَةٍ، فقالُوا يا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ علَيْها، قالَ هَلْ تَرَكَ شَيئاً؟ قالُوا لا، قالَ هل عَليهِ دَيْن؟ قالُوا ثلاثَةُ دَنانِيرَ، قالَ صَلُّوا على صَاحِبِكُمْ فقالَ أبو قَتَادَةَ صَلِّ عَليهِ يا رسُولَ اللَّهِ وعَلَي دينُهُ فصلَّى عَليهِ، رَواهُ أحمَدُ والبُخارِيُّ والنَّسَائيُّ. ورَوَىٰ الخَمْسَةُ إلاَّ أبَا دَاوُدَ هٰذِهِ القِصَّةَ مِنْ حَديثِ أبي قَتَادَةَ وصَحَّحَهُ التِرمِذِيُّ وقالَ فِيهِ النَّسائيُّ وابْنُ ماجَه: فقالَ أبُو قتَادَةَ أنا أتَكَفَّلُ بهِ. وهٰذا صَرِيحٌ في الإِنشاءِ لا يَحْتَمِلُ الإِخْبَارَ بما مَضَى.

٢/٢٣٠٦ ـ وَعَنْ جابِرٍ قالَ كانَ النبيُّ ﷺ لا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ ماتَ عَلَيهِ دَيْنٌ فَأتِيَ بمَيِّتٍ، فَسَأَلَ عَلَيهِ دينٌ؟ قالُوا نَعَمْ دِينارَانِ، قالَ صَلُّوا على صَاحِبِكُمْ، فقالَ أبُو قَتادَةَ هُما عَلَيَّ يا رَسُولَ اللَّهِ فصلَّى عَليهِ، فلمَّا فَتَحَ اللَّهُ على رسُولِهِ ﷺ قالَ: أنا أولَىٰ بِكُلِّ مُؤمنٍ مِنْ نَفسِهِ، فمَنْ تَرَكَ دَيْناً فَعَلَيَّ، ومَنْ تَرَكَ مالاً فَلِوَرَثَتِهِ. رَواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ والنَّسائيُّ.

٣ ـ بابٌ في أنَّ المضمُونَ عنهُ إنَّما يَبْرَأُ بِأَدَاءِ الضَّامِنِ لا بِمُجَرَّدِ ضِمانِهِ

١/٢٣٠٧ ـ عَنْ جابرٍ قالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ فَغَسَّلْناهُ وَحَنَّطْناهُ وكَفَّنَّاهُ، ثمَّ أتَيْنا بِهِ

حوالہ اور ضمانت کے مسائل

جب مقروض اپنا قرض کسی مالدار کے ذمے کر دے تو قرض خواہ کو اسے قبول کرنا واجب ہے

(۲۳۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مالدار کا تاخیر سے (قرض) ادا کرنا ظلم ہے۔ جب کوئی اپنا قرض کسی مالدار کے حوالہ کر دے تو قرض خواہ اس کو قبول کر لے (اور اس مالدار سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرے)۔ احمد کے الفاظ یہ ہیں کہ جس کے قرض کی ادائیگی کسی مالدار کے حوالہ کر دی جائے وہ (قرض خواہ) اس کو قبول کر لے۔

(۲۳۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مالدار کا قرض کی ادائیگی میں دیر کرنا ظلم ہے اگر تمہارا قرض کسی مالدار کے حوالے کر دیا جائے تو اسی سے (قرض کی ادائیگی کا) مطالبہ کرو۔

مفلس میت کے قرض کی ضمانت

(۲۳۰۵) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اس پر نمازِ جنازہ پڑھیے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا اس نے کچھ چھوڑا بھی ہے۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا اس پر کسی کا قرض ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی (ہاں) تین دینار ہیں فرمایا اچھا تو پھر تم ہی نماز پڑھو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اس کی نماز پڑھیے اس کا قرضہ میرے ذمہ ہے پس آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور احمد میں یہ قصہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ نسائی اور ابن ماجہ نے اس میں کہا ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

فقہ الحدیث: اس سے صریح ثابت ہوتا ہے کہ جملہ انشائیہ اخبارِ ماضیہ کا محتمل نہیں۔

(۲۳۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ مقروض پر نماز جنازہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ ایک بار آپ ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی جی ہاں دو دینار ہیں۔ فرمایا تم ہی اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! دونوں دینار میرے ذمہ ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی۔ اس کے بعد جب اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر فتوحات کا سلسلہ شروع فرما دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں ہر مومن کا اس کے نفس سے زیادہ قریب ہوں۔ جب کوئی قرضہ چھوڑ جائے تو وہ مجھ پر ہے اور جب کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

ذمہ میں لی ہوئی چیز ضامن کے ادا کرنے سے ساقط ہوگی محض ضمانت سے نہیں

(۲۳۰۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک شخص فوت ہو گیا۔ ہم نے اسے غسل دے کر اور خوشبو لگا کر کفنا دیا پھر اس کو

النبيُّ ﷺ فقُلْنا: تُصلِّي عَليهِ، فَخَطَا خطْوَةً، ثم قالَ أَعَليهِ دَيْنٌ؟ قُلْنا دِينارَانِ فانْصَرَفَ فَتَحَمَّلَهُما أبُو قَتادةَ فأتَيْناهُ فقالَ أبُو قَتَادَةَ: الدِّينارَانِ عَليَّ، فقالَ النبيُّ ﷺ: قَدْ أوفَى اللّٰهُ حَقَّ الْغَرِيمِ وبَرِئَ منْهُ المَيِّتُ، قالَ: نَعَمْ فصلى عَليهِ ثمَّ قالَ بَعدَ ذٰلِكَ بيَوم: ما فَعَلَ الدِّينارَانِ؟ قال: إنَّما ماتَ أمْسِ، قالَ فعَادَ إليهِ مِنَ الْغَدِ، فقالَ: قَدْ قَضَيْتُهُما، فقالَ النبيُّ ﷺ: الآنَ بَرَدَتْ عَليهِ جِلْدُهُ. رَواهُ أحمدُ وإنَّما أرَادَ بقَولِهِ والمَيِّت منْهُما بَرِيءٌ دُخُولُهُ في الضَّمانِ مُتبَرِّعاً لا يَنْوِي بِهِ رُجُوعاً بِحَالٍ.

٤ ـ بابُ في أنَّ ضمانَ دَرَكِ المبيعِ عَلَى البائعِ إذَا خَرَجَ مُسْتَحِقاً

١/٢٣٠٨ ـ عَنِ الحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مالِه عِنْدَ رجُلٍ فَهوَ أَحَقُّ بهِ وَيَتْبَع الْبَيعُ مَنْ بَاعهُ. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُد والنَّسائيُّ، وفي لَفْظٍ: إذَا سُرِقَ مِنَ الرَّجُلِ مَتَاعٌ أو ضَاعَ منْهُ فوَجَدَهُ بيَدِ رجُلٍ بعَيْنِهِ فَهوَ أَحَقُّ بهِ ويَرْجِعُ المُشْتَرِي على الْبَائعِ بالثَّمَنِ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه.

رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور عرض کی اس پر نماز پڑھیے؟ آپ ﷺ نے ایک قدم چل کر پوچھا کیا اس پر قرض ہے؟ ہم نے کہا ہاں دو دینار ہیں۔ آپ ﷺ واپس ہوگئے۔ پھر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے وہ اپنے ذمے لے لیے۔ پھر ہم آپ ﷺ کے پاس آئے اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ دونوں دینار میرے ذمے ہیں۔ فرمایا کیا اللہ نے قرض خواہ کا حق پورا کردیا ہے اور میت اس سے بری ہوگئی ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی پھر اس کے ایک دن بعد پوچھا۔ دیناروں کا کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کی کل ہی تو فوت ہوئے ہیں۔ پھر تیسرے دن پوچھا۔ انہوں نے عرض کی وہ ادا کردیے ہیں۔ فرمایا اب اس پر اس کی جلد ٹھنڈی ہوئی ہے۔

فقہ الحدیث: آپ ﷺ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے جو یہ پوچھا کیا میت ان سے بری ہوگئی؟ اس سے مقصد یہ تھا کہ حسنِ سلوک کے طور پر انہوں نے ضمانت دی تھی اس کے بعد وہ کسی حالت میں نیت نہیں بدل سکتے۔

کوئی اپنی چیز کسی کے پاس پالے تو اس کی ضمانت بائع پر ہے جب وہ مستحق نکلے

(۲۳۰۸) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی اپنا مال بعینہ کسی کے پاس لے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور خریدار بائع (بیچنے والے) کے پیچھے لگے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں جب کسی کی کوئی چیز چوری ہوجائے یا ضائع ہوجائے پھر وہ اسے بعینہ کسی کے پاس دیکھ لے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور خریدار بائع سے قیمت وصول کرے۔

١٤ ـ كتاب التفليس

١ ـ باب ملازمة المَلِيء وإطلاق المُعْسِر

٢٣٠٩/١ ـ عن عمر بن الشريد عن أبيه عن النبي ﷺ قال: «لَيُّ الواجِدِ ظُلْمٌ يُحِلُّ عِرْضَهُ وعُقُوبَتُهُ». رواه الخمسة إلا الترمذي. قال أحمد: قال وكيع: عِرْضُه شكايتُه وعقوبتُه حَبْسُه.

٢٣١٠/٢ ـ وعَنْ أَبي سَعِيدٍ قالَ: أصِيبَ رجُلٌ على عَهدِ رسُولِ اللّهِ ﷺ في ثِمارٍ ابْتاعها فكَثُرَ دينُهُ، فقالَ تصدَّقُوا عَليهِ، فتَصَدَّق الناسُ عَليهِ، فلَمْ يَبلُغْ ذٰلِكَ وَفاءَ دينِهِ، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ: لِغرمائهِ خُذُوا ما وَجدْتُمْ ولَيْسَ لكُمْ إلا ذٰلِكَ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخاريَّ.

٢ ـ بابُ مَنْ وَجَدَ سِلْعَةً باعَها مِنْ رَجُلٍ عندَهُ وَقَدْ أَفْلَسَ

٢٣١١/١ ـ عَنْ الحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ وَجَدَ متَاعهُ عنْدَ مُفْلِسٍ بعيْنِهِ فَهوَ أَحَقُّ بِهِ. رواهُ أحمَدُ.

٢٣١٢/٢ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ أَدْرَكَ مالهُ بعَيْنِهِ عِندَ رجُل أَفْلَسَ أو إنسان قدْ أَفْلَسَ فَهوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غيْرِهِ. رَواهُ الجَماعةُ، وفي لفْظٍ قالَ في الرَّجُلِ الَّذي يُعْدِمُ: إذَا وَجدَ عنْدَهُ المتَاعَ ولَمْ يُفرِّقْهُ انَّهُ لِصَاحِبِهِ الذي باعَهُ. رَواهُ مُسلمٌ والنَّسائيُّ وفي لفظٍ: أيُّما رجُلٍ أفلَسَ فَوَجَدَ رجلٌ عنْدَهُ مالهُ ولَمْ يكُنِ اقْتضىٰ مِنْ مالِهِ شَيئاً فهوَ لهُ. رَواهُ أحمدُ.

٢٣١٣/٣ ـ وعَنْ أبي بكْرِ بْنِ عبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَام أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: أيُّما رجُلٍ باعَ مَتاعاً فأفْلَسَ الذِي ابْتَاعَهُ ولَمْ يقْبِضْ الذي باعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيئاً فوَجَدَ مَتَاعَهُ بعَيْنِهِ فهوَ أحق بهِ، وإنْ ماتَ المُشْتَري فَصَاحِبُ المتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَماءِ. رَواهُ مالِكٌ في «الموطَّإ» وأبُو دَاوُدَ وهوَ مُرْسَلٌ، وقدْ أَسْنَدَهُ أبو داوُدَ مِنْ وجْهٍ ضَعيفٍ.

دیوالیہ کے احکام

مالدار کو چمٹ جانا اور غریب کو چھوڑ دینا

(۲۳۰۹) حضرت عمرو بن شرید نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا مالدار کا ٹال مٹول سے کام لینا ایسا ظلم ہے جو اس کو بے عزتی اور سزا کا موجب بنا دیتا ہے۔ امام احمد نے فرمایا حضرت وکیع کا قول ہے کہ اس کی آبرو کی حلت (بے عزتی) سے مراد اس کی شکایت کرنا ہے اور سزا کی حلت سے مراد قید ہے۔

(۲۳۱۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک آدمی کو خریدے ہوئے پھلوں میں کسی آفت کی وجہ سے نقصان ہوگیا اور اس پر بہت قرضہ ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے خیرات دو۔ لوگوں نے اسے خیرات دی لیکن خیرات سے بھی قرض پورا نہ ہوسکا۔ پھر آپ ﷺ نے قرض خواہوں سے فرمایا جو کچھ تمہیں ملے لے لو۔ بس اتنا ہی ملے گا۔

جب کوئی اپنا بیچا ہوا مال دیوالیہ شخص کے پاس پائے

(۲۳۱۱) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی اپنا بعینہٖ سامان دیوالیہ شخص کے پاس پالے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۳۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنا بعینہٖ سامان دیوالیہ شخص کے پاس پایا، وہ اس کا غیروں سے زیادہ حق دار ہے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ آپ ﷺ نے دیوالیہ شخص کے بارے میں فرمایا، جب اس کے پاس کسی کا سامان پایا جائے اور اس نے اس کو الگ نہ کیا ہو تو وہ سامان اس کے مالک کے لیے ہے جس نے اسے بیچا تھا۔ احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص مفلس (دیوالیہ) ہوجائے اور کوئی اس کے پاس اپنا مال پائے اور دیوالیہ شخص نے اس کے مال میں سے کچھ ادا نہ کیا ہو تو وہ مال اسی کا ہے۔

(۲۳۱۳) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کوئی سامان بیچا پھر خریدار مفلس (دیوالیہ) ہوگیا ہو اور بائع نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا، پھر بائع نے بعینہٖ اپنا سامان مفلس کے پاس پایا تو بائع اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر خریدار مرجائے تو سامان کا مالک قرض خواہوں کے ساتھ شریک ہے۔

٣ ـ بابُ الحَجْرِ عَلَى المدينِ وبَيْعِ مالِهِ فِي قَضاءِ دَيْنِهِ

١/٢٣١٤ ـ عَنْ كَعْبِ بْنِ مالِكٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ حَجَرَ على مُعَاذٍ مالَهُ وَباعَهُ في دَيْنٍ كانَ عَليهِ. رَواهُ الدَّارقُطْنيُّ.

٢/٢٣١٥ ـ وعَنْ عَبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ كَعْبٍ قالَ: كانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًا سَخِيًّا وكانَ لا يُمْسِك شَيئاً فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حتى أُغْرِقَ مالَهُ كُلُّهُ في الدَّيْنِ، فأتى النبيَّ ﷺ فَكَلَّمَهُ لِيُكَلِّمَ غُرَماءَهُ فلَو تَرَكُوا لأحَدٍ لَتَرَكُوا لمُعَاذٍ لأجْلِ رسُولِ اللَّهِ ﷺ فَباعَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ لهم مالهُ حتى قامَ مُعاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ. رَواهُ سَعِيدٌ في سُنَنِهِ هٰكَذَا مُرْسلاً.

٤ ـ بابُ الحَجْرِ عَلَى المبذِّرِ

١/٢٣١٦ ـ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قالَ: ابْتَاعَ عبْدُ اللَّه بْنُ جعفَرٍ بَيْعاً فقالَ عليٌّ رَضِيَ اللَّهُ عنهُ لآتِيَنَّ عُثْمانَ فلأحجُرَنَّ علَيْكَ. فأعْلَمَ ذٰلِكَ ابْنُ جَعْفَرٍ الزُّبَيْرَ فقالَ أنا شَرِيكُكَ في بَيْعَتِكَ فأَتَى عُثْمانَ رَضيَ اللَّهُ عنهُما قالَ: تعالَ احْجُرْ على هٰذا، فقالَ الزُّبَيْرِ أنا شَرِيكُهُ فقال عُثْمانُ أحْجُرُ على رجُلٍ شَرِيكُهُ الزُّبَيْرُ. رَواهُ الشَّافِعيُّ في مُسْنَدِهِ.

٥ ـ بابُ علاماتِ البلُوغِ

١/٢٣١٧ ـ عَنْ عَليِّ بْنِ أبي طالِبٍ رضِيَ اللَّهُ عنهُ قالَ: حَفِظْت عَنْ رسُولِ اللَّهِ ﷺ لا يُتْم بَعْدَ احتِلامٍ ولا صَماتَ يَومٍ إلى اللَّيْلِ. رَواهُ أبُو دَاودَ.

٢/٢٣١٨ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: عُرِضْت على النبيِّ ﷺ يَومَ أُحدٍ وأَنا ابْنُ أرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي، وعُرِضْت عَليهِ يَومَ الخَنْدَقِ وَأنا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فأجازَنِي. رَواهُ الجَماعَةُ.

٣/٢٣١٩ ـ وعَنْ عطيَّةَ قالَ: عُرِضْنا على النَّبيِّ ﷺ يومَ قُرَيْظَةَ فكانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خَلَّى سَبِيلَهُ وكُنْت مِمَّنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخَلَّى سَبِيلي. رواهُ الخَمْسَةُ وصحَّحهُ التِّرمذِيُّ. وفي لفْظٍ: فَمَنْ كانَ مُحْتَلماً أو أَنْبَتَ عانَتَهُ قُتِلَ ومَنْ لا تُرِكَ. رَواهُ أَحْمَدُ والنّسائيُّ.

٤/٢٣٢٠ ـ وعَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: اقْتُلُوا شُيُوخَ المشرِكِينَ واسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ. والشَّرْخُ الغِلْمانُ الَّذِينَ لَمْ يُنْبِتُوا. رَواهُ التِّرمِذيُّ وصحَّحَهُ.

٦ ـ بابُ ما يَحِلُّ لوليِّ اليتيمِ مِنْ مالِهِ بِشَرْطِ العملِ والحاجَةِ

١/٢٣٢١ ـ عَنْ عَائِشةَ رَضيَ اللَّهُ عنها في قولِهِ تَعالَى: ﴿وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ

مقروض کو تصرفات سے روک دینا اور قرض ادا کرنے کے لیے اس کا مال فروخت کرنا

(۲۳۱۴) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ پر ان کا مال بند کر دیا اور اسے اس قرض میں فروخت کر دیا جو ان پر تھا۔

(۲۳۱۵) حضرت عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نوجوان اور فیاض آدمی تھے۔ کوئی چیز روک کر نہیں رکھتے تھے۔ برابر قرض لیتے رہے یہاں تک کہ سارا مال قرض میں ڈوب گیا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر بات چیت کی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قرض خواہوں سے بات چیت کریں۔ اگر لوگ کسی کو قرض معاف کر سکتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے معاف کر سکتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں کے لیے ان کا مال فروخت کرا دیا یہاں تک کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ بھی نہ رہا۔

فضول خرچ پر پابندی

(۲۳۱۶) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز خریدی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر تم پر پابندی لگوا کر رہوں گا۔ حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہ نے اس بات کی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو خبر کر دی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے معاملہ میں میں شریک ہوں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ ابن جعفر پر پابندی لگائیے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ان کا شریک ہوں۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں اس پر پابندی لگا سکتا ہوں جس کے شریک حضرت زبیر ہوں۔

بلوغت کی نشانیاں

(۲۳۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات یاد رکھی ہے کہ بلوغت کے بعد یتیمی نہیں اور دن کی خاموشی رات تک (جائز) نہیں۔

(۲۳۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا۔ میں احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چودہ سال کی عمر میں پیش ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (جنگ کی) اجازت نہیں دی۔ پھر خندق کے دن پندرہ سال کی عمر میں پیش ہوا تو لڑائی میں شرکت کی اجازت دے دی۔

(۲۳۱۹) حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریظہ کے دن پیش کیا گیا۔ جس کے (زیر ناف) بال اُگ آئے تھے، اسے تو قتل کر دیا گیا اور جس کے بال نہیں اُگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا۔ میں ان میں تھا جن کے بال نہیں اُگے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی چھوڑ دیا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: پھر جو بالغ یا اس کے زیر ناف بال اُگ آئے تھے، اسے قتل کر دیا جاتا اور نہ چھوڑ دیا جاتا تھا۔

(۲۳۲۰) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھے مشرکوں کو قتل کر ڈالو اور بچوں کو رہنے دو۔ شرخ ان بچوں کو کہتے ہیں جن کے بال نہ اُگے ہوں۔

یتیم کے سرپرست کو بقدر ضرورت و محنت یتیم کا مال حلال ہے

(۲۳۲۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ

﴿وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ٦] . أنَّها نَزَلَتْ في وَلِيِّ اليَتِيمِ إذَا كانَ فقِيراً أنَّهُ يأكُل مِنهُ مَكانَ قِيَامِهِ عَليهِ بالمَعْروفِ، وفي لفظٍ: أُنزِلَتْ في والي اليَتِيمِ الذي يقُومُ عَليهِ ويُصْلِحُ مالهُ إنْ كانَ فَقِيراً أكلَ مِنهُ بالمَعْرُوف. أخْرَجاهُما.

٢/٢٣٢٢ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلاً أتَى النبيَّ ﷺ فقالَ إنِّي فقِيرٌ لَيْسَ لي شَيْءٌ وَلِي يَتيمٌ فقالَ كُلْ مِنْ مالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ ولا مُبادِرٍ وَلا مُتأثِّلٍ. رواهُ الخمْسةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ، وللأثرمِ في «سُننِهِ» عَنِ ابنِ عُمَرَ أنَّهُ كانَ يُزَكّي مالَ اليَتيمِ وَيَسْتَقْرِضُ مِنهُ ويَدْفَعُهُ مُضارَبَةً.

٧ ـ بابُ مُخَالَطَةِ الوليِّ اليتيمِ في الطَّعَامِ والشَّرَابِ

١/٢٣٢٣ ـ عَنِ ابنِ عبَّاسٍ قالَ لمَّا نَزلَتْ: ﴿وَلا تَقْرَبُوا مالَ اليَتِيمِ إلاَّ بالتي هِيَ أَحْسَنُ﴾ عَزَلُوا أمْوَالَ اليَتَامىٰ حتى جَعَلَ الطَّعامُ يَفْسُدُ، واللَّحْمُ يَنْتُنُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ للنبيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ: ﴿وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ [البقرة: ٢٢٠]. قالَ فخَالِطُوهُمْ. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائِيُّ وأبُو داوُد.

وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) جو مالدار ہو اس کو یتیم کے مال سے بچنا چاہیے اور فقیر دستور کے مطابق کھا سکتا ہے) میں مروی ہے کہ یہ آیت یتیم کے ولی کے بارے میں اتری ہے جو اس کے مال کا انتظام کرتا ہے اور اس کی اصلاح کرتا ہے کہ اگر فقیر ہے تو دستور کے مطابق کھالے۔ اور ایک روایت کے لفظ یہ ہیں۔ یہ (آیت) یتیم کے اس سرپرست کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو اس کا نگران اور اس کے مال کا محافظ ہے۔ اگر وہ (ولی یتیم) فقیر ہے تو دستور کے مطابق اس سے کھالے۔

(۲۳۲۲) حضرت عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا میں غریب ہوں، میرے پاس کچھ نہیں اور میری سرپرستی میں ایک یتیم ہے۔ فرمایا جو یتیم تمہارے پاس ہے اس کے مال سے کھا سکتے ہو بشرطیکہ فضول خرچی نہ کرو، جلدی جلدی مال نہ اڑاؤ اور جمع نہ کرو۔

سنن اثرم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ یتیم کے مال سے زکوۃ دیا کرتے تھے اور اس سے قرض لیا کرتے تھے اور مضاربت پر دے دیا کرتے تھے۔

یتیم کے کھانے پینے کی چیزوں میں ولی کی شرکت

(۲۳۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جب آیت ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن یعنی یتیم کے مال کے قریب مت جاؤ مگر اس طریقے سے جو زیادہ احسن ہو۔ اتری تو لوگوں نے یتیموں کا مال الگ کر دیا یہاں تک کہ ان کا کھانا سڑنے لگا اور گوشت بسنے لگا۔ اس کا ذکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کیا گیا تو آیت اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اُتری فرمایا ان کے ساتھ شرکت بحال رکھو۔

١٥ ـ كتاب الصلح وأحكام الجوَار

١ ـ باب جواز الصلح عن المعلوم والمجهول والتحليل منهما

١/٢٣٢٤ ـ عن أم سلمة قالت: «جاء رجلان يختصمان إلى رسول الله ﷺ في مواريث بينهما قد درست ليس بينهما بيِّنة، فقال رسول الله ﷺ: إنكم تختصمون إلى رسول الله وإنما أنا بشر، ولعل بعضكم ألحن بحجته من بعض، وإنما أقضي بينكم على نحو مما أسمع، فمن قضيت له من حق أخيه شيئاً فلا يأخذه فإنما أقطع له قطعة من النار يأتي بها أسطاماً في عنقه يوم القيامة. فبكى الرجلان وقال كل واحد منهما: حقي لأخي. فقال رسول الله ﷺ: أما إذا قلتما، فاذهبا فاقتسما ثم توخيا الحق ثم استهِما ثم ليُحْلِل كل واحد منكما صاحبه». رواه أحمد وأبو داود. وفي رواية لأبي داود: «إنما أقضي بينكم برأيي فيما لم ينزل عليَّ فيه».

٢/٢٣٢٥ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ عوفٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: الصُّلْحُ جائزٌ بيْنَ المُسْلِمينَ إلاَّ صُلْحاً حَرَّمَ حَلالاً أو أَحَلَّ حَرَاماً. رَواهُ أَبُو داوُدَ وابْنُ ماجَه والتِّرمذيُّ وَزَادَ: المُسْلِمُونَ على شُرُوطِهِم إلاَّ شَرْطاً حَرَّمَ حَلالاً أو أَحَلَّ حَرَاماً. قالَ التِّرمذيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صحيحٌ.

٣/٢٣٢٦ ـ وعَنْ جابرٍ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَومَ أُحُدٍ شَهِيداً وعليهِ دَيْنٌ فاشتَدَّ الْغُرَماءُ في حقُوقِهِمْ قالَ فأَتَيْت النبيَّ ﷺ فَسألهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَةَ حائِطِي ويُحَلِّلُوا أَبي فأَبَوا. فَلَمْ يُعْطِهِم النبيُّ ﷺ حائِطِي وقالَ سَنَغْدُو علَيكَ فغَدَا عَلَيْنا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ في النَّخلِ ودَعا في ثَمَرِها بالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتها فَقَضَّيْتُهُمْ وبَقِيَ لَنا مِنْ ثَمَرِها.

وفي لفْظٍ: أَنَّ أَبَاهُ توفي وَتَرَكَ عليهِ ثلاثِينَ وُسْقاً لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فاسْتَنْظَرَهُ جابِرٌ فَأَبى أَنْ يُنْظِرَهُ فكَلَّمَ جابِرٌ رسُولَ اللَّه ﷺ يَشْفَعُ لهُ إليهِ فَجَاءَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ وكَلَّمَ اليَهُودِيَّ ليَأْخُذَ ثَمَرَةَ نَخْلِهِ بالذِي لهُ فأَبى فَدَخَلَ النبيُّ ﷺ النَّخلَ فمَشى فِيها ثُمَّ قالَ

صلح اور پڑوس کے احکام

صلح معلوم و مجہول دونوں سے جائز اور ایسے ہی دونوں سے دست برداری

(۲۳۲۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا دو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے درمیان میراث جس کے آثار مٹ چکے تھے، کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے اور ان دونوں میں سے کسی کے پاس بھی ثبوت نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے جھگڑتے ہوئے آتے ہو۔ میں بھی انسان ہی ہوں۔ ممکن ہے تم میں سے بعض، بعض سے زیادہ بولنے والا ہوتا ہو اور اچھی طرح ثبوت پیش کرنے پر قادر ہو۔ دیکھو میں تو تمہارے بیانات سن کر اسی کے مطابق فیصلہ کر دوں گا، اس لیے اگر میں کسی کے لیے اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ میں اس کو آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں، جس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن اپنی گردن میں دوزخ بھڑکانے کا آلہ لٹکا کر آئے گا۔ یہ سن کر دونوں رو پڑے اور ہر ایک نے کہا میرا حق میرے بھائی کے لیے ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نے یہ بات کہہ دی تو خود جا کر بانٹ لو، حق کا قصد کرو اور قرعہ ڈال لو پھر ہر ایک اپنے ساتھی کو معاف کر دے۔ ابوداؤد کی روایت میں سوائے اس کے نہیں کہ جن باتوں میں مجھ پر وحی نہیں اُتری ان میں مَیں اپنی رائے سے تم میں فیصلہ کرتا ہوں۔

(۲۳۲۵) حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں صلح کرانا جائز ہے۔ سوائے اس صلح کے جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے۔ ترمذی نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں مگر وہ شرط جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دے۔

(۲۳۲۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد جنگ اُحد میں شہید ہو گئے۔ ان پر قرض تھا۔ قرض خواہوں نے اپنے حقوق کا سختی سے تقاضا کیا۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے ان سے میرے باغ کے پھل قبول کرنے کا اور باقی قرض میرے والد کو معاف کرنے کی سفارش کی مگر انہوں نے نہیں مانا۔ اس پر آپ ﷺ نے انہیں میرا باغ نہیں دیا اور فرمایا کل صبح صبح میں تمہارے پاس آؤں گا، چنانچہ آپ ﷺ صبح صبح میرے باغ میں تشریف لائے اور گھومے اور پھلوں میں برکت کی دعا کی پھر میں نے پھل توڑ لیے اور قرض خواہوں کا تمام قرض ادا کر دیا اور ہمارے واسطے پھل بچ بھی رہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد فوت ہو گئے اور ایک یہودی کے تیس وسق قرض چھوڑ گئے۔ اس سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مہلت مانگی مگر اس نے مہلت نہ دی۔ اس پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی کہ آپ اس سے ان کی سفارش کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس سلسلے میں یہودی سے بات چیت کی کہ اپنے قرض میں باغ کی تمام کھجوریں لے لے مگر اس نے انکار کر دیا۔ آخر کار نبی کریم ﷺ باغ میں تشریف لائے اور اس میں گھومے۔

لِجَابِرٍ جُدَّ لهُ فأوفِ لهُ الذِي لهُ. فَجَدَّهُ بَعْدَ ما رَجَعَ رسُولُ اللّهِ ﷺ فأوفاهُ ثلاثِينَ وسْقاً وفضَلَتْ سَبْعَةَ عَشَرَ وسْقاً. رَواهُما البُخاريُّ.

٤/٢٣٢٧ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّه ﷺ مَنْ كانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمةٌ لأخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أو شَيْءٍ فَلْيَتَحلَّل منَه اليومَ قبلَ أَنْ لا يكون دِينارٌ وَلا دِرْهمٌ، إنْ كانَ لهُ عَمَلٌ صالحٌ أُخِذَ مِنهُ بقَدْرِ مَظْلمَتِهِ، وإنْ لَمْ تَكُنْ لهُ حَسَناتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَليهِ. رَواهُ البُخاريُّ وكذَلِكَ أَحمَدُ والتِّرمِذِيُّ وصَحَّحَهُ وقالا فِيهِ: مَظْلمَةٌ مِنْ مالٍ أو عِرْضٍ.

٢ ـ بابُ الصُّلْحِ عَنْ دمِ العمْدِ بأكْثَرَ مِنَ الدِّيَة وأَقلَّ

١/٢٣٢٨ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ قَتَلَ مُتعَمِّداً دُفِعَ إلى أَوْلِيَاءِ المَقْتُولِ فإنْ شَاؤا قَتَلُوا، وإنْ شَاؤا أخذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثلاثُونَ حِقَّةً وثلاثُونَ جَذَعةً وأَرْبَعُونَ خَلِفَةً، وذلِكَ عَقْلُ العَمْدِ. وما صَالحُوا عَليهِ فَهوَ لَهُمْ وذلِكَ تَشدِيدُ العَقْلِ. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه والتِّرمذيُّ.

٣ ـ بابُ ما جَاءَ في وَضعِ الخَشَبِ في جدَارِ الجارِ وإنْ كَرِهَ

١/٢٣٢٩ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا يَمْنَع جارٌ جارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشبَهُ في جِدَارِهِ، ثمَّ يَقُولُ أَبو هُرَيْرَةَ مالِي أَرَاكُمْ عنها مُعْرِضِينَ، واللّهِ لأَرْمِيَنَّ بِها بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ النَّسائيُّ.

٢/٢٣٣٠ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهَ ﷺ لا ضَرَرَ ولا ضِرَارَ وللرَّجُلِ أنْ يَضَعَ خَشَبَهُ في حائِطِ جارِهِ، وَإذَا اخْتَلَفْتُمْ في الطَّرِيقِ فاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ.

٣/٢٣٣١ ـ وعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ سَلمَةَ بْنِ رَبِيعَةَ أنَّ أَخَوَيْنِ مِنْ بَنِي المغِيْرَةِ أَعْتَقَ أَحَدهما أنْ لا يغرزَ خَشَباً في جِدَارِهِ فَلَقيا مُجمِّعَ بْنَ يزِيدَ الأنْصارِيَّ ورِجالاً كَثِيراً فقالُوا نَشْهَدُ إنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: لا يَمْنَعُ جارٌ جارَهُ أنْ يَغْرِزَ خَشَباً في جِدَارِهِ. فقالَ الحَالِفُ أيْ أَخِي قَدْ عَلمْت أنَّكَ مَقْضِيٌّ لكَ عَليَّ، وقَدْ حَلَفْت فاجْعَلِ اسْطُوَاناً دُونَ جِدَارِي، ففَعَلَ الآخَرُ فَغرزَ في الأسْطُوَانِ خشَبَهُ. رَواهما أَحمَدُ وابْن ماجَه.

٤ ـ بابُ في الطريقِ إذا اختلفُوا فيهِ كَمْ تُجْعَل

١/٢٣٣٢ ـ عَنْ أبي هُرَيرَة أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: إذَا اخْتَلَفْتُمْ في الطريقِ فاجْعَلُوهُ

پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا پھل توڑ کر قرضہ چکا دو چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس آنے کے بعد انہوں نے پھل توڑے اور یہودی کے تیس وسق پورے کر دیے اور سترہ وسق بچ رہے۔

(۲۳۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی نے اپنے بھائی کی آبرو پر یا کسی اور چیز میں دست درازی کی ہو تو آج اس (قیامت) سے پہلے کہ اس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں، معاف کرا لے۔ اگر اس کے پاس نیک عمل ہوں گے تو ظلم کے اندازے کے مطابق اس سے لے لیے جائیں گے اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے ساتھی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔ ترمذی میں ہے مال یا آبرو میں دست درازی کی ہو۔

قتلِ عمد سے صلح خواہ دیت سے زیادہ پر صلح ہو یا کم پر

(۲۳۲۸) حضرت شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تو قاتل مقتول کے اولیاء کو دے دیا جائے گا، خواہ اسے قتل کر دیں یا دیت لے لیں۔ دیت میں تیس اونٹ سہ سالہ، تیس اونٹ چار سالہ، چالیس اونٹ پنج سالہ ہیں۔ یہ دیت قتل عمد کی ہے اور اگر وہ کم و بیش پر صلح کر لیں تو انہیں اختیار ہے اور یہ سخت دیت ہے۔

لکڑی پڑوسی کی دیوار پر رکھی جا سکتی ہے اگرچہ اسے ناگوار گزرے

(۲۳۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا بات ہے؟ میں تمہیں اس سے ناخوش دیکھ رہا ہوں۔ اللہ کی قسم میں یہ بات تمہارے کندھوں پر ڈال کر رہوں گا (اگر نہ مانو گے تو میں وہ لکڑی تمہارے کندھوں پر رکھوں گا اگرچہ تم ناراض ہو)۔

(۲۳۳۰) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اپنے فائدے کے لیے دوسروں کو نقصان پہنچانا (روا) ہے اور نہ بے فائدہ۔ پڑوسی کا حق ہے کہ وہ اپنی لکڑی پڑوسی کی دیوار میں رکھے۔ اگر راستے میں اختلاف کرو تو سات ہاتھ ماپ لو۔

(۲۳۳۱) حضرت عکرمہ بن سلمہ بن ربیعہ سے مروی ہے کہ بنو مغیرہ کے دو بھائیوں میں سے ایک نے آزاد کرنے کی قسم کھائی کہ دوسرا بھائی اس کی دیوار میں لکڑی نہ گاڑے (اگر گاڑے گا تو وہ غلام آزاد کر دے گا) یہ دونوں مجمع بن یزید انصاری سے اور بہت سے لوگوں سے ملے۔ سب نے کہا ہم گواہ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پڑوسی اپنے پڑوسی کو دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ یہ سن کر قسم کھانے والے نے کہا بھائی جان مجھے یقین ہے کہ تم مجھ سے اپنا حق پورا پورا لو گے حالانکہ میں نے قسم کھائی ہے۔ تم میری دیوار کے ورے ایک تھم گاڑ لو۔ آخر اس نے ایسا ہی کیا اور تھم میں دوسرے نے لکڑی گاڑ لی۔

اگر راستے میں اختلاف ہو جائے تو کتنا راستہ رکھا جائے

(۲۳۳۲) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم راستے میں اختلاف کرو تو اسے سات ہاتھ مقرر کر لو۔

سَبْعَةَ أذرُعٍ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ النَّسائيَّ. وفي لفْظٍ لأحمَدَ: إذَا اخْتَلَفُوا في الطَّرِيقِ رُفِعَ مِنْ بينِهِمْ سَبْعَةُ أذْرُعٍ.

٢/٢٣٣٣ ـ وعَنْ عُبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أنَّ النبيَّ ﷺ قَضى في الرَّحَبَةِ تكونُ في الطَّرِيقِ ثمَّ يُرِيدُ أَهلُها البُنْيانَ فِيها، فَقضى أَنْ يُتْرَكَ لِلطَّريقِ سبْعةُ أذرُعٍ، وكانَتْ تِلْكَ الطَّرِيقُ تُسَمَّى المِيتاءَ. رواهُ عَبدُ اللَّهِ بْنُ أحْمَدَ في مُسنَدِ أبيهِ.

٥ ـ بابُ إخراجِ ميازيبِ المطرِ إلى الشَّارعِ

١/٢٣٣٤ ـ عَنْ عبدِ اللَّهِ بْنِ عبّاسٍ قالَ: كانَ لِلْعَبّاسِ مِيزَابٌ على طَريقِ عُمَرَ فلَبِسَ ثِيابَهُ يومَ الجُمُعَةِ وَقَد كانَ ذُبِحَ لِلْعَبّاسِ فَرْخَانِ فلما وَافَى المِيْزَابَ صُبَّ ماءٌ بِدَمِ الفَرْخَيْنِ فأَمَرَ عُمَرُ بِقَلعِهِ ثمّ رَجَعَ فطَرَحَ ثِيَابَهُ ولَبِسَ ثِياباً غَيرَ ثِيابِهِ ثمّ جاءَ فَصلّى بالنّاسِ فأَتَاهُ العَبّاسُ فقالَ واللَّهِ إنَّهُ لَلْموضِعُ الذِي وضعَهُ النبيُّ ﷺ فقالَ عُمَرُ لِلْعَبّاسِ وأَنا أَعْزِمُ علَيْكَ لَما صَعِدْتَ على ظَهرِي حتى تَضَعَهُ في المَوضِعِ الذِي وضَعَهُ رسُولَ اللَّهِ ﷺ فَفَعَلَ ذٰلِكَ العَبّاسُ.

احمد کے الفاظ یہ ہیں کہ جب لوگ راستے میں اختلاف کریں تو وہ ان کے درمیان سات ہاتھ اٹھایا جائے گا۔

(۲۳۳۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کشادہ جگہ کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو راستے میں ہوتی ہے اور پٹڑی والے اس پر عمارت بنانا چاہتے ہیں کہ راستہ سات ہاتھ چھوڑ دیا جائے۔ اس راستے کو میتاء کہا جاتا تھا۔

بارش کے لیے پرنالے شارع عام کی طرف نکالنا

(۲۳۳۴) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ایک پرنالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے راستے پر تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن کپڑے بدلے۔ اس روز حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے دو جانور ذبح کیے گئے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پرنالہ کے پاس پہنچے تو پرندوں کا خون پانی میں ملا ہوا گرا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پرنالہ اکھاڑنے کا حکم دیا۔ گھر واپس آ کر وہ کپڑے اتارے اور دوسرے کپڑے پہنے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آ کر کہا اللہ کی قسم پرنالہ کی یہ جگہ خود رسولِ اکرم ﷺ نے مقرر فرمائی تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اچھا تمہیں اللہ کی قسم تم میری پشت پر سوار ہو کر پرنالہ کو اسی جگہ رکھ دو جہاں نبی اکرم ﷺ نے رکھا تھا چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

١٦ ـ كتاب الشركة والمضاربة

١/٢٣٣٥ ـ عن أبي هريرة رفعه قال: «إن الله يقول: أنا ثالث الشريكين ما لم يخن أحدهما صاحبه، فإذا خانه خرجت من بينهما». رواه أبو داود.

٢/٢٣٣٦ ـ وعَنِ السَّائِبِ بْنِ أبي السَّائِبِ أَنَّهُ قالَ للنبيِّ ﷺ كُنْتَ شَريكي في الجَاهِلِيَّةِ، فكُنْت خَيْرَ شَرِيكٍ لا تُدَارِيني ولا تُمارِيني. رَواهُ أَبو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه ولَفظُهُ: كُنتَ شَريكي ونِعْمَ الشَّريكُ كُنْتَ لا تُدَارِي ولا تُمارِي.

٣/٢٣٣٧ ـ وعَنْ أبي المِنهالِ أنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ والبرَاءَ بْنَ عازِبٍ كانا شَرِيكَيْنِ فاشْتَرَيَا فِضَّةً بِنَقْدٍ ونسِيئَةٍ فَبلَغَ النَّبيَّ ﷺ فأمَرَهُما أنَّ ما كانَ بنَقْدٍ فأجيزُوهُ وما كانَ بِنَسِيئَةٍ فرُدُّوهُ. رَواهُ أحمدُ والبُخاريُّ بمعناهُ.

٤/٢٣٣٨ ـ وعَنْ أبي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبدِ اللَّهِ قالَ: اشتَرَكْت أنا وعمَّارٌ وسعْدٌ فِيما نُصِيبُ يَومَ بَدْرٍ. قالَ فَجاءَ سَعْدٌ بِأسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِىءْ أنا وعَمَّارٌ بِشَيْءٍ. رَواهُ أَبُو دَاودَ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجَه وهُوَ حجَّةٌ في شَرْكَةِ الأَبْدَانَ وَتملُّكِ المباحاتِ.

٥/٢٣٣٩ ـ وعَنْ رُوَيْفَع بْنِ ثابتٍ قالَ: إنْ كانَ أَحَدُنا في زَمَن رسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيأْخُذ نِضْوَ أَخيهِ عَلَى أنَّ لَهُ النِّصْفَ مِمَّا يغْنَمُ وَلَنا النِّصْفُ وَإن كانَ أَحَدُنا لَيَطِيرُ لَهُ النَّصْلُ والرِّيشُ وللآخِرِ القِدْحُ. رَواهُ أحمد وأَبُو دَاودَ.

٦/٢٣٤٠ ـ وعَنْ حَكيم بْنِ حِزام صاحِبِ رسولِ اللَّهِ ﷺ أنهُ كانَ يَشْتَرِطُ على الرَّجُلِ إذَا أَعْطَاهُ مالاً مُقارَضَةً يَضرِبُ لهُ بِهِ أنْ لا تَجْعَل مالِي في كَبِدٍ رَطْبَةٍ وَلا تَحْمِلهُ في بَحْرٍ وَلا تَنزل بِهِ بَطْنَ مَسيل فإنْ فَعَلْتَ شَيْئاً مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ ضَمِنْتَ مالِي. رَواهُ الدَّارَقُطْنيُّ.

شرکت ومضاربت کے مسائل

(۲۳۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں دو شریکوں میں سے تیسرا ہوتا ہوں۔ جب تک ایک اپنے ساتھی سے خیانت نہ کرے۔ جب وہ خیانت کرے تو میں درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

(۲۳۳۶) حضرت سائب بن ابی السائب سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جاہلیت میں میرے شریک تھے اور بہترین شریک تھے نہ روک ٹوک کرتے تھے اور نہ مجھے کچھ کہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے شریک تھے اور بہت اچھے شریک تھے نہ کبھی جھگڑا کیا نہ نوک جھونک کی۔

(۲۳۳۷) حضرت ابی المنہال سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ارقم اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ دونوں شریک تھے۔ انہوں نے نقد اور ادھار چاندی خریدی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو حکم دیا کہ نقد چاندی کو رکھ لو اور ادھار کو واپس کر دو۔

(۲۳۳۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا میں، عمار اور سعد نے غزوۂ بدر کی غنیمت کے مال میں اشتراک کا عہد کر لیا، چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی لائے اور میں اور عمار کچھ بھی نہیں لائے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث دلیل ہے کہ ابدان میں شرکت اور مباح چیزوں کی ملکیت جائز ہے۔

(۲۳۳۹) حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کوئی ہم میں سے اپنے بھائی کا دُبلا اونٹ اس شرط پر لیتا تھا کہ مالِ غنیمت میں سے آدھا آدھا کر لیں گے اگر چہ کسی کے حصے میں تیر کا پھل اور کسی کے حصے میں تیر آتا تھا۔

(۲۳۴۰) حضرت حکیم بن حزام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے مروی ہے کہ جب وہ کسی کو شرکت کے لیے مال دیتے تو یہ شرط کر لیتے کہ مال جانداروں میں نہ لگایا جائے، نہ سمندر میں لے جایا جائے اور نہ سیلاب والی وادی میں ورنہ مال کے تم ذمہ دار ہو گے۔

فقہ الحدیث: مضاربت شرکت کو کہتے ہیں، اس میں ایک شریک کا روپیہ ہوتا ہے اور دوسرے کا کام اور منافع میں دونوں کے حسبِ معاہدہ حصے ہوتے ہیں (مترجم)۔

١٧ ـ كتابُ الوَكَالَةِ

١ ـ بابُ ما يجوزُ التوكيلُ فيهِ مِنَ العُقُودِ وإيفاءِ الحقوقِ وإخْرَاجِ الزكواتِ وإقامة الحدودِ وغيرُ ذلكَ

١/٢٣٤١ ـ قالَ أبو رَافِع: استسلف النبيُّ ﷺ بَكْراً فَجاءَتْ إِبِلُ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَني أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ.

٢/٢٣٤٢ ـ وقالَ ابْنُ أبي أوفَىٰ أَتَيْت النَّبيَّ ﷺ بِصَدَقَةِ مالِ أبي، فقالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلى آلِ أَبي أَوفَىٰ.

٣/٢٣٤٣ ـ وقالَ النَّبي ﷺ إنَّ الخَازِنَ الأمينَ الَّذي يُعْطي ما أُمِرَ بِهِ كامِلاً مُوَفَّراً طَيِّبَةً بهِ نَفْسُهُ حَتَّى يَدْفَعُهُ إلى الَّذي أَمَرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ المُتَصَدِّقِينَ.

٤/٢٣٤٤ ـ وقالَ واغدُ يا أُنَيْسُ إلى امْرَأَةِ هٰذَا فإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارجمْها.

٥/٢٣٤٥ ـ وقالَ عَليٌّ [عليهِ السَّلامُ] أَمرَني النبيُّ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلى بُدْنِهِ، وأَقْسِم جُلودَها وَجِلالَها.

٦/٢٣٤٦ ـ وقالَ أَبو هُرَيْرَة وكَّلَني النبيُّ ﷺ في حِفْظِ زَكَاةِ رَمَضانَ وَأَعْطَى النبيُّ ﷺ عُقْبَةَ بْنِ عامرٍ غَنَماً يَقْسِمُها بَيْنَ أَصْحَابِهِ.

٧/٢٣٤٧ ـ وعَنْ سُلَيْمانَ بْنِ يَسارٍ أنَّ النبيَّ ﷺ بَعَثَ أبا رَافِع مَولاهُ ورَجُلاً مِنَ الأَنْصارِ فَزَوَّجاهُ مَيمونَةَ بِنْت الحارِثِ وَهُوَ بِالمَدِينَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ. رواهُ مالِكٌ في «الموطأ» وَهُوَ دَليلٌ على أَنَّ تَزَوّجَهُ بِها سَبَقَ إِحْرَامَهُ وأنَّهُ خَفي عَلى ابْنِ عبَّاسٍ.

٨/٢٣٤٨ ـ وعَنْ جابِرٍ قالَ: أَرَدْت الخُرُوجَ إلى خَيْبَرَ، فقالَ النبيُّ ﷺ إِذا أَتَيْت وَكِيلي فَخُذْ مِنْهُ خمسَةَ عَشَرَ وسْقاً فإِنِ ابتغَىٰ منكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ على تَرْقُوَتِهِ. رَواهُ أبو دَاوُد والدَّارقطنيُّ.

وکالت کے مسائل

معاملات، ایفائے حقوق اور ادائے زکوۃ اور اجرائے حدود وغیرہ کے لیے وکیل بنانا جائز ہے

(۲۳۴۱) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ قرض لیا پھر زکوۃ کے اونٹ آئے تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے اس کا اونٹ ادا کروں۔

(۲۳۴۲) حضرت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا میں اپنے والد کے مال کی زکوۃ آپ ﷺ کے پاس لایا، آپ ﷺ نے دعا کی اے اللہ! ابواوفیٰ کی اولاد پر رحمت بھیج۔

(۲۳۴۳) نبی کریم ﷺ نے فرمایا امانت دار خزانچی جو حسب حکم پورا پورا اور خوشی سے مال ادا کرتا ہے زکوۃ دینے والوں میں سے ہے۔

(۲۳۴۴) فرمایا اے انیس! اس کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرلے تو اس کو سنگسار کر۔

(۲۳۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ ﷺ کے اونٹوں کے پاس آ کر ان کی کھالیں اور جھولیں (پالان) تقسیم کردوں۔

(۲۳۴۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے نبی اکرم ﷺ نے رمضان کی زکوۃ کی حفاظت کے لیے وکیل بنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو ایک بکری دی کہ اپنے رفقاء میں تقسیم کردیں (مذکورہ بالا حدیثوں میں سے بعض تو گزر چکیں اور بعض آنے والی ہیں)۔

(۲۳۴۷) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع اور ایک انصاری کو بھیجا اور انہوں نے آپ ﷺ کا نکاح حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے (حج کے لیے) روانہ ہونے سے پہلے کرا دیا۔ ابھی آپ ﷺ مدینہ ہی میں تھے۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح احرام سے پہلے ہوا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو معلوم نہ ہوسکا۔

(۲۳۴۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا میں نے خیبر جانا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا کہ میرے وکیل کے پاس جا کر اس سے پندرہ وسق لے لینا اور اگر وہ کوئی نشانی مانگیں تو اپنا ہاتھ ان کی ہنسلی پر رکھ دینا۔

٩/٢٣٤٩ ـ وعَنْ يَعلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قال: إذَا أَتَتْكَ رُسُلِي فأَعْطِهِمْ ثلاثِينَ دِرْعاً، وثلاثِينَ بَعِيراً، فقالَ له العَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ يا رسولَ اللَّهِ؟ قالَ نَعَمْ. رَواهُ أحمدُ وأبو دَاوُدَ وقالَ فيهِ: قلْت يا رَسُولَ اللَّهِ عاريَةٌ مَضْمُونَةٌ أو عاريَةٌ مُؤَدَّاةٌ؟ قالَ بَلْ مُؤَدَّاةٌ.

٢ ـ بابُ مَنْ وُكِّلَ في شِراءِ شيءٍ فاشْتَرَىٰ بالثمنِ أكْثَرَ منهُ وتصرَّفَ في الزيادةِ

١/٢٣٥٠ ـ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أبي الجَعدِ البارِقِيِّ أنَّ النبيَّ ﷺ أَعْطَاهُ دِيناراً لِيَشْتَرِي بِهِ لَهُ شَاةً فاشْتَرَىٰ لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَباعَ إحداهما بِدِينارٍ وجاءَهُ بِدِينارٍ وشاةٍ فَدَعا لَهُ بالْبَرَكَةِ في بَيْعِهِ وكانَ لَوِ اشْتَرَىٰ التُّرَابَ لَرَبِحَ فيهِ. رَواهُ أَحْمَدُ والبُخَارِيُّ وأَبُو داوُدَ.

٢/٢٣٥١ ـ وعَنْ حَبيبِ بْنِ أبي ثابِتٍ عَنْ حكيمِ بنِ حِزَامٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ بَعَثَهُ لِيَشْتَرِيَ لهُ أُضْحِيَةً بدينارٍ فاشْتَرَىٰ أُضْحِيَةً فأُرْبِحَ فِيها دِيناراً فاشتَرَىٰ أُخْرَىٰ مَكَانَها فجاءَ بالأُضْحِيَةِ والدِّينارِ إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالَ ضَحِّ بالشَّاةِ وتَصَدَّقْ بالدِّينارِ، رَوَاه التِّرمذيُّ وقالَ لا نَعرِفُهُ إلاَّ مِنْ هٰذَا الوَجْهِ وحَبِيبُ بْنُ أبي ثابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ عِندِي مِنْ حَكِيمٍ، ولأَبي دَاوُدَ نَحْوُهُ مِنْ حَدِيثِ أبي حُصَيْنٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهلِ المَدِينَةِ عَنْ حَكِيمٍ.

٣ ـ بابُ مَنْ وَكَّلَ في التَّصَدُّقِ بمالِهِ فَدَفَعَهُ إلى وَلَدِ الموَكِّلِ

١/٢٣٥٢ ـ وعَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ قالَ: كانَ أبي خَرَجَ بدَنانِيرَ يَتصَدَّقُ بِها فَوَضَعَها عِندَ رجُلٍ في المَسْجِدِ فجئت فأَخَذْتُها فأتَيتُهُ بِها، فقالَ واللَّهِ ما إيَّاكَ أَرَدْت بِها فَخاصَمَهُ إلى النبيِّ ﷺ فقالَ لَكَ ما نَوَيْتَ يا يزِيدُ ولَكَ يا مَعْنُ ما أَخَذْتَ. رَواهُ أحمَدُ والبُخاريُّ.

(۲۳۴۹) حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس میرے آدمی آئیں تو انہیں تیس زرہیں اور تیس اونٹ دے دینا۔ پوچھا یارسول اللہ! کیا مانگی ہوئی چیز ادا کی جاتی ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ! کیا عاریۃً چیز قابل ضمانت ہے (یعنی اس کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے) یا قابل ادائیگی (یعنی بعینہ وہ چیز واپس کی جائے گی؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قابلِ ادائیگی ہے۔

جب کسی کو کوئی چیز خریدنے کے لیے وکیل بنایا جائے اور وہ اسی قیمت سے اس چیز سے زیادہ چیز خرید لے اور زیادہ چیز میں تصرف کیا تو اس کا تصرف جائز ہے

(۲۳۵۰) حضرت عروہ بن ابی الجعد بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک بکری خریدنے کے لیے ایک دینار دیا۔ انہوں نے ایک دینار میں دو بکریاں خرید لیں۔ پھر ایک بکری ایک دینار میں فروخت کر دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے تجارت میں برکت کی دعا فرمائی پھر تو اگر وہ مٹی میں بھی ہاتھ ڈالتے تھے تو فائدہ ہی ہوتا تھا۔

(۲۳۵۱) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار دے کر کہا کہ قربانی کا جانور لے آؤ۔ انہوں نے ایک قربانی کا جانور خریدا اور اسے دو دینار میں فروخت کر کے پھر ایک دینار میں ایک جانور خریدا اور قربانی کا جانور اور ایک دینار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لا کر دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کی قربانی کر دو اور دینار خیرات کر دو۔ امام ترمذی نے فرمایا ہم اس حدیث کو اسی سند سے پہچانتے ہیں اور میرے نزدیک حبیب بن ابی ثابت نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ ابوداؤد میں اسی کی مانند حدیثِ ابوحصین ہے۔ جو وہ مدینہ کے ایک شیخ اور وہ حکیم سے روایت کرتے ہیں۔

کسی نے اپنے مال کی زکوٰۃ پر کسی کو وکیل بنایا، وکیل نے زکوٰۃ اس کی اولاد کو بھی دے دی تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

(۲۳۵۲) حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میرے والد چند دینار لے کر خیرات کرنے کے لیے نکلے، انہوں نے وہ دینار مسجد میں ایک آدمی کو (بطور) وکیل کے دے دیے میں آیا اور وہ دینار میں نے لے لیے۔ میں یہ دینار لے کر (گھر) آیا والد نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے یہ دینار تمہیں دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ آخر دونوں یہ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یزید رضی اللہ عنہ! تمہیں تمہاری نیت کا ثواب مل گیا اور اے معن رضی اللہ عنہ! جو تو نے مال لے لیا ہے وہ تمہارے لیے حلال ہے۔

١٨ ـ كِتاب المساقاة والمزارعة

١/٢٣٥٣ ـ عن ابن عمر: «أن النبي ﷺ عامل أهل خيبر بِشَطر ما يخرج من ثمر أو زرع». رواه الجماعة. وعنه أيضاً: «أن النبي ﷺ لما ظهر على خيبر سألته اليهود أن يُقرّهم بها على أن يكفُوهُ عملها ولهم نصف الثمرة، فقال لهم: نُقِرُّكم بها على ذلك ما شِئنا». متفق عليه. وهو حجة في أنها عقدٌ جائز. وللبخاري: «أعطى يهود خيبر أن يعملوها ويزرعوها ولهم شطر ما يخرج منها». ولمسلم وأبي داود والنسائي: «دفع إلى يهود خيبر نخل خيبر وأرضها على أن يعملوها من أموالهم ولرسول الله ﷺ شطر ثمرها». قلت: وظاهر هذا أن البذر منهم، وأن تسمية نصيب العامل تغني عن تسمية نصيب ربِّ المال ويكون الباقي له.

٢/٢٣٥٤ ـ وعَنْ ابْنِ عُمَرَ أنَّ النبيَّ ﷺ عامَلَ يَهُودَ خَيبَرَ على أنْ نُخرِجَهُمْ مَتى شِئْنا. رَواهُ أحمَدُ والبُخاريُّ بمعناهُ.

٣/٢٣٥٥ ـ وعَنِ ابنِ عبَّاسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ دَفَعَ خَيبَرَ أرضها ونَخْلَها مُقاسَمةً على النِّصْفِ. رواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه.

٤/٢٣٥٦ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَتِ الأنْصارُ للنبيِّ ﷺ اقْسِمْ بَيْنَنا وبيْنَ إخْوَانِنا النَّخْلَ، قالَ لا، فقالُوا تَكْفُونا العَمَلَ ونشْرِكُكُمْ في الثَّمَرَةِ فقالُوا سَمِعْنا وأَطَعنا. رَواهُ البُخاريُّ.

٥/٢٣٥٧ ـ وعَنْ طَاوُس أنَّ مُعاذَ بْنَ جَبَلٍ أَكْرَى الأرض على عَهدِ رسُولِ اللّهِ ﷺ وأَبي بَكْرٍ وعمَرَ وعُثْمانَ على الثُّلثِ والرُّبُعِ فَهُوَ يَعْمَلُ بِهِ إلى يَومِكَ هٰذَا. رَواهُ ابْنُ ماجَه قالَ البُخارِي: وقالَ قيْسُ بْنُ مُسلِم عَنْ أبي جَعْفَرٍ قالَ ما بالمَدِينَةِ أَهلُ بَيْت هِجْرَةٍ إلاَّ يَزْرَعُونَ على الثُّلثِ والرُّبعِ، وَزارَعَ عليٌّ [عليهِ السَّلامُ]، وسَعْدُ بْنُ مالِكٍ، وابْنُ مَسْعُودٍ، وعمَرُ بْنُ عَبدِ العَزيزِ والقاسِمُ وعُرْوَةُ وآلُ أبي بكْرٍ، وآلُ عَليٍّ، وآلُ عُمَرَ، قالَ وعامَلَ عمَرُ النّاسَ على إنْ جاءَ عُمرُ بالبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فلَهُ الشطْرُ وإنْ جاؤوا بالبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا.

مساقات (کھجور وغیرہ کو بٹائی پر دینا) مزارعت (کھیتی کو بٹائی پر دینا)

(۲۳۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے غلے یا پھلوں کی پیداوار کے نصف پر معاملہ کیا۔

فقہ الحدیث: درختوں کو پانی دینے اور خدمت کے لیے اس شرط پر دے دینا کہ پھلوں میں آدھا یا تہائی یا چوتھائی حسب معاہدہ خدمت کرنے والے کو ملے گا، مساقات کہلاتا ہے (مترجم)۔

(۲۳۵۴) انہیں سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودیوں نے درخواست کی کہ انہیں خیبر پر اس شرط پر بحال رکھیں کہ وہ زراعت کا کام کریں گے اور انہیں آدھا پھل ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں منظور ہے لیکن جب تک چاہیں گے تمہیں بحال رکھیں گے۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ مساقات و مزارعت ایک جائز معاملہ ہے۔ بخاری میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو اس شرط پر خیبر دیا کہ وہ باغوں کی دیکھ بھال اور کھیتی باڑی کریں انہیں پیداوار میں آدھا حصہ ملے گا۔ مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ خیبر کے یہودیوں کو خیبر کی کھجوریں اور اس کی زمین اس شرط پر دی گئی کہ وہ ان میں اپنے خرچ پر کام کریں اور پیداوار میں سے ان کو آدھا حصہ ملے گا۔

فقہ الحدیث: اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ بیج یہودیوں کا تھا اور کاشتکار کا حصہ مقرر کرنے سے مالک کے حصہ کی بھی تعیین ہو جاتی ہے کہ باقی سب کچھ مالک کا ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے اس شرط پر معاملہ طے کیا کہ جب انہیں چاہیں گے نکال دیں گے۔

(۲۳۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اور اس کی کھجوریں اس شرط پر دیں کہ پیداوار کو آدھا آدھا تقسیم کر دیا جائے گا۔

(۲۳۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا انصار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت بانٹ دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ انہوں نے کہا کام تم کرو اور پیداوار (پھلوں) میں ہم تمہیں شریک کر لیں گے۔ انہوں نے کہا ہم نے سُن لیا اور فرمانبرداری کی۔

(۲۳۵۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں، عہدِ صدیقی میں، عہدِ فاروقی میں اور عہدِ عثمانی میں معاذ بن جبل نے زمین تہائی اور چوتھائی پر دی۔ آج تک وہاں اس شرط پر کام ہوتا ہے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ قیس بن مسلم نے ابوجعفر سے روایت کی تھی مدینہ میں کوئی ایسا مہاجر نہ تھا جو تہائی اور چوتھائی پر کاشتکاری نہ کرتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت قاسم، حضرت عروہ، اولادِ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، اولادِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اور اولادِ حضرت علی رضی اللہ عنہ سب نے کھیتی باڑی کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس شرط پر کام کرایا کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ بیج دیں تو پیداوار میں آدھا لیں گے اور اگر وہ خود اپنی تخم ریزی کریں تو اتنا لیں گے۔

١ ـ بابُ فَسَادِ العَقْدِ إذَا شَرَطَ أحدُهُما لِنَفْسِهِ التِّبْنَ أو بُقْعَةً بعَيْنِها ونحوَهُ

١/٢٣٥٨ ـ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قالَ: كُنَّا أَكْثَرَ الأنصارِ حَقْلاً، فكُنَّا نُكْرِي الأرْضَ على أَنَّ لَنا هٰذِهِ ولَهُمْ هٰذِهِ فَرُبَّما أَخْرَجَتْ هٰذِهِ ولَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ فنَهانا عَنْ ذٰلِكَ فأَمَّا الوَرِقُ فَلَم يَنْهنا. أخْرجَاهُ. وفي لفظٍ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهلِ الأرضِ مُزْدَرَعاً كُنَّا نُكْرِي الأرْضَ بالنَّاحِيَةِ مِنها تُسَمَّىٰ لِسَيِّدِ الأرضِ قالَ فرُبَّما يُصَابُ ذٰلِكَ وتَسلَمُ الأرْضُ ورُبَّما تُصَابُ الأرضُ ويَسْلمُ ذٰلِكَ فَنهُينا، فأمَّا الذَّهَبُ والوَرِقُ فَلَمْ يكنْ يَومَئذٍ. رَواهُ البُخاريُّ. وفي لفظٍ قالَ: إنَّما كانَ النَّاسُ يُؤاجِرُونَ علىٰ عَهدِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ بما علىٰ الماذِيَاناتِ وأَقْبَالِ الجَدَاوِلِ وأَشياءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهلِكُ هٰذَا ويَسْلمُ هٰذَا ويَسْلَمُ هذا ويَهلِكُ هٰذَا ولم يَكُنْ لِلنَّاسِ كرىً إلاَّ هٰذَا، فَلِذٰلِكَ زُجِرَ عنهُ فأمَّا شَيءٌ مَعْلومٌ مضمُونٌ فلا بَأْسَ بهِ. رَواهُ مُسْلِم وأبو داودَ والنَّسائيُّ. وفي روايةٍ عَنْ رافِعٍ قالَ: حدَّثَني عَمَّايَ أَنَّهما كَانا يُكْرِيانِ الأرْضَ على عَهدِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ بِما يَنْبُت على الأَرْبِعَاءِ وبشَيءٍ يسْتَثْنِيهِ صاحبُ الأرْضِ، قالَ فَنَهَىٰ النَّبيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. رَواهُ أحمدُ والبخاريُّ والنَّسائيُّ. وفي روايَةٍ عَنْ رَافِعٍ: أنَّ النَّاسَ كانُوا يكْرُونَ المزَارِعَ في زَمانِ النبيّ ﷺ بالماذِيَاناتِ وما يَسْقِي الرَّبِيعُ وشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ فكَرِهَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ كِرَى الْمزَارِعِ بِهٰذَا ونَهَىٰ عنها. رَواهُ أَحمَدُ.

٢/٢٣٥٩ ـ وعَنْ أُسِيدِ بْنِ ظَهيرٍ قالَ: كانَ أَحدُنا إذَا اسْتَغْنَىٰ عَنْ أَرْضِهِ أو افْتَقَرَ إليها أَعْطَاها بالنِّصْفِ والثُّلُثِ والرُّبْعِ ويَشْتَرِطُ ثلاثَ جَدَاوِلَ والقُصَارَةَ وما يَسْقِي الرَّبِيعُ وكانَ يَعْملُ فِيها عَمَلاً شَدِيداً ويُصِيبُ مِنها منفَعَةً، فأَتانا رَافِعُ بْنُ خديجٍ، فقالَ: نَهَىٰ النبيّ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كانَ لَكُمْ نافِعاً وطَاعَةُ رسُولِ اللّهِ ﷺ خَيْرٌ لَكُمْ نَهاكُمْ عَنِ الحَقْلِ. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه. والقُصَارَةُ بَقِيَّةُ الحَبِّ في السُّنْبُلِ بَعدَما يُدَاسُ.

٣/٢٣٦٠ ـ وَعَنْ جابِرٍ قالَ: كُنَّا نُخَابِرُ على عَهدِ رَسولِ اللّهِ ﷺ فَنُصِيبُ مِنَ الْقُصْرَىٰ وَمِنْ كَذَا ومِنْ كَذَا. فقالَ النبيُّ ﷺ: «مَنْ كانَ لهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْها أو لِيَحْرِثْها أخاهُ وَإلاَّ فلْيَدَعْها. رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ والقُصْرَىٰ: القُصَارَةُ.

٤/٢٣٦١ ـ وعَنْ سَعْدِ بْنِ أبي وقَّاصٍ أنَّ أصحابَ المَزَارِعِ في زَمَنِ النبي ﷺ كانُوا يُكْرُونَ مَزَارِعَهُمْ بِما يَكُونُ على السَّوَاقِي وما سَعِدَ بالماءِ مِمَّا حَولَ النَّبْتِ فَجَاؤوا رَسُولَ اللّهِ ﷺ فاخْتَصَمُوا في بَعْضِ ذلِكَ فَنَهاهُمْ أَنْ يُكْرُوا بِذَلِكَ وقالَ أَكْرُوا بالذَّهَبِ والفِضَّةِ. رَواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ والنَّسائيُّ وما وَرَدَ مِنَ النَّهي المُطْلَقِ عَنِ المُخَابَرَةِ

اگر دو شریکوں میں سے کوئی بھوسے کی شرط لگا لے یا کوئی معین جگہ مقرر کر لے تو معاملہ صحیح نہیں رہتا

(۲۳۵۸) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مدینے میں سب سے زیادہ ہمارے کھیت تھے۔ ہم اس شرط پر زمین کرایہ پر دے دیا کرتے تھے کہ ہمارے واسطے یہ قطعہ ہے اور تمہارے واسطے یہ ہے (کھیت میں اپنی اپنی جگہ مقرر کر لیا کرتے تھے) اکثر ایسا ہوتا کہ کسی قطعہ میں پیداوار ہوتی اور کسی میں نہ ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا، لیکن چاندی (درہموں) پر (زمین اٹھانے سے) نہیں روکا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ہمارے پاس بہت سی مزروعہ زمین تھی اور اسے کرائے پر اٹھا دیا کرتے تھے اور ایک معین قطعہ زمین کے مالک کا ہوتا تھا۔ کبھی وہ حصہ آفت زدہ ہو جاتا تھا اور تمام کھیت ٹھیک رہتا تھا اور کبھی تمام کھیت میں کچھ نہ ہوتا اور وہ حصہ ٹھیک رہتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ اس وقت سونا چاندی تھا ہی نہیں۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہر کے کنارے پر اور نالیوں کے سروں اور کچھ زرعی اشیاء پر معاملہ کرتے تھے کبھی یہ ضائع ہو جاتا، دوسرا حصہ باقی بچ جاتا اور کبھی یہ بچ جاتا اور دوسرا حصہ ضائع ہو جاتا لوگوں کو صرف یہی کرایہ ملتا تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روک دیا۔ اگر کوئی دوسری معلوم چیز جس کی ذمہ داری لی جا سکے، ایسے کے لیے مقرر کر لی جائے تو مضائقہ نہیں۔ حضرت رافع کی ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے دو چچاؤں نے بیان کیا کہ وہ عہدِ رسالت میں زمین کو نالیوں کی پیداوار پر اور اس قطعے کی پیداوار پر جسے زمین والا مستثنیٰ کر دیا کرتا تھا کرائے پر لیا کرتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔ حضرت رافع سے ایک روایت ہے کہ لوگ عہد رسالت میں کھیت نالیوں کی پیداوار پر اور نہروں کے سیراب شدہ حصے کی پیداوار پر اور کچھ بھوسے پر کرائے پر دیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ کھیتوں کا کرایہ ناپسند کیا اور منع فرما دیا۔

(۲۳۵۹) حضرت اسید بن ظہیر سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب ہم میں سے کوئی اپنی زمین سے بے پرواہ ہوتا (اس میں کھیتی نہ کرتا) یا (کھیتی کرنے کے لیے) اس کا حاجت مند ہوتا تو وہ اسے (بٹائی) نصف اور تہائی اور چوتھائی) پر دے دیا کرتا تھا یا لے لیا کرتا تھا اور تین نالیوں کی اور گاہنے کے بعد جو غلہ بالیوں میں بچ رہے اس کی اور جسے نالی سیراب کرے اس کی شرط لگا لیا کرتا تھا۔ کاشتکار اس میں سخت محنت کیا کرتا تھا اور اس سے اسے فائدہ بھی پہنچتا تھا۔ پھر حضرت رافع بن خدیج ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام سے منع کر دیا، جو تمہیں فائدہ پہنچاتا تھا اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری بہت بہتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں محاقلہ (مذکورہ بالا طریقے سے کھیتی کرنے) سے منع فرما دیا ہے۔

فقہ الحدیث: قصارہ: وہ اناج ہے جو گاہنے کے بعد بالیوں میں باقی رہ جائے۔

(۲۳۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا ہم عہد رسالت میں مخابرہ کیا کرتے تھے اور ہمیں بالیوں میں باقی ماندہ غلہ اور فلاں فلاں چیز میں سے اناج ملا کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں کاشت کرے یا اپنے بھائی کو اس میں کھیتی باڑی کرنے دے یا پھر زمین چھوڑ دے۔

(۲۳۶۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہد رسالت میں کھیت والے اپنے کھیت نالوں کے کناروں والی پیداوار اور خود بخود سیراب ہونے والے حصے کی پیداوار پر اٹھا دیا کرتے تھے۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بعض معاملات میں جھگڑنے لگے اس وجہ سے آپؐ نے اس طرح کرائے پر دینے سے منع فرما دیا اور فرمایا زمین سونے چاندی سے اٹھاؤ۔

والمُزَارَعَةِ يُحْمَلُ على ما فِيهِ مَفْسدَةٌ كما بيَّنَتْهُ هٰذِهِ الأحاديثُ أو يُحْمَلُ علىٰ اجْتِنابِها نَدْباً واسْتِحْبَاباً فقَدْ جاءَ ما يَدُلُّ علىٰ ذَلِكَ فَرَوى عَمْرُو بْنُ دِينارٍ قالَ: قُلْت لِطَاوُسٍ لو تَرَكْتَ المُخَابَرَةَ فإنَّهُمْ يَزْعَمُونَ أنَّ النبيَّ ﷺ نَهى عَنْها فقال إنَّ أَعْلَمَهُمْ يَعْني ابْنَ عبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أنَّ النبيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنها وقالَ لأنْ يَمْنَحَ أَحَدكُمْ أَخاهُ خَيْرٌ لهُ مِنْ أنْ يَأْخُذَ عَلَيْها خَرَاجاً مَعْلُوماً. رَواهُ أحمدُ والبُخاريُّ وابْنُ ماجَه وأَبُو دَاوُد.

٢٣٦٢/ ٥ - وعَنْ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّم المُزَارَعَةَ ولكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ. رواهُ التِّرْمِذِيُّ وصَحَّحَه.

٢٣٦٣/ ٦ - وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كانَتْ لهُ أرضٌ فَلْيَزْرَعْها أو لِيُحْرِثْها أَخَاهُ فإنْ أبىٰ فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ». أخْرَجاهُ. وبالإِجماعِ تَجُوزُ الإِجارَةُ ولا تَجِبُ الإِعارَةُ فَعُلِمَ أَنَّهُ أَرادَ النَّدبَ.

فقہ الحدیث: مخابرہ اور مزارعت کے بارے میں جو مطلق ممانعت آئی ہے، اس سے مراد وہ کھیتی باڑی ہے جس میں خرابی اور جھگڑا ہو جیسا کہ ان حدیثوں سے ثابت ہوا یا نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں کیونکہ بعض حدیثیں اس سے بچنے کے استحباب پر دلالت کرتی ہیں، مثلاً آئندہ حدیث۔ حضرت عمرو بن دینار نے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے کہا کاش! تم بٹائی پر کھیتی دینا چھوڑ دو کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھیتی کو بٹائی پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ نے کھیتی کو بٹائی پر دینے سے منع نہیں فرمایا بلکہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی اپنے بھائی کو بطور ہدیہ کے کھیت دے دے تو اس کے لیے اجرت پر دینے سے بہتر ہے۔

(۲۳۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھیتی کو بٹائی پر دینے کو حرام نہیں کیا۔ ہاں آپ ﷺ نے یہ ضرور حکم فرمایا ہے کہ ایک دوسرے پر نرمی کرے۔

(۲۳۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کے پاس زمین ہو تو اسے اس میں کھیتی باڑی کرنی چاہیے یا اپنے بھائی کو کاشت کرنے کے لیے دے اور اگر نہ مانے تو اپنی زمین روک لینی چاہیے۔

فقہ الحدیث: کرائے پر زمین اٹھانا بالاتفاق جائز ہے اور بطور عاریت کے دینا بالاتفاق واجب نہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ آپ نے استحباب کا ارادہ فرمایا ہے۔

١٩ ـ كتاب الإجارة

١ ـ باب ما يجوز الاستئجار عليه من النفع المباح

١/٢٣٦٤ ـ عن عائشة في حديث الهجرة قالت: «واستأجر النبي ﷺ وأبو بكر رجلاً من بني الدِّيلِ هادياً خَرِّيتاً ـ والخِرِّيتُ: الماهر بالهداية ـ وهو على دين كفار قريش، وأمِناهُ فدفعا إليه راحلتيهما وواعداه غار ثور بعد ثلاث ليال، فأتاهما براحلتيهما صبيحة ليال ثلاث فارتحلا». رواه أحمد والبخاري.

٢/٢٣٦٥ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: ما بَعثَ اللَّهُ نبيّاً إلاَّ رَعَىٰ الغَنَم، فقالَ أصحابُهُ وَأَنْتَ؟ قالَ: نَعَمْ كُنت أرْعَاها على قَرَارِيطَ لأهلِ مَكَّةَ. رَواهُ أَحمَدُ والبُخاريُّ وابنُ ماجَه وقالَ سُوَيْدُ بنُ سَعِيدٍ يَعْنِي كُلَّ شاةٍ بِقِيْرَاطٍ، وقالَ إِبْرَاهيمُ الحَرْبِيُّ قَرَارِيطُ اسْمُ مَوضِعٍ.

٣/٢٣٦٦ ـ وعَنْ سويد بْنِ قَيْسٍ قالَ: جَلَبْت أنا وَمَخْرَمة العَبْدِيُّ بَزّاً مِنْ هَجَرَ فأَتَيْنا بِهِ مكَّةَ فَجاءَنا رسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمشي فَسَاوَمَنا سَرَاوِيلَ فَبِعْناهُ وَثَمَّ رجلٌ يَزِنُ بالأجْرِ فقالَ لهُ: زِنْ وَأَرْجِحْ. رَواهُ الخَمْسَةُ وصحَّحهُ التِّرمذِيُّ، وَفيهِ دَلِيلٌ على أَنَّ مَنْ وَكَّلَ رَجلاً في إعْطَاءِ شَيءٍ لآخَرَ ولَمْ يقَدِّرْ جازَ ويُحْمَلُ على ما يَتعارفُهُ النَّاسُ في مِثْلِهِ، وَيَشْهَدُ لذٰلِكَ حَديثُ جابرٍ في بيْعِهِ جَمَلَهُ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: «يا بِلالُ اقْضِهِ وزِدْهُ فأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنانيرَ وزَادَهُ قِيرَاطاً. رَواهُ البُخاريُّ ومُسلمٌ.

٤/٢٣٦٧ ـ وعَنْ رَافِعِ بْنِ رِفاعةَ قالَ: نَهانا النبيُّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الأمَةِ إلاَّ ما عَمِلَتْ بِيَدَيْها وقالَ هَكَذَا بأَصَابِعِهِ نَحْوَ الخبْزِ والغَزْلِ والنَّفْشِ، رَواهُ أَحمَدُ وَأَبُو دَاود.

٢ ـ بابُ ما جاءَ في كَسْبِ الحَجَّامِ

١/٢٣٦٨ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنْ كَسْبِ الحَجَّامِ وَمَهرِ البَغِيِّ وَثَمَنِ الكَلْبِ. رَواهُ أحمدُ.

اجرتوں کے مسائل

مباح نفع پر مزدوری جائز ہے

(۲۳۶۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (ہجرت والی حدیث میں) روایت ہے، انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنو دیل کے ایک آدمی کو راستہ بتانے کے لیے مزدوری پر مقرر کیا۔ یہ راستے کا ماہر تھا اور کافر تھا۔ دونوں نے اسے امین سمجھ کر اپنی سواریاں دے دیں اور تین دن کے بعد غارِ ثور پر آنے کا وعدہ لے لیا چنانچہ یہ حسبِ وعدہ دونوں سواریاں لے کر تیسرے دن کی صبح کو آ پہنچا اور دونوں (مدینہ) روانہ ہو گئے۔

(۲۳۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجا اس نے بکریاں چرائی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ میں مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط (دینار کا ۱/۲۴) پر چرایا کرتا تھا۔ حضرت سوید بن سعید نے فرمایا یعنی فی بکری ایک قیراط مزدوری تھی۔ حضرت ابراہیم حربی نے فرمایا قراریط ایک مقام کا نام ہے۔

(۲۳۶۶) حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں اور مخرمۃ العبدی ہجر سے مکہ میں کپڑا لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس پیدل آئے اور ہم سے کئی پائجاموں کا سودا کیا۔ ہم نے وہ کپڑا آپ کے ہاتھ بیچ دیا۔ وہاں ایک آدمی مزدوری پر وزن کیا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھکتا ہوا تولو۔

فقہ الحدیث: اس میں دلیل ہے کہ اگر کسی نے کسی کو ایک چیز کے دینے کے لیے وکیل بنایا اور وہ اسے متعین نہ کر سکا تو وکالت جائز ہے اور اسے اس چیز کے مثل پر جو لوگوں میں مشہور ہے محمول کیا جائے گا جیسا کہ جابر والی حدیث سے ان کے اپنے اونٹ کے بیچنے کے سلسلے میں ثابت ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال رضی اللہ عنہ انہیں ادا کر دو اور زیادہ دو چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے انہیں چار دینار دیے اور ایک قیراط (۱/۲۴ دینار) مزید دیا۔

(۲۳۶۷) حضرت رافع بن رفاعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا سوائے اس کمائی کے جسے وہ اپنے ہاتھوں سے کمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ہاتھوں سے اشارہ کر کے بتایا مثلاً روٹی پکانے یا سوت کاتنے یا روئی دھننے کی مزدوری وغیرہ حلال ہے۔

پچھنے (سینگی) لگانے والے کی مزدوری

(۲۳۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے والے کی کمائی سے، بدکار عورت کی کمائی سے اور کتے کی قیمت سے روکا۔

٢/٢٣٦٩ ـ وعَنْ رَافِعِ بْنِ خديجٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: «كَسْبُ الحَجّامِ خَبيثٌ ومَهرُ البغيِّ خَبيثٌ وَثَمَنُ الكَلْبِ خَبِيثٌ. رواهُ أحمَدُ وأبُو داوُدَ والتِّرمِذِيّ وصحَّحهُ والنَّسائيُّ ولفظُهُ: شَرُّ المكاسِبِ ثَمَنُ الكَلْبِ، وكَسبُ الحَجّامِ، ومَهرُ البَغِيِّ.

٣/٢٣٧٠ ـ وَعن مُحَيصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أنَّهُ كانَ لهُ غلامٌ حَجّامٌ فَزَجَرَهُ النبيُّ ﷺ عَنْ كَسبِهِ فقال ألا أُطْعِمُهُ أيْتاماً لي؟ قالَ: لا، قالَ: أفَلا أتَصَدَّقُ بِهِ؟ قالَ: لا، فَرَخَّصَ لهُ أنْ يعْلِفَهُ ناضِحَهُ. رَواهُ أحمدُ وفي لفظٍ: أنهُ استأْذَنَ النبيَّ ﷺ في إجارة الحَجّام فَنهاهُ عنها ولَمْ يَزلْ يَسْأَلُهُ فيها حتى قالَ اعْلِفْهُ ناضِحَكَ أو أطْعِمْهُ رَقِيقَكَ رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاودَ والترمذي وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٤/٢٣٧١ ـ وعَنْ أنَسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ احْتَجَمَ حَجَمَهُ أبُو طَيْبَةَ وأعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وكَلَّمَ مَواليَهُ فَخَفَّفُوا عنهُ. مُتَّفقٌ عَليهِ وفي لفظٍ: دَعا غُلاماً منا حَجَمَهُ فأعْطَاهُ أجرَهُ صَاعاً أو صَاعَيْنِ وكَلَّمَ مَوَالِيه أنْ يُخَفِّفُوا عَنهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ. رَواهُ أحمدُ والبُخاريُّ.

٥/٢٣٧٢ ـ وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ: احْتَجَمَ النبيُّ ﷺ وأعْطَى الحَجّامَ أجرَهُ ولَو كانَ سُحْتاً لم يُعطِهِ. رَواهُ أحْمَدُ والبُخاريُّ ومُسلمٌ ولفظهُ: حَجَمَ النبيَّ ﷺ عَبدٌ لِبَنِي بَيَاضَةَ فأعْطاهُ النبيُّ ﷺ أجرهُ وكَلَّمَ سيِّدَهُ فَخفَفَ عَنهُ مِنْ ضريبَتِهِ، ولو كانَ سُحْتاً لم يُعطِهِ النبيُّ ﷺ.

٣ ـ بابُ ما جاءَ في الأُجْرَةِ على القُرَبِ

١/٢٣٧٣ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ شِبلٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: اقرؤوا القُرآنَ ولا تَغْلُوا فِيهِ ولا تَجْفُوا عَنهُ ولا تأكُلوا بهِ ولا تَسْتَكْثِرُوا بهِ. رواهُ أحمدُ.

٢/٢٣٧٤ ـ وعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصيْنٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: اقرَؤوا القُرآنَ واسألُوا اللَّهَ بِهِ فإنَّ مِنْ بَعْدِكُم قوماً يَقْرَؤونَ القُرآنَ يَسألُونَ بِهِ النَّاسَ. رَواهُ أحمدُ والتِّرمذِيُّ.

٣/٢٣٧٥ ـ وعَنْ أبيِّ بْنِ كَعْبٍ قالَ: عَلَّمْت رَجلاً القُرآنَ فأهدَىٰ لِي قَوساً فذكَرْت ذٰلِكَ للنبيِّ ﷺ فقالَ إنْ أخذتَها أخَذتَ قَوساً مِنْ نارٍ فَرَدَدْتُها. رَواهُ ابْنُ ماجَه، ولأبِي دَاودَ وابْن ماجه نَحوَ ذٰلِكَ مِنْ حَدِيثِ عُبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قالَ النَّبيُّ ﷺ لِعُثمانَ بْنِ أبِي العَاصِ لا تَتَّخِذْ مُؤذِّناً يأخُذ على أذَانِهِ أجراً.

٤/٢٣٧٦ ـ وعَنِ ابنِ عبّاسٍ أنَّ نَفَراً مِنْ أصحابِ النبي ﷺ مَرُّوا بِماء فِيهِمْ لدِيغٌ أو سَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أهلِ الماءِ، فقالَ: هَل فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فإنَّ في الماءِ رجُلاً لدِيغاً أو سَلِيماً فانْطَلَقَ رجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ علىٰ شَاءٍ فجَاءَ بالشَّاءِ إلى

(۲۳۶۹) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے والے کی کمائی گندی ہے، بدکار عورت کی کمائی گندی ہے اور کتے کی قیمت گندی ہے۔ نسائی کے الفاظ یہ ہیں، بدترین کمائی کتے کی قیمت، پچھنے لگانے والے کی مزدوری اور زناکار عورت کا مہر (کمائی) ہے۔

(۲۳۷۰) حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کا ایک غلام پچھنے لگایا کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس پیشے پر ڈانٹا۔ اس نے عرض کی کیا میں یہ کمائی اپنے یتیموں پر خرچ نہ کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ اس نے عرض کی کیا خیرات کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیسے سے اونٹنی کو چارہ کھلانے کی اجازت دی۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنوں کی مزدوری کی اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا مگر وہ پوچھتے ہی رہے۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی کمائی اونٹ یا غلام کو کھلا دو۔

(۲۳۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ سے پچھنے لگوائے اور اسے کھانے کے لیے دو صاع دیے اور اس کے بارے میں اس کے مالکوں سے بات چیت کی تو انہوں نے اس کے ٹیکس میں تخفیف کر دی۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک غلام کو بلوایا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور اسے مزدوری میں ایک یا دو صاع غلہ دیا اور اس کے مالکوں سے بات چیت کی کہ اس کا ٹیکس ہلکا کر دیں۔

(۲۳۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو مزدوری دی۔ اگر حرام ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدوری نہ دیتے۔ بنو بیاضہ کے ایک غلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مزدوری دی اور اس کے مالک سے گفتگو کی اور اس نے اس کا ٹیکس ہلکا کر دیا۔ اگر مزدوری حرام ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدوری نہ دیتے۔

عبادتوں پر مزدوری

(۲۳۷۳) حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھو، اس میں غلو نہ کرو، نہ اس سے خشکی برتو، نہ اس سے کھاؤ اور نہ اس سے مال بڑھاؤ۔

(۲۳۷۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھو اور اس کے واسطے سے اللہ سے دعائیں مانگو۔ دیکھو تمہارے بعد ایک قوم آنے والی ہے جو قرآن پڑھے گی اور اس کے ذریعہ لوگوں سے مانگے گی۔

(۲۳۷۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا۔ میں نے ایک آدمی کو قرآن پڑھایا اس نے مجھے ایک کمان ہدیہ میں دی۔ میں نے اس کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا فرمایا اگر تم نے لے لی تو آگ کی کمان لی چنانچہ میں نے اسے واپس کر دی۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ کی عبادہ بن صامت والی حدیث بھی اسی کے ہم معنی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن ابی العاص سے فرمایا ایسا موذن مقرر نہ کرو جو اذان پر اجرت لے۔

(۲۳۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت ایک چشمے (گاؤں) سے گزری وہاں سانپ یا بچھو نے کسی کو ڈس لیا تھا۔ وہاں کا ایک آدمی ان (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے کہنے لگا کیا تم میں کوئی دَم کرنے والا بھی ہے؟ گاؤں میں ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے ڈس لیا ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک صحابی گیا، اس نے سورۂ فاتحہ پڑھی اس شرط پر کہ وہ اسے بکریاں دیں گے۔ چنانچہ وہ

أصحابِهِ فَكرِهُوا ذٰلِكَ، وقالُوا أَخَذْتَ علىٰ كِتَابِ اللّٰهِ أَجراً حتَّى قَدِمُوا المَدينَةَ، فقالُوا: يا رسُولَ اللّٰهِ أَخَذَ على كِتابِ اللّٰهِ أجراً، فقالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إنَّ احَقَّ ما أَخَذْتُمْ عَليهِ أَجْراً كِتابُ اللّٰهِ. رَواهُ البُخارِيُّ.

٥/٢٣٧٧ ـ وعَنْ أبي سَعيدٍ قالَ: انطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أصحابِ النبيِّ ﷺ في سَفْرَةٍ سَافَرُوها حتى نَزَلُوا علىٰ حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ العَرَبِ فاستَضَافُوهُمْ فأَبَوا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الحَيِّ فَسَعَوا لهُ بِكُلِّ شيْءٍ لا يَنْفَعُهُ شيءٌ، فقالَ بَعْضُهُمْ لو أَتَيْتُمْ هٰؤلاءِ الرَّهطِ الذينَ نَزلُوا لَعَلَّهُمْ أَنْ يَكُونَ عِندَهُمْ بَعْضُ شيْءٍ فأَتَوهُمْ فقالوا: يَا أَيُّها الرَّهطُ إنَّ سَيِّدَنا لدِغَ وسَعَيْنا لهُ بكلِّ شيْءٍ لا يَنفعُهُ، فَهَلْ عندَ أَحَدٍ مِنكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قالَ بعْضُهُمْ إنِّي واللّٰهِ لأرْقِي ولكِنْ واللّٰهِ لَقَدِ استَضَفْناكُمْ فلَمْ تُضِيفُونا، فَما أَنا بِراقٍ لَكُمْ حتى تَجْعَلُوا لنا جُعلاً. فصَالحُوهُمْ على قطيعٍ مِنْ غَنَمٍ فانْطَلَقَ يَتْفُلُ عليهِ ويَقرَأُ: الحَمْدُ للّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ، فكأنَّما نُشِطَ مِنْ عِقالٍ فانطَلَقَ يَمْشِي وما بِهِ قَلَبَةٌ قالَ فاوفَوهُمْ جعْلَهُمْ الذِي صَالحُوهُمْ عَليهِ، فقالَ بَعْضُهُم: اقتَسِمُوا، فقالَ الذِي رَقَي: لا تَفْعَلُوا حتىٰ نأتِي النبيَّ ﷺ فَنذْكَرُ لهُ الذي كانَ، فَنَنْظُرُ الذِي يأمُرُنا، فَقَدِمُوا علىٰ النبيِّ ﷺ فَذَكَرُوا لهُ ذلِكَ، فقالَ: «وما يُدْرِيكَ أنَّها رُقيةٌ، ثمَّ قالَ: قَدْ أَصَبْتُمْ اقْتَسِمُوا واضرِبُوا لي مَعَكُمْ سَهماً» وضَحِكَ النبيُّ ﷺ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ النَّسائيَّ وهٰذَا لفظُ البخاريِّ وهُوَ أَتَمُّ.

٦/٢٣٧٨ ـ وعَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عمِّهِ أنهُ أَتَىٰ النبيَّ ﷺ ثمَّ أَقبَلَ رَاجِعاً مِنْ عِنْدِهِ، فَمَرَّ علىٰ قَومٍ عندَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ موثَقٌ بالحَدِيدِ، فقالَ أَهلُهُ إنَّا قَدْ حُدِّثْنا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ، فَهَلْ عندَكَ شيْءٌ تُدَاوِيهِ؟ قالَ: فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ ثلاثةَ أيَّامَ كُلَّ يَومٍ مَرَّتَيْنِ فَبَرَأَ فأَعْطَونِي مِائَتَيْ شَاةٍ فأَتَيت النبيَّ ﷺ فأَخْبَرْتُهُ، فقالَ: خُذها فَلَعَمْري مَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ فقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ. رواهُ أحمدُ وأبو دَاوُدَ، وقَدْ صَحَّ أنَّ النبيَّ ﷺ زَوَّجَ امْرَأَةً رَجُلاً علىٰ أَنْ يُعَلِّمَها سُوَراً مِنَ القُرْآنِ، ومَنْ ذَهَبَ إلىٰ الرُّخْصةِ لِهٰذه الأحاديثِ حَمَلَ حَديثَ أُبَيّ وعُبَادَةَ علىٰ أَنَّ التَّعلِيمَ كانَ قَدْ تَعَيَّنَ علَيْهِما وحَمَلَ فِيما سِوَاهُما مِنَ الأَمرِ والنَّهي علىٰ النَّدْبِ والكَرَاهَةِ.

٤ ـ بابُ النَّهي أَنْ يكونَ النَّفعُ والأَجْرُ مجهولاً وجوازُ استئجارِ الأجيرِ بطعامِهِ وكِسْوَتِهِ

١/٢٣٧٩ ـ عَنْ أبي سَعيدٍ قالَ: نَهَىٰ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اسْتِئْجَارِ الأجيرِ حتَّىٰ يُبَيِّنَ لهُ أَجْرُهُ، وعَنِ النَّجشِ واللَّمْسِ وإلْقَاءِ الحَجَرِ. رَواهُ أحمَدُ.

٢/٢٣٨٠ ـ وعَنْ أبي سَعيدٍ أَيْضاً قالَ: نَهَىٰ عَنْ عَسبِ الفَحْلِ وعَنْ قَفيزِ

اپنے رفقاء کے پاس بکریاں لایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس مزدوری کو مکروہ سمجھا اور کہنے لگے تم نے اللہ کی کتاب پر مزدوری لی ہے۔ پھر جب سب مدینہ پہنچے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی کتاب پر مزدوری لی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس چیز کی مزدوری لینے کا تم سب سے زیادہ حق رکھتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

(۲۳۷۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کسی سفر پر گئی اور عرب کے ایک قبیلے کے قریب جا ٹھہری اور اس قبیلے کے مہمان بننے کی خواہش کی۔ قبیلے والوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کیا۔ اس دوران قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا۔ اس کا ہر چند علاج کیا مگر کسی سے فائدہ نہ ہوا۔ کسی نے کہا کیا اچھا ہوا گر ان لوگوں کے پاس جاؤ جو یہاں اترے ہوئے ہیں۔ شاید ان کے پاس کوئی چیز ہو۔ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے سردار کو ڈس لیا گیا ہے۔ ہم نے اس کا ہر چند علاج کیا ہے اس کو کسی چیز سے فائدہ نہیں ہوا کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ایک صحابی نے فرمایا میں دَم کرتا ہوں چونکہ ہم نے مہمان بننے کی خواہش کی اور تم نے ہمیں مہمان نہیں رکھا۔ اس لیے میں دَم نہ کروں گا جب تک مزدوری مقرر نہ کر دو۔ پھر انہوں نے بکریوں کے ریوڑ پر معاملہ کر لیا۔ وہ گئے اور اس پر اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن. پڑھ کر تھتکارنے لگے گویا وہ کھول دیا گیا (آرام ہو گیا) اور چلنے پھرنے لگا اور کوئی شکایت نہ رہی۔ پھر سردار کے حکم سے انہیں پوری مزدوری مل گئی۔ بعض نے کہا بکریاں آپس میں بانٹ لو مگر دم کرنے والے صحابی بولے تقسیم نہ کرو یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جا کر اس کا ذکر کریں اور دیکھیں آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کے پاس آ کر اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ فاتحہ دَم کرنے کی سورت ہے؟ پھر فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ بکریاں بانٹ لو، میرا بھی حصہ لگانا اور آپ ﷺ ہنسنے لگے۔

(۲۳۷۸) حضرت خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ وہ (علاقہ بن صحار) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر وہاں سے واپس آ رہے تھے۔ راستے میں ایک قوم سے گزرے جن کے پاس زنجیروں میں بندھا ہوا ایک پاگل تھا۔ پاگل کے گھر والوں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارے نبی بھلائی لے کر آئے ہیں کیا تمہارے پاس کچھ ہے کہ اس سے اس کا علاج کر سکو۔ فرماتے ہیں میں نے اس پر تین دن تک روزانہ دو دو بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ دیوانہ ٹھیک ہو گیا۔ انہوں نے مجھے دو سو بکریاں دیں۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو اس کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا بکریاں لے لو۔ مجھے عمر دینے والے کی قسم! لوگ تو جھوٹے منتروں سے کھاتے ہیں تم نے تو صحیح طریقے سے دم کر کے کھایا۔ یہ صحیح ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک عورت کا نکاح اس شرط پر کرا دیا کہ شوہر اسے قرآن کی کچھ سورتیں سکھا دے۔

فقہ الحدیث: ان احادیث کی وجہ سے جس نے عبادتوں پر اجرت کی رخصت دی ہے انہوں نے حضرت اُبی اور حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ والی حدیثوں کو اس پر محمول کیا ہے کہ ان دونوں بزرگوں پر خالص اللہ کے لیے تعلیم متعین تھی اور ان دونوں کے علاوہ احادیث میں امر و نہی استحباب اور کراہت پر محمول ہے۔

مجہول نفع و اُجرت کا حکم

(۲۳۷۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مزدور کو مزدوری پر لینے سے منع فرمایا یہاں تک کہ مزدوری نہ بتا دی جائے (اسی طرح) بیع نجش (تیز نرخ سے ہونے والی) سے، بیع لمس سے اور بیع حصاۃ (کنکری) سے منع فرمایا۔

(۲۳۸۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے سانڈ کی نسل کشی کی اجرت سے اور آٹا پیسنے والے کے پیمانے سے منع فرمایا۔

الطَّحَّانِ. رَواهُ الدَّارَقُطنيُّ، وفَسَّرَ قَومٌ قَفِيزَ الطَّحَّانِ بِطَحْنِ الطعام بِجُزْءٍ مِنْهُ مَطْحُوناً لِما فيهِ مِنَ اسْتِحْقَاقِ طَحْنِ قَدْرِ الأَجْرَةِ، لِكُلِّ واحِدٍ مِنهُما عَلىٰ الآخَرِ: وذلكَ مُتَناقِضٌ، وقِيلَ: لا بَأْسَ بِذَلِكَ مَعَ العِلْمِ بِقَدْرِهِ، وإنَّما المَنْهِيُّ عَنهُ طَحْنُ الصُّبْرَةِ لا يُعْلَم كَيْلُها بِقَفِيزٍ مِنْها وإِنْ شَرَطَ حَبّاً لأَنَّ ما عَدَاهُ مَجْهُولٌ فَهُوَ كَبَيْعِها إلاّ قَفِيزاً مِنْها.

٣/٢٣٨١ ـ وعَنْ عُتْبَةَ بْنِ الندر فقالَ: كُنّا عِنْدَ النبيِّ ﷺ فَقَرأ: ﴿طسٓ﴾ [النمل: ١] حتّى بَلَغَ قِصَّةَ مُوسَىٰ عَلَيهِ السَّلامُ فقالَ: إنَّ مُوسَىٰ أَجَرَ نَفسَهُ ثَمانَ سِنِينَ أو عَشرَ سِنِينَ عَلىٰ عِفَّةِ فَرْجِهِ وطعَامِ بَطْنِهِ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه.

٥ ـ بابُ الاستئجارِ علىٰ العملِ مُياوَمَةً أو مُشاهَرَةً أو مُعاوَمَةً أو مُعادَدَةً

١/٢٣٨٢ ـ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّهُ عنهُ قالَ: جُعتُ مَرَّةً جُوعاً شَديداً، فَخَرَجْت لِطَلَبِ العَمَلِ في عَوَالِي المَدِينَةِ فإذَا أنا بامْرَأةٍ قَدْ جَمَعَتْ مَدَراً فظَنَنتُها تُريدُ بَلَّهُ فَقَاطَعْتُها كُلَّ ذَنُوبٍ عَلىٰ تَمْرَةٍ، فَمدَدْت سِتةَ عَشرَ ذَنُوباً حتّىٰ مَجِلَتْ يَدَايَ، ثُمّ أَتَيْتُها فَعَدَتْ لي سِتَّ عَشْرَةَ تَمْرَةً فَأَتَيْت النبيَّ ﷺ فأخْبَرْتُهُ فَأَكَلَ مَعي مِنْها. رَواهُ أحمَدُ.

٢/٢٣٨٣ ـ وعَنْ أَنس: لَمَّا قَدِمَ المُهاجِرونَ مِنْ مَكَّةَ المَدِينَةَ قَدِموا ولَيْسَ بأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ فكَانَتِ الأَنْصَارُ أَهلَ الأَرْضِ والعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الأَنصارُ عَلىٰ أَنْ أَعْطُوهُمْ نِصْفَ ثِمارِ أَموالِهِمْ كُلَّ عامٍ ويَكْفُوهُمُ العَمَلَ وَالمؤنَةَ. أَخْرَجاهُ، قالَ البُخاريُّ وقالَ ابْنُ عُمَرَ أَعْطَىٰ النبيُّ ﷺ خَيْبَرَ بَالشَّطْرِ فَكانَ ذٰلِكَ عَلىٰ عَهدِ النبيِّ ﷺ وأَبي بَكرٍ وصَدْرٍ مِنْ خِلافَةِ عمَرَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّ أَبا بَكْرٍ وعُمَرَ جَدَّدَا الإجَارَةَ بَعْدَما قُبِضَ النبيُّ ﷺ.

٦ ـ بابُ ما يُذْكَرُ في عَقْدِ الإجَارَةِ بلفظِ البيعِ

١/٢٣٨٤ ـ عَنْ سَعيدِ بْنِ مِيناءَ عَنْ جابرٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ كانَ لهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْها أو لِيُزْرِعْها أَخاهُ ولا تَبِيعُوها قِيلَ لِسَعيدٍ ما لا تبيعُوها يَعْني الْكراءَ قالَ نَعَمْ. رَواهُ أحمدُ ومُسلمٌ. قد تقدَّم الكلامُ على ما اشْتَمَلَ عليهِ الحديثُ في المزَارَعَةِ وأعادَهُ المصنِّفُ هَهُنا للاستدلالِ بِهِ علىٰ صِحَّةِ إطلاقِ لفظِ البيعِ على الإجارَةِ وهُوَ مجازٌ مِنْ بابِ إطْلاقِ الحُكْمِ على الشيءِ وهُوَ لِما هُوَ مِنَ الأشياءِ التَّابِعَةِ لهُ كإطْلاقِ البيعِ هُنا على الأرضِ وهُوَ لِمَنْفَعَتِها.

٧ ـ بابُ الأجيرِ على عملٍ مَتَىٰ يَسْتَحِقُّ الأجْرَةَ وحُكْم سِرَايَةِ عَمَلِهِ

١/٢٣٨٥ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ: يقولُ اللّهُ عَزَّ وَجل: ثَلاثَةٌ

فقہ الحدیث: بعض لوگوں نے قفیز طحان کی تفسیر اناج پیسنے کی مزدوری پیسنے والے کے پیانے سے پسا ہوا آٹا دینے سے کی ہے کیونکہ اس میں مزدوری کے آٹے کے اندازے سے ہر ایک کا دوسرے پر حق ہے اور یہ متناقض ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کے اندازے کا علم ہو۔ ممانعت تو ایسے اناج کے ڈھیر کے پیسنے کی ہے جس کا ماپ قفیز سے معلوم نہ ہوا گرچہ ایک دانے کی شرط ہو کیونکہ اس کا ماسوا مجہول ہے تو وہ ایسے ہو گیا جیسے اس ڈھیر کو بیچنا علاوہ ایک قفیز کے۔

(۲۳۸۱) حضرت عقبہ بن ندر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے طسٓ پڑھی، یہاں تک کہ آپ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے پر پہنچے تو فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ یا دس سال اپنی شرمگاہ کی عفت کے لیے اور پیٹ کے کھانے کے لیے اپنے آپ کو مزدور رکھا۔

کسی کام کی روزانہ یا ماہانہ یا سالانہ یا کام کی تعداد کے مطابق اجرت لینا

(۲۳۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک دفعہ میں بھوک کی شدت سے بے تاب ہو کر مدینہ کے آس پاس کام ڈھونڈھنے کی غرض سے نکلا۔ میں نے دیکھا ایک عورت نے ڈھیلے جمع کر رکھے ہیں۔ میں نے خیال کیا شاید یہ انہیں بھگونا چاہتی ہے۔ میں نے فی ڈول ایک کھجور پر معاملہ کر لیا چنانچہ میں نے سولہ ڈول کھینچے یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے۔ پھر میں اس کے پاس آیا تو اس نے مجھے سولہ کھجوریں گن کر دے دیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے بھی میرے ساتھ ان میں سے کھجوریں کھائیں۔

(۲۳۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مہاجرین مکہ سے مدینہ میں بالکل خالی ہاتھ آئے تھے۔ انصار کے پاس زمین و جائداد تھی۔ انہیں انصار نے اس شرط پر (باغ وغیرہ) دے دیے کہ کام وہ کریں اور سالانہ پیداوار میں آدھا آدھا بانٹ لیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کو آدھی پیداوار پر دے دیا تھا۔ چنانچہ وہ عہد رسالت میں، عہد صدیقی اور عہد فاروقی کی ابتدا میں (آدھے پر ہی) رہا۔ اس کا ذکر نہیں کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاملے کی تجدید کی تھی۔

عقد اجارہ (مزدوری کا معاملہ) لفظ بیع سے بھی منعقد ہو جاتا ہے

(۲۳۸۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس کسی کے پاس فالتو زمین ہو تو اسے اس میں کھیتی باڑی کرنی چاہیے یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لیے دے دے اور اس کو بیچو نہیں۔ حضرت سعید سے پوچھا گیا نہ بیچنے کا کیا مطلب ہے؟ یعنی کرائے پر نہ اٹھائے؟ فرمایا ہاں۔

مزدور کو کب اجرت دی جائے؟

(۲۳۸۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے

أنا خَصْمُهُمْ يومَ القِيامَةِ ومَنْ كُنت خَصْمَهُ خَصَمْتُهُ، رَجُلٌ أَعْطَىٰ بي ثمَّ غَدَرَ، ورَجُلٌ بَاعَ حُرًّا وأَكَلَ ثَمَنَهُ، ورَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجيراً فاسْتَوفَىٰ مِنهُ وَلَمْ يُوَفِّهِ أَجْرهَ. رَواهُ أَحْمَدُ والبُخَارِي.

٢٣٨٦/٢ - وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ في حَديثٍ لهُ عَنِ النبيِّ ﷺ أنَّهُ يُغْفَرُ لأُمَّتِهِ في آخِرِ لَيْلةٍ مِنْ رَمَضانَ، قيلَ يا رسُولَ اللّهِ أهِيَ لَيْلَةُ القَدْرِ؟ قالَ لا، ولٰكِنِ العَامِلُ إنَّما يُوَفيَّ أَجْرهُ إذَا قَضىٰ عَمَلَهُ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٢٣٨٧/٣ - وعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النبي ﷺ قالَ: مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنهُ طِبٌّ فَهوَ ضامِنٌ. رَواهُ أَبُو دَاودَ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجه.

میں قیامت کے دن تین آدمیوں سے جھگڑوں گا ایک تو اس سے جس کو میری وجہ سے دیا گیا پھر اس نے غداری کی (عہد کے بعد بدعہدی کی) ایک اس شخص سے جس نے آزاد کو فروخت کر دیا اور اس کی قیمت ہضم کر لی اور ایک اس سے جس نے مزدور سے پورا پورا کام لیا اور اس کی پوری مزدوری نہیں دی۔

(۲۳۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو رمضان کی آخری رات میں بخشا جاتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! کیا وہ رات شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں۔ لیکن جب مزدور اپنا پورا پورا کام کر لیتا ہے تو اسے پوری پوری مزدوری دی جاتی ہے۔

(۲۳۸۷) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کا علاج کیا اور وہ طبابت کو نہیں جانتا تھا تو وہ ذمہ دار ہے۔

٢٠ ـ كتاب الوديعة والعاريّة

١/٢٣٨٨ ـ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده: «أن النبي ﷺ قال: لا ضمان على مؤتَمَنٍ». رواه الدارقطني.

٢/٢٣٨٩ ـ وعَنْ أبي هريرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: أدِّ الأمانَةَ إلى مَنِ ائتَمَنَكَ، وَلا تَخُنْ مَنْ خانكَ. رَواهُ أبُو دَاودَ والتِّرمِذيُّ وقالَ حَديثٌ حَسَنٌ.

٣/٢٣٩٠ ـ وعَنْ الحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: عَلى اليدِ ما أخَذَت حتى تؤدِّيَهُ. رَواهُ الخمْسةُ إلاَّ النَّسائي زادَ أبُو داوُد والتِّرمِذيُّ: قالَ قَتادةُ: ثمَّ نَسِيَ الحَسَنُ فقالَ هُو أمِينُكَ لا ضَمانَ عَلَيْهِ يَعْني العَارِيَةَ.

٤/٢٣٩١ ـ وعَنْ صَفْوَانَ بنِ أُميَّةَ أنَّ النبيَّ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْهُ يَومَ حُنينٍ أدْرُعاً، فقالَ أغصْباً يا مُحمَّدُ؟ قالَ بَلْ عاريَةٌ مَضْمُونَةٌ، قالَ فَضَاعَ بَعْضُها فَعَرَض عَلَيهِ النبيُّ ﷺ أنْ يَضْمَنَها لهُ، فقالَ أنا اليَومَ في الإسْلامِ أرْغَبُ. رَواهُ أحمَدُ وأبُو داوُدَ.

٥/٢٣٩٢ ـ وعَنْ أنَسٍ بْنِ مالِكٍ قالَ: كانَ فَزَعٌ بالمَدِينَةِ فاسْتَعارَ النبيُّ ﷺ فَرَساً مِنْ أبي طَلْحَةَ يُقالُ لهُ المَنْدُوبُ فَرَكِبَهُ فلمَّا رجَعَ قالَ ما رأيْنا مِنْ شَيْءٍ وإنْ وَجَدْناهُ لَبَحراً. متَّفقٌ عَلَيهِ.

٦/٢٣٩٣ ـ وعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: كُنَّا نَعُدُّ الماعُونَ على عَهدِ رسولِ اللَّهِ ﷺ عاريَةَ الدَّلْوِ والقِدْرِ. رَواهُ أبو داودَ.

٧/٢٣٩٤ ـ عَنْ عائِشةَ أنَّها قالَتْ وعلَيْها دِرْعٌ قِطْرِيٌّ ثَمَنَ خَمْسةِ دَرَاهِمَ كانَ لي منهنَّ دِرْعٌ على عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فما كانَتِ امْرَأَةٌ تَقَيَّنُ بالمَدِينَةِ إلاَّ أرْسلَتْ إليَّ تَسْتَعيرُهُ. رَواهُ أحمَدُ والبُخاريُّ.

٨/٢٣٩٥ ـ وعَنْ جابرٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: ما مِنْ صاحبِ إبِلٍ، ولا بَقَرٍ، ولا غَنَمٍ لا يُؤدِّي حَقَّها إلاَّ أُقْعِدَ لها يَومَ القِيامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَات الظِّلْفِ بِظِلْفِها وتَنْطَحُهُ ذَات القَرْنِ لَيْسَ فيها يَومئِذٍ جَماءُ، ولا مكْسُورةُ القَرْنِ، قلْنا يا رَسُولَ اللَّهِ وما حَقُّها؟ قالَ إطْرَاقُ فَحْلِها وإعارَةُ دَلْوِها ومِنْحَتُها وحَلْبُها على الماءِ وحَمْلٌ عَلَيْها في سَبِيلِ اللَّهِ. رَواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ.

امانت اور عاریت کے مسائل

(۲۳۸۸) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امانت رکھنے والے پر ضمانت نہیں۔

(۲۳۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تمہارے پاس امانت رکھے تو اس کی امانت ادا کر دو اور اگر کوئی تم سے خیانت کرے تو تم اس سے خیانت نہ کرو۔

(۲۳۹۰) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نے جو کچھ لیا ہے وہ اسی کے ذمے ہے۔ یہاں تک کہ اسے ادا کر دے۔ ابوداؤد اور ترمذی نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر حضرت حسن بھول گئے اور کہا وہ تمہارا امین ہے اس پر ضمانت نہیں یعنی جس کے پاس تمہاری مانگی ہوئی چیز ہے۔

(۲۳۹۱) حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اس سے زرہیں مانگ کر لیں۔ اس نے پوچھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا زبردستی لے رہے ہو فرمایا نہیں بلکہ مانگی ہوئی چیز کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ کچھ زرہیں کھو گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بدلہ کی زرہیں دینی چاہیں مگر حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کی آج مجھے ان سے زیادہ اسلام کی رغبت ہے۔

(۲۳۹۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا (ایک دفعہ) مدینہ میں گھبراہٹ پھیل گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مندوب نامی گھوڑا مانگا اور اس پر سوار ہو کر (تحقیق کے لیے) چلے گئے، پھر جب واپس آئے تو فرمایا (گھبراؤ نہیں) کوئی بات نہیں ہے اور اس گھوڑے کو تو ہم نے ہوا سے باتیں کرتا ہوا پایا ہے۔

(۲۳۹۳) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم عہد رسالت میں ماعون سے مراد (یعنی آیت وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کی تفسیر میں) ڈول اور ہانڈی کا مانگنا لیا کرتے تھے۔

(۲۳۹۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے جب کہ وہ پانچ درہم کا قیمتی موٹا کرتا پہنے ہوئے تھیں، فرمایا کہ عہدِ رسالت میں میرے پاس ایک ایسا ہی کُرتا تھا مدینہ کی کوئی عورت بناؤ سنگار کرنا چاہتی تو وہ مجھ سے مانگ کر پہنتی تھی۔

(۲۳۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی انہوں نے فرمایا ہر اونٹ والے یا گائے والے یا بکری والے کو جوان کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن یقیناً ایک ہموار و چٹیل میدان میں بٹھایا جائے گا۔ کھروں والے جانور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور سینگوں والے جانور اپنے سینگوں سے ماریں گے جن میں بے سینگوں کا یا ٹوٹے ہوئے سینگوں کا کوئی جانور نہ ہوگا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ان کا حق کیا ہے؟ فرمایا (نسل کشی کے لیے) سانڈ کو چھوڑنا، مانگنے پر استعمال کے لیے ڈول دے دینا اور کسی مسکین کو دودھ کا جانور دودھ پینے کے لیے دے دینا انہیں پانی پر دوہنا اور ان پر اللہ کی راہ میں سوار کرنا۔

٢١ ـ كتاب إحياء الموات

١/٢٣٩٦ ـ عن جابر: أن النبي ﷺ قال «من أحيا أرضاً ميتة فهي له». رواه أحمد والترمذي وصححه. وفي لفظ: «من أحاط حائطاً على أرض فهي له». رواه أحمد وأبو داود، ولأحمد مثله من رواية سمرة.

٢/٢٣٩٧ ـ وعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أحْيَا أرْضاً مَيْتَةً فَهِيَ لهُ وليسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُدَ والترْمذِيُّ.

٣/٢٣٩٨ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَمَرَ أرْضاً ليْسَتْ لأحَدٍ فَهُو أحَقُّ بِها. رَواهُ أحمَدُ والبُخاريُّ.

٤/٢٣٩٩ ـ وعَنْ أسْمرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قالَ: أتَيْت النبيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ، فقالَ مَنْ سَبَقَ إلى ما لَمْ يَسْبِقْ إليهِ مُسلِمٌ فَهُوَ لهُ قالَ فخَرَجَ النَّاسُ يَتَعادونَ يَتَخاطونَ. رَواهُ أبُو داوُد.

١ ـ باب النَّهي عَنْ مَنْعِ فَضْلِ الماءِ

١/٢٤٠٠ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: لا تَمْنعُوا فضْلَ الماءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ الْكَلأَ. مُتَّفقٌ عَليهِ. ولِمُسلم: لا يُبَاعُ فضلُ الماءِ لِيُبَاعَ بهِ الْكَلأُ، وللبُخاريِّ: لا تمنعوا فضْلَ الماءِ لتمنعوا بِهِ فضلَ الكَلإِ.

٢/٢٤٠١ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: نَهى رسولُ اللّهِ ﷺ أنْ يُمنعَ نَقْعُ البِئرِ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه.

٣/٢٤٠٢ ـ وعَنْ عَمرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ مَنَعَ فضْلَ مائِهِ أو فضلَ كَلئِهِ منَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وجلَّ فضْلَهُ يومَ القِيامَةِ. روَاهُ أحمدُ.

٤/٢٤٠٣ ـ وعَنْ عُبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أنَّ رسولَ اللَّهِ ﷺ قَضى بَيْنَ أهلِ المَدِينَةِ في النَّخلِ أَنْ لا يُمنعَ نَقعُ بئرٍ، وقَضى بيْنَ أهلِ البَادِيَةِ أنْ لا يُمْنَعَ فضلُ ماءٍ لِيُمْنَعَ بِهِ الكَلأُ. رواهُ عبدُ اللَّهِ بْنُ أحمدَ في المُسْنَدِ.

بنجر زمین کو قابلِ کاشت بنانا

(۲۳۹۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بنجر (غیر مملوکہ) زمین کو قابلِ کاشت بنالیا وہ اسی کی ہے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں جس نے کسی زمین پر احاطہ کھینچ لیا وہ اسی کی ہے۔ احمد میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس کی ہم مثل ہے۔

(۲۳۹۷) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بنجر زمین کو قابلِ کاشت بنالیا وہ اسی کی ہے۔ اس میں ظالم کا کوئی حق نہیں۔

(۲۳۹۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جس نے غیر مملوکہ زمین آباد کی وہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۳۹۹) حضرت اسمر بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان کسی (کھیت کو آباد کرنے کے) کام میں پہل کرے گا وہ کھیت اسی کا ہے۔ فرماتے ہیں یہ سن کر لوگ دوڑ کر نکلے اور خط کھینچنے لگے (حد بندی کرنے لگے)۔

(جنگل میں) بچے ہوئے پانی کا مطلب اور اس کا حکم

(۲۴۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے ہوئے پانی کو نہ روکو تاکہ تم اس کی وجہ سے گھاس روک لو۔ مسلم میں ہے کہ بچا ہوا پانی نہ بیچا جائے تاکہ اس کی وجہ سے گھاس روکی جائے۔ بخاری میں ہے بچا ہوا پانی نہ روکو تاکہ تم اس کی وجہ سے فالتو گھاس روک لو۔

(۲۴۰۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کنویں کا بچا ہوا پانی روکا جائے۔

(۲۴۰۲) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جس نے بچا ہوا پانی یا فالتو گھاس روک لی اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنا فضل روک لے گا۔

(۲۴۰۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے باغوں کے بارے میں مدینہ والوں میں فیصلہ فرمایا کہ کنویں کا بچا ہوا پانی نہ روکا جائے اور دیہاتیوں میں فیصلہ کیا کہ بچا ہوا پانی نہ روکا جائے تاکہ اس کی وجہ سے گھاس روک لی جائے۔

٢ ـ بابُ الناس شُرَكاءُ في ثلاثٍ، وشُرب الأرْضِ العُلْيَا قبل السُّفْلَى إذا قلَّ الماءُ أو اختلفُوا فيهِ

١/٢٤٠٤ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قال: لا يُمْنعُ الماءُ والنَّارُ والكَلاءُ. رواهُ ابْنُ ماجَه.

٢/٢٤٠٥ ـ وعَنْ أبي خِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ أَصحابِ النبيِّ ﷺ قالَ قالَ رسولُ اللَّهِ ﷺ المُسْلِمُونَ شُرَكاءُ في ثلاثةٍ في الماءِ والكَلاءِ والنَّارِ. رَواهُ أحمَدُ وأَبُو داودَ ورَواهُ ابْنُ ماجَه مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عبَّاسٍ، وزَادَ فيهِ: وثمنُهُ حَرَامٌ.

٣/٢٤٠٦ ـ وعَنْ عبادَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قضى في شُرْبِ النَخْلِ مِنَ السَّيْلِ أَنَّ الأعْلَى يَشْرَبُ قبْلَ الأسَفلِ، ويُتْرَكُ الماءُ إلى الْكعْبَيْنِ، ثمَّ يُرْسَلُ الماءُ إلى الأسْفلِ الذِي يليهِ وكَذلِكَ حتى تَنْقَضِيَ الحَوَائِطُ أو يَفْنَى الماءُ. رَواهُ ابْنُ ماجَه وعبدُ اللَّهِ بْنُ أَحمَدَ.

٤/٢٤٠٧ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ شعَيْبٍ عن أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قَضى في سَيْلِ مَهزُورٍ أنْ يُمسَكَ حتى يَبلُغَ الكَعبينِ، ثمَّ يُرْسَلُ الأعلى على الأسَفَلِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

٣ ـ بابُ الحِمَى لِدَوَابِّ بيتِ المالِ

١/٢٤٠٨ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ حمَى النَّقيعَ لِلْخَيْلِ خَيْلِ المُسْلِمِينَ. رَواه أحمَدُ. والنَّقيعُ بالنونِ مَوضعٌ مَعْرُوفٌ.

٢/٢٤٠٩ ـ وعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ حَمَى النَّقيعَ، وقالَ لا حِمى إلا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ. رَواهُ أَحمَدُ وأَبُو دَاودَ، ولِلبُخاريِّ مِنهُ: لا حِمى إلاَّ لِلَّهِ ولِرَسُولِه، وقالَ بلَغنا أَنَّ النبيَّ ﷺ حمى النَّقيعَ وأَنَّ عُمَرَ حمى شَرَفَ والرَّبذَةَ.

٣/٢٤١٠ ـ وعَنْ أَسْلَم مَولىٰ عُمَرَ أن عُمَرَ استَعْملَ مَولى لهُ يُدْعى هُنَيًّا على الحِمَى، فقالَ يَا هُنَيُّ اضمُمْ جَناحَكَ على المُسْلِمينَ واتَّقِ دَعْوَةَ المَظْلُومِ فإن دَعْوَةَ المَظْلُومِ مُسْتَجابَةٌ وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةَ ورَبَّ الغُنَيْمَةِ وإيَّايَ، ونَعَمَ ابْنِ عَوفٍ، ونَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ فإِنَّهما إنْ تَهلِكْ ماشِيَتُهُما يَرْجِعانِ إلى نَخْلٍ وَزَرْعٍ، ورَبُّ الصُّرَيْمةِ ورَبُّ الغُنَيْمَةِ إنْ تَهلِكْ ماشِيَتُهُما يأتيني بِبَنيهِ يقُولُ يا أَمِيرَ المُؤمِنينَ أَفَتارِكُهُمْ أَنا لا أبا لَكَ؟ فالماءُ والْكَلأُ أَيْسَرُ عليَّ مِنَ الذَّهَبِ والوَرِقِ وايْمُ اللَّهِ إنَّهُمْ لَيَرونَ أَنِّي قَدْ ظَلَمتُهُمْ إنَّها لَبِلادُهُمْ قاتَلُوا عَلَيْها في الجَاهِلِيَّةِ وأَسْلَمُوا عَلَيْها في الإِسْلامِ وَالذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لولا المالُ الذي أحمِلُ عَليهِ في سَبيلِ اللَّهِ ما حَمَيْت عليْهِمْ مِنْ بِلادِهِمْ شَيئاً. رَواهُ البُخاريُّ.

تین چیزوں میں سب شریک ہیں الخ

(۲۴۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی، آگ اور گھاس نہ روکا جائے۔

(۲۴۰۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں، پانی میں، گھاس میں اور آگ میں۔ ابن ماجہ نے اس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ ان کی قیمت حرام ہے۔

(۲۴۰۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باغوں کو نالیوں سے پانی دینے کے بارے میں فیصلہ کیا کہ پہلے والے کو پچھلے والے سے پہلے ٹخنوں تک پانی چھوڑا جائے پھر بعد والے کو جو اس کے متصل ہے چھوڑ دیا جائے اسی طرح کرتے رہو یہاں تک کہ کھیت یا پانی ختم ہو جائے۔

(۲۴۰۷) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہروں کے پانی کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ پانی روک لیا جائے یہاں تک کہ ٹخنوں تک پہنچ جائے پھر وہ نیچے کی طرف چھوڑ دیا جائے۔

بیت المال کے جانوروں کے لیے چراگاہ

(۲۴۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو مسلمانوں کے گھوڑوں کے لیے چراگاہ بنا دیا تھا۔ نقیع مشہور مقام ہے۔

(۲۴۰۹) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو چراگاہ مقرر فرمایا اور فرمایا کہ چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول ہی کے لیے ہے۔ بخاری میں اسی سے ہے کہ چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔ اور امام بخاری نے فرمایا ہمیں خبر ملی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شرف اور ربذہ کو چراگاہ بنایا تھا۔

(۲۴۱۰) حضرت اسلم مولیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آزاد کردہ غلام ہنیا کو ایک چراگاہ کا عامل بنایا اور فرمایا ہنیا! مسلمانوں سے اپنا بازو روک لو اور مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اونٹوں اور بکریوں والوں کو داخل کر لو اور ابن عوف و ابن عفان کے اونٹوں سے چراگاہ محفوظ رکھو کیونکہ اگر ان کے جانور ہلاک ہو گئے تو کھجوروں کے باغوں اور کھیتوں کی طرف لوٹ جائیں گے اور اگر اونٹوں اور بکریوں والوں کے جانور ہلاک ہو گئے تو اپنے اہل وعیال کو لے کر میرے پاس آئیں گے اور مجھ سے مانگیں گے اور کہیں گے اے امیر المومنین......! تو کیا میں ان (بال بچوں) کو (یوں ہی بے آسرا) چھوڑ دوں؟ میرے لیے پانی اور گھاس سونے چاندی سے زیادہ آسان ہے۔ اللہ کی قسم! وہ خیال کرتے ہوں گے کہ میں نے ان پر ظلم کیا۔ واقعی یہ ان کے شہر ہیں، انہوں نے ان کے لیے جاہلیت میں بھی اپنا خون بہایا اور اسلام میں بھی انہیں پر اسلام لائے اس کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ اونٹ نہ ہوتے جن پر میں اللہ کی راہ میں سوار کرتا ہوں تو میں ان کے شہروں میں ایک بالشت بھر بھی چراگاہ نہ بناتا۔

٤ ـ بابُ ما جاءَ في إِقْطَاعِ المعادِنِ

١/٢٤١١ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: أَقْطَعَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ بلالَ بْنِ الحارثِ المُزَنِيِّ مَعادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيُّها وغَورِيُّها وحَيْثُ يَصْلُحُ الزَّرْعُ مِنْ قُدْسٍ ولَمْ يُعْطِهِ حَقَّ مُسْلِمٍ. رَواهُ أَحمَدُ وأَبُو دَاودَ ورَوَيَاهُ أيضاً مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ عَوفٍ المُزَنِيِّ.

٢/٢٤١٢ ـ وعَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وفَدَ إلى النبيِّ ﷺ اسْتَقْطَعَهُ المِلْحَ فقطَعَ لهُ، فلمَّا أنْ ولَّى قالَ رَجُلٌ مِنَ المَجْلِسِ أَتَدْرِي ما أَقْطَعْتَ لهُ؟ إِنَّما أَقْطَعْتَهُ الماءَ الْعِدَّ. قالَ: فانْتَزَعهُ مِنهُ، قالَ وسأَلَهُ عمَّا يُحْمَى مِنَ الأَرَاكِ فقالَ ما لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الإِبِلِ. رَواهُ التِّرمذيُّ وأَبُو دَاوُدَ. وفي رِوايَةٍ لهُ: أخفَافُ الإِبلِ. قالَ محمَّدُ بنُ الحَسَنِ المَخْزُومِيُّ يعْنِي أَنَّ الإِبِلَ تأكُلُ مُنْتَهى رُؤوسِها ويُحْمى ما فَوقَهُ.

٣/٢٤١٣ ـ وعَنْ بُهَيْسَةَ قالَتْ اسْتَأْذَنَ أبي النبيَّ ﷺ فجَعلَ يَدْنو مِنْهُ ويَلْتَزِمُهُ ثمَّ قالَ يا نَبيَّ اللَّهِ ما الشَّيْءُ الذي لا يَحِلُّ منعُهُ؟ قالَ الماءُ، قالَ يا نَبيَّ اللَّهِ ما الشَّيءُ الذي لا يَحلُّ منعُهُ؟ قالَ المِلْحُ، قالَ يا نَبيَّ اللَّهِ ما الشَّيءُ الذي لا يَحِلُّ منعُه؟ قالَ أنْ تَفْعَلَ الخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ. رَواهُ أحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

٥ ـ بابُ إِقْطَاعِ الأَرَاضِي

١/٢٤١٤ ـ عَنْ أَسْماءَ بِنْت أَبِي بَكْرٍ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَتْهُ قالَتْ: كُنْت أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ التي أَقْطَعَهُ رسُولُ اللَّهِ ﷺ على رَأْسِي وهُوَ مِني على ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ. مُتَّفَقٌ عَليهِ، وهُوَ حُجَّة في سَفَرِ المَرْأَةِ اليَسِيرَ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ.

٢/٢٤١٥ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ أَقْطعَ النبيُّ ﷺ الزُّبَيْرَ حُضْرَ فَرَسِهِ وأجْرَىٰ الفَرَسَ حتى قَامَ ثُمَّ رَمَىٰ بِسَوطِهِ فقالَ أَقْطِعُوهُ حَيْثُ بَلَغَ السَّوطُ. رَواهُ أحمدُ وأَبُو دَاود.

٣/٢٤١٦ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قالَ: خَطَّ لِي رسُولُ اللَّهِ ﷺ داراً بالمَدِينَةِ بِقَوسٍ وقالَ أَزِيدُكَ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٤/٢٤١٧ ـ وعَنْ وَائِلِ بْنِ حجرٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ أَقْطَعهُ أرْضاً بِحَضْرَمَوتَ وبَعَثَ مُعَاوِيَةَ لِيَقطعها إِيَّاهُ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٥/٢٤١٨ ـ وعَنْ عُروَة بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحمٰنِ بن عَوفٍ قالَ: أَقطَعنِي رسُولُ اللَّهِ ﷺ وعُمَرَ بنَ الخَطَّابِ أرضَ كَذَا وَكَذَا فَذَهَبَ الزُّبَيْرُ إلى آلِ عُمَرَ فَاشْتَرَى نَصِيبَهُ مِنْهُمْ فَأَتَى عُثْمانَ بن عفَّانَ فقالَ إنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بن عَوفٍ زَعَمَ أَنَّ النبيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ

کانوں کے مسائل

(۲۴۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو قبلیہ کی کانیں اور ان کے نشیب وفراز دے دیے اور قدس کی قابلِ کاشت زمین بھی اور اسے کسی مسلمان کا حق نہیں دیا۔ احمد اور ابوداؤد دونوں نے حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

(۲۴۱۲) حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ سے نمک کی کان اپنے نام کرانے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے اس کو دے دی جب وہ واپس ہونے لگے تو مجلس میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا آپ ﷺ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے کیا چیز نامزد کی ہے؟ آپ ﷺ نے ہمیشہ بہنے والے چشمے کا پانی اس کے نام کیا ہے۔ حضرت ابیض رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اس سے وہ لے لیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا پیلو کے کون سے درخت محفوظ رہیں؟ فرمایا جہاں تک اونٹوں کے کھر انہیں نہ پہنچیں (ان سے محفوظ رہیں) ترمذی کی ایک روایت میں خفاف کی جگہ اخفاف ہے۔ محمد بن حسن مخزومی نے کہا یعنی اونٹ پیلو کے درختوں کی شاخوں کے سر کھاتے ہیں، باقی چھوڑ دیتے ہیں۔

(۲۴۱۳) حضرت بہیسہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا میرے والد نے نبی کریم ﷺ سے ملنے کی اجازت مانگی اور آپ ﷺ کے قریب ہوتے گئے اور آپ ﷺ کو چمٹ گئے۔ پھر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کس کس چیز کا روکنا حلال نہیں۔ آپ نے فرمایا پانی۔ پھر یہی پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا نمک۔ پھر پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا حسنِ سلوک کرنا تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔

قطعاتِ زمین (جاگیر) دینا

(۲۴۱۴) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا والی حدیث میں حضرت اسماء کا بیان ہے کہ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی زمین سے جو رسول اللہ ﷺ نے انہیں دی تھی (کھجور کی) گٹھلیاں اپنے سر پر لاد کر لایا کرتی تھی جو مجھ سے دو میل پر تھی۔

فقہ الحدیث: اس میں دلیل ہے کہ عورت تھوڑا سا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے۔

(۲۴۱۵) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھوڑے کی دوڑ تک جاگیر دینے کا وعدہ فرمایا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ وہ کھڑا ہو گیا۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنا کوڑا پھینکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! جہاں تک کوڑا پہنچا ہے وہاں تک انہیں زمین دے دو۔

(۲۴۱۶) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ایک گھر کے لیے کمان سے خط کھینچا اور فرمایا تمہیں اور بھی دوں گا اور بھی دوں گا۔

(۲۴۱۷) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرموت میں زمین (جاگیر) دی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ انہیں زمین (جاگیر) دے دیں۔

(۲۴۱۸) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے مجھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فلاں فلاں زمین دی۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کا حصہ خرید لیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے آ کر کہنے لگے کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں

وعمَرَ بنَ الخَطَّابِ أرضَ كَذَا وَكَذَا وإني اشتَرَيْت نَصِيبَ آلِ عُمرَ، فقالَ عُثمانُ عَبدُ الرَّحْمٰنِ جَائزُ الشَّهادَةِ لهُ وعَليهِ. رَواهُ أحمدُ.

٦/٢٤١٩ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ: دَعَا النبيُّ ﷺ الأنصارَ لِيَقْطَعَ لَهُمُ البَحرَيْنِ، فقالُوا: يا رسُولَ اللّهِ إنْ فَعَلْتَ فَاكْتُب لِإخْوَانِنا مِنْ قُرَيشٍ بِمِثْلِها، فَلَمْ يكُنْ ذٰلِكَ عِندَ النَّبيِّ ﷺ فقالَ إنَّكُمْ سَتَرَونَ بَعدِي أثَرَةً فاصْبِرُوا حتى تَلقَونِي. رَواهُ أحمدُ والْبُخارِيُّ.

٦ بابُ الجلوسِ في الطُّرُقَاتِ المتَّسِعَةِ للبيعِ وغيرِهِ

١/٢٤٢٠ ـ عَنْ أبي سَعيدٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: إيَّاكُمْ والجُلوسَ في الطُّرُقَاتِ، فقالوا: يا رسُولَ اللّهِ ما لنا مِنْ مجالِسِنا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فيها، فقالَ: إذَا أبَيْتُمْ إلاَّ المَجْلِسَ فاعطوا الطَّريقَ حَقَّها قالوا: وما حَقُّ الطريقِ يَا رَسُولَ اللّهِ؟ قالَ: غَضُّ البَصَرِ، وكَفُّ الأذَى ورَدُّ السَّلامِ، والأمْرُ بالمَعْرُوفِ، والنَّهيُ عَنِ المُنْكَرِ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/٢٤٢١ ـ وعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لأنْ يَحْمِلَ أَحَدُكُمْ حَبْلاً فَيَحْتَطِبَ، ثمَّ يَجيءُ فَيَضَعُهُ في السُّوقِ فَيبيعُهُ، ثمّ يَسْتَغْني بِهِ فَيُنْفِقُهُ على نَفْسِهِ خَيْرٌ لهُ مِنْ أنْ يَسْألَ النَّاسَ أَعْطوهُ أو مَنَعوهُ. رواهُ أحمدُ.

٧ ـ بابُ مَنْ وَجَدَ دابَّةً قد سَيَّبَها أهلُها رغبةً عَنْها

١/٢٤٢٢ ـ عَنْ عُبَيْدِ اللّهِ بْنِ حُمَيدِ بْنِ عَبدِ الرَّحْمٰنِ الحِمْيَرِيِّ عَنِ الشَّعْبيِّ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ وَجَدَ دابَّةً قَدْ عجزَ عَنها أَهلُها أنْ يَعْلِفوها فَسَيَّبُوها فأخَذها فَأحيَاها فهيَ لهُ، قالَ عُبَيْدُ اللّهِ، فَقُلْت لهُ عَمَّنْ هذا؟ فقالَ عَنْ غَيرِ واحِدٍ مِنْ أصحابِ النَّبيِّ ﷺ. رَواهُ أبو داوُدَ والدَّارَقُطنيُّ.

٢/٢٤٢٣ ـ وعَنْ الشعْبِيِّ يَرفَعُ الحَديثَ إلى النبيِّ ﷺ قال: مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمُهلَكَةٍ فأحْياها رَجُلٌ فَهِيَ لِمَنْ أحْياها. رَواهُ أبو داوُدَ.

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فلاں فلاں زمین دی ہے۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا حصہ خرید لیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی گواہی قابلِ اعتبار ہے چاہے ان کے حق میں ہو یا ان کے خلاف۔

(۲۴۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تا کہ ان کو بحرین میں جاگیریں دے دیں۔ انصار نے عرض کی یارسول اللہ! اگر آپ ہمیں دیتے ہیں تو ہمارے قریشی بھائیوں کو بھی دیجیے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنی زمین نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے پس صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے مل جاؤ۔

راستوں پر خرید وفروخت کے لیے بیٹھنا

(۲۴۲۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! راستوں پر کبھی نہ بیٹھنا۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! راستوں پر بیٹھنا پڑتا ہی ہے۔ ہم بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا اگر بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! راستوں کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نگاہیں نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور بُری باتوں سے روکنا۔

(۲۴۲۱) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو کسی کا رسی لے کر لکڑیوں کا بوجھ لاد کر لانا اور اسے بازار میں بیچنا اور مانگنے سے بے پرواہ ہونا اور اپنی جان پر خرچ کرنا لوگوں سے مانگنے سے کہیں بہتر ہے۔ (نہ معلوم) وہ دیں یا نہ دیں۔

کوئی ایسا جانور مل جائے جسے اس کے مالک نے بے توجہی سے چھوڑ دیا ہو

(۲۴۲۲) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی ایسے جانور کو پایا جس کو چارا کھلانے سے اس کے مالک تنگ آ گئے ہوں اور اسے چھوڑ دیا ہو اس نے اسے لے کر اس کی خدمت کی (اور وہ ٹھیک ہو گیا) تو وہ جانور اسی کا ہے۔ عبیداللہ کہتے ہیں، میں نے امام شعبی سے پوچھا۔ یہ حدیث کس سے ہے؟ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ سے۔

(۲۴۲۳) امام شعبی سے مرفوعاً مروی ہے جس نے کسی جانور کو بربادی کی جگہ چھوڑ دیا پھر اس کو لے کر کسی نے پال لیا تو وہ جانور اسی کا ہے جس نے اسے پالا اور ضائع ہونے سے بچایا۔

٢٢ ـ كتاب الغصب والضمانات

١ ـ باب النهيِّ عن جِدِّهِ وهَزْلِهِ

١/٢٤٢٤ ـ عن السائب بن يزيد عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: «لا يأخذنَّ أحدكم مَتَاعَ أخيه جادّاً ولا لاعباً، وإذا أخذ أحدكم عصا أخيه فليردها عليه». رواه أحمد وأبو داود والترمذي.

٢/٢٤٢٥ ـ وعَنْ أنَسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ لا يَحلُّ مالُ امرىءٍ مُسْلم إلاَّ بِطيبِ نَفْسِهِ. رَواهُ الدَّارَقُطنيُّ، وعُمومُهُ حجَّةٌ في السَّاحَةِ الغَصْبِ يُبْنى عَلَيْها والعَيْنُ تَتَغيَّرُ صِفَتُها أنَّها لا تُملكُ.

٣/٢٤٢٦ ـ وعَنْ عَبْدِ الرحْمٰنِ بْنِ أبي لَيْلى، قالَ حَدَّثَنا أصْحابُ النَّبي ﷺ أنَّهمْ كانُوا يَسيرونَ مَعَ النبيِّ ﷺ فَنامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فانْطَلَقَ بَعْضهمْ إلى حَبْلٍ مَعَهُ فأخَذَهُ فَفَزِعَ فقالَ النبيُّ ﷺ لا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أنْ يُرَوِّعَ مُسْلِماً. رَواهُ أبو داود.

٢ ـ باب إثباتِ غَصْبِ العَقَارِ

١/٢٤٢٧ ـ عَنْ عائِشَة أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ ظَلَمَ شِبْراً مِنَ الأرْضِ طوقَهُ اللّٰهُ مِن سَبْعِ أرَضِينَ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/٢٤٢٨ ـ وعَنْ سَعيد بْنِ زَيدٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أخَذَ شِبْراً مِنَ الأرْض ظُلْماً فإنَّهُ يُطَوِّقُهُ يومَ القِيامَةِ مِنْ سَبْعِ أرَضِينَ. مُتَّفَقٌ عليهِ، وفي لَفْظٍ لأحمدَ: مَنْ سَرَقَ.

٣/٢٤٢٩ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: مَنِ اقْتَطَعَ شِبْراً مِنَ الأرْضِ بغَيْرِ حَقِّهِ طَوَّقَهُ اللّٰهُ يَومَ القِيامَةِ مِنْ سَبْعِ أرَضِينَ. رَواهُ أحمدُ.

٤/٢٤٣٠ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ قالَ رسول الله ﷺ مَنْ أخَذَ مِنَ الأرْضِ شَيئاً بِغَيْرِ

غصب اور ضمانتوں کے احکام

سنجیدگی اور مذاق سے غصب کرنے کا حکم

(۲۴۲۴) حضرت یزید سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کوئی کبھی بھی اپنے بھائی کی کسی چیز کو (بلا اجازت کے) نہ سنجیدگی سے لے اور نہ مذاق سے اور جب کوئی اپنے بھائی کی لاٹھی لے لے تو اسے واپس کر دینا چاہیے۔

(۲۴۲۵) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان کی چیز اس کی رضا کے بغیر حلال نہیں۔

فقہ الحدیث: اس حدیث کا عموم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کسی نے راستے پر جبراً عمارت بنا دی ہو یا کسی چیز کو جبراً لے کر اس کی صفت بدل دی ہو تو اس سے ملکیت ثابت نہیں ہو جاتی۔

(۲۴۲۶) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ایک شخص سو گیا دوسرے نے اسے سوتے ہوئے اس کی رسی سے باندھ دیا (جب اس کی آنکھ کھلی) تو وہ گھبرا گیا۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان کو حلال نہیں کہ وہ (دوسرے) مسلمان کو (گھبراہٹ میں ڈالے) ڈرائے۔

فقہ الحدیث: بطور مذاق کے بھی ڈرانا حرام ہے (مترجم)۔

کسی کی زمین پر جبراً قبضہ کرنے کی ممانعت

(۲۴۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ظلم سے بالشت بھر بھی زمین ہتھیا لی اللہ تعالیٰ اس کے گلے میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈال دے گا۔

(۲۴۲۸) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا جس نے بالشت بھر بھی زمین ظلم سے ہتھیا لی اسے قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔احمد کے الفاظ یہ ہیں جس نے چرا لی۔

(۲۴۲۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے ناحق بالشت بھر کسی کی زمین دبا لی تو اسے اللہ قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق پہنائے گا۔

(۲۴۳۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کسی نے کسی کی زمین ناحق لے لی

حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ إِلى سَبْعِ أَرَضِينَ. رَواهُ أَحمَدُ والبُخاريُّ.

٥/٢٤٣١ ـ وعَنِ الأَشعَثِ بْنِ قيْسٍ أَنَّ رَجُلاً مِنْ كِنْدَةَ ورَجُلاً مِنْ حَضْرَمَوتَ اخْتَصَما إلى النبيِّ ﷺ في أرْضٍ باليَمَنِ، فقالَ الحَضْرَمِيُّ يا رسُولَ اللَّهِ أرْضِي اغْتَصَبَها هذا وأبُوهُ، فقالَ الكِنْدِي يا رسُولَ اللَّهِ أرْضِي ورثتها من أبي فقال الحضرمي: يا رسول الله استحلفه إنه ما يعلم أنها أرْضِي وأرْضُ وَالدِي اغْتَصَبَها أَبُوهُ فتهيَّأ الكِنْدِي للْيَمينِ فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ إنَّهُ لا يَقْتَطِعُ عَبدٌ أو رَجُلٌ بِيَمِينِهِ مالاً إلاَّ لَقِيَ اللَّهَ يَومَ يَلْقَاهُ وَهوَ أَجْذَمُ. فقالَ الكِنْدِي هِيَ أَرْضُهُ وَأَرْضُ وَالِدِهِ. رَواهُ أحمَدُ.

٣ ـ بابُ تَمَلُّكِ زَرْعِ الغاصبِ بِنَفَقَتِهِ وقَلْعِ غَرْسِهِ

١/٢٤٣٢ ـ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ زَرَعَ في أرضِ قَومٍ بغير إِذْنهِمْ فليسَ لهُ مِنَ الزَّرْعِ شيءٌ ولهُ نَفَقَتُهُ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاّ النَّسائي. وقالَ البُخَارِيُّ: هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٢/٢٤٣٣ ـ وعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: مَنْ أَحْيَا أرْضاً فَهِيَ لهُ ولَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ، قالَ: ولَقَدْ أَخْبَرَنِي الذِي حَدَّثني هذا الحَدِيثَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَما إلى رسُولِ اللَّهِ ﷺ غَرَسَ أحَدُهُما نَخْلاً في أرْضِ الآخَرِ فقَضَىٰ لصَاحِبِ الأَرْضِ بأرْضِهِ وأَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ أنْ يُخْرِجَ نَخْلهُ مِنها، قالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُها وَإِنَّها لتُضْرَبُ أُصُولُها بالفُؤوسِ وإِنَّها لَنَخْلٌ عم. رَواه أَبُو داوُدَ والدَّارقطنيُّ.

٤ ـ بابُ ما جاءَ فِيمَنْ غَصَبَ شاةً فَذَبَحها وَشَوَاها أو طَبَخَها

١/٢٤٣٤ ـ عَنْ عاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأنصارِ أَخْبَرَهُ قالَ: خَرَجْنا مَعَ النبيِّ ﷺ فلَمَّا رَجَعَ استَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَةٍ فَجاء وَجِيءَ بالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ، ثُمَّ وَضَعَ القَومُ فَأَكَلُوا فَنظَرَ آبَاؤنا رَسولَ اللَّهِ ﷺ يَلُوكُ لُقْمَةً في فَمِهِ ثمَّ قالَ: أَجِدُ لَحْمَ شاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهلِها، فقالَتِ المَرْأَةُ: يا رسولَ اللَّهِ إنِّي أَرْسَلْت إلى البَقِيعِ يَشْتَري لي شَاةً فَلَمْ أَجِدْ فَأَرْسَلْت إلى جارٍ لي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ أَرْسِلْ بِها إليَّ بِثَمَنِها فَلَمْ يُوجِدْ، فأَرْسَلْت إلى امْرأَتِهِ فأرْسَلت إليَّ بِها، فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَطْعِمِيهِ الأَسَارَىٰ. رَواهُ أحمدُ وأَبُو دَاوُدَ والدَّارقُطْنيُّ. وفي لَفْظٍ لهُ ثُمَّ قالَ: إنِّي لأَجِدُ لَحْمَ شاةٍ ذُبِحَتْ بِغَيْرِ إذْنِ أَهلِها، فقالَتْ: يا رسولَ اللَّهِ: أَخِي وأَنا من أَعَزِّ النَّاسِ عَليهِ ولَو كانَ خَيْراً مِنها لَمْ يُغَيِّرْ عليَّ وعَليَّ أنْ أُرْضِيَهُ بأَفْضَلَ مِنها فأَبَىٰ أَنْ يأكُلَ مِنها وأَمَرَ بالطَّعامِ لِلأَسَارَىٰ.

تو اسے قیامت کے دن ساتوں زمینوں میں دھنسایا جائے گا۔

(۲۴۳۱) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک کندی اور ایک حضر موتی یمن میں زمین کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لے کر آئے۔ حضرمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری زمین اس نے اور اس کے باپ نے غصب کر لی ہے۔ کندی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمین میری ہے اور مجھے میرے والد سے ورثہ میں ملی ہے۔ حضرمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس سے قسم لیجیے کہ اسے معلوم نہیں کہ یہ میری اور میرے باپ کی زمین ہے جسے اس کے باپ نے غصب کر لیا ہے۔ کندی آدمی قسم کھانے کے لیے تیار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مرد یا عورت جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال لے اُڑتا ہے۔ قیامت کے دن جب اللہ سے ملے گا تو کوڑھی ہوگا۔ اس پر کندی نے اقرار کر لیا کہ زمین حضرمی کی اور اس کے والد ہی کی ہے۔

خرچ دے کر غاصب کی کھیتی کا مالک ہو جانا اور غاصب کے درخت اُکھاڑ پھینکنا

(۲۴۳۲) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کاشت کاری کی اس کو کھیتی میں سے کچھ نہیں ملے گا اس کے لیے بس اس کا خرچ ہے۔

(۲۴۳۳) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی زمین کو آباد کیا تو وہ زمین اسی کی ہے اور ظالم کا اس میں کوئی حق نہیں۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جس نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔ اس نے مجھے بتایا کہ دو آدمی جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ ایک نے دوسرے کی زمین میں کھجور کے درخت اُگا دیے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے مالک کے حق میں زمین کا فیصلہ کر دیا اور کھجور والے کو حکم دیا کہ وہ وہاں سے درخت کٹوا لے۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے وہ درخت دیکھے ہیں ان پر کلہاڑیاں چل رہی تھیں اور وہ لمبے لمبے درخت تھے۔

غصب کیا ہوا جانور ذبح کر کے بھون یا پکا کر کھا لیا تو کیا کیا جائے

(۲۴۳۴) حضرت عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت کی۔ اس کو ایک انصاری نے خبر دی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو ایک عورت کی طرف سے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، کھانا چنا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام لوگوں نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور سب نے کھایا۔ ہمارے بزرگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ منہ میں نوالہ چبا رہے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معلوم ہوتا ہے یہ ایسی بکری کا گوشت ہے جسے مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کیا گیا ہے۔ عورت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے بکری خریدنے کے لیے اپنا آدمی بقیع بھیجا مگر بکری نہ مل سکی۔ پھر میں نے پڑوسی کے پاس جس نے بکری خریدی تھی آدمی بھیجا کہ وہ بکری کی قیمت مجھ سے لے لے مگر وہ بھی راضی نہیں ہوا آخر میں نے پڑوسی کی بیوی کو راضی کر کے بکری حاصل کر لی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قیدیوں کو کھلا دو۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسی بکری کا گوشت پاتا ہوں جو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی ہے۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ مجھے اور میرے بھائی کو معزز سمجھتا ہے اگرچہ اس نے مجھے بکری نہیں دی مگر میں اسے اس سے بہتر بکری دے کر راضی کر لوں گی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا اور قیدیوں کو کھلانے کا حکم دے دیا۔

٥ ـ بابُ ما جاءَ في ضمانِ المتْلَفِ بِجِنْسِهِ

١/٢٤٣٥ ـ عَنْ أنَسٍ قالَ: أهدَتْ بَعْضُ أَزْوَاجِ النبيِّ ﷺ إليهِ طَعَاماً في قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عائشةُ القَصْعَةَ بيَدِها فألْقَتْ ما فِيها، فقالَ النبي ﷺ طَعامٌ بِطَعَامٍ وَإِناءٌ بإناءٍ. رواهُ التِّرْمِذِي وصحَّحهُ وهوَ بمَعْناهُ لِسائرِ الجَماعَةِ إلاَّ مُسلِماً.

٢/٢٤٣٦ ـ وعَنْ عائشةَ أنَّها قالَتْ: ما رأيْت صَانِعَة طَعَاماً مِثلَ صفيَّةَ أهدَت إلى النبيِّ ﷺ إناءً مِن طَعام فَما مَلَكت نفسي أن كَسرتُهُ، فقلتُ: يا رسُولَ اللّهِ ما كَفَّارَتُهُ؟ قالَ: إناءٌ كإناءٍ وطعَامٌ كَطعامٍ. رواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ والنَّسائيُّ.

٦ ـ بابُ جنايةِ البَهِيمَةِ

١/٢٤٣٧ ـ قالَ النبيُّ ﷺ العَجماءُ جُرحُها جبَارٌ.

٢/٢٤٣٨ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: الرِّجْلُ جُبَارٌ. رواهُ أبو داودَ.

٣/٢٤٣٩ ـ وعَن حرَام بنِ محَيصةَ أنَّ ناقَةَ البَرَاءِ بنِ عازِبٍ دخَلت حائِطاً فأفسَدَت فِيه فقضىٰ نبيُّ اللّهِ ﷺ أنَّ على أهلِ الحوَائِطِ حِفظَها بالنَّهارِ، وأنَّ ما أفسَدَتْ المَواشِي باللَّيْلِ ضَامِنٌ على أهلِها. رواهُ أحمَدُ وأبو داود وابنُ ماجه.

٤/٢٤٤٠ ـ وعَنِ النعمانِ بْنِ بَشِيرٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ وَقَفَ دَابَّةً في سَبيل مِنْ سبُلِ المُسْلِمينَ أو في سوقٍ من أسْواقِهِمْ فأوطَأَت بِيَد أو رِجْل فَهوَ ضَامِنٌ. رَواهُ الدَّارقطنيُّ وهذا عِندَ بَعْضِهِمْ فيما إذَا وقفَها في طَرِيقٍ ضَيِّقٍ أو حَيْثُ تَضُرُّ المارَّةَ.

٧ ـ بابُ دَفْع الصَّائِلِ وإنْ أدَّىٰ إلىٰ قَتْلِهِ، وأنَّ المَصُولَ عليه يُقْتَلُ شهيداً

١/٢٤٤١ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: جاءَ رجُلٌ فقالَ: يا رسُولَ اللّهِ أرَأيْت إنْ جاءَ رَجُلٌ يُريدُ أخْذَ مالِي، قالَ: فلا تُعْطِهِ مالَكَ، قالَ: أرَأيتَ إنْ قَاتَلَنِي؟ قالَ: قَاتِلْهُ، قالَ أرَأيْتَ إنْ قَتَلنِي؟ قالَ: فَأنْتَ شَهِيدٌ، قالَ: أرَأيْت إنْ قَتَلْتُهُ؟ قالَ: هُوَ في النارِ. رواهُ مسْلِمٌ وأحمدُ وفي لفْظِهِ: يا رسُولَ اللّهِ أرَأيْتَ إنْ عَدَا على مالِي؟ قالَ: أنْشِدِ اللّهَ؟ قالَ: فإنْ أبَوا عليَّ قالَ أنْشِدِ اللّهَ، قال: فإنْ أبَوا عليَّ؟ قالَ: قاتِلْ فإنْ قُتِلْتَ فَفِي الجَنَّةِ، وإنْ قتَلْتَ فَفِي النَّارِ. فِيهِ مِنَ الفِقهِ أنَّهُ يَدْفَعُ بالأسْهَلِ فالأسْهَلِ.

برباد کی ہوئی چیز کی ضمانت اس کی جنس سے ہے

(۲۴۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک ام المومنین رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے پاس ایک پیالہ میں کھانا بطور ہدیہ کے بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ مار کر پیالہ توڑ دیا اور کھانا گر گیا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا کھانے کے بدلے کھانا اور برتن کے بدلے برتن (لازم) ہے۔ بخاری، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابنِ ماجہ اور احمد میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

(۲۴۳۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے حضرت صفیہ جیسا کسی کو کھانا پکانے کا ماہر نہیں دیکھا (ایک دفعہ) انہوں نے کھانے کا ایک برتن بطور ہدیہ کے نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا۔ مجھ سے ضبط نہ ہو سکا اور میں نے اسے توڑ دیا۔ پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا برتن کی مثل برتن اور کھانے کی مثل کھانا۔

اگر چوپایہ نقصان کر دے الخ

(۲۴۳۷) نبی کریم ﷺ نے فرمایا چوپائے کا زخم باطل ہے (اس کا کوئی بدلہ نہیں)

(۲۴۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چوپائے کا لات مارنا باطل ہے (یعنی چوپائے کی لات کا زخم وغیرہ باطل ہے)۔

(۲۴۳۹) حضرت حرام بن محیصہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی نے ایک باغ میں گھس کر نقصان کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ دن میں باغوں والوں پر ان کی حفاظت لازم ہے اور چوپایوں کے راتوں کے نقصانات کے ان کے مالک ذمے دار ہیں۔

(۲۴۴۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی چوپائے کو مسلمانوں کے کسی راستے میں یا کسی بازار میں ٹھہرایا (باندھ دیا) پھر اس نے اپنے ہاتھ یا پاؤں سے کسی کو کچل دیا تو وہ ضامن ہے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث بعض کے نزدیک تنگ راستے پر باندھنے پر یا ایسی جگہ پر محمول ہے جہاں وہ گزرنے والوں کو نقصان پہنچائے۔

حملہ کرنے والے کی مدافعت اگرچہ قتل کی نوبت آ جائے اور دفاع میں مر جائے تو شہید ہوگا

(۲۴۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک شخص نے آ کر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص (زبردستی) میرا مال لینا چاہے (تو میں کیا کروں) فرمایا اسے اپنا مال نہ دو۔ اس نے پوچھا اگر کوئی لڑائی پر تل جائے؟ فرمایا تم بھی اس سے لڑو۔ اس نے پھر پوچھا اگر وہ مجھے قتل کر دے فرمایا تم شہید ہو گے۔ پھر پوچھا اگر میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا وہ جہنمی ہے۔ احمد کی ایک روایت میں ہے یا رسول اللہ! بتایئے اگر کوئی میرے مال پر حملہ کرے تو؟ فرمایا اسے اللہ کا خوف دلاؤ۔ اس نے پوچھا اگر وہ پھر بھی نہ مانے تو؟ فرمایا اسے اللہ کا خوف دلاؤ۔ اس نے پھر پوچھا اگر وہ پھر بھی نہ مانے تو؟ فرمایا اس سے جنگ کرو۔ اگر تم مارے جاؤ گے تو جنت میں جاؤ گے اور اگر تم مار دو گے تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ مدافعت نرم طریقے سے کی جائے اور رفتہ رفتہ سختی کی طرف بڑھا جائے۔

٢/٢٤٤٢ ـ وعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مالِهِ فَهُوَ شَهيدٌ. مُتَّفَقٌ عَليهِ. وفي لفظٍ: مَنْ أرِيدَ مالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فقاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهيدٌ. رواهُ أبو دَاودَ والنَّسائيّ والتِّرمذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٣/٢٤٤٣ ـ وعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قالَ: سَمِعت النبيَّ ﷺ يقُولُ: مَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ومن قُتِلَ دونَ دمه فهو شهيدٌ ومن قتل دون مالِهِ فهو شهيد ومَنْ قُتِلَ دُونَ أهلِهِ فَهُوَ شَهيدٌ. رَواهُ أبو داودَ والتِّرمذيُّ وصحَّحَهُ.

٨ ـ بابٌ في أنَّ الدَّفعَ لا يَلْزَمُ المصُولَ عليهِ، ويَلْزَمُ الغَيْرَ مَعَ القُدْرَةِ

١/٢٤٤٤ ـ عَنْ عبدِ اللَّهِ بْنِ عمَرَ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ ما يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ إذَا جَاءَ مَنْ يُرِيدُ قَتْلَهُ أَنْ يَكونَ مِثْلَ ابْنَيْ آدَمَ القَاتِلُ في النَّار والمَقْتُولُ في الجَنَّةِ. رَواهُ أحمدُ.

٢/٢٤٤٥ ـ وعَنْ أبي موسَىٰ عَنِ النبيِّ ﷺ أنَّهُ قالَ في الفِتْنَةِ: كَسِّروا فِيها قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعوا أوتَارَكُمْ واضرِبُوا بِسيوفِكُمْ الحِجَارَةَ فإنْ دُخِلَ على أحَدِكُمْ بَيْتَهُ فليكن كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٣/٢٤٤٦ ـ وعَنْ سَعْدِ بْنِ أبي وَقَّاصٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: إنَّها سَتَكونُ فِتْنَةٌ، القَاعِدُ فِيها خَيْرٌ مِنَ القَائِمِ، وَالقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الماشي، وَالماشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، قالَ أَرَأَيْتَ إنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي فَبَسَطَ يَدَهُ إليَّ لِيَقْتُلَنِي؟ قالَ: كُنْ كَابْنِ آدَمَ. رواهُ أحمدُ وأبو دَاوُدَ، والتِّرمذِيُّ.

٤/٢٤٤٧ ـ وَعَنْ سَهلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ أُذِلَّ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ على أنْ يَنصُرَهُ أَذَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ على رُؤوسِ الخَلائِقِ يومَ القِيامَةِ. رَواهُ أحمدُ.

٩ ـ بابُ ما جاءَ في كَسْرِ أواني الخمرِ

١/٢٤٤٨ ـ عَنْ أَنَسٍ عَنِ أبي طَلْحَةَ أنَّهُ قالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إنِّي اشْتَرَيْت خَمْراً لأيْتامٍ في حِجْرِي فقالَ أَهرِقِ الخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنانَ. رَواهُ التِرمِذِيُّ والدَّارَقُطْنيُّ.

٢/٢٤٤٩ ـ وعَنِ ابنِ عُمَرَ قالَ: أَمَرَنِي النبيُّ ﷺ أنْ آتِيَهُ بِمُدْيَةٍ وَهِيَ الشفْرَةُ فَأتَيْتُهُ بِها فأرسَلَ بِها فأُرْهِفَتْ ثم أعطانيها وقال أغد عليَّ بها ففعلت فخرج بأصحابه إلى أسواق المدينة وَفِيها زِقاقُ الخَمْرِ قَدْ جُلِبَتْ مِنَ الشَّامِ فأَخَذَ المُدْيَةَ مِني فَشَقَّ ما كانَ مِنَ

(۲۴۴۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے گا۔ وہ شہید ہوگا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں جس کا مال ناحق چاہا گیا ہو پھر اس نے اس سے جنگ کی ہو اور قتل کر دیا گیا ہو تو وہ شہید ہے۔

(۲۴۴۳) حضرت سعید بن زید سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جو اپنے دین کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے جو اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے، وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

جس پر حملہ کیا جائے اس پر مدافعت لازم نہیں ہاں اگر کوئی دوسرا مسلمان ہو اور یہ طاقت بھی رکھتا ہو تو مدافعت لازم ہے

(۲۴۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کس چیز نے روکا ہے کہ جب کسی کو کوئی قتل کرنا چاہے تو وہ آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک (ہابیل) کی مانند بن جائے۔ قاتل جہنم میں اور مقتول جنت میں جائے گا۔

(۲۴۴۵) حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کے بارے میں فرمایا اپنی کمانیں توڑ ڈالو، ان کے تانت کاٹ ڈالو اور اپنی تلواریں پتھروں پر مار دو اس پر بھی تمہارے گھر میں کوئی آ جائے تو تمہیں آدم کے دو بیٹوں میں سے بہترین بیٹے کی مانند بن جانا چاہیے۔

(۲۴۴۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک ایسا فتنہ اٹھنے والا ہے جس میں بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا اگر قاتل میرے گھر میں گھس کر میرے قتل کرنے کے لیے ہاتھ بڑھائے (تو میں کیا کروں؟) فرمایا آدم کے بیٹے کی مانند بن جاؤ۔

(۲۴۴۷) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جس کسی کے سامنے کسی مومن کو ذلیل کیا جا رہا ہو اور وہ طاقت کے باوجود اس کی مدد نہ کرے تو اسے اللہ عزوجل قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے ذلیل کر دے گا۔

شراب کے برتن توڑنے کا حکم

(۲۴۴۸) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے یتیموں کے واسطے جو میری پرورش میں ہیں، شراب خرید لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب بہا دو اور مٹکے توڑ ڈالو۔

(۲۴۴۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ چھری لا کر دو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھری لا کر دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری تیز کرائی اور مجھے دے کر فرمایا یہ لو اور میرے ساتھ چلو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ بازار تشریف لے گئے۔ وہاں شراب کے مشکیزے تھے جو شام سے لائے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چھری لے کر وہاں موجود تمام

تِلْكَ الزِّقاقِ بحضرَتِهِ ثمَّ أعطانِيها وأمَرَ الَّذينَ كانوا مَعَهُ أنْ يَمْضوا معي وَيُعاوِنوني وَأمَرَني أنْ آتيَ الأسواقَ كُلَّها فَلا أجِد فِيها زِقَّ خَمْرٍ إلاَّ شَقَقْتُهُ فَفَعَلْت فَلَمْ أتْرُكْ في أسْواقِها زِقّاً إلاَّ شَقَقْتُهُ. رَواهُ أحمَدُ.

٣/٢٤٥٠ ـ وعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبي الهُذَيْلِ قالَ: كانَ عَبدُ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ انَّ الَّتي أمَرَ بِها رسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ حرِّمَتِ الخَمْرُ أنْ تُكْسَرَ دِنانُهُ وأَنْ تُكفَأَ لَمِنَ التَّمْرِ والزَّبيبِ. رَواهُ الدَّارَقُطنيُّ.

مشکیزے پھاڑ ڈالے پھر مجھے چھری دی، صحابہ کرام کو میرے ساتھ کیا اور فرمایا کہ مدینہ کے تمام بازاروں میں گھوم جاؤ، جہاں شراب کا مشکیزہ دیکھو اسے پھاڑ ڈالو۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ میں نے مدینہ کے بازاروں میں کوئی شراب کا ایسا مشکیزہ نہ چھوڑا جس کو پھاڑا نہ ہو۔

(۲۴۵۰) حضرت عبداللہ بن ابی الہذیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا عبداللہ نے قسم کھا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حرمت شراب کے دن جو حکم دیا تھا، وہ یہ تھا کہ اس کے مٹکے توڑ دیے جائیں اور شراب بہادی جائے۔

٢٣ ـ كتاب الشفعة

١/٢٤٥١ ـ عن جابر: «أن النبي ﷺ قضى بالشُّفعة في كل ما لم يُقسم، فإذا وقعت الحدود وصُرِفَتِ الطُّرق فلا شُفعة». رواه أحمد والبخاري. وفي لفظ: «إنما جعل النبي ﷺ الشفعة. . .» الحديث. رواه أحمد والبخاري وأبو داود وابن ماجه.

وفي لفظ: «قال رسول الله ﷺ: إذا وقعت الحُدود وصُرِفَت الطُّرق فلا شُفعة». رواه الترمذي وصححه.

٢/٢٤٥٢ ـ وعَنْ أبي هُرَيرَة قالَ: قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ: «إِذَا قُسِّمَتِ الدَّارُ وحُدِّث فلا شُفْعَةَ فِيها. رَواهُ أَبو دَاودَ وابْنُ ماجَه بِمَعْناه.

٣/٢٤٥٣ ـ وعَنْ جابرٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَضَىٰ بِالشُّفْعَةِ في كُلِّ شركَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَة أَو حائط لا يحِلُّ لَهُ أَنْ يَبيعَ حتَّى يُؤذِنَ شَرِيكَهُ، فإِنْ شَاءَ أَخَذَ، وإِنْ شَاءَ تَرَكَ، فإِنْ بَاعَهُ ولَمْ يُؤْذِنْهُ فَهوَ أَحَقُّ بِهِ. رَواهُ مُسلمٌ والنَّسائيُّ وأَبو دَاوُدَ.

٤/٢٤٥٤ ـ وعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النبيّ ﷺ قَضَى بالشُّفْعَةِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ في الأَرَضِينَ والدُّورِ. رواهُ عَبْدُ اللّهِ بْن أحمَدَ في «المُسْنَدِ» ويُحْتَجُّ بِعُمُومِهِ مَنْ أَثْبَتَها للشَّرِيكِ فِيما تَضُرُّهُ القِسْمَةُ».

٥/٢٤٥٥ ـ وعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: جارُ الدَّارِ أَحَقُّ بالدَّارِ مِنْ غَيْرِهِ. رَواهُ أَحْمدُ وأَبو داودَ والتِّرْمذيُّ وصَحَّحهُ.

٦/٢٤٥٦ ـ وعَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قالَ: قلتُ: يا رَسُولَ اللّهِ أَرْضٌ لَيْسَ لأَحَدٍ فيها شِرْكٌ ولا قِسْمٌ إلاَّ الجِوَار؟ فقالَ: الجَارُ أَحَقُّ بسَقَبهُ ما كانَ. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجَه ولابْنِ ماجَه مُختصرٌ: الشَّرِيكُ أَحَقُّ بَسقَبِهِ ما كانَ.

٧/٢٤٥٧ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قالَ: وقَفْت على سعْدِ بْنِ أبي وقاصٍ فجاءَ المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ ثمَّ جاءَ أبو رَافِعٍ مَولَىٰ النبيِّ ﷺ فقالَ: يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنّي بَيْتي في

شفعہ کے مسائل

(۲۴۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں جو بانٹی نہ گئی ہو شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ پھر جب حد بندی ہو جائے اور راستے بدل جائیں تو شفعہ نہیں ہے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرمؐ نے غیر منقسم جائداد میں شفعہ کا حکم فرمایا ہے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو پھر شفعہ نہیں ہے۔

(۲۴۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گھر تقسیم کر دیا جائے اور اس کی حد بندی ہو جائے تو اس میں شفعہ نہیں۔

(۲۴۵۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شرکت میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے، بشرطیکہ تقسیم نہ ہوئی ہو، خواہ گھر ہو یا باغ ہو۔ بیچنے والے کو بیچنا حلال نہیں، جب تک وہ اپنے شرکاء کو خبر نہ کر دے۔ پھر اگر کوئی شریک چاہے تو لے لے ورنہ چھوڑ دے۔ اگر اس نے شرکاء کو خبر کیے بغیر بیچ دیا تو شریک ہی اس کا حق دار ہے۔

(۲۴۵۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین میں اور مکانوں میں شریکوں کے درمیان شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث کے عموم سے وہ حجت پکڑتا ہے جس نے شفعہ شریک کے لیے ہر اس چیز میں ثابت کیا، جس میں اسے تقسیم سے نقصان پہنچتا ہو۔

(۲۴۵۵) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی کے گھر کا دوسروں سے زیادہ پڑوسی حق دار ہے۔

(۲۴۵۶) حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسی زمین ہے جس میں کسی کی شرکت اور حصہ نہیں بجز ہمسائیگی کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی قرب کی وجہ سے اس کا حق دار ہے جب تک وہ رہے۔

(۲۴۵۷) حضرت عمرو بن شرید سے مروی ہے کہ میں سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا۔ مسور بن مخرمہ بھی آ گئے۔ پھر حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آ گئے اور فرمایا اے سعد! میرا گھر خرید لو جو تمہارے گھر کے قریب ہے۔

دَارِكَ، فقالَ سَعْدٌ واللّٰهِ ما ابْتَاعُها، فقالَ المِسْوَرُ واللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّها، فقالَ سَعدٌ واللّٰهِ ما أَزِيدُكَ على أَرْبَعَةِ آلافٍ مُنَجَّمَةٍ أو مُقَطَّعَةٍ، قالَ أَبُو رَافِعٍ لَقَدْ أعطيت بِها خَمْسَمائةِ دِينارٍ، ولولا أَنّي سَمِعْت رسُولَ اللّٰهِ ﷺ يقولُ: الجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ ما أَعْطَيْتكها بأَرْبَعَةِ آلافٍ وأَنا أُعطى بِها خمْسمائَةِ دِينارٍ. فأَعْطَاها إِيَّاه. رَواهُ البُخاريُّ.

ومعنى الخبر ـ والله أعلم ـ إنما هو الحث على عرض المبيع قبل البيع على الجار وتقديمه على غيره من الزبون كما فهمه الراوي، فإنه أعرف بما سمع.

٨/٢٤٥٨ ـ وعَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ أبي سُلَيْمانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جابرٍ قالَ: قالَ النبيُّ ﷺ: الجَارُ أَحَقُّ بشُفْعَةِ جارِهِ يُنْتَظَرُ بِها وإنْ كانَ غائِباً إِذَا كانَ طَرِيقُهُما واحِداً. رَواهُ الخَمْسَة إلاَّ النَّسائِيَّ.

وعبد الملك هذا ثقة مأمون، ولكن قد أُنكِرَ عليه هذا الحديث. قال شعبة: سها فيه عبد الملك، فإن روى حديثاً مثله طرحت حديثه. ثم ترك شعبة التحديث عنه. وقال أحمد: هذا الحديث منكر. وقال ابن معين: لم يروِه غير عبد الملك، وقد أنكروه عليه. قلت: ويقوِّي ضعفه رواية جابر الصحيحة المشهورة المذكورة في أول الباب.

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا مجھے تو اس کی ضرورت نہیں، حضرت مسور نے کہا آپ کو اسے خریدنا پڑے گا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا تو چار ہزار درہم سے زیادہ نہ دوں گا اور وہ بھی قسط وار۔ حضرت ابورافع نے فرمایا میں آپ کو پانچ سو دینار میں دیتا ہوں، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے حق دار ہوتا ہے تو میں اسے آپ کو چار ہزار میں بھی نہ دیتا حالانکہ میں اسے پانچ سو دینار میں دے رہا ہوں چنانچہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے یہ گھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

فقہ الحدیث: حدیث کا مطلب ترغیب ہے کہ قابل فروخت چیز کو بیچتے وقت پہلے پڑوسی کو اطلاع دینی مناسب ہے، اور نقصان کے باوجود اس کو مقدم رکھنا چاہیے۔ راوی حدیث نے یہی مطلب سمجھا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۲۴۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، پڑوسی اپنے پڑوسی کے شفعہ کا حق دار ہے اگرچہ موجود نہ ہو۔ بشرطیکہ دونوں کا رستہ ایک ہو۔ اس لیے پڑوسی کا انتظار ضروری ہے۔

فائدہ: اس حدیث کا راوی عبدالملک اگرچہ ثقہ ہے، تاہم اس کی اس حدیث کو منکر کہا گیا ہے۔ امام شعبہ نے کہا ہے کہ عبدالملک سے اس حدیث میں سہو ہوگیا ہے، اگر وہ اسی قسم کی حدیثیں بیان کرتا ہے تو میں اس کی حدیثیں بیان کرنا چھوڑ دوں گا، چنانچہ انہوں نے اس سے حدیث بیان کرنی ترک کر دی۔ امام احمد رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور امام ابن معین نے کہا کہ یہ حدیث عبدالملک کے علاوہ کوئی اور بیان نہیں کرتا اور ائمہ حدیث نے اس کی اس حدیث کو منکر کہا ہے۔ میں (مصنف) کہتا ہوں کہ اس روایت کا ضعف حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس مشہور حدیث سے مزید قوی ہو جاتا ہے، جو باب کے ابتداء میں بیان ہوئی ہے۔

٢٤ ـ كتاب اللقطة

٢٤٥٩/١ ـ عن جابر قال: رخَّص لنا رسول الله ﷺ في العصا والسوط والحَبْلِ وأشباهه يلتقطه الرجل ينتفع به. رواه أحمد وأبو داود.

٢٤٦٠/٢ ـ وعَنْ أنس أنَّ النبيَّ ﷺ مَرَّ بتَمْرَةٍ في الطَّرِيقِ فقالَ لَولا أنِّي أَخَافُ أنْ تكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لأَكَلْتُها. أَخْرَجَاهُ، وفيهِ إبَاحَةُ المحَقَّرَاتِ في الحَالِ.

٢٤٦١/٣ ـ وعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمارٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَوَي عَدْلٍ أو لِيَحْفَظ عِفَاصَها وَوِكاءَها فإنْ جاءَ صَاحِبُها فَلا يَكْتُمْ فَهوَ أَحَقُّ بِها وَإنْ لَمْ يَجِيء صَاحِبُها فَهُوَ مالُ اللّهِ يؤتيهِ مَنْ يَشاءُ. رَواهُ أَحْمدُ وابْنُ ماجَه.

٢٤٦٢/٤ ـ وعَنْ زَيْدِ بْنِ خالِدٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا يأوي الضَّالَّة إلاَّ ضَالٌّ ما لَمْ يُعَرِّفها. رَواهُ أَحمدُ ومُسْلمٌ.

٢٤٦٣/٥ ـ وعَنْ زَيْدِ بن خَالِدٍ قال: سئلَ رسُولُ اللّهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ والوَرِقِ فقالَ اعْرِفْ وكاءَها وعِفاصَها، ثمَّ عَرِّفْها سنَةً، فإنْ لَمْ تُعْرف فاسْتَنْفِقْها ولْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فإنْ جاءَ طالِبُها يَوماً مِنَ الدَّهرِ فأدِّها إليهِ وسألهُ عَنْ ضَالَّةِ الإِبلِ، فقالَ: ما لَكَ وَلَها دعْها فإنَّ مَعَها حِذَاءَها وَسِقَاءَها تَردُ الماءَ وتأكُلُ الشَّجَرَ حتَّى يَجِدَها رَبُّها. وسألهُ عَنِ الشَّاةِ، فقالَ: خُذْها فإنَّما هِيَ لَكَ أوِ لأخِيْكَ أو للذِّئْبِ. متَّفَقٌ عليهِ، ولَمْ يَقُلْ فيهِ أَحمدُ الذَّهَبُ أو الوَرِقُ. وهُوَ صريحٌ في الْتِقَاطِ الغَنَم، وفي روايَةٍ فإنْ جاءَ صَاحِبُها فَعَرَفَ عِفَاصَها وَعَدَدَها ووِكاءَها فأَعْطِها إيَّاهُ وإلاَّ فَهِيَ لَكَ. رواهُ مُسْلِمٌ، وَهُوَ دَلِيلٌ على دُخُولِهِ في مِلْكِهِ وإنْ لَمْ يَقْصِدْهُ.

٢٤٦٤/٦ ـ وعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ في حَدِيثِ اللُّقَطَةِ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: عَرِّفْها فإنْ جاءَ أحَدٌ يُخبِرُكَ بعدَّتِها ووعائِها ووِكائِها فأعطِها إيّاهُ وإلاَّ فاسْتَمْتِعْ بِها. مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثِ أَحمدَ ومُسلم والترمذيِّ، وهُوَ دَليلُ وُجُوبِ الدَّفْعِ بالصِّفَةِ.

لُقطه (گری پڑی چیز) کے مسائل

(۲۴۵۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے لاٹھی، کوڑا، رسی اور ان جیسی چیزوں کے بارے میں جو کسی کو گری پڑی مل جاتی ہے۔ فائدہ اٹھانے کی رخصت دی۔

(۲۴۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ راستے میں ایک گری ہوئی کھجور پر سے گزرے فرمایا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں یہ زکوٰۃ کی نہ ہو تو میں اسے یقیناً کھالیتا۔

<u>فقہ الحدیث:</u> معلوم ہوا کہ معمولی گری پڑی چیزیں پاتے ہی مباح ہیں۔

(۲۴۶۱) حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی گری ہوئی چیز پائی تو وہ اس پر دو عادل گواہ بنالے یا اس کا برتن اور بندھن محفوظ رکھے۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے چھپائے نہیں، وہ اس کا حق دار ہے اور اگر مالک نہ آئے تو اللہ کا مال ہے، وہ جس کو چاہے دے دے۔

(۲۴۶۲) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھوئی ہوئی چیز کو گمراہ شخص ہی جگہ دیتا ہے جب تک اس کی پہچان نہ کرائے۔

(۲۴۶۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ سے گرے پڑے سونے چاندی کے اُٹھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اس کے بندھن اور برتن کی سال بھر تک پہچان کراؤ۔ اگر وہ پہچانا نہ جاسکے تو اسے خرچ کرلو لیکن وہ تمہارے پاس امانت ہے۔ اگر کسی وقت اس کا مالک آ جائے تو اسے ادا کر دو۔ آپ ﷺ سے کھوئے ہوئے اونٹ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا تمہیں اس سے کیا اسے چھوڑ دو کیونکہ اس کے پاس اس کا جوتا اور مشکیزہ ہے وہ پانی تک خود پہنچ جاتا ہے اور درخت کھائے گا، جب تک اس کا مالک اسے نہ پالے۔ پھر آپ ﷺ سے کھوئی ہوئی بکری کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا بکری کو لے لو کیونکہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔ احمد کی روایت میں سونے چاندی کا ذکر نہیں ہے۔

<u>فقہ الحدیث:</u> اس حدیث میں کھوئی ہوئی بکری کو قبضے میں لینے کی صراحت ہے۔ ایک روایت میں ہے اگر اس کا مالک آ جائے اور وہ اس کے برتن کو، اس کی تعداد کو اور اس کے بندھن کو بتادے تو دے دو ورنہ تمہارے لیے ہے۔

<u>فقہ الحدیث:</u> یہ دلیل ہے کہ گری پڑی چیز اُٹھانے سے ملکیت میں آ جاتی ہے اگرچہ پانے والے نے اس کا ارادہ نہ کیا ہو۔

(۲۴۶۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے لقطہ کی حدیث میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کا اعلان کرو، اگر کوئی آ کر تمہیں اس کی تعداد اس کا برتن اور اس کا بندھن بتادے تو دے دو ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

<u>فقہ الحدیث:</u> معلوم ہوا کہ اٹھائی ہوئی چیز کی صحیح صفت بتانے کے بعد واپس کرنا واجب ہے۔

٧/٢٤٦٤ ـ وعن عبد الرحمٰن بن عثمان قال: «نهى رسول الله ﷺ عن لُقَطَة الحاج». رواه أحمد ومسلم. وقد سبق قوله: في بلد مكة و«لا تحل لقطتها إلا لِمُعَرِّفٍ». واحتج بهما من قال: لا تُمْلَكُ لُقطة الحرم بحال، بل تُعَرَّف أبداً.

٨/٢٤٦٥ ـ وعَنْ مُنْذِرِ بنِ جَرِيرٍ قالَ: كُنْت مَعَ أَبِي جَرِيرٍ بالْبَوَازِيج في السَّوَادِ فَرَاحَتِ البَقَرُ فَرَأَى بَقَرَةً أَنْكَرَها، فقالَ: ما هَذِهِ البقَرَةُ؟ قالُوا: بَقَرَةٌ لَحِقَتْ بالبَقَرِ، فَأَمَرَ بِها فَطُرِدَتْ حتَّى تَوَارَتْ، ثمَّ قالَ سَمِعْت النبيَّ ﷺ يَقولُ: لا يأوي الضَّالَّة إلاَّ ضَالٌّ. رَواهُ أحمدُ وأَبُو داوُدَ وابْنُ ماجَه، ولِمالِكٍ في «المُوَطَّإِ» عَنِ ابْنِ شَهابٍ قالَ: كانَتْ ضَوَالُّ الإِبِلِ في زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ إِبِلاً مُؤبلَة تَتَناتَجُ لا يُمْسِكُها أَحَدٌ حتَّىٰ إذَا كانَ عُثْمانُ أَمَرَ بِمَعْرِفَتِها، ثم تُباعُ فإِذَا جاءَ صَاحِبها أُعْطِيَ ثَمنها.

(۲۴۶۴) حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حاجی کی گری ہوئی چیز اٹھانے سے منع فرمایا۔ اوپر آپ ﷺ کا ارشاد شہر مکہ کے بارے میں گزر چکا ہے کہ اس کی گری ہوئی چیز حلال نہیں مگر اعلان کرنے والے کے لیے۔

فقہ الحدیث: یہ دونوں حدیثیں اس شخص کی دلیل ہیں جو کہتا ہے کہ حرم کی گری ہوئی چیز کسی حال میں بھی اٹھانے والے کی ملکیت نہیں ہوتی بلکہ اس کا متواتر اعلان کرتے رہنا واجب ہے۔

(۲۴۶۵) حضرت منذر بن جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں اپنے والد جریر کے ساتھ بوازیج کے کسی گاؤں میں تھا، شام کو جو بیل آئے تو ان میں ایک گائے اجنبی تھی۔ انہوں نے فرمایا یہ کیسی گائے ہے؟ لوگوں نے کہا کسی کی گائے بیلوں کے ساتھ آ گئی ہے چنانچہ ان کے حکم سے اس کو وہاں سے ہنکا دیا گیا، یہاں تک کہ وہ غائب ہوگئی۔ پھر فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کھوئی ہوئی چیز کو گمراہ شخص ہی جگہ دیتا ہے۔ موطا امام مالک میں حضرت ابن شہاب سے مروی ہے انہوں نے فرمایا عہد فاروقی میں کھوئی ہوئی، اونٹنیاں بہت تھیں، جن کے بچے پیدا ہوتے رہتے تھے اور انہیں کوئی نہیں لیتا تھا، پھر عہد عثمانی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ وہ فروخت کر دی جائیں، پھر جب کسی کا مالک آ جاتا تو اس کو اس کی قیمت دے دی جاتی تھی۔

٢٥ ـ كتاب الهبة والهدية

١ ـ باب افتقارها إلى القبول والقبض وأنه على ما يتعارفه الناس

١/٢٤٦٦ ـ عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: لو دُعِيت إلى كراعٍ أو ذِراعٍ لأجبتُ، ولو أُهدِي إليَّ ذراع أو كراع لقبلت. رواه البخاري.

٢/٢٤٦٧ ـ وعنْ أنسٍ قالَ: قال رسُولُ اللّهِ ﷺ لوْ أُهدِيَ إليَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْت ولو دُعِيت عَليهِ لأجَبْتُ. رَواهُ أحمدُ والتِّرْمِذيُّ وصحَّحهُ.

٣/٢٤٦٨ ـ وعَنْ خالِدِ بْنِ عَدِيّ أَنَّ النبيّ ﷺ قالَ: مَنْ جَاءَهُ مِنْ أخِيهِ مَعْرُوف مِنْ غيْرِ إشْرَافٍ ولا مَسألةٍ فَلْيَقْبَلْهُ ولا يَرُدّهُ فإنّما هُوَ رِزقٌ سَاقَهُ اللّهُ إليهِ. رواهُ أحمدُ.

٤/٢٤٦٩ ـ وعَنْ عبْدِ اللّهِ بْنِ بسْرٍ قال: كانَتْ أُخْتي رُبّما تَبْعَثُني بالشّيْءِ إلى النبيّ ﷺ تُطرِفُهُ إيّاهُ فَيَقبلُهُ مني. وفي لفْظٍ: كانَتْ تَبْعَثُني إلى النبيّ ﷺ بالهَدِيّة فَيَقْبلُها رواهُما أحمدُ وهوَ دليلٌ على قَبُول الهدِيّة برِسَالةِ الصّبيّ لأنّ عَبدَ اللّهِ بْنَ بُسْرٍ كانَ كَذَلِكَ مُدّةَ حَياةِ رسُولِ اللّهِ ﷺ.

٥/٢٤٧٠ ـ وعَنْ أُمّ كُلْثُومِ بِنْتِ أبي سَلَمَةَ قالَتْ: لمّا تَزوّجَ النبيُّ ﷺ أم سَلَمَةَ قالَ لَها إنّي قَدْ أَهدَيْت إلى النّجاشِي حُلّةً وَأواقِيَ مِنْ مِسْكٍ ولا أرَى النّجاشِيّ إلاّ قَدْ ماتَ وَلا أرَىٰ هَدِيّتي إلاّ مَرْدُودَةً فإنْ رُدّتْ عليّ فَهِيَ لك قالَتْ وكانَ كما قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ ورُدّتْ عَليهِ هَدِيّتُهُ فأعْطَىٰ كُلّ امْرَأة مِنْ نِسائهِ أُوقِيّةَ مِسْكٍ وأعطى أُمّ سَلَمَةَ بَقِيّةَ المِسْكِ والحُلّةَ. رَواهُ أحمَدُ.

٦/٢٤٧١ ـ وعَنْ أَنسٍ قالَ: أُتِيَ النبيُّ ﷺ بِمالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ، فقالَ انْثُرُوهُ في المَسْجِدِ، وكانَ أكْثَرَ مالٍ أُتِيَ بِهِ النبيُّ ﷺ إذْ جَاءَهُ الْعَبّاسُ، فقالَ يا رسُولَ اللّهِ أعْطِنِي فَإنّي فَادَيْت نَفْسِي وَعَقِيلاً، قالَ خُذْ فَحَثَىٰ في ثَوبِهِ، ثُمّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فقالَ مُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عليّ؟ قالَ لا، قالَ ارْفَعْهُ أنْتَ عليّ؟ قالَ:

ہبہ اور ہدیہ کے احکام

عطیوں اور تحفوں کے قبول اور قبضہ لیکن عرف کے مطابق

(۲۴۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے پایوں یا دست کی طرف بلایا جائے تو میں اسے یقیناً قبول کر لوں گا اور اگر یہ چیزیں تحفے میں آئیں تو بھی قبول کر لوں گا۔

(۲۴۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے ایک پایہ ہدیہ میں بھیجا جائے تو قبول کر لوں گا اور اگر اس کی دعوت دی جائے تو بھی قبول کر لوں گا۔

(۲۴۶۸) حضرت خالد بن عدی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس اس کے بھائی کے پاس سے بلا حرص اور بلا مانگے رزق آئے تو اسے قبول کر لینا چاہیے۔ لوٹائے نہیں کیونکہ یہ اللہ کی بھیجی ہوئی روزی ہے۔

(۲۴۶۹) حضرت عبداللہ بن بُسر سے مروی ہے کہ میری ہمشیرہ اکثر نبی کریم ﷺ کے پاس بطور تحفے کے کچھ نہ کچھ بھیجتی رہتی تھیں اور آپ قبول فرمالیا کرتے تھے۔ ایک روایت اس طرح ہے کہ وہ آپ ﷺ کے پاس ہدیہ بھیجتی رہتی تھیں، آپ اسے قبول کر لیتے تھے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ اگر بچے کے ہاتھ ہدیہ بھیجا جائے تو اسے قبول کر لیا جائے کیونکہ حضرت عبداللہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بچے تھے۔

(۲۴۷۰) ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت ام کلثوم فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ﷺ نے ان سے کہا میں نے نجاشی کو ایک جوڑا اور چند اوقیہ مشک بھیجی ہے۔ میرا غالب خیال ہے کہ نجاشی مر گیا ہے اور یہ ہدیہ واپس آئے گا۔ اگر واپس آ گیا تو تمہارا ہے۔ آخر آپ ﷺ کے فرمانے کے مطابق ہی ہوا، آپ کا ہدیہ واپس آ گیا۔ آپ ﷺ نے ہر ایک ام المومنین رضی اللہ عنہن کو ایک ایک اوقیہ مشک دی اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو باقی مشک اور جوڑا دے دیا۔

(۲۴۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ کے پاس بحرین سے مال آیا فرمایا مسجد میں رکھ دو۔ یہ سب سے زیادہ مال تھا، جو آپ ﷺ کے پاس آیا۔ اتنے میں آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ آ کر کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! مجھے دیجیے میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا، فرمایا لے لو چنانچہ انہوں نے چادر میں مال بھر لیا، پھر اسے تھوڑا اسجھ کر اور بھرا مگر اسے اٹھا نہ سکے اور آپ ﷺ سے عرض کی کسی کو حکم فرما دیجیے مجھے اٹھوا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ عرض کی اچھا تو آپ ﷺ ہی اٹھوا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا

لا ، فَنَثَرَ مِنْهُ، ثُمَّ احْتَمَلَهُ على كَاهِلِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَما زَالَ النَّبِيُّ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حتَّى خَفِيَ عَلَيْنا عَجَباً مِنْ حِرْصِهِ فَما قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وثَمَّ مِنْها دِرْهَمٌ. رَواهُ البُخَارِيُّ وَهُوَ دَلِيلٌ على جَوَازِ التَّفْضِيلِ في ذَوِي القُرْبَى وغَيْرِهِمْ وَتَرْكِ تَخْمِيسِ الفَيءِ وأَنَّهُ مَتَى كانَ فِي الغنيمَةِ ذُو رَحِمٍ لِبَعْضِ الغَانِمِينَ لَمْ يعْتِقْ عَلَيهِ.

٧/٢٤٧٢ وعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَانَ نَحَلَها جادَّ عِشْرِينَ وَسْقاً مِنْ مالِهِ بالغَابَةِ، فلمَّا حَضَرَتْهُ الوَفَاةُ قالَ: يَا بُنَيَّةُ إنِّي كُنت نَحلْتُك جَادَّ عِشْرِينَ وَسْقاً ولو كُنْتِ جَدَدْتِيهِ واحْتَرَثْتِيهِ كانَ لكِ وإنَّما هُوَ الْيَومَ مالُ وَارِثٍ فاقْتَسِمُوهُ على كِتَابِ اللَّهِ. رَواهُ مالِكٌ في «المُوَطَّأ».

١ ـ باب ما جاء في قبول هدايا الكفار والإهداء لهم

١/٢٤٧٣ ـ عن علي رضي الله عنه قال: أهدى كِسْرى لرسول الله ﷺ فقبل منه، وأهدى له قيصر فقبل، وأهدت له الملوك فقبل منها. رواه أحمد والترمذي.

٢/٢٤٧٤ ـ وفي حَديثٍ عَنْ بِلالٍ المُؤَذِّنِ قَالَ: انطَلَقْت حَتَّى أَتَيْتُهُ يَعْنِي النبيَّ ﷺ وإذا أَرْبَعُ رَكائِبَ مُناخاتٌ عَلَيْهِنَّ أحمالُهُنَّ، فاسْتَأْذَنْت فقالَ لي أَبْشِرْ فَقَدْ جاءَكَ اللَّهُ بِقَضَائِكَ ثُم قالَ أَلَمْ تَرَ الرَّكَائِبَ المُناخاتِ الأَرْبَعَ؟ فَقُلْت بَلى، فقالَ إنَّ لَكَ رِقابَهُنَّ وَما عَلَيْهِنَّ فَإِنَّ عَلَيْهِنَّ كِسْوَةً وطَعَاماً أهداهُنَّ إِلَيَّ عَظيمُ فَدَكٍ فاقْبِضْهنَّ واقْضِ دَيْنَكَ فَفَعَلْت مُخْتَصَرٌ لأبي دَاوُدَ.

٣/٢٤٧٥ ـ وعَنْ أسماءَ بِنْتِ أَبِي بَكر قالَت: أَتَتْني أُمّي راغِبَةً في عَهدِ قُرَيْشٍ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَسَأَلْت النبيَّ ﷺ أَصِلُها؟ قالَ نَعَمْ. مُتَّفقٌ عَليهِ، زادَ البُخاريُّ قالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فأنْزَلَ اللَّهُ فِيها: لا يَنْهاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقاتِلوكمْ في الدِّينِ. ومَعْنَى راغِبَةً أيْ طامِعَةً تَسْأَلُنِي شَيْئاً.

٤/٢٤٧٦ ـ وعَنْ عامِرِ بْن عَبدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قدِمَتْ قُتَيْلَةُ ابْنَة عَبْدِ العُزَّى بْنِ سَعْدٍ على ابْنَتِها أَسماءَ بِهدَايا ضِبابٍ وأقِطٍ وسَمْنٍ وهِيَ مُشْرِكَةٌ، فأبَتْ أسماءُ أَنْ تَقْبَلَ هَدِيَّتها وتُدْخِلَها بَيْتُها فَسَأَلَتْ عَائِشَة النبيَّ ﷺ فأنْزَلَ اللَّهُ تعالى: ﴿لَّا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمْ يُقَٰتِلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ﴾ [الممتحنة: ٨] إلى آخِرِ الآيَةِ، فأمَرَها أَنْ تَقْبَلَ هَدِيَّتها وأَن تُدْخِلَها بَيْتَها. رواهُ أحمدُ.

٥/٢٤٧٧ ـ وعَنْ عِياضِ بْن حِمار أَنَّهُ أَهدَى لِلنبيِّ ﷺ هَدِيَّة أو ناقَةً فقالَ

نہیں۔ پھر اس میں سے کچھ مال نکال دیا اور کندھے پر اُٹھا کر چل پڑے۔ آپ ﷺ ان کی حرص کی وجہ سے بطور تعجب کے انہیں جاتا ہوا دیکھتے رہے، یہاں تک کہ وہ غائب ہوگئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ وہاں سے کھڑے ہوئے تو وہاں ایک درہم بھی باقی نہ تھا۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ عزیزوں وغیرہ کو زیادہ دیا جاسکتا ہے اور غنیمت کا پانچواں حصہ چھوڑا جاسکتا ہے اور اگر غنیمت میں کوئی عزیز ہاتھ آئے گا تو وہ آزاد نہ ہوگا جیسا کہ بدر میں حضرت عباسؓ و حضرت عقیل رضی اللہ عنہما ہاتھ آئے تھے مگر آزاد نہیں ہوئے تھے۔

(۲۴۷۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے غابہ والے مال میں سے بیس وسق (تقریباً ۸۲ من) کھجوریں پھل اتارنے کے بعد ماپ کر دیا کرتے تھے۔ مرض الموت میں فرمانے لگے کہ میں تمہیں پھل اتارنے کے بعد ۲۰ وسق کھجوریں دیا کرتا تھا اگر میں پھل اتارتا یا کھیتی باڑی کرتا ہوتا تو تمہیں دے دیتا مگر آج وہ وارثوں کا مال ہے انہیں قرآن (کے قانون) کے مطابق تقسیم کر لینا۔

کافروں کا ہدیہ قبول کرنا اور انہیں ہدیہ دینا

(۲۴۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کسریٰ نے نبی اکرم ﷺ کو ہدیہ بھیجا آپ ﷺ نے اسے قبول فرما لیا۔ قیصر نے آپ ﷺ کو ہدیہ بھیجا، آپ ﷺ نے قبول فرما لیا اور دیگر بادشاہوں نے آپ ﷺ کو ہدیے بھیجے آپ ﷺ نے سب سے قبول فرما لیے۔

(۲۴۷۴) حضرت بلال رضی اللہ عنہ موذن کی حدیث میں ہے، انہوں نے فرمایا میں پیدل چل کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ دیکھا چار اونٹ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان پر بوجھ لدا ہوا ہے میں نے آنے کی اجازت مانگی فرمایا خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہارا قرض ادا کرنے کے لیے مال بھیجا ہے کیا تم چار بیٹھی ہوئی سواریاں نہیں دیکھ رہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ فرمایا یہ اپنے بوجھوں کے ساتھ تمہاری ہیں۔ ان پر کپڑا اور غلہ لدا ہوا ہے انہیں فدک کے حاکم نے مجھے بطور ہدیہ بھیجا ہے ان پر قبضہ کر کے قرض ادا کر دو چنانچہ میں نے قرض اتار دیا۔

(۲۴۷۵) حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میری والدہ مجھ سے کچھ لینے کے خیال سے قریش کے زمانے میں آئیں، میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا میں ان سے صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں۔ امام ابن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا اس پر لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ اتری یعنی ''اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے (حسنِ سلوک سے) نہیں روکتا جو تم سے لڑتے نہیں۔'' (رَاغِبَةً یعنی مجھ سے کچھ مانگنے کے لالچ میں آئیں)۔

(۲۴۷۶) حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قتیلہ بنت عبدالعزیٰ اپنی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس مکھن، پنیر اور گھی ہدیہ کے طور پر لائیں یہ مشرکہ تھیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے انہیں نہ گھر میں آنے دیا اور نہ ہدیہ قبول کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ اتاری یعنی ''اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے (حسنِ سلوک سے) نہیں روکتا جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی۔'' آپؐ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا کہ انہیں گھر میں آنے دیں اور ان کا ہدیہ بھی قبول کر لیں۔

(۲۴۷۷) حضرت عیاض بن حمارؓ سے مروی ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو کوئی ہدیہ یا اونٹنی بھیجی۔ آپؐ نے

النبيُّ ﷺ أَسْلَمْتَ؟ قَالَ لا، قَالَ إِنِّي نُهِيت عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكين. رَواهُ أَحمدُ وأَبو دَاودَ والتِّرمِذيُّ وصَحَّحَهُ.

٣ ـ بابُ الثوابِ على الهديَّةِ والهِبَةِ

١/٢٤٧٨ ـ عَنْ عائِشةَ قالَتْ: كانَ النبيُّ ﷺ يَقْبَلُ الهَدِيَّةَ ويثيبُ عليْها. رَواهُ أَحمدُ والبُخاريُّ وأَبو دَاودَ والتِّرمذيُّ.

٢/٢٤٧٩ ـ وعَنْ ابنِ عَبَّاسٍ أنَّ أعْرَابِياً وَهَبَ للنبيِّ ﷺ هِبَةً فأثابَهُ عَليْها قالَ: أَرَضِيتَ؟ قَالَ: لا، فَزادَهُ، قَالَ: أرَضِيتَ؟ قَالَ: لا، فَزادَهُ، قَالَ: أَرَضِيتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النبيُّ ﷺ: لَقَدْ هَمَمْتُ أنْ لا أتَّهِبَ هِبَةً إلا مِنْ قُرَشِيٍّ أو أنْصاريٍّ أو ثَقَفِيٍّ. رَواهُ أَحمدُ.

٤ ـ بابُ التعديلِ بينَ الأَولادِ في العطيَّةِ والنَّهي أَنْ يَرجِعَ أَحدٌ فِي عطيَّتِهِ إلاَّ الوالِدَ

١/٢٤٨٠ ـ عَنِ النُّعمانِ بْنِ بَشيرٍ قال قالَ النَّبيُّ ﷺ اعْدِلوا بَيْنَ أَبْنائِكُمْ، اعْدِلوا بَينَ أَبْنائِكُمْ، اعْدِلوا بَيْنَ أَبْنائِكُمْ، رواه أَحمَدُ وأَبُو دَاودَ والنَّسائيُّ.

٢/٢٤٨١ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ: قَالَت امْرَأةُ بَشيرٍ انْحَلِ ابْنِي غُلاما وأشْهد لي رسُول اللّهِ ﷺ فأتى رسولَ اللّهِ ﷺ فقالَ إنَّ ابْنَةَ فُلانٍ سألَتْني أنْ أَنْحَلَ ابْنها غُلامِي، فقالَ لَهُ إِخْوَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلهُمْ أعْطَيْتَ مِثْلَ ما أَعْطَيْتَهُ؟ قَالَ: لا، قالَ: فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وإِنِّي لا أَشْهَدُ إلاَّ على حَقٍّ. رَواهُ أَحمدُ وَمُسْلِمٌ وأَبو دَاوُدَ. ورَواهُ أبو داود مِنْ حَديثِ النُّعمانِ بْنِ بَشيرٍ وقَالَ فيهِ: لا تُشْهِدْني على جَورٍ إنَّ لِبَنيكَ عَليْكَ مِنَ الحَقِّ أنْ تَعْدِلَ بَيْنَهُمْ.

٣/٢٤٨٢ ـ وعَنْ النُّعمانِ بْنِ بَشيرٍ أَنَّ أَباه أتى بِهِ رسُولَ اللّهِ ﷺ فقالَ إِنِّي نَحَلْت ابْنِي هذا غُلاماً كانَ لي، فقالَ رسولُ اللّهِ ﷺ: أكلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟ فقالَ: لا، فقال فأرْجِعْهُ متَّفَقٌ عليهِ، ولَفْظُ مُسْلم قَالَ: تَصَدَّقَ عليَّ أبي بِبَعْضِ مالِهِ، فقالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْت رَوَاحَةَ لا أَرْضَىٰ حَتَّى تُشْهِدَ رسولَ اللهِ ﷺ فانْطَلَقَ أَبي إليْهِ يُشْهِدُهُ على صَدَقَتي، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ أفَعَلتَ هٰذا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟ قالَ: لا، فقالَ: اتَّقوا اللّهَ واعْدِلوا في أَولادِكُمْ، فَرَجَعَ أَبِي في تِلْكَ الصَّدَقَةِ. ولِلْبُخاري مِثْلهُ لكِنْ ذَكَرَهُ بِلَفْظِ العَطِيَّةِ لا بَلفظِ الصَّدَقَةِ.

پوچھا کیا تم مسلمان ہو گئے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے مشرکوں کے عطیہ سے منع کر دیا گیا ہے۔
فقہ الحدیث: تالیف قلب کے لیے مشرکوں سے ہدیہ قبول کرنا جائز ہے اور میل ورغبت کی صورت ہو تو ناجائز ہے (مترجم)۔

تحائف اور ہدایا کا بدلہ

(۲۴۷۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کر لیا کرتے تھے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

(۲۴۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا۔ آپ نے اس کا بدلہ دے کر پوچھا خوش ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زیادہ دے کر پوچھا اب خوش ہو؟ اس نے کہا نہیں نے پھر اور دے کر پوچھا اب خوش ہو؟ اس نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عزم کر لیا ہے کہ میں آئندہ صرف قرشی یا انصاری یا ثقفی کا ہی ہدیہ قبول کروں۔

اولاد کو دینے میں انصاف کرنا اور کسی کو عطیہ سے رجوع جائز نہیں مگر یہ کہ باپ اولاد کو عطیہ دے

(۲۴۸۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹوں کے درمیان برابری کرو، اپنے بیٹوں کے درمیان برابری کرو، اپنے بیٹوں کے درمیان برابری کرو۔

(۲۴۸۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا بشیر کی عورت نے (بشیر سے) کہا میرے بچے کو ایک غلام ہدیہ میں دیجیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائیے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا فلاں کی بیٹی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں اس کے بیٹے کو ایک غلام ہدیہ میں دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس کے بھائی ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ایک ایک غلام سب کو دیا ہے؟ بولے نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ درست نہیں ہے میں تو حق ہی پر گواہ بنتا ہوں۔ احمد نے حضرت نعمان بن بشیر کی حدیث روایت کی ہے۔ اس میں کہا ہے مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ۔ تمہارے بیٹوں کا تم پر یہ حق ہے کہ ان میں برابری کرو۔

(۲۴۸۲) حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ اس کا باپ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور عرض کی میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام ہدیہ میں دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے ہر بیٹے کو ایک ایک غلام دیا ہے؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام واپس کر لو۔ مسلم کے لفظ یہ ہیں، انہوں نے فرمایا: مجھے میرے والد نے کچھ مال صدقے میں دیا۔ میری ماں عمرۃ بنت رواحہ نے کہا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنالو گے میں راضی نہیں ہوں گی۔ میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانے کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اپنے سب بچوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا اللہ سے ڈر جاؤ اور اپنی اولاد میں برابری کرو میرے والد نے وہ صدقہ واپس کر لیا۔ بخاری میں اسی طرح ہے لیکن بجائے صدقہ کے عطیہ کا لفظ ہے۔

٤/٢٤٨٣ ـ وعن ابن عباس: أن النبي ﷺ قال: «العائد في هبته كالعائد يعود في قَيئِهِ». متفق عليه، وزاد أحمد والبخاري: «ليس لنا مثل السوء» ولأحمد في رواية: قال قتادة: ولا أعلم القيء إلا حراماً.

٥/٢٤٨٤ ـ وَعَنْ طَاوُسٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وابْنَ عَبَّاسٍ رَفَعَاهُ إلى النبيِّ ﷺ قَالَ: لا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ العَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيهَا إلاَّ الوَالِدَ فِيما يُعْطِي وَلَدَهُ، وَمَثَلُ الرَّجُلِ يُعْطِي العَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أكلَ حَتَّى إذَا شَبعَ قَاءَ ثُمّ رَجَعَ فِي قَيْئِهِ. رَواهُ الْخَمْسَةُ وصَحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ.

٥ ـ بَابُ ما جَاءَ فِي أَخْذِ الوالِدِ مِنْ مالِ وَلَدِهِ

١/٢٤٨٥ ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إنَّ أَطْيَبَ ما أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإنَّ أَولادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ. رَواهُ الخَمْسَةُ. وفِي لَفْظٍ: وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ، فَكُلُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ هَنِيئاً. رَواهُ أحمدُ.

٢/٢٤٨٦ ـ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللّهِ إنَّ لِي مالاً وَوَلَداً وإنَّ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَجْتَاحَ مالِي، فَقَالَ: أَنْتَ وَمالُكَ لأَبِيكَ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٣/٢٤٨٧ ـ وَعَنْ عَمْرو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فقالَ إنَّ أَبِي يُرِيدُ أنْ يَجْتَاحَ مالِي، فَقَالَ أَنْتَ وَمالُكَ لِوَالِدِكَ إنَّ أَطْيَبَ ما أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وإنَّ أَولادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ فَكُلُوهُ هَنِيئاً. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ وقالَ فِيهِ: إنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فقالَ إنَّ لِي مالاً وَوَلَداً وَإنَّ والِدِي... الحَدِيثَ.

٦ ـ بَابٌ فِي العُمْرَىٰ والرُّقْبَىٰ

١/٢٤٨٨ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: العُمْرَى مِيرَاث لأَهلِها أَو قَالَ جَائِزَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٢٤٨٩ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ أعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لِمُعمَّرِهِ مَحْيَاهُ وَمَماتَهُ لا تَرْقُبُوا مَنْ أَرْقَبَ شَيْئاً فَهُوَ سَبِيْلُ المِيْرَاثِ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاود والنَّسَائيُّ. وفي لفظٍ: أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قَالَ: الرُّقْبَى جائزة. رواه النسائي وفي لفظ: جعل الرقبى للذي أرقبها. رواه أحمد والنسائي وفِي لَفْظِ جَعَلَ الرُّقْبَىٰ لِلْوَارِثِ. رَواهُ أحمَدُ.

٣/٢٤٩٠ ـ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ العُمْرَى جَائِزَة لِمَنْ اعْمرَها، والرُّقْبَىٰ جَائِزَةٌ لِمَنْ أَرْقَبها. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسَائيُّ.

(۲۴۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہبہ واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔ بخاری اور احمد میں اتنا زیادہ ہے ہمارے واسطے بری مثال (مناسب) نہیں۔ احمد کی ایک روایت میں ہے قتادہ کا قول ہے کہ میں قے کو حرام ہی جانتا ہوں۔

(۲۴۸۴) حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا باپ کے سوا کسی کو یہ حلال نہیں کہ وہ کوئی چیز کسی کو دے کر واپس کر لے ایسے شخص کی مثال کتے کی سی ہے، جو خوب جی بھر کر کھا لیتا ہے پھر قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔

والد اولاد کے مال میں سے لے سکتا ہے

(۲۴۸۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حلال طیب وہی چیز ہے جو تم نے اپنی کمائی میں سے کھائی اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں شامل ہے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں، اولاد پاکیزہ ترین کمائی میں سے ہے لہٰذا ان کے مال میں سے خوشی خوشی کھاؤ۔

(۲۴۸۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس مال بھی ہے اور اولاد بھی اور میرے والد میرا مال لینا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے والد ہی کا ہے۔

(۲۴۸۷) حضرت عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میرے والد میرا مال لینا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے والد ہی کا ہے۔ یاد رکھو حلال طیب وہی ہے جو تم نے اپنی کمائی میں سے کھایا ہو اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی میں سے ہے لہٰذا اس کا مال خوشی خوشی کھاؤ۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر کہا دیکھیے میرے پاس مال و اولاد ہے اور میرے والد میرا مال لینا چاہتے ہیں۔ (حسبِ سابق حدیث)

عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں

(۲۴۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا عمریٰ (حینِ حیات ہبہ کی ہوئی جائداد) موہوب لہ کی میراث ہے یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ عمریٰ جائز ہے۔

(۲۴۸۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عمریٰ کیا تو وہ زندگی بھر کے لیے ہے اور موت کے بعد بھی ہے۔ اسی کا ہو جاتا ہے جس کے لیے عمریٰ کیا گیا ہے اور رقبیٰ نہ کرو اگر کسی نے رقبیٰ کیا تو وہ میراث کا راستہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رقبیٰ جائز ہے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں جو مکان رقبیٰ کے طور پر دیا گیا ہو وہ اسی کا ہو جاتا ہے جس کو دیا جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے رقبیٰ وارث کے لیے کیا۔

(۲۴۹۰) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو، وہ اس کے لیے جائز ہے اور جو مکان رقبیٰ کے طور پر دیا جائے، وہ اس کے لیے جائز ہے جس کو دیا ہو۔

(۲۴۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ عمریٰ کرو اور نہ رقبیٰ۔ اگر کسی نے کوئی چیز عمریٰ یا رقبیٰ کے طور پر دی ہے تو وہ زندگی بھر اور موت کے بعد بھی اسی کی ہو جائے گی، جس کو دی گئی ہے۔

٤/٢٤٩١ ـ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ لا تُعْمِرُوا وَلا تُرْقِبُوا فَمَنْ أعْمرَ شيئاً أو أرْقبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَماتَهُ. رَواهُ أحْمَدُ والنَّسائيُّ.

٥/٢٤٩٢ ـ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَضَىٰ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ بالعُمْرَىٰ لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وفِي لفظٍ: قَالَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أمْوَالَكُمْ وَلا تُفْسِدُوها، فَمَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لِلَّذِي أُعْمِرَ حيًا وَمَيِّتاً ولِعَقِبِهِ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ، وفي روايةٍ قَالَ: العُمْرَى جَائِزَةٌ لأَهلِها والرُّقْبَىٰ جَائِزَةٌ لأهلِها. رَواهُ الخَمْسَةُ، وفِي رِوَايَةٍ: مَنْ أَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرَىٰ لَهُ ولِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَولُهُ حَقَّهُ فِيها وَهِيَ لِمَنْ أعْمَرَ وَعَقِبِهِ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائيُّ وابنُ ماجَه، وفِي رِوَايَةٍ: قَالَ أيُّما رَجُلٍ أعْمَرَ عُمْرَىٰ لَهُ ولِعَقِبِهِ فإنَّها لِلَّذِي يُعْطَاها لا تَرجِعُ إلى الَّذِي أعْطَاها لأنَّهُ أعْطى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ والنَّسائيُّ والترْمذيُّ وصَحَّحَهُ، وفي لفظٍ عَنْ جَابِرٍ: إنما العُمْرَى الَّتِي أَجَازَها رسُولُ اللّٰهِ ﷺ أنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ ولِعَقِبِكَ، فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ ما عِشْتَ فإنَّها تَرْجِعُ إلَى صَاحِبِها. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِم وأَبو دَاوُدَ. وفِي رِوَايَةٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَضَىٰ بالعُمْرَى أنْ يَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ ولِعَقِبِهِ الْهِبَةَ ويَسْتَثْنِي إنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ ولِعَقِبِكَ فَهي إلَيَّ وإلى عَقِبِي إنَّها لِمَنْ أُعْطِيَها ولعقبه. رَواهُ النَّسائيُّ.

٦/٢٤٩٣ ـ وَعَنْ جَابِرٍ أَيْضاً أنَّ رَجُلاً مِنَ الأنْصَارِ أَعْطَىٰ أُمَّهُ حَدِيقَةً مِنْ نَخِيل حَيَاتَها فَماتَتْ فَجَاءَ إِخْوَتُهُ فَقَالُوا نَحْنُ فِيهِ شَرَعٌ سَوَاءٌ قَالَ فَأَبَى فاخْتَصَمُوا إلى النَّبيِّ ﷺ فَقَسَمَها بَيْنَهُمْ مِيرَاثاً. رَواهُ أحْمَدُ.

٧ ـ بَابُ ما جَاءَ فِي تَصَرُّفِ المرأةِ فِي مالِها وَمالِ زَوجِها

١/٢٤٩٤ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ المَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوجِها غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَها أَجْرُها بِما أَنْفَقَتْ وَلِزَوجِها أَجرُهُ بِما كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْل ذٰلِكَ لا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ أَجْرِ بَعْضٍ شَيْئاً. رَواهُ الْجَماعَةُ.

٢/٢٤٩٥ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ المَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوجِها عَنْ غَيْرِ أمْرِهِ فَلَهُ نِصفُ أَجْرِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَرَواهُ أَبُو دَاوُدَ ورُوِيَ أَيْضاً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوقُوفاً فِي المَرْأةِ تَصدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوجِها قَالَ لا إلاَّ مِنْ قُوتِها والأَجْرُ بَيْنَهُما، وَلا يَحِلُّ لَها أَنْ تَصَّدَّقَ مِنْ مالِ زَوجِها إلاَّ بِإِذْنِهِ.

٣/٢٤٩٦ ـ وَعَنْ أَسْماءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّها قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ إلاَّ ما أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُناح أَنْ أَرْضِخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ؟ فَقَالَ أَرْضِخِي ما

(۲۴۹۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کا اس کے لیے فیصلہ فرمایا جسے وہ ہبہ کیا تھا۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں، اپنا مال روک کر رکھو اور برباد نہ کرو، پھر اگر کسی نے عمریٰ کیا تو وہ زندگی اور موت ہر حالت میں موہوب لہٗ کا اور اس کی اولاد کا ہے۔ ایک روایت میں ہے، عمریٰ کے طور پر دی گئی چیز اس کے لیے جائز ہے جس کو وہ دی گئی ہو اور رقبیٰ کے طور پر دی گئی چیز اس کے لیے جائز ہے جس کو دی گئی ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ جس نے کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دی تو وہ اس کی اور اس کی اولاد کے لیے ہے اور عمریٰ کرنے والے نے اپنی بات سے اپنا حق کاٹ دیا اور عمریٰ کے طور پر دی گئی چیز اس کی اور اس کی اولاد کی ہے جس کو وہ دی گئی۔ ایک روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عمریٰ اپنے اور اپنی اولاد کے لیے کیا بلاشبہ وہ اسی کا ہے، جس کو وہ دیا گیا ہے۔ اب اس کی طرف واپس نہ ہوگا، جس نے اسے دیا کیونکہ اس نے ایسی چیز ہبہ کی ہے جس میں میراث کو دخل ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ جس عمریٰ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے وہ یہ ہے کہ کوئی کہہ دے وہ تمہارے لیے اور تمہاری اولاد کے لیے ہے لیکن اگر اس نے کہا وہ تمہارے لیے ہے جب تک تم زندہ رہو تو یقیناً وہ اپنے مالک کی طرف لوٹ جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کا فیصلہ کیا کہ کوئی کسی کو اور اس کی اولاد کو کوئی چیز ہبہ کر دے اور یہ استثنا کر دے کہ اگر خدانخواستہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو کوئی حادثہ پیش آ جائے تو وہ میرا اور میری اولاد کا ہے بلاشبہ ایسا عمریٰ موہوب لہٗ کا اور اس کی اولاد کا ہے۔

(۲۴۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے، ایک انصاری نے اپنی والدہ کو حین حیات کھجور کا باغ دیا، پھر وہ فوت ہو گئیں۔ اس کے بھائیوں نے کہا ہم شرع کی رُو سے اس میں برابر کے حصہ دار ہیں مگر دینے والا نہ مانا پھر یہ جھگڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان میں میراث کے طور پر بانٹ دیا۔

فقہ الحدیث: عمریٰ یہ ہے کہ کوئی چیز عمر بھر کے لیے کسی کو دی جائے۔ رقبیٰ یہ ہے کہ زید بکر کو اپنا مکان یہ کہہ کر دے کہ اگر میں پہلے مر جاؤں تو مکان تیرا رہا اور اگر تو مجھ سے پہلے مر جائے تو مکان مجھے اور میری اولاد کو واپس مل جائے گا، اس کا نام رقبیٰ اس لیے ہے کہ دونوں فریق ایک دوسرے کی موت کے منتظر رہتے ہیں (مصحح)۔

شوہر کے مال میں تصرف کا مسئلہ

(۲۴۹۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کے کھانے میں سے غیر مسرفانہ طور پر خرچ کر دے تو اسے خرچ کرنے کے سبب سے اور شوہر کو کمانے کے سبب سے ثواب ملے گا اور خازن کو بھی اسی قدر ثواب ملے گا اور کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کی وجہ سے کم نہ ہوگا۔

(۲۴۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرے تو شوہر کے لیے یا عورت کے لیے آدھا اجر ہے۔

فقہ الحدیث: دونوں کے ثوابوں کے مجموعہ کا آدھا ثواب ہے یعنی ہر ایک کے لیے پورا پورا ثواب ہے مثلاً دو نیکیوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک نیکی ملے گی اس اعتبار سے آدھا آدھا ثواب ملے گا (مترجم)۔ ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے بارے میں موقوفاً روایت کی ہے جو اپنے شوہر کے گھر سے خرچ کرتی ہے۔ فرمایا نہیں مگر اپنی خوراک سے اور ثواب دونوں کو ملے گا اور عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر مال میں سے خرچ کرنا حلال نہیں ہے۔

(۲۴۹۶) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس کچھ نہیں سوائے اس کے جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس جمع کیا ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے اگر میں اس میں سے تھوڑا سا خرچ کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اسْتَطَعْتِ وَلا تُوعِي فَيُوعِي اللّٰهُ عَلَيْكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وفِي لَفْظٍ عَنها: أَنَّها سَأَلَتِ النبيَّ ﷺ إِنَّ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ شَدِيدٌ ويأتِينِي المِسْكِينُ فأَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْتِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، فَقَالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ أَرْضِخِي وَلا تُوعِي فَيُوعِي اللهُ عَلَيْكِ. رَوَاهُ أَحمَدُ.

٢٤٩٧/ ٤ ـ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النبيُّ ﷺ النِّسَاءَ قَالَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَأَنَّها مِنْ نِسَاءِ مُضَر: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كلٌّ على آبَائِنا وَأَبْنائِنا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَأَرَى فِيهِ: وَأَزْوَاجِنا فَما يَحِلُّ لَنا مِنْ أَمْوَالِهِمْ؟ قَالَ الرُّطَبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهدِينَهُ. رَوَاهُ أَبو دَاوُدَ، وَقَالَ الرُّطْبُ الْخبزُ والبَقْلُ والرُّطَبُ.

٢٤٩٨/ ٥ ـ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: شَهِدْت الْعِيْدَ مَعَ رَسولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَدَأَ بالصَّلاةِ قَبْلَ الخُطْبَةِ بِلا أَذَانٍ وَلا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوكِّئاً عَلَى بِلالٍ، فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ، ثُمَّ مَضَىٰ حتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ، فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَطَةِ النِّسَاءِ سفعاء الْخَدَّيْنِ، فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ لأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، قَالَ: فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِيْنَ فِي ثَوبِ بِلالٍ مِنْ أَقْرَاطِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٤٩٩/ ٦ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النبيَّ ﷺ قَالَ: لا يَجُوزُ لامْرَأَةٍ عطيَّةٌ إلاَّ بِإِذْنِ زَوجِها. رَوَاهُ أَحْمَدُ والنَّسَائِيُّ وأَبُو دَاوُدَ. وفي لفظٍ: لا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَمْرٌ فِي مالِها إِذَا مَلَكَ زَوجُها عِصْمَتَها. رَواهُ الْخَمْسَةُ إلاَّ التِّرمذيَّ.

٨ ـ بَابُ ما جَاءَ فِي تَبَرُّعِ العَبْدِ

٢٥٠٠/ ١ ـ عَنْ عُمَيْرٍ مَولَى ابِي اللَّحم قَالَ: كُنت مَمْلُوكاً فَسَأَلت النبيَّ ﷺ أَتَصَدَّقُ مِنْ مالِ مَولايَ بِشَيءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ والأَجْرُ بَيْنَكُما. رَواهُ مُسْلِمٌ.

٢٥٠١/ ٢ ـ وَعَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي مَولايَ أَنْ أَقْدِرَ لَحماً، فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَضَرَبَنِي، فَأَتَيت رَسُول اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرت لَهُ ذٰلِكَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ؟ فَقَالَ يُعْطِي طَعَامِي مِنْ غَيْرِ أَنْ آمُرَهُ، فَقَالَ الأَجْرُ بَيْنَكُما. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسَائيُّ.

٢٥٠٢/ ٣ ـ وَعَنْ سَلْمانَ الْفَارِسِي قَالَ: أَتَيت النَّبِيَّ ﷺ بِطَعَام وَأَنا مَمْلُوكٌ، فَقُلْت هٰذِهِ صَدَقَةٌ، فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِطَعَامٍ، فَقُلْت هٰذِهِ هَدِيَّةٌ أَهدَيْتُها لَكَ أُكْرِمُكَ بِها فَإِنِّي رَأَيْتُك لا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا وَأَكَلَ مَعَهُمْ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٢٥٠٣/ ٤ ـ وَعَنْ سَلْمانَ قَالَ: كُنت اسْتَأْذَنْت مَولايَ فِي ذٰلِكَ فَطَيَّبَ لِي فَاحْتَطَبْت حَطَباً فَبِعْتُهُ فَاشْتَرَيْت ذٰلِكَ الطَّعَامَ. رَواهُ أَحْمَدُ.

مقدور بھر تھوڑا تھوڑا سا (اللہ کی راہ میں) دیتی رہو اور برتن کا منہ بند نہ رکھو، ورنہ اللہ تم سے بند کر لے گا۔ اس کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سخت آدمی ہیں اور میرے پاس محتاج آتے رہتے ہیں کیا میں ان پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اجازت کے بغیر ان کے گھر (کے غلہ) میں سے خرچ کر سکتی ہوں فرمایا تھوڑا تھوڑا خیرات کرتی رہو منہ بند کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ تم سے بند کر لے گا۔

(۲۴۹۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی تو ایک معزز عورت (گویا وہ مضری عورت تھی) نے پوچھا یا نبی اللہ! ہم اپنے باپوں، بیٹوں (ابوداؤد نے کہا میرے خیال میں یہ بھی کہا) اور شوہروں کی محتاج ہیں۔ ان کے مالوں میں سے ہمارے لیے کیا حلال ہے؟ فرمایا تر کھجوریں انہیں کھا بھی سکتی ہو اور ہدیہ کے طور پر بھی دے سکتی ہو (ابوداؤد نے کہا رطب میں روٹی، ترکاری اور کھجوریں سب شامل ہیں)۔

(۲۴۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ میں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سے پہلے بغیر تکبیر و اذان کے نماز پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا اس کی فرمانبرداری کی رغبت دلائی اور لوگوں کو پند و موعظت فرمائی پھر عورتوں کے پاس آ کر انہیں نصیحت کی اور فرمایا خیرات کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں۔ اس پر ایک سرخی مائل سیاہ رخسار والی معزز عورت کھڑی ہوئی اور عرض کی اے اللہ کے نبی یہ کیوں؟ فرمایا اس لیے کہ تم شکوے شکایت کرتی رہتی ہو اور شوہر کی نافرمانیاں کرتی ہو۔ اس پر عورتوں نے زیورات میں سے خیرات دینی شروع کی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں اپنی اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

(۲۴۹۹) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کسی عورت کو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں۔ یہ الفاظ بھی ہیں کسی عورت کے لیے اپنے مال میں معاملہ کرنا جائز نہیں، جب کہ اس کا خاوند اس کی عصمت کا مالک ہو۔

غلام کی خیرات کے بارے میں

(۲۵۰۰) حضرت عمیر مولیٰ آبی اللحم سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں غلام تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اپنے آقا کے مال میں سے کچھ خیرات کر سکتا ہوں فرمایا ہاں ثواب دونوں کو ملے گا۔

(۲۵۰۱) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے میرے آقا نے گوشت پکانے کا حکم دیا۔ پھر میرے پاس ایک محتاج آ گیا میں نے اس میں سے اسے کھلا دیا۔ آقا نے اس پر مجھے مارا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے آقا سے پوچھا تم نے اسے کیوں مارا؟ اس نے کہا میری اجازت کے بغیر میرا کھانا دے دیتا ہے فرمایا تو ثواب دونوں کو ملے گا۔

(۲۵۰۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں حالتِ غلامی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا اور عرض کی کہ یہ صدقہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کھانے کا حکم فرمایا لیکن خود نہیں کھایا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لایا اور کہا کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے وہ ہدیہ ہے۔ میں اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ تو کھاتے نہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب نے کھایا۔

(۲۵۰۳) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے اس سلسلے میں اپنے آقا سے اجازت لے لی تھی اور انہوں نے مجھے خوشی سے اجازت دے دی تھی، پھر میں نے لکڑیاں جمع کر کے انہیں بیچ کر کھانا خریدا تھا۔

٢٦ ـ كتاب الوقف

١/٢٥٠٤ ـ عن أبي هريرة: أن النبي ﷺ قال: «إذا مات الإنسان انقطعَ عمله إلا من ثلاثة أشياء: صدقةٍ جاريةٍ، أو عِلْمٍ يُنتفع به، أو ولد صالح يدعو له». رواه الجماعة إلا البخاري وابن ماجه.

٢/٢٥٠٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضاً مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ، فقالَ يا رسُولَ اللّهِ أَصبْتُ أَرْضاً بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مالاً قط أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فما تأمُرُني؟ فقالَ: إنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أصلَها وَتَصَدَّقْتَ بِها، فَتَصَدَّقَ بِها عُمرُ على أَنْ لا تُباعَ وَلا تُوهبَ وَلا تُورَثَ فِي الفقَراءِ وذَوِي القُرْبَىٰ والرِّقَابِ والضَّيْفِ وابْنِ السَّبِيلِ لا جُناحَ على مَنْ وَلِيَها أَنْ يأكُلَ مِنْها بالمَعْرُوفِ ويُطْعِمَ غيْرَ متَموِّلٍ. وفي لَفْظٍ: غيْرَ مُتأثِّلٍ مالاً. رَواهُ الجماعَةُ، وفي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينارٍ قالَ في صَدَقَةِ عُمرَ: لَيسَ على الوَلِيِّ جُناحٌ أَنْ يأكُلَ ويُؤكِلَ صَدِيقاً لَهُ غيْرَ مُتَأَثِّلٍ، قالَ: وكانَ ابْنُ عمرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عمرَ وَيُهدِي لِناسٍ مَنْ أَهلِ مَكَّةَ كَانَ يَنزِلُ عَلَيْهِمْ. أَخرَجَهُ البُخارِيُّ، وفيه مِنَ الفِقْهِ: أَنَّ مَنْ وَقَفَ شَيْئاً على صِنْفٍ مِنَ النَّاسِ وَولدُهُ مِنْهُم دَخَلَ فِيْهِ.

٣/٢٥٠٦ ـ وَعَنْ عُثْمانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدِمَ المَدِينةَ وَلَيْسَ بِها ماءٌ يُسْتَعْذَبُ غيرَ بِئْرِ رُومَةَ، فقالَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومةَ فَيَجْعَلَ فِيها دَلْوَهُ مَعَ دِلاءِ المُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْها فِي الْجَنَّةِ فاشْتَرَيْتُها مِنْ صُلْبِ مالِي. رَواهُ النَّسائيُّ والتِّرْمذِيُّ، وقَالَ حدِيث حسنٌ، وَفِيْهِ جوَازُ انْتِفَاعِ الْوَاقِفِ بِوَقفِهِ العَامِّ.

باب وقف المشاع والمنقول

١/٢٥٠٧ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمرُ للنبيِّ ﷺ إِنَّ المائَةَ السَّهمَ الَّتِي لِي بِخَيْبَرَ لَمْ أصب مالاً قَطُّ أَعجَبَ إِلَيَّ مِنها قَدْ أَرَدت أَنْ أَتصَدَّقَ بِها، فقالَ النبيُّ ﷺ احبس أصلَها وسَبِّل ثَمرَتَها. رَواهُ النَّسائيُّ وابْنُ ماجه.

٢/٢٥٠٨ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيرَة قالَ قالَ رسُولَ اللّهِ ﷺ مَنِ احتبَسَ فَرَساً فِي سَبِيْلِ اللّهِ

وقف کے مسائل

(۲۵۰۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کے بعد انسان کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں سے (باقی رہتا ہے) جاری رہنے والے صدقے سے (مثلاً کنویں اور مسجد وغیرہ سے) جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا رہے یا علم سے جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں یا نیک اولاد سے جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

(۲۵۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین ملی انہوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے خیبر میں ایسی زمین ملی ہے کہ میرے خیال میں اس سے بہتر مال اب تک مجھے نہیں ملا، اس کے بارے میں کیا حکم ہے فرمایا اگر چاہو تو اس کی اصل کو روک لو اور (پیداوار کو) خیرات کر دو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط پر خیرات کر دیا کہ اسے نہ بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے اور نہ ورثہ میں بانٹا جائے یہ فقیروں اور عزیزوں کے لیے، غلاموں کے آزاد کرنے، مہمانوں اور مسافروں کے لیے ہے جو اس کا متولی ہو، وہ اس میں سے دستور کے مطابق کھائے اور کھلائے بشرطیکہ جمع نہ کرے کوئی حرج نہیں۔ ایک روایت میں غیر متمول کے بجائے غیر متاثل مالا (مال جمع کرنے والا نہ ہو) کے الفاظ ہیں۔ حضرت عمرو رحمہ اللہ بن دینار والی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صدقے کے بارے میں فرمایا متولی پر کوئی حرج نہیں اگر وہ کھالے یا اپنے دوستوں کو کھلا دے لیکن جمع نہ کرے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صدقے کے متولی تھے اور مکہ والے مہمانوں کو ہدیہ کے طور پر کھلاتے تھے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ اگر کسی نے ایک خاص قسم کے لوگوں کے لیے جائداد وقف کی اور اس کی اولاد ان میں سے ہے تو اس میں اولاد بھی شامل ہو جائے گی۔

(۲۵۰۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں بجز ایک کنویں (رومۃ) کے میٹھا پانی نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو رومۃ خرید کر اس میں مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ اپنا ڈول ڈالے اور اس کے بدلے جنت میں اس سے بہتر لے۔ میں نے اسے اپنے ذاتی مال سے خرید کر (وقف کر دیا)۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ عام وقف کرنے والا خود بھی اپنے وقف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

مشترک اور منقول جائداد وقف کرنا

(۲۵۰۷) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی وہ سو حصے جو مجھے خیبر میں ملے ہیں، ان سے زیادہ پیارا مال آج تک مجھے نہیں ملا، میں نے اس کے صدقے کا عزم کر لیا ہے فرمایا اس کی اصل روک لو اور پھل وقف کر دو۔

(۲۵۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یقین کر کے ثواب کی

إيماناً واحْتِسَاباً فإِنَّ شبعَهُ وَرَوثَهُ وبولَهُ فِي مِيْزَانِهِ يَومَ الْقِيَامَةِ حَسَنَاتٌ. رواهُ أحمدُ والبُخَارِيُّ.

٣/٢٥٠٩ ـ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الحَجَّ، فَقَالَتِ امْرأَةٌ لِزَوجِها: أَحِجَّنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فقالَ ما عِنْدِي ما أُحِجُّكِ عليهِ قَالَتْ أَحِجني على جَمَلِكَ فُلانٍ قَالَ ذُلِكَ حَبِيْسٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فأتى رسُولَ اللَّهِ ﷺ فسأَلَهُ فقالَ: أما إِنَّكَ لَو أَحْجَجْتَها عَلَيْهِ كَانَ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ. رَواهُ أَبو داوُدَ، وقَدْ صَحَّ أَنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي حقِّ خالِدٍ قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وأَعْتَادَهُ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ.

٢ ـ بَابُ مَنْ وَقَفَ أَو تَصَدَّقَ عَلَىٰ أَقْرِبَائِهِ أَو وَصَّىٰ لَهُمْ مَنْ يَدْخُلُ فِيْهِ

١/٢٥١٠ ـ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ ﴿لَنْ تَنالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرحَاءَ، وإِنَّها صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّها وذُخْرَها عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْها يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقالَ: بَخٍ بَخٍ، ذلكَ مالٌ رَابِحٌ مَرَّتَيْنِ، وَقَدْ سَمِعْتُ، أَرَىٰ أَنْ تجعَلَها في الأَقْرَبِينَ، فَقالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَها أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: لمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: لَنْ تَنالُوا البِرَّ. قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَىٰ رَبَّنا يَسْأَلُنا مِنْ أَمْوَالِنا، فأشهدُكَ أَنِّي جَعَلْت أَرْضِي بيرحَاءَ لِلَّهِ، فَقَالَ اجْعَلْها فِي قَرَابتكَ، قَالَ فَجَعَلَها فِي حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وأُبِيِّ بْنِ كَعْبٍ. رَواهُ أَحمدُ ومُسْلِمٌ، ولِلْبُخَارِيِّ مَعْناهُ وقالَ فِيْهِ: اجْعَلْها لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ أَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهلِ بْنِ الأَسْوَدِ بنِ حرَام بْنِ عَمرِو بنِ زَيْدِ مَنَاةَ بنِ عديٍّ بن عَمْرو بن مالِكِ بْنِ النَّجَارِ وحسَّانُ بنُ ثَابِتِ بنِ المُنْذِرِ بْنِ حرَام يَجْتَمِعَانِ إِلى حِرَامٍ وَهُو الأب الثالِثُ، وأُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْن قَيْسِ بْنِ عَتِيْكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بنِ مالِكِ بْنِ النَّجَارِ فعمرٌو يَجْمَعُ حسَّانَ وأَبَا طَلْحَةَ وأُبَيَّ وبَيْنَ أُبَيٍّ وأبي طَلْحَةَ ستةُ آباءٍ.

٢/٢٥١١ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الأَقْرَبِيْنَ﴾، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرَيْشاً فاجْتَمعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ، فقالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أنفسكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسكُمْ مِنَ النَّارِ، يَابَنِي عَبْدِ مُنافٍ أَنْقِذُوا أَنفسكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي هاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبدِ المُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أنفسكُم مِنَ النَّارِ، يَا فاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لا أَملِكُ لَكُم مِنَ اللَّهِ شيئاً غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِماً سأَبِلُّها بِبِلالِها. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ولَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ.

نیت سے اللہ کی راہ میں گھوڑا روکا (وقف کیا) تو اس کا چارا، لید اور پیشاب قیامت کے دن اس کی ترازو میں نیکیاں ہوں گی۔

(۲۵۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا۔ ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرا دیجیے۔ اس نے کہا میرے پاس سواری نہیں کہ اس پر تمہیں حج کرا دوں۔ اس نے کہا مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کرا دیجیے خاوند نے جواب دیا وہ تو اللہ کی راہ میں وقف ہے۔ پھر وہ رسول اللہؐ کے پاس آیا اور پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم انہیں اس اونٹ پر حج کرا دو گے (تو کوئی حرج نہیں) حج بھی تو اللہ کی راہ میں داخل ہے۔ صحیح حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کے بارے میں فرمایا کہ ان کی زرہیں اور اسلحہ اللہ کی راہ میں وقف ہیں۔

اگر کسی نے عزیزوں پر وقف یا صدقہ کیا یا ان کے لیے وصیت کی تو اس میں کون سے عزیز داخل ہوں گے؟

(۲۵۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''تم نیکی کو ہرگز نہ پہنچو گے جب تک اپنا سب سے پیارا مال خرچ نہ کرو۔'' مجھے بَیْرُحَاء سب سے زیادہ پیارا مال ہے وہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں اور اللہ سے اس کے ثواب و ذخیرے کا امیدوار ہوں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں حسبِ حکمِ الٰہی تصرف فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ واہ، واہ واہ وہ تو فائدے والا مال ہے۔ میں نے سن لیا میرے خیال میں تم اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دو، عرض کی ایسا ہی کروں گا پھر انہوں نے اسے اپنے عزیزوں اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (تم ہرگز نیکی کو نہ پاسکو گے یہاں تک کہ اس چیز کو خرچ کرو جو تمہیں پیاری ہے) اتری تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بولے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دیکھتا ہوں ہمارا رب ہم سے ہمارا مال مانگتا ہے۔ آپ گواہ رہیے میں نے اپنی بیرحاء والی زمین اللہ کی راہ میں دے دی۔ فرمایا تم اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دو چنانچہ انہوں نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت اُبی بن کعب کو دے دی۔ بخاری میں اس کے ہم معنی روایت ہے اور اس میں ہے فرمایا یہ اپنے محتاج رشتہ داروں کو دے دو۔

فائدہ: محمد بن عبداللہ انصاری نے فرمایا: ابوطلحہ کا نسب نامہ یہ ہے۔ ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حسان رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یہ ہے حسان بن ثابت بن منذر بن حرام دونوں حرام میں جمع ہوتے ہیں، جو دونوں کے پردادا ہیں اور ابی بن کعب کا نسب نامہ یہ ہے۔ ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔ عمرو بن مالک میں تینوں جمع ہوتے ہیں جو حضرت اُبی اور حضرت ابوطلحہ کے چھٹے دادا ہیں۔

(۲۵۱۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا۔ جب عوام وخواص سب جمع ہو گئے تو فرمایا اے کعب بن لوئی کی اولاد! اپنی جانیں آگ سے بچاؤ۔ اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنی جانیں آگ سے چھڑاؤ۔ اے عبدشمس کی اولاد! اپنی جانیں آگ سے چھڑاؤ۔ اے عبدمناف کی اولاد! اپنی جانیں آگ سے چھڑاؤ۔ اے ہاشم کی اولاد! اپنی جانیں آگ سے چھڑاؤ۔ اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنی جانیں آگ سے چھڑاؤ۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! اپنی جان آگ سے چھڑاؤ۔ کیونکہ میں اللہ کے عذاب سے تمہارے کام نہ آسکوں گا بس یہ ہے کہ (دنیا) میں صلہ رحمی کروں گا۔

١ ـ باب أن الوقف على الولدِ يدخل فيه ولدُ الولدِ بالقرينة لا بالإطلاق

١/٢٥١٢ ـ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْت يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ، فَدَخَلَ عَلَيْها النبيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي وَقَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ أَنْتِ ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النبيُّ ﷺ إنكِ لابْنَةُ نَبِيٍّ، وإنّ عَمّكِ لَنَبِيٌّ، وَإِنكِ لَتَحت نَبِيٍّ فَبِمَ تَفْتَخِرُ عَلَيْكِ، ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ. رَواهُ أَحمَدُ والتِّرمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

٢/٢٥١٣ ـ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ المِنْبَرَ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلَىٰ يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ، يَعْنِي الحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ. رَواهُ أَحمدُ والبُخارِيُّ والتِّرمِذِيُّ.

٣/٢٥١٤ ـ وَفِي حَدِيثٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَأَمّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَأَبُو وَلَدِي. رَواهُ أَحْمَدُ.

٤/٢٥١٥ ـ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَالَ، وَحَسَنٌ وحُسَيْنٌ عَلَىٰ وَرِكَيْهِ هٰذانِ ابْنايَ وَابْنا ابْنَتِي اللّٰهُمّ إنّي أُحِبُّهما فَأَحِبَّهُما وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُما. رَواهُ التِّرمِذِيُّ، وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

٥/٢٥١٦ ـ وَقَالَ البَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:

أَنَـا النَّبِـيُّ لا كَـذِبْ   أَنَـا ابْـنُ عَـبْـدِ الـمُـطَّـلِـبْ

وَهُوَ فِي حَدِيثٍ مُتَّفَق عَلَيْهِ.

٦/٢٥١٧ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: سَمِعْت النبيَّ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ للأَنْصَارِ وَلأَبْناءِ الأَنْصَارِ، وَلأَبْناءِ أَبْناءِ الأَنْصَارِ. رَواهُ أَحْمَدُ والبُخَارِيُّ. وفِي لفظٍ: اغْفِرْ للأَنْصَارِ وَلِذَرَارِي الأَنْصَارِ وَلِذَرَارِي ذَرَارِيهِمْ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

٤ ـ بَابُ ما يُصْنَعُ بِفَاضِلِ مالِ الْكَعْبَةِ

١/٢٥١٨ ـ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْت إِلَىٰ شَيْبَةَ فِي هٰذَا المَسْجِدِ فَقَالَ جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُ فِي مَجْلِسِكَ هٰذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْت أَنْ لا أَدَعَ فِيها صَفْرَاءَ وَلا بَيْضَاءَ إِلاّ قَسَمْتُها بَيْنَ المُسْلِمِينَ، قُلْت ما أَنْتَ بِفَاعِلٍ، قالَ: لِمَ؟ قُلْت لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ، فَقَالَ: هُما المَرْآنِ يُقْتَدَى بِهِما. رَواهُ أَحمدُ والبُخَارِي.

٢/٢٥١٩ ـ وَعَنْ عائشةَ قَالَتْ: سَمِعْت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يقُولُ: لَولا أَنَّ قَومَكِ حَدِيثُو عَهدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ أَو قَالَ بِكُفْرٍ، لأَنْفَقْت كَنْزَ الكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلَجَعَلْت بَابَها بالأَرْضِ ولأَدْخَلْت فِيها مِنَ الحِجْرِ. رَواهُ مُسْلِمٌ.

وقف علی الاولاد کے متعلق ایک مسئلہ

(۲۵۱۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا حضرت صفیہ کو خبر ملی کہ حضرت حفصہ نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں اور کہنے لگیں کہ مجھے حفصہ نے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ فرمایا واقعی تم نبی کی بیٹی ہو۔ تمہارے چچا نبی تھے اور تم نبی کے نکاح میں ہو، وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حفصہ اللہ سے ڈر جاؤ۔

(۲۵۱۳) حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا دیکھو میرا یہ بیٹا سردار ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرادے گا۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حسن بن علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۵۱۴) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! تم میرے داماد اور میرے بچوں (نواسوں) کے باپ ہو۔

(۲۵۱۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر تھے۔ یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! مجھے یہ محبوب ہیں تو بھی اُنہیں محبوب رکھ اور انہیں بھی محبوب رکھ جنہیں ان سے محبت ہو۔

(۲۵۱۶) حضرت براء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میں نبی ہوں (اس میں) جھوٹ نہیں ہے اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

(۲۵۱۷) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اے اللہ! انصار کو، ان کے بیٹوں کو اور ان کے پوتوں کو بخش دے۔ ایک روایت میں ہے اے اللہ! انصار کو ان کی اولاد کو اور ان کی اولاد کی اولاد کو بخش دے۔

کعبے کے فاضل مال کے ساتھ کیا کیا جائے؟

(۲۵۱۸) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں اس مسجد میں شیبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ فرمایا تمہاری اسی جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے میں نے عزم کر لیا ہے کہ میں کعبہ میں سونا چاندی نہ چھوڑوں اور اسے مسلمانوں میں تقسیم کردوں۔ میں نے عرض کی آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ فرمایا کیوں؟ میں نے کہا آپ کے دونوں ساتھیوں نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان دونوں کی پیروی کی جانی چاہیے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں قابل اقتداء ہیں)۔

(۲۵۱۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے: اگر تمہاری قوم عہدِ جاہلیت یا کفر کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبے کے خزانے کو اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالتا اور اس کا دروازہ زمین کے برابر بنا دیتا اور اس میں حطیم شامل کر دیتا۔

٢٧ ـ كتاب الوصايا

١ ـ باب الحثِّ على الوصية والنهي عن الحَيْفِ فيها وفضيلة التنجيز حال الحياة

١/٢٥٢٠ ـ عن ابن عمر: أن رسول الله ﷺ قال: ما حقُّ امرئٍ مسلم يبيت ليلتين وله شيء يريد أن يُوصي فيه إلا ووصيته مكتوبة عند رأسه. رواه الجماعة، واحتج به من يعمل بالخط إذا عرف.

٢/٢٥٢١ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ أو أَعْظَمُ أَجراً؟ قَالَ: أما وَأَبِيكَ لَتُفْتَأَنَّ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ شَحِيحٌ صَحِيحٌ تَخْشَى الفَقْرَ وَتَأْمُلُ البَقَاءَ وَلا تمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الحُلقُومَ، قُلْت لِفُلانٍ كَذَا وَلِفُلانٍ كَذا وَقَدْ كَانَ لِفُلانٍ. رَواهُ الْجَماعَةُ إلاّ التِّرمذيّ.

٣/٢٥٢٢ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ أَوِ الْمَرْأَةَ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُما المَوت فَيُضَارَّانِ فِي الوَصِيَّةِ فَيَجِبُ لَهُما النَّارُ، ثُمَّ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ﴿مِنۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٖ يُوصَىٰ بِهَآ أَوۡ دَيۡنٍ غَيۡرَ مُضَآرّٖۚ وَصِيَّةٗ مِّنَ ٱللَّهِۗ، وَذَٰلِكَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ﴾ [النساء: ١٢ ـ ١٣] رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والتِّرمذيُّ. ولأَحْمَدَ وابْن ماجه مَعْناهُ وَقَالاَ فِيهِ: سَبْعِيْنَ سَنَةً.

٢ ـ بَابُ فِي كَرَاهَةِ مُجَاوَزَةِ الثُّلُثِ والإِيْصَاءِ لِلْوَارِثِ

١/٢٥٢٣ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قَالَ: لَو أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ إلى الرُّبُعِ فَإِنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الثُّلث والثُّلُثُ كَثِيرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٢٥٢٤ ـ وَعَنْ سعدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَنِي رسولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فقُلْت يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الوَجَعِ ما تَرَى، وأَنا ذُو مالٍ، وَلا يَرِثُنِي إلاّ ابْنَةٌ لِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مالِي؟ قَالَ: لا، قُلْتَ فالشَّطْر يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

وصیتوں کے احکام

وصیت کی ترغیب، وصیت میں ظلم کرنے کی ممانعت اور اسے زندگی میں پورا کرنے کی فضیلت

(۲۵۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کو جس کے پاس کوئی چیز ہو اور اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو یہ حق نہیں کہ وہ دو راتیں بھی گزارے مگر اس حال میں کہ اس کے سرہانے وصیت لکھی ہوئی ہو۔

فقہ الحدیث: اس میں اس شخص کی دلیل ہے جو (تحریر) خط کو قابلِ عمل سمجھتا ہے جب کہ وہ پہچانی جائے۔

(۲۵۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک شخص نے آ کر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کس صدقے کی زیادہ فضیلت اور ثواب ہے؟ فرمایا تمہارے باپ کو پیدا کرنے والے کی قسم! تمہیں فتویٰ دیا جاتا ہے کہ صدقہ کرو جب کہ تم خود صحت مند ہو اور اس کی خواہش رکھنے والے ہو۔ افلاس کا ڈر ہو اور زندگی کی امید ہو (خیرات) میں اتنی سستی نہ کرو کہ جب جان حلق میں آ جائے تو اس وقت کہو کہ فلاں کے لیے اتنا ہے اور فلاں کے لیے اتنا حالانکہ وہ دوسروں کو ہو چکا۔

(۲۵۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ ﷺ نے فرمایا مرد ہو یا عورت اللہ کی اطاعت میں ساٹھ سال گزار دیتے ہیں۔ پھر جب موت آتی ہے تو وصیت میں حق تلفی کر جاتے ہیں اور دونوں کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آیت مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ۔ اِلٰى قَوْلِهٖ۔ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ یعنی وصیت کے بعد جس کی وصیت کی گئی ہو یا قرض کے بشرطیکہ کسی کو نقصان پہنچانے والا نہ ہو (حصے تقسیم کیے جائیں گے) یہ اللہ کا فرمان ہے اور اللہ نہایت علم والا اور نہایت حلم والا ہے، پڑھی۔ احمد اور ابن ماجہ نے اس کے ہم معنی روایت کی ہے لیکن ان دونوں میں ستر سال (کالفظ) ہے۔

وصیت میں تہائی سے آگے بڑھنا اور وارث کے لیے وصیت ناجائز ہے

(۲۵۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا اگر لوگ تہائی سے بھی کم کر کے چوتھائی تک لوٹ آئیں (تو اچھا ہے) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تہائی کی اجازت ہے اور تہائی بھی زیادہ ہے۔

(۲۵۲۴) حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ اس درد میں میری عیادت کے لیے تشریف لائے جس کا دورہ میرے لیے شدید تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھ پر درد کا غلبہ تو آپ ﷺ دیکھ ہی رہے ہیں۔ میری وارث ہونے والی بس میری ایک بیٹی ہی ہے۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا نصف حصہ

قَالَ: لا، قُلت فالثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُلُث والثُلُثُ كَثِيرٌ أو كَبِيرٌ إِنَّكَ إن تَذَرْ وَرَثَتَكَ أَغنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ. رَواهُ الْجَماعةُ، وَفِي رِوَايَةِ أَكْثَرِهِمْ: يَعُودُنِي فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ. وفِي لفظٍ: عَادَنِي رسُولُ اللّهِ ﷺ فِي مَرَضِي فَقَالَ أوصَيْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ بِكَمْ؟ قُلْتُ: بِمالِي كُلّهِ فِي سَبِيْلِ اللّهِ، قَالَ: فَما تَرَكْت لِوَلدكَ؟ قُلْتُ: هُمْ أغْنِيَاءُ، قَالَ: أوصِ بالعُشْرِ، فما زَالَ يقُولُ وأقول حتَّى قالَ أوصِ بالثُلِثِ والثُلُثِ كَثِيْرٌ أو كَبِيْرٌ. رَواهُ النَّسَائيُّ وأَحمدُ بِمَعْناهُ إلاَّ أنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ جَعَلْت مالِي كُلَّهُ فِي الفُقَرَاءِ الْمَسَاكِين وابْنِ السَّبِيْلِ. وَهُوَ دليلٌ عَلَى نَسْخِ وُجُوبِ الوَصِيَّةِ للأَقْرَبِيْنَ.

٢٥٢٥/ ٣ ـ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قَالَ: إنَّ اللّهَ تَصدّقَ عَلَيْكُمْ بِثُلثِ أَمْوَالِكِمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ زِيَادَةً فِي حَسَنَاتِكُمْ لِيَجْعَلَها لَكُمْ زِيَادَةً فِي أَعْمالِكُمْ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

٢٥٢٦/ ٤ ـ وَعَنْ عَمْرِو بنِ خَارِجَةَ أَنَّ النبي ﷺ خَطَبَ عَلَى ناقَتِهِ وَأَنا تَحت جِرَانِها وَهِيَ تَقْصَعُ بِجرَّتِها وَإِنْ لُغَامَها يَسِيلُ بَيْنَ كَتفي فَسَمِعْتُهُ يقولُ: إنّ اللّهَ قَدْ أعطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ. رَواهُ الْخَمْسَةُ إلاَّ أَبَا دَاوُدَ وصحَّحَهُ التِّرمذيُّ.

٢٥٢٧/ ٥ ـ وَعَنْ أَبِي أُمامَةَ قَالَ: سَمِعْت النبيَّ ﷺ يقُولُ: إنَّ اللّهَ قَدْ أعطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسَائيَّ.

٢٥٢٨/ ٦ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا يَجُوزُ وصِيَّة لِوَارِث إلاَّ أَنْ يَشَاءَ الوَرَثَةُ.

٢٥٢٩/ ٧ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَالَ: لا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ إلاَّ أَنْ يُجِيْزَ الْوَرَثَةُ. رَواهُما الدَّارَقُطْنِيُّ.

٣ ـ بَابٌ فِي أَنَّ تَبرُّعَاتِ المريضِ مِنَ الثُّلُثِ

٢٥٣٠/ ١ ـ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُد عِنْدَ مَوتِهِ لَيْسَ لَهُ مالٌ غَيْرُهُمْ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ رَسُولُ اللّهِ ﷺ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ بِمَعْناهُ وقالَ فِيْهِ: لَو شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ.

٢٥٣١/ ٢ ـ وَعَنْ عمران بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ سِتَّة مَمْلُوكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مالٌ غَيْرُهُمْ، فَدَعَا بِهِمْ رسُولُ اللّهِ ﷺ فَجزَّأَهُمْ أَثْلاثاً ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَولاً شَدِيْداً. رَواهُ الْجَماعَةُ إلاّ البُخَارِيَّ. وفِي لفظٍ: أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ عِنْدَ مَوتِهِ سِتَّةَ رَجلَةٍ لَهُ فَجَاءَ وَرَثَتُهُ مِنَ الأَعْرَابِ فَأَخْبَرُوا رسُولَ اللّهِ ﷺ بِما صَنَعَ قَالَ أَوَ

فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی ایک تہائی۔ فرمایا ہاں اور ایک تہائی بھی بہت یا بڑا ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں فقیر چھوڑ دے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اکثر کی روایت میں ہے آپ ﷺ میرے پاس میری بیمار پرسی کے لیے حجۃ الوداع میں تشریف لائے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے میری بیماری میں بیمار پرسی کی۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم نے وصیت کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کتنے مال کی؟ میں نے کہا اللہ کی راہ میں اپنے تمام مال کی۔ فرمایا اولاد کے لیے کیا چھوڑا؟ میں نے کہا وہ مال دار ہیں۔ فرمایا دسویں کی وصیت کرو۔ آپ ﷺ برابر یہی کہتے رہے اور میں بھی زیادہ سے زیادہ مال کی وصیت کی اجازت کی درخواست کرتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا تہائی کی وصیت کردو اور تہائی حصہ بھی بہت یا بڑا ہے۔ احمد نے اس کے ہم معنی روایت کی ہے مگر انہوں نے کہا میں نے عرض کی ہاں میں نے اپنا تمام مال فقیروں محتاجوں اور مسافروں کے لیے (وقف) کردیا۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث عزیزوں کے لیے وصیت کے وجوب کے منسوخ ہونے پر دلیل ہے۔

(۲۵۲۵) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے مالوں کا تہائی حصہ تمہاری موت کے وقت تمہاری نیکیاں بڑھانے کے لیے صدقہ کردیا ہے تاکہ اس سے تمہاری نیکیوں میں اضافہ ہو۔

(۲۵۲۶) حضرت عمرو بن خارجہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی اونٹنی پر خطبہ دیا۔ میں اس کی گردن کے نیچے تھا اور وہ جگالی کررہی تھی اور اس کی رال میرے مونڈھوں کے درمیان بہہ رہی تھی۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے دیکھو اللہ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ سو وارث کے لیے وصیت نہیں۔

(۲۵۲۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ اب وارث کے لیے وصیت نہیں۔

(۲۵۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وارث کے لیے وصیت جائز نہیں مگر وارثوں کی اجازت سے (جائز ہے)۔

(۲۵۲۹) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وارث کے لیے وصیت نہیں مگر وارثوں کی اجازت سے۔

بیمار کے نفلی صدقات تہائی مال میں سے ہوسکتے ہیں

(۲۵۳۰) حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک شخص نے اپنی موت کے وقت چھ غلام آزاد کیے، اس کے پاس ان کے سوا اور مال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں قرعہ ڈالا دو کو آزاد کردیا اور چار کو غلام ہی رہنے دیا۔ ابوداؤد نے اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔ اس میں فرمایا اگر میں اس کے دفن سے پہلے موجود ہوتا تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیتا۔

(۲۵۳۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے مرض الموت میں اپنے چھ غلام آزاد کردیے۔ اس کے پاس ان کے سوا اور کوئی مال نہ تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلا کر تین حصے کیے اور ان میں قرعہ ڈال کر دو کو آزاد فرمادیا اور چار کو غلام ہی رہنے دیا اور اس کے متعلق سخت الفاظ کہے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں، ایک شخص نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کیے پھر دیہات سے اس کے وارث آئے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو آکر اس کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

فَعَلَ ذٰلِكَ لَو عَلِمْنا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ما صَلَّيْنا عَلَيْهِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ مِنْهُمُ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَربَعَةً. رَواهُ أحمدُ واحْتَجَّ بِعُمُومِهِ مَنْ سَوَّى بَيْنَ مُتَقَدِّمِ العَطَايَا وَمُتَأَخِّرِها لأَنَّهُ لَمْ يَسْتَفْصِلْ هَلَ أَعْتَقَهُمْ بِكَلِمَةٍ أَو بِكَلِماتٍ.

٤ ـ بَابُ وَصِيَّةِ الحَرْبِيِّ إِذَا أَسْلَمَ وَرَثَتُهُ هَلْ يَجِبُ تَنْفِيذُها

١/٢٥٣٢ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ العَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوصَىٰ أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مائَةُ رَقَبَةٍ، فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً، فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يَعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي أَوصَى بعِتْقِ مائَةِ رَقَبَةٍ، وإِنَّ هِشَاماً أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً، وبَقِيَتْ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأَعْتِقُ عَنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَو كَانَ مُسْلِماً فأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَو تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَو حججتم عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٥ ـ بَابُ الإِيْصَاءِ بما يَدْخُلُهُ النيابَةُ مِنْ خِلافَةٍ وَعِتَاقَةٍ وَمُحَاكَمَةٍ فِي نَسَبٍ وغَيْرِهِ

١/٢٥٣٣ ـ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَضرت أَبِي حِيْنَ أُصِيْبَ فَأَثْنوا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْراً، فَقَالَ: رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ، قَالُوا اسْتَخْلِفْ، فَقَالَ أَتَحَمَّلُ أَمْرَكُمْ حَيّاً وَمَيِّتاً لَوَدِدْت أَنَّ حَظِّي مِنْها الْكَفَافُ لا عَلَيَّ وَلا لِي، فَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ، وَإِنْ أَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، يَعْنِي رسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْت أَنَّهُ حِيْنَ ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَ مُسْتَخْلِفٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٢٥٣٤ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ اخْتَصَما إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوصَانِي أَخِي إِذَا قَدِمْت أَنْ أَنْظُرَ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنِي، وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ أَخِي وابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ شَبَهاً بَيِّناً بِعُتْبَةَ، فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بن زَمْعَةَ الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ واحْتَجِبي مِنْهُ يَا سَودَة. رَواهُ البُخَارِيُّ.

٣/٢٥٣٥ ـ وَعَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّ أُمَّهُ أَوصَتْ أَنْ يُعْتَقَ عَنها رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عِنْدِي جَارِيَةٌ سَوداءُ فَقَالَ ائتِ بِها فَدَعَا بِها فَجَاءَتْ فَقَالَ لَها مَنْ رَبُّكِ؟ قَالَتِ اللّٰهُ، قَالَ: مَنْ أنا؟ قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ أَعْتِقْها فَإِنَّها مؤْمِنَةٌ. رَواهُ أَحمدُ والنَّسَائِيُّ.

اچھا اس نے ایسا کیا ہے؟ اگر ہمیں خبر ہوتی تو ہم اس کی نماز بھی نہ پڑھتے پھر آپ ﷺ نے ان میں قرعہ ڈال کر دو کہ آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی رہنے دیا۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے اس نے حجت پکڑی ہے جس نے اگلے پچھلے عطیوں کو برابر کیا ہے کیونکہ اس میں اس بات کی تفصیل نہیں ہے کہ آیا انہیں ایک کلمہ سے آزاد کیا تھا یا چند کلموں سے۔

جب حربی کے وارث مسلمان ہو جائیں تو کیا اس کی وصیت کو نافذ کرنا واجب ہے

(۲۵۳۲) حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل (حربی) نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں، چنانچہ اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کیے، پھر اس کے بیٹے عمر نے اس کی طرف سے باقی پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ سے آ کر کہا کہ میرے والد نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی۔ ہشام نے تو اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے ہیں اور پچاس باقی رہ گئے ہیں کیا میں اس کی طرف سے آزاد کر دوں؟ فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا خیرات کرتے یا حج کرتے تو وہ اسے پہنچ جاتا (اسے ثواب مل جاتا)۔

خلافت اور آزاد کرنے کی نیابت اور نسب وغیرہ میں فیصلے کی وصیت کرنا

(۲۵۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں اپنے باپ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ قاتلانہ حملے میں زخمی ہو گئے تھے۔ لوگوں نے آپ کی تعریف کی اور کہنے لگے اللہ آپ کو جزائے خیر دے اس پر آپ نے کہا میں اللہ کی طرف رغبت کرنے والا اور اس سے ڈرنے والا ہوں۔ لوگوں نے عرض کی کسی کو خلیفہ نامزد کر دیجیے۔ فرمایا کیا میں تمہارے کام (خلافت کا بار) زندگی میں بھی اٹھاؤں اور مرنے کے بعد بھی۔ میں تو اتنا چاہتا ہوں کہ خلافت سے میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں۔ نہ میری پکڑ ہو اور نہ مجھے کچھ ملے۔ اگر میں خلیفہ نامزد کر دوں تو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، انہوں نے بھی خلیفہ نامزد کیا تھا اور اگر اسی حال میں چھوڑ جاؤں تو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ ﷺ نے تمہیں اسی حال میں چھوڑا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ آپ خلیفہ نہیں بنائیں گے۔

(۲۵۳۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کے بارے میں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! میرے بھائی وصیت کر گئے ہیں کہ جب میں آؤں تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کی خیر خبر لوں اور اس کو قبضہ میں کر لوں کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ ابن زمعہ نے کہا میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے والد کے گھر پیدا ہوا ہے چنانچہ آپ نے اس کی عتبہ سے صاف مشابہت دیکھی۔ فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تمہارے لیے ہے۔ بچہ بستر والے کے لیے ہے۔ اے سودہ رضی اللہ عنہا! تم اس سے پردہ کیا کرو۔

(۲۵۳۵) حضرت شرید بن سوید ثقفی سے مروی ہے کہ اس کی ماں نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے ایک مومن لونڈی آزاد کرے چنانچہ حضرت شرید نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا اور عرض کی میرے پاس ایک کالی لونڈی ہے فرمایا اسے بلا لاؤ انہوں نے اس کو بلایا اور وہ آ گئی۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تمہارا رب کون ہے؟ اس نے کہا اللہ! پھر پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو یہ مومنہ ہے۔

٦ ـ بَابُ وَصِيَّةِ مَنْ لا يَعِيشُ مِثْلُهُ

١/٢٥٣٦ ـ عَنْ عَمْرو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: رَأَيت عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّام بِالمَدِينَةِ وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمانِ وَعُثْمان بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: كَيْفَ فَعَلْتُما أَتخافَا أَنْ تَكُونا قَدْ حَمَّلْتُما الأَرْضَ ما لا تُطِيْقُ، قَالا حَمَّلْناها أَمْراً هِيَ لَهُ مُطيْقَةٌ، وَما فِيْها كَثِيْرُ فَضلٍ، قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُونا حَمَّلْتُما الأَرْضَ ما لا تُطِيْقُ، قَالَ قَالا: لا، فَقَالَ عُمَر لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ لأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أهلِ العِرَاقِ لا يَحْتَجْنَ إِلى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَداً، قَالَ فَما أَتَتْ عَلَيْهِ رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيْبَ، قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ ما بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلاَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيْبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِنَّ خَلَلاً تَقَدَّمَ وَكَبَّرَ ورُبّما قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ أَوِ النَّحْلِ أَو نَحْوَ ذٰلِكَ فِي الرَّكعَةِ الأُولى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَما هُوَ إِلا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَو أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِيْنَ طَعَنَهُ فَطَارَ العِلْجُ بِسِكِّيْنٍ ذَات طَرَفَيْنِ لا يَمُرُّ عَلَىٰ أَحَدٍ يَمِيْناً وَلا شِمالاً إِلاَّ طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً ماتَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِيْنَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُساً، فَلَمَّا ظَنَّ العِلْجُ أَنَّهُ مَأخوذ نَحرَ نَفسهُ، وَتَناوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوفٍ فَقَدَّمَهُ، فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرَىٰ، وَأَمَّا نَواحِيَ المَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لا يَرون، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولونَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ، فَصَلّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنُ صَلاةً خَفِيْفَةً، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي، فَجَالَ سَاعَةً، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غُلامُ المُغيْرَةِ، فَقَالَ الصَّنَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ قَاتَلَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَمَرْت بِهِ مَعْرُوفاً، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مَنِيَّتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعي الإِسْلامَ قَدْ كُنت أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبّانِ أَنْ تَكْثُرَ العُلُوجُ بِالْمَدِيْنَة، وَكَانَ الْعَبَّاسِ أَكْثَرَهُمْ رَقِيْقاً، فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ، أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنا، قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَما تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ وَصَلّوا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ، فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ، فانْطَلَقْنا مَعَهُ، وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَومَئِذٍ، فَقَائِلٌ يقولُ أَخاف عَلَيْهِ، فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جوفهِ، ثُمَّ أُتِيَ بَلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جرحه فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌ، فَقَالَ: أَبْشِر يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَىٰ اللَّهِ لَكَ، مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقدَم فِي الإِسْلام ما قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ ولِّيْتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ شَهادَة، فَقَالَ وَدِدْت ذٰلِكَ كَفَافاً لا عَلَيَّ وَلا لِي. فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزارُهُ تَمَسُّ الأَرْضَ، فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ الغلام، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثوبِكَ وَأَتْقَىٰ لِرَبِّكَ، يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ ما عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمانِيْنَ أَلْفاً وَنَحْوَهُ، قَالَ: إِنْ وفى لَهُ مالُ آل عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وإِلاَّ فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ

ایسے شخص کی وصیت جسے زندہ رہنے کی امید نہ رہے

(۲۵۳۶) حضرت عمرو بن میمون سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیے جانے سے چند (چار) دن پہلے انہیں مدینہ میں دیکھا کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ہوئے فرمارہے تھے تم نے کیا کیا؟ کیا تمہیں ڈر ہے کہ تم نے زمین (والوں) پر ایسا بوجھ ڈال دیا ہو جوان کی طاقت سے باہر ہے اور بہت زیادہ ہے؟ فرمایا خوب غور کر لو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نے ان پر اتنا بوجھ ڈال دیا ہو جسے وہ اٹھا نہ سکیں۔ انہوں نے کہا نہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اللہ مجھے تندرست رکھے گا تو میں اہل عراق کی تمام بیوہ عورتوں کو چھوڑ دوں گا۔ پھر وہ میرے بعد کسی کی محتاج نہ رہیں گی۔ پھر آپ پر چوتھا دن نہیں آیا تھا کہ حملہ کر دیا گیا۔ جس دن صبح کو آپ پر حملہ ہوا تو میں دوسری صف میں (ٹھیک آپ کے پیچھے) کھڑا ہوا تھا۔ میرے اور آپ کے درمیان صرف عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب دوصفوں کے درمیان سے گزرا کرتے تھے تو فرماتے جاتے تھے برابر برابر ہو جاؤ یہاں تک کہ جب ان میں دراڑ (خالی جگہ) نہ دیکھتے تو آگے بڑھ کر تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت میں سورۂ یوسف یا سورۂ نحل یا ان کی مثل کوئی سورت پڑھا کرتے تھے تا کہ لوگ جمع ہو جائیں (آج بھی حسبِ معمول ایسا ہی کیا) اور آپ نے ابھی تکبیر ہی کہی تھی کہ میں نے آپ کے یہ الفاظ سنے مجھے کتے نے قتل کر دیا یا مجھے کتے نے کھا لیا۔ جب فیروز نے آپ کو خنجر گھونپا۔ پھر یہ عجمی گدھا دودھارا خنجر لے کر اڑا اور دائیں بائیں جس کے پاس سے گزرتا تھا اسی کے خنجر گھونپ دیتا تھا یہاں تک کہ اس بدبخت نے تیرہ آدمیوں کو خنجر گھونپا جن میں سے نوفوت ہو گئے۔ جب ایک مسلمان نے یہ صورتِ حال دیکھی تو اس نے اس پر اپنا کمبل ڈال دیا۔ جب اس عجمی کو اپنے پکڑے جانے کا یقین ہو گیا تو اس نے اپنے آپ کو خنجر گھونپ کر خودکشی کر لی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں آگے بڑھا دیا۔ پھر جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب آ تا وہی وہ (روح فرسا) سانحہ دیکھتا جو میں دیکھ رہا تھا اور جو مسجد کے گوشوں میں تھے انہیں کچھ بھی خبر نہ تھی ہاں اتنا تو تھا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز نہیں سن رہے تھے اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہے جارہے تھے پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ہلکی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھو مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر ادھر ادھر گھومنے کے بعد آئے اور کہا آپ کو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے قتل کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاری گر نے؟ کہا جی ہاں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے سمجھے میں نے تو اسے اچھی ہی بات کی ہدایت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے ایسے آدمی نے قتل نہیں کیا جو اسلام کا دعویدار ہو۔ تم اور تمہارا باپ مدینہ میں کثرت سے عجمیوں کو بسانا پسند کرتے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سب سے زیادہ غلام تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں (انہیں قتل) کر دوں؟ فرمایا غلط ہے اب تو وہ تمہاری زبان میں بات چیت کرتے ہیں، تمہارے قبلے کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور تمہارے کعبے کا حج کرتے ہیں۔ پھر آپ کو اٹھا کر گھر لے جایا گیا۔ ہم آپ کے ساتھ تھے (اور لوگ اس قدر مغموم تھے) گویا آج سے پہلے ان پر کوئی مصیبت آئی ہی نہ تھی۔ لوگ کہہ رہے تھے خطرناک زخم ہے پھر نبیذ لا کر آپ کو پلائی گئی مگر آپ کے پیٹ سے نکل گئی۔ دودھ پلایا گیا تو وہ بھی نکل گیا۔ اب تو لوگوں کو یقین ہو گیا کہ آپ بچنے والے نہیں۔ پھر ہم آپ کے پاس آئے اور لوگ بھی آ آ کر آپ کی تعریفیں کرنے لگے۔ ایک نوجوان آیا اس نے کہا اے امیر المومنین! اللہ کی بشارت سے خوش ہو جایئے جو آپ کے واسطے مخصوص ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور قدامتِ اسلام (آپ کو حاصل ہے) پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکومت دی، آپ نے انصاف کیا پھر شہادت سے نواز دیا۔ آپ نے فرمایا معاملہ برابر سرابر ہی رہے تو غنیمت ہے نہ میری پکڑ ہو اور نہ مجھے کچھ ملے پھر جب وہ نوجوان واپس ہوا تو اس کا تہہ بند زمین کو چھو رہا تھا فرمایا اس (نوجوان) لڑکے کو میرے پاس بلاؤ۔ فرمایا بیٹا! اپنا تہہ بند اٹھاؤ اس کا اٹھانا کپڑے کے لیے بھی باعثِ صفائی ہے اور تمہارے رب کے نزدیک باعث تقویٰ ہے۔ پھر فرمایا اے ابنِ عمر! مجھ پر جو قرض ہے اس کا حساب کر کے بتاؤ چنانچہ لوگوں نے قرض کا حساب کیا تو قریب قریب چھیاسی ہزار پایا فرمایا اگر یہ قرض آلِ عمر کے مال سے ادا ہو جائے تو ادا کر دینا ورنہ اولا دعدی بن کعب سے تعاون کی درخواست کرنا اگر

تَف أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ، وَلا تعدهُمْ إلي غَيْرِهِمْ، فأدِّ عَنِي هٰذَا الْمالَ، انْطَلِقْ إلى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكُم عُمَرُ السَّلامَ، وَلا تَقُلْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَإِنِّي لَسْت الْيَومَ لِلْمُؤْمِنينَ أَمِيْراً، وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْها فَوَجَدَها قَاعِدَةً تَبْكِي، فَقَالَ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكُمْ السَّلامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَتْ كُنْت أُرِيْدُهُ لِنَفْسِي وَلأُوثِرَنَّهُ بِهِ الْيَومَ عَلَى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيْلَ هٰذَا عَبْدُ اللّٰه بن عمرَ قَدْ جَاءَ، قَالَ ارْفَعُونِي فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْه، فَقَالَ ما لَدَيْكَ؟ قَالَ: الَّذِي تحِبُّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَذِنَتْ، قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ما كَانَ شَيْءٌ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِذَا قُبِضت فاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلم، فَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتِ لِي فَأَدْخِلونِي وَإِنْ رَدَّتْنِي فَرُدُّونِي إلى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ والنِّسَاءُ تَسِيْرُ تَتْبَعُها، فَلَمَّا رَأَيْناها قُمْنا فَوَلَجت عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجت دَاخِلاً لَهُم فَسَمِعْنا بُكَاءَها مِنَ الدَّاخِلِ، فَقَالُوا أوصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اسْتَخْلِفْ، فَقَالَ ما أَجِدُ أَحَقَّ بِهٰذَا الأَمْر مِنْ هؤلاءِ النَّفرِ أَوِ الرَّهطِ الَّذِيْنَ تُوفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُمْ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمَّى عَلِيًّا وَعُثْمانَ والزُّبَيْرَ وطَلْحَةَ وَسَعْداً وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ، وَقَالَ يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَر وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الأَمْرِ شَيءٌ، كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ، فَإِنْ أَصَابَتِ الإِمْرَةُ سَعْداً فَهُوَ ذَاكَ، وإلاَّ فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ ما أُمِّرَ، فَإِنِّي لَمْ أَعْزله مِنْ عَجْزٍ وَلا خِيَانَةٍ، وَقَالَ أُوصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِي بالْمُهاجِرِيْنَ الأَوَّلِيْنَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأوصِيهِ بالأَنْصَارِ خَيْراً الَّذِيْنَ تَبَوَّؤا الدَّارَ والإِيْمانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَأَنْ يَعْفُوَ عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَأُوصِيْهِ بِأَهل الأَمْصَارِ خَيْراً، فَهُمْ رِدْءُ الإِسْلامِ، وَجُبَاة الْمالِ، وَغَيْظُ الْعَدُوِّ، وَأَنْ لا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إلاَّ فَضلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ، وَأُوصِيْهِ بِالأَعْرَابِ خَيْراً، فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ، وَمادَّةُ الإِسْلامِ، أَنْ يُؤْخَذَ مِنَ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ، ويرد فِي فُقَرَائِهِمْ، وأُوصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رسُولِهِ أَنْ يُوفي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتِلَ منْ وَرَائهِمْ، وَلا يكَلِّفُوا إلاَّ طَاقَتَهُمْ. فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنا بِهِ، فَانْطَلَقْنا نَمْشِي، فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عمَرَ، فَقَالَ يَستاذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَتْ أَدْخِلُوهُ فَأُدْخِلَ، فَوُضِعَ هُنالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَلَمَّا فُرِغ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هؤلاءِ الرَّهطُ، فَقَالَ عَبدُ الرَّحْمٰنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إلى ثَلاثَةٍ مِنْكُمْ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْت أمري إلى عليٍّ فَقَالَ طَلْحَة قَدْ جَعَلْت أَمْرِي إلى عُثْمانَ، وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْت أَمْرِي إلى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بن عَوفٍ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوفٍ أَيُّكما تبرأ مِنْ هَذَا الأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إليهِ واللّٰهُ عَلَيْهِ والإِسْلامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ، فأسْكِتَ الشَّيْخَانِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ، واللّٰه عَلَيَّ أَنْ

پھر بھی قرض ادا نہ ہو تو قریش سے درخواست کرنا اور کسی اور سے تعاون کی درخواست نہ کرنا اور میری طرف سے یہ قرض ادا کر دینا (اب) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر کہو عمر سلام کہتا ہے۔ امیر المومنین نہ کہنا۔ کیونکہ آج میں امیر المومنین نہیں ہوں اور کہنا کہ عمر اپنے ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت مانگتے ہیں چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے ان کو روتے ہوئے پایا۔ عرض کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور اجازت مانگی ہے کہ انہیں ان کے رفقاء کے ساتھ دفن کیا جائے انہوں نے فرمایا یہ جگہ میں نے اپنے لیے مخصوص کی ہوئی تھی لیکن آج میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں پھر جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو آپ کو ان کے آنے کی خبر دی گئی۔ آپ نے فرمایا ذرا مجھے اٹھا کر بٹھا دو چنانچہ ایک شخص نے اپنے سے ٹیک لگا کر آپ کو بٹھا دیا۔ پوچھا کیا خبر لائے۔ عرض کی وہی خبر ہے جسے آپ محبوب رکھتے ہیں۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی ہے۔ فرمایا الحمدللہ۔ میرے لیے اس سے زیادہ کوئی بات اہم نہ تھی۔ وفات کے بعد میرا جنازہ اٹھا کر ان کے پاس لے جا کر میری طرف سے سلام کہنا۔ پھر اجازت مانگنا اگر اجازت دے دیں فبہا ورنہ مسلمانوں کے قبرستان میں لا کر دفن کر دینا۔ پھر ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آئیں اور عورتیں بھی ان کے پیچھے آ رہی تھیں۔ جب ہم نے عورتیں دیکھیں تو ہم کھڑے ہو گئے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا تھوڑی دیر تک آپ کے پاس روتی رہیں۔ پھر لوگوں نے اجازت مانگی۔ میں بھی ان کے ساتھ ساتھ اندر چلا گیا۔ ہمیں اندر سے ان کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ لوگوں نے کہا۔ اے امیر المومنین وصیت کیجیے اور کسی کو خلیفہ بنا جائیے۔ فرمایا خلافت کا حق دار اس جماعت یا اس گروہ سے زیادہ اور کون ہے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے جاتے وقت راضی تھے۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا اور فرمایا شوریٰ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ہوں گے لیکن خلافت سے انہیں کوئی تعلق نہ ہو گا۔ ان کی دلجوئی کے لیے آپ نے انہیں مجلسِ شوریٰ میں نامزد کر دیا تھا۔ اگر خلافت سعد کو مل جائے تو وہ اس کے مستحق ہیں ورنہ تم میں سے جو امیر مقرر ہو وہ سعد کا تعاون حاصل کر لے کیونکہ میں نے انہیں عدم اہلیت یا خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا۔ پھر فرمایا میں اپنے سے بعد والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ سابق مہاجروں کا حق پہچانے۔ ان کی حرمت وعزت برقرار رکھے اور انصار کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت کرتا ہوں جو ہجرت سے پہلے مدینہ میں ٹھہرے اور ایمان کو سینے سے لگایا کہ ان کے نیک لوگوں کی بات مانی جائے اور لغزش کرنے والوں کو معاف کر دیا جائے اور میں امیر کو شہریوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کی قوت، حصولِ مال کا ذریعہ اور دشمنوں کے لیے باعث رعب ہیں۔ ان سے ان کا فالتو مال ان کی رضامندی کے بغیر نہ لیا جائے اور دیہاتیوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کا حکم کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کی جڑ اور اسلام کا مادہ ہیں کہ ان کے فالتو مال میں سے لیا جائے اور انہیں کے فقراء پر بانٹ دیا جائے۔ میں امیر کو اللہ کی اور اس کے رسول کی ذمہ داریوں کی وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کا عہد پورا کیا جائے، ان کی حفاظت میں جنگ کی جائے اور انہیں ان کی طاقت کے مطابق تکلیف دی جائے (ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے) جب آپ فوت ہو گئے تو ہم آپ کا جنازہ لے کر نکلے میں نے بعد سلام کے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا آنے دو چنانچہ اس جگہ اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کر دیے گئے۔ دفن سے فراغت کے بعد اراکینِ مجلس شوریٰ جمع ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ معاملہ تین آدمیوں پر چھوڑ دو۔ چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عبدالرحمٰن رحمہ اللہ مقرر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے جو شخص خلافت سے دستبردار ہو جائے ہم یہ معاملہ اس کے سپرد کر دیں گے اور اللہ اور اسلام اس کا نگران ہو گا۔ وہ دیکھیے ان میں سے افضل کون ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ دونوں خاموش رہے۔ پھر حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا کیا تم یہ معاملہ مجھے سونپ سکتے ہو؟ اللہ کی قسم میں

لا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ، قَالا نَعَمْ، فَأَخَذَ بِيَدِ أحدهما، فقالَ لَكَ مِنْ قَرَابَةِ رَسولِ اللَّهِ ﷺ والقدَمِ في الإِسْلامِ ما قَدْ عَلِمْتَ فاللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لتَعْدِلَنَّ، ولئِنْ أَمَّرت عُثْمانَ لَتَسْمَعَنَّ ولَتُطِيعَنَّ، ثُمَّ خَلا بالآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا أَخَذَ المِيْثاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمانُ فَبَايَعَهُ وبايَعَهُ عَليٌّ وَوَلَجَ أَهلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ. رَواهُ البُخارِيُّ وَقَدْ تَمَسَّكَ بِهِ مَنْ رَأى لِلوَصِيِّ والْوَكِيْلِ أَنْ يُوَكِّلا.

باب إن وليَّ الميتِ يقضي دينَه إذا علم صحته

١/٢٥٣٧ ـ عَنْ سَعْدِ الأَطْوَلِ أَنَّ أَخَاهُ ماتَ وَتَرَكَ ثَلاثَمائةِ دِرْهَمٍ وَتَرَكَ عِيَالاً، قَالَ فَأَرَدْت أَن أُنفِقَها عَلَى عِيَالِهِ، فَقَالَ النبيُّ ﷺ إِنَّ أَخَاكَ مُحْتَبِسٌ بِدَيْنِهِ فاقْضِ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَدَّيْت عَنْهُ إلاَّ دِيْنارَيْنِ ادَّعَتْهُما امْرَأَةٌ، وَلَيْسَ لَها بَيِّنَةٌ، قَالَ فَأَعْطِها فَإِنَّها مُحِقَّةٌ. رَواهُ أَحْمَد وابْنُ ماجَه.

تم میں جو افضل ہوگا، اس سے کوتاہی نہیں کروں گا۔ دونوں نے کہا ہمیں منظور ہے۔ پھر ایک کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ تمہارا رسول اللہ ﷺ سے رشتہ ہے، اسلام میں قدامت ہے جیسا کہ تمہیں معلوم ہے۔ اگر میں تمہیں امیر بنا دوں تو اللہ کو حاضر ناظر جان کر بتاؤ کہ تم انصاف کرو گے اور اگر عثمان رضی اللہ عنہ کو امیر بنا دوں تو تم ان کی بات سنو گے اور مانو گے۔ پھر دوسرے سے بھی خلوت میں جا کر یہی کہا پھر دونوں سے اقرار لینے کے بعد فرمایا: اے عثمان! ہاتھ پھیلاؤ۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اور گھر والوں نے بھی آ کر بیعت کی۔

فقہ الحدیث: اس سے اس شخص نے دلیل لی ہے جو کہتا ہے کہ وصی اور وکیل اپنی طرف سے وکیل بنا سکتے ہیں۔

میت کا ولی میت کی طرف سے قرض ادا کرے اگر قرض کا ثبوت ہو

(۲۵۳۷) حضرت سعد اطول سے مروی ہے کہ اس کا بھائی فوت ہوگیا، اس نے تین سو درہم اور بچے چھوڑے۔ سعد فرماتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ یہ درہم ان کے بچوں پر خرچ کر دوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارا بھائی قرض کی وجہ سے رکا ہوا ہے، ان کی طرف سے قرض ادا کرو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے ان کی طرف سے دو دیناروں کے سوا سب قرض ادا کر دیا ہے، جو ایک عورت طلب کرتی ہے، جس کے پاس ثبوت نہیں فرمایا، اسے بھی دو کیونکہ وہ سچی ہے۔

٢٨ ـ كتاب الفرائض

١/٢٥٣٨ ـ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: تعلّموا الفرائض وعلّموها، فإنها نصف العلم وهو يُنسى، وهو أول شيء يُنزع من أُمتي. رواه ابن ماجه والدارقطني.

٢/٢٥٣٩ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: العِلْمُ ثلاثَةٌ، وَما سِوَى ذٰلِكَ فَضْلٌ، آيَةٌ مُحْكَمَةٌ، أو سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، أو فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

٣/٢٥٤٠ ـ وَعَنِ الأَحْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَعَلَّمُوا الفَرَائِضَ وَعَلِّمُوها وتَعَلَّمُوا القُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوض، والعِلْمُ مَرْفُوعٌ، ويُوشِكُ أَنْ يَخْتَلِفَ اثْنانِ فِي الْفَرِيْضَةِ والمَسْأَلَةِ فَلا يَجِدَانِ أَحَداً يُخْبِرُهُما. ذَكَرَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي رِوَايَةِ ابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ.

٤/٢٥٤١ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّها فِي دِينِ اللّٰهِ عمَرُ، وأَصْدَقُها حَياءً عُثْمانُ، وأَعْلَمُها بِالْحَلالِ والْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وأقْرَؤُها لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أُبَيٌّ، وأَعْلَمُها بالْفَرَائِضِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وأَمِيْنُ هٰذِهِ الأُمَّةِ أَبو عَبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه والتِّرْمِذِيُّ والنَّسائي.

١ ـ بَابُ البَدَاءَةِ بِذَوِي الفُرُوضِ وَإِعْطَاءِ العَصَبَةِ ما بَقِيَ

١/٢٥٤٢ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِها فَما بَقِيَ فَهُوَ لأَوْلَىٰ رَجُلٍ ذَكَرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٢٥٤٣ ـ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِابْنَتَيْها مِنْ سَعْدٍ، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ أَبُوهُما مَعَكَ فِي

میراث کے احکام

(۲۵۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علمِ فرائض سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ یہ آدھا علم ہے، یہ یاد نہیں رہتا اور یہی وہ پہلی چیز ہے جو میری امت سے سلب کر لی جائے گی (علمِ فرائض سے مراد میراث کے احکام ومسائل ہیں)۔

(۲۵۳۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم تین ہیں اور ان کے علاوہ جو ہے وہ زائد ہے(۱) (قران کی) آیتِ محکمہ (۲) وہ سنت (حدیث) جس پر برابر عمل ہوتا آیا ہو (۳) انصاف کے مطابق ترکے کا حصہ۔

فقہ الحدیث: مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی محکم آیات صحیح، ثابت اور معمول بہ حدیث اور علم فرائض۔ بس یہی دینی علوم ہیں۔ باقی سب فضول اور زائد ہیں۔ اب قرآن وحدیث اور علمِ فرائض سمجھنے کے لیے صرف ونحو، لغت اور حساب بھی بقدرِ ضرورت دینی علوم کے تابع ہوں گے مگر ضرورت سے زائد منطق پرانا فلسفہ الٰہیات وغیرہ علومِ دین سے زائد ہیں (مصحح)۔

(۲۵۴۰) حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ فرائض (علمِ میراث) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں فوت ہونے والا ہوں اور علم اٹھایا جانے والا ہے۔ وہ وقت قریب ہے کہ دو آدمی کسی وراثت میں اور کسی مسئلہ میں اختلاف کریں گے اور کوئی ایسا عالم نہیں پائیں گے، جو ان میں صحیح فیصلہ کر دے۔

(۲۵۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے میری امت پر انتہائی نرم دل (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اللہ کے دین میں انتہائی سخت (حضرت) عمر ہیں، اور انتہائی شرمیلے (حضرت) عثمان ہیں، اچھی طرح سے حلال وحرام کو جاننے والے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں، قرآن کو خوبی سے پڑھنے والے حضرت اُبی ہیں اور فرائض میں ماہر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔ ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے، میری امت کے امین حضرت ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

میراث کی ابتدا اصحابِ فرائض ❶ سے کی جائے اور باقی عصبہ کو دے دیا جائے

(۲۵۴۲) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض (مقررہ حصے) اہل فرائض کو دے دو۔ فرائض سے علاوہ پھر جو باقی رہ جائے وہ (میت کے) قریب والے مرد کے لیے ہے۔ (مرد کے جدی رشتہ داروں کو عصبہ کہا جاتا ہے)۔

(۲۵۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعد بن ربیع کی بیوی حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے جو ان کی دو بیٹیاں تھیں، انہیں لا کر کہنے لگی یا رسول اللہ! یہ دونوں حضرت سعد کی بیٹیاں ہیں۔ ان کے باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

---

❶ اصحاب فرائض (یا ذوی الفروض) وہ ہیں، جن کے حصے مقرر ہیں، جیسے ماں، باپ، بیوی، بہن وغیرہ۔

أُحدٍ شَهِيْداً وَإِنَّ عَمَّهُما أَخَذَ مالَهُما فَلَمْ يَدَعْ لَهُما مالاً وَلا يُنْكَحَانِ إلاَّ بِمالٍ، فَقَالَ يَقْضِي اللَّهُ فِي ذٰلِكَ، فَنَزلَتْ آيَةُ المِيْرَاثِ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إلى عَمِّهِما فقالَ أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وأُمَّهما الثُّمُنَ وَما بَقِيَ فَهُوَ لَكَ. رَواهُ الْخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٣/٢٥٤٤ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ زَوجٍ وأُخْتٍ لأَبَوَيْنِ، فَأَعْطَىٰ الزَّوجَ النِّصْفَ والأُخْتَ النِّصْفَ، وَقَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَىٰ بِذٰلِكَ. رَواهُ أَحمدُ.

٤/٢٥٤٥ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَالَ: ما مِنْ مُؤْمِنٍ إلاَّ أَنا أَوْلَىٰ بِهِ في الدُّنْيا والآخِرَةِ، وَاقْرَؤوا إِن شِئْتُمْ: ﴿ٱلنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب: ٦] فأَيُّما مُؤْمِنٍ ماتَ وَتَرَكَ مالاً فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، وَمَنْ تَرَكَ دَيْناً أَو ضَياعاً فَلْيَأْتِنِي فَأَنا مَولاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢ ـ بَابُ سُقُوطِ وَلَدِ الأَبِ بالإِخْوةِ مِنَ الأَبوَيْنِ

١/٢٥٤٦ ـ عَنْ عَليٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقْرَأوْنَ هٰذِهِ الآيَةَ: ﴿مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ﴾ [النساء: ١١] وإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَىٰ بالدَّيْنِ قَبْلَ الوَصِيَّةِ وأَن أَعْيَانَ بَنِي الأُمِّ يَتَوارَثُونَ دُونَ بَنِي العَلاَّتِ، الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لأَبِيْهِ وأُمِّهِ، دُونَ أَخِيْهِ لأَبِيْهِ. رَواهُ أَحْمَدُ والتِّرْمِذِيُّ وابْنُ ماجه، ولِلبُخَارِيِّ مِنْهُ تَعْلِيقاً قَضَىٰ بالدَّيْنِ قَبْلَ الوَصِيَّةِ.

٣ ـ بَابُ الأَخَواتِ مَعَ البَناتِ عَصَبَةٌ

١/٢٥٤٧ ـ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شَرحَبِيْلَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو مُوسَىٰ عَنِ ابْنَةٍ وابْنَةِ ابْنٍ وأُخْتٍ فَقَالَ للابْنَةِ النِّصْفُ، ولِلأُخْتِ النِّصْفُ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعودٍ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وأُخْبِرَ بِقَولِ أَبِي مُوسَىٰ فقالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذاً وَما أَنا مِنَ المُهتَدِيْنَ أَقْضِي فِيْها بِما قَضَىٰ النبيُّ ﷺ لِلبِنْتِ النِّصْفُ وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَما بَقِيَ فَللأُخْتِ رَواهُ الْجَماعَةُ إلاَّ مُسْلِماً والنَّسائي، وَزَادَ أَحْمَدُ والبخاريُّ: فأَتَيْنا أَبا مُوسَىٰ فأَخْبَرْناهُ بقَولِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لاتَسْأَلُوني ما دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ.

٢/٢٥٤٨ ـ وَعَنِ الأَسْوَدِ أَنَّ مُعاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرَّثَ أُخْتاً وابْنَةً جَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُما النِّصْفَ وَهُوَ باليَمَنِ وَنَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَومَئِذٍ حَيٌّ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والبُخَارِيُّ بِمَعْناهُ.

٤ ـ بَابُ ما جَاءَ فِي مِيْرَاثِ الجَدَّةِ والجَدِّ

١/٢٥٤٩ ـ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: جَاءَتِ الجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَتْهُ مِيْرَاثَها فَقَالَ: ما لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيءٌ وَما عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئاً فَارْجِعِي

غزوۂ اُحد میں شہید ہو چکے ہیں۔ان کے چچا نے ان کے مال پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کے لیے کچھ بھی نہیں چھوڑا بغیر مال کے ان کا نکاح بھی مشکل ہے۔فرمایا اللہ ان کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا، چنانچہ میراث کی آیت اتری۔آپ ﷺ نے ان کے چچا کو بلا کر فرمایا سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی حصہ، ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔

(۲۵۴۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے شوہر اور علاتی بہن کے بارے میں پوچھا گیا، انہوں نے شوہر کو نصف حصہ اور بہن کو نصف حصہ دیا اور فرمایا کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے یہی فیصلہ فرمایا تھا (علاتی بہن بھائی وہ ہیں جن کا باپ ایک ہو، ماں دو ہوں)۔

(۲۵۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا میں دنیا اور آخرت میں ہر مومن کے سب سے زیادہ قریب ہوں، اگر چاہو تو پڑھو اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۔ الآیۃ۔ یعنی ''نبی مومنوں کو ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے۔اگر کوئی مومن مرجائے اور مال چھوڑ جائے تو اس کے عصبہ خواہ کوئی ہوں، اس کے وارث ہوں گے اور اگر کوئی قرض یا چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئیں میں ان کا ولی ہوں۔

فقہ الحدیث: اس کی طرف سے قرض بھی ادا کروں گا اور اس کے بچوں کا بار بھی اٹھاؤں گا (مترجم)۔

حقیقی اولاد کے ہوتے ہوئے علاتی محروم ہوں گے

(۲۵۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم آیت مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۔ الآیۃ۔ ''یعنی کی گئی، وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد'' پڑھتے ہو اور رسول اللہ ﷺ نے بلا شبہ وصیت سے پہلے قرض ادا کرنے کا حکم دیا۔یاد رکھو! حقیقی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے علاتی نہیں۔آدمی اپنے عینی بھائی کا وارث ہوتا ہے، علاتی کا نہیں (عینی سے مراد سگے بھائی یعنی جن کے ماں باپ ایک ہوں)۔حضرت علیؓ سے بخاری میں تعلیقاً ہے کہ وصیت پر عمل کرنے سے پہلے قرض ادا کیا جائے۔

بہنیں بیٹیوں کے ساتھ ہو کر عصبہ بن جاتی ہیں

(۲۵۴۷) حضرت ہذیل بن شرحبیل سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا۔اور آپ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے جا کر پوچھو۔پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور ان سے حضرت ابو موسیٰ علیہ السلام کے فتویٰ کا ذکر کیا گیا تو فرمایا پھر تو میں گمراہ ہوں گا، راہیاب نہیں ہوں گا۔میں ان میں وہ فیصلہ کرتا ہوں، جو نبی کریم ﷺ نے کیا تھا۔بیٹی کو نصف، پوتی کو چھٹا (تا کہ دو تہائی ہو جائے) اور باقی بہن کو ملے گا۔بخاری اور احمد نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ پھر ہم نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بتایا تو فرمایا جب تک یہ عالم تم میں موجود ہیں، مجھ سے پوچھا ہی نہ کرو۔

(۲۵۴۸) حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی زندگی میں، جب کہ وہ یمن میں تھے، ورثہ میں بہن اور بیٹی کو آدھا آدھا حصہ دیا۔

جد (دادا، نانا) جدہ (دادی، نانی) کی میراث

(۲۵۴۹) حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ کسی دادی (یا نانی) نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر ان سے اپنی میراث کے بارے میں پوچھا۔آپ نے فرمایا نہ اللہ کی کتاب میں تمہارا کچھ حصہ ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں۔تم چلی جاؤ۔

حَتَّى أَسأَلَ النَّاسَ، فَسأَلَ النَّاسَ، فَقَالَ المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أعطاها السُّدُسَ، فَقَالَ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ، فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الأَنْصارِيُّ، فَقَالَ مِثْلَ ما قالَ المغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَأَنْفَذَهُ لَها أَبُو بَكْرٍ، قَالَ ثُمَّ جَاءَتِ الجَدَّةُ الأُخْرَىٰ إلى عمَرَ فَسَأَلَتْهُ مِيْرَاثَها، فَقَالَ: ما لكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ شيءٌ، ولكِنْ هُوَ ذَاكَ السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُما فَهُوَ بِيْنَكُما وأَيُّكما خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَها. رَواهُ الخَمسةُ إلاَّ النَّسائي وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

٢/٢٥٥٠ ـ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَضَىٰ لِلْجدَّتينِ مِنَ المِيْرَاثِ بالسُّدُسِ بَيْنَهُما. رَواهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَحمدَ فِي «المُسْنَد».

٣/٢٥٥١ ـ وَعَنْ بريدة أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ للجَدّة السُّدُس إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَها أُمّ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٤/٢٥٥٢ ـ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلاثَ جَدَّاتٍ السُّدُسَ ثِنْتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الأبِ وَوَاحِدَةٍ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ هَكَذَا مُرسلاً.

٥/٢٥٥٣ ـ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ محمَّدٍ قَالَ: جَاءَتِ الجَدَّتَانِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَأَرَادَ أَنْ يَجْعَلَ السُّدُسَ لِلَّتِي مِنْ قِبَلِ الأُمِّ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصارِ أما إِنَّكَ تَتْرُكُ الَّتِي لَو ماتَتْ وَهُوَ حَيٌّ كَانَ إِيَّاها يَرِثُ فَجَعَلَ السُّدُسَ بَيْنَهُما. رَواهُ مالِكٌ فِي «المُوطإِ».

٦/٢٥٥٤ ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلاً أَتى النبيَّ ﷺ فقالَ إن ابْنَ ابْنِي ماتَ فَما لِي مِنْ مِيْرَاثِهِ؟ قَالَ: لَكَ السُّدُسُ، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ قَالَ لَك سُدُسٌ آخَرُ، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فقال إنّ السُّدُسَ الآخَرَ طُعمَةٌ. رَواهُ أحمدُ وأَبُو دَاوُدَ والتِّرمذيُّ وصحَّحهُ.

٧/٢٥٥٥ ـ وَعَنِ الحسَنِ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ عَنْ فَرِيْضَةِ رسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الجَدِّ، فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَار المُزَنِيُّ، فقالَ قَضَىٰ فِيها رسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ماذَا؟ قَالَ: السُّدُسُ، قَالَ مَعَ مَنْ؟ قَالَ: لا أَدْرِي، قَالَ: لا دَرَيْتَ فَما تُغْنِي إِذَنْ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٥ ـ بَابُ ما جَاءَ فِي ذَوِي الأَرْحَام والمولَىٰ مِنْ أَسْفَلَ وَمَنْ أَسلمَ على يدِ رجلٍ وغير ذلك

١/٢٥٥٦ ـ عَنِ المِقْدَام بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبي ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مالاً فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنا وَارِثُ مَنْ لا وَارِثَ لَهُ أَعْقِل عَنْهُ وأرِثُ، والخَالُ وارِثُ مَنْ لا وَارِثَ لَهُ، يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ. رَواهُ أَحمدُ وأَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

٢/٢٥٥٧ ـ وَعَنْ أَبِي أُمامَةَ بْنِ سَهلٍ أَنَّ رَجُلاً رَمَىٰ رَجُلاً بِسَهمٍ فَقَتَلَهُ، ولَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إلاّ خالٌ، فَكَتَبَ فِي ذٰلِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الجَرَّاحِ إلى عُمَرَ، فَكَتَبَ عمر أَنَّ

میں لوگوں سے مشورہ کرلوں چنانچہ آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ پوچھا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ اس پر حضرت محمد بن مسلمہ انصاری نے کھڑے ہو کر وہی کہا جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہی فیصلہ نافذ کر دیا۔ حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر دوسری جدہ نے عہد فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا فرمایا تمہارے واسطے اللہ کی کتاب میں تو کچھ ہے نہیں لیکن یہ چھٹا حصہ ہے، پھر اگر تم دو جمع ہو جاؤ تو اسے تم دونوں میں بانٹ دیا جائے گا اور اگر کوئی تنہا ہو تو وہ اسی کا ہے۔

(۲۵۵۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث میں سے دو دادیوں (یا نانیوں) کے لیے چھٹے حصے کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۵۵۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے جب ماں نہ ہو تو جدہ کے لیے چھٹا حصہ مقرر فرمایا۔

(۲۵۵۲) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دادیوں کو چھٹا حصہ دیا، جن میں دو دادیاں تھیں اور ایک نانی۔

(۲۵۵۳) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا دو دادیاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں۔ آپ نے ان میں سے نانی کو چھٹا حصہ دینے کا ارادہ کیا۔ اس پر ایک انصاری نے کہا کیا آپ اس کو چھوڑ رہے ہیں کہ اگر وہ مر جاتیں اور مرنے والا زندہ ہوتا تو ان کا وارث ہوتا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چھٹا حصہ دونوں میں بانٹ دیا۔

(۲۵۵۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر پوچھا کہ میرا پوتا مر گیا ہے، اس کی میراث میں سے میرے لیے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھٹا حصہ۔ پھر جب وہ جانے لگا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر کہا تمہارے لیے دوسرا چھٹا حصہ بھی ہے، پھر جب جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر کہا تمہارے لیے جو دوسرا چھٹا حصہ ہے وہ کھانے کی غرض سے ہے۔

فقہ الحدیث: (۶/۱×۶/۱=۶/۲=۳/۱ گویا میت نے یہ وارث چھوڑے۔ ۳۔ ۲ بنات/ جد۔ چونکہ دادا کو ۶/۱ فرض کی حیثیت سے ہے اور ۶/۱+۳/۲=۶/۴+۱=۶/۵ پس ۶/۱ اور باقی رہ جاتا ہے جو دادا کو عصبہ کی حیثیت سے مل جائے گا۔

(۲۵۵۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ حصے کے بارے میں پوچھا تو حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ حضور رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں فیصلہ کیا ہے۔ پوچھا کیا؟ کہا چھٹا حصہ۔ پوچھا کس کے ساتھ؟ کہا یہ تو یاد نہیں۔ فرمایا جب تجھے یاد نہیں تو پھر شہادت کس کام کی؟

ذوی الارحام، پیچھے سے آزاد کردہ غلام اور کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہونے والا وغیرہ

(۲۵۵۶) حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس نے مال چھوڑا، وہ اس کے وارثوں کا ہے اور میں اس کا وارث ہوں، جس کا کوئی وارث نہ ہو اور اس کی طرف سے دیت کا ذمہ دار ہوں۔ ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ اس کی طرف سے دیت دے اور اس کا وارث ہو۔

(۲۵۵۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بن سہل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کسی کو تیر مار کر قتل کر دیا، اس کا ایک ماموں کے سوا کوئی وارث نہ تھا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ

النبيَّ ﷺ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولَهُ مَولَىٰ مَنْ لا مَولَىٰ لَهُ، والْخَالُ وَارِثُ مَنْ لا وَارِثَ لَهُ. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه وللتِّرمِذِيِّ مِنْهُ المرفوعُ. وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٣/٢٥٥٨ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّ رَجُلاً ماتَ عَلَى عَهدِ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَم يَتْرُكْ وَارِثاً إلاّ عَبْداً هُوَ أَعْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ مِيْرَاثَهُ.

٤/٢٥٥٩ ـ وَعَن قَبيصَةَ عَن تَمِيْم الدَّارِيِّ قَالَ: سألت رسُولَ اللّٰهِ ﷺ ما السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهلِ الشركِ يُسْلِمُ عَلَى يَدِ رجُلٍ مِنَ المُسْلِمِيْنَ؟ فَقَالَ: هُوَ أَولَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ ومماتِهِ. وَهُوَ مُرسلٌ، قَبِيْصَةُ لَمْ يَلقَ تَمِيْماً الدَّارِيَّ.

٥/٢٥٦٠ ـ وعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَولًى للنبيِّ ﷺ خَرَّ مِنْ عَذْقِ نَخْلَةٍ فَماتَ، فَأُتِيَ بِهِ النبيُّ ﷺ فَقَالَ هَلْ لَهُ مِنْ نَسِيبٍ أو رَحِمٍ؟ قَالُوا: لا. قَالَ أعْطوا مِيراثَهُ بَعْضَ أَهلِ قَرْيَتِهِ. رَواهُنَّ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسَائِيَّ.

٦/٢٥٦١ ـ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: تُوفِّيَ رجُلٌ مِنَ الأَزْدِ فَلَمْ يَدَعْ وَارِثاً فَقَالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ ادفَعُوهُ إلى أَكْبَرِ خُزَاعَةَ. رَواهُ أحمدُ وأَبو دَاودَ.

٧/٢٥٦٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ آخَىٰ بَينَ أَصْحَابِهِ وَكانُوا يَتَوَارَثُونَ بِذٰلِكَ حتى نَزَلَت ﴿وَأُوْلُوا ٱلْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِ﴾ [الأنفال: ٧٥] فَتَوَارَثُوا بالنسبِ. رَواهُ الدَّارقُطنيُّ.

٦ ـ بَابُ ميراثِ ابنِ الملاعنَةِ والزَّانِيَةِ مِنهُما وَمِيْرَاثِهِما مِنْهُ وانقطاعِهِ مِنَ الأَبِ

١/٢٥٦٣ ـ فِي حَدِيْثِ المُتَلاعِنَيْنِ الَّذِي يَرْوِيهِ سَهلُ بنُ سَعْدٍ قَالَ وَكَانَتْ حَامِلاً وَكَانَ ابنُها يُنْسَبُ إلَىٰ أُمِّهِ فَجَرَت السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُها وَتَرِثُ مِنْهُ ما فَرَضَ اللّٰهُ لَها. أَخْرَجَاهُ.

٢/٢٥٦٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا مُسَاعَاةَ فِي الإِسْلامِ مَنْ سَاعَىٰ فِي الجاهِلِيَّةِ فَقَدْ أَلحَقْتُهُ بِعَصَبَتِهِ، وَمَنِ ادَّعَىٰ وَلَداً مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ فَلا يَرِثُ وَلا يُورَثُ. رواهُ أَحْمَدُ وأَبو دَاوُدَ.

٣/٢٥٦٥ ـ وَعَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النبيّ ﷺ قَالَ: أيُّما رَجُلٍ عَاهَرَ بِحرَّةٍ أَو أَمَةٍ فالوَلَدُ ولَدُ زِنا لا يَرِثُ وَلا يُورَثُ. رَواهُ التِّرمذيُّ.

٤/٢٥٦٦ ـ وَعَنْ عَمْرو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبيِّ ﷺ أَنَّهُ جَعَلَ مِيْرَاثَ ابْنِ المُلاعَنَةِ لأُمِّهِ وِلَوَرَثَتِها مِنْ بَعْدِها. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث اللہ اور اس کا رسول ہے اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ ترمذی میں ان سے مرفوع روایت ہے اور کہا وہ حدیث حسن ہے۔

(۲۵۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہدِ رسالت میں ایک آدمی مر گیا، اس کا ایک غلام کے سوا کوئی وارث نہ تھا جسے اس نے آزاد کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے اس کی میراث دی۔

(۲۵۵۹) حضرت تمیم داری سے مروی ہے، انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اس مشرک کے بارے میں کیا سنت ہے جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لے آیا ہو فرمایا وہ اس کی زندگی اور موت کا لوگوں سے زیادہ حق دار ہے۔

فائدہ: یہ مُرسل ہے۔ قبیصہ کی حضرت تمیم داری سے ملاقات ثابت نہیں۔

(۲۵۶۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام کھجور سے گر کر مر گیا۔ آپ ﷺ نے اس کی لاش کے پاس آ کر پوچھا کیا اس کا کوئی عزیز ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ فرمایا اس کی میراث اس کے کسی گاؤں والے کو دے دو۔

(۲۵۶۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ازد قبیلے کا ایک آدمی مر گیا اور اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا۔ فرمایا اس کو خزاعہ کے بڑے آدمی کو دے دو۔

(۲۵۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارا قائم کرایا۔ اسی اخوت کے رشتے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے چنانچہ وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الآیۃ (یعنی رشتے دار ایک دوسرے کے اللہ کی کتاب میں اولیٰ ہیں) اتری اور وراثت نسبی رشتے سے باقی رہی۔

لعان والی اور زنا کار عورت کی اولاد ایک دوسرے کی وارث ہوگی ان کا باپ سے کوئی تعلق نہ ہوگا

(۲۵۶۳) دو لعان کرنے والوں کی حدیث میں ہے، جسے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عورت حاملہ تھی اور اس کا بیٹا اس کی ماں کی طرف منسوب ہوتا تھا، پھر یہی سنت جاری ہوگئی کہ ماں بیٹے آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے اور اللہ کا مقرر کردہ حصہ لیتے تھے۔

(۲۵۶۴) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام میں زنا نہیں۔ جس نے جاہلیت میں زنا کیا میں نے اسے اس کے عصبہ میں شامل کر دیا اور جس نے بلا نکاح کے کسی بچے کا دعویٰ کیا وہ آپس میں ایک دوسرے کا وارث نہ ہوگا۔

(۲۵۶۵) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے آزاد یا لونڈی سے زنا کیا تو زنا کا بچہ نہ وارث ہوگا، نہ وارث بنایا جائے گا۔

(۲۵۶۶) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی وراثت اس کی ماں کو دی اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو۔

٧ ـ بَابُ ميراثِ الحَمْلِ

١/٢٥٦٧ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَهَلَّ المَولُودُ وَرِثَ. رَواهُ أبو دَاوُدَ.

٢/٢٥٦٨ ـ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ المُسَيَّبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ والمِسْورِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالا: قَضَىٰ رسولُ اللَّهِ ﷺ لا يَرِثُ الصَّبِيُّ حَتَّى يَسْتَهِلَّ. ذَكَرَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي رِوَايَةِ ابْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ.

٨ ـ بَابُ الميراثِ بالوَلاءِ

١/٢٥٦٩ ـ صَحَّ عَنِ النبيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: الوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. وللبُخَارِيِّ فِي رِوَايَةٍ الْوَلاءُ لِمَنْ أَعْطَىٰ الْورِقَ وَوَلِي النِّعْمَةَ.

٢/٢٥٧٠ ـ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَلْمى بِنْتِ حَمْزَةَ أَنَّ مَولاها ماتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، فَوَرَّثَ النبيُّ ﷺ ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَورَّثَ يَعْلَىٰ النِّصْفَ وَكَانَ ابْنَ سَلْمَىٰ. رَواهُ أحمدُ.

٣/٢٥٧١ ـ وَعَنْ جَابِر بْن زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَولَىٰ لِحَمْزَةَ تُوُفِّي وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وابْنَةَ حَمْزَةَ، فَأَعْطَىٰ النبيُّ ﷺ ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَابْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ. رَواهُ الدَّارَقطنيُّ، واحْتَجَّ أحمدُ بِهذا الخَبَرِ فِي روايَةِ أَبِي طَالِبٍ وَذَهَبَ إليهِ، وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخعِيِّ ويَحْيَىٰ بْنِ آدَمَ وإِسْحَق بْنِ رَاهَوَيْهِ أَنَّ المَولَىٰ كَانَ لِحَمْزَةَ. وقَدْ رُوِيَ أَنَّهُ كَانَ لِبِنْتِ حَمْزَةَ فَرَوَىٰ مُحمَّدُ بنُ عَبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ عَنِ الحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ بِنْتِ حَمْزَةَ وَهِيَ أُخْت ابْنِ شَدَّادٍ لأُمِّهِ قَالَتْ ماتَ مَولايَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مالَهُ بَيْنِي وبَيْنَ ابْنَتِهِ فَجَعَلَ لِي النِّصْفَ وَلَها النِّصْفَ. رَواهُ ابنُ ماجَه. وابْنُ أَبِي لَيْلَىٰ فِيْهِ ضَعْفٌ، فَإِنْ صَحَّ هٰذَا لَمْ يَقْدَحْ فِي الرِّوَايَةِ الأُولَىٰ، فَإِنَّ مِنَ المُحْتَمَلِ تَعدُّد الْوَاقِعَةِ، وَمِنَ المُحْتَمَلِ أَنَّهُ أَضَافَ مَولَىٰ الْوَالِدِ إِلَى الْوَلَدِ بِناءً عَلَى القولِ بانْتِقَالِهِ إليهِ أو تورِيْثِهِ بِهِ.

٩ ـ بَابُ النَّهي عَنْ بَيْعِ الوَلاءِ وَهِبَتِهِ وَما جَاءَ فِي السَّائِبَةِ

١/٢٥٧٢ ـ عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَىٰ عَنْ بَيْعِ الْوَلاءِ وَهِبَتِهِ. رَواهُ الْجماعَةُ.

٢/٢٥٧٣ ـ وَعَنْ عَليٍّ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ وَالَىٰ قَوماً بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ والمَلائِكَةِ والنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَومَ الْقِيامَةِ صَرْفاً وَلا عَدْلاً. مُتَّفَقٌ

حمل کی میراث

(۲۵۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بچہ (پیدائش کے بعد) روئے (آواز نکالے) تو وارث ہوگا۔

(۲۵۶۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ وارث نہ ہوگا، جب تک روئے نہیں (آواز نہ نکالے)۔

ولاء سے میراث

(۲۵۶۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء آزاد کرنے والے ہی کی ہے۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ولاء چاندی (روپیہ) دینے والے ہی کی ہے جو ولی نعمت ہے۔

(۲۵۷۰) حضرت سلمیٰ بنت حمزہؓ سے مروی ہے کہ اس کا آزاد کردہ غلام مر گیا اور ایک بیٹی چھوڑی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھا مال بیٹی کو دیا اور آدھا یعلی (سلمیٰ کے بیٹے) کو۔

(۲۵۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ کا آزاد کردہ غلام مر گیا اور ایک اپنی بیٹی اور ایک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی چھوڑی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال دونوں میں آدھا آدھا کر دیا۔ احمد نے ابو طالب کی روایت میں اس سے حجت پکڑی ہے یہی ان کا مذہب ہے۔ یہی حضرت ابراہیم نخعی، حضرت یحییٰ بن آدم اور حضرت اسحاق بن راہویہ سے منقول ہے کہ مولیٰ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا تھا، بعض سے منقول ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا مولیٰ تھا۔ چنانچہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو عبداللہ بن شداد کی اخیافی بہن ہیں کہ میرا مولیٰ مر گیا اور اس نے اپنی بیٹی چھوڑی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان بانٹ دیا۔ آدھا مجھے دیا اور آدھا اسے۔

فقہ الحدیث: اس میں ابن ابی لیلیٰ ضعیف ہیں اور بشرطِ صحت پہلی روایت کے خلاف بھی نہیں کیونکہ تعدد واقعات کا احتمال ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید والد کے مولیٰ کو اولاد کی طرف منسوب کر دیا ہو کیونکہ مال اولاد کی طرف منتقل ہو سکتا ہے یا بہر حال ورثہ میں تو ضرور ہی ملے گا۔

ولاء کی بیع یا ہبہ، بلا ولاء کے غلام آزاد کرنا

(۲۵۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور ہبہ سے منع فرمایا۔ (ولاء کا مطلب آزاد کردہ غلام کا وہ حق وراثت ہے جو آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے)۔

(۲۵۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مالک کی اجازت کے بغیر کسی سے رشتۂ ولاء جوڑا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے نہ فرض قبول کرے گا اور نہ نفل۔ مسلم میں ''مالکوں کی اجازت کے بغیر'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِمُسْلِمٍ فِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، لَكِنْ لَهُ مِثْلُهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

٢٥٧٤/٣ ـ وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شَرَحْبِيلَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إلى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنِّي أعتقت عَبْداً لِي وَجَعَلْتُهُ سَائِبَةً فمات وَتَرَكَ مالاً وَلَمْ يَدَعْ وَارِثاً فَقَالَ عَبدُ اللّٰهِ إِنَّ أَهلَ الإسلامِ لا يُسَيِّبُونَ وإنما كَانَ أَهلُ الجَاهِلِيَّةِ يُسَيِّبُونَ وَأَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِه وَلَكَ مِيرَاثُهُ وَإِنْ تَأَثَّمْتَ وَتحرَّجْتَ فِي شيءٍ فَنَحْنُ نَقْبَلُهُ وَنَجْعَلُهُ فِي بَيْتِ الْمالِ. رَوَاهُ البَرْقَانِيُّ عَلَىٰ شَرْطِ الصَّحِيحِ وللبُخَارِيِّ مِنْهُ: إِنَّ أهلَ الإِسْلامِ لا يُسَيِّبُونَ، وَإِنَّ أَهلَ الجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ.

١٠ ـ بَابُ الوَلاءِ هَلْ يُورَثُ أو يُورَثُ بِهِ

٢٥٧٥/١ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جدِّهِ قَالَ: تَزَوَّجَ رِيابُ بْنُ حُذَيْفَةَ بْنِ سَعيدِ بْنِ سَهمٍ أمَّ وائِلٍ بِنْتَ مَعْمَرٍ الجُمَحِيَّةَ، فَوَلَدَتْ لَهُ ثلاثة، فَتُوُفِّيَتْ أُمُّهمْ فَوَرِثَهَا بَنُوها رِبَاعها وَوَلاءَ مواليها فَخَرَجَ بِهِمْ عمْرُو بنُ العاصِ مَعَهُ إلى الشَّامِ فماتُوا فِي طاعونِ عِمْواسٍ فَوَرِثَهُمْ عَمرو وَكَانَ عَصبَتَهُمْ، فلمَّا رَجَعَ عَمْرٌو وَجَاءَ بَنو مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبٍ يُخاصِمُونَهُ فِي وَلاءِ أُخْتِهِمْ إِلى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فقالَ أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِما سَمِعْت رسولَ اللّٰهِ ﷺ يقولُ: ما أَحْرَزَ الْوَالِدُ أَوِ الْوَلَدُ فَهُوَ لِعَصَبتِهِ مَنْ كَانَ، فَقَضَىٰ لَنا بِهِ، وَكَتَبَ لَنا كِتاباً فِيهِ شَهادَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوفٍ وزَيْدِ بْنِ ثابتٍ رَوَاهُ ابْنُ ماجَه وأَبُو داوُدَ بِمَعْناهُ وَلأَحْمَدَ وَسَطَهُ مِنْ قَولِهِ، فلمَّا رَجَعَ عمرو إلى قَولِهِ فَقَضَىٰ لَنا بِهِ. قَالَ أَحْمَدُ فِي رِوايَةِ ابْنِهِ صَالِحٍ حديثُ عُمَرَ عَنِ النبيِّ ﷺ ما أحرز الْوَالِدُ أَوِ الْوَلَدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ هٰكَذَا يَرْوِيهِ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وعُثمانَ وعليٍّ وزَيْدٍ وابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهمْ قَالوا الْوَلاءُ لِلْكُبَرِ، فَهٰذَا الَّذِي نَذْهَبُ إليهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ النَّاسِ فِيما بَلَغنا.

١١ ـ بَابُ ميراثِ المُعْتَقِ بعضُهُ

٢٥٧٦/١ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَالَ: المُكَاتَبُ يعتِقُ بِقَدْرِ ما أَدَّى ويُقَامُ عَلَيْهِ الحَدُّ بِقَدْرِ ما عتقَ مِنْهُ، وَيُورَثُ بِقَدْرِ ما عتقَ مِنْهُ. رواهُ النَّسَائِيُّ وَكَذٰلِكَ أَبُو داوُد والتِّرمذيُّ وقالَ حديث حَسَنٌ ولفظُهما: إِذَا أَصَابَ المُكَاتَبُ حَدًّا أَو مِيراثاً وَرِثَ بِحِسَابِ ما عتقَ مِنْهُ. والدَّارَقُطنيُّ مِثْلُهما وَزَادَ: وأُقِيمَ عَلَيْهِ الحَدُّ بِحِسَابِ ما عتقَ مِنْهُ. وقالَ أَحمَدُ فِي رِوايَةِ مُحَمَّدِ بنَ الحَكَمِ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ نِصْفُهُ حرًّا ونِصْفُهُ عَبْداً وَرِثَ بِقَدْرِ الحُرِّيَّةِ كَذٰلِكَ رُوِيَ عَنِ النبيِّ ﷺ.

البتہ صحیح مسلم میں اس زیادتی کے ساتھ اس کے ہم مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

(۲۵۷۴) حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک شخص نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے اپنا ایک غلام بلا ولاء کے آزاد کر دیا تھا، وہ مر گیا اور کوئی وارث نہ چھوڑا البتہ مال چھوڑ گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کسی غلام کو بلا ولاء کے آزاد نہیں کرتا۔ جاہلیت ہی میں ایسا ہوتا تھا، تم اس کے ولی نعمت ہو اور اس کی میراث تمہاری ہے۔ اگر تم کو اس کا مال برا معلوم ہوتا ہو تو اسے لے کر ہم بیت المال میں داخل کر دیں گے۔ بخاری میں اسی سے ہے کہ مسلمان بلا وِلاء کے غلام آزاد نہیں کیا کرتے تھے، ہاں جاہلیت والے ایسا کیا کرتے تھے۔

ورثے میں ولاء کا حکم

(۲۵۷۵) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا حضرت رئاب بن حذیفہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ام وائل بنت معمر سے نکاح کیا، اس سے تین بچے ہوئے۔ پھر ان کی ماں مر گئی۔ اس عورت کے بچے اس کے اونٹوں کے اور غلاموں کی ولاء کے وارث ہوئے انہیں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ شام میں لے گئے، پھر وہ بچے طاعون عمواس میں مر گئے اور حضرت عمرو ان کے وارث ہوئے۔ آپ ان کے عصبہ تھے پھر جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ واپس آئے تو اولادِ معمر ان سے اپنی بہن کی ولاء کے بارے میں جھگڑتی ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا میں تم میں وہی فیصلہ کرتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے جو مال باپ یا اولاد نے جمع کیا وہ اس کے عصبہ کا ہے خواہ وہ کوئی ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی فیصلہ لکھ کر اور اس پر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے دستخط کرا کر ہمیں دے دیا۔ مسند احمد میں فلما رجع سے وَقَضٰی لَنَا بِہٖ تک ہے۔ امام احمد نے اپنے بیٹے صالح کی روایت میں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ جو مال باپ یا اولاد نے جمع کیا، وہ اس کے عصبہ کا ہے، خواہ کوئی ہو، عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح آئی ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ولاء آزاد کرنے والے کی بڑی اولاد کا حق ہے (اس میں میراث کے قواعد جاری نہ ہوں گے)۔ امام احمد نے کہا یہی ہمارا اور ہمارے علم میں اکثر علماء کا مذہب ہے۔

جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو اس کی میراث کا حکم

(۲۵۷۶) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب اسی اندازے سے آزاد ہوگا، جتنی رقم ادا کی گئی ہے۔ جتنا وہ آزاد ہوا ہے اسی کے مطابق اس پر حد جاری کی جائے گی اور اسی اندازے سے وارث بنایا جائے گا۔ جب مکاتب حد کے لائق ہو یا اسے میراث ملے تو وہ جتنا آزاد ہوگا، اس کے مطابق وارث ہوگا۔ اور دار قطنی نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ جتنا وہ آزاد ہوا ہے، اس کے حساب سے اس پر حد جاری ہوگی۔ محمد بن حکم کی روایت ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا جب آدھا غلام آزاد ہو اور آدھا غلام ہو تو وہ آزادی کے اندازے سے وارث ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

١٢ ـ بَابُ امتناع الإرثِ باختلافِ الدِّيْنِ وحُكْمِ مَنْ أَسْلَمَ علىٰ ميراثٍ قَبْلَ أنْ يُقْسَمَ

١/٢٥٧٧ ـ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: لا يَرِثُ المُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ. رَواهُ الْجماعَةُ إلاّ مُسْلِماً والنَّسائيَّ، وفِي رِوَايَةٍ قالَ: يا رَسُولَ اللّهِ أَتنزلُ غَداً في دارِكَ بِمَكَّةَ؟ قالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنا عَقيلٌ مِنْ رِباعٍ أو دورٍ؟ وكانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أبا طالبٍ هُوَ وطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْ جَعْفَرٌ وَلا عَليٌّ شَيْئاً لأنَّهما كانا مُسْلِمَيْنِ وكانَ عَقيلٌ وطالبٌ كافِرَيْنِ. أَخرَجَاهُ.

٢/٢٥٧٨ ـ وَعَنْ عبدِ اللّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا يَتَوارَثُ أهلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى. رَواهُ أحْمَدُ وأبو دَاوُدَ وابْنُ ماجه، ولِلتِّرمذي مِثْلُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ.

٣/٢٥٧٩ ـ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا يَرِثُ المُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّ إلاَّ أَنْ يَكونَ عَبْدَهُ أَو أَمَتَهُ. رَواهُ الدَّارَقُطنيُّ، ورَواهُ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ مَوقوفاً على جَابِرٍ. وقالَ مَوقوفٌ وهُوَ مَحْفُوظٌ.

٤/٢٥٨٠ ـ وَعَنِ ابْنِ عَباسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ كُلُّ قَسْمٍ قُسِمَ فِي الجَاهِلِيَّةِ فَهوَ على ما قُسِمَ وكُلُّ قَسْمٍ أَدرَكَهُ الإِسْلامُ فَإِنَّهُ على ما قَسَمَ الإِسْلامُ. رَواهُ أبو دَاوُدَ وابْنُ ماجه.

١٣ ـ بَابُ أَنَّ القَاتِلَ لا يَرِثُ وأَنَّ دِيَةَ المقتولِ لجميعِ وَرَثَتِهِ مِنْ زَوجَةٍ وغيرِها

١/٢٥٨١ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: لا يَرِثُ القَاتِلُ شَيْئاً. رَواهُ أَبو داوُدَ.

٢/٢٥٨٢ ـ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النبيَّ ﷺ يقولُ لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيراثٌ. رَواهُ مالِكٌ فِي «الموَطَّإِ» وأَحْمَد وابْنُ ماجه.

٣/٢٥٨٣ ـ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ المُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ لا تَرِثُ المَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوجِها حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْن سُفْيَانَ الكِلابيُّ أَنَّ النبيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَيّ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابيِّ مِنْ دِيَةِ زَوجِها. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبو دَاوُدَ والتِّرمذيُّ وصحَّحَهُ وَرَواهُ مالِكٌ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ شِهابٍ عَنْ عُمَرَ وَزَادَ قالَ ابْنُ شِهابٍ وَكَانَ قَتْلُهُمْ أَشْيَمَ خَطَأً.

٤/٢٥٨٤ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَضَىٰ أَنَّ العَقْلَ

دین کے اختلاف سے وراثت سے محرومی اور میراث کی تقسیم سے پہلے مسلمان ہونے والے کا حکم

(۲۵۷۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوگا۔ ایک روایت میں ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کل اپنے مکہ والے گھر میں ٹھہریں گے؟ فرمایا ہمارے لیے عقیل نے کوئی گھر نہیں چھوڑا۔ ابوطالب کے عقیل اور طالب وارث ہوئے کیونکہ وہ کافر تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بوجہ اسلام کے وارث نہ ہوئے۔

(۲۵۷۸) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو مختلف دین رکھنے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔ ترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی جیسی ہے۔

(۲۵۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان عیسائی کا وارث نہیں ہوتا مگر جب کہ وہ عیسائی اس کا غلام یا لونڈی ہو۔ دارقطنی دوسری سند سے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف لائے ہیں اور فرمایا ہے کہ وہ موقوف ہے اور محفوظ ہے۔

(۲۵۸۰) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تقسیم جاہلیت میں ہوگئی وہ برقرار رہے گی اور جو اسلام میں ہوگی، وہ اسلام کے دستور کے مطابق ہوگی۔

قاتل وارث نہیں ہوگا اور مقتول کی دیت اس کے تمام وارثوں پر تقسیم ہوگی

(۲۵۸۱) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل کسی چیز کا وارث نہ ہوگا۔

(۲۵۸۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، قاتل کے لیے میراث نہیں۔

(۲۵۸۳) حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیت قاتل کے عاقلہ کے لیے ہے۔ عورت کو شوہر کی دیت میں سے نہیں ملے گا۔ پھر آپ کو ضحاک بن سفیان کلابی نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھا کہ میں اشیم ضبابی کی عورت کو اس کے شوہر کی دیت میں سے ورثہ دوں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اس کو ابن شہاب عن عمر روایت کیا ہے اور اتنا اضافہ کیا ہے۔ ابن شہاب نے کہا اشیم کو خطاء کی بنا پر قتل کیا گیا تھا۔

(۲۵۸۴) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ

٢٩ ـ كتاب العتق

١ ـ باب الحث عليه

١/٢٥٩١ ـ عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: من أعتق رقبة مسلمة أعتق الله بكل عضو منه عضواً من النار حتى فرجه بفرجه. متفق عليه.

٢/٢٥٩٢ ـ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمامَةَ وغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النبيِّ ﷺ يَعْنِي عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: أيُّما امْرِىءٍ مُسْلِمٍ أعْتَقَ امْرَأً مُسْلِماً كَانَ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْواً مِنْهُ، وأيُّما امْرِىءٍ مُسْلِمٍ، أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ، كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كلُّ عُضْوٍ مِنْهُما عُضْواً مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرمذيُّ وصحَّحَهُ، ولأحمدَ وأبي دَاوُدَ مَعْناهُ مِنْ رِوَايَةِ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ أو مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ وَزَادَ فيهِ: وأيُّما امْرَأَةٍ مُسلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً إلا كَانَتْ فكاكَها مِنَ النَّارِ يُجْزَى بِكُلِّ عُضوٍ مِنْ أَعْضَائِها عُضْواً مِنْ أَعْضَائِها.

٣/٢٥٩٣ ـ وَعَنْ أبي ذَرٍ قالَ: قُلْت يَا رسُولَ اللَّهِ أيُّ الأعمالِ أفضَلُ؟ قالَ: الإِيمانُ باللَّهِ، والْجِهادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قالَ: قُلْت أيُّ الرِّقَابِ أفضَلُ؟ قالَ: أنْفَسُها عِنْدَ أهلِها، وأكْثَرُها ثَمَناً.

٤/٢٥٩٤ ـ وَعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أنَّها أعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَها وَلَمْ تَستأذِنِ النبيَّ ﷺ فلمَّا كَانَ يَومُها الذِي يَدُورُ عَليها فيهِ، قَالَتْ: أشَعَرْتَ يا رسُولَ اللَّهِ ﷺ أنِّي أعْتَقْتُ وَلِيدَتِي، قالَ أوَ فَعَلْتِ؟ قالَتْ: نَعَمْ، قالَ: أما إنَّكِ لَو أعْطَيْتِها أخوَالَكِ كَانَ أعْظَمَ لأجرِكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما. وفِي الثَّانِي دليلٌ على جَوَازِ تَبرُّعِ الْمَرْأَةِ بِدُون إذْنِ زَوجِها وأنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ أفْضَلُ مِنَ العِتْقِ.

٥/٢٥٩٥ ـ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: قُلْت يَا رسُولَ اللَّهِ أرَأيْتَ أُمُوراً كُنْت أتحنثُ بِها فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ وَعِتَاقٍ وَصلةِ رَحِمٍ، هَلْ لِي فِيها مِنْ أجْرٍ؟ قَالَ:

غلاموں کے آزاد کرنے کے احکام

غلام آزاد کرنے کی ترغیب

(۲۵۹۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسلمان غلام آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ہر عضو دوزخ سے آزاد کر دے گا حتیٰ کہ شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ بھی۔

(۲۵۹۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان مرد نے مسلمان مرد کو آزاد کیا تو وہ دوزخ سے اس کے چھٹکارے کا سبب بن جائے گا اور اس کا ہر عضو غلام کے ہر عضو سے کافی ہوجائے گا اور جس مسلمان مرد نے دو مسلمان عورتیں آزاد کیں وہ دونوں آگ سے اس کے چھٹکارے کا سبب بن جائیں گی اور ان دونوں کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو سے کافی ہوگا۔

احمد اور ابوداؤد میں اس کے ہم معنی روایت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب سے موجود ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے جس مسلمان عورت نے کسی مسلمان عورت کو آزاد کیا تو وہ آگ سے اس کے چھٹکارے کا سبب بن جائے گی۔ معتق کا ہر عضو معتق کے ہر عضو سے کافی ہوگا۔

(۲۵۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے کہا کونسی گردن افضل ہے؟ (کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے) فرمایا گراں قیمت یا جو مالک کو سب سے زیادہ پیارا ہو۔

(۲۵۹۴) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے اپنی ایک لونڈی آزاد کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لی۔ جب ان کی باری کا دن آیا تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا واقعی آزاد کر دی؟ عرض کی ہاں: فرمایا اگر تم اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو تمہیں بہت ثواب ملتا۔

<u>فقہ الحدیث</u>: معلوم ہوا کہ اگر عورت شوہر کی اجازت کے بغیر ہدیہ دے تو دے سکتی ہے مگر صلہ رحمی آزاد کرنے سے افضل ہے۔

(۲۵۹۵) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یارسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری جاہلیت کی عبادتوں (صدقہ خیرات، غلام کو آزاد کرنا اور صلہ رحمی وغیرہ) کے بارے میں بتایئے کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَسْلَمْتَ على ما سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ. وَقَدِ احتَجَّ بِهِ على أن الحَرْبِيَّ يَنْفُذُ عِتْقُهُ وَمَتَى نَفَذَ فلهُ ولاؤهُ بالخَيرِ.

٢ ـ بابُ مَنْ أَعْتَقَ عبداً وشَرَطَ عليهِ خِدْمَةً

١/٢٥٩٦ ـ عَنْ سفينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قالَ: اعْتَقَتني أمُّ سَلَمَةَ وَشَرَطَتْ عَلَيَّ أنْ أَخْدُمَ النبيَّ ﷺ ما عَاشَ. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجه، وفي لَفْظٍ: كُنت مَمْلُوكاً لأُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ أعْتِقُكَ وَأَشتَرِطُ عَلَيْكَ أنْ تَخْدُمَ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ ما عِشتَ، فَقُلْتُ: لَو لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ ما فَارَقْتُ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ ما عِشتُ فأَعْتَقَتني واشتَرَطَتْ عَلَيَّ. رَواهُ أبُو داوُدَ.

٣ ـ بابُ ما جاءَ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ محرمٍ

١/٢٥٩٧ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَجز وَلَدٌ عَنْ والِدِهِ إلاَّ أنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكاً فَيَشْتَرِيَهُ فَيَعْتِقَهُ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ البُخَارِيَّ.

٢/٢٥٩٨ ـ وَعَنِ الحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ مَلكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ. وفِي لَفْظٍ لأحْمَدَ: فَهُوَ عَتِيقٌ. ولأبِي دَاوُدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ مَوقُوفاً مِثْلُ حَدِيْث سَمرَةَ، وَرَوَىٰ أنسٌ: أنَّ رِجالاً مِنَ الأَنْصارِ اسْتَأْذنوا النَّبيَّ ﷺ فقالوا: يا رسول اللّٰهِ ائذَنْ لَنا فَلْنَتْرُكَ لابْنِ اخْتِنا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، فقالَ: لا تَدَعُوا مِنْهُ دِرْهَماً. رَواهُ البُخارِيُّ، وَهُوَ يدلُّ على أنَّهُ إِذَا كَانَ فِي الغَنِيْمَةِ ذو رَحِمٍ لِبَعْضِ الغانِمِينَ، ولَمْ يَتعَيَّنْ لَهُ لَمْ يَعْتِقْ عَلَيْهِ، لأَنَّ العَبَّاسَ ذو رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنَ النَّبيِّ ﷺ وَمِنْ عَليٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ.

٤ ـ بَابُ أنَّ مَنْ مَثَّلَ بِعَبْدِهِ عُتِقَ عليهِ

١/٢٥٩٩ ـ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أنَّ زِنْبَاعاً أَبَا رَوحٍ وَجَدَ غُلاماً لَهُ مَعَ جَارِيَةٍ لَهُ فَجَدَعَ أَنْفَهُ وَجَبَّهُ، فأتَى النبيَّ ﷺ فقالَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكَ؟ قالَ: زِنْبَاعٌ، فَدَعَاهُ النبيُّ ﷺ فقالَ ما حَمَلَكَ على هٰذَا؟ فقالَ: كَانَ مِنْ أَمْرِهِ كَذَا وَكَذَا، فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اذْهَبْ فأنْتَ حُرٌّ، فقالَ يَا رسُولَ اللّٰهِ فَمولى مَنْ أنا؟ فقالَ: مَولَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، فَأَوصَىٰ بِهِ المُسْلِمِينَ، فَلمَّا قبِضَ جَاءَ إلى أَبِي بَكرٍ، فقالَ وَصِيَّةُ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ فقالَ: نَعَمْ تَجْرِي عَلَيْكَ النَّفَقَةُ وعلى عِيالِكَ، فأَجْراها عَلَيْهِ حَتَّى قُبِضَ، فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ جَاءَهُ، فقالَ وَصِيَّةُ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

تم انہیں عبادتوں پر اسلام لائے جو پہلے گزر چکیں۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ اگر حربی غلام آزاد کردے تو جائز ہے اور اس کے لیے اس کی ولاء ہوگی۔

اگر کسی نے غلام آزاد کیا اور خدمت کی شرط لگائی تو کیا حکم ہے؟

(۲۵۹۶) حضرت سفینہ ابی عبدالرحمٰن سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آزاد کیا اور شرط لگائی کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں۔ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہیں۔ ایک لفظ یہ بھی ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا، آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ جب تک تم زندہ رہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے رہو۔ میں نے کہا اگر آپ شرط نہ بھی لگاتیں تو بھی میں آپ سے علیحدہ نہ ہوتا جب تک زندہ رہتا چنانچہ انہوں نے اسی شرط پر مجھے آزاد کر دیا۔

اگر کسی نے اپنے رشتے دار محرم کو خرید لیا تو کیا حکم ہے؟

(۲۵۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ اپنے باپ کو بدلہ نہیں دے سکتا مگر اس صورت میں کہ باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔

(۲۵۹۸) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رشتے دار محرم کا مالک ہو گیا تو مملوک آزاد ہے۔ احمد میں حُر کی بجائے عَتیق کا لفظ ہے (حُــرٌّ اَوْ عَتِيقٌ دونوں کا مطلب آزاد ہے)۔ ابوداؤد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کے ہم مثل ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ چند انصار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اپنے بھانجے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا فدیہ چھوڑ دیں فرمایا اس سے ایک درہم بھی نہ چھوڑنا۔

فقہ الحدیث: اس سے اس مسئلے کی دلیل ملتی ہے کہ اگر غنیمت میں کسی غنیمت حاصل کرنے والے کا کوئی رشتہ دار ہو وہ عام مسلمانوں کا قیدی ہو بالخصوص اس کا نہ ہو تو آزاد نہیں ہوگا کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے محرم تھے۔

اگر کسی نے اپنے غلام کا مثلہ کیا (ہاتھ ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے) تو غلام آزاد ہو جائے گا

(۲۵۹۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زنباع ابو روح نے اپنا غلام اپنی لونڈی کے ساتھ پایا اس نے غلام کی ناک کاٹ ڈالی اور اسے خصی کر دیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا؟ اس نے عرض کی زنباع نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر اس سے پوچھا کہ تم نے اس کے ساتھ یہ بدسلوکی کیوں کی؟ انہوں نے عرض کی میں نے اس کی فلاں نامعقول حرکت دیکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غلام سے) فرمایا جاؤ تم آزاد ہو۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کسی کا مولیٰ ہوں؟ فرمایا تم اللہ کے اور اس کے رسول کے مولیٰ (آزاد کردہ) ہو چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں مسلمانوں کو وصیت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت (کا خیال رکھیے) فرمایا ہاں ہم تمہیں اور تمہارے بیوی بچوں کو خرچہ دیں گے۔ آپ نے اس کا وظیفہ جاری کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ بھی فوت ہو گئے، پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت یاد دلائی۔ فرمایا

نَعَمْ، أينَ تُرِيدُ؟ قالَ: مِصْرَ، قالَ: فَكَتَبَ عُمَرُ إلى صَاحِبِ مِصْرَ أنْ يُعْطِيَهُ أرْضاً يَأكُلها. رَواهُ أحمدُ. وفِي رِوايَةِ أبِي حَمْزَةَ الصَّيْرَفِيِّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ: جَاءَ رَجُلٌ إلى النبيِّ ﷺ صارِخاً، فقالَ لَهُ: ما لَكَ؟ قَالَ: سَيِّدِي رَآنِي أقَبِّلُ جَارِيَةً لَهُ فَجَبَّ مَذَاكِيرِي. فقالَ النبي ﷺ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطُلِبَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ، فقال رسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْهَبْ فَأنْتَ حُرٌّ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَهْ وَزَادَ: قَالَ على مَنْ نصْرَتي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قالَ تَقولُ: أرَأيْتَ إنِ اسْتَرَقَّنِي مَولايَ، فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ على كُل مُؤمِنٍ أو مُسْلِمٍ، وَرُوِيَ أنَّ رَجُلاً أقْعَدَ أمَةً لَهُ فِي مَقلى حَارٍّ فأحْرَقَ عجزها فأعْتَقَها عُمَرُ وأوجَعَهُ ضَرْباً. حَكَاهُ أحْمَدُ فِي رِوَايَةِ ابْنِ مَنْصُورٍ قالَ وَكَذَلِكَ أقُولُ.

٥ ـ بَابُ مَنْ أعْتَقَ شِرْكاً لَهُ فِي عَبْدٍ

١/٢٦٠٠ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: مَنْ أعْتَقَ شِرْكاً لَهُ فِي عَبْدٍ وكانَ لَهُ مالٌ يَبْلُغُ ثمنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عليهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فأعْطى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وعَتقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وإلاَّ فَقَدْ عَتَقَ عليهِ ما عَتَقَ. رَواهُ الجَماعَةُ والدَّارَقُطْنِيُّ وَزَادَ: وَرَقَّ ما بَقِيَ. وفِي رِوَايَةٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْها: مَنْ أعْتَقَ عَبداً بَينهُ وبَيْنَ آخرَ قُوِّمَ عليهِ في مالِهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ لا وَكْسَ ولا شَطَطَ ثُمَّ عتقَ عَلَيهِ في مالِهِ إنْ كَانَ مُوسِراً. وفِي روايَةٍ: مَنْ أعتَقَ عَبداً بَينَ اثْنَيْنِ، فَإنْ كَانَ مُوسِراً قُوِّمَ عليهِ ثُمَّ يعتقُ. رَواهُ أحمدُ والبُخَارِيُّ، وفِي روايَةٍ: مَنْ أعْتَقَ شِرْكاً لهُ فِي مملُوكٍ وَجَبَ عَلَيهِ أنْ يَعْتِقَ كُلَّه إنْ كَانَ لَهُ مالٌ قَدْرَ ثَمنِهِ يُقَامُ قِيمَةَ عَدْلٍ ويُعطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ ويُخْلِي سَبِيلَ المُعْتِقِ. رواهُ البُخاريُّ. في روايَةٍ: مَنْ أعْتَقَ نَصِيْباً لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أو شِرْكاً لَهُ فِي عَبدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ المالِ ما يَبْلُغ قِيمَتهُ العَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ. رَواهُ أحمَدُ والبُخَارِيُّ. وفِي روايَةٍ. مَنْ أعتَقَ شِرْكاً لَهُ فِي عَبدٍ عَتَقَ ما بَقِيَ فِي مالِهِ إذَا كَانَ لَهُ مالٌ يبلُغُ ثَمَنَ العَبدِ. رَواهُ مسلمٌ وأبُو دَاودَ.

٢/٢٦٠١ ـ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أنَّهُ كَانَ يُفْتي فِي العَبْدِ أوِ الأمَةِ يكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيَعْتِقُ أحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يقُولُ قَدْ وَجَبَ عَليهِ عتقُهُ كله إذَا كَانَ لِلَّذِي أعْتَقَ مِنَ الْمالِ ما يَبْلُغُ يقَوَّمُ مِنْ مالِهِ قِيْمَةَ العَدْلِ ويُدْفَعُ إلى الشُّرَكَاءِ أنْصِبَاؤهُمْ، ويُخَلَّى سَبِيْلُ المُعْتقِ، يُخْبِرُ بذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النبيِّ ﷺ. رَواهُ البُخَارِيُّ.

٣/٢٦٠٢ ـ وَعَنْ أبِي المَلِيحِ عَنْ أبِيْهِ أنَ رَجلاً مِنْ قَومِنا أعتَقَ شِقْصاً لَهُ مِنْ مملوكه فَرُفِعَ ذَلِكَ إلى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ خَلاصَهُ عَلَيْهِ فِي مالِهِ وقالَ لَيْسَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَرِيْكٌ. رَواهُ أحْمَدُ. وفِي لفظٍ: هُوَ حُرٌّ كُلُّهُ لَيْسَ لِلَّهِ شَرِيكٌ. رَواهُ أحْمَدُ ولأبِي دَاوُدَ مَعْنَاهُ.

کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا مصر میں۔ آپ نے حاکم مصر کو لکھا کہ اس کو زمین دے دو تا کہ اس کی پیداوار کھائے۔ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادے سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس چیختا چلاتا آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے عرض کی میرے مالک نے مجھے اپنی لونڈی کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا لیا تھا۔ اس نے میرا عضو مخصوص کاٹ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلوانے کا حکم دیا مگر ڈھونڈ ھنے کے باوجود وہ نہ مل سکا۔ فرمایا جاؤ تم آزاد ہو۔ ابن ماجہ نے اتنا اضافہ کیا ہے اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری مدد کس کے ذمے ہے۔ اگر میرا آقا مجھے پھر غلام بنالے تو؟ فرمایا تمہاری مدد ہر مومن یا مسلمان کے ذمے ہے۔ روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی لونڈی کو گرم کڑاہی میں بٹھا کر اس کے چوتڑ جلا دیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو آزاد کر دیا اور مالک کو سزا دی، احمد نے ابو منصور کی روایت میں کہا ہے کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

اگر کسی نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۲۶۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کسی نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے جس سے غلام کی قیمت ادا ہو سکتی ہے تو انصاف سے غلام کی قیمت لگا کر اس کے شریکوں کو حصے کے مطابق دے دی جائے گی اور اس کی طرف سے سارا غلام آزاد ہو جائے گا، ورنہ اتنا ہی آزاد رہے گا جتنا آزاد ہوا ہے۔ دار قطنی نے اتنا زیادہ کیا ہے اور باقی غلام رہے گا۔ بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے جس کسی نے کسی ایسے غلام کو آزاد کیا جو اس کا اور کسی دوسرے کا تھا تو اس کے مال میں سے انصاف سے غلام کی قیمت لگائی جائے گی جو نہ کم ہو گی اور نہ زیادہ پھر اس کی طرف سے اس کے مال میں سے غلام آزاد کر دیا جائے گا اگر وہ مالدار ہو۔ ایک روایت میں ہے جس کسی نے ایسا غلام آزاد کیا جو دو کا مشترکہ تھا تو اگر وہ مالدار ہے تو غلام کی قیمت اس کے مال سے وصول کی جائے گی۔ پھر وہ آزاد ہو جائے گا۔ ایک روایت میں ہے جس کسی نے مملوک میں اپنا حصہ ادا کیا تو اس پر سارا غلام آزاد کرنا، واجب ہے بشرطیکہ اس کے پاس اس کی قیمت کا مال ہو انصاف سے قیمت لگا کر شریکوں کو بقدر حصوں کے قیمت دے دی جائے گی اور آزاد ہونے والے کا راستہ چھوڑ دیا جائے گا۔ اگر کسی نے کسی مملوک میں اپنا حصہ یا کسی غلام میں اپنی شرکت کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے جس سے غلام کی انصاف سے لگی ہوئی قیمت ادا ہو سکتی ہے تو وہ آزاد ہے۔ ایک روایت میں ہے جس کسی نے کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کر دیا تو باقی غلام اس کے مال سے آزاد ہو جائے گا۔ اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جس سے غلام کی قیمت ادا ہو سکتی ہو۔

(۲۶۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اس غلام یا لونڈی کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کرتے تھے جو چند شریکوں کے درمیان ہو اور ان میں سے ایک حصہ دار اپنا حصہ آزاد کر دے کہ اس پر اس کا آزاد کرنا واجب ہے جب کہ آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہو جس سے اس کی قیمت ادا ہو سکے۔ اس کے مال میں سے انصاف کے ساتھ قیمت وصول کی جائے اور حصے داروں کو ان کے حصوں کے مطابق رقم دے دی جائے اور غلام کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کو نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے تھے۔

(۲۶۰۲) حضرت ابو الملیح نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ہماری قوم کے ایک آدمی نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا۔ نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی۔ آپ ﷺ نے اس کے مال میں سے اس کو آزاد کرنا واجب کر دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ ایک لفظ یہ ہے وہ سارا آزاد ہے اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ ابوداؤد میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

٢٦٠٣/ ٤ ـ وَعَنْ إِسْماعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِهِ قالَ: كَانَ لَهُمْ غلامٌ يُقَالُ لَهُ طَهمانُ أو ذَكْوَانُ فأعْتَقَ جَدُّهُ نِصْفَهُ فَجاءَ العَبْدُ إلى النبيِّ ﷺ فقالَ النبيُّ ﷺ تُعْتَقُ فِي عِتْقِكَ، وتُرَقُّ فِي رِقِّكَ، قالَ: فَكَانَ يَخْدُمُ سَيدَهُ حتَّى ماتَ. رَواهُ أحْمدُ.

٢٦٠٤/ ٥ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أنَّهُ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شقصاً مِنْ مملوكه فَعَلَيهِ خَلاصُهُ فِي مالِهِ، فإنْ لَمْ يَكُنْ لهُ مالٌ قُوِّمَ المَمْلُوكُ قِيمةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ فِي نَصِيْبِ الَّذِي لَمْ يَعْتِقْ غيرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ. رَواهُ الْجَماعَةُ إلاَّ النَّسائي.

٦ ـ باب التدبير

٢٦٠٥/ ١ ـ عَنْ جَابِرٍ أنَّ رجلاً أَعْتَقَ غلاماً لَهُ عَنْ دبرٍ فاحْتَاجَ فأخَذَهُ النبيُّ ﷺ فقالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ منِّي؟ فاشْتَرَاهُ نُعيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدفَعَهُ إليهِ. متَّفَقٌ عليهِ. وفي لفظٍ قالَ: أَعتَقَ رجُلٌ مِنَ الأنْصَارِ غُلاماً لَهُ عَنْ دُبُرٍ وكانَ مُحْتَاجاً وَكَانَ عليهِ دَيْنٌ فَبَاعَهُ رسُولُ اللَّهِ ﷺ بِثَمانِمائةِ دِرْهَمٍ فأعْطَاهُ، فقالَ اقْضِ دَيْنَكَ، وأنْفِقْ على عِيَالِكَ. رَواهُ النَّسائي.

٢٦٠٦/ ٢ ـ وَعَنْ مُحمَّدِ بنِ قَيْسِ بْنِ الأحنفِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أنَّهُ أعتقَ غُلاماً لَهُ عَنْ دُبُرٍ وكاتَبَهُ فأدَّى بَعْضاً وبَقِيَ بَعضٌ وَماتَ مَولاهُ فأتَوا ابْنَ مَسعُودٍ فقالَ ما أَخَذَ فَهُوَ لَهُ وما بَقِيَ فلا شيءَ لَكُمْ. رَواهُ البُخاريُّ في «تاريخِهِ».

٧ ـ بابُ المكَاتب

٢٦٠٧/ ١ ـ عَنْ عائشةَ أنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُها فِي كِتَابَتِها، ولَمْ تكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِها شيئاً، فقالَتْ لَها عَائِشَةُ ارْجِعِي إلى أَهلِكِ، فَإنْ أَحَبُّوا أَنْ أقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتكِ ويكُونُ ولاؤُكِ لِي فَعلت فَذَكَرَتْ بريرَةُ ذٰلِكَ لأهلِها فأبَوا وقالُوا إنْ شَاءَتْ أنْ تَحْتَسِبَ عليك فَلْتَفْعَلْ ويكُونُ لَنا ولاؤكِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالَ لَها رسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْتَاعِي فأعْتِقِي فإنَّما الوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، ثمَّ قامَ فقالَ ما بَالُ أُناسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطاً لَيسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَىٰ، مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطاً لَيْسَ فِي كِتابِ اللَّهِ فليس لَهُ، وإنْ شَرَطَهُ مائةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوثَقُ. متَّفَقٌ عَليهِ، وفي روايَةٍ قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ فقالَتْ إنِّي كَاتَبْت أَهلِي على تِسْعَ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أوقِيَّةٌ. الحَدِيْثُ مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢٦٠٨/ ٢ ـ وعَنْ عمرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: أيُّما عبْدٍ كوتِبَ بِمائَةِ أوقِيَّةٍ فأداها إلاَّ عَشْرَ أُوقِيَّاتٍ فَهُوَ رَقِيْقٌ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيّ وفي لَفْظٍ المُكَاتَبُ عبْدٌ ما بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

(۲۶۰۳) حضرت اسماعیل بن امیہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادے سے روایت کی۔ کہا ان کا ایک غلام تھا جسے طہمان یا ذکوان کہتے تھے۔ ان کے دادا نے اپنا آدھا حصہ آزاد کر دیا۔ یہ غلام نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ نے فرمایا تم جتنے آزاد ہو گئے آزاد ہو گئے اور جس قدر غلام رہے غلام رہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے مالک کی خدمت کیا کرتا تھا یہاں تک کہ مر گیا۔

(۲۶۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے غلام میں کا اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کے مال میں اس کو آزاد کرنا لازم ہے۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف سے قیمت لگائی جائے گی (اور بقیہ قیمت میں بمنزلہ مکاتب کے قرار دیا جائے گا) اور غیر آزاد شدہ حصہ میں اس سے سعی کرائی جائے گی۔ سختی سے نہیں (یعنی کما کر غیر آزاد حصہ بھی آزاد کرا لے اگر چاہے ورنہ جبر نہیں)۔

تدبیر (مالک کے مرنے کے بعد غلاموں کا آزاد کرنا)

فائدہ: مالک اپنے غلام یا لونڈی سے کہہ دے کہ اگر میں مر جاؤں تو تم آزاد ہو اس معاملہ کو تدبیر کہتے ہیں جو دُبر سے بنا ہے۔ یعنی دُبر الحیاۃ، زندگی کے بعد۔

(۲۶۰۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک آدمی نے اپنا غلام مدبر کیا پھر اسے پیسے کی ضرورت ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھ سے یہ غلام کون خریدتا ہے چنانچہ اسے نعیم بن عبداللہ نے اتنی اتنی قیمت پر خریدا۔ آپ ﷺ نے وہ غلام اس کو بیچ دیا۔ ایک لفظ یہ ہے انہوں نے کہا ایک انصاری نے اپنا غلام مدبر کیا۔ تھے بیچارے محتاج اور قرض دار بھی۔ آپ ﷺ نے تین سو درہم میں غلام بیچ کر اور درہم انہیں دے کر کہا کہ اپنا قرض بھی ادا کرو اور بچوں پر بھی خرچ کرو۔

(۲۶۰۶) احنف نے اپنا غلام مدبر کیا اور اس سے کتابت بھی کر لی چنانچہ اس نے کچھ رقم ادا کر دی تھی۔ اور کچھ باقی رہ گئی تھی کہ اس کا مالک مر گیا۔ اس کے وارث حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا جو رقم ادا ہو گئی، ہو گئی اور جو باقی رہ گئی، رہ گئی۔ اب تمہارے لیے کچھ نہیں۔

مکاتب [1] کے احکام

(۲۶۰۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر اپنی کتابت کے سلسلے میں تعاون کی درخواست کی اور ابھی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم مالک کے پاس جا کر ان سے کہو کہ اگر وہ پسند کریں تو میں کتابت کی تمام رقم ادا کر کے تمہیں آزاد کر دوں گی اور حق ولاء میرے لیے ہوگا۔ اگر وہ راضی ہو گئے تو میں تمہارا کام کر دوں گی چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے مالک سے ذکر کیا تو وہ نہ مانا اور کہا اگر وہ تمہاری وجہ سے ثواب حاصل کرنا چاہتی ہیں تو حاصل کریں مگر ولاء ہماری ہوگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو، ولاء اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا کیا بات ہے لوگ ایسی شرطیں پیش کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں۔ پھر جس نے ایسی شرط لگائی جو اللہ کی کتاب میں نہیں وہ اس کے لیے نہیں اگرچہ سو بار شرط لگا لے۔ اللہ ہی کی شرط سچی اور بھروسہ والی ہے۔ ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا حضرت بریرہؓ آئی اور کہا میں نے اپنے مالک سے نو اوقیہ (۳۶۰ درہم) پر کتابت کر لی ہے اور سالانہ ایک اوقیہ (۴۰ درہم) کی قسط مقرر ہوئی ہے۔

(۲۶۰۸) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادے سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کسی غلام سے سو اوقیہ پر کتابت کی گئی اور اس نے بجز دس اوقیہ کے باقی ساری رقم ادا کر دی تو وہ غلام ہے۔ ایک روایت میں یہ لفظ ہے مکاتب غلام ہے جب تک اس پر اس کی کتابت کا ایک درہم بھی باقی ہے۔

---

[1] مکاتب وہ غلام ہے جس سے مالک یہ کہے کہ اگر تو اتنا مال اتنی مدت میں ادا کر دے تو تو آزاد ہے۔

٣/٢٦٠٩ ـ وعَن أُمّ سَلَمَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: إذَا كَانَ لإحداكُنَّ مكاتَبٌ وكانَ عِنْدَهُ ما يُؤدِّي فَلْتَحتَجِبْ مِنهُ. رواهُ الخمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ وصحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

ويُحْمَلُ الأمْرُ بالاِحْتِجَابِ على النَّدْبِ.

٤/٢٦١٠ ـ وعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: يؤدَى المُكاتَبُ بِحِصَّةِ ما أدَّىٰ دِيَةَ الحُرِّ وما بَقِيَ دِيَةَ العَبْدِ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه.

٥/٢٦١١ ـ وعَنْ عَليٍّ [عَلَيهِ السَّلامُ] عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ يُؤدى المُكَاتَبُ بِقَدْرِ ما أدَّىٰ. رَواهُ أحمدُ.

٦/٢٦١٢ ـ وعَنْ مُوسَىٰ بْنِ أَنسٍ أنَّ سِيرينَ سَأَلَ أنَسَ بْنَ مالِكٍ المُكَاتَبَةَ وكَانَ كَثيرَ المالِ فَأَبَىٰ فانطَلَقَ إلى عُمَرَ فقَالَ كَاتِبهُ فأبَىٰ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بالدِرَّةِ وتَلا عُمَرُ: ﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ [النور: ٣٣] أخرَجَهُ البُخَارِيُّ.

٧/٢٦١٣ ـ وعَنْ أَبي سعيدٍ المُقبريِّ قالَ: اشتَرَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِسُوقِ ذِي المجَازِ بِسَبْعمائَةِ دِرْهَمٍ، ثم قَدِمت فكاتبتني على أرْبَعينَ ألْفَ دِرْهَم فأذْهبت إلَيْها عَامَّةَ المالِ، ثُمَّ حَمَلْت ما بَقِيَ إليها فقُلت هٰذَا مالُكِ فاقْبَضِيْهِ فَقَالَتْ لا وَاللّهِ حَتَّى آخُذَهُ مِنكَ شَهراً بِشَهرٍ وَسَنَةً بِسَنَةٍ فَخرَجْت بِهِ إلَىٰ عُمَرَ بنِ الخطَّابِ فَذَكَرْت ذٰلِكَ لَهُ فقالَ عُمَرُ بْنِ الخطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ: ارْفَعْهُ إلى بَيْتِ المالِ، ثُمَّ بَعَثَ إلَيْها هٰذَا مالُكِ في بَيْتِ المالِ وقد عَتَقَ أبُو سعيدٍ فَإِنْ شِئْتِ فَخُذي شَهراً بِشَهرٍ، وسَنَةً بِسَنَةٍ، قالَ فَأَرسَلَتْ فَأَخَذَتْهُ. رَواهُ الدَّارقُطْنِيُّ.

٨ ـ بَابُ ما جَاءَ في أمّ الولدِ

١/٢٦١٤ ـ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: مَنْ وَطِيءَ أَمَتَهُ فَوَلَدَتْ لَهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه، وفي لَفظٍ: أيما امْرَأةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِها فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ أو قَالَ مِنْ بَعْدِهِ. رَواهُ أحمَدُ.

٢/٢٦١٥ ـ وعَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ذكِرَتْ أُمُّ إبْرَاهِيمَ عِنْدَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ فَقالَ: أعْتَقَها وَلَدُها. رَواهُ ابْنُ ماجَه وَالدَّارَقُطْني.

٣/٢٦١٦ ـ وعَنْ أبِي سعيدٍ قالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فقالَ يَا رَسُولَ اللّهِ إنَّا نُصِيبُ سَبياً فَنُحِبُّ الأثْمانَ فكَيفَ تَرَى فِي العَزْلِ؟ فقالَ النبيُّ ﷺ وإنَّكُمْ لَتَفْعَلونَ ذٰلِكُمْ لا عَلَيْكُمْ أنْ لا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ فَإنَّها لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّهُ عزَّ وجلَّ أنْ تَخْرُجَ إلاَّ وَهِيَ خَارِجَةٌ. رَواهُ أحْمَدُ والبُخَارِيُّ.

(۲۶۰۹) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کا کوئی مکاتب ہو اور اس کے پاس اتنی رقم ہو کہ ادا کر سکے تو وہ اس سے پردہ کرے۔

فقہ الحدیث: پردے کا حکم استحباب پر محمول ہے۔

(۲۶۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب بقدر آزادی کے آزادی کی دیت ادا کرے اور بقدر غلامی کے غلام کی دیت ادا کرے۔

(۲۶۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب بقدر آزادی کے دیت ادا کرے۔

(۲۶۱۲) موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیرین رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کتابت کی درخواست کی۔ ان کے پاس کافی مال تھا مگر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انکار کیا۔ حضرت سیرین رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہا کتابت کرلو۔ انہوں نے انکار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا الآیۃ پڑھ کر ان کو دُرے سے مارا۔

(۲۶۱۳) حضرت ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے بنولیث کی ایک عورت نے بازار ذوالمجاز میں سات سو درہم میں خریدا پھر اس نے مجھ سے چالیس ہزار درہم پر مکاتبت کی۔ میں اس کے پاس اکثر مال لے گیا اور باقی مال بھی لے جا کر کہا کہ یہ تمہارا مال ہے۔ اس پر بھی قبضہ کرلو۔ انہوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم جب تک ماہ بہ ماہ اور سال بہ سال تم سے نہ لوں چنانچہ وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئی اور ان سے ذکر کیا۔ فرمایا یہ رقم بیت المال میں داخل کردو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے پاس آدمی بھیج کر کہلوا دیا کہ تمہارا مال بیت المال میں جمع ہے، ابوسعید آزاد ہوگئے ہیں۔ اگر تم چاہو تو ماہانہ اور سالانہ لیتی رہو۔ پھر اس نے آدمی بھیج کر رقم نکلوالی۔

اُمِّ ولد کا حکم

(۲۶۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی لونڈی سے صحبت کی اور اس سے اولاد پیدا ہوئی تو وہ اس کی (موت) کے بعد آزاد ہے۔ ایک لفظ یہ ہے جس کسی عورت کے اپنے مالک سے بچہ پیدا ہوگیا تو وہ اس کے بعد آزاد ہے۔ دُبر کا لفظ بولا یا بعد کا۔

(۲۶۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ام ابراہیم رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا فرمایا انہیں ان کے بیٹے نے آزاد کردیا ہے (یعنی ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا)۔

(۲۶۱۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ! ہمیں قیدی عورتیں ملتی ہیں اور ہم قیمتیں پسند کرتے ہیں۔ عزل کے بارے میں کیا حکم ہے فرمایا یقیناً تم عزل کرتے ہو۔ اگر عزل نہ کرو تو اس میں تمہارا کیا حرج ہے، کیونکہ جو جان اللہ تعالیٰ پیدا ہونے کے لیے لکھ چکا ہے وہ پیدا ہو کر ہی رہے گی۔

٤/٢٦١٧ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النبيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَىٰ عَنْ بيعِ أُمَّهاتِ الأَوْلادِ، وقالَ لا يُبَعْنَ وَلا يوهَبْنَ وَلا يورَثْنَ يَسْتَمْتِعُ بِها السَّيِّدُ ما دَامَ حَيًّا وإِذَا ماتَ فَهِيَ حُرَّةٌ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ، ورَواهُ مالِكٌ فِي «المُوَطَّإِ» والدَّارَقطنيُّ مِنْ طَريقٍ آخَرَ عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ وَهُوَ أَصَحُّ.

٥/٢٦١٨ ـ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يقولُ كُنَّا نَبِيعُ سَرَارِينا أُمَّهاتِ أَولادِنا والنَّبِيُّ ﷺ فِينا حَيٌّ لا نَرَىٰ بِذٰلِكَ بَأْساً. رَواهُ أَحمَدُ وابْنُ ماجَه.

٦/٢٦١٩ ـ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قال: بِعْنا أُمَّهاتِ الأَولادِ عَلَىٰ عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وأَبِي بَكْرٍ فلمَّا كَانَ عُمَرُ نَهانا فَانْتَهَيْنا. رَواهُ أَبو دَاوُدَ، قالَ بَعْضُ العلماءِ إِنَّما وَجْهُ هٰذَا أَنْ يكونَ ذٰلِكَ مُباحاً، ثُمَّ نَهَىٰ عَنْهُ ولَمْ يُظْهِرِ النَّهيَ لِمَنْ بَاعَها وَلا عَلِمَ أَبُو بَكْرٍ بِمَنْ بَاعَ فِي زَمانِهِ لِقِصرِ مُدَّتِهِ واشْتِغَالِهِ بِأَهمِّ أُمُورِ الدِّينِ، ثُمَّ ظَهَرَ ذٰلِكَ زَمَنَ عُمَرَ فَأَظْهَرَ النهيَ والمَنْعَ، وَهٰذَا مِثْلُ حَدِيثِ جَابِرٍ أَيْضاً فِي المُتْعَةِ قالَ: كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ والدَّقِيْقِ الأَيَّامَ على عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهانا عَنْهُ عُمَرُ فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ. رَواهُ مُسْلِمٌ وإِنَّما وَجْهُهُ ما سَبَقَ لامْتِناعِ النَّسْخِ بَعْدَ وَفَاةِ النبيِّ ﷺ.

٧/٢٦٢٠ ـ وَعَنِ الخَطَّابِ بْنِ صالحٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: حدثتني سَلامَةُ بِنْت مَعْقِلٍ قَالَتْ كُنْت لِلْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو وَلِي مِنْهُ غُلامٌ، فَقالَتْ لِيَ امْرَأَتُهُ الآنَ تُبَاعِينَ فِي دَيْنِهِ فَأَتَيْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْت ذٰلِكَ لَهُ، فقالَ مَنْ صَاحِبُ تركَةِ الحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو قالوا أَخُوهُ أبو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو فَدَعَاهُ فقالَ لا تبيعُوها وأَعْتِقُوها فَإِذَا سَمِعْتُم بِرَقِيقٍ قَدْ جَاءَنِي فأتُونِي أُعَوِّضكُمْ فَفَعَلُوا فاخْتَلَفُوا فِيما بَيْنَهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ رسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالَ قَومٌ أُمُّ الوَلَدِ مَملوكَةٌ لَولا ذٰلِكَ لَمْ يُعَوِّضكُمْ رسُولُ اللَّهِ ﷺ وقالَ بَعْضُهُمْ هِيَ حُرَّةٌ قَدْ أَعْتَقَها رسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفِيَّ كَانَ الاخْتِلافُ. رَواهُ أَحمدُ فِي مُسْنَدِهِ قالَ الخَطَّابِي وَلَيْسَ إِسْنادُهُ بِذٰلِكَ.

(۲۶۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے امہات الاولاد کی بیع سے منع فرمایا اور فرمایا نہ وہ بیچی جاسکتی ہیں نہ ہبہ کی جاسکتی ہیں اور نہ ورثہ میں دی جاسکتی ہیں۔ ان سے ان کا مالک جب تک زندہ رہے فائدہ اٹھاتا رہے اور اس کے مرنے کے بعد وہ آزاد ہیں۔ اس کو امام مالک نے موطا میں اور دارقطنی نے دوسری سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول روایت کیا ہے اور وہی زیادہ صحیح ہے۔

(۲۶۱۸) حضرت ابوزبیر رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے ہم اپنی قیدی امہات الاولاد فروخت کر دیا کرتے تھے حالانکہ نبی کریم ﷺ ہم میں بقید حیات تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۶۱۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم نے عہد رسالت اور عہد صدیقی میں امہات الاولاد فروخت کیں اور عہد عمر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے روک دیا۔

فقہ الحدیث: بعض علماء نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ شروع میں تو امہات الاولاد کا فروخت کرنا مباح تھا، پھر آپ ﷺ نے منع فرما دیا اس کے بعد اگر کسی نے امہات الاولاد کو فروخت کیا تو اسے ممانعت کا حکم معلوم نہ ہوسکا اور نہ ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں معلوم کر سکے جنہوں نے ان کے زمانے میں انہیں فروخت کیا تھا کیونکہ ان کی مدت خلافت تھوڑی سی تھی اور اہم دینی کاموں میں مصروف رہے۔ پھر عہد فاروقی میں جب یہ معلوم ہوا کہ لوگ آج تک امہات الاولاد کو فروخت کرتے رہے ہیں تو آپ نے ممانعت کا اعلان کرا دیا اور ان کی خرید وفروخت روک دی۔ یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث حضرت جابر کی اس حدیث کی مانند ہے جو متعہ کے بارے میں آئی ہے کہ ہم عہد رسالت وعہد صدیقی میں مٹھی بھر کھجور اور مٹھی بھر آٹے کے بدلے کئی کئی دن تک متعہ کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے روک دیا۔

فقہ الحدیث: بس اس کی یہی وجہ ہوسکتی ہے کیونکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد نسخ کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

(۲۶۲۰) حضرت خطاب بن صالح نے اپنی ماں سے روایت کی ہے انہوں نے کہا مجھ سے سلامۃ بنت معقل نے بیان کیا کہ میں حباب بن عمرو کی (لونڈی) تھی۔ ان سے میرا ایک بچہ بھی تھا۔ ان کی عورت نے مجھے کہا۔ اب تم ان کے قرضے میں بیچی جاؤ گی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا حباب بن عمرو کے ورثہ کا کون مالک ہے؟ لوگوں نے کہا ان کا بھائی ابوالیسر کعب بن عمرو۔ آپ ﷺ نے انہیں بلا کر کہا اسے فروخت نہ کرو اور آزاد کر دو۔ پھر جب تمہیں معلوم ہو کہ میرے پاس غلام آئے ہیں تو میرے پاس آ جانا میں اس کے بدلے میں تمہیں دے دوں گا۔ چنانچہ ابوالیسر نے ایسا ہی کیا پھر لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپس میں اختلاف کیا ایک جماعت نے کہا ام ولد مملوکہ ہے ورنہ تمہیں رسول اللہ ﷺ اس کا عوض نہ دیتے اور بعض نے کہا آزاد ہے، اسے نبی اکرم ﷺ نے آزاد کر دیا تھا غرضیکہ میرے بارے میں اختلاف ہی رہا۔

فائدہ: امام خطابی نے کہا اس کی سند ٹھیک نہیں۔

٣٠ ـ كتاب النكاح

١ ـ باب الحث عليه وكراهة تركه للقادر عليه

١/٢٦٢١ ـ عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: يا مَعْشر الشباب، من استطاع منكم الباءَةَ فليتزوج، فإنه أغَضُّ للبصر وأحْصَنُ للفَرْجِ، ومن لم يستطع فعليه بالصوم، فإنه له وِجاءٌ. رواه الجماعة.

٢/٢٦٢٢ ـ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أبي وَقَّاصٍ قَالَ: رَدَّ رسُولُ اللّهِ ﷺ على عُثْمانَ بْنِ مَظْعُونَ التَّبَتُّلَ وَلَو أذِنَ لَهُ لاخْتَصَيْنا.

٣/٢٦٢٣ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أنَّ نَفَراً مِنْ أَصْحَابِ النبيِّ ﷺ قالَ بَعْضُهُمْ لا أتَزَوَّجُ، وقالَ بَعْضُهُمْ أُصَلِّي وَلا أنامُ، وقالَ بَعْضُهُمْ أصُومُ وَلا أُفْطِرُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فقالَ ما بَالُ أَقْوَامٍ قالوا كَذَا وَكَذَا لَكِنِّي أَصُومُ وأُفْطِرُ، وأُصَلِّي وَأنامُ، وَأتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيهِما.

٤/٢٦٢٤ ـ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ قالَ لِي ابْن عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْت لا، قالَ تَزَوَّجْ فَإنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الأُمةِ أكثَرُها نِسَاءً. رَواهُ أحمَدُ والبُخاريُّ.

٥/٢٦٢٥ ـ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنِ الحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ نَهى عَنِ التَّبَتُّلِ، وَقَرأَ قَتَادَةَ: وَلَقَدْ أرْسَلْنا رُسُلاً مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنا لَهُمْ أزْوَاجاً وذُرِّيَّةً. رَواهُ التِّرمذيُّ وابْنُ ماجَه.

٢ ـ باب صفة المرأة التي يستحب خطبتها

١/٢٦٢٦ ـ عَنْ أَنَسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ كَانَ يَأمُرُ بالبَاءَةِ، ويَنْهَىٰ عَنِ التَّبَتلِ نَهياً شديداً ويقولُ: تَزَوَّجُوا الوَدودَ الوَلودَ فَإنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الأنبِياءَ يومَ القِيامَةِ.

٢/٢٦٢٧ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَمْرٍو أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: انكِحوا أمَّهاتِ الأوْلادِ فَإنِّي أُبَاهِي بِكُمْ يوم القِيامَةِ. رَواهُما أحمَدُ.

کتاب النکاح (نکاح کے احکام)

نکاح کی فضیلت اور قدرت کے باوجود نکاح نہ کرنے کی کراہت

(۲۶۲۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جوانو! جب تم میں سے کسی کو نکاح کا مقدور ہو تو وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح سے نگاہیں نیچی رہتی ہیں اور عصمت کی خوب حفاظت ہوتی ہے اور جسے نکاح کی قدرت نہ ہو وہ لازماً روزے رکھے کیونکہ روزے کمزوریٔ شہوت کا ذریعہ ہیں۔

(۲۶۲۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے تجرد اختیار کرنے کو رد کر دیا (قبول نہیں فرمایا) اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اجازت دے دیتے تو ہم بھی ضرور خصی ہو جاتے۔

(۲۶۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے کہا میں نکاح نہیں کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں نماز پڑھتا رہوں گا سوؤں گا نہیں۔ بعض نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا، کبھی چھوڑوں گا نہیں۔ ان باتوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خبر لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے لوگوں میں کیوں اس قسم کی باتیں ہو رہی ہیں میں روزے بھی رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں پھر جس نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ میرا نہیں۔

(۲۶۲۴) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا شادی کرلو کیونکہ اس امت کا بہترین وہ شخص ہے جس کی زیادہ بیویاں ہوں۔

(۲۶۲۵) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجرد اختیار کرنے سے منع فرمایا۔ اور حضرت قتادہ نے یہ آیت (وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً) پڑھ کر سنائی۔

کس قسم کی عورت کو پیغامِ نکاح دینا مستحب ہے

(۲۶۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کا حکم فرماتے تھے اور پُرزور الفاظ میں تجرد اختیار کرنے سے منع فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ایسی عورتوں سے شادیاں کرو جو (خاوند) سے بہت محبت کریں اور ان میں اولاد پیدا کرنے کی زیادہ سے زیادہ صلاحیت ہو کیونکہ میں قیامت کے دن انبیاء میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

(۲۶۲۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد والیوں سے نکاح کرو کیونکہ میں قیامت کے دن تم پر فخر کروں گا۔

٣/٢٦٢٨ ـ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قالَ: جَاءَ رجلٌ إلى النبيِّ ﷺ فقالَ إنِّي أَصَبْت امرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمالٍ وإنَّها لا تَلِدُ فأتَزَوَّجُها؟ قالَ: لا، ثُمَّ أَتاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهاهُ، ثُمَّ أتاهُ الثَّالِثَةَ، فقالَ تَزَوَّجوا الوَلودَ الوَدُودَ فإنِّي مُكاثِرٌ بِكُمْ. رَواهُ أبو دَاوُدَ والنَّسائيُّ.

٤/٢٦٢٩ ـ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ لَهُ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ بِكْراً أمْ ثَيِّباً؟ قالَ: ثَيِّباً، فقالَ هَلاَّ تَزَوَّجْتَ بِكْراً تُلاعِبُها وتُلاعِبُكَ. رَواهُ الجماعَةُ.

٥/٢٦٣٠ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: تُنْكَحُ المَرْأَةُ لأَرْبَعٍ، لِمالِها وَلِحَسَبِها وَلِجَمالِها وَلِدِينِها، فاظْفَرْ بِذاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ. رَوَاه الجَماعةُ إلاَّ التِّرْمِذِيُّ.

٦/٢٦٣١ ـ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: إنَّ المَرْأَةَ تُنْكَحُ على دِينِها وَمالِها وَجَمالِها فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ. رَواهُ مُسلمٌ والتِّرْمِذِيُّ وصحَّحَهُ.

٣ ـ بَابُ خِطْبَةِ المجبرةِ إلىٰ وَلِيِّها والرَّشِيدةُ إلىٰ نَفْسِها

١/٢٦٣٢ ـ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ خَطَبَ عائشةَ إلى أَبِي بَكْرٍ، فقالَ لَهُ أبو بَكْرٍ إنَّما أَنا أَخُوكَ؟ فقالَ: أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلالٌ. رَواهُ البُخَارِيُّ هٰكَذا مُرْسَلاً.

٢/٢٦٣٣ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قالَتْ: لَمَّا ماتَ أَبُو سَلَمَةَ أَرْسَلَ إليَّ النبيُّ ﷺ حَاطِبَ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِي لَهُ، فقُلْت لَهُ إنَّ لِي بِنْتاً وَأَنا غَيُورٌ، فقالَ أَما ابْنَتُها، فَنَدْعُو اللَّهَ أن يُغْنِيَها عَنْها، وأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُذْهِبَ بالغَيرَةِ. مُخْتَصر مِنْ مُسْلِمٍ.

٤ ـ بَابُ النهي أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ علىٰ خِطْبَةِ أَخِيهِ

١/٢٦٣٤ ـ عَنْ عقبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: المُؤمِنُ أَخُو المُؤْمِنِ فَلا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَبْتَاعَ على بَيْعِ أَخِيهِ، وَلا يَخْطُب على خُطْبَةِ أَخِيهِ حتَّى يَذَرَ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

٢/٢٦٣٥ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: لا يَخْطُبُ الرَّجُلُ على خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أو يَتْرُكَ. رَواهُ البُخَارِيُّ والنَّسائِيُّ.

٣/٢٦٣٦ ـ وَعَنْ ابنِ عمَرَ أَنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: لا يَخْطُبُ الرَّجُلُ على خِطْبَةِ الرَّجُلَ حتَّى يَتْرُكَ الخَاطِبُ قَبْلَهُ أَو يَأْذَنَ لَهُ الخَاطِبُ. رَواهُ أحمدُ والبُخارِيُّ والنَّسائيُّ.

٥ ـ بَابُ التعريضِ للخِطْبَةِ في العده

١/٢٦٣٧ ـ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوجَها طَلَّقَها ثَلاثاً، فَلَمْ يَجْعَلْ لَها رَسُولُ

(۲۶۲۸) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی مجھے ایک شریف خاندان میں خوب صورت عورت مل رہی ہے مگر وہ بانجھ ہے کیا میں اس سے شادی کر لوں؟ فرمایا نہیں، پھر دوسری بار آ کر یہی سوال کیا پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا پھر اس نے تیسری بار آ کر یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا ان عورتوں سے شادی کرو جو بڑی محبت کرنے والی اور خوب بچے پیدا کرنے والی ہوں کیونکہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

(۲۶۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ! تم نے کنواری سے شادی کی یا غیر کنواری سے؟ عرض کی غیر کنواری سے۔ فرمایا کنواری سے کیوں نہیں کی کہ تم اس سے کھیلا کرتے اور وہ تم سے۔

(۲۶۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے چار وجہ سے شادی کی جاتی ہے مال کی وجہ سے، خاندانی شرافت کی وجہ سے، خوبصورتی کی وجہ سے، دینداری کی وجہ سے۔ پس بھلے آدمی دیندار سے نکاح کر کے کامرانی حاصل کرو۔

(۲۶۳۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو عورت سے اس کے دین، مال اور جمال کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے پس بھلے آدمی! تم دیندار ہی سے شادی کرو۔

نابالغہ لڑکی کا پیام اس کے ولی کے نام اور بالغہ کا پیام خود اس کے نام بھیجا جائے

(۲۶۳۲) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کے دین اور اس کی کتاب میں میرے بھائی ہو اور وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) میرے لیے حلال ہے۔

(۲۶۳۳) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب حضرت ابوسلمہ کے فوت ہو جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس اپنی طرف سے پیغام نکاح دے کر بھیجا۔ میں نے عرض کی میری ایک بچی ہے اور میں بڑی غیرت والی عورت ہوں (سوتنوں کو کیسے برداشت کروں گی) فرمایا میں ان کی بچی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اور اللہ تعالیٰ اس سے انہیں بے پروا فرما دے گا اور اللہ سے یہ بھی دعا کروں گا کہ اللہ ان کی (غیر مناسب) غیرت دور فرما دے۔

ایک پیغامِ نکاح پر دوسرے پیغامِ نکاح کی ممانعت

(۲۶۳۴) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مومن کا بھائی ہے۔ کسی مومن کو یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی خریداری پر خریداری کرے اور اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح بھیجنے پر پیغام نکاح بھیجے یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے۔

(۲۶۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر اپنا پیغامِ نکاح نہ بھیجے یہاں تک کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔

(۲۶۳۶) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی کسی کے پیغامِ نکاح پر اپنا پیغامِ نکاح نہ بھیجے یہاں تک کہ پیغام بھیجنے والا چھوڑ دے یا اجازت دے دے۔

عدت کے اندر اشارے کنائے سے پیغامِ نکاح

(۲۶۳۷) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے مروی ہے کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دے دی تھیں۔ ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ ﷺ سُكْنَىٰ ولا نَفَقَةَ، قَالَتْ وَقَالَ لِي رسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا حَلَلْتِ فآذِنِينِي. فَأَذَنَته فَخطَبَها مُعَاوِيَةُ وأبو جَهم وأُسَامَةُ بنُ زَيْدٍ، فقالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لا مالَ لَهُ، وأَمَّا أَبُو جَهمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلْنِّسَاءِ، ولٰكِنْ أُسَامَةَ، فقَالَتْ بِيَدِها هٰكَذا أُسَامَةُ أُسَامَةُ، فقالَ لَها رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ رسُولِهِ قَالَتْ فَتَزَوَّجته فَاغْتبطت. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخارِيَّ.

٢٦٣٨/ ٢ ـ وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ: فِيما عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ. يقُولُ إِنِّي أُرِيدُ التَّزويجَ وَلَوددت أَنَّهُ يسرَ لِي امْرَأَة صَالِحَة. رَواهُ البُخَارِيُّ.

٢٦٣٩/ ٣ ـ وَعَنْ سكينة بِنْتِ حَنظَلَةَ قَالَتْ: اسْتَأذَنَ عَلَيّ محمّدُ بنُ عَلِيٍّ وَلَمْ تَنقَضِ عِدَّتِي مِنْ مَهلَكَةِ زَوجِي، فقالَ قَدْ عَرَفْتِ قَرَابَتِي مِنْ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَرَابَتِي مِنْ عَلِيٍّ، وَمَوضِعِي مِنَ العَرَبِ، قُلْت غفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنَكَ رَجُلٌ يُؤخَذُ عَنْكَ وَتَخْطُبُنِي فِي عِدَّتِي، فقالَ إِنَّما أَخْبَرْتُكِ بِقَرَابَتِي مِنْ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمِنْ عَلِيٍّ وقَدْ دَخَلَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ على أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ مُتَأَيِّمَةٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ، فقالَ لَقَدْ عَلِمْتِ أَنِّي رسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَخِيَرَتُهُ مِنْ خلقِهِ وَمَوضِعِي مِنْ قَومِي كَانَتْ تِلْكَ خِطْبَتَهُ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

٦ ـ بَابُ النَّظَرِ إِلىٰ المخطُوبَةِ

٢٦٤٠/ ١ ـ فِي حَدِيثِ الوَاهِبَةِ المُتَّفَقِ عَلَيْهِ فَصعَّدَ فِيها النَّظر وصَوَّبَهُ. وَعَنِ المُغيرةِ ابْنِ شُعبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً، فقالَ النبيُّ ﷺ انظُرْ إِلَيها فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤدَمَ بَيْنَكُما. رَواهُ الخَمْسَةُ إِلاَّ أَبَا داوُدَ.

٢٦٤١/ ٢ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَطَبَ رَجُلٌ امْرَأَةً، فقالَ النبيُّ ﷺ انْظُرْ إِلَيْها فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الأَنْصَارِ شيئاً. رَواهُ أَحمَدُ والنَّسَائِيُّ.

٢٦٤٢/ ٣ ـ وَعَنْ جَابِرٍ قالَ: سَمِعْت النبيَّ ﷺ يقُولُ: إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ المَرأَةَ فَقدَرَ أَنْ يَرَىٰ مِنْها بَعْضَ ما يَدْعُوهُ إِلى نِكَاحِها فَلْيَفْعَلْ. رَواهُ أَحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

٢٦٤٣/ ٤ ـ وَعَنْ مُوسَىٰ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أو حُمَيْدَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلا جُناحَ عليهِ أَنْ يَنظُرَ مِنْها إِذَا كَانَ إِنَّما يَنظُرُ إِلَيْها لِخِطْبَةٍ وَإِنْ كَانَتْ لا تَعْلَمُ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٢٦٤٤/ ٥ ـ وَعَنْ مُحمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قالَ: سَمِعت رسولَ اللّٰهِ ﷺ يقُولُ: إِذَا أَلْقَى اللّٰهُ عَزَّ وَجلَّ فِي قَلْبِ امْرِىءٍ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ فَلا بَأْسَ أَنْ يَنظُرَ إِلَيْها. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه.

نہ نان ونفقہ مقرر کیا اور نہ مکان۔ ان کا بیان ہے کہ مجھ سے آپ نے فرمایا جب تم حلال ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو خبر کر دی اس وقت اس کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ کی طرف سے نکاح کے پیغام آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا معاویہ رضی اللہ عنہ تو فقیر آدمی اور تہی دست ہے اور ابوجہم رضی اللہ عنہ عورتوں کو بہت مارتے ہیں۔ رہے اسامہ رضی اللہ عنہ (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ) اسامہ اسامہ ہی ہیں پھر مجھ سے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات مانو۔ فرماتی ہیں میں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ عورتیں مجھ پر رشک کرتی تھیں (کہ ہمارے شوہر بھی ایسے ہی خوش حال اور خوش اخلاق ہوتے)۔

(۲۶۳۸) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ کی تفسیر میں) یعنی یوں کہہ دے میرا ابھی نکاح کرنے کا ارادہ ہے یا اللہ پاک مجھے نیک عورت نصیب فرمائے۔

(۲۶۳۹) حضرت سکینہ بنت حنظلہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن علی نے اندر آنے کی اجازت مانگی حالانکہ میرے شوہر کی وفات کے بعد ابھی میری عدت پوری نہیں ہوئی تھی۔ اندر آ کر فرمایا تمہیں رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے میرے رشتے کی تو خبر ہے ہی اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ عرب میں میرا کیا مرتبہ ہے۔ میں نے کہا ابوجعفر! اللہ پاک تم کو معاف فرمائے تم ایسے آدمی ہو جس سے دین سیکھا جاتا ہے۔ کیا عدت کے اندر نکاح کا پیغام سنا رہے ہو؟ فرمایا میں نے تم کو نبی کریم ﷺ سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنے رشتے کی خبر دی ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ آپ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ وہ ابھی حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد عدت میں تھیں۔ فرمایا تم جانتی ہو میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ہوں اور تم میری قوم میں میرا مرتبہ بھی جانتی ہو۔ یہ آپ ﷺ کا پیغامِ نکاح تھا۔

جس عورت کو پیغامِ نکاح بھیجا جائے اسے دیکھنے کا جواز

(۲۶۴۰) واہبہ والی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے سر سے پاؤں تک اسے دیکھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو پیغامِ نکاح دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ یہ تم دونوں کی موافقت کے لیے بہت مناسب ہے۔

(۲۶۴۱) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا آپ ﷺ نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ نہ کچھ (عیب) ہوتا ہے۔

(۲۶۴۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا جب کوئی کسی عورت کو پیغامِ نکاح بھیجے تو اگر وہ اس کی بعض چیزیں دیکھ سکتا ہے جو باعثِ نکاح ہیں تو دیکھ لے۔

(۲۶۴۳) حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ یا حضرت حمیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اس کے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں، اگر وہ شادی ہی کی وجہ سے دیکھے۔ اگرچہ عورت کو اس کا پتہ نہ چلے۔

(۲۶۴۴) حضرت محمد بن مسلمۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی مرد کے دل میں کسی عورت کو منگنی کا پیغام دینے کا خیال پیدا کرے تو اس کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

٧ ـ بابُ النَّهي عَنِ الخلْوَةِ بالأَجْنبيَّةِ والأَمْرِ بِغَضِّ النَّظَرِ والعفْوِ عَنْ نَظَرِ الفَجْأَةِ

١/٢٦٤٥ ـ عَنْ جَابِرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ كَانَ يُؤمِنُ باللَّهِ واليَومِ الآخِرِ فَلا يَخْلُوَنَّ بامْرَأَةٍ لَيْسَ مَعَها ذُو مَحْرَمٍ مِنها، فَإِنَّ ثَالِثَهُما الشَّيْطَانُ.

٢/٢٦٤٦ ـ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ لا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بامْرَأَةٍ لا تَحِلُّ لَهُ فَإِنَّ ثَالِثَهُما الشَّيْطَانُ إلاَّ مَحْرَمٌ. رَواهُما أحمدُ، وقَدْ سَبَقَ مَعْناهُ لابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

٣/٢٦٤٧ ـ وَعَنْ أَبِي سَعيدٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إلى عَورَةِ الرَّجُلِ وَلا تَنْظُرُ المَرْأَةُ إلى عَورَةِ المَرْأَةِ، ولا يُفْضِي الرَّجُلُ إلى الرَّجُلِ فِي الثَّوبِ الْوَاحِدِ ولا المَرْأَةُ إلى المَرْأَةِ فِي الثَّوبِ الوَاحِدِ.

٤/٢٦٤٨ ـ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عبْدِ اللَّهِ قالَ: سَأَلت رسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الفَجْأَةِ؟ فقالَ: اصْرِفْ بَصَرَكَ. رواهُما أحمَدُ ومُسلِمٌ وأبُو داوُدَ والتِّرمذِيُّ.

٥/٢٦٤٩ ـ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ لعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّما لَكَ الأولَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الآخِرَةُ. رَواهُ أحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ والتِّرمذِيُّ.

٦/٢٦٥٠ ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: إيَّاكُمْ والدُّخُولَ على النِّسَاءِ فقالَ رجلٌ مِنَ الأنْصَارِ يا رسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الحَمْوَ؟ قالَ: الحَمْوُ المَوتُ. رواهُ أَحْمَدُ والبُخَارِيُّ والتِّرمِذِيُّ وصحَّحَهُ. قالَ وَمَعْنَى الحَمْوِ يقال هُوَ أَخُو الزَّوجِ كأَنَّهُ كَرِهَ أنْ يَخْلُوَ بِها.

٨ ـ بابُ أنَّ المرأةَ عورةٌ إلاَّ الوَجْهَ والكَفَّيْنِ وأنَّ عَبْدَها كَمَحْرَمِها فِي نَظَرِ ما يبدُو مِنها غَالِباً

١/٢٦٥١ ـ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ عَنْ عَائِشَةَ أنَّ أَسْماءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ على رسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْها ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْها وقالَ يَا أَسْماءُ إنَّ المَرْأَةَ إذَا بَلَغَتِ المَحِيْضَ لَمْ يَصْلُحْ لَها أنْ يُرَى مِنْها إلاَّ هٰذَا وَهٰذَا، وَأَشَارَ إلى وَجْهِهِ وكَفَّيْهِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وقالَ هٰذَا مُرْسَلٌ، خالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ.

٢/٢٦٥٢ ـ وَعَنْ أَنسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ أتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَها قَالَ وعلى فَاطِمَةَ ثَوبٌ إذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَها لَمْ يَبْلُغْ رِجلَيْها، وإذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْها لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَها،

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کی ممانعت، نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم اگر اچانک نگاہ پڑ جائے تو معاف ہے

(۲۶۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ کبھی کسی اجنبی عورت کے ساتھ اس کے محرم کے بغیر تنہائی میں نہ رہے کیونکہ (ایسی صورت میں) ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۶۴۶) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز ہرگز کوئی بجز محرم کے کسی ایسی عورت کے ساتھ تنہا نہ رہے جو اسے حلال نہیں کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہے۔ بخاری و مسلم کی حضرت ابن عباس والی حدیث جو اس کے ہم معنی ہے گزر چکی ہے۔

(۲۶۴۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد، مرد کی شرمگاہ نہ دیکھے اور نہ عورت عورت کی۔ نہ مرد، مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں ننگا لیٹے اور نہ عورت عورت کے ساتھ۔

(۲۶۴۸) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نگاہ پھیر لو۔

(۲۶۴۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی! نگاہ کے پیچھے نگاہ نہ لگاؤ (اگر اچانک کسی پر نگاہ پڑ جائے تو فوراً نگاہ پھیر لو پھر نہ دیکھو) کیونکہ پہلی نگاہ معاف ہے دوسری معاف نہیں ہے۔

(۲۶۵۰) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس آمد و رفت سے بچتے رہو۔ ایک انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دیور اور جیٹھ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو موت ہیں۔ حمو شوہر کے بھائی کو کہتے ہیں گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ خلوت کو سخت ناپسند فرمایا۔

چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ عورت کا سب حصہ قابل پردہ ہے، اُس کا غلام اُن چیزوں کے دیکھنے میں جو اکثر کھلی رہتی ہیں بمنزلہ محرم کے ہے

(۲۶۵۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ انہوں نے باریک کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر کر فرمایا اے اسماء! بلوغت کے بعد عورت کو لائق نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ بجز اس کے اور اس کے دیکھا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ فرمایا۔

فائدہ: امام ابوداؤد نے فرمایا یہ مرسل ہے اور خالد بن دریک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا۔

(۲۶۵۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک غلام لائے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہبہ کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس وقت ایک کپڑا اوڑھے ہوئے تھیں، جب اس سے اپنا سر ڈھکتیں تو ان کے پیروں تک نہیں پہنچتا تھا اور اگر پیر ڈھک لیتیں تو سر کھل جاتا

فَلمَّا رَأى النبيُّ ﷺ ما تَلْقَى قالَ إنَّهُ لَيسَ عَلَيْكِ بَأسٌ إنَّما هُوَ أبوكِ وغُلامُكِ. رَواهُ أَبُو دَاودَ وَيعْضدُ ذٰلِكَ قولهُ: إذَا كَانَ لإحْدَاكُنَّ مُكَاتبٌ وَكَانَ عِندَهُ ما يُؤدِّي فَلْتَحتَجِبْ مِنْهُ.

٩ ـ بابٌ فِي غيرِ أُولِي الإِرْبَةِ

١/٢٦٥٣ ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ كَانَ عِندَها وفِي البَيتِ مُخَنَّثٌ، فقالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بنِ أَبِي أُمَيَّةَ أخِي أُمِّ سَلَمَةَ يا عَبْدَ اللَّهِ إنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ فإنِّي أدلُّكَ على ابْنَةِ غَيْلانَ فإنَّها تقبِلُ بِأرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثمانٍ. فقالَ النبيُّ ﷺ لا يَدْخُلَنَّ هٰؤلاءِ عَلَيْكُمْ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/٢٦٥٤ ـ وَعَنْ عائشةَ قالتْ: كَانَ يَدْخُلُ على أزْوَاجِ النبيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ، قالَتْ وكانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الإِرْبَةِ، فَدَخَلَ النبيُّ ﷺ يوماً وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً، قالَ إذَا أَقْبَلَتْ أَقبَلَتْ بِأَرْبعٍ، وَإذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثمانٍ، فقالَ النبيُّ ﷺ أَرَىٰ هٰذَا يَعْرِفُ ما هاهُنا لا يدخلن عَلَيْكُمْ هٰذَا فَحَجَبُوهُ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ وأَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ: وأَخْرَجَهُ وَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ جُمعَةٍ يسْتَطْعِمُ.

٣/٢٦٥٥ ـ وَعَنِ الأَوْزَاعِيِّ فِي هٰذِهِ القِصَّةِ، فَقِيلَ يَا رسُولَ اللَّهِ إنَّهُ إذَنْ يَمُوتُ مِنَ الجُوعِ؟ فَأَذِنَ لَهُ أنْ يَدْخلَ فِي كُلِّ جُمعَةٍ مَرَّتَيْنِ فَيَسْأَلَ ثُمَّ يَرْجِعَ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

١٠ ـ بابٌ فِي نظرِ المرأةِ إلى الرَّجُلِ

١/٢٦٥٦ ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قالَتْ: كُنتُ عِندَ النبيِّ ﷺ ومَيْمُونَةُ فَأَقْبَلَ ابنُ أُمِّ مَكْتُومٍ حتَّى دَخَلَ عليهِ وذٰلِكَ بَعْدَ أنْ أُمِرَ بالحِجَابِ، فقالَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ احْتَجِبَا مِنْهُ، فقُلْنا يا رسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أعْمَىٰ لا يُبْصِرُنا وَلا يَعْرِفُنا؟ فقالَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُما أَلَسْتُما تبصِرانِهِ. رواهُ أَحْمَدُ وأَبُو داودَ والتِّرمِذِيُّ وصحَّحَهُ.

٢/٢٦٥٧ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قالَتْ: رأَيتُ النبيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنا أَنْظُرُ إلى الحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ حتَّى أكُونَ أنا التي أَسْأَمُهُ فاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الحَدِيثَةِ السِّنِّ الحَرِيصَةِ على اللَّهوِ. مُتَّفَقٌ عَليهِ، ولأحمد أنَّ الحَبَشَةَ كانُوا يَلْعَبُونَ عِنْدَ رسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَومِ عِيدٍ قالَتْ فاطَّلعتُ مِنْ فَوقِ عاتِقِهِ فَطَأْطأَ لِي مِنْكبَيْهِ، فَجَعَلْتُ أنْظُرُ إلَيْهِمْ مِنْ فَوقِ عاتِقِهِ حتَّى شَبِعْتُ ثُمَّ انصَرَفْتُ.

١١ ـ بابُ لا نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ

١/٢٦٥٨ ـ عَنْ أَبِي موسى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: لا نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ.

٢/٢٦٥٩ ـ وَعَنْ سُلَيْمانَ بْنِ مُوسَىٰ عَنِ الزُّهرِيِّ عَنْ عرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ

جب آپ ﷺ نے انہیں اس حال میں دیکھا تو فرمایا کوئی حرج نہیں، تمہارے والد اور تمہارا غلام ہی ہے۔ اس حدیث کو آپ ؐ کے درج ذیل فرمان سے تقویت پہنچتی ہے کہ اگر عورت کے مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ ادا کر سکتا ہے تو وہ اس سے پردہ کرے۔

ان کے بارے میں جن کو عورتوں کی طرف توجہ نہ ہو

(۲۶۵۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف فرما تھے۔ گھر میں ایک ہیجڑا تھا اس نے عبداللہ بن امیہ (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی) سے کہا اگر اللہ تعالیٰ نے طائف فتح کر دیا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی بتاؤں گا جو چار سلوٹوں سے آتی ہے اور آٹھ سلوٹوں سے جاتی ہے (بہت موٹی تازی ہے یہ سن کر) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ (ہیجڑے) ہرگز تمہارے پاس نہ آئیں۔

(۲۶۵۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے گھروں میں ایک ہیجڑا آیا جایا کرتا تھا لوگ اسے غیر اُولی الاربہ میں شمار کرتے تھے۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ وہ آپ ﷺ کی ایک بیوی کے گھر میں تھا اور ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا کہ جب وہ آتی ہے تو چار سلوٹوں سے آتی ہے اور جاتی ہے تو آٹھ سلوٹوں سے جاتی ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے خیال میں یہ عورتوں کے حالات سے آگاہ ہے خبردار! یہ ہرگز تمہارے گھروں میں نہ آئے پھر لوگوں نے اسے گھروں میں آنے سے روک دیا۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے اسے نکال دیا۔ یہ بیداء میں رہنے لگا اور ہر جمعہ کو مدینہ میں مانگنے آیا کرتا تھا۔

(۲۶۵۵) امام اوزاعی رحمہ اللہ سے (اسی قصہ میں) مروی ہے پھر کہا گیا یا رسول اللہ! اس حالت میں وہ بھوک کی وجہ سے مر جائے گا اس پر آپ ؐ نے ہفتہ میں دوبار مدینے میں آکر مانگنے کی اجازت دے دی کہ مانگ کر چلا جایا کرے۔

عورت کا مرد کو دیکھنا

(۲۶۵۶) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس تھیں کہ اتنے میں حضرت ابن ام مکتوم آگئے۔ یہ پردے کے حکم کے بعد کا واقعہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان سے پردہ کرو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ؐ! کیا یہ نابینا نہیں ہے؟ نہ ہمیں دیکھ سکتا ہے نہ پہچان سکتا ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا کیا تم نابینا ہو؟ کیا تم اس کو نہیں دیکھتیں؟

(۲۶۵۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی چادر سے میرے لیے پردہ کرتے تھے۔ اس وقت میں ان حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں جنگی کھیل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ میں خود ہی اس سے اکتا گئی (یہاں سے) کھیل کی شوقین نوعمر لڑکی کے مرتبہ کا اندازہ کرو۔ احمد میں ہے کہ حبشی عید کے دن مسجد نبوی میں آپ ﷺ کے پاس جنگی کھیل کر رہے تھے۔ میں آپ ﷺ کے کندھے سے جھانکنے لگی۔ آپ ﷺ نے میرے واسطے دونوں کندھے جھکا دیے۔ میں انہیں آپ ﷺ کے کندھوں سے دیکھنے لگی، یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں واپس آگئی۔

بغیر ولی کے نکاح نہیں

(۲۶۵۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ؐ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بغیر ولی کے نکاح نہیں۔

(۲۶۵۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

قالَ: أيُّما امْرَأَةٍ نكحتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّها فنِكَاحُها بَاطِلٌ، فَنِكَاحُها بَاطِلٌ، فَنِكاحُها بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِها فَلَها المَهرُ بِما اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِها فَإِنِ اشْتَجرُوا فالسُّلْطَانُ وليُّ مَنْ لا وَلِيَّ لَهُ. رَواهُما الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسَائيَّ. وَرَوَىٰ الثَّانِي أَبُو دَاوُدَ الطيالِسِي ولفظُهُ: لا نِكَاحَ إلاَّ بوَلِيٍّ وأَيّما امْرَأَةٍ نكحتْ بغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّها فنِكَاحُها بَاطِلٌ بَاطِلٌ بَاطِلٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَها وَلِيٌّ فالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لا وَلِيَّ لَهُ.

٢٦٦٠/٣ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا تُزوِّجِ المَرْأَةُ الْمَرْأَة، وَلا تُزوِّجِ المَرْأَةُ نَفْسها، فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ التي تُزوِّجُ نَفْسها. رَواهُ ابْنُ ماجَه والدَّارقُطنيُّ. وَعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: جَمَعتِ الطَّرِيقُ رَكباً فَجَعَلتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ ثَيِّبٌ أَمْرَها بِيَدِ رَجُلٍ غَيْرِ وَلِيٍّ فأَنْكَحها فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَجلَدَ النَّاكِحَ والمُنْكَحَ وَرَدَّ نِكَاحها. رَواهُ الشافِعيُّ والدَّارَقُطْنِي وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قالَ. ما كَانَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النبيِّ ﷺ أَشَدَّ فِي النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ مِن عَلِيٍّ كَانَ يَضرِبُ فِيهِ. رَواهُ الدَّارَقطنيُّ.

١٢ ـ بابُ ما جَاءَ فِي الإِجْبَارِ والاستئمارِ

٢٦٦١/١ ـ عَنْ عَائِشَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ تَزَوَّجَها وَهِيَ بِنت سِتِّ سِنِيْنَ وأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنت تِسْعِ سِنِينَ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي روايَة: تَزَوَّجَها وَهِيَ بِنت سَبْعِ سِنينَ، وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنت تِسْعِ سِنِينَ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ.

٢٦٦٢/٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ الثيب أَحَقُّ بِنَفْسِها مِنْ وَلِيِّها والبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِها وَإِذْنُها صُماتُها. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ البُخَارِيَّ، وفِي رِوَايةٍ لأَحْمَدَ ومُسْلِمٍ وَأَبِي دَاوُدَ والنسائيِّ: والبِكْرُ يَسْتَأْمِرُها أَبوها. وفِي رِوَايَةٍ لأَحْمَدَ والنَّسائِيِّ: واليَتِيمَةُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِها. وفِي رِوَايَةٍ لأبِي داوُدَ والنَّسائيِّ: لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّب أَمْرٌ واليَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمتُها إِقْرارُها.

٢٦٦٣/٣ ـ وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَام الأَنْصارِيَّةِ أنَّ أَباها زَوَّجَها وَهِيَ ثَيِّب فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَها أَخْرَجَهُ الجَماعَةُ إلاَّ مُسْلِماً.

٢٦٦٤/٤ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا تُنكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأمَرَ وَلا البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، قالوا يَا رَسُولَ اللّهِ وَكَيْفَ إِذْنُها؟ قالَ أَنْ تَسْكُتَ. رَواهُ الجَماعَةُ.

٢٦٦٥/٥ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قالَتْ: قُلْت يَا رَسُولَ اللّهِ تُسْتَأمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ؟ قالَ نَعَمْ، قُلْت إنَّ البِكْرَ تُسْتَأمَرُ فَتَسْتَحِي فَتَسْكُت، فقالَ سُكَاتُها إِذْنُها. وفِي رِوَايَةٍ

فرمایا جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اس نے صحبت کر لی تو عورت کے لیے مہر ہے کیونکہ اس نے اس کی شرم گاہ حلال کی ہے۔ اگر ولایت میں لوگوں کا اختلاف ہو تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا بادشاہ ولی ہے۔ ابوداؤد طیالسی کے الفاظ یہ ہیں۔ بلا ولی کے نکاح نہیں۔ اگر کسی عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا تو اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے۔ اگر اس کا ولی نہ ہو تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

(۲۶۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت عورت کا نکاح نہ کرائے اور نہ عورت خود اپنا نکاح کرے کیونکہ وہ عورت زنا کار ہے، جس نے خود اپنا نکاح کر لیا۔ حضرت عکرمۃ بن خالد سے مروی ہے انہوں نے کہا میں راستے میں ایک قافلہ سے ملا ان میں ایک بیوہ عورت بھی تھی، جس کا معاملہ ایک آدمی کے اختیار میں تھا، جو اس کا ولی نہ تھا، اس نے اس کا نکاح کرا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی خبر ہو گئی۔ آپ نے نکاح کرانے والے اور نکاح کرنے والے دونوں کو مارا اور نکاح تڑوا دیا۔ علامہ شعبی سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا صحابہ کرام میں کوئی بھی بلا ولی کے نکاح کے بارے میں اتنی سختی کرنے والا نہ تھا جتنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کو مارا کرتے تھے۔

لڑکی پر جبر اور اس سے اجازت و مشورہ لینے کا مسئلہ

(۲۶۶۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا اس وقت ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کی عمر چھ سال تھی اور نو سال کی عمر میں بیاہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس نو سال رہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ان سے سات سال کی عمر میں نکاح کیا اور نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی۔

(۲۶۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیوہ اور مطلقہ عورت اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار ہے۔ کنواری سے نکاح کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی اجازت ہے۔ احمد، مسلم، ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ کنواری لڑکی سے اس کا باپ اجازت مانگے۔ احمد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ یتیم لڑکی سے نکاح کی اجازت مانگی جائے۔ ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ بیوہ یا مطلقہ کے معاملے میں ولی کو اختیار نہیں۔ یتیم لڑکی سے اجازت لی جائے، اس کی خاموشی اس کا اقرار ہے۔

(۲۶۶۳) حضرت خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ بیوہ تھیں۔ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا۔ وہ نکاح ان کو ناپسند تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے نکاح تڑوا دیا۔

(۲۶۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیوہ کا نکاح اس سے اجازت لیے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری کا بھی اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کنواری کیسے اجازت دے گی؟ فرمایا اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔

(۲۶۶۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا عورتوں سے نکاح کی اجازت لی جائے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کنواری تو شرم کے مارے خاموش ہو جائے گی فرمایا خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

قَالَتْ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ البِكْرُ تُسْتَأْذَنُ. قُلْت إِنَّ البِكْرَ تُسْتأذَنُ وَتَسْتَحِي، قالَ إِذْنُها صُماتُها. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما.

٦/٢٦٦٦ ـ وَعَنْ أَبِي مُوسَىٰ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: تُسْتَأْمَرُ اليتيمَةُ فِي نَفْسِها، فَإِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ أَذِنَت، وَإِنْ أَبَتْ لَمْ تُكْرَه. رَواهُ أحمَدُ.

٧/٢٦٦٧ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ تُسْتَأمَرُ اليَتِيمَة فِي نَفْسِها فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِذْنُها، وَإِنْ أَبَتْ فَلا جَوازَ عَلَيْها. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه.

٨/٢٦٦٨ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبّاسٍ أَنَّ جارِيَةً بِكْراً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاها زَوَّجَها وهي كارِهَةٌ فَخَيَّرَها النَّبيُّ ﷺ. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ وابنُ ماجَه والدّارَقُطْنِيُّ أيضاً عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ مُرْسَلاً وَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَحُّ.

٩/٢٦٦٩ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: تَوَفِّي عُثْمانُ بْن مَظْعُونٍ وَتَرَكَ ابْنَةً لَهُ مِنْ خَولَة بِنْتِ حَكِيم بْن أُمَيَّةَ بن حارثة بْنِ الأوقَصِ، وأَوصَىٰ إلى أَخِيْهِ قُدَامَة بْنِ مَظْعُونٍ، قالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُما خَالايَ فَخَطَبْت إلى قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُون ابْنَةَ عُثْمانَ بْنِ مَظْعُونٍ فَزَوَّجَنيها وَدَخَلَ المُغيرَةُ ابنُ شُعْبَةَ، يَعْنِي إِلَى أمِّها فَأَرْغَبَها فِي المالِ فَحَطَّت إِلَيْهِ وَحَطَّتِ الجَارِيَةُ إلى هَوَى أُمِّها فَأَبَتَا حَتَّى ارْتَفَعَ أَمْرُهُما إلى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنَةُ أَخِي أَوصى بِها إِلَيَّ فَزَوَّجْتُها ابْن عَمَّتِها فَلَمْ أقصر بِها فِي الصَّلاحِ وَلا فِي الْكَفَاءَةِ ولٰكِنَّها امْرَأَةٌ وإِنَّما حَطَّتْ إلى هَوَىٰ أُمِّها، قالَ فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هِيَ يَتِيمَةٌ وَلا تنكَحُ إلاَّ بِإِذْنِها قالَ فَانْتُزِعَتْ واللّٰهِ مِنِّي بَعْدَ أَنْ مَلَكْتُها فَزَوَّجُوها المُغيرَةَ بْنِ شُعْبَة. رَواهُ أحْمَدُ والدّارَقُطْنِيُّ وَهُوَ دليلٌ علىٰ أنَّ اليَتِيمَةَ لا يَجْبُرُها وَصِيٌّ ولا غَيْرُهُ.

١٠/٢٦٧٠ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: آمِرُوا النِّسَاءَ فِي بَناتِهِنَّ. رَواهُ أَحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ.

١٣ ـ بابُ الابْنِ يُزَوِّجُ أُمَّهُ

١/٢٦٧١ ـ عَنْ أُمِّ سلَمَةَ أَنَّها لمَّا بَعَثَ النبيُّ ﷺ يَخْطُبُها قالت: لَيسَ أَحَدٌ مِنْ أَولِيَائِي شَاهِدٌ، فقالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيسَ أَحَدٌ مِنْ أَولِيَائِكِ شَاهِدٌ ولا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، فقالَتْ لابْنِها يَا عُمَرُ قم فَزَوِّجْ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَزَوَّجَهُ. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ.

١٤ ـ بابُ العَضْلِ

١/٢٦٧٢ ـ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قالَ: كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ، فَأَتَانِي ابْنُ عَمٍّ

ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کنواری سے (اس کے نکاح کی) اجازت لی جائے۔ میں نے کہا وہ تو شرمائے گی فرمایا اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

(۲۶۶۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کنواری یتیم لڑکی سے نکاح کی اجازت لی جائے گی۔ اگر خاموش ہو جائے تو خاموشی اس کی اجازت ہے اور اگر انکار کر دے تو اس پر جبر نہیں۔

(۲۶۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کنواری یتیم لڑکی کی مرضی معلوم کی جائے گی۔ اگر خاموش رہے تو یہی اس کی اجازت ہے اور اگر انکار کر دے تو اس پر جبر نہیں۔

(۲۶۶۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کرا دیا اور وہ اسے ناپسند ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو اختیار دے دیا۔ دارقطنی نے حضرت عکرمہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مرسل روایت کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

(۲۶۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے اور حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے ایک بچی چھوڑی اور اس کے بارے میں اپنے بھائی قدامہ بن مظعون کو وصیت کر گئے (یہ دونوں میرے ماموں تھے) میں حضرت عثمان بن مظعون کی لڑکی سے نکاح کی درخواست حضرت قدامہ کے پاس لے کر گیا۔ انہوں نے اس سے میرا نکاح کرا دیا۔ مغیرہ بن شعبہ نے اس کی ماں کے پاس جا کر اسے اپنی طرف مائل کر لیا اور ماں بیٹی دونوں اس کی طرف مائل ہو گئیں آخر دونوں نے انکار کر دیا۔ یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچا۔ حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! وہ میری بھتیجی ہے اور اس کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھے وصیت کر گئے تھے میں نے اس کا اس کی پھوپھی کے بیٹے سے نکاح کر دیا ہے۔ میں نے اس کی بھلائی اور کفو میں کمی نہیں کی لیکن وہ عورت ذات ہے اور اپنی ماں کی خواہش کی طرف مائل ہو گئی ہے۔ فرمایا وہ یتیم ہے اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی قسم! وہ مجھ سے الگ ہو گئی جب کہ میں اس کا مالک ہو گیا تھا اور لوگوں نے اس کا نکاح مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ یتیم لڑکی پر وصی وغیرہ جبر نہیں کر سکتا۔

(۲۶۷۰) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا عورتوں سے ان کی بیٹیوں کے بارہ میں مشورہ لو۔

بیٹا اپنی ماں کا ولی بن سکتا ہے

(۲۶۷۱) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جب نبی کریم ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا تو کہا میرا کوئی ولی موجود نہیں ہے۔ فرمایا تمہارا کوئی موجود و غیر موجود ولی ایسا نہیں جو یہ نکاح ناپسند کرے گا چنانچہ حضرت اُمّ سلمہؓ نے اپنے بیٹے سے کہا عمر اٹھو اور میرا اللہ کے رسولؐ سے نکاح کرا دو اور عمر نے اپنی ماں کا نکاح کرا دیا۔

کسی عورت کو ایک ہی شخص سے دوبارہ نکاح کرنے سے روکنا

(۲۶۷۲) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میری ایک بہن تھی جس کے نکاح کے لیے میرے پاس پیغام آتا رہتا تھا چنانچہ اس کا پیام لے کر میرے پاس میرا چچا زاد بھائی آیا

لِي فأنْكَحْتُها إيّاهُ ثُمَّ طَلَّقَها طَلاقاً لَهُ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكَها حتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُها، فلمَّا خُطِبَتْ إلَيَّ أتاني يَخْطُبُها، فقلْت لا واللّهِ لا أنكحكها أبداً. قالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَٰجَهُنَّ﴾ الآيَةَ [البقرة: ٢٣٢] قالَ فَكَفرْت عَنْ يَمِيني وأنْكَحْتُها إيّاهُ. رَواهُ البُخارِيُّ وأبُو داودَ والتِّرمذيُّ وصحَّحَهُ، ولَمْ يَذْكُرِ التَّكفِيرَ. وفيهِ في روايةٍ للبُخارِيِّ: وَكَانَ رَجُلاً لا بَأسَ بِهِ، وَكَانَتِ المَرْأَةُ تُرِيدُ أنْ تَرْجِعَ إليهِ وَهُوَ حُجَّةٌ فِي اعْتِبَارِ الْوَلِيِّ.

١٥ ـ بابُ الشَّهادَةِ فِي النِّكَاحِ

١/٢٦٧٣ ـ عَنِ ابنِ عَبّاسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: البَغَايا الَّلاتِي ينْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ. رَواهُ التِّرمذيُّ وَذَكَرَ أنَّهُ لَمْ يَرْفَعهُ غَيْرُ عَبْدِ الأعْلَىٰ وأنَّهُ قد وقفه مرة وأن الوَقْفَ أَصَحُّ وهذَا لا يَقْدَحُ لأنَّ عبدَ الأَعْلَىٰ ثِقَةٌ فَيُقْبَلُ رَفْعُهُ وَزِيادَتُهُ، وقَدْ يَرْفَعُ الرَّاوِي الحَدِيْثَ وَقَدْ يَقِفُهُ.

٢/٢٦٧٤ ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْن حُصَيْنٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: لا نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ. ذَكَرَهُ أحمدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي روايةِ ابْنِهِ عَبدِ اللّهِ.

٣/٢٦٧٥ ـ وَعَنْ عَائشَةَ قالَتْ: قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ، فَإِنْ تَشَاجَرُوا فالسُّلْطانُ وَلِيُّ مَنْ لا وَلِيَّ لَهُ. رَواهُ الدَّارَقُطنيُّ، وَلِمالِكٍ فِي المُوَطَّأ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ المَكِّيِّ أنَّ عمَرَ بْنَ الخَطَّابِ أُتِي بِنِكَاحٍ لَمْ يَشْهَد عَلَيهِ إلاَّ رَجُلٌ وامْرَأَةٌ، فقالَ هٰذَا نِكَاحُ السِّرِّ ولا أُجِيْزُهُ، ولو كُنْت تَقَدَّمْت فِيْهِ لرُجِمْتُ.

١٦ ـ بابُ ما جَاءَ فِي الكَفَاءَةِ فِي النِّكَاحِ

١/٢٦٧٦ ـ عَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبيهِ قالَ: جَاءَتْ فَتَاة إلى رسُولِ اللّهِ ﷺ فقالَتْ: إنَّ أَبِي زوَّجَنِي ابْنَ أَخِيهِ لِيَرفَعَ بِي خَسِيسَتَهُ، قالَ فَجَعَلَ الأَمْرَ إليها، فقَالَتْ قَدْ أَجَزت ما صَنَعَ أَبِي، ولٰكِنْ أَرَدْت أنْ أُعْلِمَ النِّسَاءَ أنْ لَيسَ إلَى الآبَاءِ مِنَ الأَمْرِ شَيءٌ. رَواهُ ابْنُ ماجَه ورواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ بُرَيْدَةَ.

٢/٢٦٧٧ ـ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ: لأَمْنَعَنَّ تَزوجَ ذَوَاتِ الأَحْسَابِ إلاَّ مِنَ الأَكْفَاءِ. رَواهُ الدَّارَقُطنيُّ.

٣/٢٦٧٨ ـ وَعَنْ أَبِي حَاتِمٍ المُزَنِيِّ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا أَتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فأَنْكِحُوهُ إلاَّ تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنة فِي الأَرْضِ وفَسَادٌ كَبِيرٌ، قالُوا يَا رَسُولَ اللّهِ

میں نے اس کا اس سے نکاح کرادیا۔ پھر اس نے طلاق رجعی دے دی اور چھوڑے رکھا یہاں تک کہ عدت گزر گئی پھر جب اس کے نکاح کے لیے پیغام آنے لگے تو اس کے سابق شوہر نے بھی اس کے نکاح کی مجھ سے درخواست کی۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! اب کبھی میں تمہارا اس سے نکاح نہیں کروں گا۔ اس پر میرے بارے میں یہ آیت فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ الاية (انہیں اپنے خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو) اتری چنانچہ میں نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور دونوں کا دوبارہ نکاح کرادیا۔ ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے اور کفارے کا ذکر نہیں کیا۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ وہ آدمی اچھا تھا اور عورت اس کے پاس جانا چاہتی تھی۔

فقہ الحدیث: اس حدیث میں دلیل ہے کہ نکاح میں ولی کا اعتبار ہے۔

نکاح میں گواہی

(۲۶۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ عورتیں زنا کار ہیں جو بغیر گواہوں کے اپنا نکاح آپ کر لیتی ہیں۔ ترمذی نے کہا ہے کہ اسے عبدالاعلیٰ کے سوا کسی نے مرفوع بیان نہیں کیا اور انہوں نے بھی ایک بار موقوف بیان کیا ہے۔ موقوف ہی زیادہ صحیح ہے۔ موقوف ہونے کے باوجود آیت نا قابلِ اعتماد نہیں کیونکہ عبدالاعلیٰ ثقہ ہے لہٰذا اس کا رفع اور زیادتی قابلِ قبول ہے ایسا ہوتا ہے کہ کبھی راوی حدیث کو مرفوع بیان کرتا ہے اور کبھی موقوف۔

(۲۶۷۴) حضرت عمران بن حصین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح نہیں ہوتا مگر ولی اور دو عادل گواہوں کے ساتھ۔

(۲۶۷۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح صحیح نہیں ہوتا مگر ولی اور دو عادل گواہوں ہی کے ساتھ۔ اگر ولیوں میں اختلاف ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان (حاکم) ہوتا ہے۔ حضرت ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسا نکاح لایا گیا جس پر صرف ایک مرد اور ایک عورت گواہ تھی۔ فرمایا یہ پوشیدہ نکاح ہے میں اس کی اجازت نہیں دیتا اگر میں نے یہ پہلے اعلان کر دیا ہوتا تو اب ان سب کو سنگسار کر دیتا۔

نکاح میں کفو کی شرط

(۲۶۷۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک نوجوان عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ میرے والد نے اپنے بھتیجے سے میرا نکاح کر دیا ہے تا کہ میری وجہ سے اس کی رذالت دور کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دے دیا۔ اس پر اس نے کہا میرے والد نے جو کچھ کر دیا ہے وہ مجھے منظور ہے لیکن میری غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کی یہ ہے کہ عورتوں کو معلوم ہو جائے کہ نکاح کے بارے میں باپوں کو کوئی اختیار نہیں۔ احمد اور نسائی نے اس کو ابن بریدہ رضی اللہ عنہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

(۲۶۷۷) حضرت عمرؓ نے فرمایا میں ضرور بالضرور حسب والی عورتوں کو غیر کفو کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دوں گا۔

(۲۶۷۸) حضرت ابو حاتم مزنیؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آ جائے جس کا دین و خلق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کرادو اگر ایسا نہ کرو گے تو دنیا میں فتنہ اور بہت بڑا فساد پھیل جائے گا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ!

وإنْ كَانَ فِيْهِ؟ قالَ: إذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَونَ دِينَهُ وَخلُقَهُ فَأَنْكِحُوهُ ثلاث مَرّاتٍ. رَواهُ التِّرمذيُّ، وقالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

٤/٢٦٧٩ ـ وَعَنْ عَائشَةَ أنّ أبَا حُذَيْفَةَ بنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بنِ عبدِ شمْسٍ، وَكَانَ مِمّنْ شَهِدَ بَدْراً مَعَ النبيِّ ﷺ تبنّى سَالِماً وأنْكَحَهُ ابْنَةَ أخيهِ الوَلِيدِ بنِ عُتْبَةَ بن رَبِيعَةَ وَهُوَ مَولَى امْرَأةٍ مِنَ الأَنْصَارِ. رَواهُ البُخَاريُّ والنّسائيُّ وأبُو دَاوُدَ.

٥/٢٦٨٠ ـ وَعَنْ حَنظَلَةَ بنِ أبِي سُفْيَانَ الجُمَحيِّ عَنْ أمّهِ قالَتْ: رأيت أُخْتَ عَبدِ الرّحمٰنِ بنِ عَوفٍ تَحْت بِلالٍ. رَواهُ الدّارقطنيُّ.

١٧ ـ بابُ استحبابِ الخِطْبَةِ للنّكَاحِ وما يُدْعَىٰ بِهِ للمتزوِّجِ

١/٢٦٨١ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: عَلّمنا رسولُ اللّهِ ﷺ التشَهُّدَ فِي الصّلاةِ والتّشَهُّدَ فِي الحَاجَةِ، وذَكَرَ تَشَهُّدَ الصّلاةِ قالَ والتّشَهُّدُ فِي الحَاجَةِ إنَّ الحَمْدَ لِلّهِ نَسْتَعِينُهُ ونَسْتَغْفِرُهُ ونَعُوذُ باللّهِ مِنْ شُرُورِ أنْفُسِنا، مَنْ يَهدِهِ اللّهُ فلا مُضِلَّ لَه، وَمَنْ يُضْلِلْ فلا هادِيَ لَهُ، وأشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلاّ اللّهُ، وأشهَدُ أنَّ مُحمداً عَبْدُهُ ورَسُولهُ. قالَ وَيَقْرَأُ ثلاثَ آيَاتٍ، فَفَسّرَها سُفْيَانُ الثّورِي: ﴿واتّقُوا اللّهَ حَقّ تُقَاتِهِ ولا تَمُوتُنّ إلاّ وأنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾، ﴿اتّقُوا اللّهَ الّذِي تَسَاءَلونَ بِهِ والأرْحَام إن اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً﴾، ﴿اتّقُوا اللّهَ وَقولوا قَولاً سَدِيْداً﴾ الآيَةَ. رواهُ التّرمذيُّ وصحّحهُ.

٢/٢٦٨٢ ـ وَعَنْ إسمْعِيلَ بْنِ إبْرَاهِيْمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْم قالَ: خَطَبْت إلى النبيِّ ﷺ أُمامَةَ بِنْتَ عَبْدِ المُطلِبِ فأنْكَحَني مِنْ غَيْرِ أنْ يَتَشَهّدَ. رواهُ أبُو داوُدَ.

٣/٢٦٨٣ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ كَانَ إذَا رَفأَ إنْسَاناً إذَا تَزَوّجَ قالَ بَارَكَ اللّهُ لَكَ، وبَارَكَ عَلَيكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُما فِي خَيْر. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاّ النّسائي وصحّحَهُ والتّرمذيُّ.

٤/٢٦٨٤ ـ وَعَنْ عَقِيْلِ بْنِ أبِي طالِبٍ أنّهُ تَزَوّجَ امْرَأةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ، فقالوا بالرِّفَاءِ والبَنِينَ، فقالَ لا تقولُوا هٰكَذَا ولكنْ قولُوا كَما قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ اللّهمّ بارِكْ لَهُمْ وبَارِكْ عَلَيْهِمْ. رَواهُ النّسائيُّ وابْنُ ماجَه وأحمَدُ بِمَعْناهُ. وفِي روايَةٍ لَهُ: لا تقولوا ذٰلِكَ فَإنَّ النبيَّ ﷺ قَدْ نَهانا عَنْ ذٰلِكَ قولوا: بَارَكَ اللّهُ فيكَ، وبَارَكَ لَكَ فِيْها.

١٨ ـ بابُ ما جَاءَ فِي الزّوجَيْنِ يُوَكّلانِ واحداً فِي العَقْدِ

١/٢٦٨٥ ـ عَنْ عُقْبَةَ بَنِ عامِرٍ أنّ النّبِيَّ ﷺ قالَ لِرَجُلٍ أَتَرْضَىٰ أنْ أزَوِّجَكَ فُلانَةَ؟

اگر چہ اس میں (کچھ) ہو آپ ﷺ نے پھر وہی جملہ (تین بار) دہرایا۔

(۲۶۷۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ جو بدری صحابی تھے انہوں نے حضرت سالم کو بیٹا بنالیا اور اس سے اپنی بھتیجی اور ولید بن عتبہ کی لڑکی سے نکاح کرا دیا۔ حضرت عالم ایک انصاریہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

(۲۶۸۰) حضرت حنظلہ بن ابی سفیان نے اپنی ماں سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن کو دیکھا کہ وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

نکاح میں خطبہ مستحب ہے اور دولہا دلہن کے لیے دعا

(۲۶۸۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کا تشہد اور حاجت کا تشہد سکھایا۔ پھر نماز کے تشہد کا ذکر کر کے فرمایا حاجت کا تشہد یہ ہے الحمدللہ نستعینہ الخ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں، اسی سے بخشش مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے نفسوں کی شرارت سے پناہ مانگتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کر دے اسے کوئی راہ نہیں دکھا سکتا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی بھی کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر تین آیتیں پڑھتے تھے۔ حضرت سفیان ثوری نے ان آیتوں کی اس طرح وضاحت کی ہے۔ ''لوگو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ نہ مرنا مگر حالتِ اسلام ہی پر مرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے ڈرو۔ یاد رکھو اللہ تم سب پر نگہبان ہے۔'' اللہ سے ڈر جاؤ اور صحیح صحیح بات کہو آخر آیت تک۔

(۲۶۸۲) ایک سلیمی شخص نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت امامہ بنت عبدالمطلب کا پیغام دیا تو آپ ﷺ نے بلاتشہد میرا نکاح پڑھا دیا۔

(۲۶۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نکاح کے بعد جب کسی کو دعا دیتے تو فرماتے تھے ''اللہ تمہیں برکت دے تم پر برکت اتارے اور تم دونوں میں حسن وخوبی کے ساتھ رفاقت پیدا کرے۔''

(۲۶۸۴) حضرت عقیل رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ انہوں نے بنی جشم کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ لوگوں نے کہا تم دونوں میں موافقت رہے اور بیٹے ہوں۔ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا یوں نہ کہو وہی دعا دو جو رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ وَبَارِکْ عَلَیْھِمْ (اے اللہ! ان کے لیے برکت کر اور ان پر برکت کر)۔ ایک روایت میں ہے یوں نہ کہو کیونکہ اس سے ہمیں نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے بلکہ کہو بَارَکَ اللّٰہُ فِیكَ وَبَارَكَ لَكَ فِیھا (اللہ تعالیٰ تجھ پر برکت کرے اور تیرے لیے اس میں برکت کرے)۔

دولہا دلہن کی طرف سے ایک ہی وکیلِ نکاح

(۲۶۸۵) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کیا میں تمہارا فلاں عورت سے نکاح کرا دوں؟ راضی ہو؟

قالَ نَعَمْ، وقالَ لِلْمَرْأَةِ أَتَرْضَيْنَ أنْ أزَوّجكِ فُلاناً؟ قالَتْ: نَعَمْ، فَزَوَّجَ أَحَدَهُما صاحِبَهُ، فَدَخَلَ بِها ولَمْ يُفْرِضْ لَها صَدَاقاً ولَمْ يُعْطِها شَيْئاً وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الحُدَيْبِيَةَ، وَكَانَ مَنْ شَهِدَ الحُدَيْبِيَةَ لَهُ سَهمٌ بِخَيْبَرَ فلمَّا حَضَرَتْهُ الوَفَاةُ قالَ إنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ زَوَّجَنِي فُلانَةَ، ولَمْ أفْرِضْ لَها صَدَاقاً ولم أُعْطِها شَيْئاً، وإنِّي أُشهِدُكُمْ أنِّي أَعْطَيْتُها مِنْ صَدَاقِها سَهمي بِخَيْبَرَ فأَخَذَتْ سَهمَهُ فَباعَتَهُ بِمِائَةِ أَلْفٍ. رَواهُ أبو دَاوُدَ، وقالَ عَبدُ الرَّحمٰنِ بنُ عَوفٍ لأمِّ حَكِيم بِنْتِ قَارِظٍ: أَتَجعَلِينَ أَمْرَكِ إليّ؟ قالَتْ: نَعَمْ، قالَ فَقَدْ تزَوَّجْتُكِ. ذَكَرَهُ البُخَارِيُّ فِي «صَحيحِهِ»، وَهُوَ يَدُلُّ علىٰ أنَّ مَذْهَبَ عَبْدِ الرَّحمٰنِ أنَّ مَنْ وُكّلَ فِي تَزْوِيجٍ أو بَيْعِ شَيْءٍ فلَهُ أنْ يَبِيعَ ويُزَوِّجَ مِنْ نَفْسِهِ وأنْ يَتَولّى ذٰلِكَ بِلَفْظٍ واحِدٍ.

١٩ ـ بابُ ما جَاءَ فِي نِكَاحِ المتعةِ وبيانُ نَسْخِهِ

٢٦٨٦/ ١ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: كُنَّا نَغزُو مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ لَيسَ مَعَنا نِساءٌ فقُلْنا: الا نَختَصِي؟ فَنَهانا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنا بعدُ أنْ نَنْكِحَ المَرْأَةَ بالثَّوبِ إلى أجَلٍ ثُمَّ قَرأَ عَبْدُ اللّهِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحَرِّمُوا۟ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾ [المائدة: ٨٧] الآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٦٨٧/ ٢ ـ وَعَنْ أَبِي جَمْرَةَ قالَ: سَأَلْت ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةِ النِّساءِ فَرَخَّصَ فقالَ لَهُ مَولًى لَهُ إنَّما ذٰلِكَ فِي الحَالِ الشَّدِيدِ، وفِي النِّساءِ قِلَّةٌ أو نَحوِهِ، فقالَ ابنُ عَبّاسٍ نعَمْ. رَواهُ البُخارِيُّ.

٢٦٨٨/ ٣ ـ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ: إنَّما كَانَتِ المُتْعَةُ فِي أوّلِ الإِسْلامِ كانَ الرَّجُلُ يَقْدُمُ البَلْدَةَ لَيسَ لَهُ فِيها مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ المَرْأَةَ بِقَدْرِ ما يَرَىٰ أنّهُ يُقِيمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتاعَهُ وتُصْلِحُ لَهُ شَأْنَهُ حَتى نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿إلاّ علىٰ أزْوَاجِهِمْ أو ما مَلَكَتْ أيمانُهُمْ﴾. قالَ ابْنُ عَبّاسٍ: فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُما حَرَامٌ. رواهُ التِّرمِذِيُّ.

٢٦٨٩/ ٤ ـ وَعَنْ عَليٍّ [رَضِيَ اللّهُ عَنهُ] أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ نَهَىٰ عَنْ نِكَاحِ المُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأهلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ. وفِي رِوايَةٍ: نَهَىٰ عَنْ مُتْعَةِ النِّساءِ يَومَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحومِ الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عليهما.

٢٦٩٠/ ٥ ـ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأكْوَعِ قالَ: رَخَّصَ لَنا رسُولُ اللّهِ ﷺ فِي مُتْعَةِ النِّساءِ عَامَ أوطَاسٍ ثلاثَةَ أيّامٍ ثُمَّ نَهَىٰ عَنْها.

٢٦٩١/ ٦ ـ وَعَنْ سَبْرَةَ الجُهَنِيِّ أنّهُ غَزَا مَعَ النبيِّ ﷺ فَتْحَ مَكَّةَ قالَ فَأَقَمْنا بِها خَمْسَةَ عَشَرَ، فَأذِنَ لَنا رسُولُ اللّهِ ﷺ فِي مُتْعَةِ النِّساءِ. وَذَكَرَ الحَدِيثَ إلى أنْ قالَ: فَلَمْ

اس نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے عورت سے کہا میں تمہارا فلاں مرد سے نکاح کرا دوں؟ راضی ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے ان دونوں کا نکاح کرا دیا۔ خلوت صحیحہ بھی عمل میں آئی۔ آپ ﷺ نے کوئی مہر مقرر نہیں کیا تھا اور نہ عورت کو کچھ دیا تھا۔ یہ صحابی صلح حدیبیہ میں حاضر ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل تھے اور ہر صلح حدیبیہ میں حاضر ہونے والے کو خیبر میں حصہ ملا تھا پھر انہوں نے مرض الموت میں وصیت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا فلاں عورت سے بلا مہر نکاح پڑھا دیا تھا اس وقت میں نے اسے کچھ بھی نہیں دیا تھا۔ اب تم گواہ رہو کہ میں نے اسے اس کے مہر میں اپنا خیبر والا حصہ دیا۔ عورت نے وہ حصہ ایک لاکھ میں فروخت کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امِ حکیم بنت قارظ کو فرمایا کیا تم مجھے اپنے نکاح کا اختیار دے رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا اچھا تو میں نے تم سے نکاح کر لیا۔

فقہ الحدیث: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی کسی کا نکاح کرانے کے لیے یا کوئی چیز فروخت کرنے کے لیے وکیل بنا دیا جائے تو وہ اگر چاہے تو وہ اپنی طرف سے اس سے نکاح کر سکتا ہے اور خود وہ چیز خرید سکتا ہے اور ایک ہی لفظ سے وہ اس کا متولی ہو جاتا ہے۔

نکاحِ مُتعہ اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان

(۲۶۸۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس حال میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ کیا کرتے تھے کہ ہمارے پاس عورتیں نہ ہوتی تھیں۔ ہم نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ ہم خصی کیوں نہ ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ پھر بعد میں ہمیں رخصت دے دی کہ ہم ایک کپڑے کے بدلے مقررہ مدت تک عورتوں سے متعہ کر سکتے ہیں۔ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ پڑھی۔

(۲۶۸۷) حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے عورتوں سے متعہ کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ اس پر ان کا ایک آزاد کردہ غلام بولا متعہ کی اجازت سخت ضرورت کی حالت میں تھی جب کہ عورتوں کی کمی تھی یا اس طرح کی اور بات تھی۔ فرمایا ہاں۔

(۲۶۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا متعہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا کوئی شخص کسی شہر میں جاتا جہاں اس کی کوئی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ وہاں اپنے ٹھہرنے کے اندازے سے کسی عورت سے متعہ کر لیتا تھا۔ وہ عورت اس کا سامان بھی محفوظ رکھتی اور اس کے تمام کام ٹھیک ٹھاک کر دیا کرتی تھی، یہاں تک کہ یہ آیت إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ الآیۃ (یعنی تمہاری بیویاں اور لونڈیاں ہی صرف تم پر حلال ہیں اور کوئی نہیں) اتری۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان دونوں (بیوی اور لونڈی) کے علاوہ ہر عورت حرام ہے۔

(۲۶۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(۲۶۹۰) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اوطاس کے سال تین دن تک عورتوں سے متعہ کرنے کی رخصت دی تھی پھر اس سے منع فرما دیا۔

(۲۶۹۱) حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ فتح مکہ میں شریک تھے۔ فرماتے ہیں ہم مکہ میں پندرہ دن ٹھہرے رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی (حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں کہ)

أَخْرُجَ حتَّى حرَّمَها رسُولُ اللّٰهِ ﷺ وفي روايَةٍ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النبيِّ ﷺ فقالَ: يَا أَيُّها النَّاسُ إنِّي كُنت أذِنْت لَكُمْ فِي الاسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إلى يَومِ القِيَامَةِ، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيءٌ فَلْيخْل سَبيلَهُ ولا تأخُذُوا مِمَّا آتَيْتمُوهُنَّ شَيئاً. رَواهُنَّ أحْمَدُ ومُسلمٌ، وفِي لَفْظٍ عَنْ سَبْرَةَ قالَ: أَمَرَنا رسُولُ اللّٰهِ ﷺ بالمُتْعَةِ عَامَ الفَتْحِ حِينَ دَخَلْنا مَكَّةَ، ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْها حتَّى نَهانا عَنها. رَواهُ مُسْلِمٌ، وفِي روايَةٍ عَنْهُ: أَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ نَهىٰ عَنْ نِكَاحِ المُتْعَةِ. رَواهُ أحمَدُ وأَبُو داوُدَ.

٢٠ ـ بابُ نِكَاحِ المحلِّل

١/٢٦٩٢ ـ عَنْ ابنِ مَسْعُودٍ قالَ: لَعَنَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ المُحَلِّلَ والمُحَلَّلَ لَهُ. رَواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ والتِّرمذيُّ وصحَّحَهُ وللخمسة إلاَّ النَّسائيِّ مِنْ حديثِ عَليٍّ مثله.

٢/٢٦٩٣ ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بنِ عامِرٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ ألا أُخْبِرُكُم بالتَّيْسِ المُسْتَعَارِ؟ قالُوا: بَلىٰ يا رسُولَ اللّٰهِ، قالَ فهو المُحَلِّلُ، لَعَنَ الله المُحَلِّلَ والمُحَلَّلَ لَهُ. رَواهُ ابنُ ماجَه.

٢١ ـ بابُ نِكَاحِ الشِّغَارِ

١/٢٦٩٤ ـ عَنْ نافِعٍ عَنْ ابنِ عُمَرَ أَنَّ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهىٰ عَنِ الشِّغَارِ، والشِّغَارُ أنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ علىٰ أنْ يُزَوِّجَهُ ابنَتَهُ، ولَيْسَ بينَهُما صَدَاقٌ. رَواهُ الجَماعَةُ لَكِنِ التِّرمذي لَمْ يَذْكُرْ تفسيرَ الشِّغَارِ وأبو داوُدَ جَعَلَهُ مِنْ كَلامِ نافِعٍ وَهُوَ كَذٰلِكَ فِي روايَةٍ مُتَّفَقٍ عَليها.

٢/٢٦٩٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عمرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا شِغَارَ فِي الإِسْلامِ. رواهُ مُسلِمٌ.

٣/٢٦٩٦ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: نهىٰ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارَ، والشِّغَارُ أنْ يقُولَ الرَّجُلُ زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ وأُزَوِّجُكَ ابْنَتِي، أو زَوِجْنِي أختَكَ وأزوِّجُكَ أُخْتِي. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ.

٤/٢٦٩٧ ـ وَعَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الأعْرَجِ أنَّ العَبَّاسَ بْنَ عبدِ اللّٰهِ بْنِ عبَّاسٍ أَنْكَحَ عَبدَ الرَّحمٰنِ بْنَ الحَكَم ابنَتَهُ، وأنْكَحَهُ عبد الرَّحمٰنِ ابنَتَهُ وقدَ كانا جَعَلاهُ صَدَاقاً، فَكَتَبَ مُعاوِيَةُ بنُ أَبي سُفْيَانَ إلىٰ مَرْوَانَ بْنِ الحَكَم يأمُرُه بالتَّفْرِيقِ بَينَهُما، وقالَ فِي كِتابِهِ: هٰذا الشِّغَارُ الذِي نَهىٰ عَنهُ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ. رَواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوِدَ.

٥/٢٦٩٨ ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا جَلَبَ ولا جَنَبَ ولا شِغَارَ فِي الإِسْلامِ، وَمَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا. رَواهُ أَحمَدُ والنَّسائيُّ والتِّرمذيُّ وصحَّحهُ.

میں (مکہ سے) نہیں نکلا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اسے حرام کر دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی۔ اب اسے اللہ نے قیامت تک حرام فرما دیا ہے اگر اس قسم کی کوئی عورت کسی کے پاس ہو تو وہ اس کا راستہ چھوڑ دے اور جو کچھ انہیں تم نے دیا ہے وہ واپس نہ لو۔ ایک روایت میں حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا فتح مکہ کے سال جب ہم مکہ میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں متعہ کرنے کا حکم فرمایا پھر وہاں سے واپس آنے سے پہلے پہلے آپ ﷺ نے ہمیں اس سے روک بھی دیا۔ اس سے ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں نکاح متعہ سے منع فرمایا۔

''حلالہ'' کا ''نکاح''

(۲۶۹۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور احمد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ والی حدیث بھی اس کے ہم مثل ہے۔

(۲۶۹۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں مانگے ہوئے سانڈ کی خبر نہ دوں؟ لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا وہ حلالہ کرنے والا ہے۔ اللہ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔

بٹہ کی شادی

(۲۶۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔ شغار یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیٹی وغیرہ کا اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اس کا اپنی بیٹی وغیرہ سے نکاح کرا دے اور دونوں کا کچھ مہر مقرر نہ ہو۔ لیکن ترمذی نے شغار کی تفسیر نہیں بیان کی اور ابوداؤد نے تفسیر کو حضرت نافع کا قول بتایا ہے۔ بخاری و مسلم کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

(۲۶۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسلام میں شغار نہیں۔

(۲۶۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔ شغار یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی سے کہے..... تم اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح مجھ سے کرا دو۔ میں تم سے اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کرا دوں گا۔

(۲۶۹۷) حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن حکم رضی اللہ عنہ سے اپنی بیٹی کا نکاح کرا دیا اور عبدالرحمٰن نے عباس کا اپنی بیٹی سے نکاح کرا دیا۔ دونوں میں یہی مہر مقرر ہوا۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم کو لکھا کہ ان دونوں میں تفریق کرا دیں کیونکہ یہی شغار ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(۲۶۹۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب ہے اور نہ شغار ہے اور جس نے کچھ لوٹا وہ ہم میں سے نہیں۔

٢٢ ـ بابُ الشُّروطِ فِي النِّكَاحِ وما نُهِيَ عَنْهُ مِنْها

١/٢٦٩٩ ـ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أنْ يُوفَى بِهِ ما اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الفرُوجَ. رَواهُ الجماعَةُ.

٢/٢٧٠٠ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ نَهىٰ أنْ يَخطبَ الرَّجُلُ على خِطْبَةِ أَخِيهِ أو يَبِيعَ على بَيْعِهِ. ولا تَسأل المَرْأَةُ طَلاقَ أختها، لِتَكْتفيءَ ما فِي صَحْفَتِها أو إنائِها، فَإنَّما رِزْقُها على اللّهِ تعالى. مُتَّفَقٌ عليهِ، وفي لَفظٍ مُتَّفقٍ عليه: نهىٰ أنْ تَشْتَرِطَ المَرْأَةُ طَلاقَ أختها.

٣/٢٧٠١ ـ وَعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ عَمْرٍو أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا يَحِلُّ أنْ تُنْكَحِ امْرَأَةٌ بِطَلاقِ أُخْرَىٰ. رواهُ أحمَدُ.

٢٣ ـ بابُ نِكَاحِ الزَّانِي والزَّانِيَةِ

١/٢٧٠٢ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ الزّاني المَجْلُودُ لا يَنْكِح إلاَّ مِثْلَهُ. رَواهُ أَحْمَدُ وأبُو داوُدَ.

٢/٢٧٠٣ ـ وَعَنْ عبْدِ اللّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ أنَّ رَجُلاً مِنَ المُسْلِمينَ اسْتَأْذَنَ رسُولَ اللّهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ يُقَالُ لَها أمُّ مَهزُولٍ كَانَتْ تُسافِح، وَتَشْتَرِطُ لَهُ أنْ تُنْفِقَ عَليهِ، قالَ فاسْتَأْذَنَ نَبِي اللّهِ ﷺ أو ذَكَرَ لَهُ أَمْرَها، فَقَرَأَ عَليهِ نبيُّ اللّهِ ﷺ: ﴿والزّانِيَةُ لا يَنْكِحُها إلاّ زانٍ أو مُشْرِكٌ﴾. رواهُ أحمَدُ.

٣/٢٧٠٤ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ أنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الغَنَوِيَّ كانَ يَحْمِلُ الأسارَى بِمَكَّةَ، وكانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يقالُ لَها عناقٌ، وكانَتْ صَدِيقَتَهُ، قالَ فَجِئْت النبيَّ ﷺ فقُلْت يا رَسُولَ اللّهِ أنْكِحُ عَناقاً؟ قالَ: فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ: ﴿وَٱلزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَآ إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ [النور: ٣]. فَدَعَانِي فَقَرَأَها عليَّ وقالَ لا تَنْكِحها. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والنَّسائيُّ والتِّرْمِذيُّ.

٢٤ ـ بابُ النَّهي عَنِ الجمعِ بينَ المرْأةِ وَعمَّتِها أو خَالَتِها

١/٢٧٠٥ ـ عَنْ أَبِي هرَيْرَةَ قالَ: نَهَىٰ النبيُّ ﷺ أنْ تُنْكَحَ المَرْأَةُ على عمَّتِها أو خالَتِها. رَواهُ الجَماعَةُ، وفِي روايةٍ نَهَىٰ أنْ يُجْمَعَ بَيْنَ المَرْأةِ وعمَّتِها وبَيْنَ المَرْأَةِ وخالَتِها. روَاهُ الجَماعَةُ إلاّ ابْنَ ماجَه والتِّرمِذيّ، ولأحمَدَ والبُخَارِيّ والتِّرمذيّ مِنْ حديثِ جَابِرٍ مِثْلَ اللَّفظِ الأوَّلِ.

نکاح میں شرطیں، کونسی شرطوں کی ممانعت ہے

(۲۶۹۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کی جانے کی حق دار وہ شرط ہے جس سے تم نے عورتیں حلال کیں (نکاح کی شرطیں پوری کی جانی چاہئیں)۔

(۲۷۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مسلمان اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر پیغام بھیجے اور اس کی بیع پر بیع کرے۔ نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال کرے تا کہ جو کچھ اس کے پیالہ یا برتن میں ہے الٹ لے کیونکہ اس کا رزق اللہ تعالیٰ پر ہے۔ بخاری مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط لگائے۔

(۲۷۰۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حلال نہیں کہ کوئی عورت دوسری عورت کی طلاق کی شرط لگا کر نکاح کرے۔

زناکار مرد و عورت کا نکاح

(۲۷۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مجلود) کوڑے مارا گیا زنا کار نہ نکاح کرے مگر اپنے جیسی کے ساتھ۔

(۲۷۰۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان نے ایک زنا کار عورت ام مہزول سے (نکاح کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ یہ شرط لگاتی ہے کہ میں زنا کی کمائی تم ہی پر خرچ کروں گی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں ذکر کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آیت وَالزَّانِيَةُ لَايَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ (زانی عورت سے زانی یا مشرک کے سوا کوئی نکاح نہیں کرتا) پڑھ کر سنائی۔

(۲۷۰۴) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادے سے روایت کی ہے کہ حضرت مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ مکہ کے قیدی مسلمانوں کو نکال کر لایا کرتے تھے مکہ میں عناق (ایک رنڈی) ان کی محبوبہ تھی۔ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں عناق سے نکاح کرلوں؟ آپ خاموش ہو گئے چنانچہ آیت وَالزَّانِيَةُ لَايَنْكِحُهَا الایۃ۔ اُتری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے نکاح نہ کرو۔

ایک نکاح میں بیک وقت خالہ، بھانجی اور پھوپھی بھتیجی کا جمع کرنا حرام ہے

(۲۷۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ بھتیجی کا پھوپھی پر اور بھانجی کا خالہ پر نکاح کیا جائے۔ ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے نکاح میں ایک عورت اور اس کی پھوپھی کو یا عورت اور اس کی خالہ کو جمع کرے۔ احمد، بخاری اور ترمذی میں حضرت جابرؓ والی حدیث پہلی حدیث کے الفاظ کی مثل ہے۔

٢/٢٧٠٦ - وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ امْرَأَةِ رَجُلٍ وابْنَتِهِ مِنْ غَيْرِها بَعدَ طَلْقَتَيْنِ وخُلْعٍ.

٣/٢٧٠٧ - وَعَنْ رجُلٍ مِنْ أَهلِ مِصْرَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يقالُ لَهُ جَبَلَةُ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ امْرَأةِ رَجُلٍ وابْنَتِهِ مِنْ غَيْرِها. رَواهُما الدَّارَقُطْنِيُّ، قالَ البُخارِيُّ: وَجَمَعَ عبدُ اللّه بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابنَةِ عليٍّ وامْرَأَةِ عليٍّ.

٢٥ - بابُ العددِ المباحِ للحُرِّ والعَبْدِ وما خُصَّ به النبيُّ ﷺ مِنْ ذلكَ

١/٢٧٠٨ - عَنْ قَيْس بْنِ الحَارِثِ قالَ: أَسْلَمْت وَعِندِي ثَمانُ نِسْوَةٍ، فَأَتَيْت النبيَّ ﷺ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ، فقالَ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعاً. رَواهُ أبو داوُدَ وابْنُ ماجَه.

٢/٢٧٠٩ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ قالَ: يَنْكِحُ العَبْدُ امْرَأتَينِ، ويُطَلِّقُ تَطْلِيقَتَينِ وَتَعْتَدُّ الأَمَةُ حَيْضَتَيْنِ. رَواهُ الدَّارَقُطْنيُّ.

٣/٢٧١٠ - وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ على نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الوَاحِدَةِ ولهُ يَومئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ. وفِي روايةٍ: كانَ النبيُّ ﷺ يَدُورُ على نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الواحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ والنَّهارِ وهُنَّ إِحدَىٰ عَشْرَةَ، قُلْت لأَنَسٍ: وَكَانَ يُطيقُهُ؟ قالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعطِيَ قُوَّةَ ثلاثِينَ. رَواهُما أَحْمَدُ والبُخارِيُّ.

٢٦ - بابُ العبدِ يتزوَّجُ بغيرِ إذْنِ سيِّدِهِ

١/٢٧١١ - عَنْ جابِرٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ أَيُّما عَبدٍ تَزَوَّجَ بغَيْرِ إذْنِ سَيِّدِهِ فهوَ عاهِرٌ. رَواهُ أحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ والتِّرمِذِيُّ وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٢٧ - بابُ الخيارِ للأَمَةِ إذا عُتِقَتْ تحتَ عَبْدٍ

١/٢٧١٢ - عَنِ القَاسِمِ عَنْ عائِشَةَ أَن بَرِيرةَ كانتْ تَحْتَ عَبدٍ فلمَّا أَعْتَقْتُها قالَ لها رسولُ اللّهِ ﷺ اخْتَارِي فإنْ شِئتِ أَنْ تَمكُثِي تَحتَ هذا العَبْدِ وإنْ شِئْتِ أَنْ تفارِقِيهِ. رَواهُ أَحمَدُ والدَّارَقطني.

٢/٢٧١٣ - وعَنِ القَاسِمِ عَنْ عائشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ خَيَّرها النبيُّ ﷺ وكانَ زَوجُها عَبداً. رواهُ مسلمٌ وأَبُو داوُدَ وابْنُ ماجه.

٣/٢٧١٤ - وَعَنْ عُروَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ أعْتِقَتْ وكانَ زَوجها عَبداً فَخَيَّرها رَسولُ اللّهِ ﷺ ولَو كانَ حراً لَمْ يُخيِّرها. رَواهُ أَحمَدُ ومُسْلمٌ وأَبُو داوُدَ والترمذِيُّ وصحَّحَهُ.

(۲۷۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ایک شخص کی عورت کو دو طلاقوں اور خلع کے بعد اور اس شخص کی بیٹی کو جو دوسری بیوی سے تھی جمع کیا۔

(۲۷۰۷) ایک مصری شخص حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ نے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی ایک شخص کی عورت کو (جس کو اس نے طلاق دے دی تھی) اور اس کی دوسری عورت سے بیٹی کو جمع کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی (چھوڑی ہوئی) بیوی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی (دوسری بیوی سے) بیٹی کو اپنے نکاح میں جمع کیا۔

بیک وقت کتنی عورتیں نکاح میں رہ سکتی ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت

(۲۷۰۸) حضرت قیس بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار منتخب کر لو (باقی چھوڑ دو)

(۲۷۰۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے مروی ہے انہوں نے فرمایا غلام صرف دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے اور دو طلاقوں کا مالک ہے اور لونڈی دو حیض عدت گزارے۔

(۲۷۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (کئی دفعہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاتے تھے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو بیویاں تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن یا رات کے کسی ایک وقت میں اپنی تمام عورتوں کے پاس گھوم جاتے تھے اور وہ گیارہ تھیں۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی طاقت تھی؟ فرمایا ہم سے کہا جاتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس عورتوں کی طاقت دی گئی تھی۔

فقہ الحدیث: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں یہ عورتیں تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا، حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا میں اختلاف ہے کہ بیوی تھیں یا لونڈی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فوت ہوئیں یا بعد میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں کیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا ام المساکین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی فوت ہو گئی تھیں۔ (مترجم)

غلام کا نکاح مالک کی اجازت کے بغیر درست نہیں

(۲۷۱۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس غلام نے اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا وہ زنا کار ہے۔

لونڈی کسی غلام کے نکاح میں ہو پھر وہ آزاد کر دی جائے تو وہ مختار ہے

(۲۷۱۲) قاسم عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ایک غلام (مغیث) کے نکاح میں تھیں جب میں نے انہیں آزاد کر دیا تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تمہیں اختیار ہے چاہے اس غلام کے ساتھ نکاح بحال رکھو چاہے الگ ہو جاؤ۔

(۲۷۱۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تھا ان کا شوہر غلام تھا۔

(۲۷۱۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد ہو گئیں۔ ان کا شوہر غلام تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا۔ اگر ان کا شوہر آزاد ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اختیار نہ دیتے۔

٤/٢٧١٥ ـ وعَنْ عُرْوةَ عَنْ عائشةَ أَنَّ بَرِيرَةَ أُعْتِقَتْ وَهِيَ عِندَ مُغيثٍ عَبدٌ لآلِ أبي أَحمَدَ فَخَيَّرها رسُولُ اللّهِ ﷺ وقالَ: إنْ قَرِبَكِ فَلا خيارَ لَكِ. رَواهُ أَبُو داوُدَ وهوَ دَلِيلٌ على أنَّ الخِيَارَ على التَّرَاخِي ما لم تُطأ.

٥/٢٧١٦ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: كانَ زَوجُ بَرِيرَةَ عَبداً أَسْوَدَ يُقالُ لهُ مُغِيثٌ عَبداً لِبَنِي فُلانٍ كأنّي أنْظُرُ إليهِ يَطُوفُ وَرَاءها في سِكَكِ المَدِينَةِ. رَواهُ البُخاريُّ، وفي لفْظٍ أنَّ زَوج بريرَةَ كانَ عبداً أَسْوَدَ لِبني مُغِيرَةَ يَومَ أُعتِقَتْ بَرِيرَةُ واللّهِ لَكَأنّي بهِ في المَدينةِ ونَوَاحِيها، وإنَّ دُمُوعَهُ لتَسيلُ على لِحْيَتِهِ، يَتَرَضَّاها لِتَختارَهُ فلم تَفْعلْ. رَواهُ الترمذيُّ وصحَّحهُ وهو صَريحٌ بِبَقاءِ عُبُودِيَّتِهِ يَومَ العتقِ.

٦/٢٧١٧ ـ وعَنْ إبْرَاهِيمَ عَنِ الأسْوَدِ عَنْ عائِشةَ قالتْ: كانَ زَوجُ بَرِيرَةَ حُرًّا، فلمَّا أُعتِقَتْ خيَّرَها رسُولُ اللّهِ ﷺ فاختارَتْ نَفْسَها. رَواهُ الخَمْسةُ، قالَ البُخاريُّ: قَولُ الأسْوَدِ مُنْقَطِعٌ ثمَّ عائشةُ عمَّةُ القاسِمِ وخالةُ عُرْوَةَ فَروايَتُهما عنها أولَى مِنْ روايَةِ أَجْنَبيٍّ يسْمَعُ مِنْ وَراء حِجابٍ.

٢٨ ـ بابُ مَنْ أعتقَ أمَةً ثمَّ تزوَّجها

١/٢٧١٨ ـ عَنْ أبي موسى قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ أيُّما رجلٍ كانَتْ عِندَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَها فأحْسَنَ تَعليمَها، وأدَّبَها فأحْسَنَ تأدِيبَها، ثمَّ أَعْتقَها وتَزَوَّجَها فلهُ أجْرَانِ، وأيُّما رجُلٍ مِنْ أهلِ الكِتابِ آمَنَ بنَبِيِّهِ وآمَنَ بي فَلهُ أجْرَانِ، وأيُّما رجُلٍ مَمْلُوكٍ أدى حَقَّ مَوَاليه وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَه أجْرَانِ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ أبَا داود فإنَّما لهُ مِنهُ: مَنْ أعْتَقَ أمَتَهُ ثمَّ تَزَوَّجها كانَ لهُ أجْرَانِ، ولأحمدَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إذا أعْتَقَ الرَّجلُ أمته ثمَّ تَزَوَّجها بِمَهرٍ جَدِيدٍ كانَ لهُ أجْرَانِ.

٢/٢٧١٩ ـ وعَنْ أَنَسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وتَزَوَّجَها، فقالَ لهُ ثَابتٌ ما أصْدَقَها؟ قالَ نَفْسَها أعْتَقَها وتَزَوَّجَها. رَواهُ الجَماعة إلاَّ التِّرمذيّ وأبَا داوُدَ، وفي لفظٍ: أَعتَقَ صَفِيَّةَ وتَزَوَّجَها وجعَلَ عِتقَها صَدَاقَها. رَواهُ البُخاريُّ. وفي لَفْظٍ «أعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عتقها صَدَاقَها. رَواهُ الدَّارقطنيُّ، وفي لَفْظٍ: أعْتَقَ صَفِيَّةَ وجَعَلَ عِتقَها صَدَاقَها. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ وأَبُو داوُد والتِّرمذيُّ وصحَّحهُ، وفي روايةٍ: أنَّ النبي ﷺ اصْطفَى صفِيَّةَ بنْتَ حُيَيٍّ فاتَّخذَها لِنَفْسِهِ وخيَّرَها أنْ يَعْتِقَها وتكُونَ زَوجَتَهُ. أو يُلْحِقَها بأهلِها، فاختَارَتْ أنْ يَعْتِقَها وتكُونَ زَوجَتَهُ. رواهُ أحمَدُ وَهوَ دَلِيلٌ على أنَّ مَنْ جَرَى عَليهِ مِلْكُ المُسْلِمِينَ مِنَ السَّبْيِ يَجُوزُ رَدُّهُ إلى الكُفَّارِ إذَا كانَ على دينِهِ.

(۲۷۱۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد ہو گئیں۔ اس وقت وہ مغیث کے نکاح میں تھیں جو اولادِ ابی احمد کا غلام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا اور فرمایا اگر وہ تم سے قربت کرلے گا تو پھر تمہیں اختیار باقی نہیں رہے گا۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ اختیار مع التراخی (مہلت کے ساتھ) ہے یعنی جب تک عورت سے خلوت صحیحہ نہ ہو جائے۔

(۲۷۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر مغیث سیاہ فام بنی فلاح کا غلام تھا گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ وہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے مدینہ کی گلیوں میں پھر رہا ہے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر بنو مغیرہ کا ایک کالا غلام تھا جس دن حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد ہوئیں، اللہ کی قسم! گویا میں مدینہ اور نواحِ مدینہ میں اس (مغیث غلام) کے ساتھ ہوں اس کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو راضی کرنا چاہتا ہے کہ بریرہ مجھے نہ چھوڑیں لیکن حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اس کو پسند نہیں کیا۔

فقہ الحدیث: اس حدیث میں صراحت ہے کہ جس دن حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد ہوئیں مغیث غلام تھا۔

(۲۷۱۷) اسود عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر آزاد تھا، پھر جب حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اختیار دے دیا، انہوں نے اپنے نفس کو ترجیح دی (علیحدہ ہو گئیں)۔

فائدہ: امام بخاریؒ نے فرمایا کہ اسود کا قول منقطع ہے، علاوہ ازیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت قاسم کی پھوپھی اور حضرت عروہ کی خالہ ہیں لہٰذا ان دونوں کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ایک اجنبی کی روایت سے جو پردے کے پیچھے سے سنتا ہے، اولیٰ ہے۔

اپنی لونڈی آزاد کر کے اس سے نکاح کر لینے کا ثواب

(۲۷۱۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اسے علم و ادب سکھا کر اور تہذیب و شائستگی سے آراستہ کر کے اور آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اسے دوہرا ثواب ہے اور جو اہل کتاب اپنے نبی پر بھی ایمان لائے اور مجھ پر بھی ایمان لے آئے اسے دوہرا ثواب ہے اور جو غلام اپنے مالک کا حق اور اپنے رب کا بھی حق ادا کرتا ہے اسے بھی دوہرا ثواب ہے۔ ابوداؤد کی اس سے روایت میں ہے جو کوئی اپنی لونڈی آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے اسے دوہرا ثواب ہے۔ احمد میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی لونڈی آزاد کر کے اس سے نئے مہر سے نکاح کر لے تو اسے دوہرا ثواب ہے۔

(۲۷۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا، پھر ان سے نکاح کر لیا۔ ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کیا مہر مقرر کیا تھا؟ فرمایا اس کے نفس کو جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا اور نکاح کر لیا (آزادی ان کا مہر تھا)۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا (بخاری)۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا (دارقطنی) ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا (احمد، نسائی وغیرہ) ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی کو اپنے لیے منتخب کیا اور اپنی ذات کے لیے خاص کر لیا اور ان کو فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں آزاد کر دیں گے پھر انہیں اختیار ہے خواہ مجھ سے نکاح پر راضی ہو جائیں یا اپنے گھر چلی جائیں۔ انہوں نے اپنی آزادی کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ بننے کو پسند کیا۔

فقہ الحدیث: اس حدیث میں اس مسئلہ کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کے مملوک قیدی کو کافروں کی طرف لوٹانا جائز ہے جب کہ وہ اپنے دین (کفر) پر ہو۔

٢٩ ـ بابُ ما يُذكَرُ في رَدِّ المنْكُوحَةِ بالعَيْبِ

١/٢٧٢٠ ـ عَنْ جميلِ بْنِ زَيْدٍ قالَ حدَّثني شيْخٌ مِنَ الأنْصارِ ذكَرَ أنَّهُ كانَتْ لهُ صحْبَةٌ يقالُ لهُ كَعْبُ بْنُ زَيْدٍ أو زَيْدُ بنُ كَعْبٍ أنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ تزوجَ امْرَأةً مِنْ بَنِي غِفارٍ فلمَّا دَخلَ عليها فوَضَعَ ثوبَهُ وقعَدَ على الفِراشِ أبْصرَ بكَشْحِها بَياضاً، فانْحازَ عَنِ الفِرَاشِ ثُمَّ قالَ خُذي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ ولَمْ يأخُذْ مِمّا آتَاها شيئاً. رَواه أحمدُ، ورَواهُ سعيدٌ في «سننِهِ» وقالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عجْرَةَ ولَمْ يَشُكَّ.

٢/٢٧٢١ ـ وعَنْ عمَرَ أنَّهُ قالَ: أيُّما امْرَأةٍ غُرَّ بِها رجُلٌ بِها جُنُونٌ أو جُذَامٌ أو بَرَصٌ فلَها مَهرُها بِما أصابَ مِنها وَصَدَاقُ الرَّجُلِ على مَنْ غَرَّهُ. رواهُ مالِكٌ في «المُوطأ» والدَّارَقطنيُّ وفي لفظٍ: قَضَى عُمَرُ في البَرْصَاءِ والجَذْماءِ والمجْنُونَةِ إذَا دخلَ بِها فُرِّقَ بَيْنَهما، والصَّدَاقُ لَها بِمَسِيسِهِ إيَّاها وَهوَ له على وَلِيِّها. رَواهُ الدَّارَقطنيُّ.

١ ـ أبوابُ أَنْكِحَةِ الكُفَّارِ

١ ـ بابُ ذِكْرِ أَنْكِحَةِ الكُفَّارِ وإقْرَارِهِم عليها

١/٢٧٢٢ ـ عَنْ عُرْوَةَ أنَّ عائِشَةَ أخْبَرَتْهُ أنَّ النِّكاحَ في الجاهِلِيَّةِ كانَ على أرْبَعَةِ أنحاءٍ فَنِكاحٌ مِنها نِكاحُ النَّاسِ اليَومَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إلى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أو ابنَتَهُ فَيُصْدِقُها ثمَّ يَنْكِحها، ونِكاحٌ آخَرُ كانَ الرَّجُلُ يقُولُ لامْرَأتِهِ إذا طهُرَتْ مِنْ طَمْثِها أرْسِلِي إلَى فَلانٍ فاسْتَبْضِعي منْهُ ويَعْتَزِلها زَوجُها ولا يَمَسُّها حتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُها مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الذِي تَسْتَبْضِعُ منْهُ، فإذَا تَبَيَّنَ حَمْلُها أصَابَها زَوجها إذَا أَحَبَّ وإنَّما يفعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً في نَجابَةِ الوَلَدِ، فكانَ هٰذا النِّكاحُ يُسَمّى نِكاحَ الاستِبْضاعِ، ونكاحٌ آخَرُ يَجتَمعُ الرَّهطُ دُونَ العَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ على المَرْأَةِ كلُّهُمْ فَيصِيبُونَها فإذَا حَملتْ وَوَضَعَتْ ومَرَّ ليالٍ بَعْدَ أنْ تَضَعَ حمْلَها أرْسلَتْ إلَيهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رجلٌ مِنْهُمْ أنْ يَمْتَنِعَ حتى يَجْتَمِعُوا عِنْدَها فتقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفتُمُ الذي كانَ مِنْ أمْرِكُمْ وقَدْ وَلَدْت فَهُو ابْنُكَ يا فُلانُ، فَتُسَمِّي مَنْ أحبَّتْ باسمِهِ، فيُلْحَقُ بِهِ ولَدُها لا يَسْتَطيعُ أن يَمْتَنِعَ مِنهُ الرَجلُ، وَنكاحٌ رَابعٌ يَجْتَمع النّاسُ الكَثِيرُ فيَدْخُلُونَ على المَرْأَةِ لا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جاءَها وهنّ البَغَايَا يَنْصُبْنَ على أبْوَابِهِنَّ الرَّايَاتِ وتكونُ عَلماً، فمَنْ أرَادَهُنَّ دَخَلَ عليهِنّ، فإذا حمَلتْ إحْدَاهُنَّ ووضَعَتْ جمعُوا لها ودَعَوا لها القَافَةَ ثمّ ألْحقُوا وَلدَها بالذي يَرَونَ، فالْتَاطَ بِهِ ودُعِيَ ابْنُه لا يمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ، فلَمّا بعَثَ اللَّهُ محمداً ﷺ بالحَقِّ هَدَمَ نِكاحَ الجاهِلِيَّةِ كُلَّه، إلاَّ نِكاحَ النَّاسِ اليَومَ. رَواهُ البُخاريُّ وأبُو داوُدَ.

عیب کی وجہ سے فسخِ نکاح

(۲۷۲۰) حضرت جمیل بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے ایک انصاری بزرگ نے (جن کی رسول اللہ ﷺ سے صحبت ثابت ہے اور انہیں کعب بن زید یا زید بن کعب کہا جاتا ہے) بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا جب آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اپنے کپڑے اتار کر اس کے پاس بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے اس کے پہلو میں سفیدی دیکھی۔ آپ بستر سے علیحدہ ہو گئے اور حکم دیا کہ اپنے کپڑے اٹھالو۔ آپ ﷺ نے جو کچھ اسے دیا تھا کچھ بھی واپس نہیں لیا۔ سنن سعید میں یہ روایت زید بن کعب سے بغیر شک کے مروی ہے۔

(۲۷۲۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جس کسی عورت سے کسی مرد کو دھوکا دیا گیا ہو اور اس عورت کو جنون یا کوڑھ یا سفید داغ ہے تو عورت کے لیے اس کا مہر ہے کیونکہ اس سے اس نے فائدہ اٹھایا ہے۔ پھر مہر کی رقم دھوکہ دینے والے کے ذمہ ہے (شوہر عورت کو مہر دے کر چھوڑ سکتا ہے پھر مہر کی رقم دھوکہ دینے والے سے وصول کر لے)۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سفید داغ والی، کوڑھ والی اور دیوانی عورت کے بارے میں جب کہ اس سے صحبت کر لی گئی ہو تفریق کا فیصلہ کیا۔ مرد کے چھونے کی وجہ سے اس کے ذمے مہر ہے اور مرد وہ مہر عورت کے ولی سے وصول کرے۔

کافروں کے نکاحوں کے احکام

کافروں کے نکاحوں کا بیان اور انہیں اسلام لانے کے بعد ان کے نکاحوں پر بحال رکھنا

(۲۷۲۲) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ جاہلیت میں چار طرح کے نکاح تھے۔ ایک نکاح تو وہی تھا جو آج کل لوگوں میں مروج ہے کہ ایک شخص کسی کے پاس اس کی بیٹی یا جس کا وہ ولی ہے اس کا پیغام لے کر جاتا تھا اور مہر باندھ کر اس سے نکاح کر لیتا تھا۔ دوسری قسم یہ تھی کہ ایک شخص اپنی عورت سے کہتا تھا کہ جب تم حیض سے فارغ ہو جاؤ تو فلاں شخص کو بلا کر اس سے صحبت کرا لینا پھر اس کا شوہر اس سے علیحدہ ہو جاتا تھا اور اسے ہاتھ نہ لگاتا تھا جب تک اس کا حمل اس آدمی سے ظاہر نہ ہو جاتا تھا، جس سے وہ صحبت کراتی تھی۔ پھر جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو اب اس کا شوہر اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا۔ یہ نکاح اعلیٰ نسل حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا تھا۔ اس نکاح کو نکاحِ استبضاع کہا جاتا تھا۔ تیسری قسم یہ تھی کہ چند آدمی جو دس سے کم ہوتے تھے جمع ہو کر ایک عورت کے پاس جاتے تھے اور سب اس سے صحبت کرتے تھے پھر جب وہ حاملہ ہو جاتی اور بچہ پیدا ہو جاتا تو وہ چند دن کے بعد ان سب کو بلاتی۔ سب کو آنا پڑتا تھا اور ان سے کہتی کہ جو کام تم کر چکے ہو وہ تو تمہیں معلوم ہی ہے اب یہ بچہ ہے پھر وہ ان میں سے جسے پسند کرتی اس کا نام لے کر کہتی کہ اے فلاں یہ تمہارا بچہ ہے۔ یہ بات اسے ماننی پڑتی تھی اور بچہ اس کا کہلاتا تھا۔ چوتھی قسم یہ تھی کہ بہت سے لوگ جمع ہو کر عورت کے پاس جاتے تھے اور وہ کسی کو آنے سے نہیں روکتی تھی۔ یہ رنڈیاں تھیں جن کے دروازوں پر جھنڈے نصب رہتے تھے جو چاہتا ان سے صحبت کر لیتا تھا، پھر جب ان میں سے کوئی حاملہ ہو جاتی اور بچہ پیدا ہو جاتا تو لوگ اس کے پاس جمع ہو کر قیافہ لگانے والوں کو بلا لیتے۔ پھر وہ اس کا بچہ جس کے ساتھ مناسب سمجھتے ملا دیتے تھے چنانچہ وہ اسی کا کہلاتا تھا اور اسے ماننا پڑتا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد کو سچا رسول بنا کر بھیجا تو آپ ؑ نے آج کل کے مروجہ نکاح کے سوا جاہلیت کے تمام نکاح مٹا دیے۔

٢ ـ بابُ مَن أَسْلَمَ وتحتَهُ أُخْتَانِ أو أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعٍ

١/٢٧٢٣ ـ عَنِ الضَّحاكِ بْنِ فَيْرُوزِ عنْ أَبيهِ قالَ: أَسلَمْت وَعِنْدِي امْرَأَتان أُخْتَانِ، فأَمَرَنِي النَّبيُّ ﷺ أنْ أَطَلِّقَ إحْدَاهُما. رواه الخمْسةُ إلاَّ النّسائي. وفي لفظِ التِّرمذيِّ: اختَرْ أيَّتهما شِئتَ. وعَنِ الزُّهريِّ عَنْ سالِمٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ قالَ: أَسْلَمَ غَيلانُ الثَّقَفِيُّ وتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ في الجَاهِلِيةِ فأسْلَمْنَ مَعَهُ، فأمَرَهُ النبيُّ ﷺ أَنْ يَخْتَارَ منْهُنَّ أرْبعاً. رَواهُ أَحمَدُ وابْنُ ماجَه والتِّرمذيُّ، وزاد أحمدُ في رواية: فلَمَّا كانَ في عَهدِ عُمَرَ طَلَّقَ نِساءَهُ وقَسَّمَ مالهُ بينَ بَنيهِ، فبلَغَ ذَلِكَ عُمَر، فقالَ إنِّي لأظنّ الشَّيْطانَ فيما يَسْتَرِقُ مِنَ السَّمعِ سَمِعَ بمَوتِكَ فقَذَفَهُ في نَفْسِكَ، ولَعَلكَ لا تمكُثُ إلاّ قليلاً، وأيْم اللّهِ لتُرَاجِعَنَّ نِساءَكَ ولتراجعنّ مالكَ أو لأورثهنَّ مِنْكَ ولآمُرَنَّ بقَبْركَ أَنْ يُرْجَم كما رُجِمَ قبْرُ أَبي رِغالٍ. قولهُ: لتُرَاجِعَنَّ نِساءَكَ، دَليلٌ على أنَّهُ كانَ رجعياً، وهوَ يدُلُّ على أنّ الرَّجعِيَّةَ تَرِثُ وإنِ انْقَضَت عدّتُها في المَرَضِ وإلاّ فَنَفس الطّلاقِ الرَّجْعيِّ لا يقطَع لِيتّخذَ حيلةً في المَرَضِ.

٣ ـ بابُ الزَّوجَيْنِ الكافِرَيْنِ يُسْلِمُ أحدُهُما قبلَ الآخرِ

١/٢٧٢٤ ـ عَنِ ابنِ عَبّاسٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ ردَّ ابنَتَهُ زَيْنَبَ على زوجها أبي العَاصِ بْنِ الرَّبيعِ بالنِّكاحِ الأوّلِ لَمْ يُحدِث شيئاً. رَواه أحمَدُ وأبُو دَاوُدَ، وفي لفظٍ: رَدَّ ابنَتَهُ زَينَبَ على أبي العَاصِ زَوجِها بِنِكاحِها الأوّلِ بَعدَ سَنتَينِ ولَمْ يُحدِثْ صَدَاقاً. رَواهُ أحمدُ وأبو دَاوُدَ وابْنُ ماجه، وفي لفظٍ: ردَّ ابنَتَهُ زَينَبَ على أبي العَاصِ، وكانَ إسْلامها قَبْلَ إسْلامِهِ بِستِّ سِنينَ على النكاحِ الأوّلِ، ولَمْ يُحدِث شهادَةً ولا صَدَاقاً. رَواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوُد، وكَذَلِكَ التِّرمذيُّ وقالَ فِيهِ: لَمْ يُحْدِث نِكاحاً. وقالَ هذا حَديثٌ ليْسَ بإسْنادِهِ بَأسٌ.

٢/٢٧٢٥ ـ وقَدْ روِيَ بإسْنادٍ ضَعيفٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَن أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ أنَّ النبيَّ ﷺ ردَّ ابنَتَهُ على أبي العاصِ بِمَهرٍ جَدِيدٍ ونكاحٍ جَدِيدٍ. قالَ التِّرمِذيُّ في إسْنادِهِ مقَالٌ، وقالَ أحمَدُ هذا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ، والحَدِيث الصَّحيحُ الذِي رُوِيَ أنَّهُ أقرَّهُما على النِّكاحِ الأوّلِ، وقالَ الدّارَقُطنيُّ: هذا حَدِيثٌ لا يَثْبُتُ، والصَّوَابُ حَدِيثُ ابنِ عَبّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ رَدَّها بالنِّكاحِ الأوّلِ.

٣/٢٧٢٦ ـ وعَنِ ابنِ شِهابٍ أَنَّهُ بَلَغهُ أَنَّ ابنَةَ الوَلِيدِ بْنِ المُغيرَةِ كانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ ابنِ أميَّةَ فأسْلَمَتْ يَومَ الفتْحِ وهَرَبَ زَوجُها صفْوَانُ بْنُ أَمَيَّةَ مِنَ الإسلام، فَبَعَثَ إليهِ رسولُ اللّهِ ﷺ أماناً وشَهدَ حُنَيْناً والطَّائِفَ وهوَ كافِرٌ وامْرَأتُهُ مُسْلِمَةٌ، فلَمْ يُفرِّقْ

کوئی مسلمان ہو جائے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں یا چار سے زیادہ عورتیں ہوں تو کیا کرے

(۲۷۲۳) ضحاک بن فیروز نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ان میں سے ایک کو طلاق دے دوں۔ ترمذی میں ہے جسے تم چاہو پسند کر لو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت غیلان ثقفی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو جاہلیت کے زمانے سے ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں وہ سب ان کے ساتھ مسلمان ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ چار پسند کر لیں۔ احمد نے ایک روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ نے عہد فاروقی میں اپنی عورتوں کو طلاق دے کر تمام مال بیٹوں میں بانٹ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ملی تو فرمایا میرا خیال ہے کہ شیطان چوری سے جو باتیں سن لیتا ہے۔ ان میں سے اس نے تمہاری موت کی خبر بھی سن لی ہے اور تمہارے دل میں وہ خبر ڈال دی ہے۔ شائد تم تھوڑے ہی دن زندہ رہو گے اللہ کی قسم یا تو اپنی عورتوں سے رجوع کرو اور اپنا مال واپس کر دو یا میں ان کو تیرا وارث بناؤں گا ورنہ میں حکم دوں گا کہ تمہاری قبر کو بھی سنگسار کیا جائے جس طرح کہ ابو رغال کی قبر سنگسار کی گئی۔

فقہ الحدیث: حضرت عمرؓ کا یہ قول کہ اپنی عورتوں سے ضرور رجوع کرو طلاق رجعی کی دلیل ہے اس سے یہ دلیل ملی ہے کہ رجعی طلاق میں مطلقہ شوہر کی وارث ہوتی ہے اگرچہ شوہر کی بیماری میں عورت کی عدت گزر جائے ورنہ نفس طلاق رجعی بیماری میں حق وراثت مٹانے کے لیے حیلے کو نہیں کاٹتی۔ ابو رغال ثمودیوں کے بڑے لوگوں میں سے تھا اور عذاب کے وقت حرم میں تھا۔ سرزمین حرم سے نکلتے ہی اسی عذاب کا شکار ہوا جو ثمودیوں پر اترا تھا اور وہیں دفن ہو گیا۔ طائف کے راستے میں اس کی قبر پڑتی ہے۔ بعض کے نزدیک اصحاب فیل کا رہنما تھا اور راستے ہی میں موت کا شکار ہو گیا تھا۔

میاں بیوی ایک دوسرے سے پہلے مسلمان ہو جائیں تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت زینب کو ان کے شوہر حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس سابق نکاح کے ساتھ واپس کر دیا تھا، نکاح کی تجدید نہیں کی تھی۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت زینب کو دو سال کے بعد ان کے شوہر حضرت ابو العاص کے پاس سابق نکاح سے واپس کر دیا نیا مہر نہیں باندھا۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی بیٹی زینب ابو العاص کے پاس پہلے نکاح سے بھیج دی۔ حضرت زینب کا اسلام حضرت ابو العاص کے اسلام سے چھ سال پہلے کا ہے۔ آپ نے نہ نئے گواہ بنائے اور نہ نیا مہر مقرر کیا۔ ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کا جدید نکاح نہیں کرایا۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حسن حدیث ہے اس کی سند میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۷۲۵) امام ترمذی نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت عمرو بن شعیب سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی بیٹی کو حضرت ابو العاصؓ کے پاس جدید مہر اور جدید نکاح سے واپس کیا تھا امام ترمذی نے فرمایا اس کی سند میں کلام ہے۔ امام احمد نے فرمایا یہ حدیث ضعیف ہے۔ صحیح حدیث وہ ہے جس میں ہے کہ آپؐ نے دونوں کا سابق نکاح بحال رکھا۔ امام دارقطنی نے فرمایا یہ حدیث ثابت نہیں۔ صحیح ابن عباسؓ والی حدیث ہے کہ آپؐ نے حضرت زینب کو پہلے نکاح سے لوٹایا۔

(۲۷۲۶) حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ کو خبر ملی کہ ولید بن مغیرہ کی بیٹی صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھیں یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئیں اور ان کا شوہر صفوان بن امیہ بھاگ گیا۔ آپ نے اسے امن کا پیغام کہلا بھیجا۔ وہ حنین اور طائف کی لڑائیوں میں حالت کفر میں شریک رہا اور بیوی مسلمان رہیں۔ آپ نے

رسُولُ اللَّهِ ﷺ بيْنهما حتى أَسْلَم صَفوانُ، واسْتقَرَّتْ عِندَهُ بِذلِكَ النِّكاحِ. قالَ ابْنُ شِهابٍ وكانَ بيْنَ إسْلامِ صَفْوَانَ وبيْنَ إسْلامِ زَوجَتِهِ نَحْوٌ مِنْ شَهرٍ. مُختصَرٌ مِنَ المُوَطَّإِ لِمالِكٍ.

٤/٢٧٢٧ ـ وعَنِ ابْنِ شِهابٍ أنَّ أمَّ حَكيمٍ ابنَةَ الحَارِثِ بْنِ هِشامٍ أسْلَمَتْ يَومَ الفَتْحِ بِمَكَّةَ، وَهَرَبَ زَوجها عِكْرِمَةُ بْنُ أبي جهلٍ مِنَ الإِسلامِ حتَّى قدمَ اليَمَنَ فارْتَحَلَتْ أمُّ حَكِيمٍ حتَّى قدِمَتْ على زَوجِها باليَمَنِ ودَعتْهُ إلى الإسلامِ فأسْلَمَ وَقدِمَ على رسولِ اللَّهِ ﷺ فبَايَعَهُ فثَبتَا على نِكاحِهما ذَلِكَ. قالَ ابنُ شِهابٍ: ولَمْ يَبْلُغْنا أنَّ امْرَأةً هاجرَتْ إلى اللَّهِ وإلى رسولِه وزَوجها كافِرٌ مُقِيمٌ بِدَارِ الكُفْرِ إلاَّ فَرَّقَتْ هِجْرَتُها بيْنَها وبيْنَ زَوجِها، إلاَّ أنْ يقْدَمَ زَوجُها مُهاجراً قبْلَ أنْ تَنْقَضي عِدَّتُها، وانَّهُ لَمْ يبلُغْنا أنَّ امْرَأَةً فُرِّقَ بيْنَها وبيْنَ زَوجِها إذَا قَدِمَ وَهِيَ في عدَّتِها. رَواهُ عنهُ مالِكٌ في المَوَطَّإِ.

٤ ـ بابُ المرأة تُسْبَى وزَوجُها بِدَارِ الشِّرْكِ

١/٢٧٢٨ ـ عَنْ أبي سَعِيدٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ يومَ حنينٍ بَعَثَ جَيْشاً إلى أَوطَاس فَلَقيَ عَدُوًّا فقاتَلُوهُمْ فظَهَروا عليهِمْ وأصابُوا لهُمْ سَبَايَا فكأنَّ ناساً مِنْ أصحابِ النبيِّ ﷺ تَحرَّجُوا مِنْ غِشْيانِهِنَّ مِنْ أجْلِ أزْوَاجِهِنَّ مِنَ المُشْركِينَ، فأنْزَلَ اللَّهُ تعالى في ذَلِكَ: ﴿وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ﴾ [النساء: ٢٤]، أي فَهُنَّ لَكُم حَلالٌ إذَا انْقَضَتْ عدَّتُهُنَّ. رواهُ مُسلمٌ والنسائيُّ وأبو داوُدَ، وكذلِكَ أحمدُ ولَيْسَ عِنْدَهُ الزِّيادَةُ في آخِرِهِ بعدَ الآيَةِ، والتِّرمذِيُّ مُخْتَصَراً ولفظه: أَصَبْنا سَبَايَا يومَ أوطَاسٍ لَهُنَّ أزْوَاجٌ في قَومِهِنَّ فذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فنَزَلَتْ: ﴿وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلنِّسَآءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ﴾ [النساء: ٢٤].

٢/٢٧٢٩ ـ وعنْ عِرْباضِ بْنِ سَارِيَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ حَرَّمَ وطْءَ السَّبَايَا حتَّى يَضَعْنَ ما في بطُونِهِن. روَاهُ أحمَدُ والتِّرمذيُّ وهوَ عامٌّ في ذَوَاتِ الأزْوَاجِ وغَيْرِهِنَّ.

٢ ـ أبواب الصداق

١ ـ باب جواز التزويج على القليل والكثير واستحباب القصد فيه

١/٢٧٣٠ ـ عن عامر بن ربيعة: أن امرأة من بني فزارة تزوجت على نعلين، فقال رسول الله ﷺ: أرَضِيتِ من نفسك ومالك بنعلين؟ قالت: نعم. فأجازه. رواه أحمد وابن ماجه والترمذي وصححه.

ان میں تفریق نہیں کرائی۔ پھر صفوان بھی مسلمان ہوگئے اور ان کی بیوی سابق نکاح سے ان کے پاس رہیں۔ حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ حضرت صفوانؓ کے اسلام اور ان کی بیوی کے اسلام میں تقریباً ایک ماہ کی تقدیم و تاخیر تھی۔

(۲۷۲۷) حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت اُم حکیم بنت حارث بن ہشام فتح مکہ کے سال اسلام لائیں اور ان کا شوہر عکرمۃ بن ابی جہل اسلام سے بھاگ کر یمن پہنچا۔ حضرت اُم حکیم یمن میں اپنے شوہر کے پاس پہنچیں اور انھیں اسلام کی دعوت دی وہ بھی مسلمان ہوگئے اور آ کر نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی پھر دونوں اپنے سابق نکاح پر قائم رہے۔ حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر نہیں ملی کہ کسی عورت نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی ہو اور اسکا شوہر کافر ہو اور دار الکفر میں رہتا ہو مگر اس کی ہجرت نے اس کے اور اسکے شوہر کے درمیان تفریق کرا دی مگر یہ کہ اس کا شوہر اس کی عدت گزرنے سے پہلے ہجرت کر کے آ جائے اور ہمیں خبر نہیں ملی کہ آپ نے کسی عورت کے اس حال میں کہ وہ عدت کے اندر ہو اور اس کے شوہر کے درمیان جبکہ وہ آ جائے تفریق کرائی ہو۔

فقہ الحدیث: زینب کی ہجرت اور حضرت ابو العاص کے اسلام میں چھ سال کی مدت ہے اور لاھن حل لھم الآیۃ کے اترنے اور حضرت ابو العاص کے اسلام میں دو سال یا تین سال کی مدت ہے۔ اصل مدت تو دو سال کچھ ماہ ہے لیکن اگر کسر کو بھی پورا ہی سال شمار کر لیا جائے تو پھر تین سال کی مدت ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا ہمیں حضرت ابن عباسؓ کی حدیث نا قابل توجیہ معلوم ہوتی ہے کیونکہ چھ سال بعد یا دو ڈھائی سال بعد عدت تو یقیناً گزر جاتی ہے پھر سابق نکاح سے لوٹانا مشکل ہے غالباً عدم تجدید سے مراد عدم تجدید مہر ہے۔ (مترجم)

اگر کوئی عورت اس حال میں گرفتار ہو جائے کہ اس کا شوہر دار الکفر میں ہو تو اس کا کیا حکم ہے

(۲۷۲۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حنین کے دن اوطاس کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ یہ لشکر لڑائی میں دشمن پر غالب آیا اور ان کے ہاتھ قیدی عورتیں بھی آئیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کے شوہر ہونے کی وجہ سے ان سے صحبت میں حرج سمجھا اس پر آیت وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اتری یعنی وہ عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں بشرطیکہ ان کی عدت گزر جائے۔ احمد میں آیت کے بعد کی تفسیر نہیں ہے۔ ترمذی کے یہ الفاظ ہیں ہمیں جنگ اوطاس میں قیدی عورتیں حاصل ہوئیں۔ ان کی قوم میں ان کے شوہر موجود تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ سے اس چیز کا ذکر کیا تو وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اتری۔

(۲۷۲۹) حضرت عرباض بن ساریہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے وضع حمل تک حاملہ قیدی عورتوں کی صحبت سے منع فرما دیا۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث عام ہے اور شوہر والیوں اور غیر شوہر والیوں سب کو شامل ہے۔

مہر کا بیان

تھوڑے اور بہت مال پر نکاح جائز ہے لیکن درمیانہ روی اختیار کرنی مستحب ہے

(۲۷۳۰) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے ایک جوڑی جوتے پر نکاح کیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم راضی ہو مہر میں ایک جوڑی جوتے ملیں گے۔ عرض کی جی ہاں۔ اس پر آپؐ نے نکاح کی اجازت دے دی۔

٢/٢٧٣١ - وعَنْ جابرٍ أَنَّ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ: لو أَنَّ رجُلاً أَعْطَى امْرَأَةً صَدَاقاً مِلْءَ يَدَيْهِ طَعَاماً كانَتْ لهُ حَلالاً. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ بمَعْناهُ.

٣/٢٧٣٢ - وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ رَأى على عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ عَوفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فقالَ ما هذا؟ قالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأة على وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أولِمْ وَلَو بِشَاةٍ. رَواهُ الجَماعة ولَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أبو دَاود: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ.

٤/٢٧٣٣ - وعَنْ عائِشَةَ أَنَّ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ: إنَّ أَعْظَمَ النِّكاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُه مَؤنَةً. رَواهُ أَحْمَدُ.

٥/٢٧٣٤ - وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: كانَ صَدَاقُنا إذْ كانَ فِينا رسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ أَوَاقي. رَواهُ النَّسائيُّ وأحمَدُ وزَادَ: وطَبَّقَ بِيَدَيْهِ وذلِكَ أَرْبَعمائةٍ.

٦/٢٧٣٥ - وعَنْ أبي سَلمَةَ قالَ: سألْت عائشةَ كَمْ كانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قالتْ: كانَ صَدَاقُهُ لأزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أوقِيَّةً ونش، قالت أَتَدْرِي ما النَّشُّ؟ قلْت لا، قالتْ نِصْفُ أوقِيَّةٍ فَتِلكَ خَمْسُمائةِ دِرْهَمٍ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ البُخاري والتِّرمذيَّ.

٧/٢٧٣٦ - وعَنْ أَبي العَجْفاء قالَ: سَمِعْت عمَرُ يقُولُ لا تَغْلُوا صُدُقَ النِّساءِ فإنَّها لو كانَتْ مَكْرمَة في الدُّنيَا أو تَقْوَى في الآخِرَةِ كانَ أولاكُم بِها النبيُّ ﷺ ما أَصْدَقَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ امْرَأة مِنْ نِسائِهِ ولا اصْدِقَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَناتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً. رواهُ الخَمْسةُ وصحَّحهُ التِّرْمذيُّ.

٨/٢٧٣٧ - وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: جاءَ رجلٌ إلى النبيِّ ﷺ فقالَ إنِّي تَزَوَّجْت امْرأَةً مِنَ الأنْصارِ، فقالَ لهُ النبيُّ ﷺ هَلْ نَظَرْتَ إلَيها فإنَّ في عيُون الأنْصارِ شيئاً؟ قالَ قَدْ نَظَرْت إلَيْها، قالَ على كَمْ تَزَوَّجْتَها؟ قالَ على أَرْبَعِ أَوَاقٍ، فقالَ لهُ النبيُّ ﷺ على أَرْبَعِ أَوَاقٍ كأنَّما تَنْحِتُونَ الفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هذا الجَبَلِ ما عِنْدَنا ما نُعْطِيكَ ولكِنْ عَسى أنْ نَبْعَثَكَ في بَعْثٍ تُصيبُ منْهُ، قالَ فَبَعَثَ بَعْثاً إلى بَنِي عَبْسٍ بَعَثَ ذلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ. رواهُ مُسلِمٌ.

٩/٢٧٣٨ - وعَنْ عُرْوَةَ عَنْ أمّ حَبِيبَةَ أَنّ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوّجَها وَهِيَ بأرْضِ الحَبَشَةِ زَوَّجَها النَّجاشِيُّ وأَمْهَرَها أَرْبَعَةَ آلافٍ وَجَهَّزَها مِنْ عِنْدِهِ وبَعَثَ بِها مَعَ شَرَحْبيلَ ابْنِ حَسَنَةَ ولَمْ يَبعثْ إليْها رسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيءٍ وكانَ مَهرُ نِسائِهِ أَرْبَعَمائةِ دِرْهَمٍ. رَواهُ أَحمَدُ والنَّسائيُّ.

(۲۷۳۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی کسی عورت کو مہر میں لپ بھر کر کھانے کی کوئی چیز دے دے گا تو وہ اس کے لیے حلال ہو جائے گی۔

(۲۷۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کے نشان دیکھے پوچھا یہ کیا ہے۔ عرض کی میں نے ایک عورت سے گٹھلی بھر سونے پر نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا اللہ تمہیں برکت دے ولیمہ کرو اگر چہ ایک ہی بکری کا ہو۔ ابوداؤد میں بَارَكَ اللهُ لَكَ نہیں ہے۔

(۲۷۳۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس نکاح میں بڑی برکت ہوتی ہے جس کا بار ہلکے سے ہلکا ہو (کم مہر والا اور کم خرچ ہو)۔

(۲۷۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا عہد رسالت میں ہمارا مہر دس اوقیہ (۴۰۰ درہم) ہوتا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ وہ چار سو درہم ہوتے ہیں۔

(۲۷۳۵) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کا مہر کتنا تھا۔ فرمایا آپ کا مہر آپ کی بیویوں کے لیے بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ جانتے ہو نش کیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا نش آدھا اوقیہ (۲۰ درہم) ہے پس یہ پانچ سو درہم ہوتے ہیں۔

(۲۷۳۶) حضرت ابوالعجفاء سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ عورتوں کے مہروں میں زیادتی نہ کرو کیونکہ مہر کی زیادتی دنیا میں عزت کا اور آخرت میں تقویٰ کا ذریعہ ہوتا تو تم میں سب سے زیادہ اس کے حق دار نبی اکرم ﷺ تھے۔ آپ ﷺ نے کسی ام المومنین رضی اللہ عنہن کا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہیں باندھا اور نہ آپ ﷺ کی کسی صاحبزادی کا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر تھا۔

(۲۷۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ فرمایا تم نے اسے دیکھ بھی لیا تھا کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ عیب ہوتا ہے۔ اس نے عرض کی میں نے دیکھ لیا تھا۔ پوچھا کتنے پر نکاح کیا ہے؟ عرض کی چار اوقیوں (ایک سو ساٹھ درہم) پر۔ فرمایا چار اوقیوں پر؟ گویا تم اس پہاڑ کے گوشے سے چاندی کھود رہے ہو۔ ہمارے پاس تمہیں دینے کے لیے کچھ نہیں۔ ہاں ہمیں امید ہے کہ ہم تمہیں کسی لشکر میں بھیج دیں اور تمہیں وہاں سے کچھ مال مل جائے پھر آپ ﷺ نے بنو عبس کی طرف ایک لشکر بھیجا اور اس شخص کو ان کے ساتھ کر دیا۔

(۲۷۳۸) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا وہ اس وقت حبشہ میں تھیں۔ نجاشی نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کا نکاح کرایا۔ مہر میں چار ہزار درہم دیے اور اپنے پاس سے جہیز دیا۔ پھر حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کو بھیج دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کچھ نہیں بھیجا تھا اور امہات المومنین کے مہر چار چار سو درہم کے تھے۔

٢ ـ بابُ جَعْلِ تعليم القرآنِ صَدَاقاً

١/٢٧٣٩ ـ عَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ أَنّ النبيَّ ﷺ جاءَتْهُ امْرَأَةٌ فقالتْ يا رسُولَ اللّهِ إنّي قَدْ وَهَبْت نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِياماً طَويلاً، فقامَ رجُل، فقالَ يا رسُولَ اللّهِ زَوّجنِيها إنْ لَمْ يكُنْ لَكَ بِها حَاجةٌ، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ هَلْ عِندَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُها إيّاه؟ فقالَ ما عِندِي إلاّ إزَارِي هذا، فقالَ النبيُّ ﷺ إنْ أَعْطَيْتَها إزَارَكَ جلَسْتَ لا إزَارَ لَكَ فالْتَمِسْ شَيئاً فقالَ ما أجِدُ شَيئاً؟ فقالَ الْتَمِسْ ولو خاتماً مِنْ حَدِيدٍ فالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيئاً، فقالَ له النبيُّ ﷺ هَلْ مَعَكَ مِنَ القُرآنِ شيءٌ؟ قالَ نَعم سُورَةُ كَذا وسُورَةُ كَذا لِسُوَرٍ يسَمّيها، فقالَ لهُ النبيُّ ﷺ قَدْ زَوَّجْتُكَها بِما مَعَكَ مِنَ القُرآنِ مُتّفقٌ عَليهِ، وفي روايَةٍ متّفَقٍ عليها: قَدْ مَلَّكْتُكها بما مَعَكَ مِنَ القُرآنِ، وفي روايةٍ متّفَقٍ عليها فصَعَّدَ فِيها النَّظرَ وصَوَّبَهُ.

٢/٢٧٤٠ ـ وعَنْ أبي النُّعْمانِ الأزدِيّ قالَ: زَوّجَ رسولُ اللّهِ ﷺ امْرَأَةً على سُورَةٍ مِنَ القُرْآنِ، ثمّ قالَ لا يكُونُ لأحَدٍ بَعْدَكَ مهراً رَواهُ سعيدٌ في سُنَنِهِ وهُو مُرْسَلٌ.

٣ ـ بابُ مَنْ تزوَّجَ ولم يُسَمّ صَدَاقاً

١/٢٧٤١ ـ عَنْ علْقَمَةَ قالَ أُتِيَ عبدُ اللّهِ في امْرَأَةٍ تَزَوَّجَها رجلٌ، ثمّ ماتَ عَنها ولَمْ يَفرِضْ لَها صَدَاقاً ولَمْ يكُنْ دَخلَ بِها، قالَ فاختلَفُوا إليهِ، فقالَ أرَى لَها مِثلَ مَهرِ نِسائِها ولَها الْميرَاثُ وعليها العِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بنُ سِنانٍ الأشْجَعِيُّ أنَّ النبي ﷺ قَضَى في بَرْوَعَ ابْنةِ واشِقٍ بِـ ا قَضَى. رَواهُ الخَمْسَةَ وصحّحَهُ التّرمذيُّ.

٤ ـ بَابُ تَقْدِمَةِ شيءٍ مِنَ المَهرِ قَبْلَ الدُّخُولِ، والرُّخْصَةُ فِي تَرْكِهِ

١/٢٧٤٢ ـ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قَالَ: لَمّا تَزَوَّجَ عَليٌّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ أَعْطِها شيئاً؟ قَالَ: ما عِنْدِي شيءٌ، قَالَ: أَيْنَ دِرْعُكَ الحُطَمِيَّة. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والنَّسَائيُّ، وفِي روايَةٍ: أَنَّ عَلِيًا لَمّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ بِها فَمَنَعَهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ حَتّى يُعْطِيَها شَيْئاً، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّهِ لَيْسَ لِي شيءٌ؟ فَقَالَ لَهُ: أَعْطِها دِرْعَكَ الحُطَمِيَّةَ فَأَعطَاها دِرْعَهُ، ثُمَّ دَخَلَ بِها. رَواهُ أبو دَاوُدَ وَهُوَ دَلِيلٌ عَلَى جَوَازِ الامْتِناعِ مِنْ تَسْلِيمِ المَرْأَةِ ما لَمْ تَقْبِضْ مَهرَها.

٢/٢٧٤٣ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَت: أَمَرَنِي رسولُ اللّهِ ﷺ أَنْ أُدْخِلَ امْرَأَةً عَلَى زَوجِها قَبْلَ أَنْ يُعْطِيها شيئاً. رَواهُ أَبو داوُدَ وابْنُ ماجَه.

تعلیمِ قرآن کو مہر مقرر کرنا

(۲۷۳۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت نے آ کر کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنا نفس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا ہے۔ پھر دیر تک کھڑی رہی۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یارسول اللہ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خواہش نہ ہو تو اس کا میرے ساتھ نکاح کرا دیجیے۔ پوچھا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کو کچھ ہے؟ بولا میرے پاس تو بس یہی تہہ بند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت کو دے دو گے تو تمہارے پاس کچھ نہ رہے گا۔ کچھ اور ڈھونڈ کر لاؤ۔ عرض کی میرے پاس کچھ اور نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈ و خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو چنانچہ اس نے تلاش کی مگر انگوٹھی بھی نہ مل سکی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تمہیں کچھ قرآن بھی یاد ہے؟ بولا ہاں فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس عورت سے تمہارا نکاح قرآن کی یاد کی ہوئی سورتوں کے بدلے میں کر دیا۔ بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے، میں نے تمہیں قرآن کے بدلے اس کا مالک بنا دیا۔ ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غور سے سر سے پاؤں تک دیکھا۔

(۲۷۴۰) حضرت ابوالنعمان ازدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا قرآن کی ایک سورت پر نکاح کرا دیا پھر فرمایا تمہارے بعد یہ کسی کا مہر نہ ہوگا۔

فائدہ: یہ مرسل روایت ہے اور ابوالنعمان والی حدیث کی سند میں ایک مجہول راوی بھی ہے (مترجم)۔

بلا تقررِ مہر نکاح کا حکم

(۲۷۴۱) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کے بارے میں فتویٰ آیا جس سے ایک آدمی نے بلا تقررِ مہر نکاح کر لیا تھا، پھر وہ آدمی مر گیا اور ابھی خلوتِ صحیحہ کی بھی نوبت نہیں آئی تھی۔ لوگ اس سلسلے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آنے جانے لگے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے میں اسے مہر مثل (اس کے خاندانی عورتوں کا جو عموماً مہر ہے) ادا کیا جائے اس کے لیے میراث بھی ہے اور اس پر عدت بھی ہے۔ پھر حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ اشجعی نے گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

خلوت سے پہلے کچھ مہر ادا کرنا اور ادا نہ کرنے کی رخصت

(۲۷۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ کو کچھ دے دینا۔ انہوں نے عرض کی میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا تمہاری حطمی زرہ کیا ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور خلوت صحیحہ کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلوت سے منع فرما دیا جب تک وہ فاطمہ کو کچھ نہ کچھ نہ دے دیں۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا انہیں اپنی حطمی زرہ دے دینا چنانچہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حطمی زرہ دے دی پھر خلوت کی۔

فقہ الحدیث: اس حدیث میں دلیل ہے کہ عورت کو شوہر سے روک لینا جائز ہے جب تک وہ اپنا مہر وصول نہ کر لے۔

(۲۷۴۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں ایک عورت کو قبل اس کے کہ وہ اسے کچھ دے اس کے شوہر کے پاس پہنچا دوں۔

٥ ـ بَابُ حُكْمِ هَدَايَا الزَّوجِ لِلْمَرْأَةِ وأَولِيَائِها

١/٢٧٤٤ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنّ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَيُّما امْرَأَةٍ نَكَحَتْ عَلَى صَدَاقٍ أَو حَبَاءٍ أَو عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَها، وَما كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ، وأَحَقُّ ما يُكْرَمُ عَلَيهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ وأُخْتُهُ. رَواهُ الْخَمْسَةُ إلاَّ التِّرْمذي.

٣ ـ أبواب الوليمة والبناء على النساء وعشرتهن

١ ـ باب استحباب الوليمة بالشاة فأكثر وجوازها بدونها

١/٢٧٤٥ ـ قال ﷺ لعبد الرحمٰن: أولِمْ ولو بشاةٍ.

٢/٢٧٤٦ ـ وعَنْ أَنسٍ قالَ: ما أَولَمَ النبيُّ ﷺ على شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ ما أَولَم على زَيْنَبَ أولَمَ بِشَاةٍ. متَّفَقٌ عليهِ.

٣/٢٧٤٧ ـ وعَنْ أَنس أَنَّ النَّبيَّ ﷺ أَولَمَ على صَفِيَّةَ بِتَمْرٍ وسَوِيقٍ رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٤/٢٧٤٨ ـ وعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّها قالتْ: أولَمَ النبيُّ ﷺ على بَعْض نِسَائِهِ بُمُدَّين مِنْ شَعِيرٍ أَخْرَجهُ البُخاريُّ هكذا مُرسلاً.

٥/٢٧٤٩ ـ وعَنْ أَنسٍ في قصَّةِ صفِيَّةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ جَعَلَ وَلِيمَتَها التَّمْرَ والأَقِطَ والسَّمْنَ. رَواهُ أَحمَدُ ومُسلِمٌ، وفي روايَة: أَنَّ النبيَّ ﷺ أَقامَ بيْنَ خَيْبَرَ والمَدِينَةِ ثلاثَ ليَالٍ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوت المُسْلِمينَ إلى وَلِيمَتِهِ ما كانَ فِيها مِنْ خُبْزٍ ولا لَحْم وما كان فيها إلاَّ أَنْ أَمَرَ بالأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فأَلْقَى عليْها التَّمْرَ والأَقِطَ والسَّمْنَ، فقالَ المُسلِمُونَ إحْدَى أمَّهاتِ المُؤمِنِينَ أَو ما مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ فقالوا: إنْ حَجَبَها فَهيَ إحْدَى أمَّهاتِ المُؤمِنِينَ، وَإنْ لَم يحجُبْها فَهيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فلمَّا ارتَحل وطَّأ لَها خَلْفَهُ ومَدَّ الحِجَابَ. متَّفقٌ عَلَيهِ.

٢ ـ بابُ إجابةِ الدَّاعي

١/٢٧٥٠ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: شَرُّ الطَّعَام طَعَامُ الوَلِيمَةِ يدعى لَها الأَغنِياءُ وتترك الفقرَاءُ، ومَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوةَ فقَدْ عَصى اللّه ورسولَهُ. متَّفَقٌ عَليهِ، وفي روايةٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ شَرُّ الطَّعامِ طَعَامُ الوَلِيمَةِ يُمْنَعها مَنْ يأتيها ويُدْعى إليها مَنْ يأبَاها

عورت کو اور عورت کے رشتے داروں کو شوہر کی طرف سے تحفے

(۲۷۴۴) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ جس عورت نے عصمت نکاح سے پہلے مہر پر یا کسی تحفے پر یا وعدے پر نکاح کیا تو وہ اس کے لیے ہے اور جو عصمت نکاح کے بعد ہے وہ اس کا ہے جسے وہ دیا گیا ہے (خواہ ولی کا ہو یا شوہر کا ہو یا بیوی کا ہو)۔ اور انسان کی سب سے زیادہ خاطر داری اس کی بیٹی اور اس کی بہن کی وجہ سے کی جانی چاہیے۔

ولیمہ، رخصتی اور عورتوں کے ساتھ معاشرت

ولیمہ سے متعلقہ بعض مسائل

(۲۷۴۵) رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا، ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری کا ہو۔

(۲۷۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کسی ام المومنین رضی اللہ عنہا پر اس قدر ولیمہ نہیں کیا جس قدر حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر کیا ان پر آپ ﷺ نے ایک بکری کا ولیمہ کیا۔

(۲۷۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا پر کھجوروں اور ستو کا ولیمہ کیا۔

(۲۷۴۸) حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک بیوی پر دو مُد (ایک سیر چھ چھٹانک) جَو کا ولیمہ کیا۔

(۲۷۴۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے قصہ میں مروی ہے۔ اس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ کا ولیمہ کھجور، پنیر اور گھی سے کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ خیبر اور مدینہ کے درمیان صفیہ سے شادی کرنے کے لیے تین دن ٹھہرے، میں نے مسلمانوں کو آپ ﷺ کے ولیمہ کی دعوت دی جس میں روٹی گوشت نہ تھا۔ بس آپ ﷺ نے دسترخوان بچھوا کر ان پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھ دیا تھا۔ مسلمان کہہ رہے تھے یا تو وہ (صفیہ) ام المومنین ہیں یا لونڈی ہیں۔ پھر کہا اگر آپ ﷺ نے ان سے پردہ کرایا تو وہ ام المومنین ہیں، ورنہ لونڈی ہے پھر روانہ ہوتے وقت آپ ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھا لیا اور پردہ کروایا۔

دعوت قبول کرنا

(۲۷۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بدترین کھانا وہ ولیمہ ہے جس میں مالدار بلائے جاتے ہیں اور فقراء چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدترین کھانا ایسا ولیمہ ہے کہ اس میں آنے والے کو روک دیا جاتا ہے اور نہ آنے والے کو بلایا جاتا ہے۔

ومَنْ لَمْ يُجِبْ الدَّعْوةَ فقَدْ عَصى اللّٰه ورسُولَهُ. رَواهُ مُسلمٌ.

٢٧٥١/ ٢ ـ وعَنِ ابْنِ عمرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ أجيبُوا هذِهِ الدَّعوةَ إذَا دعِيتمْ لَها، وكانَ ابنُ عُمرَ يأتي الدَّعْوةَ في العُرْسِ وغَيْرِ العُرْسِ ويَأتيها وهو صَائِمٌ. متَّفَقٌ عليهِ، وفي روايةٍ: إذا دُعِيَ أَحَدُكم إلى الوليمةِ فلْيأتِها. متَّفَقٌ عليهِ، ورَواهُ أَبُو دَاودَ وزَادَ: فإنْ كان مُفْطِراً فلْيطعَمْ وإنْ كانَ صائماً فليدْعُ. وفي روايةٍ: قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دعي فلَمْ يُجِبْ فقد عصى الله ورسُولَهُ، ومنْ دَخَلَ على غيرِ دَعْوةٍ دَخلَ سارِقاً وخَرَجَ مُغِيراً. رَواهُ أبُو داوُد، وفي لفظٍ: إذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاه فَلْيجِبْ رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ وأَبو داوُدَ، وفي لفظٍ إذَا دعِي أَحَدُكُمْ إلى وَلِيمَةِ عُرْسٍ فلْيُجِبْ، وفي لفظٍ مَنْ دُعِيَ إلى عُرْسٍ أو نَحْوِهِ فلْيُجِبْ. روَاهُما مُسلِمٌ وأَبُو داودَ.

٢٧٥٢/ ٣ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ إذَا دُعِي أَحدُكُمْ إلى طَعَامٍ فلْيجبْ فإنْ شاءَ طَعِمَ وإنْ شاءَ تَرَكَ. رَواهُ أحمَدُ ومسْلم وأَبُو داوُد وابْنُ ماجه وقالَ فِيهِ: وهوَ صَائِمٌ.

٢٧٥٣/ ٤ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ إذا دُعيَ أَحَدُكم فلْيُجِبْ فإنْ كانَ صَائمَاً فَلْيُصَلِّ وإنْ كانَ مُفْطِراً فَلْيَطْعَم. رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ وأَبُو داوُدَ. وفي لفظٍ: إذَا دعيَ أَحَدُكُمْ إلى الطَّعامِ وهوَ صَائِمٌ فليَقلْ إنِّي صَائِمٌ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخاريَّ والنَّسائيَّ.

٢٧٥٤/ ٥ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبيِّ ﷺ إذَا دعيَ أَحَدُكُمْ إلى الطَعامِ، فَجاءَ مَعَ الرَّسُولِ فذلِكَ له إذْنٌ. رَواهُ أَحمدُ وأَبُو داوُدَ.

٣ ـ بابُ ما يَصْنَعُ إذَا اجْتَمَعَ الدَّاعيانِ

٢٧٥٥/ ١ ـ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ الْحِميَريِّ عَنْ رجُلٍ مِنْ أَصحابِ النَّبيِّ ﷺ قالَ إذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ، فأَجِبْ أَقْرَبَهُما بَاباً، فإنَّ أَقْرَبَهُما بَاباً، أَقْرَبُهُما جِوَاراً، فإذَا سَبقَ أحدُهُما فأَجِبِ الذي سَبقَ. رَواهُ أَحمدُ وأَبُو داوُد.

٢٧٥٦/ ٢ ـ وَعَنْ عائشةَ أَنَّها سألَتِ النبيَّ ﷺ فقالَتْ إنَّ لي جَارَيْنِ فإلى أَيِّهما أهدِي؟ فقالَ: إلى أَقْرَبِهما مِنْكِ باباً. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ.

جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(۲۷۵۱) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی ولیمہ کی دعوت دے تو اسے قبول کرلو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ولیمہ وغیرہ کی دعوت میں تشریف لے جاتے تھے حالانکہ روزہ دار ہوتے تھے۔ جب کسی کو ولیمہ میں بلایا جائے تو اسے اس میں جانا چاہیے۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر روزہ نہ ہو کھالے ورنہ نہ کھائے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس کو دعوت دی گئی ہو اور وہ قبول نہ کرے تو اس نے اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جو آدمی بلا دعوت کے آیا وہ چور بن کر آیا اور لوٹ کر نکلا۔ ایک لفظ یہ ہے کہ جب کوئی اپنے بھائی کو دعوت دے تو وہ اس کو قبول کرلے۔ ایک لفظ یہ ہے کہ اگر تم میں سے کسی کی شادی کے ولیمہ کی دعوت ہو تو اسے قبول کرلے۔ ایک لفظ یہ ہے کہ جس کسی کو ولیمہ وغیرہ کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرلے۔

(۲۷۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرلے خواہ کھائے یا نہ کھائے۔ ابن ماجہ نے کہا اگرچہ وہ روزے دار ہو۔

(۲۷۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرلے پھر اگر روزہ دار ہے تو دعا کردے اور اگر روزے دار نہیں ہے تو کھالے۔ ایک لفظ اس طرح ہے کہ جب کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزے دار ہو تو کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔

(۲۷۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ آجائے تو یہ اس کے لیے اجازت ہے۔

اگر دو دعوتیں جمع ہو جائیں

(۲۷۵۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو دعوت کرنے والے جمع ہو جائیں تو جس کا دروازہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو کیونکہ قریبی دروازے والا قریبی ہمسایہ ہے اور اگر دونوں میں ایک پہلے آجائے تو پہلے کی قبول کرلو۔

(۲۷۵۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرے دو ہمسائے ہیں کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریبی دروازے والے کی طرف۔

٤ ـ بابُ إجَابَةِ مَنْ قالَ لِصَاحِبِهِ ادْعُ مَنْ لقيتَ وحُكْمِ الإجابةِ في اليومِ الثاني والثالثِ

١/٢٧٥٧ ـ عَنْ أَنَسٍ قالَ: تَزَوَّجَ النبيُّ ﷺ فَدَخَلَ بأهلِهِ فَصَنَعَتْ أمِّي أُمُّ سُلَيْم حَيْساً فَجعَلَته في تَورٍ. فقالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهِ إلى رسُولِ اللَّهِ ﷺ فذَهَبْت بِهِ، فقالَ ضَعْهُ، ثمَّ قالَ اذْهَبْ فادْعُ لي فلاناً وفُلاناً ومَنْ لَقِيتَ، فَدَعوت مَنْ سَمَّى ومَنْ لَقيتُ. متَّفَقٌ عليهِ ولفظُهُ لِمُسلِم.

٢/٢٧٥٨ ـ وعَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ يقال له مَعْرُوفاً وأَثْنَى عَليهِ، قالَ قَتَادَةُ: إنْ لَمْ يكُنِ اسْمُهُ زُهَير بْنَ عُثْمانَ فَلا أدْرِي ما اسْمُهُ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَلِيمَةُ أوّلَ يَوم حَقٌّ، واليَومُ الثَّانِي مَعْرُوفٌ، واليَومُ الثَّالِثُ سُمْعَةٌ وَرِيَاءٌ، رواه أَحمَدُ وأَبُو دَاوُد، وَرَوَاهُ التِّرمذيُّ مِنْ حديثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وابْن ماجه مِنْ حَدِيثِ أَبي هُرَيْرَةَ.

٥ ـ بابُ مَنْ دُعِيَ فَرَأَى مُنْكَراً فَلْيُنْكِرْهُ وإلاَّ فَلْيَرْجِعْ

١/٢٧٥٩ ـ قَدْ سَبَقَ قَولُهُ: مَنْ رَأَى مِنكُمْ مُنْكَراً فَلْيُغَيِّرْهُ بيَدِهِ، فإنْ لَمْ يَسْتطِعْ فبِلِسَانِهِ، فإنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقلْبِهِ.

٢/٢٧٦٠ ـ وعَنْ عليّ [رضيَ اللَّهُ عنه] قالَ: صَنَعْت طَعَاماً فَدَعَوت رسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجاءَ فَرَأَى في البَيْتِ تَصاوِيرَ فَرَجَعَ. رَواه ابْنُ ماجَه.

٣/٢٧٦١ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: نَهى رسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَطْعَمَين عَنِ الجُلوُسِ على مائِدَةٍ يُشْرَبُ عَليها الخَمْرُ وأنْ يأكُلَ وهوَ مُنْبَطِحٌ. رَواهُ أَبُو داوُدَ.

٤/٢٧٦٢ ـ وعَنْ عُمَرَ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ يقوُلُ: مَنْ كانَ يُؤمِنُ باللَّهِ واليَوم الآخِرِ فلا يَقعدْ على مائِدَةٍ يُدَارُ عَليْها الخَمْرُ، ومَنْ كانَ يُؤمِنُ باللَّهِ واليَوم الآخِرِ فلا يَدْخُلِ الحَمّامَ إلاَّ بإزَارٍ، ومَنْ كانتْ تُؤمِنُ باللَّهِ واليَوم الآخِرِ فلا تَدْخُلِ الحَمّامَ رَواهُ أحمدُ، ورَواهُ التِّرمذيُّ بِمَعْناهُ مِنْ روايةِ جابرٍ، وقالَ حَدِيثٌ حسنٌ غريبٌ، قالَ أحمَدُ وقدْ خَرَجَ أَبُو أيُّوبَ حِينَ دَعاهُ ابنُ عُمَرَ فَرَأَى البيْتَ قَدْ سُتِرَ ودَعَا حذَيْفَةَ فَخَرَجَ وإنَّما رَأَى شَيئاً مِنْ زِيِّ الأعاجِمِ، قالَ البُخارِيُّ ورَأَى ابْنُ مَسعُودٍ صُورَةً في البَيْتِ فَرَجَعَ.

٦ ـ بابُ حُجَّةِ مَنْ كَرِهَ النثَارَ والانتهابَ مِنْهُ

١/٢٧٦٣ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ خالِدٍ أنَّهُ سَمِعَ النَّبيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ النهبَةِ والخِلْسَةِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

اس کی دعوت قبول کرنا جس نے بلانے والے سے کہا جو بھی ملے بلا لاؤ اور (نکاح سے) دوسرے یا تیسرے روز دعوت قبول کرنے کا حکم

(۲۷۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا پھر ام المومنین کے پاس تشریف لائے تو میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حیس (کھجور، پنیر اور گھر کا کھانا) تیار کیا اور اسے ایک طباق میں رکھ کر مجھ سے فرمایا انس! اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ۔ میں لے گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکھ دو۔ پھر فرمایا جاؤ فلاں فلاں کو بلا لاؤ اور جو شخص تمہیں ملے اسے بھی۔ چنانچہ میں انہیں بھی جن کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تھا بلا لایا اور انہیں بھی جو ملا تھا۔

(۲۷۵۸) حضرت قتادہ حسن سے انہوں نے عبداللہ بن عثمان ثقفی سے انہوں نے ایک ثقفی شخص سے جس کی لوگ تعریف کرتے تھے (قتادہ کا بیان ہے کہ اگر ان کا نام زہیر بن عثمان نہ ہو تو مجھے ان کا نام معلوم نہیں) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ پہلے دن حق ہے دوسرے دن نیکی ہے اور تیسرے دن شہرت وریا کاری ہے۔ ترمذی نے حضرت ابن مسعود سے اس کو روایت کیا ہے۔ ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

مجلسِ دعوت میں خلافِ شرع کام دیکھے الخ

(۲۷۵۹) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گزر چکا ہے کہ جو کوئی برا کام دیکھے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دے اگر ہاتھ سے نہیں مٹا سکتا تو زبان سے روک دے اور اگر زبان سے بھی نہیں روک سکتا تو دل سے برا سمجھے یہ درجہ انتہائی کمزور ایمان کا ہے۔

(۲۷۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے کھانا تیار کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور گھر میں تصویریں دیکھیں تو واپس ہو گئے۔

(۲۷۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے دسترخوانوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا جس پر شراب کا دور چل رہا ہو اور یہ کہ لیٹ کر کھانا کھائے۔

(۲۷۶۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس کا اللہ پر اور آخرت پر ایمان ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو اور جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں تہبند کے ساتھ جائے اور جس عورت کا اللہ پر اور آخرت پر ایمان ہے وہ حمام میں داخل نہ ہو۔ ترمذی نے اس معنی کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ مجلسِ دعوت سے اُٹھ کر چلے گئے جب کہ حضرت ابن عمرؓ کے گھر کو پردوں سے چھپا ہوا دیکھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دعوت میں بلایا گیا انہوں نے عجمیوں کی سی مشابہت دیکھی تو اُٹھ کر چلے گئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت ابن مسعودؓ نے ایک گھر میں تصویر دیکھ لی تھی تو دعوت سے اٹھ کر چلے گئے۔

مجلسِ نکاح میں چھوہارے وغیرہ بکھیرنے اور لوٹنے کا مسئلہ

(۲۷۶۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹنے اور چھین لینے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

٢٧٦٤/٢ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الأنصاريِّ أنّ رسولَ اللَّهِ ﷺ نَهىٰ عَنِ المُثْلَةِ والنهبىٰ: رَواهُ أحمَدُ والبُخاريُّ.

٢٧٦٥/٣ ـ وعن أَنَسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنِ انْتَهَب فَلَيْسَ مِنّا. رواه أحمَدُ والتِّرمذيُّ وصحَّحَهُ. وقد سَبَقَ مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ بْنِ عِمْرانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِثْلُهُ.

٧ ـ بابُ ما جاءَ في إجابَةِ دعوةِ الخِتَانِ

٢٧٦٦/١ ـ عَنِ الحسَنِ قالَ: دُعِيَ عُثْمانُ ابنُ أبي العَاصِ إلى خِتانٍ فأبى أَنْ يُجيبَ، فَقيلَ لهُ، فقالَ إنّا كُنّا لا نَأتِي الخِتانَ على عَهدِ رَسولِ اللَّهِ ﷺ ولا نُدْعى لهُ. رَواهُ أحمَد.

٨ ـ بابُ الدُّفِّ واللَّهوِ في النِّكاحِ

٢٧٦٧/١ ـ عَنْ محمَّدِ بْنِ حاطِبٍ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصْلُ ما بَيْنَ الحلالِ والحَرامِ الدُّفُّ والصَّوت في النِّكاحِ رَواهُ الخَمسَةُ إلاَّ أبا داوُدَ.

٢٧٦٨/٢ ـ وعَنْ عائِشةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: أَعْلِنوا هذا النكاحَ، واضْرِبوا عَليهِ بالغِرْبالِ رواهُ ابْنُ ماجه.

٢٧٦٩/٣ ـ وعَنْ عائشةَ أنّها زَفتِ امْرَأَةً إلى رَجُلٍ مِنَ الأنصارِ، فقالَ النبيُّ ﷺ: يا عائِشَةُ ما كانَ مَعَكُمْ مِنْ لَهوٍ فإنَّ الأنصارَ يُعْجِبُهُمْ اللَّهْوُ. رَواهُ أحمَد والبُخاريُّ.

٢٧٧٠/٤ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيى المازِنيِّ عَنْ جدِّهِ أبي حسَنٍ أنْ النبيَّ ﷺ كانَ يَكْرَهُ نِكاحَ السِّرِّ حَتَى يُضْرَبَ بِدُفٍّ ويَقُالَ: أَتَيْناكُمْ أَتَيْناكُمْ، فَحَيُّونا نُحيِّيكُمْ. رَواهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أحمَدَ في «المُسْنَدِ».

٢٧٧١/٥ ـ وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: أَنْكَحَتْ عائِشةُ ذاتَ قَرابَةٍ لها مِنَ الأنصارِ. فَجاءَ رسولُ اللَّهِ ﷺ فقالَ أهدَيْتمُ الفَتاةَ؟ قالوا نَعَمْ، قال أرْسَلْتُمْ مَعَها مَنْ يُغَنّي؟ قالتْ لا، فقالَ رسولُ اللَّهِ ﷺ إنّ الأنْصارَ قَومٌ فيهم غَزَلٌ فَلوْ بَعَثْتُمْ مَعَها مَنْ يَقولُ أَتَيْناكُمْ أَتَيْناكُمْ فَحَيَّانا وَحيَّاكُمْ. روَاهُ ابْن ماجَه.

٢٧٧٢/٦ ـ وعَنْ خالِدِ بْنِ ذَكْوانَ عنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوذٍ قالَتْ دَخَلَ عليَّ النبيُّ ﷺ غَدَاةَ بُني عَليّ، فَجَلَسَ على فِرَاشِي كَمَجْلسِكَ مِنِّي وجُوَيْرِاتٌ يَضْرِبْنَ بالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبائي يَومَ بَدْرٍ، حَتَّى قالَتْ إحْداهُنَّ وَفِينا نَبيٌّ يَعْلَمُ ما في غدٍ؟ فقالَ النبيُّ ﷺ لا تقولي هكَذا وقولي كما كُنْتِ تقولينَ. رَواهُ الجَماعَةُ إلا مسلِماً والنسائيَّ.

(۲۷۶۴) حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کی ناک، کان کاٹنے سے اور لوٹنے سے منع فرمایا۔

(۲۷۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹنے والا ہم میں سے نہیں۔ اس کی ہم مثل حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ والی حدیث گزر چکی۔

ختنوں کی دعوت قبول کرنے کا مسئلہ

(۲۷۶۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن ابی العاص ختنوں کی دعوت میں بلائے گئے۔ آپ نے دعوت قبول کرنے سے انکار کیا جب ان سے پوچھا گیا تو فرمایا ہم عہد رسالت میں ختنوں کی دعوتوں میں نہیں جایا کرتے تھے اور نہ ایسی دعوتوں میں بلائے جاتے تھے۔

نکاح میں دف بجانے اور مناسب لہو ولعب کے بارے میں

(۲۷۶۷) حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال وحرام کے درمیان فرق کرنے والا دف اور اعلانِ نکاح ہے۔

(۲۷۶۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نکاح کا اعلان کرو اور اس میں دف بجاؤ۔

(۲۷۶۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے ایک عورت کی ایک انصاری کے ساتھ رخصتی کرائی۔ نبی کریمؐ نے فرمایا اے عائشہ! تمہارے پاس سامان لہو نہیں، کیونکہ انصاریوں کو لہو بھاتا ہے (یعنی انہیں تفریح کھیل کود سے دلچسپی ہے)۔

(۲۷۷۰) حضرت ابوحسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ نکاح کو مکروہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ دف بجایا جائے اور کہا جائے ”ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے۔ تم ہمیں سلامتی کی دعا دو۔ ہم تمہیں سلامتی کی دعا دیں گے۔“ (یہ ایک دعائیہ شعر ہے)۔

(۲۷۷۱) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک رشتے دار انصاری لڑکی کا نکاح کرایا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا دلہن کو رخصت کر دیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا اس کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجا؟ عورتوں نے جواب دیا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصاری قوم میں گانے (کا رواج) ہے۔ تم اگر دلہن کے ساتھ کسی ایسی عورت کو بھیج دیتیں جو یہ شعر پڑھتی ”ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے۔ اس نے ہمیں سلامتی کی دعا دی اور ہم نے تم کو سلامتی کی دعا دی (یعنی شادی کے موقعہ پر دعائیہ گیت پڑھنا جائز ہے)۔

(۲۷۷۲) حضرت خالد بن ذکوان نے حضرت ربیع بنت معوذ سے روایت کی ہے کہ جس روز میری رخصت ہوئی، اس دن صبح کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے فرش پر اسی جگہ بیٹھ گئے جہاں تم بیٹھے ہو اور چند بچیاں دف بجا کر بدر کے دن ہمارے بزرگوں کے مقتولوں کے مرثیہ گا رہی تھیں۔ ان میں سے کسی نے یہ بھی کہا کہ ہم میں نبی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں۔ فرمایا یوں نہ کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہو (یعنی قومی مفاخر پر مبنی گیت بھی بچیاں پڑھ سکتی ہیں)۔

٩ ـ بابُ الأوقاتِ التي يُسْتَحَبُّ فيها البناءُ على النّساءِ وما يقولُ إذا زُفَّتْ إليهِ

١/٢٧٧٣ ـ عَنْ عَائِشَةَ قالَتْ: تَزوَّجَني رسُولُ اللّهِ ﷺ في شَوَّالٍ وبَنى بي في شَوَّالٍ فَأيُّ نَساءِ رسُولِ اللّهِ ﷺ كانَ أحْظَى عِنْدَه مِني وكانَتْ عائِشةُ تَسْتَحِبُّ أنْ يَدْخُلَ نِساؤها في شَوَّالٍ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلمٌ والنسائيُّ.

٢/٢٧٧٤ ـ وعَنْ عَمْرو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النبي ﷺ قالَ: إذا أفادَ أحَدُكُمْ امْرَأةً، أو خادِماً، أو دابَّةً فَلْيَأخُذ بناصِيَتِها ولْيَقُلْ: اللّهُم إنِّي أسْألُكَ مِنْ خَيرِها وخَيرِ ما جَبَلْتَها عليهِ، وأعُوذُ بكَ مِنْ شَرِّها وشَرِّ ما جَبَلْتَها عَليهِ. رواهُ ابْنُ ماجَهُ وأبُو دَاوُدَ بِمَعْناه.

١٠ ـ بابُ ما يُكْرَهُ مِنْ تَزَيُّنِ النِّساءِ بهِ وما لا يُكْرَهُ

١/٢٧٧٥ ـ عَنْ أسماءَ بِنْتِ أبي بَكْرٍ قالَت: أتتِ النبيَّ ﷺ امرَأةٌ فقالَتْ يا رسُولَ اللّهِ إنَّ لي ابنَةً عُرَيِّساً وإنَّهُ أصابَها حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعرُها أفأصِلهُ؟ فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لَعَنَ اللّهُ الواصِلَة والمُسْتَوصِلةَ. مُتَّفَقٌ عليهِ، ومُتَّفَقٌ على مثله مِنْ حَديثِ عائِشَةَ.

٢/٢٧٧٦ ـ وعَنِ ابنِ عُمَرَ أنَّ النبيَّ ﷺ لَعَنَ الواصِلةَ والمُسْتَوصِلةَ والواشِمَةَ وَالمُسْتَوشِمَةَ.

٣/٢٧٧٧ ـ وعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أنَّهُ قالَ: لَعَنَ اللّهُ الوَاشماتِ والمُسْتَوشِماتِ، والمُتنَمِّصَاتِ والمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ المُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّهِ تعالى، وقالَ ما لي لا ألْعَنُ مَنْ لَعَنَ رسُولُ اللّهِ ﷺ.

٤/٢٧٧٨ ـ وعنْ مُعاوِيَةَ أنَّهُ قالَ وتَناولَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ: سَمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ يَنهى عنْ مِثْلِ هذِهِ ويَقُولُ إنَّما هَلَكَتْ بنُو إسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذ هذِهِ نِسَاؤهمْ. مُتَّفقٌ عليْهِنَّ.

٥/٢٧٧٩ ـ وعَنْ معاويَةَ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ أيُّما امْرَأةٍ أدْخَلَتْ في شَعْرِها مِنْ شَعْرِ غيْرِها فإنَّما تُدْخِلُهُ زُوراً. رواهُ أحمَدُ. وفي لفظٍ: أيُّما امْرَأةٍ زَادَتْ في شَعْرِها شَعْراً لَيْسَ منْهُ فإنَّهُ زُورٌ تَزيدُ فيهِ. رَواهُ النَّسائيُّ ومَعْناهُ متَّفَقٌ عليهِ.

٦/٢٧٨٠ ـ وعَنِ ابنِ مَسْعُودٍ قالِ: سَمِعْت رسولَ اللّهِ ﷺ يَنْهى عَنِ النّامِصَةِ والْوَاشِرَةِ والوَاصِلَةِ والوَاشِمَةِ إلاَّ مِنْ دَاءٍ.

کن اوقات میں رخصتی ہو، دولہا دلہن کو دیکھ کر کیا پڑھے؟

(۲۷۷۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے چھ شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں رخصتی عمل میں آئی اور امہات المومنین میں مجھ سے زیادہ کون محبوب ترین تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا یہ بات مستحب سمجھتی تھیں کہ عورتوں کے شوال میں نکاح ہوں۔

(۲۷۷۴) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی کسی عورت سے یا کسی خادم سے یا کسی جانور کو حاصل کر کے فائدہ حاصل کرے تو اس کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی عادتوں کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی شرارت سے اور اس کی عادتوں کی شرارت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

عورت کو کون سی زینت جائز ہے اور کون سی مکروہ؟

(۲۷۷۵) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہا یا رسول اللہ! میری بچی دلہن ہے۔ اس کے چیچک نکل آئی اور اس کے بال جھڑ گئے کیا میں اس کے بالوں میں بال ملا دوں؟ فرمایا اللہ نے بالوں میں بال ملانے والی اور ملوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔ بخاری مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ والی حدیث اس کے ہم مثل ہے۔

(۲۷۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بال ملانے اور بال ملوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۷۷۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ نے گودنے والیوں پر، گدوانے والیوں پر، چہرے سے بال نوچنے والیوں پر، نچوانے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت کی ہے جو اللہ کی پیدائش کو بگاڑ دیتی ہیں (فرماتے ہیں) آخر میں اس پر کیوں نہ لعنت کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

(۲۷۷۸) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بالوں کا گچھا لے کر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ اس کی مانند سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے اسے پکڑ لیا تو وہ برباد ہو گئے۔

(۲۷۷۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے جس کسی عورت نے اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال ملائے تو وہ ان میں جھوٹ ہی ملاتی ہے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں جو عورت اپنے بال ایسے بالوں سے بڑھائے جو ان میں سے نہیں تو وہ جھوٹ ہی سے بڑھا رہی ہے۔ بخاری مسلم میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

(۲۷۸۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نامصہ سے، واشرہ سے، واصلہ سے اور واشمہ سے منع فرماتے تھے مگر بیماری سے (اجازت تھی)۔

٧/٢٧٨١ ـ وعنْ عائِشةَ قالَتْ: كانَ النبيُّ ﷺ يَلْعَنُ الْقَاشِرَةَ والمَقْشُورَةَ، والْوَاشِمَةَ والمَوشُومَةَ، والْوَاصِلَةَ والموصُولةَ. رَواهُما أحمَدُ، والنَّامِصَةُ ناتِفَةُ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ، والوَاشِرَةُ التِي تَشِرُ الأسْنانَ حَتَّى تَكُونَ لَها أشَرٌ أيْ تحدد وَرِقَّةٌ تَفْعَلُهُ المَرْأةُ الْكَبِيرَةُ تَتَشَبَّهُ بالْحَدِيثَةِ السِّنِّ، والْوَاشِمَةُ التي تَغرِزُ مِنَ الْيَدِ بإبْرَةٍ ظَهرَ الْكَفِّ والمِعْصَمِ، ثمَّ تحشي بالْكُحلِ أو بالنَّؤورِ وَهُوَ دُخانُ الشَّحم حتَّى يَخْضَرَّ والمُنتَمِصَةُ والمُوْتَشِرَةُ والمُسْتَوشِمَةُ اللاَّتِي يُفْعَلُ بِهِنَّ ذلِكَ بإذْنِهِنَّ، وأمَّا القَاشِرَةُ والمَقْشُورَةُ، فقالَ أبو عبَيْدٍ نَرَاهُ أرَادَ هذِهِ الْغمْرَةَ التي تعالج بها النِّسَاءُ وُجُوهَهُنَّ حتَّى يَنْسَحِقَ أعْلَى الجِلْدِ وَيَبْدُو ما تَحْتَهُ مِنَ البَشْرَةِ وَهُوَ شَبِيهٌ بِمَا جَاءَ فِي النَّامِصَةِ.

٨/٢٧٨٢ ـ وعَنْ عائشةَ قالتْ: كانَتِ امْرَأةُ عُثْمانَ بْنِ مَظْعُونٍ تَخْضُبُ وتَطيَّبُ فَتَركَتْه فدَخَلَتْ عَلَيَّ، فَقُلْت أمَشْهدٌ أمْ مَغِيبٌ؟ فقالتْ مَشْهَدٌ، قالتْ عُثْمانُ لا يُرِيدُ الدُّنْيَا ولا يُرِيدُ النِّسَاءَ، قالتْ عائشةُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رسُولُ اللّهِ ﷺ فأخْبَرْتُه بذلِكَ، فَلَقِيَ عُثمانَ، فقالَ يا عُثْمانُ تُؤمِنُ بِما نُؤمِنُ بهِ؟ قالَ نَعَمْ يا رسُولَ اللّهِ، قالَ: فأسْوَةٌ مالكَ بِنا.

٩/٢٧٨٣ ـ وَعَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّام قالَتْ: دَخَلْت المَسْجِدَ الْحَرَامَ فأخْلَوهُ لِعائِشةَ فَسألتْها امْرَأةٌ ما تَقُولِينَ يَا أُمَّ المُؤمِنِينَ في الْحِناءِ؟ فقالَتْ كانَ حَبِيبي ﷺ يُعْجِبُهُ لَونُهُ ويَكْرَهُ رِيحَهُ، ولَيْسَ بِمُحَرَّم علَيْكُنَّ بيْنَ كُلِّ حَيْضَتَيْنِ، أو عِندَ كُلِّ حَيْضَةٍ. رَواهما أحمَدُ.

١٠/٢٧٨٤ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ: لَعَنَ رسُولُ اللّهِ ﷺ المتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجالِ بالنِّسَاءِ، والمُتَشَبِّهاتِ مِنَ النِّسَاءِ بالرِّجالِ. وفي روايةٍ: لَعَنَ رسُولُ اللّهِ ﷺ المُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجالِ، والمُتَرَجِّلاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وقالَ أخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيوتِكُمْ فأخْرَجَ النبي ﷺ فُلانَةَ وأخْرَجَ عُمَرُ فُلاناً. رواهُما أحمدُ والبخاريُّ.

١١ ـ بابُ التَّسميةِ والتَّسَتُّرِ عندَ الجِماعِ

١/٢٧٨٥ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: لَو أنَّ أحَدَكُمْ إذَا أتَى أهلَهُ قالَ: بِسْمِ اللّهِ اللّهُمَّ جَنِّبْنا الشَّيْطَانَ وَجنِّبِ الشَّيْطانَ ما رزَقْتَنا، فإنْ قُدِّرَ بَيْنَهُما في ذلِكَ وَلَدٌ لَنْ يَضُرَّ ذلِكَ الوَلَدَ الشَّيْطانُ أبَداً. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٢/٢٧٨٦ ـ وعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبدِ السُّلَمِيِّ قالَ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ إذا أتَى أحَدُكُمْ أهلَهُ فلْيَسْتَتِرْ ولا يَتجَرَّدا تَجرُّدَ الْعِيرَيْنِ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٣/٢٧٨٧ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ النبيَّ ﷺ قال: إيَّاكُمْ والتَّعَرِّيَ فإنَّ مَعَكُم مَنْ لا

(۲۷۸۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قاشرہ پر، مقترہ پر، واشمہ پر، موشومہ پر، واصلہ پر اور موصولہ پر لعنت کرتے تھے۔

فقہ الحدیث: نامصہ سے مراد چہرے سے بال اکھاڑنے والی، واشرہ سے مراد دانت رتوا کر باریک کرنے والی (بوڑھی عورتیں جوان عورتوں کی طرح بننے کے لیے ایسا کیا کرتی تھیں) واشمہ سے مراد ہتھیلی اور کفِ دست پر گدوا کر اس کے باقی رکھنے کے لیے سیاہی یا چربی کا دھواں بھرنے والی، متنمصہ، موتشرہ اور مستوشمہ سے مراد وہ عورتیں ہیں جو عورتوں کی اجازت سے ایسا کرتی ہیں۔ قاشرہ اور مقشورہ کے بارے میں ابوعبید نے کہا۔ ہمارے خیال میں آپ نے اس سے ورس گھاس کا طلا مراد لیا ہے۔ جسے عورتیں چہروں پر ملا کرتی تھیں تاکہ جلد نرم و نازک ہو جائے اور جھلکنے لگے یہ نامصہ کے مشابہ ہے۔

(۲۷۸۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی خضاب کیا کرتی تھیں اور خوشبو لگایا کرتی تھیں۔ پھر انہوں نے خضاب چھوڑ دیا (ایک دن) میرے پاس آئیں۔ میں نے پوچھا کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود نہیں (یا غائب ہیں) انہوں نے جواب دیا موجود ہیں مگر وہ دنیا نہیں چاہتے اور نہ انہیں عورتوں کی خواہش ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مل کر کہا عثمان، کیا تمہارا اس پر ایمان ہے جس پر ہمارا ایمان ہے؟ عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا تو پھر ہمیں نمونہ بناؤ۔

(۲۷۸۳) حضرت کریمہ بنت ہمام سے مروی ہے انہوں نے کہا۔ میں مسجد حرام میں آئی۔ لوگوں نے اسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے خالی کر دیا۔ ان سے ایک عورت نے پوچھا اے ام المومنین! حنا کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا میرے محبوب کو اس کا رنگ اچھا معلوم ہوتا تھا مگر اس کی بُو ناپسند تھی۔ حنا حرام نہیں۔ ہر دو حیضوں کے درمیان یا ہر حیض سے فارغ ہو کر ضرور مہندی لگاؤ۔

(۲۷۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے مشابہ بننے والے مردوں پر اور مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیجڑے بننے والے مردوں پر اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت کی اور فرمایا انہیں اپنے گھروں سے نکال دو چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں عورت کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں مرد کو نکال دیا تھا۔

ہمبستری سے پہلے بسم اللہ پڑھنا اور پردہ کر لینا

(۲۷۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے اور یہ پڑھ لے میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ ہمیں اور ہماری اولاد کو جو تو ہمیں عطا فرمائے گا شیطان سے بچا۔ اگر اس ہمبستری سے ان دونوں کو بچہ نصیب ہوگا تو شیطان کبھی اس بچہ کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(۲۷۸۶) عقبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو اسے پردہ کر لینا چاہیے اور گدھوں کی طرح ننگا نہ ہو۔

(۲۷۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ؐ نے فرمایا ننگے ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ ہیں

يفارقكم إلاَّ عِندَ الغائِطِ وحينَ يفضِي الرَّجُلُ إلى أهلِهِ فاستَحيُوهُمْ وأكرِمُوهُمْ. رواهُ التِّرمذيُّ، وقالَ هذا حَديثٌ غريبٌ.

١٢ ـ بابُ ما جاءَ في العَزْلِ

١/٢٧٨٨ ـ عَنْ جابرٍ قالَ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلى عَهدِ رسُولِ اللَّهِ ﷺ والقُرآنُ يَنْزِلُ. متَّفقٌ عَلَيْهِ، ولمُسلم: كنَّا نَعْزِلُ على عَهدِ رسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فلَمْ يَنْهنا.

٢/٢٧٨٩ ـ وَعَنْ جابرٍ أنَّ رجُلاً أتَى النبيَّ ﷺ فقالَ إن لي جَاريَةً هِيَ خَادِمَتُنا وَسَانِيَتُنا في النَّخْلِ وأنا أطُوفُ عَليها وَأكرَهُ أنْ تَحمِلَ، فقالَ أعْزِلْ عَنها إنْ شِئتَ فإنَّهُ سَيَأتِيها ما قُدِّرَ لَها. رَواهُ أحمَدُ ومُسلِمٌ وأبُو دَاوُدَ.

٣/٢٧٩٠ ـ وَعَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ: خَرَجنا مَعَ رسولِ اللَّهِ ﷺ في غَزوةِ بَني المُصْطَلَقِ فأصَبْنا سَبياً مِنَ العَرَبِ فاشْتَهَيْنا النِّساءَ واشتَدَّتْ عَلَيْنا العُزْبَةُ وأحبَبْنا العَزْلَ فَسألْنا عَنْ ذٰلِكَ رسُولَ اللَّهِ ﷺ فقالَ ما عليكُمْ أنْ لا تَفعَلُوا فإنَّ اللَّهَ عزَّ وجلَّ قدْ كَتَبَ ما هُوَ خالِقٌ إلى يومِ القِيامَةِ. متَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/٢٧٩١ ـ وَعَنْ أبي سعِيدٍ قالَ: قالَتِ اليهُودُ العَزْلُ الموؤودة الصُّغرى، فقالَ النَّبيُّ ﷺ كَذَبَتْ يَهُودٌ إنَّ اللَّهَ عزَّ وجل لَو أرَادَ أنْ يَخلُقَ شيئاً لَمْ يَستَطِعْ أحَدٌ أنْ يَصْرِفَهُ. رواهُ أحمدُ وأبو داود.

٥/٢٧٩٢ ـ وَعَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ في العَزْلِ أنتَ تَخلُقُهُ؟ أنْتَ تَرْزُقُهُ؟ أقِرَّهُ قَرَارَهُ فإنَّما ذٰلِكَ القَدَرُ. رواهُ أحمَدُ.

٦/٢٧٩٣ ـ وَعَنْ أسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أنَّ رَجُلاً جاءَ إلى النبيِّ ﷺ فقالَ إنِّي أعزِلُ عَنِ امْرَأتِي، فقالَ لهُ رسولُ اللَّهِ ﷺ لِمَ تَفعَلُ ذٰلِكَ؟ فقالَ له الرَّجُلُ أشْفِقُ على ولَدِها أو على أولادِها. فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ لو كانَ ضَارًا ضَرَّ فارِسَ والرُّومَ. رواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ.

٧/٢٧٩٤ ـ وَعَنْ جُذَامَةَ بِنْتِ وَهبٍ الأسَدِيَّةِ قالتْ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ في أناسٍ وهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أنْ أنْهَىٰ عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ في الرُّومِ وَفَارِسَ فَإذَا هُمْ يَغِيلُونَ أولادَهُمْ فَلا يَضُرُّ أولادَهُمْ شَيْئاً، ثُمَّ سألُوهُ عَنِ العَزْلِ، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذٰلِكَ الْوَأدُ الْخَفِيُّ وهِيَ: ﴿وَإِذَا ٱلْمَوْءُۥدَةُ سُئِلَتْ ۝٨﴾ [التكوير: ٨]. رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ.

٨/٢٧٩٥ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ قالَ: نَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ يَعْزِلَ عَنِ الحُرَّةِ إلاَّ بإذْنِها. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجه ولَيْسَ إسنادُهُ بذٰلِكَ.

جوتم سے جدا نہیں ہوتے (فرشتے) مگر قضائے حاجت کے وقت اور جس وقت کوئی اپنی بیوی سے ملتا ہے پس ان سے شرماؤ۔ اوران کا ادب کرو۔

عزل کا بیان

(۲۷۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عزل کیا کرتے تھے حالانکہ قرآن کے اترنے کا سلسلہ جاری تھا۔ مسلم میں ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں عزل کیا کرتے تھے آپ ﷺ کو اس کی خبر لگی آپ ﷺ نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا۔

(۲۷۸۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی میرے پاس ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت بھی کرتی ہے اور ہمارے کھجوروں کے درختوں کو پانی بھی دیتی ہے۔ میں اس سے ہمبستری کرتا ہوں اور یہ بھی نہیں چاہتا کہ حاملہ ہو جائے۔ فرمایا اگر چاہو تو عزل کرو مگر وہ تو آکر رہے گا؟ جو اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔

(۲۷۹۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بنو المصطلق کے غزوے کے لیے روانہ ہوئے۔ ہمیں عربی لونڈیاں ملیں۔ ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی اور تجرد ہم پر مشکل ہو گیا۔ چنانچہ ہم نے عزل پسند کیا۔ پھر اس بارے میں آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر عزل نہ کرو تو تمہارا کیا حرج ہے کیونکہ اللہ عزوجل جو جانیں قیامت تک پیدا کرنے والا ہے وہ لکھ چکا ہے۔

(۲۷۹۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا یہودیوں نے کہا عزل چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے اس پر نبی اکرمؐ نے فرمایا یہودیوں نے غلط کہا اگر اللہ تعالیٰ کوئی چیز پیدا کرنا چاہے تو اس کو اس کے ارادے سے کوئی باز نہیں رکھ سکتا۔

(۲۷۹۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے عزل کے بارے میں فرمایا کیا تو اسے پیدا کرتا ہے؟ کیا تو اسے روزی دیتا ہے؟ کیا تو اس کو ٹھہراتا ہے؟ بچے کی پیدائش اللہ کی تقدیر سے ہوتی ہے۔

(۲۷۹۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا میں اپنی عورت سے عزل کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس نے کہا اس کے بچے (یا اس کی اولاد) پر رحم کی وجہ سے فرمایا اگر (حالت حمل میں) انزال اولاد کو نقصان دہ ہوتا تو فارس و روم کو بھی نقصان دہ ہوتا۔

(۲۷۹۴) حضرت جذامۃ بنت وہب الاسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چند لوگوں کے ساتھ آئی۔ آپ فرما رہے تھے کہ میں نے قصد کر لیا تھا کہ میں لوگوں کو حالتِ رضاعت میں ہمبستری سے روک دوں۔ پھر میں نے اہلِ روم و فارس کو ایسا کرتے دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ ان کی اولاد کو اس سے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچتا (تو میں نے ارادہ ترک کر دیا) پھر لوگوں نے آپ ﷺ سے عزل کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا یہ تو پوشیدہ زندہ درگور کرنا ہے اور یہ وَاِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ (جب زندہ درگور کی ہوئی بچی سے پوچھا جائے گا) میں داخل ہے۔

(۲۷۹۵) حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل سے منع فرمایا۔

فائدہ: اس کی سند بہتر نہیں، تاہم اس کے شواہد بھی ہیں۔

١٣ ـ بابُ نهيِ الزَّوجَيْنِ عَنِ التَّحَدُّثِ بِما يَجْرِي حالَ الوِقَاعِ

١/٢٧٩٦ ـ عَنْ أَبي سَعيدٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: إنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَومَ القِيامَةِ الرَّجُل يُفْضي إلى المَرْأَةِ وتُفْضي إليْهِ، ثمّ يَنْشُرُ سِرَّها. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ.

٢/٢٧٩٧ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فلمَّا سَلَّمَ أقْبلَ عَلَيْهِمْ بوَجْهِهِ فقالَ مَجالِسَكُمْ هَل مِنكمُ الرَّجُلُ إذا أتى أهلَهُ أغلَقَ بابَهُ وأرْخى سِتْرَهُ، ثمَّ يَخْرُجُ فَيحَدِّثُ فَيقُولُ فَعَلْت بأهلي كَذا وفَعَلْت بأهلي كَذا فسكَتُوا فأقْبَلَ على النِّساءِ، فقالَ هَلْ مِنْكُنَّ مَنْ تُحَدِّثُ؟ فَجثَتْ فَتاةٌ كعاب على إحْدَى رُكْبَتَيْها وتَطاوَلَتْ لِيَراها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ويَسْمَعَ كلامَها، فقالَتْ إي واللَّهِ إنَّهُمْ يَتَحَدَّثونَ وإنَّهنَّ لَيَتحَدَّثْنَ، فقالَ هَلْ تَدْرُونَ ما مَثَلُ مَنْ فَعَلَ ذلِكَ إنَّ مَثَلَ مَنْ فَعَل ذلكَ، مَثَلُ شَيْطانٍ وشَيْطانَةٍ لَقيَ أحَدُهُما صاحِبَهُ بالسُّكَّةِ فَقَضى حاجَتَهُ مِنْها والنَّاسُ يَنْظُرونَ إليْهِ. رَواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ. ولأحمَدَ نَحْوُهُ مِنْ حَديثِ أسماءَ بِنْتِ يَزيدَ.

١٤ ـ بابُ النَّهيِ عَنْ إتْيانِ المَرأةِ في دُبُرِها

١/٢٧٩٨ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَة قالَ قالَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَلْعُونٌ مَنْ أتى امْرَأةً في دُبُرِها رَواهُ أحمدُ وأبُو داود، وفي لفظٍ: لا يَنظر اللَّهُ إلى رَجُلٍ جامَعَ امْرَأتَه في دُبُرِها. رَواهُ أحْمَدُ وابْنُ ماجه.

٢/٢٧٩٩ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ رسولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: مَنْ أتى حائِضاً أو امْرَأةً في دُبُرِها أو كاهِناً فَصَدَّقَهُ فَقَدْ كَفَرَ بِما أُنْزِلَ على مُحَمَّدٍ ﷺ. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمِذيُّ وأبو داوُدَ وقالَ: فَقَدْ بَرِىءَ مِمَّا أُنْزِلَ.

٣/٢٨٠٠ ـ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ نَهى أنْ يَأتِيَ الرَّجُلُ امْرَأتَهُ في دُبُرِها. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجه.

٤/٢٨٠١ ـ وعَنْ [أميرِ المُؤمِنينَ] عَليِّ بْنِ أبي طالِبٍ [رَضِيَ اللَّهُ عنه] أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ لا تَأتوا النِّساءَ في أعْجازِهِنَّ، أو قالَ في أدْبارِهِنَّ.

٥/٢٨٠٢ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَن أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ في الَّذي يَأتي امْرَأته في دُبُرِها هِيَ اللُّوطِيَّةُ الصُّغرَى. رَواهما أحمَدُ.

٦/٢٨٠٣ ـ وعَنْ عليِّ بْنِ طَلْقٍ قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يقولُ لا تَأتوا النساءَ في أَسْتاهِهِنَّ فإنَّ اللَّهَ لا يَسْتَحي مِنَ الحَقِّ. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمذيُّ وقالَ حَديثٌ حَسَنٌ.

خاوند اور بیوی کو ہمبستری کے وقت کی باتیں بیان کرنے کی ممانعت

(۲۷۹۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین حیثیت اس شخص کی ہوگی جو اپنی عورت کے پاس بے حجابانہ جاتا ہے اور عورت اس کے پاس بے حجابانہ آتی ہے پھر وہ عورت کے بھید پھیلاتا پھرتا ہے۔

(۲۷۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور سلام پھیر کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو۔ کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ اس نے گھر کا دروازہ بند کر کے پردہ چھوڑ کر اپنی بیوی سے خلوت کی پھر باہر آ کر کہتا پھرتا ہے میں نے اپنی بیوی سے ایسا ایسا کیا۔ لوگ خاموش ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کیا کوئی عورت باہر آ کر خلوت کے راز افشا کرتی ہے، یہ سن کر ایک جوان عورت گھٹنوں کے بل اونچی ہوئی تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ لیں اور اس کی بات سن لیں۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! مرد و عورت سب اس قسم کی باتیں کرتے ہیں فرمایا جانتے ہو ان کی کیا مثال ہے جو ایسا کرتے ہیں وہ اس شیطانی اور شیطاننی کی طرح ہیں جو سر بازار سب کے سامنے ہمبستری کریں۔ احمد میں حضرت اسماء بنت یزید والی حدیث اس کی مانند ہے۔

دُبر میں صحبت کی ممانعت

(۲۷۹۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی دُبر میں صحبت کرنے والا ملعون ہے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا جس نے اپنی عورت کی دُبر میں صحبت کی۔

(۲۷۹۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حالتِ حیض میں یا عورت کی دُبر میں صحبت کی یا کسی کاہن کی تصدیق کی اس نے اس کا انکار کیا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترا ہے۔ ابوداؤد نے کہا وہ اس سے الگ ہو گیا جو آپ پر اُتارا گیا ہے۔

(۲۸۰۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کی دُبر میں صحبت سے منع کیا۔

(۲۸۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عورتوں سے ان کے چوتڑوں میں یا دبر میں صحبت نہ کرو۔

(۲۸۰۲) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو عورت کی دُبر میں صحبت کرتا ہے کہ یہ چھوٹی لواطت ہے۔

(۲۸۰۳) حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ عورتوں سے ان کے چوتڑوں میں صحبت نہ کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔

٧/٢٨٠٤ ـ وعَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا يَنْظُرُ اللّهُ إلى رَجُلٍ أتى رَجُلاً أوِ امْرَأةً في الدُّبرِ. رَواهُ التِّرْمذيُّ وقالَ حَدِيثٌ غريبٌ.

٨/٢٨٠٥ ـ وعَنْ جابِرٍ أنَّ يَهُودَ كانَتْ تَقولُ: إذا أُتِيَتِ المَرْأةُ مِنْ دُبُرِها ثُمَّ حَمَلَتْ كانَ ولدُها أحْوَلَ، قالَ فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ [البقرة: ٢٢٣]. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ النَّسائي، وزادَ مُسْلمٌ: إنْ شاءَ مُجبِّيَةً وإنْ شاءَ غيْرَ مُجبِّيَةٍ غيْرَ أنَّ ذلِكَ في صِمامٍ واحِدٍ.

٩/٢٨٠٦ ـ وعَنْ أمّ سَلمَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ في قَولِهِ تَعالى: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ [البقرة: ٢٢٣] يَعْنِي صِماماً واحِداً. رَواهُ أحمَدُ والتِّرْمذيُّ وقالَ حَديث حَسَنٌ.

١٠/٢٨٠٧ ـ وعَنها أيْضاً قالتْ: لمّا قَدِمَ المُهاجِرونَ المَدِينَةَ على الأنْصارِ تَزَوَّجُوا مِنْ نِسائِهِمْ، وكانَ المُهاجِرُونَ يُجبُّونَ، وكانَتْ الأنصارُ لا تُجبِّي فأرادَ رَجُلٌ امْرَأتَهُ مِنَ المُهاجِرِينَ على ذَلِكَ، فأبَتْ عليهِ حَتّى تَسْألَ النبيَّ ﷺ قالَ فأتَتْهُ، فاسْتَحْيَتْ أنْ تَسالَهُ فَسَألَتهُ أمُّ سَلمَةَ فنَزَلَتْ: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾. وقالَ لا إلاَّ في صِمامٍ واحِدٍ. رَواهُ أحمَدُ ولأبي داوُدَ هذا المعْنَى مِنْ رِوايةِ ابْنِ عَبّاسٍ.

١١/٢٨٠٨ ـ وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ: جاءَ عمَرُ إلى النَّبيِّ ﷺ فقالَ يا رسُولَ اللّهِ هَلَكْتُ، قالَ وما الذِي أهلَكَكَ؟ قالَ حَوَّلْت رَحْلِي البارِحَةَ، فلَمْ يَرُدَّ عَليهِ بِشَيْءٍ قالَ فأوحى اللّهُ إلى رسُولِه هذِهِ الآيَةَ ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ [البقرة: ٢٢٣] أقْبِلْ وَأدْبِرْ، واتَّقُوا الدُّبَرَ والحَيْضَةَ. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمذيُّ وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

١٢/٢٨٠٩ ـ وعَنْ جابِرٍ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: اسْتَحْيُوا فإنَّ اللّهَ لا يَستَحْيي مِنَ الحَقِّ لا يَحِلُّ مَأتَاكَ النِّساءَ في حُشُوشِهِنَّ. رواهُ الدَّارَقُطنيُّ.

١٥ ـ بابُ إحسانِ العشْرَةِ وبيانِ حقِّ الزَّوجَيْنِ

١/٢٨١٠ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ إنَّ المَرْأةَ كالضِّلَعِ إنْ ذَهَبْتَ تُقيمها كَسَرْتَها، وإنْ تركْتَها اسْتَمْتَعْتَ بِها على عِوَجٍ. وفي لفظٍ: اسْتَوصُوا بالنِّساءِ، فإنَّ المَرْأةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وإنَّ أعْوَجَ شَيْءٍ في الضِّلَعِ أعْلاهُ، فإنْ ذَهَبْتَ تُقيمُه كَسَرْتَه، وإنْ تركْتَه لَمْ يَزَلْ أعْوَجَ، فاستَوصُوا بالنساءِ. متّفَق عَليهما.

٢/٢٨١١ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ لا يَفْرِكْ مؤمِنٌ مؤمِنَةً إنْ كَرِهَ مِنْها خُلقاً رَضِيَ مِنْها آخرَ. رَواه أحمَد ومسْلِمٌ.

(۲۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو نہیں دیکھے گا جس نے مرد سے بدکاری کی یا عورت سے اس کی دُبر میں صحبت کی۔

(۲۸۰۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودی کہا کرتے تھے، جب عورت سے پیچھے کی طرف سے فرج میں صحبت کی جائے اور وہ حاملہ ہو جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے اس پر نِسَاءُ کُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الآیۃ اُتری۔ مرد اگر چاہے تو عورت کو اوندھا کر کے اور چاہے تو سیدھا کر کے ہر حالت میں صحبت کر سکتا ہے مگر سوراخ ایک ہی ہو (فرج ہو)۔

(۲۸۰۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نِسَاءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی تفسیر میں فرمایا یعنی ایک ہی سوراخ ہو۔

(۲۸۰۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب مہاجر انصار کے پاس مدینہ آئے تو ان کی عورتوں سے انہوں نے نکاح کیے۔ مہاجر اوندھی کر لیتے تھے اور انصار نہیں کرتے تھے پھر ایک مہاجر نے اپنی عورت کو اوندھا کر کے اس سے صحبت کرنی چاہی۔ عورت نے انکار کیا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لے۔ پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور پوچھنے سے شرمائی چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اس پر نِسَاءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ الآیۃ۔ اتری آپ نے فرمایا صرف ایک ہی سوراخ میں (فرج میں) ابوداؤد میں اس معنی کی حدیث حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے ہے۔

(۲۸۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہلاک ہو گیا۔ پوچھا کیوں؟ عرض کی کل میں نے اپنی سواری اُلٹ دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نِسَاءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ اتری۔ یعنی صحبت خواہ آگے سے کرو خواہ پیچھے سے لیکن دُبر سے اور حیض کی حالت میں فرج سے بھی بچو۔

(۲۸۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرم کرو۔ یاد رکھو اللہ حق سے نہیں شرماتا۔ عورتوں کی چوتڑوں میں صحبت حلال نہیں۔

حسنِ معاشرت اور حقوقِ زوجین

(۲۸۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا یقین جانو عورت پسلی کی طرح ہے اگر اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی اور اگر ٹیڑھا ہی چھوڑ دو گے تو اس سے فائدہ اُٹھا لو گے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو دیکھو عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور پسلی میں سب سے ٹیڑھا حصہ اس کا اگلا سرا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھا ہی رہے گا پس عورتوں سے بھلائی سے پیش آؤ۔

(۲۸۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن مرد کسی مومن عورت سے بغض نہ رکھے اگر اسے اس کی کوئی عادت ناپسند ہے تو دوسری عادت پسند ہو گی۔

٢٨١٢/ ٣ ـ وَعَنْ عائشةَ قالتْ: كُنْت أَلْعَبُ بالبَناتِ عِندَ رسُولِ اللّهِ ﷺ في بَيْتِهِ وهُنَّ اللُّعَبُ، وكانَ لي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي وكانَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ معه فَيُسَرِّبُهُنَّ إليَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي. متَّفَق عَلَيهِ.

٢٨١٣/ ٤ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ أَكْمَلُ المُؤمِنِينَ إيماناً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً وَخِيارُكُمْ خِيَارُكُم لِنِسائِهِمْ. رَواهُ أحمَدُ والترمذيُّ وصحَّحهُ.

٢٨١٤/ ٥ ـ وعَنْ عائشةَ قالتْ: قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأهلِهِ، وأنا خَيرُكُمْ لأهلِي. رَواهُ التِّرمذي وصحَّحهُ.

٢٨١٥/ ٦ ـ وعَنْ أُمِّ سلَمةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: أيُّما امْرَأَةٍ ماتَتْ وزَوجُها رَاضٍ عَنْها دَخلَتِ الجَنَّةَ. رواهُ ابنُ ماجه والتِّرمذيُّ وقالَ حَدِيثٌ حسن غَرِيبٌ.

٢٨١٦/ ٧ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ إذَا دَعا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إلى فِرَاشِهِ فأبَتْ أنْ تَجِيءَ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْها لعنَتْها المَلائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ. مُتَّفقٌ عليهِ.

٢٨١٧/ ٨ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لو كُنْتَ آمِراً أحَداً أنْ يَسْجُدَ لأحدٍ لأمَرْت المَرْأَةَ أَنْ تَسْجدَ لِزَوجِها. رَواهُ التِّرمِذيُّ وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٢٨١٨/ ٩ ـ وعَنْ أنس بْنِ مالِكٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا يَصْلح لِبَشَرٍ أنْ يَسْجدَ لِبَشَرٍ، ولَو صَلَحَ لِبَشَر أَنْ يَسْجدَ لِبَشَرٍ لأمَرْت المَرْأَةَ أَنْ تَسْجدَ لزَوجِها مِنْ عِظَمِ حقِّهِ علَيْها، والذي نَفْسي بِيدِهِ لو كانَ مِنْ قَدَمِهِ إلى مَفْرَقِ رَأسِهِ قرْحَةٌ تَنْبَجِس بالقيح والصَّدِيدِ ثمَّ اسْتَقْبَلَته تَلْحَسه ما أَدَّتْ حَقَّه. رَواهُ أحمَد.

٢٨١٩/ ١٠ ـ وعَنْ عائشةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لَو أَمَرْت أحداً أنْ يَسْجدَ لأحَدٍ لأمَرْت المَرْأَةَ أنْ تَسْجدَ لِزَوجِها ولو أنَّ رَجلاً أَمَرَ امْرَأتَهُ أنْ تنْقلَ مِنْ جَبَلٍ أحمَرَ إلى جَبَلٍ أسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أسْوَدَ إلى جَبَلٍ أحمَرَ، لكانَ نَولهُا أَنْ تَفْعَلَ. رَواهُ أحمَد وابْنُ ماجَه.

٢٨٢٠/ ١١ ـ وعَنْ عبْدِ اللّهِ بْن أبي أوْفى قالَ: لمَّا قَدِمَ معَاذٌ مِنَ الشام سَجَدَ للنبيِّ ﷺ فقالَ ما هذا يَا معَاذُ؟ قالَ أتَيْت الشَّامَ فَوَافَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لأسَاقِفَتِهِم وبَطَارِقَتِهِم فَوَدَدْت في نَفْسِي أَنْ أفعَلَ ذلِكَ لَكَ، فقالَ رسول اللّهِ ﷺ فَلا تَفْعلُوا فإنِّي لَو كنت آمِراً أحَداً أنْ يَسجدَ لِغيرِ اللّهِ لأمَرْت المَرأَةَ أن تسجدَ لِزَوجِها والذِي نَفس محمَّدٍ بيَدِهِ لا تُؤدِّي المرأَة حَقَّ رَبِّها حتَّى تُؤدِّي حَقَّ زَوجِها ولَو سَأَلَها نَفسَها وَهي على قَتَبٍ لم تمنَعه. رَواه أحمد وابْنُ ماجَه.

(۲۸۱۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کے گھر میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ جب آپ تشریف لاتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپ جایا کرتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیج دیتے اور وہ میرے ساتھ آ کر کھیلتیں۔

(۲۸۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے کامل مومن وہ ہے جو سب سے اچھی عادتوں والا ہے اور تم میں بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں کے حق میں بہترین ہو۔

(۲۸۱۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لیے بہترین ہے اور میں بھی اپنی بیویوں کے لیے بہترین ہوں۔

(۲۸۱۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت مر جائے اور اس کا شوہر اس سے راضی تھا وہ جنتی ہے۔

(۲۸۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب کوئی مرد اپنی بیوی کو خلوت کے لیے بلائے اور وہ نہ آئے اور شوہر اس سے ناراض ہو کر رات گزارے تو ایسی عورت پر فرشتے صبح تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

(۲۸۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(۲۸۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بشر کو کسی بشر کے لیے سجدہ کرنا لائق نہیں۔ اگر کسی بشر کے لیے جائز ہوتا کہ کسی بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کیونکہ اس پر اس کے شوہر کا بہت بڑا حق ہے۔ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر شوہر سراپا زخم بن جائے اور اس سے پیپ بہہ رہی ہو اور عورت اسے چاٹ جائے تو بھی اس کا حق ادا کرنے سے قاصر رہے گی۔

(۲۸۱۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حکم کرے کہ سرخ پہاڑ سے سیاہ پہاڑ تک اور سیاہ پہاڑ سے سرخ پہاڑ تک پتھر ڈھوتی رہے تو اسے تعمیل حکم واجب ہے۔

(۲۸۲۰) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ شام سے آئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ! یہ کیا؟ عرض کی میں شام گیا تھا، میں نے دیکھا لوگ اپنے بزرگوں اور پادریوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کروں گا۔ فرمایا (ایسا) نہ کرو۔ اگر میں کسی کو غیر اللہ کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اس کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے عورت اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے شوہر کا حق نہ ادا کرے اگر شوہر کو اس کے نفس کی خواہش ہو تو اس میں مزاحمت نہ کرے اگرچہ وہ پالانِ شتر پر سوار ہو۔

١٢/٢٨٢١ ـ وعَنْ عَمْرِو بنِ الأحْوَصِ أنّه شَهِدَ حَجَّةَ الوَداعِ مَعَ النبيّ ﷺ فَحَمدَ اللّهَ وأثنى عَلَيْهِ وذكّرَ ووَعَظَ، ثم قالَ استوصُوا بالنِّساءِ خيْراً فإنّما هنّ عِنْدَكُمْ عوانٌ ليْسَ تَمْلِكون مِنهُنَّ شَيْئاً غيْرَ ذلِكَ إلاّ أنْ يَأتِينَ بفاحِشَةٍ مُبيّنَةٍ فإنْ فَعَلْنَ فاهجُروهُنَّ في المَضاجِعِ واضربوهُنَّ ضَرْباً غيْرَ مُبَرّحٍ، فإنْ أطَعْنَكُمْ فَلا تَبغُوا عليْهِنَّ سَبيلاً. إنَّ لكُمْ مِنْ نِسائِكُمْ حَقّاً، ولِنِسائِكُمْ عَليْكُمْ حَقّاً، فأمّا حَقّكُمْ على نِسائِكُمْ فلا يُوطِئْنَ فُرُشكُمْ مَنْ تَكْرهونَ ولا يَأذنَّ في بُيوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهونَ ألا وَحقهُنَّ عَلَيْكُمْ أنْ تُحسِنوا إلَيْهِنَّ في كِسْوَتِهِنَّ وطعامِهِنَّ. رَواهُ ابْنُ ماجه والترمِذيُّ وصَحّحَهُ وهُوَ دَليلٌ على أنَّ شهادَتَهُ عليها بالزّنا لا تُقْبَلُ لأنّهُ شَهِدَ لِنَفْسِهِ بِتركِ حَقّهِ والجِنايَةِ عَلَيْهِ.

١٣/٢٨٢٢ ـ وعَنْ معَاوِيَةَ القُشَيْرِيّ أنَّ النبيَّ ﷺ سَأله رَجُلٌ ما حَقُّ المَرْأةِ على الزّوجِ؟ قالَ تُطْعِمها إذَا طَعِمْتَ، وتَكْسوها إذا اكْتَسَيْتَ، ولا تَضرِبِ الوَجهَ، ولا تُقَبّحْ وَلا تَهجُرْ إلاّ في البَيْتِ. رَواهُ أحمَدُ وأبو داوُدَ وابنُ ماجَه.

١٤/٢٨٢٣ ـ وعَنْ مُعاذِ بْنِ جَبَلٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ أنْفِقْ على عِيالِكَ مِنْ طَوْلِكَ، وَلا تَرْفَع عَنهمُ عَصاكَ أبداً وأخِفْهُم في اللّهِ. رَواهُ أحمَدُ.

١٥/٢٨٢٤ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ لا يَحلُّ لِلمَرْأةِ أنْ تَصومَ وَزَوجُها شاهِدٌ إلاّ بإذْنِهِ. مُتّفَق عَليهِ. وفي رِوايةٍ: لا تَصُومُ امرَأةٌ وزَوجُها شاهِدٌ يَوماً مِن غيرِ رَمَضانَ إلاّ بإذْنِهِ. رَواهُ الخَمسَةُ إلا النّسائيّ وهُوَ حُجّةٌ لِمَن يَمْنَعُها مِن صَومِ النّذْرِ وإنْ كانَ مُعَيّناً إلاّ بإذْنِهِ.

١٦ ـ بابُ نَهيِ المسافِرِ أنْ يَطْرُقَ أهلَهُ بِقُدُومِهِ ليلاً

١/٢٨٢٥ ـ عَن أنَسٍ قالَ: إنَّ النبيَّ ﷺ كانَ لا يَطْرُقُ أهلَهُ لَيلاً وكانَ يَأتِيهِمْ غُدْوَةً أو عَشيّةً.

٢/٢٨٢٦ ـ وعَنْ جابرٍ أنّ النبيَّ ﷺ قالَ إذا أطالَ أحَدُكمْ الغَيْبَةَ فَلا يَطْرُقْ أهلَهُ لَيْلاً.

٣/٢٨٢٧ ـ وعنْ جابر قالَ: كُنّا مَعَ النبيّ ﷺ في غَزْوَةٍ فَلمّا قَدِمْنا ذَهَبْنا لِنَدْخُلَ فقالَ أمهلوا حتّى نَدْخُلَ لَيلاً أي عِشاءً لِكَي تَمْتَشِطَ الشّعِثَةُ وتَسْتَحِدَّ المُغيبَةُ. مُتّفَقٌ عَلَيْهِنّ.

٤/٢٨٢٨ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ: نَهى نبيُّ اللّهِ ﷺ أنْ يَطْرُقَ الرّجُلُ أهلَهُ لَيلاً يَتَخَوّنَهُمْ أو يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ: رَواهُ مُسلِمٌ.

(۲۸۲۱) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور وعظ ونصیحت کے بعد فرمایا عورتوں سے بھلائی سے پیش آؤ کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں تم ان کے بجز اس قید (نکاح) کے کسی چیز کے مالک نہیں ہو مگر یہ کہ وہ کھلی بے حیائی کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں ان کے بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں معمولی مار سے مارو۔ پھر اگر وہ تمہاری فرمانبرداری کریں تو ان پر زیادتی نہ کرو۔ یاد رکھو تم پر تمہاری عورتوں کا حق ہے اور عورتوں پر تمہارا حق ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی کو نہ آنے دیں، جس کو تم نہیں پسند کرتے اور نہ انہیں تمہارے گھروں میں آنے کی اجازت دیں اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ ان کے نان ونفقہ میں ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس مسئلے کی دلیل ہے کہ مرد کی عورت پر زنا کی گواہی نا قابل قبول ہے کیونکہ اس نے اپنے لیے اپنے ترکِ حق کی گواہی دی چنانچہ گناہ اسی کا ہے۔

(۲۸۲۲) حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا کہ عورت پر شوہر کا کیا حق ہے؟ فرمایا جب کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے منہ پر نہ مارو، برا بھلا نہ کہو اور صرف گھر ہی میں چھوڑ دو۔

(۲۸۲۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل وعیال پر دولت خرچ کرو، ان کو ادب سکھانے کے لیے لکڑی سے بے نیاز نہ ہو اور انہیں اللہ کے بارے میں ڈراتے رہو۔

(۲۸۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر بیوی کو علاوہ رمضان کے روزہ رکھنا حلال نہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر اس کی موجودگی میں بیوی علاوہ رمضان کے ایک بھی روزہ نہ رکھے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس کی حجت ودلیل ہے جو کہتا ہے شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نذر کے روزے بھی نہ رکھے اگر چہ وہ معین ہوں۔

سفر سے رات کو واپس آئے تو اپنے گھر آنے کی پہلے اطلاع دے

(۲۸۲۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنے گھر والوں میں نہیں آتے تھے بلکہ صبح کو یا شام کو آتے تھے۔

(۲۸۲۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی عرصہ دراز تک باہر رہے تو وہ اپنے گھر والوں میں رات کو نہ آئے۔

(۲۸۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو ہم نے (گھروں میں) جانے کا ارادہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو رات میں عشاء کے وقت گھروں میں جانا تا کہ بکھرے بالوں والی کنگھی کرلے اور غیر حاضر شوہر والی عورت اُسترا کرلے (صفائی کر کے نہا دھو کر کپڑے بدل لے)۔

(۲۸۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں میں رات میں آنے سے منع فرمایا کہ ان کی خیانت یا لغزشیں ٹٹولی جائیں۔

١٧ ـ بابُ القَسْمِ للبِكْرِ والثيبِ الجَدِيدَتَيْن

٢٨٢٩/ ١ ـ عَنْ أمّ سَلمَةَ أنَّ النبيّ ﷺ لَمّا تَزَوّجها أقامَ عِندَها ثَلاثَةَ أيّام وقالَ إنّهُ لَيْسَ بِكِ هَوانٌ على أهلِك، فإنْ شِئْتِ سَبّعْت لكَ، وإنْ سَبّعْت لكِ سَبَّعْتُ لِنِسائي. رَواهُ أحمَدُ ومُسلِمٌ وأبُو داوُدَ وابنُ ماجَه، ورَواهُ الدّارَقُطنيُّ ولفظُهُ: انّ النبيّ ﷺ قالَ لها حِينَ دَخَلَ بِها لَيسَ بِكِ على أهلِكِ هَوان إن شِئتِ أقَمْت عِندَكِ ثلاثاً خالِصَةً لكِ وإنْ شِئْتِ سَبّعت لكِ وسبعت لنسائي قالت تُقيمُ مَعي ثَلاثاً خالِصةً.

٢٨٣٠/ ٢ ـ وعَنْ أبي قِلابَةَ عَنْ أنَسٍ قالَ: مِنَ السُّنَّةِ إذا تَزَوَّجَ البِكْرَ على الثَّيِّبِ أقامَ عِندَها سَبْعاً، ثمّ قَسَمَ وإذا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أقامَ عِندَها ثلاثاً، ثمّ قَسَمَ قالَ أبُو قِلابَةَ وَلو شِئْت لَقُلْت إنّ أنَساً رَفَعَه إلى رسُولِ اللّهِ ﷺ. أخْرَجاهُ.

٢٨٣١/ ٣ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ: سمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ يقُول لِلْبِكْرِ سَبْعَة أيّام وَللثَّيِّبِ ثلاثٌ، ثمّ يعُودُ إلى نِسائِهِ. رَواهُ الدّارقطنيُّ.

٢٨٣٢/ ٤ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ: لمّا أخَذَ النبيُّ ﷺ صَفِيَّةَ أقامَ عِندَها ثلاثاً وكانَتْ ثَيِّبا، رَواهُ أحمَدُ وأبُو داوُدَ.

١٨ ـ بابُ ما يَجِبُ فيهِ التعديلُ بينَ الزَّوجَاتِ وما لا يَجِبُ

٢٨٣٣/ ١ ـ عَنْ أنَسٍ قالَ: كانَ للنبي ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ وكانَ إذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لا يَنْتَهي إلى المَرْأةِ الأولى إلى تِسْع فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ في بَيْتِ التي يأتِيها. رَواهُ مُسلمٌ.

٢٨٣٤/ ٢ ـ وعَنْ عائِشَةَ قال: كانَ رسُولُ اللّهِ ﷺ ما مِنْ يَوم إلاّ وهوَ يَطُوفُ عَلَيْنا جَميعاً امْرَأةً امْرَأة فَيَدْنُو وَيَلْمَسُ مِنْ غَيْرِ مَسِيس حتّى يُفْضِيَ إلى التي هوَ يَومُها فَيَبِيت عِندَها. رواهُ أحمَدُ وأبُو داوُدَ بِنَحوِهِ. وفي لفظ: كانَ إذَا انْصَرَفَ مِنَ صَلاةِ العَصْرِ دَخَلَ على نِسائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إحْداهنَّ. متَّفَقٌ عليهِ.

٢٨٣٥/ ٣ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ كانَتْ لهُ امْرأتانِ يَميلُ لإحْدَاهما على الأُخْرَى جاء يَومَ القِيامَةِ يجرُّ أحَدَ شِقَّيْهِ سَاقِطاً أو مائِلاً. رَواهُ الخَمسةُ.

٢٨٣٦/ ٤ ـ وعَنْ عائشةَ قالتْ: كانَ رسُولُ اللّهِ ﷺ يَقْسِمُ فيَعْدِلُ ويقُولُ: اللّهُمَّ هذا قَسْمِي فِيما أمْلِكُ فلا تَلُمْني فِيما تَمْلِكُ ولا أمْلِكُ. رواهُ الخَمْسةُ إلا أحمد.

٢٨٣٧/ ٥ ـ وعَن عمرَ قالَ: قُلت يا رسُولَ اللّهِ لو رَأيْتَنِي ودَخَلت على حَفْصَةَ،

کنواری اور غیر کنواری دلہن کے لیے تقسیم (باری مقرر کرنا)

(۲۸۲۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا تو ان کے پاس تین دن رہے اور فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسا معاملہ نہ کروں گا جس سے تمہاری عزت میں فرق آئے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن گزاروں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ہر بیوی کے پاس ایک ایک ہفتہ رہنا ہوگا۔ دارقطنی کے الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے فرمایا میں، تمہارے استخفاف والا کوئی کام نہیں کروں گا اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس تین دن خصوصیت کے ساتھ ٹھہر جاؤں اور اگر چاہو تو ایک ہفتہ ٹھہر جاؤں۔ پھر سب بیویوں کے پاس ایک ایک ہفتہ ٹھہروں۔ انہوں نے عرض کی۔ آپ ﷺ خاص میرے لیے تین دن ٹھہر جائیے۔

(۲۸۳۰) ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا جب کنواری عورت سے غیر کنواری عورتوں پر شادی کی جائے تو سنت یہ ہے کہ اس کے پاس سات دن ٹھہرے پھر باری مقرر کر دے اور جب غیر کنواری عورت سے شادی کی جائے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے پھر باری مقرر کر دے حضرت ابوقلابہ کا بیان ہے کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث مرفوع بیان کی ہے۔

(۲۸۳۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کنواری کے پاس سات دن اور غیر کنواری کے پاس تین دن ٹھہر کر باری مقرر کر دے۔

(۲۸۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے پاس تین دن ٹھہرے کیونکہ وہ ثیبہ تھیں۔

کن باتوں میں بیویوں میں برابری واجب ہے اور کن میں نہیں

(۲۸۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی نو بیویاں تھیں اور ایک سے لے کر نو تک سب کے پاس باری باری ٹھہرتے تھے۔ پھر سب عورتیں ہر رات باری والی عورت کے گھر میں (کچھ دیر کے لیے) جمع ہو جاتی تھیں۔

(۲۸۳۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سب میں سے روزانہ ایک ایک کے پاس تشریف لاتے۔ بلاصحبت کے مباشرت کرتے اور قریب آتے تھے پھر جس کی باری ہوتی اس کے پاس تشریف لے جاتے اور اسی کے پاس رات گزارتے تھے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ عصر کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو امہات المومنین کے پاس تشریف لا کر ہر ایک سے قریب ہوتے تھے۔

(۲۸۳۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کی دو بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک کے مقابلے میں دوسری کی طرف مائل ہو جائے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اپنے ایک فالج زدہ یا جھکے ہوئے پہلو کو گھسیٹتا ہوا ہوگا۔

(۲۸۳۶) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ تقسیم میں برابری کا خیال رکھتے تھے اور یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! یہ تو ان چیزوں کی تقسیم ہے جو میرے اختیار میں ہیں اور جس بات میں تجھے اختیار ہے مجھے نہیں اس میں مجھے ملامت نہ فرما۔

(۲۸۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا اچھا ہوتا کہ آپ ﷺ مجھے اس حال میں دیکھ لیتے

فقلت لها لا يغُرَّنَّكِ أنْ كانَتْ جَارَتُكَ أَوضَأَ مِنْكِ وأَحَبَّ إلى النبيِّ ﷺ يُريدُ عائشةَ فَتَبَسَّمَ النبيُّ ﷺ. متَّفقٌ عليهِ.

٦/٢٨٣٨ ـ وعَنْ عائشةَ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ كانَ يَسْأَلُ في مَرَضِهِ الذِي ماتَ فِيهِ أَيْنَ أَنا غَداً أَيْنَ أنا غَداً؟ يُرِيدُ يَومَ عائشةَ، فأذِنَ لهُ أزواجُهُ يكُونُ حيثُ شاءَ، فكانَ في بَيْتِ عائشةَ حتَّى ماتَ عِندَها متَّفقٌ عَليهِ.

٧/٢٨٣٩ ـ وعَنْ عائِشةَ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ إذا أرادَ أنْ يَخرجَ سَفَراً أقْرَعَ بَيْنَ أزْواجِهِ فأيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهمها خرجَ بِها مَعَه متَّفقٌ عليهِ.

١٩ ـ بابُ المرأةِ تَهبُ يومَها لِضُرَّتِها أو تُصالِحُ الزَّوجَ على إسْقاطِهِ

١/٢٨٤٠ ـ عَنْ عائشةَ أنَّ سَودةَ بنْتِ زَمْعَةَ وهَبَتْ يَومَها لعائشةَ وكانَ النبيُّ ﷺ يقْسِمُ لعائشةَ يَومَها ويَومَ سَودةَ. متَّفقٌ عَليهِ.

٢/٢٨٤١ ـ وعَنْ عائشةَ في قولِهِ تعالى: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [النساء: ١٢٨]. قالتْ هِيَ المَرْأةُ تكُونُ عِندَ الرَّجُلِ لا يَسْتكثِرُ منها فيُرِيدُ طَلاقها ويتَزَوَّج غيْرَها تقُولُ لهُ أمْسِكني ولا تطَلِّقْني ثمَّ تَزوج غيْري وأنْتَ في حِلٍّ مِنَ النَّفقَةِ عليَّ والقَسْمِ لي، فذلِكَ قولهُ تعالى: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَٱلصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ [النساء: ١٢٨]. وفي روايَةٍ قالتْ: هُوَ الرَّجلُ يرَى مِنَ امْرَأتِهِ ما لا يعْجِبهُ كِبَراً أو غَيْرَه فيُريدُ فِرَاقَها فتقولُ أمْسكني واقْسِمْ لي ما شِئتَ قالتْ فلا بأسَ إذَا تَرَاضَيا متَّفقٌ عَليهِما.

٣/٢٨٤٢ ـ وعنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ: كانَ عِندَ رسُولِ اللّهِ ﷺ تِسْعٌ، وكانَ يَقْسمُ لثمانٍ ولا يَقْسِم لِوَاحِدَةٍ، قالَ عطاءٌ التي لا يَقْسِم لها صَفِيَّةُ بِنْت حييٍّ بْنِ اخطَبَ. رَواهُ أحمدُ ومسلمٌ والتي ترك القَسْمَ لها يَحْتَمِل أنْ يَكُونَ عَنْ صُلْحٍ ورِضاً مِنها ويَحْتَمِل أنّه كانَ مَخْصوصاً بعَدَمِ وجُوبِهِ عليهِ لِقَولِهِ تعالى: ﴿تُرْجِى مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ﴾ [الأحزاب: ٥١] الآيَةَ.

جب کہ میں نے (اپنی صاحبزادی) حفصہ کو جا کر کہا تھا کہ تم دھوکا نہ کھا جانا۔ تمہاری پڑوسن تو تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہیں۔ ان کی مراد حضرت عائشہ ؓ تھیں، اس پر آپ ﷺ مسکرانے لگے۔

(۲۸۳۸) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مرض الموت میں پوچھتے تھے میں کل کہاں ہوں گا، کل کس کی باری ہوگی۔ آپ ﷺ حضرت عائشہ ؓ کی باری کے خواہش مند تھے چنانچہ امہات المومنینؓ نے آپ کو اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں رہیں لہٰذا آپ ﷺ تا دمِ واپسیں حضرت عائشہ ؓ ہی کے پاس رہے۔

(۲۸۳۹) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو امہات المومنینؓ کے درمیان قرعہ ڈالا کرتے تھے جس کا نام نکل آتا اس کو ساتھ لے کر روانہ ہو جایا کرتے تھے۔

باری کا ہبہ کرنا، شوہر سے باری ختم کرنے پر صلح کرنا

(۲۸۴۰) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا کہ حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ نے اپنی باری حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کو ہبہ کر دی تھی۔ آپ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ان کی اور حضرت سودہ ؓ کی باری کے دن رہا کرتے تھے۔

(۲۸۴۱) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا الایۃ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اس سے وہ عورت مراد ہے جو کسی کے نکاح میں ہو اور مرد اس کے پاس کثرت سے آمد و رفت نہ رکھے اور اسے طلاق دینا چاہتا ہو اور کسی اور عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو وہ مرد سے کہے کہ آپ مجھے طلاق نہ دیجیے اور اپنے پاس ہی رہنے دیجیے اور دوسری عورت سے شادی کر لیجیے۔ میں نے آپ کو اپنا نان و نفقہ اور باری معاف کر دی۔ اللہ پاک نے فرمایا فلا جناح علیھما الآیۃ یعنی اس طرح صلح کرنے میں کوئی حرج نہیں اور صلح بہتر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی میں کوئی ناپسند بات دیکھتا ہے مثلاً بڑھاپا وغیرہ اور اسے علیحدہ کرنا چاہتا ہے وہ درخواست کرتی ہے کہ آپ مجھے اپنے نکاح میں رہنے دیجیے اور جو چاہیں میری باری رکھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں پھر جب دونوں راضی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۸۴۲) حضرت ابنِ عباس ؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کی (بہ یک وقت) نو ازواج مطہرات تھیں۔ آپ ﷺ آٹھ کی تو باری مقرر کرتے تھے اور ایک کی باری نظر انداز کر دیتے تھے۔ حضرتِ عطاء کا قول ہے کہ وہ عورت جس کی باری آپ نظر انداز کر دیتے تھے حضرت صفیہ بنت حیی ؓ ہیں۔

فقہ الحدیث: کسی عورت کی باری کو نظر انداز کر دینا یا تو اس کی رضا سے تھا یا پھر رسول اللہ ﷺ پر تقسیم واجب نہیں تھی جیسا کہ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ الآیۃ سے ثابت ہوتا ہے (اور یہ آپ کی خصوصیت تھی۔ حضرت عطاء کے قول کا یہ مطلب ہے کہ ایک دفعہ اپنی باری کا دن حضرت صفیہ ؓ نے بھی دے دیا تھا یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے باری معاف کر دی تھی ایسا تو حضرت سودہ ؓ ہی نے کیا تھا)۔

٣١ ـ كتاب الطلاق

١ ـ باب جوازه للحاجة وكراهته مع عدمها وطاعة الوالد فيه

١/٢٨٤٣ ـ عن عمر بن الخطاب: أن النبي ﷺ طلَّق حفصة ثم راجعها. رواه أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو لأحمد من حديث عاصم بن عمر.

٢/٢٨٤٤ ـ وعَنْ لَقِيطِ بنِ صَبْرَةَ قالَ: قُلْت يا رسولَ اللّهِ إنَّ لي امْرَأة، فذَكرَ مِنْ بذائها، قالَ: طَلقها، قُلْتُ: إنَّ لها صحْبَةً وَولداً؟ قالَ مُرْها أو قُلْ لها، فإنْ يَكُنْ فِيها خيرٌ سَتَفْعَلُ ولا تَضرب ظَعينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَتَكَ. رَواهُ أحمد وأبو داودَ.

٣/٢٨٤٥ ـ وعَنْ ثوبان قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ أيُّما امْرَأةٍ سَألتْ زَوجها الطَّلاقَ في غيْرِ ما بأسٍ فحَرَامٌ عَليها رَائحةُ الجَنَّةِ. رَواهُ الخمْسةُ إلا النَّسائي.

٤/٢٨٤٦ ـ وعَن ابْنِ عُمَر عنِ النبيِّ ﷺ قالَ أَبْغَضُ الحَلالِ إلى الله عزَّ وجلَّ الطَّلاقُ. رَواهُ أبو داوُد وابْنُ ماجَه.

٥/٢٨٤٧ ـ وعَنِ ابْنِ عمرَ قالَ: كانتْ تَحتي امْرَأةٌ أُحِبُّها وكانَ أبي يَكْرهُها، فأمَرَني أنْ أطَلِّقها فأبَيْت فذُكِر ذلكَ للنبيِّ ﷺ فقال يا عَبْدَ اللّهِ بْنَ عمرَ طَلِّق امْرأتَكَ. رَواهُ الخمْسَةُ إلاَّ النَّسائيّ وصحَّحَهُ التِّرمذيُّ.

٢ ـ باب النَّهي عَنِ الطَّلاقِ في الحيضِ وفي الطُّهرِ بعدَ أنْ يُجَامِعَها ما لم يَبِن حَمْلُها

١/٢٨٤٨ ـ عَنِ ابنِ عمَرَ أنَّهُ طَلَّقَ امْرَأته وَهِيَ حائِضٌ، فذَكَرَ ذلِكَ عُمَرُ للنبي ﷺ فقالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْها أو لِيُطَلِّقْها طاهِراً أو حامِلاً. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ البُخاري. وفي روايةٍ عَنهُ: أنَّهُ طَلقَ امْرَأَةً لهُ وَهيَ حائِضٌ. فذَكَرَ ذلكَ عمرُ للنَّبيِّ ﷺ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رسُولُ اللّهِ ﷺ ثمّ قالَ لِيُرَاجِعْها ثمَّ يُمْسِكْها حتَّى تَطْهُر ثمّ تَحِيضَ فتَطْهُر، فإنْ بَدَا لهُ أنْ يُطَلِّقَها

کتاب الطلاق (طلاق کے احکام)

ضرورت کے وقت طلاق کا جواز، بلاضرورت طلاق مکروہ ہے اور اس بارے میں آپ کی اطاعت

(۲۸۴۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تھی پھر رجوع فرمالیا تھا۔ یہ حدیث احمد میں حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(۲۸۴۴) حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے کہا یارسول اللہ! میری ایک بیوی بدزبان ہے (پھرانہوں نے اس کی بدزبانی کا ذکر کیا) فرمایا اسے طلاق دے دو۔ میں نے کہا وہ مدتوں سے میرے ساتھ رہتی ہے اور بچے بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سمجھاؤ کہ بدزبانی چھوڑ دے۔ اگر اس میں شرافت ہوگی تو بدزبانی چھوڑ دے گی اور اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مارو۔

(۲۸۴۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی عورت نے بلاوجہ اپنے شوہر سے طلاق مانگی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

(۲۸۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک حلال کاموں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ کام طلاق ہے۔

(۲۸۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مجھے اپنی ایک بیوی سے محبت تھی مگر میرے والد اس کو ناپسند کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دے دیا۔ میں نے ان کا حکم نہ مانا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ ابن عمر! اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔

حالتِ حیض میں طلاق دینے کی ممانعت اور اس طہر میں بھی جس میں صحبت کرلی ہو

(۲۸۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی ایک بیوی کو طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو حکم دو کہ رجوع کرلیں پھر طہر کی یا حمل کی حالت میں طلاق دیں۔ ان کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی ایک بیوی کو طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر ناراض ہوئے اور فرمایا وہ اس سے رجوع کرلے پھر اسے روک لے یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائے۔ پھر دوسرا حیض آکر پاک ہوجائے۔ پھر اگر اسے طلاق دینی ہی ہے تو

فليطلِّقها قبلَ أنْ يَمسَّها فتِلْكَ العِدَّةُ كما أمَرَ اللَّهُ تعالى. وفي لفظٍ: فتِلْكَ العِدَّةُ التي أمَرَ اللَّهُ أنْ يُطلَّقَ لها النساءُ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاّ التِّرمذيَّ، فإنّ لهُ مِنهُ إلى الأمر بالرَّجْعَةِ. ولمُسلم والنَّسائيِّ نَحْوُهُ، وفي آخِرِهِ قالَ ابْنُ عمْرٍو: قَرأَ النبيُّ ﷺ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ [الطلاق: ١] وفي روايةٍ مُتَّفقٍ عليها: وكانَ عَبدُ اللَّهِ طَلّقَ تطليقةً فحُسِبَتْ مِنْ طَلاقِها. وفي روايةٍ: كانَ ابْنُ عُمَرَ إذا سُئِلَ عَنْ ذلكَ قالَ لأحَدِهِمْ أما إنْ طلّقت امْرأتَكَ مَرّةً أو مَرّتَيْنِ فإنّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَني بهذا، وإنْ كُنْتَ طَلّقْت ثلاثاً فقَدْ حَرمَتْ عليْكَ حتّى تنكِحَ زوجاً غيْرَكَ وعصَيْتَ الله عزّ وجلّ فيما أمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلاقِ امْرأتِكَ. رواهُ أحمَدُ ومسلمٌ والنّسائي. وفي روايةٍ: أنّهُ طلّقَ امْرأته وهيَ حائضٌ تطْليقةً، فانطَلق عُمَرُ فأخبر النبيَّ ﷺ فقال لهُ النبيُّ ﷺ مُرْ عَبدَ اللَّهِ فلْيُراجعْها فإذا اغْتَسلت فليتْرُكها حتّى تحيضَ، فإذا اغْتَسلتْ مِنْ حيْضَتها الأخرى فلا يَمسَّها حتّى يُطلّقها وإنْ شاءَ أنْ يُمسكها فلْيُمسِكْها فإنّها العِدَّةُ الّتي أمَرَ اللَّهُ أنْ يُطَلَّقَ لها النّساءُ. رَواهُ الدّارقُطنيُّ وفيهِ تنبيهٌ على تَحْريمِ الوطءِ والطّلاقِ قبْلَ الغُسْلِ.

٢/٢٨٤٩ ـ وعَنْ عِكْرمةَ قالَ قالَ ابْنُ عَبّاسٍ الطّلاقُ على أرْبَعَةِ أوجُهٍ وجْهانِ حلالٌ ووجهانِ حرامٌ، فأمّا اللّذانِ هُما حلالٌ فأنْ يُطلّقَ الرّجُلُ امْرأتَهُ طاهِراً مِنْ غيْرِ جِماعٍ أو يطلّقها حاملاً مُسْتَبيناً حَمْلها، وأمّا اللّذانِ هُما حَرامٌ فأنْ يُطَلّقها حائضاً أو يُطَلّقَها عندَ الجماعِ لا يدْري اشْتَمَلَ الرّحِمُ عىى ولدٍ أمْ لا. رَواهُ الدّارقطنيُّ.

٣ ـ بابُ ما جاءَ في طلاقِ البتَّةَ وجَمْعِ الثلاثِ واختيارِ تفْرِيقِها

١/٢٨٥٠ ـ عَنْ رُكانَةَ بْنِ عَبدِ اللَّهِ أنّهُ طَلّقَ امْرأتَهُ سُهَيْمةَ البتةَ فأخبَرَ النبيَّ ﷺ بذلِكَ، فقالَ واللَّهِ ما أرَدْت إلاّ واحِدَةً؟، فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: واللَّهِ ما أرَدتَ إلاّ واحِدةً قالَ رُكانَةُ واللَّهِ ما أرَدْت إلاّ واحِدةً، فردَّها إليهِ رسُولُ اللَّهِ ﷺ وطَلّقها الثّانيةَ في زَمانِ عمَرَ بْنِ الخَطّابِ والثّالثَةَ في زَمَنِ عثْمانَ. رَواهُ الشّافِعيُّ وأبُو داودُ والدّارَقُطنيُّ. وقالَ قالَ أبو دَاوُدَ هذا حَدِيثٌ حَسَنٌ صحيحٌ.

٢/٢٨٥١ ـ وعَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ قالَ: لمّا لاعَنَ أخُو بَنِي عَجْلانَ امْرَأتَهُ قالَ يا رسُولَ اللَّهِ ظَلَمْتُها إنْ أمْسَكْتُها هِيَ الطّلاقُ وَهِيَ الطّلاقُ وَهيَ الطّلاقُ. رَواهُ أحمدُ.

٣/٢٨٥٢ ـ وعَنِ الحَسَنِ قالَ: حدَّثنا عبدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أنّهُ طَلّقَ امْرَأتَهُ تَطْليقةً وَهيَ حائِضٌ. ثمّ أرادَ أنْ يُتْبِعَها بتَطْليقَتَيْنِ آخِرتَيْنِ عِندَ القُرأيْنِ، فبلَغَ ذلِكَ رسُولَ اللَّهِ ﷺ فقالَ يا ابْنَ عُمرَ ما هكَذا أمَرَكَ اللَّهُ تعالىٰ إنّكَ قدْ أخطأتَ السُّنَّةَ، والسُّنَّةُ أنْ تَسْتَقْبِلَ

(پاک ہونے کے بعد) صحبت سے پہلے پہلے طلاق دے دیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عدت ہوگی۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں یہ وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا۔ مسلم اور نسائی میں اس کی مانند ہے اور اس حدیث کے آخر میں ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور نبی اکرم ﷺ نے (دلیل میں آیت پڑھ کر سنائی) یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنی "اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت میں طلاق دو۔" بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک طلاق دی اور اس کو شمار کر لیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس مسئلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ایک کو یہ جواب دیا اگر تم اپنی بیوی کو ایک یا دو بار طلاق دو (تو درست ہے) نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہی حکم دیا تھا اور اگر تین بار طلاق دو گے تو بیوی تم پر حرام ہو جائے گی۔ جب تک وہ تمہارے سوا کسی سے نکاح نہ کرے لیکن تم نے اپنی بیوی کو طلاق دینے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ ایک روایت میں ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں ایک طلاق دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پاس جا کر آپ ﷺ کو خبر کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ! عبداللہ رضی اللہ عنہ کو رجوع کرنے کا حکم دو جب وہ (حیض سے فارغ ہو کر) غسل کر لے تو وہ اس کو دوسرے حیض تک چھوڑے رکھے، پھر جب وہ اپنے دوسرے حیض سے بھی نہا لے تو ان سے صحبت نہ کرے اور طلاق دے دے اور اگر وہ اپنے پاس روکنا چاہتا ہے تو اس کو روک لے۔ یہ وہ عدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔

فقہ الحدیث: اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ حائضہ عورت سے پاکی کے بعد غسل سے پہلے صحبت حرام ہے اور طلاق بھی حرام ہے (اگر چہ بعض فقہاء نے اجازت دی ہے مگر نص کے مقابلہ میں قیاس ناقابل قبول ہے)۔

(۲۸۴۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا طلاق کی چار صورتیں ہیں، جن میں سے دو صورتیں حلال ہیں اور دو حرام۔ حلال صورتیں یہ ہیں کہ شوہر بیوی کو اس طہر میں طلاق دے جس میں صحبت نہ کی ہو۔ یا حالتِ حمل میں طلاق دے جب کہ حمل ظاہر ہو گیا ہو۔ حرام کی صورتیں یہ ہیں کہ شوہر بیوی کو حیض کی حالت میں یا اس طہر میں طلاق دے جس میں صحبت کر لی ہو اور اسے خبر نہ ہو کہ حمل قرار پایا ہے یا نہیں۔

طلاق بتہ، بیک وقت تین طلاقیں اور الگ الگ طلاق دینا

(۲۸۵۰) حضرت رکانہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاق بتہ دی۔ اس کی نبی اکرم ﷺ کو خبر ہو گئی۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! میری نیت ایک طلاق کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! کیا نیت ایک طلاق کی تھی؟ عرض کی اللہ کی قسم! میری نیت ایک ہی طلاق کی تھی چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں ان کی بیوی دلوا دی پھر انہوں نے عہد فاروقی میں دوسری اور عہد عثمانی میں تیسری طلاق دی۔

(۲۸۵۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب بنی عجلان کے ایک آدمی نے اپنی عورت سے لعان کیا تو کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں ظالم ہوں اگر اسے طلاق نہ دوں اسے طلاق ہے، اسے طلاق ہے اسے طلاق ہے۔

(۲۸۵۲) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تھی پھر انہوں نے اس کے بعد دو طہروں میں دوسری دو طلاقیں دینے کا ارادہ کیا۔ اس کی اللہ کے رسول ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابنِ عمر! اللہ نے تمہیں اس طرح حکم نہیں دیا تم نے خلاف سنت کام کیا ہے۔ سنت یہ ہے کہ ہر

الطُهرَ فَتطَلَّقَ لِكُلِّ قُرْءٍ، وقالَ فأمَرَنِي رسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَاجَعْتُها، ثمّ قالَ إذَا هِيَ طَهُرَتْ فَطَلِّقْ عِندَ ذلِكَ أو أمْسِكْ، فقلت يا رسُولَ اللَّهِ أرأيْتَ لو طَلَّقْتُها ثلاثاً أكانَ يَحِلُّ لي أن أرَاجِعَها؟ قالَ لا كانَتْ تَبِينُ منِكَ وتكُونُ مَعْصِيَةً. رواهُ الدّارقطنيُّ.

٤/٢٨٥٣ ـ وعَنْ حمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قالَ: قلت لأيُوبَ هَلْ عَلِمْتَ أحَداً قالَ في أمْرِكِ بِيَدِكِ انها ثلاثٌ إلاَّ الحَسَنَ قالَ لا، ثمّ قالَ اللّهُمّ غَفراً إلاَّ ما حدّثني قَتادةُ عَنْ كَثيرٍ مَولى ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ أبي سلمَةَ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ ثلاثٌ قالَ أيُوبُ فَلَقِيت كَثِيراً مَولَى ابْنِ سَمُرَةَ فَسألْتُهُ فَلمْ يَعْرِفْهُ، فَرَجَعْت إلى قَتادَةَ فأخبَرْتُهُ فقالَ نَسِيَ. رَواهُ أبو داوُدَ والترْمذيُّ وقالَ هذا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ إلاَّ مِنْ حَدِيثِ سليمانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

٥/٢٨٥٤ ـ وعَنْ زُرَارَةَ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أبيهِ عَنْ عثمْانَ: في أمْرِكِ بِيَدِكِ القَضاءُ ما قَضيْتِ. رَواه البخاريُّ في تاريخِهِ.

٦/٢٨٥٥ ـ وعَنْ علي قالَ: الخَلِيَّةُ والبَرِيةُ والبَتَّةُ والبائِنُ والحَرَامُ ثلاثاً لا تَحِلُّ لهُ حتّى تَنكِحَ زَوجاً غيْرَهُ. رواهُ الدّراقطنيُّ.

٧/٢٨٥٦ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنّهُ قالَ في الخَلِيّةِ والبريّةِ ثلاثاً ثلاثاً. رواهُ الشّافِعيُّ.

٨/٢٨٥٧ ـ وعَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قالَ: سألت ابْنَ شِهابٍ عَنْ رجلٍ جَعلَ أمْرَ امْرَأتِهِ بِيَدِ أبيهِ قبْلَ أنْ يَدْخُلَ بِها، فقالَ أبُوهُ هِيَ طَالِق ثلاثاً، كَيْفَ السُّنّةُ في ذلِكَ؟ فقالَ أخْبَرَنِي محمّدُ بْنُ عَبدِ الرّحمٰنِ بْنِ ثَوبانَ مَولى بَنِي عامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ أنّ مُحمّدَ بْنَ إيَاسِ بْنِ البكَيْرِ اللّيْثِيَّ وكانَ أبُوهُ شَهِدَ بَدْراً أخبَرَهُ أنّ أبا هرَيْرَةَ قالَ: بَانَتْ عنْهُ فلا تَحِلُّ لهُ حتّى تنْكِحَ زَوجاً غيْرَهُ وأنّهُ سألَ ابْنَ عبّاسٍ عَنْ ذلِكَ، فقالَ مِثْلَ قَولِ أبي هُرَيْرةَ، وسألَ عَبدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ فقالَ مثلَ قَولِهِما. رواهُ أبُو بكْرٍ البَرْقانِيُّ في كِتابِهِ المُخَرّجِ على الصحّيحَيْنِ.

٩/٢٨٥٨ ـ وعَنْ مُجاهِد قالَ كُنت عِندَ ابْنِ عبّاسٍ، فجاءهُ رجلٌ فقالَ إنه طَلقَ امْرَأتَهُ ثلاثاً، فَسكَتَ حتّى ظَنَنْت أنّهُ رَادُها إليهِ، ثمّ قالَ يَنْطَلِقُ أحدُكُمْ فيرْكَبُ الحَمُوقَةَ، ثمّ يقُولُ: يا ابْنَ عَبّاسٍ، يا ابْنَ عَبّاسٍ، وإنّ اللَّهَ قالَ: ﴿وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا﴾ [الطلاق: ٢]. وإنّكَ لَمْ تَتّقِ اللَّهَ فلَمْ أجِدْ لَكَ مَخرَجاً. عصَيْتَ رَبكَ فبَانَتْ منْكَ امرأتُكَ، وإنّ اللَّهَ قالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ [الطلاق: ١] رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

١٠/٢٨٥٩ ـ وعَنْ مجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ أنهُ سُئلَ عَنْ رَجلٍ طَلّقَ امْرَأتَهُ مائةً،

طلاق حالتِ طہر میں دو۔ فرماتے ہیں پھر میں نے آپ ﷺ کے حکم کے مطابق رجوع کر لیا۔ آپ نے فرمایا جب وہ پاک ہو جائے تو اس وقت خواہ تم انہیں طلاق دو یا نہ دو (تمہیں اختیار ہے) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! بتایئے تو اگر میں اسے تین طلاقیں دے دوں تو کیا مجھے اس سے رجوع کرنا حلال ہے؟ فرمایا نہیں وہ تم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو جائے گی اور رجوع کرنا گناہ (حرام) ہوگا۔ (یہ روایت ضعیف ہے۔ نیل)

(۲۸۵۳) حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایوب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا، آپ کو خبر ہے کہ حسن کے سوا کسی اور نے بھی اس جملے (امرک بیدک تجھے اپنے معاملہ کا اختیار ہے) سے تین طلاقیں مراد لی ہیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر فرمایا اللہ مجھے معاف فرمائے (البتہ) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ کثیر مولیٰ ابن سمرۃ سے وہ ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین ہی طلاقیں ہوں گی۔ ایوب فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث سن کر کثیر مولیٰ ابن سمرہ سے ملاقات کی اور ان سے پوچھی۔ انہوں نے حدیث کا انکار کیا پھر میں قتادہ کے پاس واپس آیا اور ان سے کثیر کے انکار کا ذکر کیا۔ فرمایا کثیر بھول گئے۔ امام ترمذی نے کہا: ہم یہ حدیث صرف سلیمان بن حرب از حماد بن زید کے طریق سے جانتے ہیں۔

(۲۸۵۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (اَمْرُكِ بِيَدِكِ) میں فیصلہ عورت کی مرضی کے مطابق ہوگا۔

(۲۸۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ان الفاظ) الخلية، البرية، البتة، البائن، الحرام سے تین طلاقیں پڑ جائیں گی اور شوہر پر بیوی حرام ہو جائے گی جب تک وہ اس کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہ کر لے۔

(۲۸۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے خلیہ اور بریہ کے الفاظ سے تین تین طلاقیں پڑ جاتی ہیں۔

(۲۸۵۷) حضرت یونس بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن شہاب سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کا معاملہ اپنے باپ کے ہاتھ میں دے دیا جب کہ اس سے اس نے ہنوز خلوت بھی نہیں کی تھی۔ پھر اس کے باپ نے تین بار کہا اس کو طلاق ہے۔ اس مسئلہ میں سنت کیا ہے؟ حضرت ابنِ شہاب نے فرمایا مجھے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان مولیٰ بنی عامر بن لوئی نے خبر دی کہ محمد بن ایاس بن بکیر لیثی بدری نے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بیوی شوہر سے علیحدہ ہو جائے گی۔ (طلاق بائنہ پڑ جائے گی) اب وہ اسے حلال نہ ہوگی جب تک اس کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہ کر لے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے بارے میں پوچھا تھا۔ انہوں نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح فتویٰ دیا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو ان کا بھی فتویٰ یہی تھا۔

(۲۸۵۸) حضرت مجاہد سے روایت ہے انہوں نے کہا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان سے ایک شخص نے آ کر کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ اس کی بیوی لوٹا دیں گے۔ پھر فرمایا پہلے تو تم نادانی کر بیٹھتے ہو پھر ابن عباس ابن عباس کہتے ہوئے آتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے راستہ نکال دے گا چونکہ تم اللہ سے نہیں ڈرے اس لیے میں تمہارے لیے کوئی راہ نہیں پاتا تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی لہٰذا تم سے تمہاری عورت جدا ہو گئی (طلاق بائنہ پڑ گئی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے زمانے میں طلاق دو۔

(۲۸۵۹) حضرت مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی تھیں

قالَ عَصَيْتَ ربَكَ، وفارَقْتَ امْرَأتَكَ، لَمْ تَتَقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَكَ مخرجاً.

١١/٢٨٦٠ - وعَنْ سَعِيد بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ أنّ رجُلاً طلّقَ امْرَأتَهُ ألفاً، قالَ يكْفِيكَ مِنْ ذلِكَ ثلاثٌ وتَدَعُ تِسْعمائةٍ وسَبْعاً وتِسْعينَ.

١٢/٢٨٦١ - وعَنْ سَعيدِ بْنِ جُبَيرٍ عَنْ ابْنِ عبّاسٍ أنهُ سُئلَ عَنْ رجُلٍ طلّقَ امْرَأتَه عَدَدَ النُّجوم فقالَ أخطَأَ السُّنَّةَ، وحَرُمَتْ عليهِ امْرَأتُهُ. رواهُنَّ الدّارقطنيُّ، وهذا كُلُّهُ يَدُلُّ على إجماعِهِمْ على صِحّةِ وقُوعِ الثّلاثِ بالْكَلِمَةِ الْواحِدَةِ، وقَدْ رَوى طَاوُسٌ عنِ ابْنِ عبّاسٍ قال: كانَ الطّلاقُ على عهدِ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ وأبي بكْرٍ وسَنَتَيْنِ مِنْ خِلافَةِ عُمَرَ طَلاقُ الثلاثِ واحِدَة، فقالَ عُمَرُ بْنُ الخطّابِ إنّ النّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا في أمْرٍ كانَتْ لَهُمْ فِيهِ أناةٌ فَلَو أمْضَيْناهُ عليهِمْ فأمْضاه عَليهِمْ. رَواه أحمَدُ ومُسْلِمٌ، وفي روايةٍ عَنْ طَاوُسٍ: أنّ أبَا الصَّهبَاءِ قالَ لابْنِ عبّاسٍ: هات مِنْ هَناتِكَ ألَمْ يكُنْ طَلاقُ الثلاث على عَهدِ رسولِ اللّٰهِ ﷺ وأبي بكْرٍ واحِدَةً، قالَ قَدْ كانَ ذلِكَ، فلمّا كانَ في عهدِ عُمَرَ تَتابَعَ النّاسُ في الطّلاقِ فأجازَهُ عَليهِمْ. رَواه مُسلِمٌ، وفي روايةٍ: أما عَلمْتَ أنّ الرَّجلَ كانَ إذَا طَلّقَ امْرَأتَهُ ثلاثاً قبْلَ أنْ يَدْخُلَ بِها جَعَلُوها واحِدَةً على عَهدِ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ وأبي بكْرٍ وصَدْراً مِنْ إمارةِ عُمَرَ، قالَ ابْنُ عبّاسٍ بَلَى كانَ الرَّجلُ إذَا طَلّقَ امْرَأتَهُ ثلاثاً قبْلَ أنْ يَدْخُلَ بِها جَعَلُوها واحِدَةً على عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وأبي بكرٍ وصَدْراً مِنْ إمارَةِ عُمَرَ، فلمّا رأى النّاسَ قَدْ تَتابَعوا فِيها قالَ أجِيزُوهُنَّ عليْهِمْ. رَواهُ أبُو دَاوُد.

٤ ـ بابُ ما جاءَ في كلامِ الهازِلِ والمكرَهِ والسَّكْرَانِ بالطَّلاقِ وغيرِهِ

١/٢٨٦٢ - عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ ثلاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وهَزلُهُنَّ جِدٌّ النّكاحُ والطّلاق والرَّجعةُ، رَواهُ الخَمسَةُ إلاّ النّسائيَّ وقالَ التِّرمذيُّ حديثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

٢/٢٨٦٣ - وعنْ عائشةَ قالتْ: سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ ﷺ يقُولُ لا طَلاقَ، ولا عتاقَ في إغلاقٍ. رواهُ أحمَد وأبو داوُدَ وابْنُ ماجه.

٣/٢٨٦٤ - وفي حَديثِ بُرَيْدَةَ في قِصّةِ ماعِزٍ أنّهُ قالَ يا رسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي، قالَ: مِمَّ أُطَهِّرُكَ؟ قالَ مِنَ الزِّنا، قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ أبِهِ جُنُونٌ؟ فأخبِرَ أنّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فقالَ أشرِبَ خَمْراً؟ فقامَ رجُلٌ فاسْتَنْكَهَهُ فلَمْ يَجِدْ مِنهُ ريحَ خَمْرٍ، فقالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ أزَنَيتَ؟ قالَ نَعَمْ فأمرَ بِهِ فَرُجِمَ. رَواهُ مُسلمٌ والتِّرمذيُّ وصحّحهُ. وقالَ عثمانُ لَيْسَ لِمَجْنُون، ولا لِسَكْرَانَ طَلاقٌ، وقالَ ابْنُ عبّاسٍ طَلاقُ السَّكْرَانِ والمُسْتَكْرَهِ لَيسَ بِجَائِزٍ

فرمایا تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی تمہاری بیوی پر طلاق بائنہ پڑ گئی۔ تم اللہ سے نہیں ڈرے کہ وہ تمہارے لیے کوئی راہ نکال دیتا۔

(۲۸۶۰) حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی تھیں۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین ہی طلاقیں کافی تھیں ۹۹۷ طلاقیں چھوڑ دو۔

(۲۸۶۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، ان سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو تاروں کے برابر طلاقیں دے دی تھیں، فرمایا اس نے سنت کے خلاف کیا اس پر اس کی بیوی حرام ہوگئی۔

فقہ الحدیث: یہ تمام روایتیں اس بات کے اجماع پر دلالت کرتی ہیں کہ ایک کلمہ سے تین طلاقیں پڑ جاتی ہیں۔ حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا عہد رسالت میں عہد صدیقی میں اور دو سال تک عہد فاروقی میں (ایک مجلس) کی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا طلاق میں لوگوں کو سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیے تھا مگر لوگوں نے عجلت سے کام لیا اور اللہ کی دی ہوئی مہلت ٹھکرا دی۔ بہت ممکن ہے تین ہی کا قانون جاری کر دیا جائے۔ آخر تین طلاقوں کو تین ہی شمار کرنے کا قانون بنا دیا گیا۔ حضرت طاؤس سے ایک روایت میں ہے کہ ابو الصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا علمی تحقیق سے بتاؤ کیا عہد رسالت میں اور عہد صدیقی میں تین طلاقیں ایک ہی نہیں شمار کی جاتی تھیں فرمایا ہاں البتہ عہد فاروقی میں چونکہ لوگ بلا سوچے سمجھے طلاقیں دینے لگے تھے اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین طلاقوں کو تین ہی طلاقیں شمار کرنے کا قانون بنا دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ کیا آپ کو خبر نہیں کہ عہد رسالت میں اور عہد صدیقی میں اور آغاز عہد فاروقی میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو خلوت سے پہلے تین طلاقیں دے دیا کرتا تھا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کی جاتی تھی۔ فرمایا ہاں یہی بات تھی لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ بلا سوچے سمجھے طلاق دینے لگے تو تین کو تین ہی شمار کرنے کا قانون بنا دیا۔

فقہ الحدیث: اس حدیث کی تاویل میں اختلاف ہے بعض تابعین غیر مدخول بہا کے حق میں ظاہر حدیث کی طرف گئے ہیں جیسا کہ روایت ابوداؤد سے ثابت ہوتا ہے اور بعض نے لفظ طلاق کی تکرار کا اعتبار کیا ہے کہ اگر کوئی تین بار کہہ دے تجھے طلاق ہے اور اس سے اس کی مراد تاکید ہو تو ایک طلاق پڑے گی اور اگر تین ہی طلاقوں کا قصد ہو تو تین طلاقیں پڑ جائیں گی کیونکہ عہد رسالت و عہد صدیقی میں لوگ اپنی سلامتی طبع اور صداقت پر قائم تھے اور ان کا ارادہ بالعموم فضیلت و بہتری والا راستہ اختیار کرنے کا ہوتا تھا اور ان میں مکر و فریب نہیں پایا جاتا تھا اور تاکید کی نیت پر ان کی بات مان لی جاتی تھی۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں ایسی باتیں دیکھیں جن کا غلبہ ہو گیا تھا اور حالات بدلے ہوئے دیکھے اور ایک ایسے لفظ سے جس میں احتمال کی گنجائش نہ ہو۔ مجموعی طور پر تین طلاقوں کا دینا عام ہو گیا تو تکرار کی صورت میں آپ نے تین ہی طلاقوں کا حکم نافذ فرما دیا کیونکہ لوگوں میں تین ہی طلاقوں کا قصد غالب تھا چنانچہ آپ نے اس کی طرف اس لفظ (لوگوں نے اس میں جلدی کی جس میں انہیں مہلت حاصل تھی) سے اشارہ بھی کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تمام شاگرد ان سے طاؤس کے خلاف روایت کرتے ہیں چنانچہ ابن جبیر، مجاہد اور نافع حضرت ابن عباس سے طاؤس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے اپنی سنن میں فرمایا ہے کہ حضرت ابن عباس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اس دوشیزہ کے بارے میں پوچھا گیا جسے اس کا شوہر (بیک وقت) تین طلاقیں دے دیتا ہے سب نے یہی جواب دیا کہ اب وہ اس کے لیے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کر لے۔

ٹھٹھے کی طلاق، جبریہ طلاق، نشے کی حالت میں طلاق وغیرہ

(۲۸۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتوں کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور ٹھٹھا بھی سنجیدگی۔ نکاح، طلاق، رجوع۔

(۲۸۶۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے نہ تو جبریہ طلاق پڑتی ہے اور نہ غلام آزاد ہوتا ہے۔ (اغلاق کے معنی سخت غضب کے بھی کئے گئے ہیں)

(۲۸۶۴) حضرت بریدہ کی حدیث میں حضرت ماعز کے واقعہ میں ہے کہ حضرت ماعز نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجیے پوچھا کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے عرض کی زنا (کے گناہ) سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس کو جنون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا وہ دیوانہ نہیں ہے۔ پوچھا شراب پی کر تو نہیں آیا؟ ایک شخص نے کھڑے ہو کر ان کا منہ سونگھا تو شراب کی بو منہ سے نہ آئی۔ پوچھا تم نے زنا کیا ہے؟ عرض کی ہاں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ بخاری میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیوانے مخمور اور بے ہوش کی طلاق نہیں پڑے گی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مخمور و مجبور کی طلاق جائز نہیں۔

وقالَ ابْنُ عبّاسٍ فيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصوصَ فَيُطَلِّقُ فلَيْسَ بشَيْءٍ، وقالَ عليٌّ كُلُّ الطلاقِ جائزٌ إلاَّ طلاقَ المَعْتُوهِ ذَكَرَهُنَّ البُخاريُّ في صحيحِهِ.

٤/٢٨٦٥ ـ وعَنْ قُدَامَةَ بْنِ إبْرَاهِيمَ أَنَّ رجلاً على عَهدِ عُمَرَ بنِ الخَطّابِ تَدَلّى يَشتارُ عَسَلاً فأقبَلَتِ امْرَأتهُ فَجَلَسَتْ على الحَبْلِ فقالتْ لِيُطَلِّقْها ثلاثاً وإلاَّ قَطَعَتِ الحَبْلَ فذكّرَها اللّهَ والإسلامَ فأبَتْ فَطَلقَها ثلاثاً، ثم خَرَجَ إلى عُمَرَ فذَكَرَ ذلِكَ لهُ، فقال ارْجِعْ إلى أهلِكَ فلَيْسَ هذا بِطلاقٍ رَواهُ سعيدُ بْنُ مَنصُورٍ وأبو عُبيد القاسِمُ بْنُ سَلامٍ.

٥ ـ بابُ ما جاءَ في طلاقِ العَبْدِ

١/٢٨٦٦ ـ عَنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ: أتى النبيّ ﷺ رَجُلٌ فقالَ يا رسُولَ اللّهِ سَيِّدِي زَوجنِي أمَتَه وهُوَ يُرِيدُ أن يُفَرِّقَ بَيْنِي وبَيْنَها، قالَ فَصَعِدَ رسُول اللّهِ ﷺ المِنْبَرَ، فقالَ يَا أيُّها النّاس ما بَالُ أحَدِكُمْ يُزَوّجُ عَبدَهُ أمَتَهُ ثمّ يُرِيدُ أن يُفَرِّقَ بينَهُما إنّما الطّلاقُ لِمَنْ أخَذَ بالسّاقِ. رَواهُ ابْنُ ماجه والدّارقطنِيُّ.

٢/٢٨٦٧ ـ وعَنْ عُمَرَ بْنِ مُعتبٍ أنَّ أبَا حَسَنٍ مَولى بَنِي نَوفَلٍ أَخْبَرَهُ أنّهُ اسْتَفْتَى ابنَ عبّاسٍ في مَمْلُوكٍ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطلّقَها تطليقَتَيْنِ، ثمّ عتقا هَلْ يَصْلُحُ لهُ أنْ يَخْطُبَها؟ قالَ نعَمْ قضى بذلِكَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ. رَواهُ الخَمسةُ إلاّ التّرمذيّ، وفي روايةٍ. بقِيَتْ لكَ واحِدَةٌ قضى بها رسُولُ اللّهِ ﷺ، رَواهُ أبو داودُ وقالَ ابْنُ المُبارَكِ ومَعْمَرٌ: لقَدْ تَحمَّلَ أبُو حَسَنٍ هذا صَخْرَةً عَظيمةً وقالَ أحمدُ بنُ حنبلٍ في روايَة ابْنِ منْصُورٍ في عَبْدٍ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلّقَها تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمّ عَتَقا يَتَزَوّجُها ويَكُونُ على واحِدَةٍ على حَدِيثِ عُمرَ بنِ مُعَتّبٍ وقالَ في روايةِ أبي طَالِبٍ فِي هٰذِهِ المَسْأَلَةِ يَتَزَوّجُها، ولا يُبَالِي في العِدَّةِ عِتْقاً أو بعدَ العِدّةِ، قالَ وهُوَ قَولُ ابْنِ عبّاسٍ وجابر بنِ عَبدِ اللّهِ وأبي سلمَةَ وقتادَةَ.

٦ ـ بابُ مَنْ علَّقَ الطلاقَ قَبْلَ النّكاحِ

١/٢٨٦٨ ـ وَعَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ عَن أبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا نَذْرَ لابْنِ آدَمَ فيما لا يَمْلكُ، ولا عتْقَ لَهُ فيما لا يَمْلكُ، ولا طَلاقَ لَهُ فِيما لا يَمْلكُ. رَواهُ أحمَدُ والتّرمذِيُّ، وقالَ حدِيثٌ حَسَنٌ وهُوَ أَحْسَنُ شَيءٍ رويَ فِي هٰذَا البابِ وأبو داوُدَ، وقالَ فيهِ: ولا وَفَاءَ نَذْرٍ إلاّ فِيما يَملكُ، ولابْنِ ماجه مِنْهُ: لا طلاقَ فيما لا يَملكُ.

٢/٢٨٦٩ ـ وَعَن المسورِ بنِ مَخْرَمَةَ أنّ النبيّ ﷺ قال: لا طَلاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، وَلا عِتْقَ قَبْلَ ملكٍ. رَواهُ ابنُ ماجه.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس سے چوروں نے جبر یہ طلاق دلوادی ہو وہ کچھ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر قسم کی طلاق جائز ہے البتہ معتوہ (مخبوط الحواس) کی جائز نہیں۔

(۲۸۶۵) حضرت قدامہ بن ابراہیم سے مروی ہے عہد فاروقی میں ایک آدمی شہد کا چھتہ توڑنے کے لیے لٹکا ہوا تھا۔ اس کی بیوی آئی اور رسی پر بیٹھ گئی اور کہنے لگی یا تو مجھے تین طلاقیں دو ورنہ رسی کاٹ دوں گی۔ اس نے اسے اللہ کا خوف دلایا اور اسلام کا رشتہ جتایا مگر وہ اپنے خیال سے باز نہ آئی۔ آخر کار (مجبوراً) اس نے اسے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آکر مسئلہ پوچھا فرمایا یہ طلاق نہیں ہے تم اپنی بیوی کے پاس رہو سہو۔

غلام کی طلاق

(۲۸۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آکر کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے آقا نے اپنی لونڈی سے میرا نکاح کرادیا تھا، اب وہ ہم دونوں میں تفریق کرانا چاہتا ہے (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا نہ معلوم تمہیں کیا ہو جاتا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کرانے کے بعد دونوں میں تفریق کرانا چاہتا ہے۔ طلاق کا حق اسی کا ہے جس نے پنڈلی پکڑی ہے (شوہر ہی کو ہے کسی اور کو نہیں)۔

(۲۸۶۷) حضرت عمر بن معتب سے روایت ہے کہ ابوالحسن مولیٰ بنی نوفل نے خبر دی کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے غلام کے بارے میں فتویٰ پوچھا جس کے نکاح میں ایک لونڈی ہے اس نے لونڈی کو دو طلاقیں دی تھیں کہ دونوں آزاد کر دیے گئے کیا وہ پھر سے نکاح کر سکتا ہے فرمایا ہاں یہی فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک روایت میں ہے ابھی تو تمہیں ایک طلاق کا حق باقی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا۔ امام عبداللہ بن مبارک اور معمر نے کہا ابوالحسن نے یہ بڑا بھاری پتھر اٹھایا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ابن منصور کی روایت میں ایسے غلام کے بارے میں فرمایا جس کے نکاح میں لونڈی ہے پھر اس نے لونڈی کو دو طلاقیں دے دیں پھر دونوں آزاد کر دیے گئے۔ وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے اور ایک طلاق کا مالک ہے جیسا کہ حضرت عمر بن معتب کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اور امام موصوف نے ابوطالب کی روایت میں اس مسئلہ میں فرمایا کہ اس سے نکاح کر سکتا ہے اور اس کی پروا نہ کرے کہ دونوں عدت میں آزاد ہوئے یا عدت کے بعد یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

نکاح سے پہلے، نکاح پر طلاق معلق کرنا

(۲۸۶۸) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابنِ آدم کی اس چیز میں نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں ہوا، نہ ہی لونڈی غلام کو آزاد کر سکتا ہے جس کا ابھی وہ مالک نہیں بنا اور نہ اس کی طلاق صحیح ہے جس سے نکاح نہیں ہوا۔ یہ اس مسئلہ میں سب سے بہتر حدیث ہے امام ابوداؤد کے الفاظ ہیں: ایسی نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جس کا ابھی وہ مالک نہیں ہے۔ ابن ماجہ میں انہیں سے مروی ہے کہ طلاق نکاح سے پہلے نہیں ہو سکتی۔

(۲۸۶۹) حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں اور ملکیت میں آنے سے پہلے آزاد کرنا درست نہیں۔

٧ ـ بابُ الطلاقِ بالكناياتِ إذا نَوَاهُ بِها وغَيرِ ذلكَ

٢٨٧٠/ ١ ـ عَنْ عائِشَةَ قَالَتْ: خَيَّرَنا رسُولُ اللَّهِ ﷺ فاخْتَرْناهُ فَلَمْ يَعُدَّها شَيْئاً. رواهُ الجماعةُ، وفي روايةٍ: قالَتْ لَما أُمِرَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أزْواجِهِ بَدَأَ بي، فقالَ إنِّي ذاكِرٌ لَكِ أمْراً فَلا عَلَيْك أنْ لا تعْجَلِي حتَّى تَسْتَأمِرِي أبَوَيْكِ قالَتْ وقَدْ عَلِمَ أنَّ أبَوَيَّ لَمْ يَكُونا لِيَأْمُرانِي بِفِراقِهِ، قالتْ ثُمَّ قالَ إنَّ اللَّهَ عَزَّ وجلَّ قالَ لِي: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا﴾ [الأحزاب: ٢٨] الآيَةَ، ﴿وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلدَّارَ ٱلْءَاخِرَةَ﴾ [الأحزاب: ٢٩] الآيَةَ قالتْ: فقلْت في هٰذَا أسْتَأمِرُ أبَوَيَّ؟ فَإنِّي أُرِيدُ اللَّهَ ورسولَهُ والدَّارَ الآخِرَةَ قالتْ ثُمَّ فَعَلَ أزْواجُ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ ما فَعَلْتُ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ أبَا دَاودِ.

٢٨٧١/ ٢ ـ وعَنْ عائشةَ أنَّ ابنَةَ الجَونِ لَمَّا أُدْخِلَتْ على رسولِ اللّٰهِ ﷺ ودَنا مِنها، قالتْ أعُوذُ باللّٰهِ مِنْكَ فقالَ لها لقَدْ عُذْتِ بعَظِيم الحَقِي بأهلِكِ، رواهُ البُخاريُّ وابْنُ ماجه والنَّسائيُّ وقالَ الكِلابِيَّةَ بدَلَ ابْنَةِ الجَونِ، وقَدْ تَمَسَّكَ بِهِ مَنْ يَرَى لفْظَةَ الخيارِ والحَقِي بأهلِكِ واحِدَةً لا ثلاثاً لأنَّ جَمْعَ الثَّلاثِ يُكْرَهُ فالظاهِرُ أنَّهُ عَليهِ السَّلامُ لا يَفْعلُهُ.

٢٨٧٢/ ٣ ـ وفي حَدِيثِ تَخَلُّفِ كَعْبِ بْنِ مالِكٍ قالَ: لَمَّا مضَتْ أرْبَعُونَ مِنَ الخَمْسِينَ واسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ وإذَا رسولُ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ يأتِينِي، فقالَ إنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ يأمُرُكَ أنْ تَعْتَزِلَ امْرَأتَكَ، فقُلْت أطَلِّقُها أمْ ماذَا أفْعَلُ؟ قالَ بَلِ اعْتَزِلْها فلا تَقْرَبَنَّها، قالَ فقُلْت لامْرَأتِي الحَقِي بأهلِكِ. متَّفَقٌ عَليهِ.

٢٨٧٣/ ٤ ـ ويَذْكَرُ فِيمَنْ قالَ لِزَوجَتِهِ أنْتِ طَالِقٌ هكَذا وأشَارَ بأصابعِهِ ما رَوَى ابْنُ عمَرَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشَّهرُ هكَذا وهكَذا وهكَذا يَعني ثَلاثِينَ، ثمَّ قالَ وهكذا وهكَذا وهكَذا يعَنِي تِسْعاً وعِشْرِيْنَ يقُولُ مَرَّةً ثلاثِينَ ومَرَّةً تِسْعَةً وعشرِيْنَ. متَّفَقٌ عَليهِ.

٢٨٧٤/ ٥ ـ ويذْكَرُ في مسْألَةِ مَنْ قالَ لغَيْرِ مَدْخُولٍ بها أنْتِ طَالِقٌ وطالِقٌ أو طَالِقٌ ثمَّ طَالِقٌ ما روَى حُذيفةُ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا تَقُولُوا ما شَاءَ اللّٰه وشَاءَ فُلانٌ وقُولُوا ما شاءَ اللّٰهُ ثم شَاءَ فُلانٌ. رَواهُ أحمَد وأبُو دَاوُد، ولابْنِ ماجَه مَعناهُ.

٢٨٧٥/ ٦ ـ وعَنْ قُتَيْلَةَ بِنْتِ صَيْفِيٍّ قالتْ: أتَى حَبْرٌ مِنَ الأحْبَارِ إلى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فقالَ يَا محمَّدُ نِعْمَ القَومُ أنْتُم لولا أنكَمْ تَجْعَلُونَ للّٰهِ نِدًّا، قالَ سُبْحانَ اللّٰهِ وما ذَاكَ قالَ

اشارے کنائے سے طلاق الخ

(۲۸۷۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ ﷺ ہی کو چن لیا۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ شمار نہیں کیا۔ ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا جب نبی اکرم ﷺ کو بیویوں کو اختیار دینے کا حکم ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی مجھ سے ابتداء کی اور فرمایا میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اگر جلدی نہ جواب دو تو کوئی حرج نہیں جب تک اپنے ماں باپ سے مشورہ نہ کر لو۔ آپ کو معلوم ہی تھا کہ میرے والدین ایسے نہیں ہیں کہ مجھے آپ ﷺ سے علیحدہ ہونے کا مشورہ دیں گے۔ فرمایا کہ اللہ نے مجھ سے فرمایا ہے اے نبی! آپ ﷺ اپنی بیویوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی خوبصورتی چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر خوبصورتی سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ کو اور اس کے نبی کو اور آخرت کو چاہتی ہو تو یقین مانو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے جو خلوص والیاں ہیں ان کے لیے بڑا بھاری اجر تیار کر رکھا ہے۔'' میں نے عرض کی کیا اس بات کا میں اپنے والدین سے مشورہ لوں؟ میں تو اللہ کو اس کے نبی کو اور آخرت کو چاہتی ہوں۔ پھر تمام ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کو یہی جواب دیا، جو میں نے دیا۔

(۲۸۷۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ابنۃ الجون نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ نے اس سے خلوت کی تو اس نے کہا میں آپ ﷺ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے زبردست کی پناہ مانگی ہے اپنے گھر جاؤ۔ نسائی میں ابنۃ الجون کے بدلے کلابیہ ہے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس کی دلیل ہے جو لفظ خیار سے اور اِلْحَقِی بِاَهْلِكِ سے ایک طلاق کا قائل ہے کیونکہ تین طلاقوں کا جمع کرنا مکروہ ہے اور بظاہر رسول اللہ ﷺ مکروہ چیز کا ارتکاب نہیں کرتے۔

(۲۸۷۲) حضرت کعب بن مالک کی جنگ تبوک میں نہ جانے کے بارے میں جو حدیث ہے اس میں ہے۔ کہ جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی کا سلسلہ بھی رک گیا تو اچانک نبی اکرم ﷺ کے ایک قاصد نے مجھ سے آ کر کہا کہ نبی اکرم ﷺ کا حکم ہے کہ آپ اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جائیں میں نے پوچھا کیا کروں؟ کیا طلاق دے دوں؟ فرمایا نہیں بلکہ علیحدہ رہو، ان کے پاس نہ جانا اس پر میں نے اپنی بیوی سے کہا تم اپنے گھر چلی جاؤ۔

(۲۸۷۳) اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے اپنی انگلیوں سے اشارہ کر کے کہتا ہے تجھے اتنی طلاقیں ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث پیش کی جا سکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے یعنی ۳۰ دن کا پھر فرمایا اور مہینہ اتنا اور اتنا (تیسری دفعہ ایک انگلی بند کر کے) اور اتنا ہوتا ہے یعنی انتیس دن کا۔

(۲۸۷۴) اس شخص کے بارے میں جس نے ایسی عورت سے کہا جس سے خلوت صحیحہ کی نوبت نہیں آئی، تجھے طلاق ہے اور طلاق ہے (یا یہ کہا) تجھے طلاق ہے، پھر طلاق ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پیش کی جا سکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یوں) مت کہو جو کچھ اللہ اور فلاں چاہے بلکہ (یوں) کہو جو کچھ اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔ ابن ماجہ میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

(۲۸۷۵) حضرت قتیلہ بنت صیفی سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس یہودیوں کا ایک عالم آ کر کہنے لگا: اے محمد! تم لوگ اچھے ہو اگر اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔ فرمایا سبحان اللہ! وہ کیسے؟ اس نے کہا

تقُولُونَ ما شاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ، قالَ: فأمْهَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئاً ثُمَّ قَالَ: إنَّهُ قَدْ قَالَ: فَمَنْ قَالَ ما شَاء اللَّهُ فلْيَفْصِلْ بَيْنَهُما ثمَّ شِئْتَ. رَواهُ أحمَدُ.

٧/٢٨٧٦ ـ وعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رجُلاً خَطَبَ عِندَ النبيِّ ﷺ فقالَ: مَنْ يُطعِ اللَّهَ ورَسُولَهُ فقَدْ رَشدَ، ومَنْ يَعْصِهِما فقَدْ غوى، فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ بئْسَ الخَطِيبُ أنتَ، قُلْ ومَنْ يَعْصِ اللَّهَ ورسُولَهُ. رَواهُ أحمَدُ ومُسلِمٌ والنسائيُّ.

٨/٢٨٧٧ ـ وَيذْكَرُ فِيمَنْ طَلَّقَ بقَلْبِهِ ما رَوى أبُو هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ إنَّ اللَّهَ تَجَاوزَ لأُمَّتي عمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنفُسَها ما لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَو تُكَلِّمْ بِهِ. متَّفقٌ عَلَيهِ.

١ ـ أبواب الخلع

١/٢٨٧٨ ـ عن ابن عباس قال: جاءت امرأة ثابت بن قيس بن شماس إلى رسول الله ﷺ فقالت: يا رسول الله، إني ما أعْتُبُ عليه في خُلُقٍ ولا دِينٍ ولكني أكرَهُ الكُفرَ في الإسلام. فقال رسول الله ﷺ: أتَرُدِّين عليه حديقته؟ قالت: نعم. فقال رسول الله ﷺ: اقبل الحديقة وطلقها تطليقة. رواه البُخاري والنسائي.

٢/٢٨٧٩ ـ وعنِ ابنِ عبَّاسٍ أنَّ جَمِيلةَ بنْتَ سلُولَ أَتَتِ النبيَّ ﷺ فقالتْ واللَّهِ ما أعْتِبُ على ثابتٍ في دينٍ ولا خُلُقٍ ولكِنِّي أكْرَهُ الكُفرَ في الإسْلام لا أُطِيقُهُ بُغضاً، فقالَ لها النبيُّ ﷺ أتَرُدِّينَ عَليهِ حَديقتَه؟ قالتْ نعَمْ فأمَرَهُ رسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ يأخُذَ مِنها حَدِيقَتَهُ ولا يَزْدَادَ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٣/٢٨٨٠ ـ وعَنِ الرُّبَيِّعِ بنتِ مُعَوِّذٍ أنَّ ثابِتَ بْنِ قَيسِ بْنِ شَمَّاسٍ ضَرَبَ امْرَأتَهُ فكَسَرَ يَدَها وهيَ جَمِيلَةُ بنتُ عَبدِ اللَّهِ بْنِ أُبيٍّ فأتَى أَخُوها يَشْتَكِيهِ إلى رَسولِ اللَّهِ ﷺ فأرْسَلَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ إلى ثابتٍ، فقالَ لَهُ خُذِ الذي لها عَلَيْكَ وَخلِّ سَبيلَها؟ قالَ نعَمْ فأمَرَها رسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ تَتَرَبَّصَ حَيْضةً واحِدَةً وتَلْحَقَ بأهلِها. رواهُ النَّسائيُّ.

٤/٢٨٨١ ـ وعنِ ابنِ عباسٍ أنَّ امْرَأَةَ ثابتِ بْنِ قيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوجِها فأمَرَها النبي ﷺ أنْ تَعْتَدَّ بحَيْضَةٍ. رواهُ أبُو دَاودَ والتِّرمذيُّ، وقالَ حديثٌ حَسنٌ غريبٌ.

٥/٢٨٨٢ ـ وعَنِ الرُّبَيِّع بنتِ مُعَوِّذٍ أنَّها اخْتَلَعَتْ على عَهدِ رسُولِ اللَّهِ ﷺ فأمَرَها النبيُّ ﷺ أو أُمِرَتْ أنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضةٍ. رَواهُ الترمِذيُّ، وقالَ حَديثُ الربيعِ الصَّحيحِ أنَّها أُمِرَتْ أنْ تَعْتَد بحَيْضةٍ.

٦/٢٨٨٣ ـ وعَنْ أبي الزُّبَيْرِ أَنَّ ثابتَ بْنَ قيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ كانتْ عِندَهُ بِنت عَبدِ اللَّهِ ابْنِ أُبيِّ بْنِ سَلُولَ وكانَ أصْدَقَها حَدِيقةً، فقالَ النبيُّ ﷺ أتَرُدِّينَ عليهِ حَدِيقتَهُ التي أعْطَاكِ؟ قالتْ نعَمْ وَزِيَادةً، فقالَ النبيُّ ﷺ أمَّا الزِّيادةُ فلا ولكِنْ حَدِيقتَهُ؟ قالتْ نعَمْ

تم کہتے ہو جو کچھ اللہ چاہے اور میں چاہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے تھوڑی دیر توقف کر کے فرمایا کہ اس نے یہ اعتراض کیا ہے لہٰذا ماشاء اللہ اور شئت میں ثم سے فاصلہ کر لینا چاہیے یعنی جو کچھ اللہ نے چاہا پھر میں نے چاہا۔

(۲۸۷۶) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص نے خطبہ میں کہا کہ جو شخص اللہ کی اور اس کے رسول کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پا جائے گا اور جو ان دونوں کی نافرمانی کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اچھے مقرر نہیں ہو، یوں کہو جو اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا۔

(۲۸۷۷) اس کے بارے میں جس نے اپنے دل سے طلاق دی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پیش کی جا سکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان کی دلی باتوں سے درگزر فرما دیا ہے جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے یا زبان سے نہ بولی جائیں۔

کِتَابُ الْخُلَع (بیوی خود علیحدگی کرالے)

(۲۸۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ثابت بن قیس کی اہلیہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ مجھے ثابت کے اخلاق کے بارے میں تو کچھ شکوہ نہیں لیکن اسلام میں مجھے ناشکری ناپسند ہے (مجھے ان سے دلی نفرت ہے شاید ان کے حقوقِ واجبہ ادا نہ کر سکوں) اچھا کیا تم انہیں ان کا باغ واپس دے سکتی ہو؟ انہوں نے عرض کی ہاں۔ پھر حضرت ثابت سے آپ ﷺ نے فرمایا اپنا باغ واپس لے لو اور انہیں ایک طلاق دے دو۔

(۲۸۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جمیلہ بنت سلول نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور کہا اللہ کی قسم! میں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے دین اور اخلاق کو برا نہیں کہتی البتہ اسلام میں مجھے نافرمانی اچھی نہیں لگتی۔ انتہائی نفرت کی وجہ سے مجھے ان کو دیکھنا بھی گوارا نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم ثابت کو ان کا باغ واپس دے دو گی۔ انہوں نے عرض کی ہاں چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ جمیلہ سے صرف اپنا باغ لے لو اس کے علاوہ کچھ اور مزید نہ لو۔

(۲۸۸۰) حضرت رُبیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ کو اتنا مارا کہ اس کا ہاتھ توڑ دیا۔ حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا کے بھائی نے رسول اللہ ﷺ سے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا تم ان کا حق جو تم پر واجب ہے لے کر انہیں چھوڑ دو۔ انہوں نے عرض کی اچھا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کی عدت ایک حیض مقرر کی اور گھر جانے کا حکم فرما دیا۔

(۲۸۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لیا آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ ایک حیض عدت گزارو۔

(۲۸۸۲) حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عہدِ رسالت میں خلع لیا پھر انہیں نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا یا انہیں حکم دیا کہ ایک حیض عدت گزارو۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ ربیع کی حدیث کہ اس کو ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا صحیح ہے۔

(۲۸۸۳) حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں عبداللہ بن اُبی کی لڑکی تھی۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کو مہر میں باغ دیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا تم ثابت رضی اللہ عنہ کا باغ واپس دے سکتی ہو جو انہوں نے تم کو مہر میں دیا تھا؟ انہوں نے عرض کی ہاں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ فرمایا زیادہ کی ضرورت نہیں۔ صرف اس کا دیا ہوا باغ ہی دے دو۔ انہوں نے عرض کی منظور ہے۔

فأخَذَها لهُ وخَلّى سَبيلَها فلمَّا بلَغَ ذلِكَ ثابتَ بْنَ قيْسٍ قالَ قدْ قَبِلْت قضَاءَ رسُولِ اللّهِ ﷺ. رَواهُ الدارقُطنيُّ بإسْنادٍ صحيحٍ، وقالَ سَمِعهُ أَبو الزُّبَيْرِ مِنْ غَيْرِ واحِدٍ.

٢ ـ أبواب الرجعة والإباحة للزوج الأول

٢٨٨٤/ ١ ـ عن ابن عباس في قوله تعالى: ﴿وَٱلْمُطَلَّقَٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَٰثَةَ قُرُوٓءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ فِىٓ أَرْحَامِهِنَّ﴾ [البقرة:٢٢٨] الآية: وذلك أن الرجل كان إذا طلق امرأته فهو أحق برجعتها وإن طلقها ثلاثاً، فنسخ ذلك ﴿ٱلطَّلَٰقُ مَرَّتَانِ﴾ الآية. رواه أبو داود والنسائي.

٢٨٨٥/ ٢ ـ وعنْ عُرْوَةَ عَنْ عائشةَ قالتْ: كانَ النَّاسُ والرّجُلُ يُطلقُ امْرأتهُ ما شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَها وهيَ امْرأَتهُ إذَا ارْتَجَعَها وهيَ في العِدَّةِ وإنْ طَلَّقها مائةَ مَرّةٍ أَو أَكْثَر حتَّى قالَ رجُلٌ لامْرَأتِهِ: واللّهِ لا أطلِّقك فَتَبيني منِّي، ولا آويكِ أبداً، قالتْ وكَيْفَ ذلِكَ؟ قالَ أطَلِّقُكِ، فكُلَّما هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ تنقضيَ رَاجَعْتُكِ، فذَهَبتِ المَرْأةُ حتَّى دَخلَتْ على عائشة فأخْبَرَتها فسَكَتَتْ عائشةُ حتَّى جاءَ النبيُّ ﷺ فأخْبَرَتْهُ فَسكَتَ النبيُّ ﷺ حتى نَزَلَ القُرْآنُ: ﴿ٱلطَّلَٰقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌۢ بِإِحْسَٰنٍ﴾ [البقرة: ٢٢٩] قالتْ عائشةُ: فاسْتأنفَ النَّاسُ الطَلاقَ مُسْتَقْبَلاً مَنْ كانَ طَلَّقَ ومَنْ لمْ يكُنْ طَلّقَ. رَواهُ التِّرمذيُّ، ورَواهُ أيْضاً عَنْ عُرْوةَ مُرْسلاً وذكَرَ أنَّهُ أصحُّ.

٢٨٨٦/ ٣ ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَقع بها ولَمْ يُشْهِدْ على طَلاقِها ولا على رَجْعَتِها، فقالَ طَلَّقْتَ لغيرِ سنَّةٍ، وَرَاجعْتَ لِغَيْرِ سنَّةٍ أَشْهِدْ على طَلاقِها وعلى رَجْعَتِها ولا تَعُدْ. رَواهُ أَبو داوُدَ وابْنُ ماجه وَلَمْ يَقُلْ ولا تَعُدْ.

٢٨٨٧/ ٤ ـ وعَنْ عائِشةَ قالتْ: جاءَتِ امْرَأةُ رفاعةَ الْقُرَظِيِّ إلى النبيّ ﷺ فقالتْ: كُنْت عِندَ رفاعةَ فَطَلقنِي فَبَتّ طَلاقِي فتَزَوّجْت بَعْدَهُ عَبدَ الرّحمٰنِ بْنَ الزبيرِ وإنَّما مَعهُ مِثْلُ هَدْبَةِ الثّوبِ، فقالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعي إلى رِفَاعَةَ لا حتَّى تذُوقي عُسَيْلتَهُ ويذُوقَ عُسيْلَتَكِ. رَواهُ الجماعة، لكِنْ لأبي دَاوُد معْناهُ منْ غيْرِ تَسْميةِ الزّوجَيْنِ.

٢٨٨٨/ ٥ ـ وعَنْ عائشةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: العُسَيْلَةُ هيَ الجِماعُ. رواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ.

٢٨٨٩/ ٦ ـ وعنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: سُئِلَ نَبيُّ اللّهِ ﷺ عَنِ الرَّجلِ يُطَلقُ امْرَأتَهُ ثلاثاً ويتَزَوّجها آخَرُ فيُغْلِقُ البَابَ ويُرْخِي السِّتْرَ، ثمَّ يُطَلقهُا قبْلَ أنْ يدْخُل بِها، هلْ تَحِلُّ

آخر آپ ﷺ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کا باغ لے لیا اور اس کو نکاح سے آزاد کر دیا جب اس کی ثابت رضی اللہ عنہ کو خبر لگی تو کہا مجھے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ منظور ہے۔

فائدہ: دار قطنی نے بسند صحیح اس کو روایت کیا ہے اور فرمایا کہ ابوالزبیر نے کئی آدمیوں سے یہ واقعہ سنا۔

رجوع اور پہلے شوہر کے لیے حلت

(۲۸۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ الآیة کا شان نزول مروی ہے اور مطلقہ عورتیں اپنے لیے تین حیض تک انتظار کریں اور انہیں حمل کا چھپانا حلال نہیں۔ اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا تو اسے لوٹانے کا حق دار شوہر ہی سمجھا جاتا گو وہ اسے تین طلاقیں دے چکا ہوتا اس آیت کو اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ الآیة نے منسوخ کر دیا۔

فقہ الحدیث: اب رجوع کا حق صرف ایک یا دو طلاق کے بعد باقی رہتا ہے۔ تیسری طلاق طلاق مغلظ ہو جاتی ہے اور شوہر پر بیوی قطعی حرام ہو جاتی ہے یہاں تک کہ حلالہ بھی ناجائز ہے۔ البتہ حلال ہونے کی بس ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ عورت اپنے طور پر کسی دوسرے سے نکاح کرے پھر یہ شوہر فوت ہو جائے یا کسی وجہ سے طلاق دے دے (مترجم)۔

(۲۸۸۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگوں کا یہ حال تھا کہ شوہر اپنی بیوی کو جس قدر چاہتا طلاقیں دے دیا کرتا تھا۔ پھر بھی وہ اسی کی بیوی رہتی تھی جب کہ وہ عدت کے اندر رجوع کر لیتا خواہ سو یا سو سے زیادہ طلاقیں کیوں نہ دے دیتا۔ یہاں تک کہ ایک شوہر نے تو اپنی بیوی سے یہاں تک کہہ دیا کہ میں نہ تو تجھے کبھی چھوڑوں گا اور نہ کبھی بساؤں گا۔ بیوی نے پوچھا یہ کیسے؟ بولا طلاق دے دیا کروں گا اور جب عدت ختم ہونے کے قریب ہوا کرے گی تو رجوع کر لیا کروں گا۔ یہ خاتون حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور ان سے یہ صورتِ حال بیان کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے یہ صورتِ حال بیان کی۔ آپ ﷺ بھی خاموش ہو گئے یہاں تک کہ آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ الایة اتری۔ فرماتی ہیں جو اس حکم سے پہلے طلاقیں دے چکا تھا اس نے بھی اس حکم کے بعد نئے سرے سے عمل شروع کیا اور وہ بھی تین طلاقوں کا حق دار رہا۔ ترمذی نے اس کو حضرت عروہ سے مرسل بھی روایت کیا ہے اور اس کو زیادہ صحیح بتایا ہے۔

(۲۸۸۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ ان سے اس کے بارے میں فتویٰ پوچھا گیا جو اپنی عورت کو طلاق دے کر پھر اس سے صحبت کر لیتا ہے اور طلاق و رجعت پر گواہ مقرر نہیں کرتا فرمایا سنت کے خلاف طلاق دی اور سنت کے خلاف رجوع کیا۔ آئندہ ایسا نہ کرنا اور طلاق و رجعت پر گواہ کر لیا کرنا۔ ابن ماجہ میں لَا تَعُدْ نہیں ہے۔

(۲۸۸۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہا پہلے میں حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، انہوں نے مجھے طلاق بتہ دے دی۔ پھر میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رحمہ اللہ سے نکاح کر لیا۔ حضرت عبدالرحمٰن کے پاس بے جان کپڑے کی مانند ہے۔ پوچھا کیا تم پھر رفاعہ سے نکاح کرنا چاہتی ہو؟ ایسا نہ کرنا جب تک تم ان (دوسرے شوہر کا) مزا اور وہ تمہارا مزا نہ چکھ لے۔ ابوداؤد میں اس کی ہم معنی روایت ہے لیکن اس میں زوجین کا نام نہیں ہے۔

(۲۸۸۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا عسیلہ سے مراد ہم بستری ہے۔

(۲۸۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے پھر اس سے دوسرا نکاح کر لے پھر دروازہ بند کر کے پردہ چھوڑ دے پھر دخول کیے بغیر اسے طلاق دے دے۔ کہا یہ عورت سابق شوہر کے لیے حلال

للأَوّلِ؟ قالَ لا حتى يذُوقَ العُسَيْلَةَ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسائيُّ وقالَ: قالَ لا تَحِلُّ للأَوّلِ حتّى يُجامِعَها الآخَرُ.

٣ ـ أبواب الإيلاء

١/٢٨٩٠ ـ عن الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت: آلى رسول الله ﷺ من نسائه وحرّم، فجعل الحرام حلالاً وجعل في اليمين الكفارة. رواه ابن ماجه والترمذي، وذكر أنه قد روي عن الشعبي مرسلاً وأنه أصح.

٢/٢٨٩١ ـ وَعَن ابنِ عُمَرَ قالَ: إذَا مضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ حتّى يُطَلّقَ وَلا يَقَعُ عَليهِ الطَّلاقُ حتى يُطلقَ يَعني المُولِي. أخْرَجَهُ البُخاريُّ، وقالَ ويُذْكَرُ ذْلِكَ عَنْ عثمانَ وَعَليّ وأبي الدّرداءِ، وعائشةَ واثْنَيْ عَشَرَ رَجُلاً مِنْ أصحابِ النبيّ ﷺ وقالَ أحمَدُ بْنُ حَنبلٍ في روايَةِ أبي طالِبٍ، قالَ عُمَرُ وعثمانُ وَعليٌّ وابْنُ عُمَرَ يُوقفُ المُولِي بعْدَ الأرْبَعَةِ فإمّا أنْ يَفيءَ، وَإمّا أنْ يُطلقَ.

٣/٢٨٩٢ ـ وَعَنْ سُلَيمانَ بْنِ يَسَارٍ قالَ: أَدْرَكْت بضعَةَ عَشرَ رجُلاً مِنْ أصحَابِ النبيّ ﷺ كلُّهُمْ يَقِفُونَ المُولي. رَواهُ الشّافِعِيُّ والدّارَقُطنيُّ.

٤/٢٨٩٣ ـ وَعَنْ سُهَيْلِ بْنِ أبي صَالِحٍ عَنْ أبِيهِ أنهُ قالَ سألْت اثْني عَشرَ رَجلاً مِنْ أصحَابِ النبيّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ يُولِي قالُوا: لَيسَ عَليهِ شيءٌ حتى تَمضِيَ أرْبعةُ أشْهرٍ فيُوَقَفُ فإنْ فاءَ وإلاّ طَلَّقَ. رَواهُ الدّارَقُطْنيُّ.

٤ ـ أبواب الظهار

١/٢٨٩٤ ـ وعن سلمة بن صخر قال: كنت امرءاً قد أُوتيت من جِماع النساء ما لم يُؤت غيري، فلما دخل رمضان ظاهرت من امرأتي حتى ينسلخ رمضان، فرقاً من أن أُصيب في ليلتي شيئاً فأتتابع في ذلك إلى أن يدركني النهار وأنا لا أقدر أن أنزع. فبينا هي تخدمني من الليل إذ تكشف إليّ منها شيء فوثبت عليها، فلما أصبحت غدوت على قومي فأخبرتهم خبري وقلت لهم: انطلقوا معي إلى رسول الله ﷺ فأخبره بأمري، فقالوا: والله لا نفعل، نتخوف أن ينزل فينا قرآن أو يقول فينا رسول الله ﷺ مقالة يبقى علينا عارها، ولكن اذهب أنت واصنع ما بدا لك. فخرجت حتى أتيت النبي ﷺ فأخبرته خبري، فقال لي: أنت بذاك؟ فقلت: أنا بذاك. فقال: أنت بذاك؟ قلت: أنا بذاك. فقال: أنت بذاك؟ قلت: نعم، ها أنا ذا فامض فيّ حكم الله عز وجل فأنا صابر له. قال: اعتق رقبة. فضربت صفحة رقبتي بيدي وقلت: لا، والذي بعثك بالحق ما أصبحت أملك غيرها. قال: فصم شهرين

نہ ہو جائے گی؟ فرمایا نہیں جب تک جماع نہ کر لے۔ نسائی میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا پہلے کے لیے حلال نہیں ہوگی جب تک دوسرا اس سے جماع نہ کر لے۔

کِتَابُ الِایْلَاء (بیوی سے قسم)

(۲۸۹۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے ایلاء کیا (عورتوں کے پاس نہ آنے کی قسم کھائی) اور (شہد یا ماریہ کو) حرام کر لیا پھر حرام کو حلال کیا اور قسم کا کفارہ دیا۔

فائدہ: امام ترمذی نے فرمایا کہ حضرت شعبی سے مرسل روایت بھی کی گئی ہے اور وہی زیادہ صحیح ہے۔

(۲۸۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب چار ماہ گزر جائیں تو ایلاء کرنے والے کو کہا جائے گا کہ یا تو طلاق دے دے (محض ایلاء سے طلاق نہیں پڑے گی) یا رجوع کر لے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا یہی قول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر بارہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے۔ ابوطالب کی روایت میں امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ چار ماہ گزر جانے کے بعد ایلاء کرنے والے سے کہا جائے گا کہ یا تو رجوع کرے یا طلاق دے۔

(۲۸۹۲) حضرت سلیمان بن یسار نے فرمایا میں نے دس سے کچھ اوپر صحابہ کو پایا سب ایلاء کرنے والے کو (چار ماہ کے بعد) اختیار دیتے تھے۔

(۲۸۹۳) حضرت ابو صالح سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا میں نے بارہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایلا کرنے والے کے بارے میں پوچھا سب نے یہی کہا اس پر کچھ نہیں، یہاں تک کہ چار ماہ گزر جائیں پھر اسے اختیار دیا جائے کہ یا تو رجوع کرے ورنہ طلاق دے۔

کتاب الظہار (بیوی کو ماں بہن کہنے کے احکام)

(۲۸۹۴) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بن صخر سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا مجھے عورتوں سے جماع کرنے کی اس قدر طاقت تھی کہ اتنی طاقت کسی اور میں نہیں تھی۔ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو میں نے اپنی بیوی سے تمام رمضان کے لیے ظہار (تم میری ماں کی پیٹھ کی مانند ہو) کر لیا اس ڈر سے کہ رمضان کی کسی رات میں صحبت نہ کر بیٹھوں اور گناہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں یہاں تک کہ دن نکل آئے اور میں اس سے علیحدہ نہ ہو سکوں (اتفاق سے) ایک رات میری بیوی میری خدمت میں مصروف تھی۔ اچانک اس کے جسم کا کچھ حصہ میرے سامنے کھل گیا (مجھ سے نہ رہا گیا) اور اس پر کود کر سوار ہو گیا۔ صبح کو برادری میں آیا اور ان کو سارے واقعہ کی خبر دی اور کہا میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو تا کہ آپ ﷺ کو اپنے معاملہ کی خبر کر سکوں۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم نہیں جائیں گے کہیں ہمارے بارے میں قرآن کی آیت نہ اتر آئے یا آپ ﷺ ہی کوئی ایسی بات فرما دیں جس سے ہمیشہ کے لیے ہمارا منہ کالا ہو جائے تم ہی جاؤ اور جو کچھ تمہارے جی میں آئے کرو۔ آخر میں اکیلا ہی (ڈرتے ڈرتے) آپ ﷺ کے پاس آیا اور اپنے معاملہ کی خبر دی۔ پوچھا کیا تم نے ایسا کیا ہے؟ میں نے عرض کی واقعی میں نے ایسا کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہی پوچھا اور میں نے یہی جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا اور میں نے یہی جواب دیا اور عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا حکم جاری فرما دیجیے۔ صبر سے برداشت کر لوں گا۔ فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ میں نے اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تو بس اسی کا مالک ہوں فرمایا اچھا تو دو ماہ کے

متتابعين. قال: قلت: يا رسول الله، وهل أصابني ما أصابني إلا في الصوم؟ قال: فتصدق. قال: قلت: والذي بعثك بالحق لقد بتنا ليلتنا وحشاً ما لنا عشاء. قال: اذهب إلى صاحب صدقة بني زُرَيق فقل له فليدفعها إليك فأطعم عنك منها وسقاً من تمر ستين مسكيناً ثم استعن بسائره عليك وعلى عيالك. قال: فرجعت إلى قومي فقلت: وجدت عندكم الضيق وسوء الرأي، ووجدت عند رسول الله ﷺ السعة والبركة، وقد أمر لي بصدقتكم فادفعوها إلي. قال: فدفعوها إليَّ. رواه أحمد وأبو داود والترمذي وقال: حديث حسن.

٢٨٩٥/ ٢ ـ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النبيِّ ﷺ فِي المُظاهِرِ يُوَاقِع قَبْلَ أَنْ يكَفِّرَ، قالَ كَفّارَةٌ واحِدَةٌ. رَواهُ ابْنُ ماجَه والتِّرمذيُّ.

٢٨٩٦/ ٣ ـ وَعَنْ أبي سَلَمَةَ عَنْ سلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ أَعْطَاهُ مِكتَلاً فيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعاً، فقالَ أَطْعِمهُ سِتّينَ مِسْكِيناً، وذٰلِكَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ. رَواهُ الدّارقُطْنيُّ وللترمذِيِّ مَعْناهُ.

٢٨٩٧/ ٤ ـ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ أنَّ رجُلاً أَتى النبيَّ ﷺ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْها، فقالَ يا رسُولَ اللّٰهِ إنّي ظَاهَرْت مِنَ امْرَأَتِي، فَوَقَعْت عَلَيْها قبْلَ أنْ أكَفِّرَ، فقالَ ما حَمَلَكَ على ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟ قالَ رَأَيْت خَلْخالَها فِي ضَوءِ القَمَرِ، قالَ: فلا تَقْرَبها حتّى تَفْعَلَ ما أَمَرَكَ اللّٰهُ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاّ أحمدَ وصحّحَهُ التِّرْمذيُّ، وَهُوَ حُجّةٌ فِي تحريمِ الوَطْءِ قَبْلَ التّكْفِيرِ بالإِطْعَامِ وغيْرِهِ. ورَاواهُ أيضاً النّسائيُّ عَنْ عِكْرِمةَ مُرْسلاً وقالَ فيه: فاعْتَزِلها حتّى تَقْضِي ما عَلَيْكَ، وَهُوَ حُجّةٌ فِي ثُبُوتِ كَفارَةِ الظِّهارِ فِي الذِّمّةِ.

٢٨٩٨/ ٥ ـ وعنْ خولَةَ بِنتِ مالِكِ بنِ ثَعْلَبَةَ قالتْ: ظاهرَ منّي أوسُ بنُ الصَّامِتِ فَجِئت رسُولَ اللّٰهِ ﷺ أشكُو إليهِ ورسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُجادِلُنِي فيهِ ويقُولُ اتَّقِي اللّٰهِ فَإِنَّهُ ابْنُ عمِّكِ، فَما بَرِحَ حتّى نَزَلَ القُرْآنُ: ﴿قَدْ سَمِعَ ٱللَّهُ قَوْلَ ٱلَّتِي تُجَٰدِلُكَ فِى زَوْجِهَا﴾ [المجادلة: ١]. إلى الفَرْضِ فقالَ يَعْتِقُ رَقَبَةً قالتْ لا يَجِدُ، قالَ: فَيَصُومُ شَهرَيْنِ مُتَتابِعيْنِ، قالَتْ يا رسُولَ اللّٰهِ إنّهُ شيْخٌ كَبِيرٌ ما بِهِ مِنْ صِيَامٍ، قالَ فَلْيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِيناً، قالتْ ما عِنْدَهُ مِنْ شيءٍ يتَصدَّقُ بِهِ، قالَ فإني سأعينه بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ، قالَتْ يا رسُولَ اللّٰهِ فَإِنِّي سأُعِينُهُ بعَرقٍ آخَرَ، قالَ قَدْ أَحْسَنْتِ اذهَبِي فأَطْعِمي بِهِما عنْهُ سِتّينَ مسْكِيناً وارْجِعِي إلى ابْنِ عَمّكِ والعَرَقُ سِتُّونَ صَاعاً. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ ولأحمَدَ مَعْناهُ لكِنهُ لَمْ يَذْكُرْ قَدْرَ العَرَقِ، وقالَ فِيهِ: فَلْيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسكِيناً وسقاً مِنْ تَمْر. ولأبي داوُد فِي روايةٍ أُخرَىٰ. والعَرَقُ مِكْتَلٌ يسَعُ ثلاثِينَ صاعاً. وقالَ هٰذا أَصَحُّ، ولهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَوسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ أَعْطاهُ

لگاتار روزے رکھو۔ میں نے عرض کی روزوں ہی میں تو میں اس گناہ میں مبتلا ہوا ہوں۔ فرمایا اچھا تو خیرات کرو۔ میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ ہم نے گزری ہوئی رات بھوک کی حالت میں گزاری ہے۔ ہمارے پاس رات بھی کھانے کے لیے کچھ نہ تھا۔ فرمایا اچھا تو بنو زریق کے صدقے والے تحصیل دار کے پاس جا کر (میرا نام لو) ان سے صدقہ لے لو اور ایک وسق کھجوریں لے کر ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو اور باقی کھجوریں اپنے اور بیوی بچوں پر خرچ کرلو۔ پھر میں اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آیا اور ان سے کہا کہ میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری رائے پائی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس فراخی اور برکت پائی، آپ ﷺ نے مجھے تم لوگوں کے صدقے کا حکم فرمایا ہے لہٰذا مجھے اپنا صدقہ دو پھر انہوں نے مجھے اپنا صدقہ دے دیا۔

(۲۸۹۵) حضرت سلمہ بن صخر نے نبی کریم ﷺ سے اس ظہار کرنے والے کے بارے میں روایت کی ہے جو کفارہ دینے سے پہلے صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک کفارہ ہے۔

(۲۸۹۶) حضرت سلمۃ بن صخرؓ سے مروی ہے کہ اس کو رسول اللہ ﷺ نے ایک بوری دی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو چنانچہ ہر مسکین کے حصے میں ایک ایک مد کھجوریں آئیں (ایک صاع میں چار مد ہوتے ہیں۔ پس پندرہ صاع میں ۶۰ مد ہوئے۔ ایک صاع ۵ رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل تقریباً انتالیس تولے کا ہوتا ہے۔ صاع کی تفصیل صدقۂ فطر کے بیان میں گزر چکی ہے)۔

(۲۸۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے ظہار کرلیا تھا اس سے پھر صحبت بھی کر بیٹھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کرلیا تھا پھر کفارہ دینے سے پہلے اس سے صحبت بھی کرلی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ رحم فرمائے تم نے ایسا کیوں کیا؟ عرض کی میں نے چاندنی رات میں اس کے پازیب دیکھ لیے تھے فرمایا اب اس کے قریب نہ جانا جب تک اللہ کے حکم کی تعمیل نہ کرلو (کفارہ نہ ادا کردو)۔

<u>فقہ الحدیث:</u> یہ حدیث حجت ہے کہ کفارہ سے پہلے صحبت حرام ہے۔ نسائی نے بھی اس کو حضرت عکرمہ سے مرسل روایت کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ اس سے علیحدہ رہو جب تک جو تم پر واجب ہے اسے ادا نہ کرو۔

<u>فقہ الحدیث:</u> یہ حدیث اس مسئلہ میں حجت ہے کہ ظہار کے کفارے کی ادائیگی ضروری ہے۔

(۲۸۹۸) حضرت خولہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ظہار کیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور ان کی شکایت کرنے لگی۔ آپ ﷺ ان کی طرف سے مجھ سے جھگڑنے لگے اور فرمانے لگے کہ اللہ سے ڈرو۔ وہ تمہارے چچازاد بھائی بھی ہیں۔ یہی بات ہو رہی تھی کہ آیت قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ الآیۃ اُتر آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک غلام آزاد کردو۔ میں نے عرض کی ان کے پاس غلام نہیں ہے۔ فرمایا اچھا تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھ لیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ بوڑھے آدمی ہیں روزے ان کے بس کی بات نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلا دیں۔ عرض کیا ان کے پاس مال ہی نہیں کہ خیرات کریں۔ اسی وقت آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک عرق (بورا) آیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں بھی ان کی دوسرے عرق سے امداد کردوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اچھا کروگی ان کی طرف سے دونوں بورے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو اور اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ رہو سہو۔" عرق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ احمد میں اس کے ہم معنی روایت ہے لیکن اس میں پیمانے کا ذکر نہیں ہے۔ وہ ایک وسق کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے۔ ابوداؤد کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ عرق ایک پیمانہ ہوتا ہے جس میں تیس صاع کی گنجائش ہوتی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہی بات صحیح ہے۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں

خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعاً مِنْ شَعِيرٍ إطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِيناً. وَهٰذَا مُرْسَلٌ، قالَ أبو داوُدَ: عَطَاءٌ لَمْ يُدرِكْ أوساً.

١ ـ بابُ مَنْ حَرَّمَ زوجَتَهُ أو أَمَتَهُ

١/٢٨٩٩ ـ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ: إذَا حرَّمَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَهِي يَمينٌ يكَفرُها وقالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رسُولِ اللّهِ أسْوَةٌ حَسَنَةٌ. مُتَّفَقٌ عَليهِ، وفي لفظٍ: أنَّهُ أتَاهُ رجُلٌ فقالَ إنّي جَعَلْت امْرَأَتِي عَليَّ حَرَاماً، فقالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عليكَ بِحَرَام، ثُمَّ تَلا هذهِ الآيةَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ﴾ [التحريم: ١] عَلَيْكَ أغلَظُ الْكَفّارَةِ عتْقُ رَقَبَةٍ. رَواهُ النَّسائيُّ.

٢/٢٩٠٠ ـ وَعَنْ ثابِتٍ عَنْ أنَسٍ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ أمَةٌ يَطَؤها فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عائشةُ وَحَفصَةُ حتّى حرَّمَها على نَفْسِهِ، فأنْزَلَ اللّهُ عزَّ وجلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ﴾ [التحريم: ١] إلى آخِرِ الآيَةِ. رَواهُ النَّسائي.

پندرہ صاع جو ساٹھ مسکینوں کو کھلانے کے لیے دیئے۔

فائدہ: یہ روایت مرسل ہے ابوداؤد نے کہا ہے کہ عطاء نے اوس کا زمانہ نہیں پایا۔

اگر کوئی بیوی یا لونڈی کو اپنے اوپر حرام کر لے تو اس کا کفارہ

(۲۸۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب کوئی اپنی بیوی اپنے اوپر حرام کر لے تو وہ قسم کا کفارہ دے۔ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا میں نے اپنی بیوی اپنے اوپر حرام کر لی ہے۔ فرمایا تم نے جھوٹ بولا تمہاری بیوی تم پر حرام نہیں پھر آیت یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ (اے نبی جو چیز اللہ نے تم پر حلال کر دی ہے اسے کیوں حرام کرتے ہو) پڑھ کر سنائی۔ تجھ پر اس کا سخت سے سخت کفارہ ایک غلام کو آزاد کرنا ہے۔

(۲۹۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی تھی جس سے آپ صحبت کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑی رہیں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے اوپر حرام کر لیا۔ پھر اللہ عزوجل نے آیت یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ الآیة اتاری۔

٣٢ ـ كتاب اللِّعان

١/٢٩٠١ ـ عن نافع عن ابن عمر: أن رجلاً لاعن امرأته وانتفى من ولدها، ففرّق رسول الله ﷺ بينهما وألحق الولد بالمرأة. رواه الجماعة.

٢/٢٩٠٢ ـ وعن سعيد بن جبير أنه قال لعبد الله بن عمر: يا أبا عبد الرحمٰن، المتلاعنان أيُفَرق بينهما؟ قال: سبحان الله! نعم، إن أول من سأل عن ذلك فلان بن فلان، قال: يا رسول الله، أرأيت لو وجد أحدنا امرأته على فاحشة كيف يصنع؟ إن تكلم تكلم بأمر عظيم، وإن سكت سكت على مثل ذلك. قال: فسكت النبي ﷺ فلم يجبه، فلما كان بعد ذلك أتاه فقال: إن الذي سألتك عنه ابتليت به. فأنزل الله عز وجل هؤلاء الآيات في سورة النور: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَآءُ﴾ [النور:٦] فتلاهنَّ عليه ووعظه وذكَّره وأخبره أن عذاب الدنيا أهون من عذاب الآخرة، فقال: لا والذي بعثك بالحق ما كذبت عليها. ثم دعاها فوعظها وأخبرها أن عذاب الدنيا أهون من عذاب الآخرة، فقالت: لا والذي بعثك بالحق إنه لكاذب. فبدأ بالرجل فشد أربع شهادات بالله إنه لمن الصادقين، والخامسة أن لعنة الله عليه إن كان من الكاذبين، ثم ثنى بالمرأة فشهدت أربع شهادات بالله إنه لمن الكاذبين، والخامسة أن غضب الله عليها إن كان من الصادقين، ثم فرّق بينهما.

٣/٢٩٠٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: فَرَّقَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي عَجْلانَ وقالَ اللَّهُ يَعْلَمُ إنَّ أَحَدَكُما كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُما مِنْ تائب ثلاثاً. مُتَفَقٌ عليهما.

٤/٢٩٠٤ ـ وَعَنْ سَهلِ بْن سَعْدٍ أنَّ عُوَيْمِراً العَجْلانِيَّ أَتى رسُول اللَّهِ ﷺ فقالَ يَا رسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يفْعَلُ؟ فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وفي صَاحِبَتِكَ فاذْهَبْ فأتِ بِها، قالَ سَهلٌ فتلاعنا وأنَا مَعَ النَّاسِ عِندَ رسُولِ اللَّهِ ﷺ فلمَّا فَرغَا قالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْت عَليها يا رسُول اللَّهِ إنْ أمسكتُها فَطَلَّقَها ثلاثاً قَبلَ أنْ يأمُرَهُ رسُول اللَّهِ ﷺ قالَ ابْنُ شِهابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ المُتلاعِنِيْنِ. رَواهُ

کتاب اللعان (بیوی پر تہمت زنا کے احکام)

(۲۹۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور کہا کہ اس کا بچہ مجھ سے نہیں ہے (میرا نطفہ نہیں ہے) رسول اللہ ﷺ نے دونوں میں تفریق کرادی اور بچہ عورت کو دے دیا۔

(۲۹۰۲) حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابو عبدالرحمٰن! کیا لعان کرنے والے میاں بیوی میں تفریق کرادی جائے۔ فرمایا سبحان اللہ! سب سے پہلے یہ مسئلہ جس نے پوچھا تھا وہ فلاں بن فلاں تھا۔ اس نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! بتایئے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بدکاری کرتے ہوئے دیکھ لے تو کیا کرے۔ اگر وہ لوگوں میں اس کا ذکر کرتا ہے تو بہت بری بات کرتا ہے اور اگر خاموش ہوجاتا ہے تو بری بات پر خاموش ہوتا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ تھوڑے عرصے بعد پھر وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے جو مسئلہ پوچھا تھا اس میں میں ہی مبتلا ہو چکا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی چند آیتیں اتاریں (جن میں لعان کی تفصیل ہے) یعنی وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ الآیۃ آپ ﷺ نے اسے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ نصیحت کی، سمجھایا بجھایا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہی ہلکا اور آسان ہے۔ اس نے کہا اس کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی بیوی کو بلا کر نصیحت کی اور اسے بھی بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے۔ اس نے کہا اس کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ یہ بالکل جھوٹا ہے پھر آپ ﷺ نے (لعان کا معاملہ) مرد سے شروع کیا۔ اس نے چار بار اللہ کو گواہ بنا کر اپنی صداقت کا اقرار کیا اور پانچویں بار کہا۔ اگر میں نے جھوٹ بولا ہو تو مجھ پر اللہ کی پھٹکار ہو۔ پھر آپ ﷺ عورت کی طرف متوجہ ہوئے۔ عورت نے بھی چار بار اللہ کو گواہ بنا کر کہا کہ یہ جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہا اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹے۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں میں تفریق کرادی۔

(۲۹۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عجلان کے دو رشتہ داروں (عویمر اور خولۃ) میں تفریق کرادی اور فرمایا اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے پھر آپ ﷺ نے تین بار فرمایا کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟۔

(۲۹۰۴) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا یارسول اللہ! بتایئے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی اجنبی کو دیکھ لے (پھر) وہ اسے قتل کرڈالے تو تم لوگ (قصاص میں) اسے قتل کردو گے۔ آخر وہ کیا کرے؟ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں آیتیں اتری ہیں جاؤ اسے لے کر آؤ۔ پھر دونوں میاں بیوی نے ایک دوسرے پر لعنت کی (لعان کیا) میں بھی لوگوں میں موجود تھا جب دونوں لعان سے فارغ ہوگئے تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ ﷺ! اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ باندھا ہے (دنیا مجھے جھوٹا سمجھے گی) پھر آپ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی انہوں نے اسے تین طلاقیں دے دیں۔ حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں پھر یہ تفریق لعان کرنے والوں میں رواج پا گئی۔

الجَماعَةُ إلاّ التّرمذيّ، وفي روايةٍ مُتّفَقٍ عَليها: فقالَ النبيُّ ﷺ ذاكُمُ التّفريقُ بيْنَ كُلِّ مُتلاعِنَيْنِ. وفي لفظٍ لأحمدَ ومُسْلِم: وكَانَ فِرَاقُهُ إيّاها سُنّةً فِي المُتلاعِنَيْنِ.

١ ـ بابُ لا يجتمعُ المتلاعِنانَ أبداً

٢٩٠٥/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لِلْمُتلاعِنَيْنِ حِسَابُكُما على اللّهِ أَحَدُكما كاذِبٌ لا سَبيلَ لَكَ عليها، قالَ يا رسُول اللّهِ مالِي؟ قالَ: لا مالَ لَكَ إنْ كُنْتَ صدَقْتَ عليها فَهُوَ بِما اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِها وإنْ كُنت كَذَبتَ عَليها فذٰلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنها. مُتّفقٌ عليهِ، وهُوَ حُجّةٌ فِي أنّ كُلَّ فُرْقَةٍ بَعْدَ الدُّخولِ لا تُؤَثِّرُ فِي إسْقاطِ المَهرِ.

٢٩٠٦/ ٢ ـ وعَنْ سَهلِ بنِ سعدٍ فِي خَبَرِ المُتلاعنَيْنِ قالَ: فَطلّقها ثلاثَ تَطْلِيقاتٍ فَأَنْفذَهُ رسولُ اللّهِ ﷺ وكانَ ما صَنَعَ عِندَ النبيِّ ﷺ سنّةً قالَ سَهلٌ حَضَرت هٰذَا عِنْدَ النبيِّ ﷺ فَمَضَتِ السُّنةُ بَعدُ فِي المُتَلاعِنينِ أنْ يُفرّقَ بَيْنَهُما ثُم لا يَجْتمِعَانِ أبَداً. رَواهُ أبو داوُدَ.

٢٩٠٧/ ٣ ـ وَعَنْ سَهلِ بْنِ سَعدٍ فِي قِصّةِ المُتلاعنيْن: فَفرّقَ رسُولُ اللّهِ ﷺ بينهُما وقالَ لا يَجْتَمِعَانِ أبَداً.

٢٩٠٨/ ٤ ـ وَعَنِ ابنِ عبّاسٍ أنّ النبيَّ ﷺ قالَ: المُتلاعِنانِ إذَا تَفرّقا لا يَجْتَمِعَانِ أبداً.

٢٩٠٩/ ٥ ـ وعنِ عَليٍّ قَالَ: مَضَتِ السُّنّةُ فِي المُتلاعنَيْنِ أنْ لا يجتَمِعا أبَداً.

٢٩١٠/ ٦ ـ وَعَنْ عليٍّ وابْنِ مَسْعُودٍ قالا: مَضتِ السُّنّةُ أنْ لا يَجْتَمِعَ المُتلاعنان. رَواهُنَّ الدّارقطنيُّ.

٢ ـ بابُ إيجابِ الحدِّ بقذْفِ الزّوجِ وأنّ اللّعَانَ يُسْقِطُهُ

٢٩١١/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عباسٍ أنّ هِلالَ بْنَ أُميّةَ قذَفَ امْرَأتَهُ عِنْدَ النبيِّ ﷺ بِشَرِيك ابْنِ سَحْماءَ، فقالَ النّبيُّ ﷺ البيِّنَةُ أو حَدٌّ فِي ظَهرِكَ، فقالَ يا رسُول اللّهِ إذَا رَأى أَحَدُنا على امْرَأتِهِ رَجُلاً يَنطلِقُ يَلْتَمِسُ البيِّنَةَ، فَجَعَلَ النبيُّ ﷺ يقُولُ: البيِّنَةُ وإلاّ حدٌّ فِي ظَهرِكَ، فقالَ هِلالٌ والذِي بَعثَك بالحَقِّ إنّي لَصادقٌ ولَيُنْزِلَنَّ اللّه ما يُبْرِىءُ ظَهري مِنَ الحدِّ، فنَزَلَ جِبْرِيلُ وأنْزلَ عَليهِ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَٰجَهُمْ﴾[النور: ٦]. فَقرَأَ حتّى بَلَغَ: ﴿إِن كَانَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾ [النور: ٩]. فانصَرَفَ النبيُّ ﷺ فَأرْسَلَ إلَيهِما فَجاءَ هِلالٌ فَشَهِدَ والنبيُّ ﷺ يقُولُ إنَّ اللّهَ يَعْلَمُ أنَّ أَحَدَكُما كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُما تَائِبٌ؟ ثُمّ قامتْ فَشَهدَتْ،

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ تمہاری تفریق سب لعان کرنے والوں کے لیے ہے۔ احمد اور مسلم کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں اور مرد کی عورت سے تفریق ہر دو لعان والوں کے درمیان سنت ہے۔

لعان سے جدا ہونے والے میاں بیویوں کا نکاح قطعی حرام ہے

(۲۹۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے فرمایا اب تمہارا حساب اللہ لے گا۔ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے۔ اب تمہارے لیے اس عورت کو حاصل کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرا مال؟ فرمایا مال کیسا؟ اگر تم نے سچ بولا ہے تو تم مال کے بدلے اس سے فائدہ اٹھا چکے ہو اور اگر جھوٹ بولا ہے تو اس نے تمہیں عورت سے بہت دور کر دیا۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس مسئلے میں حجت ہے کہ ہمبستری کر لینے کے بعد ہر طرح کی جدائی سے مہر ساقط نہیں ہوتا۔

(۲۹۰۶) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے (لعان کرنے والوں کے قصے کے بارے میں) مروی ہے پھر اس نے عورت کو تین طلاقیں دے دیں اور رسول اللہؐ نے انہیں نافذ فرما دیا۔ اور جو کچھ رسول اللہؐ کے سامنے کیا جائے وہ لوگوں کے لیے سنت ہے چونکہ یہ واقعہ آپؐ کے سامنے ہوا اس لیے بعد میں دو لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق سنت ہے۔ اب وہ ہمیشہ کے لیے جمع نہیں ہو سکتے۔

(۲۹۰۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دو لعان کرنے والوں کے بارے میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں میں تفریق کرا کر فرمایا اب یہ دونوں کبھی جمع نہ ہو سکیں گے۔

(۲۹۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لعان والے میاں بیوی جدا ہونے کے بعد کبھی جمع نہیں ہو سکیں گے۔

(۲۹۰۹) حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا لعان والوں میں یہ سنت ہے کہ میاں بیوی کبھی جمع نہ ہوں۔

(۲۹۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سنت ہوگئی ہے کہ لعان کرنے والے میاں بیوی جمع نہ ہوں۔

بیوی پر الزام لگانے سے حد واجب ہو جاتی ہے مگر لعان سے ساقط ہو جاتی ہے

(۲۹۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ الزام لگایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ثبوت لاؤ ورنہ تم پر (الزام کی) حد جاری ہو جائے گی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی اپنی بیوی پر کسی آدمی کو دیکھے تو کیا وہ ثبوت فراہم کرنے کے لیے وہاں سے ہٹ جائے مگر آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ ثبوت لاؤ ورنہ تم پر حد جاری ہو جائے گی۔ ہلال نے عرض کی اس کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا رسول بنایا ہے میں بالکل سچا ہوں۔ اللہ بھی یقیناً ایسی آیتیں اتار دے گا جو مجھے حد سے بچا لیں گی۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیتیں وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ الآية لے کر اترے۔ آپ ﷺ نے مِنَ الصَّادِقِيْنَ تک یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ پھر دونوں کو بلوا کر لعان کرایا۔ ہلال نے آ کر لعان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے کوئی نہ کوئی جھوٹا ہے کیا کوئی توبہ کرتا ہے؟ پھر عورت نے کھڑے ہو کر لعان کیا

فلمّا كانَ عِندَ الخَامِسَةِ وقفُوها فقالُوا إنَّها مُوجِبَة فَتَلَكأتْ وَنَكَصَتْ حتّى ظَنَنَّا أنّها تَرْجِعُ ثُمَّ قالتْ لا أفْضَح قَومِي سَائِرَ اليَوم فَمَضَتْ، فقالَ النبيُّ ﷺ أنْظِرُوها فإنْ جَاءَتْ بِهِ أكْحلَ العَيْنَيْنِ، سَابِغَ الألْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بنِ سَحْماءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلكَ، فقالَ النبيُّ ﷺ لولا ما مَضَىٰ مِنْ كِتابِ اللّهِ لَكَانَ لِي وَلَها شأنٌ. رَواهُ الجماعَةُ إلا مُسلِماً والنَّسائي.

٣ ـ بابُ مَنْ قَذَفَ زَوجَتَهُ بِرَجُلٍ سمَّاهُ

١/٢٩١٢ ـ وَعَنْ أنَسٍ أن هِلالَ بْنَ أُميَّةَ قَذَفَ امْرَأتَهُ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْماءَ، وكانَ أخا البراء بْنِ مالِكٍ لأمِّهِ وكانَ أولَ رجُلٍ لاعَنَ فِي الإسْلام قالَ فلاعَنَها فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ أبْصِرُوها، فإنْ جَاءَتْ بِهِ أبْيَضَ سبطاً قَضِيءَ العَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلالِ بْنِ أُمَيَّةَ، وإنْ جَاءَتْ بِهِ أكْحَلَ جَعْداً حَمِشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سحْماءَ، قالَ فَأُنْبِئت أنَّها جَاءَتْ بِهِ أكْحَلَ جَعْداً حَمِشَ السَّاقَيْنِ. رَواهُ أحمَدُ ومسْلِمٌ والنَّسائيُّ، وفي روايَةٍ: أنَّ أوَّلَ لِعَانٍ كَانَ فِي الإسلامِ أنَّ هِلالَ بْنَ أميَّةَ قَذفَ شَرِيكَ بْنَ السَّحماءِ بامْرَأتِهِ فأتى النبيَّ ﷺ فَأخْبَرَهُ بِذلِكَ، فقالَ النبيُّ ﷺ أرْبَعَةُ شُهَدَاءَ وإلاَّ فحَد في ظَهرِكَ يرَدِّدُ ذلكَ عليهِ مِرَاراً فقالَ لَهُ هِلالٌ واللّهِ يا رسولَ اللّهِ إنَّ اللّه عَزَّ وجلَّ لَيعلمُ اني لَصادِقٌ ولَيُنْزِلَنَّ اللّهُ عليْكَ ما يُبْرِىءُ ظَهرِي مِنَ الحَدِّ فَبيْنَما هُمْ كَذٰلِكَ إذْ نَزلتْ عليهِ آيَةُ اللّعَانِ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ [النور: ٦] إلى آخِرِ الآيَةِ وذكَر الحَدِيثَ. رَواهُ النَّسائيُّ.

٤ ـ بابٌ في أنَّ اللّعَانَ يمينٌ

١/٢٩١٣ ـ عنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: جاءَ هِلالُ بْنُ أميَّةَ وهُوَ أحدُ الثَّلاثَةِ الذِينَ خُلِّفُوا فَجَاءَ مِنْ أرْضِهِ عِشَاءً فَوَجَدَ عِنْدَ أهلِهِ رَجُلاً فذكَرَ حديثَ تَلاعُنِهِما إلى أنْ قالَ: فَفَرَّقَ النبيُّ ﷺ بينَهُما، وقالَ إنْ جَاءَتْ بِهِ أصَيْهِبَ أرَيْسِحَ حَمِشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِهِلالٍ، وإنْ جَاءَتْ بِهِ أورقَ جَعْداً جُمَّالِيًا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الألْيَتَيْنِ فَهُوَ لِلّذِي رُمِيَتْ بِهِ، فَجاءتْ بِهِ أورَقَ جَعْداً جُمَّالِيًا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سابِغَ الألْيَتَيْنِ، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لَولا الأيْمانُ لَكَانَ لِي وَلَها شأنٌ. رواهُ أحمدُ وأبو داوُد.

٥ ـ بابُ ما جَاءَ فِي اللّعَانِ على الحَمْلِ والاعترافِ بِهِ

١/٢٩١٤ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ لاعَنَ على الحَمْلِ، رواهُ أحمدُ. وفي حديثِ سَهلٍ: وَكَانَتْ حَامِلاً وكانَ ابْنُها يُنْسَبُ إلى أمِّهِ وقَدْ ذَكَرْناهُ وفي حَدِيثِ ابنِ

جب پانچویں دفعہ اقرار کی نوبت آئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم اسے ٹھہرا کر سمجھانے لگے کہ یہ آخری اقرار جہنم واجب کر دینے والا ہے۔ عورت ہچکچائی اور پھرنا چاہا یہاں تک کہ ہم نے خیال کر لیا کہ اب اقرار سے پھر جائے گی۔ پھر کہنے لگی میں ہمیشہ کے لیے اپنی قوم کو رسوا نہیں کرنا چاہتی چنانچہ آخری بار یہی کہا کہ اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا دھیان رکھنا اگر اس کی سرمگیں آنکھوں والا، بڑے بڑے چوتڑوں والا، بھری بھری پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہو تو شریک کا ہے چنانچہ ایسا ہی بچہ پیدا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ کی کتاب کا قانونِ لعان نہ ہوتا تو میں اس پر حد جاری کر دیتا۔

اگر کوئی شخص کسی شخص کا نام لے کر اپنی عورت پر الزام لگائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۲۹۱۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کا الزام لگایا۔ حضرت ہلال، حضرت براء بن مالک کے اخیافی بھائی تھے۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے اسلام میں لعان کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کا دھیان رکھنا اگر اس کو گورا، سیدھے بالوں والا اور غیر سرمگیں آنکھوں والا بچہ پیدا ہو تو وہ ہلال کا ہے اور اگر سرمگیں آنکھوں والا، گھونگھریالے بالوں والا اور باریک پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہو تو شریک کا ہے۔ فرماتے ہیں مجھے خبر ملی کہ اس کے سرمگیں آنکھوں والا، گھونگھریالے بالوں والا اور باریک پنڈلیوں کا بچہ پیدا ہوا۔ ایک روایت میں ہے سب سے پہلا لعان جو اسلام میں پیش آیا یہ تھا کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ بدکاری کا الزام لگایا تھا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد لگے گی۔ آپ بار بار یہی دہراتے رہے۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ کو خوب معلوم ہے کہ میں سچا ہوں یقیناً اللہ ایسی آیتیں اتار دے گا جو میری پیٹھ کو حد سے بری کر دیں گی۔ ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لعان کی آیتیں اُتر آئیں۔

لعان ایک قسم کی قسم ہے

(۲۹۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ جو غزوہ تبوک میں تین پیچھے رہنے والوں میں سے ہیں، اپنی زمین سے رات کو گھر آئے اور انہوں نے اپنی بیوی کے پاس ایک آدمی پایا پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دونوں میاں بیوی کے لعان کا واقعہ بیان کیا اور کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں تفریق کرا دی اور فرمایا اگر عورت کے سرخ بالوں والا، پتلی رانوں والا اور باریک پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہو تو وہ ہلال کا ہے اور اگر گندم گوں، گھونگھریالے بالوں والا، موٹا تازہ، بھری بھری پنڈلیوں والا اور بھاری بھاری چوتڑوں والا بچہ ہو تو وہ اس کا ہے جس کے ساتھ عورت پر الزام ہے۔ وہ بچہ پیدا ہوا تو گندم گوں، گھونگھریالے بالوں والا موٹا تازہ، بھری بھری پنڈلیوں والا، بھاری چوتڑوں والا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قسم نہ ہوتی تو میرے لیے اس کی صورتِ حال دوسری ہوتی (میں اسے سنگسار کر دیتا)۔

حمل پر لعان، حمل کا اقرار و اعتراف

(۲۹۱۴) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل پر لعان کرایا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے عورت حاملہ تھی اور اس کا بچہ ماں کی طرف منسوب تھا ہم یہ حدیث بیان کر چکے ہیں۔

عبّاسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ لاعَنَ بَيْنَ هِلالِ بْنِ أُمَيَّةَ وامْرَأتِهِ وفرَّقَ بينَهُما وَقضَىٰ أنْ لا يُدعَىٰ وَلَدُها لأبٍ، ولا يُرْمَى ولدُها ومَنْ رَماها أو رَمَىٰ وَلَدَها فعليه الحدُّ، قالَ عِكْرِمَةُ فكانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أمِيراً على مِصرَ وَما يُدْعَىٰ لأبٍ. رواهُ أحمدُ وأبُو دَاود، وقَدْ أسْلَفْنا في غَيْرِ حديثٍ أنَّ تَلاعُنهُما قَبْلَ الوَضْعِ.

٢٩١٥/٢ ـ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قالَ: قَضَىٰ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ في رجُل أنْكَرَ وَلَدَ امْرَأَتِهِ وهُوَ فِي بَطْنِها ثُمَّ اعْتَرَفَ بِهِ وهُوَ فِي بَطْنِها حتى إذَا وُلِدَ أنْكَرَهُ فَأمَرَ بِهِ عمَرُ فَجُلِدَ ثمانينَ جَلْدَة لِفِرْيَتِهِ عَلَيْها، ثُمَّ ألحقَ بِهِ وَلَدُها، رَواهُ الدَّارقُطنِيُّ.

٦ ـ بابُ المُلاعَنَةِ بعدَ الوَضْعِ لِقَذْف قَبْلَهُ وإنْ شَهِدَ الشَّبَهُ لأحَدِهِما

٢٩١٦/١ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّهُ ذُكِرَ التَلاعُنُ عِندَ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ فقالَ عاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ في ذٰلِكَ قَولاً، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأتَاهُ رجُلٌ مِنْ قَومِهِ يَشْكُو إليهِ أنَّهُ وَجَدَ مَعَ أهلِهِ رَجُلاً، فقالَ عَاصِمٌ ما ابْتُلِيت بِهٰذا إلاَّ لِقَولِي فيهِ فَذَهَبَ بِهِ إلى رسُولِ اللّٰهِ ﷺ فأخْبَرَهُ بالذِي وَجَدَ عَليهِ امْرأَتَهُ وكانَ ذٰلِكَ الرَّجُل مُصْفَرًا قَلِيلَ اللَّحْم، سَبْطَ الشَّعْرِ وكانَ الذِي ادَّعَىٰ عَلَيْهِ أنَّهُ وُجِدَ عِندَ أهلِهِ خَدَلاً آدَمَ كَثِيْرَ اللَّحْمِ، فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شبِيهاً بالذِي ذَكَرَ زَوجُها أنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَها فلاعَنَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُما فقالَ رجلٌ لابْنِ عبّاسٍ فِي المَجْلِسِ: أهِيَ التِي قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَو رَجَمْت أحَداً بغيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْت هٰذِهِ، فقالَ ابْنُ عبّاسٍ لا تِلْكَ امْرَأَةٌ كانَتْ تُظْهِرُ فِي الإسْلامِ السُّوءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٧ ـ بابُ ما جَاءَ فِي قَذْفِ المُلاعِنَةِ وسُقُوطِ نَفَقَتِها

٢٩١٧/١ ـ عَنِ ابْنِ عباسٍ في قِصَّةِ المُلاعنَةِ أنَّ النبيَّ ﷺ قَضَىٰ أنْ لا قُوتَ لَها ولا سُكْنَى مِنْ أجْلِ أنَّهُما يَتَفَرَّقَانِ مِنْ غَيْرِ طَلاقٍ ولا مُتَوَفَّى عَنْها. رواهُ أحمدُ وأبُو داودُ.

٢٩١٨/٢ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ قَضَىٰ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ في وَلَدِ المُتَلاعِنَيْنِ أنَّهُ يَرِثُ أمَّهُ وَتَرِثُهُ أمُّهُ وَمَنْ رَماها بِهِ جُلِدَ ثَمانِينَ وَمَنْ دَعَاهُ وَلَدَ زِنا جُلِدَ ثمانِينَ. رَواهُ أحمدُ.

٨ ـ بابُ النَّهي أنْ يَقْذِفَ زوجَتهُ لأنها وَلَدَتْ ما يُخَالِفُ لَونَهُما

٢٩١٩/١ ـ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قالَ: جاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إلى رسُولِ اللّٰهِ ﷺ فقالَ وَلَدَتِ امْرَأتِي غُلاماً أسْوَدَ وهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بأنْ يَنْفِيَهُ، فقالَ لَهُ النبيُّ ﷺ هَلْ لَكَ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کے اوران کی بیوی کے درمیان لعان کرادیا اور تفریق کرادی اور فیصلہ فرمایا کہ عورت کا بیٹا باپ کی طرف منسوب نہ کیا جائے اور نہ اسے ولدالزنا کہا جائے۔ اگر کسی نے اس پر یا اس کی ماں پر الزام لگایا تو اس کو حد لگے گی۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ پھر وہ مصر کے حاکم بنے البتہ باپ کی طرف منسوب نہ ہوتے تھے۔ ہم کئی حدیثوں میں اوپر بیان کر چکے ہیں کہ وضع حمل سے پہلے دونوں میں لعان ہوا تھا۔

(۲۹۱۵) حضرت قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے انہوں نے فرمایا اس کے بارے میں جس نے اپنی عورت کے پیٹ کے بچہ کو اپنا تسلیم کرنے سے انکار کردیا تھا۔ پھر بعد میں وضع حمل سے پہلے اس کو اپنا بیٹا تسلیم کرلیا اور وضع حمل کے بعد پھر انکار کردیا۔ حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کو اسی دُرّے مارے جائیں کیونکہ اس نے اپنی عورت پر الزام لگایا پھر آپ نے بچے کو مرد ہی کی طرف منسوب کردیا۔

وضع حمل سے پہلے الزام کی بنا پر وضع حمل کے بعد لعان اگرچہ بچہ کی مشابہت دونوں میں سے کسی ایک کی گواہی دے

(۲۹۱۶) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے لعان کا ذکر کیا۔ حضرت عاصم بن عدی نے اس کے بارے میں کچھ باتیں بتائیں۔ پھر آپ ﷺ کے پاس حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی قوم میں سے ایک آدمی آکر شکایت کرنے لگا کہ اس نے اپنی بیوی کے پاس ایک آدمی دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا میں صرف اپنے قول کی بنا پر اس میں مبتلا ہوا ہوں پھر اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جایا گیا۔ اس نے آپ ﷺ کو اس شخص کی خبر دی جسے عورت کے پاس دیکھا گیا تھا۔ ان کا اپنا رنگ زرد تھا، دبلے پتلے تھے اور سیدھے بال تھے اور جس شخص کو انہوں نے دیکھا تھا وہ بھری بھری رانوں والا، گندم گوں اور موٹا تازہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی کہ اے اللہ! (معاملہ) واضح فرما۔ چنانچہ عورت کو اس شخص کے مشابہ بچہ پیدا ہوا جسے اس نے عورت کے پاس دیکھا تھا۔ آپؐ نے دونوں میں لعان کرایا۔ اسی جگہ ایک شخص نے پوچھا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا ثبوت کے سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا نہیں وہ تو عورت تھی جو اسلام میں کھلم کھلا بے حیائی کیا کرتی تھی۔

فقہ الحدیث: مگر عدم ثبوت کی وجہ سے حد جاری نہیں ہو سکتی تھی۔ (مترجم)

لعان کرنے والی کو طعنہ نہ دیا جائے، اس کے لیے نان ونفقہ نہیں

(۲۹۱۷) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے ملاعنہ کے قصہ میں مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کے لیے نان و نفقہ اور گھر نہیں کیونکہ میاں بیوی بلا طلاق اور بغیر موت کے جدا ہوئے ہیں۔

(۲۹۱۸) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان والوں کی اولاد میں فیصلہ فرمایا کہ وہ اپنی ماں کے اور ماں ان کی وارث ہوگی اور اگر کوئی اسے حرام کار کہے گا اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے اور اگر کوئی اولاد کو حرام کے بچے کہے گا اس کو بھی اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

بچہ ماں باپ کے رنگ کے خلاف پیدا ہو جائے تو اس کا حکم

(۲۹۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا بنی فزارہ کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا۔ میری عورت کو کالا بچہ پیدا ہوا ہے وہ کنائے سے یہ کہنا چاہتا تھا کہ بچہ میرا نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا:

مِنْ إبلٍ؟ قالَ: نَعَمْ، قالَ فَما أَلْوَانُها؟ قالَ: حُمْرٌ، قالَ هَلْ فِيها مِنْ أَورَقَ؟ قالَ: إنَّ فِيها لَوَرِقاً، قالَ: فأنَّى أتاها ذٰلِكَ؟ قالَ: عَسى أنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قالَ فَهٰذَا عسى أنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرق ولَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الانتِفَاءِ مِنهُ. رَواهُ الجَماعَةُ، ولأبي داوُدَ في روايةٍ: إنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غلاماً أسْوَدَ وإنِّي أنْكِرُهُ.

٩ ـ بابُ أنَّ الولَدَ لِلفِراشِ دونَ الزَّانِي

٢٩٢٠/١ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الحجَرُ. رواهُ الجَماعَةُ إلاَّ أبَا دَاوُدَ. وفي لفظٍ للبُخارِيِّ: لِصَاحِبِ الفِراشِ.

٢٩٢١/٢ ـ وَعَنْ عائشَةَ قالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبي وقَّاص وعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ إلى رسُولِ اللّهِ ﷺ فقالَ سَعدٌ يا رسُولَ اللّهِ ابْنُ أخِي عُتْبَةَ بْنِ أبِي وقَّاصٍ عَهِدَ إليَّ أنَّهُ ابْنُهُ انظُرْ إلى شَبَهِهِ، وقالَ عبدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أخِي يا رسولَ اللّهِ، وُلِدَ على فِرَاشِ أبي، فَنَظَرَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إلى شَبَهِهِ فَرَأى شَبهاً بَيِّناً بِعُتْبَةَ، فقالَ هُوَ لَكَ يا عَبدُ بْنِ زَمْعَةَ الوَلَد لِلفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ، واحتَجِبِي مِنهُ يا سَودَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ، قالَ: فَلَمْ يَرَ سَودَةَ قَطّ رَوَاه الجَماعَة إلاَّ التِّرمذي. وفي روايَةِ أبي دَاود وروَايَةٍ للبُخارِيِّ: هُوَ أخُوكَ يَا عَبدُ.

٢٩٢٢/٣ ـ وعَنِ ابنِ عمَرَ أنَّ عُمَرَ قالَ: ما بَالُ رِجَالٍ يَطَؤنَ وَلائِدَهُمْ ثُمَّ يَعْتَزِلونَهُنَّ لا يأتِينِي وَلِيدَةٌ يَعْتَرِفُ سيِّدُها أنْ قَدْ أَلَمَّ بِها إلا أَلْحَقْت بِهِ وَلَدَها فاعْزِلوا بعد ذٰلِكَ أو اتْرُكُوا. رواهُ الشَّافِعِيُّ.

١٠ ـ بابُ الشُّرَكَاءِ يَطَؤُونَ الأمَةَ فِي طُهرٍ واحِدٍ

٢٩٢٣/١ ـ عَنْ زَيْدِ بنِ أرْقَمَ قالَ: أتِيَ أميرُ المُؤمنينَ عَليٌّ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ وهُوَ باليَمَنِ في ثلاثَةٍ وَقَعُوا على امْرَأةٍ في طُهرٍ واحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ فقالَ أتقرَانِ لِهٰذَا بالوَلَدِ قالا: لا، ثُمَّ سَأَلَ اثْنَيْنِ أتُقِرَّانِ لِهٰذَا بالوَلدِ قالا: لا، فَجَعَلَ كُلَّما سأَلَ اثْنَيْنِ أتقِرَّان لِهٰذَا بالولَدِ قالا: لا فأقْرَعَ بيْنَهُمْ فألْحَقَ الوَلَدَ بالذي أَصَابَتْهُ القُرْعَةُ وَجَعَل عَليهِ ثُلُثَي الدِّيةِ، فذكَرَ ذٰلِكَ للنبيِّ ﷺ فَضَحِكَ حتَّى بَدَتْ نَواجِذُهُ. رواهُ الخَمْسَةُ إلاّ التِّرمذيَّ، ورواهُ النَّسائيُّ وأبو داوُدَ مَوقُوفاً على عَليٍّ بإسْنادٍ أَجْوَدَ مِنْ إسنادِ المَرْفُوعِ، وكَذٰلِكَ رَواهُ الحُمَيْدِيُّ فِي مُسْنَدِهِ وقالَ فيه: فأغْرَمَهُ ثُلُثَيْ قِيمَةِ الجَارِيةِ لِصَاحِبَيْه.

١١ ـ بابُ الحُجَّةِ في العَمَلِ بالقَافَةِ

٢٩٢٤/١ ـ عَنْ عائشَةَ قَالَتْ: إنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ دَخَلَ عليَّ مَسْرُوراً تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فقالَ أَلَمْ تَرَيْ أنَّ مُجَزِّزاً نَظَرَ آنِفاً إلى زَيْدِ بْنِ حارِثَة وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فقالَ إنَّ

تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ بولا ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کس رنگ کے ہیں۔ اس نے کہا سرخ ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کوئی فاختائی رنگ کا بھی ہے؟ عرض کی کئی ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ ان میں کہاں سے آ گئے۔ بولا شاید ان کی اوپر کی نسل میں کوئی اونٹ اس رنگ کا ہوگا فرمایا شاید اس بچے کی اوپر والی نسل میں بھی کوئی بزرگ اس رنگ کا ہوگا۔ آپ ﷺ نے اسے اس بات کی اجازت نہیں دی کہ اس بچے کو اپنا نہ سمجھے۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ میری عورت کو کالا لڑکا پیدا ہوا ہے میں اسے اپنا نہیں سمجھتا ہوں۔

بچہ اس کا کہلائے گا جس کے گھر پیدا ہوا ہوگا

(۲۹۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچہ صاحب فراش کا ہے اور زنا کار کے لیے پتھر ہیں۔ بخاری کا لفظ ہے کہ بچہ بیوی والے (خاوند) کا ہے۔

(۲۹۲۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرے بھائی عتبہ کا بیٹا ہے۔ وہ مجھے وصیت کر گیا تھا آپ اس کی ان سے مشابہت دیکھ لیجیے۔ حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کے گھر پیدا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے غور سے دیکھا تو صاف عتبہ کے مشابہ نظر آیا۔ فرمایا عبد بن زمعہ یہ تمہارے لیے ہے۔ بچہ صاحب فراش ہی کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ اے سودہ رضی اللہ عنہا! اس سے پردہ کرو پھر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔ ابوداؤد اور بخاری کی ایک روایت میں ہے۔ اے عبد یہ تمہارا ہی بھائی ہے۔

فقہ الحدیث: یہ جھگڑا زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کے بارے میں تھا۔ آپ ﷺ نے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کو احتیاط کے طور پر پردے کا حکم دیا تھا، ورنہ ان کا بھائی ہوتا تھا اور جس روایت میں یہ ہے کہ یہ تمہارا بھائی نہیں نا قابل اعتبار ہے (مترجم)۔

(۲۹۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنی لونڈیوں سے صحبت کرنے کے بعد ان سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اگر میرے پاس کسی کی لونڈی اس بات کا اقرار کرے گی کہ مجھ سے میرے مالک نے صحبت کی تھی تو میں یقیناً لونڈی کے بچہ کو اس کی طرف منسوب کر دوں گا۔ خواہ تم ان سے علیحدہ ہو جاؤ یا چھوڑ دو۔

ایک لونڈی کے کئی حصے دار اس سے ایک ہی طہر میں صحبت کر لیتے ہیں، اس کے بچہ پیدا ہو تو کس کا ہوگا؟

(۲۹۲۳) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا یمن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمیوں کے بارے میں ایک مقدمہ لایا گیا جنہوں نے ایک ہی طہر میں ایک عورت سے صحبت کر لی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دو سے پوچھا کیا تم اس تیسرے کے لیے بچے کا اقرار کرتے ہو۔ انہوں نے کہا نہیں۔ پھر دو کو ملا کر یہی پوچھا انہوں نے بھی کہا نہیں۔ پھر دو کو ملا کر یہی پوچھا انہوں نے بھی کہا نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قرعہ ڈال کر جس کے نام قرعہ نکلا اسی کو بچہ دے دیا اور دو تہائی دیت اس پر مقرر کر دی۔ نبی کریم ﷺ کے پاس اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے نوکیلے دانت نمودار ہو گئے۔

فائدہ: نسائی اور ابوداؤد میں یہ روایت اعلیٰ سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف آئی ہے جو مرفوع کی سند سے اچھی ہے۔ حمیدی نے اپنی مسند میں اس کو روایت کیا ہے اور اس میں فرمایا ہے لونڈی کا دو تہائی تاوان اپنے شرکاء کو ادا کر دے (اور لونڈی اس کی ہو گئی)۔

کیا قیافہ بھی حجت ہے؟

(۲۹۲۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوش و خرم تشریف لائے۔ آپ ﷺ کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔ فرمایا تمہیں معلوم نہیں؟ مجزز نے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پیروں کو دیکھ کر کہا

هٰذِهِ الأقْدَامَ بَعْضُها مِنْ بعْضٍ. رواهُ الجماعَةُ، وفي لفظِ أبي داوُدَ وابنِ ماجه وروايَةِ لِمُسْلِم والنَّسائيّ والترمذيّ: أَلَمْ تَرَي أنَّ مُجَزِّزاً المُدْلِجيَّ رَأى زَيْداً وأُسامةَ قَدْ غَطيا رؤوسَهُما بِقَطِيفَةٍ وبَدَتْ أقْدامُهُما، فقالَ إنَّ هٰذِهِ الأقْدَامَ بَعْضُها مِنْ بعْضٍ، وفي لفظٍ قالَتْ: دَخَلَ قائِفٌ والنبيُّ ﷺ شاهِدٌ وأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وزَيْدُ بْنُ حارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ، فقالَ إنَّ هٰذِهِ الأقْدَامَ بَعْضُها مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بذٰلِكَ النبي ﷺ وأعْجَبَهُ وأَخْبَرَ بِهِ عائشةَ. مُتَّفَقٌ عليهِ. قالَ أبُو داوُدَ كانَ أُسَامَةُ أسْوَدَ وكانَ زَيْدٌ أبْيَضَ.

١٢ ـ بابُ حَدِّ القَذْفِ

١/٢٩٢٥ ـ عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: لمَّا أُنْزِلَ عُذْرِي قامَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ على المِنْبَرِ فذكَرَ ذٰلِكَ وَتَلا القُرْآنَ، فلمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وامْرَأَةٍ فضرِبُوا حَدَّهُمْ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٢/٢٩٢٦ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ: سَمِعْتُ أَبَا القَاسِمِ ﷺ يقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ يُقَامُ عليهِ الحَدُّ يومَ القِيَامَةِ إلاَّ أَنْ يكُونَ كما قالَ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

٣/٢٩٢٧ ـ وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّهُ قالَ جَلَدَ عمَرُ بْنُ عَبدِ العَزِيزِ عَبْداً فِي فِرْيَةٍ ثَمانِينَ قالَ أَبُو الزِّنادِ فَسَأَلْت عبدَ اللّٰهِ بْنَ عامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ ذٰلِكَ، فقالَ أَدْرَكْت عمَرَ بْنَ الخَطَّابِ وعثْمانَ بْنَ عفَّانَ والخُلَفَاءَ هَلُمَّ جَرّا ما رَأَيْت أَحَداً جَلَدَ عَبْداً فِي فِرْيَةٍ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ. رواهُ مالكٌ فِي المُوَطَّأ عَنْهُ.

١٣ ـ بابُ مَنْ أَقرَّ بالزِّنا بامرأةٍ لا يكونُ قاذِفاً لها

١/٢٩٢٨ ـ عَنْ نُعيمِ بْنِ هُزَالٍ قالَ: كَانَ ماعِزُ بنُ مالِكٍ يَتِيماً في حِجْرِ أَبِيّ فأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الحَيّ، فقالَ لَهُ أَبِيّ ائتِ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ فأخبِرْهُ بِما صَنَعْتَ لعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ فأتَاهُ، فقالَ يا رسُولَ اللّٰهِ إنِّي زَنَيْت فَأقِمْ عليَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَأَعْرَضَ عَنهُ فَعَادَ، فقالَ يا رسُولَ اللّٰهِ إنِّي زَنَيْت فأقِمْ عليَّ كِتابَ اللّٰهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ أتَاهُ الثَّالِثَةَ، فقالَ يا رسُولَ اللّٰهِ إنِّي زَنيْت فأقِمْ عَليَّ كِتَابَ اللّٰهِ، ثُمَّ أَتَاهُ الرَّابِعَةَ، فقالَ يا رسُولَ اللّٰهِ إنِّي زَنَيْت فَأَقِمْ عَليَّ كِتَابَ اللّٰهِ، فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إنكَ قَدْ قُلْتَها أرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قالَ بِفُلانَةَ قال ضَاجَعْتَها؟ قالَ: نَعَمْ، قالَ جَامَعْتَها؟ قالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَخَرَجَ بِهِ إلى الحَرَّةِ، فلمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الحِجَارَةِ جَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيهُ عَبدُ اللّٰهُ بْنُ أُنَيْسٍ وقَدْ أَعْجَزَ أَصْحَابَهُ فَنَزَعَ بِوَظِيفِ بَعِيرٍ فَرَماهُ بِهِ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ أَتَى النبيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فقال هَلاَّ تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ يتُوبُ فَيَتوبَ اللّٰهُ عَليهِ. رَواهُ أَحْمَد وأَبُو دَاوُدَ.

کہ یہ پیر باپ بیٹے کے ہیں۔ ابوداؤد، ابن ماجہ کے الفاظ اور مسلم، نسائی، ترمذی کی روایت میں ہے کہ کیا تمہیں خبر نہیں کہ مجزز مدلجی نے زید و اسامہ کو اس حال میں دیکھا جب کہ دونوں کے سر ایک چادر سے ڈھکے ہوئے تھے اور پاؤں کھلے ہوئے تھے اور کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک قیافہ شناس آیا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے۔ اس نے کہا یہ باپ بیٹے کے قدم ہیں۔ آپ ﷺ کو اس کی بات پسند آئی اور خوش ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آ کر خبر کی۔ ابوداؤد نے کہا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کالے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ گورے تھے۔

فقہ الحدیث: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی ماں پر گئے تھے چونکہ حضرت زید گورے تھے، اس لیے لوگوں کو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں شبہ تھا چونکہ قائف کی بات مانی جاتی تھی اس لیے نبی اکرم ﷺ کو مسرت ہوئی کہ اب لوگ شبہ نہیں کریں گے۔ احتمال کے وقت قیافہ پر عمل جائز ہے (مترجم)۔

حدِّ قذف (تہمت تراشی کی سزا)

(۲۹۲۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب میرا عذر برأت اترا تو آپؐ نے منبر پر جا کر لوگوں کو بتایا اور برأت کی آیتیں پڑھ کر سنائیں اور منبر سے اُتر کر دو مردوں اور ایک عورت پر حد جاری کی اور انہیں سزا کے کوڑے مارے گئے۔

(۲۹۲۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے اپنے مملوک پر الزام لگایا اس پر قیامت کے روز حد جاری کی جائے گی۔ اِلّا یہ کہ وہ ایسا ہی ہو جیسا اس نے کہا۔

(۲۹۲۷) حضرت ابوالزناد سے مروی ہے انہوں نے کہا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک غلام کو حد تہمت تراشی میں اسی کوڑے مارے۔ میں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے پوچھا فرمایا میں نے حضرت عمرؓ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر تمام خلفاء کو پایا ہے میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے تہمت تراشی کی حد میں کسی غلام کو چالیس سے زیادہ کوڑے مارے ہوں۔

کسی عورت کے ساتھ زنا کا اقرار کر لیا گیا تو عورت پر تہمت تراشنے والوں میں اس کا شمار نہ ہوگا

(۲۹۲۸) حضرت نعیم بن ہزال سے مروی ہے انہوں نے کہا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ یتیم تھا اور میرے والد کی سرپرستی میں رہتا تھا۔ قبیلہ کی ایک لڑکی سے زنا کر بیٹھا۔ میرے والد نے کہا تم نبی اکرم ﷺ کے پاس جا کر اپنے اس فعل کی خبر دو۔ ممکن ہے آپ ﷺ دعائے مغفرت فرما دیں چنانچہ اس نے آپ ﷺ سے آ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے زنا ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا قانون) جاری فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر دوبارہ یہی کہا۔ آپ ﷺ نے پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ غرضیکہ اس نے تین بار آپ ﷺ سے یہی کہا اور آپ منہ پھیر لیتے رہے۔ جب چوتھی بار کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے چار بار میرے سامنے زنا کا اقرار کیا ہے کس سے زنا کیا ہے؟ اس نے کہا فلاں عورت سے، پوچھا تم اس کے پاس لیٹے تھے؟ اس نے کہا ہاں۔ پوچھا تم نے اس سے صحبت کی تھی؟ اس نے کہا ہاں۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے حکم سے اسے بیداء میں لے گئے اور سنگسار کرنے لگے۔ جب اس پر پتھر پڑنے لگے تو گھبرا گیا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ آخر عبداللہ بن انیس کے ہاتھ آ گیا جب کہ وہ دوسروں کو تھکا چکا تھا۔ انہوں نے اونٹ کا ایک کھر جو کھینچ کر مارا (تو وہ گر گیا اور پھر سنگسار کر دیا گیا) پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ شاید توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔

٣٣ ـ كتاب العِدَد

١ ـ باب أن عدَّة الحامل بِوَضْعِ الحمل

١/٢٩٢٩ ـ عن أم سلمة: أن امرأة من أسلم يقال لها سبيعة كانت تحت زوجها فتوفي عنها وهي حبلى فخطبها أبو السنابل بن بعكك فأبت أن تنكحه فقال: والله ما يصلح أن تنكحي حتى تعتدِّي آخِرَ الأجلين. فمكثت قريباً من عشر ليال ثم نُفِسَتْ ثم جاءت النبي ﷺ فقال: أنْكِحي. رواه الجماعة إلا أبا داود وابن ماجه. وللجماعة إلا الترمذي معناه من رواية سبيعة وقالت فيه: فأفتاني بأني قد حللت حين وضعت حملي وأمرني بالتزويج إن بدا لي.

٢/٢٩٣٠ ـ وَعَنِ ابنِ مسْعُودٍ في المُتَوَفَّى عَنها زَوجُها وهِيَ حاملٌ قالَ: أتجْعَلُونَ عَلَيْها التَّغْلِيظَ ولا تَجْعَلُونَ لَها الرُّخصَةَ. أُنْزِلَتْ سورةُ النِّساءِ القُصْرَى بَعدَ الطولَى: ﴿وَأُوْلَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ [الطلاق: ٤]. رَواهُ البُخارِيُّ والنَّسائيُّ.

٣/٢٩٣١ ـ وَعَنْ أُبيِّ بْنِ كَعْبٍ قالَ: قلت يا رسولَ اللّهِ ﴿وَأُوْلَٰتُ ٱلْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ [الطلاق: ٤] لِلْمُطلَّقةِ ثلاثاً وَللمُتَوَفَّى عَنها؟ فقالَ هِيَ للمُطلقةِ ثلاثاً ولِلْمُتوفَّى عَنها. رَواهُ أحْمَدُ والدّارَقطني.

٤/٢٩٣٢ ـ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بنِ العَوّامِ أنّها كانَتْ عِندَهُ أُمُّ كُلْثُوم بِنت عُقبَةَ فَقالتْ لَهُ وَهِيَ حَامِلٌ: طَيِّبْ نَفْسِي بِتَطليقَةٍ فَطَلَّقَها تَطْلِيقَةً ثُمَّ خَرَجَ إلى الصَّلاةِ فَرَجعَ وَقَدْ وَضَعَتْ فقالَ: ما لَها خَدَعَتْنِي خَدَعَها اللّهُ، ثُمَّ أتَىٰ النبيَّ ﷺ فقالَ سَبَقَ الكِتَابُ أجَلَهُ اخْطُبها إلى نَفْسِها. رواهُ ابْنُ ماجَه.

٢ ـ بابُ الاعتدادِ بِالأقْراءِ وتفسيرِها

١/٢٩٣٣ ـ عَنِ الأسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قالَتْ: أُمِرَت بَرِيرَةُ أنْ تَعْتَدَّ بِثَلاثِ حِيَضٍ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

کتاب العدد (عدتوں کے مسائل)

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

(۲۹۲۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اسلم (قبیلہ) کی ایک عورت سبیعہ سہاگن تھی۔ حمل کی حالت میں بیوہ ہوگئی، انہیں ابوالسنابل بن بعکک نے پیغام نکاح دیا لیکن انہوں نے نکاح کرنے سے انکار کر دیا اس نے کہا تم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک دونوں مدتوں میں سے زیادہ مدت تک عدت نہ گزار لو۔ پھر ان کے شوہر کی وفات کے تقریباً دس دن بعد بچہ پیدا ہوگیا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نکاح کر سکتی ہو۔ سبیعہ والی حدیث اس کے ہم معنی ہے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور احمد میں حضرت سبیعہ سے اس کے ہم معنی روایت ہے۔ اس میں ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں وضع حمل کے بعد حلال ہوگئی ہوں اور فرمایا اگر موقعہ ملے تو نکاح کر لو۔

(۲۹۳۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے (بیوہ حاملہ کے بیان میں) روایت ہے فرمایا کیا تم اس پر سختی کرتے ہو اور سہولت سے اسے فائدہ نہیں اٹھانے دیتے۔ چھوٹی سورۂ نساء بڑی سورۂ نساء (سورہ بقرہ) کے بعد اُتری ہے جس میں ہے اور حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے۔

(۲۹۳۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آیت وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ الآیۃ تین طلاقوں والی اور اس عورت کے بارے میں ہے جس کا شوہر مر گیا ہو۔ فرمایا ہاں دونوں کے لیے ہے۔

(۲۹۳۲) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے نکاح میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ تھیں۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے ان سے حالت حمل میں کہا مجھے طلاق دے کر خوش کرو چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک طلاق دی۔ پھر نماز کو چلے گئے واپس آئے تو وضع حمل ہو گیا تھا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہیں کیا ہو گیا تھا مجھے کیوں دھوکہ دیا، اللہ تعالیٰ اس کو دھوکہ دے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تو کتاب اپنی مدت پر سبقت کر گئی (عدت گزر گئی) اب انہیں دوبارہ نکاح کا پیغام دو۔

فقہ الحدیث: یعنی نفاس سے پاک ہو جانے پر نکاح کا پیغام دو اگر راضی ہو جائیں تو ازسرنو نکاح کر لو (مترجم)۔

عدت تین قروء ہے اور قُروء کی تشریح

(۲۹۳۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا بریرہ کو تین حیض تک عدت گزارنے کا حکم دیا گیا۔

٢/٢٩٣٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عبّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ خَيَّرَ بَرِيرَةَ فاخْتَارَتْ نَفْسَها وأَمَرَها أَنْ تَعْتَدَّ عِدَّةَ الحُرَّةِ. رَواهُ أحمدُ والدَّارقُطنيُّ وقَدْ أَسْلَفْنا قَولَهُ ﷺ فِي المُسْتَحاضَةِ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِها.

٣/٢٩٣٥ ـ وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: طَلاقُ الأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وعِدَّتُها حَيْضَتَانِ. رَواهُ التِّرمذيُّ وأَبو داوُد. وفي لفظٍ: طَلاقُ العَبْدِ اثْنَتَانِ وقُرْءُ الأَمَةِ حَيْضَتَانِ: رَواهُ الدَّارقُطْنِيُّ.

٤/٢٩٣٦ ـ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: طَلاقُ الأَمَةِ اثْنَتَانِ وَعِدَّتُها حَيْضَتَانِ. رواهُ ابْنُ ماجَه والدَّارَقُطْنِيُّ وإِسْنادُ الحَدِيثَيْنِ ضَعِيفٌ، والصَّحِيحُ عَنِ ابن عُمَرَ قَولُهُ: عِدَّةُ الحُرَّةِ ثلاثُ حِيَضٍ وعِدَّةُ الأَمَةِ حَيْضَتَانِ.

٣ ـ بابُ إِحْدَادِ المعْتَدَّةِ

١/٢٩٣٧ ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوجُها فَخَشَوا على عَيْنِها فأَتَوا رسُولَ اللَّهِ ﷺ فاستأذَنُوهُ في الْكُحْلِ فقالَ لا تَكْتَحِلْ كانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ في شَرِّ أَحْلاسِها أو شَرِّ بيْتِها فإِذَا كانَ حَولٌ فمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فلا حتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعةُ أَشْهُرٍ وعَشْرٌ. متَّفقٌ عليهِ.

٢/٢٩٣٨ ـ وعَنْ حُمَيْدِ بْنِ نافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سلمَةَ أَنَّها أَخبرَتْهُ بهذِهِ الأحادِيثِ الثَّلاثَةِ قالتْ: دَخلْت على أُمِّ حَبِيبَةَ حِينَ تُوفِّيَ أَبُوها أَبُو سُفيانَ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فيه صُفْرَة خَلُوقٍ أَو غيرهُ فدَهَنَتْ منهُ جَارِيَةً، ثمَّ مَسَّتْ بعارضيْها، ثمَّ قالَتْ واللَّهِ ما لي بالطيِّبِ مِنْ حاجَةٍ غيْرَ أَني سَمِعْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ يقُولُ على الْمِنْبَرِ لا يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤمن باللَّهِ والْيَومِ الآخِرِ تُحِدُّ على مَيِّتٍ فَوقَ ثلاثٍ إلاَّ على زَوجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وعَشراً قالتْ زَيْنَبُ: ثمَّ دَخلَتْ عليَّ زَيْنَب بِنْت جَحْشٍ حينَ تُوُفِّيَ أَخُوها فدَعَتْ بِطِيبٍ فمَسَّتْ مِنهُ ثمَّ قالتْ واللَّهِ ما لِي بالطيِّبِ مِنْ حاجَةٍ غيْرَ أَنِّي سَمِعْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ يقُولُ على الْمِنبَرِ لا يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤمِنُ باللَّهِ والْيَومِ الآخِرِ تُحِدُّ على مَيِّتٍ فَوقَ ثلاثٍ إلاَّ على زَوجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وعَشراً قالتْ زَيْنَبُ وسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سلمَةَ تقُولُ جاءَتِ امْرأَةٌ إلى رسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالتْ يا رسولَ اللَّهِ إنَّ ابنَتي تُوُفِّيَ عَنها زَوجها وقَد اشْتَكَتْ عَيْنَها أفَنَكْحلها؟ فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ لا مَرَّتَيْنِ أو ثلاثاً كُلُّ ذلكَ يقُولُ لا، ثمَّ قالَ إنَّما هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعشرٌ وقَدْ كانَتْ إِحْدَاكُنَّ في الجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بالبَعْرَةِ على رَأْسِ الحَولِ، قالَ حُمَيْدٌ، فقُلْت لِزَيْنَب وما ترْمِي بالبَعْرَةِ على رَأْسِ الحَولِ؟ فقالتْ زَيْنَبُ كانتِ المَرْأَةُ إذَا

(۲۹۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا انہوں نے اپنے آپ کو ترجیح دی (مغیث کے ساتھ رہنے پر راضی نہیں ہوئیں) آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ آزاد عورتوں جیسی عدت گزاریں۔ ہم اوپر مستحاضہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بیان کر چکے ہیں کہ حیض کے زمانے میں نماز چھوڑ دیں۔

(۲۹۳۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، غلام کی دو طلاقیں ہیں اور لونڈی کی قروء (عدت) دو حیض ہیں۔

(۲۹۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا لونڈی کی طلاقیں دو ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔

فائدہ: دونوں حدیثوں کی سند ضعیف ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح ان کا قول ہے (مرفوع نہیں) کہ آزاد عورت کی عدت تین حیض اور لونڈی کی دو حیض ہے۔

عدت والی بیوہ کا سوگ

(۲۹۳۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت کا شوہر مر گیا۔ لوگوں کو اس کی آنکھوں کا ڈر ہوا اور نبی کریم ﷺ سے اس کے لیے سرمہ کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیوہ (عدت میں) سرمہ نہیں لگا سکتی (اور فرمایا اسلام سے پہلے) ایک عورت بدترین ٹاٹ کے کپڑے پہن کر یا بدترین کوٹھری میں رہا کرتی تھی پھر جب ایک سال گزر جاتا اور کتا گزرتا تو مینگنیاں مارتی تھی پس سرمہ نہ لگائے جب تک چار ماہ دس دن نہ گزر جائیں۔

(۲۹۳۸) حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے حضرت حمید بن نافع کو یہ تینوں حدیثیں سنائیں اور فرمایا میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئی جب ان کے والد ابو سفیان فوت ہو گئے تھے۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگائی جس میں خلوق وغیرہ کی زردی تھی اور اسے ایک بچی کو لگا کر اپنے ہاتھ منہ پر مل لیے اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا تھا آپ ﷺ منبر پر فرما رہے تھے کہ جو عورت اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اسے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا حلال نہیں بجز اپنے شوہر کے کہ اس پر چار ماہ دس دن (سوگ منایا جاتا ہے) حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ ان کا بھائی فوت ہوا تھا۔ انہوں نے خوشبو منگوائی اور اس کو استعمال کیا پھر فرمایا اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی حاجت نہ تھی الا یہ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے۔ اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مرنے والے کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے سوائے خاوند کے کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن منائے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر کہنے لگی یا رسول اللہ! میری بیٹی کا شوہر مر گیا ہے اس کی آنکھیں دکھنے آ گئی ہیں کیا میں اس کو سرمہ لگا دوں؟ فرمایا نہیں (اس نے) دو یا تین بار (پوچھا) آپ ﷺ نے یہی فرمایا نہیں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا (اسلام میں تو) سوگ صرف چار ماہ دس دن ہے۔ جاہلیت میں ایک عورت ایک سال گزارنے کے بعد مینگنی مارا کرتی تھی۔ حمید نے کہا میں نے پوچھا مینگنی مارنے کا کیا مطلب ہے؟ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب کسی عورت کا

تُوفِّيَ عَنها زوجُها دَخلَتْ حفشاً ولبسَتْ شَرَّ ثِيَابِها ولَمْ تَمسّ طِيباً ولا شَيئاً حتَّى تَمُرَّ بها سنَةٌ، ثمَّ تؤتَى بِدَابةٍ حِمار أو شاةٍ أو طَيْرٍ فتَفْتَضُّ بهِ فقَلَّما تقتضّ بشَيْءٍ إلاَّ ماتَ، ثمَّ تَخرُجُ فتعطى بَعْرَةً فترمي بها، ثمَّ تُرَاجِعُ بَعدُ ما شاءَتْ مِنْ طِيبٍ أو غَيرِهِ. أخْرَجاه.

٣/٢٩٣٩ ـ وعَنْ أمِّ سَلمَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا يَحِلُّ لامْرَأةٍ مُسْلِمةٍ تُؤمِنُ باللّه واليَوم الآخِرِ أنْ تُحِدَّ فَوقَ ثلاثَةِ أيَّام إلاَّ على زَوجِها أربَعةَ أشْهُرٍ وعَشراً. أخْرَجاهُ واحْتَجَّ بهِ مَنْ لَمْ يَرَ الإحْدَادَ على المطَلَّقةِ.

٤ ـ بابُ ما تَجْتَنِبُ الحَادَّةُ وما رُخِّصَ لها فيهِ

١/٢٩٤٠ ـ عَنْ أمِّ عَطِيَّةَ قالت كُنّا نُنهى أنْ نُحِدَّ على مَيِّتٍ فَوقَ ثلاثٍ إلاَّ على زَوجٍ أرْبَعَةَ أشْهُرٍ وعَشراً، ولا نكْتَحلَ، ولا نَتَطَيبَ، ولا نلْبَسَ ثوباً مَصبوغاً إلاَّ ثوبَ عَصْبٍ، وَقدْ رُخِّصَ لنا عِندَ الطُّهرِ إذَا اغْتَسلَتْ إحْدَانا مِنْ محيضِها في نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أظفَارٍ. أخْرَجَاهُ، وفي روايةٍ قالتْ: قالَ النبيُّ ﷺ لا يَحِلُّ لامْرَأةٍ تُؤمِنُ باللّهِ واليَوم الآخِرِ تُحِدُّ فَوقَ ثلاثٍ إلاّ على زَوجٍ فإنَّها لا تَكْتَحِلُ وَلا تَلْبَس ثوباً مَصبوغاً إلاَّ ثوبَ عَصْبٍ. ولا تَمَسُّ طِيباً إلاّ إذَا طَهُرَتْ نَبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أو أظفَارٍ متفَقٌ عليهِ، وقالَ فيهِ أحمدُ ومُسلِمٌ: لا تَحِدُّ على مَيِّتٍ فوقَ ثلاثٍ إلاّ المَرْأةُ فإنَّها تُحِدُّ أربَعة أشْهُرٍ وعَشراً.

٢/٢٩٤١ ـ وعَنْ أمِّ سلمَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ المُتوفَّى عَنها زوجُها لا تَلْبَسِ المُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ، ولا المُمَشَّقة، ولا الحُليَّ، وَلا تَخْتَضِبُ، وَلا تكتحِلْ. رَواهُ أحمدُ وأبو دَاوُدَ والنَّسائيُّ.

٣/٢٩٤٢ ـ وعَنْ أمِّ سلمَةَ قالتْ دَخلَ عليَّ رسُولُ اللّهِ ﷺ حِينَ توفى أبو سلمَةَ وقدْ جعَلت عليَّ صبْراً، فقالَ ما هذا يَا أمَّ سلمَةَ؟ فقلْت إنَّما هُوَ صَبْرٌ يا رسُول اللّهِ ليْسَ فيهِ طيبٌ قالَ إنَّهُ يشُبُّ الوَجْهَ فلا تَجْعَلِيهِ إلاّ باللَّيْلِ وتَنْزَعِينَهُ بالنهارِ ولا تَمْتَشِطِي بالطِّيبِ ولا بالحِنَّاءِ فإنَّهُ خضابٌ، قالتْ قلْت بأيِّ شيءٍ أمْتَشِطُ يا رسُولَ اللّهِ؟ قالَ بالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بهِ رأسَكِ. رواهُ أبو داوُد والنَّسائيُّ.

٤/٢٩٤٣ ـ وَعَنْ جابرٍ قالَ: طلِّقَتْ خالَتِي ثلاثاً فَخرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلاً لها فَلَقِيَها رجُلٌ فَنهاها فأتَتِ النبيَّ ﷺ فذكَرَتْ ذلكَ لهُ فقال اخْرُجي فَجُدِّي نَخْلَكِ لعَلَّكِ أنْ تَصَدَّقي مِنهُ أو تَفْعَلي خَيْراً. رَواهُ أحمدُ ومُسلمٌ وأبو داوُدَ وابنُ ماجَه والنَّسائيُّ.

٥/٢٩٤٤ ـ وعَنْ أسْماءَ بنتِ عُمَيْسٍ قالتْ: لمّا أصِيبَ جَعْفَرٌ أتَانا النبيُّ ﷺ فقالَ تَسلَّبِي ثلاثاً، ثمَّ اصْنَعي ما شِئْتِ، وفي روايةٍ قالتْ دَخَلَ عليَّ رسُولُ اللّهِ ﷺ اليَومَ

شوہر مرجاتا تو وہ ایک تنگ وتاریک کوٹھڑی میں چلی جاتی اور ٹاٹ کے کپڑے پہن لیا کرتی تھی۔ نہ خوشبو لگا سکتی تھی اور نہ کوئی اور (سنگار) کرسکتی تھی یہاں تک کہ اسے اس حالت پر ایک سال گزر جاتا پھر اس کے پاس ایک چوپایہ گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ لایا جاتا تھا۔ وہ اپنا بدن اس کے جسم سے رگڑتی۔ اکثر وہ جانور مر ہی جاتا تھا۔ اس کے بعد وہ باہر آتی اور اسے مینگنی دی جاتی جسے وہ (اپنے آگے) پھینک دیتی تھی پھر اسے خوشبو وغیرہ لگانے کا حق حاصل ہو جاتا تھا (عدت پوری ہو جاتی تھی)۔

فقہ الحدیث: جاہلیت میں شوہر کے مرنے کے بعد عدت ایک سال ہوتی تھی اور عورت عدت کے اندر تنگ وتاریک کوٹھڑی میں رہتی تھی۔ کسی طرح کی خوشبو نہیں لگا سکتی تھی۔ ناخن اور بال وغیرہ نہیں کٹوا سکتی تھی، نہا نہیں سکتی تھی، ٹاٹ کے کپڑے پہنتی تھی۔ جب سال پورا ہو جاتا تو دستور کے مطابق کوئی جانور لایا جاتا جس سے وہ اپنا عام یا خاص جسم رگڑتی پھر اسے اونٹ یا بکری کی مینگنی دی جاتی جسے وہ اپنے آگے پھینک دیتی پھر حلال سمجھی جاتی تھی۔ گویا اب دنیا کی تمام زینت اس کے لیے حلال ہے۔ ایسا بطور فال کے کیا جاتا تھا گویا مرنے والے کی یکی نحوست اس جانور پر ڈال کر اب عورت ہر طرح کا سنگار کرسکتی تھی (مترجم)۔

(۲۹۳۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ایک مسلمان عورت جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مرنے والے کا سوگ منائے۔ ہاں اپنے شوہر کا چار ماہ دس دن (کا سوگ جائز ہے)۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس کی دلیل ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ مطلقہ کے لیے سوگ منانا یعنی چار ماہ دس دن عدت میں بیٹھنا نہیں ہے۔

حالت سوگ میں کن چیزوں کی ممانعت ہے اور کن چیزوں کی رخصت

(۲۹۴۰) ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہمیں روکا جاتا تھا کہ ہم کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائیں مگر شوہر پر چار ماہ دس دن (سوگ منانا پڑتا تھا) سوگ میں نہ سرمہ لگانے کی اجازت تھی نہ خوشبو کی نہ رنگے ہوئے کپڑے کی بجز عصبی کپڑے کے (جو یمن سے آتا تھا اس کا تانا رنگین ہوتا تھا) البتہ حیض کے غسل سے فارغ ہو کر تھوڑی سی کست اظفار (ایک قسم کی خوشبو، قسط، اظفار الطیب) استعمال کرنے کی اجازت تھی۔ ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو عورت اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اسے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا حلال نہیں سوائے اپنے شوہر کے۔ سوگ والی عورت نہ سرمہ لگائے نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے بجز اس کپڑے کے جس کا تانا رنگین ہو اور نہ خوشبو لگائے مگر جب (حیض) سے پاک ہو جائے تو تھوڑی سی قسط یا اظفار الطیب استعمال کرسکتی ہے۔ احمد اور مسلم نے اس میں کہا ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے مگر بیوی کہ وہ شوہر پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی۔

(۲۹۴۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جو عورت شوہر کے سوگ میں ہو وہ رنگین کپڑے نہ پہنے اور نہ مشق (گیرو رنگ) سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے نہ زیور پہنے، نہ خضاب لگائے اور نہ سرمہ۔

(۲۹۴۲) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میرے گھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے جس دن حضرت ابوسلمۃ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا، میں نے ایلوا ملوا لیا تھا۔ پوچھا ام سلمۃ رضی اللہ عنہا! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یارسول اللہ ایلوا ہے۔ اس میں خوشبو نہیں ہے۔ فرمایا یہ (ضماد) چہرے کو خوبصورت بناتا ہے اسے رات میں لگا لیا کرو اور دن میں پونچھ دیا کرو۔ سر خوشبودار چیز سے نہ دھونا اور نہ حنا لگانا کیونکہ یہ خضاب ہے۔ میں نے کہا یارسول اللہؐ! پھر میں کس چیز سے سر دھوؤں۔ فرمایا بیری کے پتوں سے سر پر ان کا ضماد لگا لیا کرو۔

(۲۹۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میری خالہ کو تین طلاقیں مل گئی تھیں۔ یہ اپنی کھجور کا پھل اتارنے کے لیے باہر نکلیں۔ راستے میں کسی آدمی نے انہیں منع کیا۔ پھر یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ سے ذکر کیا۔ فرمایا جاؤ پھل اتار لاؤ شاید تم ان میں سے خیرات کر دیا کوئی اور نیکی کا کام کرو۔

(۲۹۴۴) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تین دن کے لیے سوگ کے کپڑے پہن لو پھر جو چاہو کرو۔ ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا

الثَّالِثِ مِنَ قتلِ جَعْفَر، فقالَ لا تَحِدِّي بعدَ يومِكِ هذا، رواهُما أحمدُ وهُوَ مُتأولٌ على المُبالغَةِ في الإحدَادِ والجُلوسِ للتَّعْزِيَةِ.

٥ ـ بابُ أَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنها

١/٢٩٤٥ـ عَنْ فُرَيعَةَ بِنْتِ مالِكٍ قالتْ: خَرَجَ زَوجِي في طَلَبِ أعْلاجٍ له فأدْرَكَهُمْ في طَرَفِ القَدُوم فقتَلُوهُ فأتانِي نَعْيُهُ وأنا في دَارٍ شَاسِعَةٍ مِنْ دورِ أهلِي فأتَيْت النبيَّ ﷺ فَذَكَرت ذلكَ لَهُ، فَقُلْتُ: إنَّ نَعْيَ زَوجي أتاني في دَارٍ شاسعَةٍ مِنْ دُورِ أهلي، ولَمْ يَدَعْ نفقَةً ولا مالاً ورِثته وليْسَ المَسْكَنُ لهُ فَلَو تَحولْت إلى أهلِي وإخْوَتِي لَكانَ أرْفَقَ لي في بَعْضِ شَأنِي قالَ تَحوَّلي فلمَّا خَرَجْت إلى المَسْجِدِ أو إلى الحُجْرَةِ دَعاني أو أمرَ بي فدُعِيت فقالَ امْكُثِي في بَيْتِكِ الذي أتاكِ فيهِ نَعْيُ زَوجِكِ حتَّى يَبلُغَ الكتابُ أجلَهُ، قالَتْ فاعْتَدَدْت فيهِ أرْبعَةَ أشْهُرٍ وعَشراً، قالتْ وأرسلَ إليَّ عُثمانُ فأخبَرْتُهُ فأخَذَ بِهِ. رَواه الخمسةُ وصحَّحَهُ التِّرمذيُّ ولَمْ يَذْكُرِ النَّسائيُّ وابْنُ ماجَهْ إرْسالَ عُثْمانَ.

٢/٢٩٤٦ ـ وعَنْ عِكْرِمةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في قولِهِ [تعالى]: ﴿وَٱلَّذِينَ يُتَوَفَّوۡنَ مِنكُمۡ وَيَذَرُونَ أَزۡوَٰجٗا وَصِيَّةٗ لِّأَزۡوَٰجِهِم مَّتَٰعًا إِلَى ٱلۡحَوۡلِ غَيۡرَ إِخۡرَاجٖ﴾ [البقرة: ٢٤٠]. نُسِخَ ذلكَ بآيةِ الْمِيرَاثِ بما فَرَضَ اللَّهُ لها مِنَ الرُّبعِ والثُّمنِ ونُسِخَ أجَلُ الحَولِ أنْ جعلَ أجلَها أربعَةَ أشْهُرٍ وعشراً. رواهُ النَّسائيُّ وأبو دَاود.

٦ ـ بابُ ما جاءَ في نَفَقَةِ المبْتُوتَةِ وسُكْناها

١/٢٩٤٧ ـ عن الشعْبِيِّ عَنْ فاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النبيِّ ﷺ في المُطَلَّقةِ ثلاثاً، قالَ لَيْسَ لَها سُكْنَى وَلا نَفقةَ. رواهُ أحمَدُ ومسلمٌ، وفي روايةٍ عَنها قالتْ طَلَّقَنِي زَوجِي ثلاثاً فلَمْ يَجْعلْ لي رسُولُ اللَّهِ ﷺ سُكْنَى ولا نَفقةً. رَواه الجَماعَةُ إلاَّ البُخاريَّ، وفي روايةٍ عنها أيضاً قالتْ طَلَّقني زَوجِي ثلاثاً فأذِنَ لي رسُولُ اللَّهِ ﷺ أن أعْتَدَّ في أهلي. رَواهُ مُسْلمٌ.

٢/٢٩٤٨ ـ وعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبير أنَّهُ قالَ لِعائشةَ: ألَمْ ترَيْ إلى فُلانَةَ بنتِ الحَكَم طلَّقَها زوجُها ألْبتَّةَ فخَرجَتْ فقالتْ بئسما صنَعَتْ، فقال ألَمْ تَسْمَعِي إلى قولِ فاطِمةَ فقالتْ أما إنَّهُ لا خيرَ لها في ذلكَ. متَّفقٌ عليهِ، وفي روايةٍ: أنَّ عائشةَ عابَتْ ذلكَ أشَدَّ العَيْبِ وقالتْ إنَّ فاطِمةَ كانتْ في مكانٍ وحشٍ فخيفَ على ناحِيَتِها فلِذَلكَ أرْخَصَ لها رسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَواهُ البُخاريُّ وأبو داودُ وابنُ ماجه.

٣/٢٩٤٩ ـ وعنْ فاطِمةَ بنتَ قَيس قالتْ: قُلت يا رسُولَ اللَّهِ زَوجِي طلَّقني ثلاثاً وأخَافُ أنْ يقتحم عليَّ فأمَرَها فتَحوّلَتْ رواهُ مُسلِمٌ والنَّسائيُّ.

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے قتل کے تیسرے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد سوگ نہ منانا۔

فقہ الحدیث: مطلب یہ ہے کہ سوگ منانے میں مبالغہ مت کرو اور تعزیت کے لیے بیٹھی رہو۔

بیوہ عدت کہاں گزارے؟

(۲۹۴۵) حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میرے شوہر اپنے غلام ڈھونڈ ھنے کے لیے قدوم کے نواح میں گئے تھے۔ انہیں غلام مل گئے اور غلاموں نے انہیں قتل کر دیا۔ مجھے ان کی موت کی خبر لگی۔ میرا گھر میرے عزیزوں کے محلّہ سے دور تھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور واقعہ بیان کیا اور کہا کہ مجھے شوہر کے قتل کی خبر مل گئی ہے۔ میرا گھر میرے عزیزوں کے گھروں سے دور ہے۔ شوہر نے خرچہ یا مال بالکل نہیں چھوڑا ہے جس کی میں وارث بنوں اور ان کا ذاتی کوئی گھر بھی نہیں ہے۔ اگر میں اپنے عزیزوں اور بہنوں کے گھر چلی جاؤں تو مجھے بعض کاموں میں بڑی سہولت ہوگی فرمایا چلی جاؤ۔ پھر جب میں مسجد یا حجرے تک واپس آ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلوایا اور فرمایا جس گھر میں تمہیں تمہارے شوہر کے قتل کی خبر ملی ہے عدت وہیں گزارو۔ آخر میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن گزارے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا آدمی بھیج کر مجھ سے یہ مسئلہ پوچھا تھا۔ میں نے انہیں بتا دیا تھا اور انہوں نے اس کے مطابق حکم نافذ فرما دیا۔

فائدہ: نسائی اور ابن ماجہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آدمی بھیجنے کا ذکر نہیں ہے۔

(۲۹۴۶) حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا الآیۃ ۔ میراث کی آیت سے منسوخ ہوگئی جس کی رُو سے عورت کا چوتھائی یا آٹھواں حصہ مقرر ہے اور ایک سال کی مدت چار ماہ دس دن سے منسوخ ہوگئی۔

جس عورت کو طلاق مغلظہ دے دی گئی ہو، اس کے نان و نفقے اور رہائش کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۲۹۴۷) حضرت فاطمہ بنت قیس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں۔ اس کے شوہر کے ذمے اس کا نان و نفقہ اور مکان نہیں ہے۔ ان کی ایک روایت میں ہے مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے مکان اور نان و نفقہ مقرر نہیں کیا۔ ان کی ایک روایت میں ہے کہ مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ میں اپنے گھر والوں میں عدت گزاروں۔

(۲۹۴۸) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ فلانہ (عمرۃ بنت عبدالرحمٰن بن حکم) کو اس کے شوہر نے طلاق بتہ دے دی تھی اور وہ گھر سے نکل گئی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انہوں نے برا کیا تھا۔ حضرت عروہ نے کہا کیا آپ نے حضرت فاطمہ بنت قیس کی بات نہیں سنی؟ فرمایا ان کے لیے گھر میں کوئی بھلائی نہ تھی۔

فقہ الحدیث: یعنی ان کے منتقل کرنے کا یا تو یہ سبب تھا کہ وہ الگ گھر میں رہتی تھیں یا ان کی بدزبانی کی وجہ سے انہیں منتقل کیا گیا تھا (مترجم)۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے اچھا نہیں سمجھا اور فرمایا کہ فاطمہ علیحدہ وحشت والے مکان میں رہتی تھیں۔ ان کی تنہائی کا لحاظ کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رخصت دے دی تھی۔

(۲۹۴۹) حضرت فاطمہ بنت قیس سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دی ہیں اور مجھے اپنے اوپر اژدحام کیے جانے کا ڈر ہے چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے منتقل ہوگئیں۔

٤/٢٩٥٠ ـ وعَنِ الشَّعْبِيّ أَنَّهُ حدَّثَ بحَدِيثِ فاطِمةَ بِنتِ قيْسٍ أَنَّ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ لمْ يَجْعل لها سكْنَى وَلا نَفقةً، فأخَذَ الأَسْوَدُ بنُ يَزِيدَ كفًّا مِنْ حَصَى فَحَصبَهُ بِهِ، وقالَ وَيلكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هذا؟ قالَ عُمَرُ لا نَتْرُكُ كِتاب اللّٰهِ، وسنَّةَ نَبيِّنا ﷺ لِقول امْرأَةٍ لا نَدْرِي لَعَلَّها حَفِظتْ أَو نَسِيَتْ؟ رَواه مسلِمٌ.

٥/٢٩٥١ ـ وعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُتْبةَ قالَ: أَرسلَ مَروانُ قَبيصةَ بنَ ذُؤيْبٍ إلى فاطِمةَ، فَسَألها فأخبَرَتْهُ أنَّها كانتْ عِندَ أَبي حفصٍ بْنِ المُغِيرَةِ، وكانَ النبيُّ ﷺ أمَّرَ الإمامَ عليّ بنَ أبي طالِبٍ [رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ] على بَعضِ اليمَنِ فَخَرَجَ معه زَوجُها، فبَعثَ إليها بتَطليقةٍ كانتْ بقيت لها، وأمَرَ عَيَّاشَ بنَ أبي رَبيعَةَ والحارثَ بنَ هِشامٍ أنْ يُنفِقا عَليْها، فقالا لا واللّٰهِ ما لها نفقةٌ إلاَّ أنْ تَكُونَ حامِلاً، فأتَتِ النبيَّ ﷺ فقالَ لا نفقةَ لَكِ إلاَّ أنْ تكُوني حامِلاً، واسْتَأذَنَتْهُ في الإنتقالِ، فأذِنَ لها، فقالتْ أَيْنَ أَنْتَقِلُ يا رسُولَ اللّٰهِ؟ فقالَ عِندَ ابْنِ أُمّ مكْتُوم وكانَ أعمى تَضَعُ ثيَابها عِندَهُ وَلا يُبْصِرُها، فلَمْ تَزَلْ هناكَ حتى مَضَتْ عِدَّتُها، فأنْكَحَها النَّبيُّ ﷺ أسامةَ فرَجَعَ قَبِيصةُ إلى مزوانَ فأخْبَرَهُ ذلكَ، فقالَ مزوانُ لم نَسْمَعْ هذا الحديث إلاَّ مِنَ امْرأَةٍ فَسنأخُذُ بالْعِصْمةِ التي وجَدْنا النّاسَ عليها، فقالت فاطمَةُ حينَ بلغها ذلكَ بيني وبينكُمْ كِتابُ اللّٰهِ. قالَ اللّٰهُ: ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾، حتى قالَ: ﴿لَا تَدْرِى لَعَلَّ ٱللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا﴾ [الطلاق: ١]، فأيُّ أمرٍ يحْدُثُ بعدَ الثّلاثِ رواهُ أحمدُ وأبُو داودَ والنَّسائي ومُسلِمٌ بمعناهُ.

٧ ـ بابُ النَّفَقةِ والسُّكْنَى للمعتدَّةِ الرَّجْعيَّةِ

١/٢٩٥٢ ـ عَنْ فاطمَةَ بنتِ قيْسٍ قالت: أتيْت النبيَّ ﷺ فقُلْت إنَّ زَوجي فُلاناً أرسلَ إليَّ بِطلاقٍ، وإنِّي سألت أهلَهُ النَّفقَةَ والسُّكْنَى فأبَوا عَليَّ، قالوا يا رسُولَ اللّٰهِ إنَّهُ أرسلَ إليْها بثلاثِ تَطليقَاتٍ، قالتْ فقالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ إنَّما النَّفقةُ والسُّكْنَى لِلْمَرأةِ إذَا كانَ لِزَوجِها عَليْها الرَّجْعَةُ. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُ وفي لفظٍ: إنَّما النَّفقةُ والسُّكْنَى لِلْمَرأَةِ على زَوجِها ما كانَتْ لهُ عَليها رَجعةٌ، فإذَا لَمْ تكُنْ عَليْها رَجْعَةٌ، فلا نَفقةَ، ولا سكْنى رواهُ أحمدُ.

٨ ـ بابُ اسْتِبْرَاءِ الأَمَةِ إذَا مُلِكَتْ

١/٢٩٥٣ ـ عَنْ أبي سعيدٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ في سَبْيِ أَوطَاسٍ لا تُوطأُ حامِلٌ حتّى تَضَعَ، ولا غيْرُ حامِلٍ حتّى تَحيضَ حيْضةً، رَواهُ أحمدُ وأبو داوُد.

٢/٢٩٥٤ ـ وعَنْ أبي الدَّرْدَاءِ عَنِ النبي ﷺ أنَّهُ أتى على امْرَأةٍ مُجِحٍّ على بابِ فسْطَاطٍ فقالَ لعَلَّهُ يُريدُ أنْ يُلِمَّ بها؟ فقالوا نَعَمْ، فقالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ لقدْ هَمَمْت أنْ

(۲۹۵۰) حضرت شعبی نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے نان ونفقہ اور مکان مقرر نہیں فرمایا تھا یہ سن کر حضرت اسود بن یزید نے مٹھی بھر کر سنگریزے ان پر پھینکے اور کہا اللہ کے بندے! ایسی حدیث بیان کرتا ہے جس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اللہ کی کتاب اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ایک عورت کے کہنے سے نہیں چھوڑ سکتے۔ کیا خبر اسے یاد ہو یا بھول گئی ہو۔

(۲۹۵۱) حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مروان نے قبیصہ بن ذویب کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ قبیصہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انہوں نے فرمایا میں حضرت ابوحفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کے کسی علاقے پر امیر مقرر کر کے بھیجا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرے شوہر بھی تھے۔ انہوں نے مجھے یمن سے ایک طلاق جو ابھی باقی تھی بھیج دی (دو طلاقیں پہلے پڑ چکی تھیں) اور حضرت عیاش رضی اللہ عنہ اور حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا کہ تم خرچ اٹھانا لیکن انہوں نے میرا خرچ نہیں اٹھایا اور کہنے لگے اللہ کی قسم! ہم پر تمہارا خرچ واجب نہیں ہاں اگر حاملہ ہوتو (واجب ہے) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تمہارے لیے خرچ نہیں بجز حاملہ ہونے کی صورت میں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منتقل ہونے کی اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! منتقل ہو کر کہاں جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر، وہ نابینا ہیں تم اپنے کپڑے بھی اتار سکتی ہو اور وہ تمہیں دیکھیں گے بھی نہیں۔ میں عدت گزارنے تک انہیں کے گھر رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کرا دیا۔ یہ سن کر قبیصہ مروان کے پاس آئے اور واقعہ کی خبر دی۔ اس پر مروان نے کہا یہ حدیث ہم نے صرف ایک عورت ہی سے سنی ہے۔ خیر ہم اسے پاکدامنی کی وجہ سے جس پر ہم نے لوگوں کو پایا ہے لے لیں گے، پھر جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مروان کی اس بات کی خبر ملی تو فرمایا میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ امرا (شاید اس کے بعد اللہ کوئی نئی بات پیدا فرما دے) پھر تین طلاقوں کے بعد کون سی نئی بات پیدا ہوگی۔

فائدہ: مسلم نے اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

فقہ الحدیث: طلاق رجعی میں نان ونفقہ اور مکان اس لیے ہے کہ شاید رجوع ہو جائے لیکن تین طلاقوں کے بعد رجوع کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اس لیے نان ونفقہ اور رہائش نہیں (مترجم)۔

طلاق رجعی کی عدت میں نان ونفقہ اور مکان شوہر کے ذمے ہے

(۲۹۵۲) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میرے شوہر نے فلاں آدمی کی زبانی مجھے طلاق کہلا بھیجی ہے میں نے ان کے گھر والوں سے نان ونفقہ مانگا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر پوچھا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انہوں نے تین طلاقیں کہلا بھیجی ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نان ونفقہ اور مکان اس کے لیے ہے جسے طلاق رجعی دی گئی ہو۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں۔ عورت کے لیے نان ونفقہ اور مکان اس کے شوہر کے ذمے اس وقت تک ہے جب تک اسے رجوع کا حق ہو اور جب یہ حق ختم ہو جائے تو شوہر کے ذمے نان ونفقہ اور گھر نہیں۔

مالک ہونے کے بعد لونڈی کا استبراء ضروری ہے

(۲۹۵۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا حاملہ سے وضع حمل سے پہلے صحبت نہ کی جائے اور نہ غیر حاملہ سے جب تک اسے ایک حیض نہ آ جائے (اور حیض سے پاک ہو کر نہا نہ لیں)۔

(۲۹۵۴) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ کے دروازے پر ایک ایسی عورت (لونڈی) کے پاس سے گزرے جو پورے دنوں کی حاملہ تھی۔ پوچھا شاید یہ اس سے صحبت کرنا چاہتا ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا ارادہ ہے کہ میں

أَلْعَنَهُ لعنة تَدْخُلُ مَعهُ قبْرَهَ كَيْفَ يُورِثُهُ وهوَ لا يَحِلُّ لهُ؟ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وهوَ لا يَحِلُّ لهُ. رَواهُ أَحمَدُ ومسْلِمٌ وأبو داوُد، ورَواهُ أَبو داوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وقالَ: كَيْفَ يُورِثُهُ وهوَ لا يَحِلُّ لهُ، وكَيْفَ يَسْتَرِقُّهُ وهوَ لا يَحِلُّ لهُ. والمُجِحُّ هِيَ الحامِلُ المُقْرِبُ.

٣/٢٩٥٥ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ لا يَقَعَنَّ رجُلٌ على امْرَأَةٍ وحَمْلُها لِغَيْرِهِ. رواهُ أحمدُ.

٤/٢٩٥٦ ـ وعَنْ رُوَيْفع بْنِ ثابتٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ كانَ يُؤمِنُ باللَّهِ واليَوم الآخِرِ فلا يَسْقي ماءَهُ ولَدَ غيْرِهِ. رواهُ أحمدُ والتِّرمذي وأبُو داوُدَ وَزادَ: مَنْ كانَ يُؤمِنُ باللَّهِ واليَومِ الآخِرِ فلا يقَعُ على امْرأةٍ مِنَ السَّبْي حتَّى يَسْتَبْرِئها وفي لفظٍ مَنْ كانَ يؤمِنُ باللَّهِ واليَومِ الآخِرِ فلا يَنْكِحَنَّ ثيِّباً مِنَ السَّبَايَا حتَّى تَحيضَ. رواهُ أحمدُ. ومَفْهُومهُ أنَّ البِكْرَ لا تُسْتَبرأ. وقالَ ابنُ عُمَرَ: إذَا وهبَتِ الوليدَةُ التي تُوطأ أو بِيعَتْ أَو أعْتِقَتْ فلْتُسْتَبْرَأ بِحَيْضَةٍ ولا تُسْتَبْرَأ الْعَذْرَاءُ. حَكاهُ البُخاريُّ في «صَحيحِهِ»، وقَدْ جاءَ في حَدِيثِ عَنْ عَليٍّ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] ما الظَّاهِرُ حَمْلُهُ على مِثْلِ ذلكَ، فرَوَى بُرَيْدَةُ قالَ: بَعَثَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ عَليًّا إلي خالِدٍ يعني إلى اليَمَنِ لِيَقْبِضَ الْخُمسَ، فاصْطَفَى عليٌّ مِنهُ سبيَّةً فأصبَحَ وَقدِ اغْتَسلَ، فَقلْت لِخَالِدٍ ألا تَرَى إلى هَذَا؟ وكنت أبْغضُ عَليًا، فلمَّا قدِمْنا على النبيِّ ﷺ ذكَرْت لهُ ذلكَ، فقالَ يا بُرَيْدَةُ أتَبْغَضُ عليًا؟ فقلْت نعَمْ، فقالَ لا تَبْغَضْهُ فإنَّ له في الخُمسِ أكْثَرَ مِنْ ذلكَ. رواهُ أحمَدُ والبُخاريُّ. وفي روايَةٍ قالَ: أَبْغَضْت علياً، بُغْضاً لَم أبْغُضْهُ أحداً، وأحْبَبْت رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ لَمْ أُحْبِبْهُ إلاَّ على بُغْضه عَلِيّاً، قالَ فَبَعَثَ ذلكَ الرَّجُلُ على خَيْلٍ فَصَحِبْتهُ فأصَبْنا سَبايا، قالَ: فَكَتَبَ إلى رَسُول اللَّه ﷺ ابْعَثْ إلَيْنا مَنْ يُخَمِّسُهُ، قالَ: فَبَعَثَ إليْنا عَليًّا، وفي السَّبْي وَصِيفَةٌ هِيَ مِنْ أفضلِ السَّبْيِ، قالَ فخَمَّسَ وقَسمَ فَخرَجَ وَرَأسُهُ يَقطر، فقلْنا يا أبا الحَسَنِ ما هذا؟ قالَ أَلَمْ تَرَوا إلى الْوَصِيفَةِ التي كانَتْ في السَّبْي فإنِي قَسَمْت وخَمَّسْت فَصارتْ في الخُمس ثمَّ صارَتْ في أَهلِ بَيْتِ النبيِّ ﷺ ثمَّ صارَتْ في آل عَليٍّ ووقَعْت بها، قالَ فكَتَبَ الرَّجلُ إلى نَبيِّ اللَّهِ ﷺ فقلت ابْعَثْني فبَعَثَني مُصَدِّقاً فجعَلْت أقْرأ الكِتابَ وأقُول صَدَقَ، قال فأمْسكَ يَدَيَّ والكِتاب وقالَ أتَبْغُضُ عَلِيّاً؟ قُلْت نَعَمْ، قالَ: فلا تبْغُضْهُ، وإنْ كنْت تحِبُّهُ فازْدَدْ لهُ حُبًّا، فوَالَّذِي نفْسُ محمَّدٍ بيَدِهِ لنَصِيبُ آلِ عَليٍّ في الخُمُسِ أفْضلُ مِنْ وَصِيفَةٍ، قالَ فما كانَ مِنَ النَّاسِ أحَدٌ بَعدَ قولِ النبيِّ ﷺ أحَبَّ إليَّ مِنْ عَليٍّ. رَواهُ أحمدُ، وفيهِ بَيَانُ أنَّ بَعضَ الشرَكاءِ يَصِحُّ تُوكيلُهُ في قِسمَةِ مالِ الشَّرِكَةِ، والمُرَادُ بآلِ عَليٍّ عَليٌّ [رَضِيَ اللَّهُ عنهُ] نفسهُ.

اس پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر تک جائے۔ جب وہ اسے حلال نہیں تو کیسے اسے (بچے کو) وارث بنائے گا اور جب وہ اس کے لیے حلال نہیں تو کیسے اس سے خدمت لے گا۔ ابوداؤد طیالسی میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ اس کو کیسے وارث بنائے گا جب کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں اور اس (بچے) کو کیسے غلام بنائے گا جب کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں۔ مجح سے مراد حاملہ قریب الولادت ہے۔

(۲۹۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسی عورت (لونڈی) سے صحبت نہ کرے جو دوسرے سے حاملہ ہو۔

(۲۹۵۶) حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان ہے وہ اپنا پانی غیر کے بچے کو نہ پلائے۔ ابوداؤد میں اتنا اضافہ ہے جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان ہے وہ کسی قیدی عورت (لونڈی) سے صحبت نہ کرے، یہاں تک کہ اس کا استبراء کر لے۔ ایک لفظ میں ہے جس کا اللہ پر اور آخرت پر ایمان ہے وہ کسی استعمال کی ہوئی لونڈی سے صحبت نہ کرے جب تک اسے ایک حیض نہ آ جائے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ کنواری کے استبراء کی ضرورت نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب صحبت کی گئی لونڈی ہبہ کی جائے یا آزاد کی جائے تو اس کا ایک حیض سے استبراء ضروری ہے۔ کنواری کا استبراء نہیں۔ بظاہر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (ذیل کی) مروی حدیث بھی اس پر محمول ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خمس کی وصولی کے لیے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس یمن بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس میں سے ایک لونڈی منتخب کی اور صبح کو غسل کیا۔ میں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے کہا تم نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا؟ (جب کہ مجھے علی سے بغض تھا) پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ والا واقعہ بیان کیا فرمایا بریدہ رضی اللہ عنہ! کیا تمہیں علی سے بغض ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا ان سے بغض نہ رکھو۔ خمس میں ان کا اس سے زیادہ حق ہے۔ ایک روایت میں ہے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انتہا کی عداوت تھی یہاں تک کہ جو قریشی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو ان سے بغض رکھنے کی وجہ سے مجھے اس سے بھی محبت ہو جاتی تھی۔ پھر وہ شخص ایک لشکر میں بھیجا گیا۔ میں بھی اس کے ساتھ ہولیا آخر ہمارے ہاتھ قیدی آئے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خمس وصول کرنے کے لیے بھیج دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ قیدی عورتوں میں ایک خوبصورت لڑکی بھی تھی جو تمام قیدیوں میں حسین تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت تقسیم کر کے خمس وصول کر لیا، پھر آپ باہر آئے تو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ ہم نے پوچھا ابوالحسن یہ کیا؟ فرمایا تم نے اس خوبصورت لڑکی کو نہیں دیکھا جو قیدیوں میں ہے۔ میں نے مالِ غنیمت تقسیم کر کے خمس میں اسے لے لیا اور وہ اہل بیت میں شامل ہو گئی ہے۔ پھر آلِ علی رضی اللہ عنہ میں شامل ہو گئی۔ میں نے اس سے صحبت کی تھی۔ پھر اس آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بھیج دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے محصل (وصول کرنے والا) بنا کر بھیج دیا۔ میں خط پڑھنے لگا اور کہنے لگا سچ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اور خط پکڑ کر فرمایا کیا تمہیں علی رضی اللہ عنہ سے عداوت ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی سے عداوت نہ رکھو اور اگر تمہیں ان سے محبت ہے تو اور زیادہ محبت رکھو اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے خمس میں آلِ علی کا حصہ اس خوبصورت لونڈی سے افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھے سب سے زیادہ پیارے معلوم ہونے لگے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ کسی شریک کو شرکت کا مال تقسیم کرنے کے لیے وکیل بنانا درست ہے اور یہاں آلِ علی سے مراد خود علی ہیں۔

٣٤ ـ كتاب الرضاع

١ ـ باب عدد الرضعات المحرِّمَةِ

٢٩٥٧/ ١ ـ عن عائشة: أن النبي ﷺ قال: لا تُحرِّمُ المَصَّة ولا المصتان. رواه الجماعة إلا البخاري.

٢٩٥٨/ ٢ ـ وَعَنْ أُم الفَضْلِ أنّ رَجُلاً سَأَلَ النبيَّ ﷺ أَتُحَرِّمُ المَصّةُ؟ فقالَ لا تُحَرِّمُ الرضْعَةُ والرضْعَتَانِ، والمَصّةُ والمَصّتَانِ. وفي روايةٍ قَالَتْ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ على نَبِيِّ اللّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيتِي، فقالَ يَا نَبِي اللّهِ إنّي كَانَت لِيَ امْرَأَةٌ فَتَزَوّجت عليها أُخرَىٰ فَزَعَمتِ امْرَأَتِي الأولى أنّها أَرضَعَتِ امْرَأَتِي الحدثَى رضْعَةً أو رَضعَتَينِ، فقالَ النبيُّ ﷺ لا تُحَرِّمُ الإمْلاجَةُ وَلا الإمْلاجَتَانِ. رَواهُما أَحمَدُ ومُسْلِمٌ.

٢٩٥٩/ ٣ ـ وَعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنّ النبيّ ﷺ قالَ: لا تُحَرِّمُ مِنَ الرّضَاعَةِ المصّةُ والمصّتانِ. رواهُ أَحْمَدُ والنّسائيُّ والتّرمذيُّ.

٢٩٦٠/ ٤ ـ وَعَنْ عائِشَةَ أَنها قَالَتْ: كَانَ فِيما نَزَلَ مِنَ القُرْآنِ عَشْرُ رَضعَاتٍ مَعْلُوماتٍ يُحَرّمْنَ، ثُمّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوماتٍ، فَتُوفّيَ رسُولُ اللّهِ ﷺ وهُنّ فِيما يَقْرَأُ مِنَ القُرْآنِ. رواهُ مُسْلِمٌ وأبو داوُدَ والنّسائيُّ. وفي لفظٍ قالَتْ وَهِيَ تَذكُرُ الّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرضَاعَةِ: نَزَلَ فِي القُرْآنِ عَشْرُ رَضعَاتٍ مَعْلُوماتٍ، ثُمّ نَزَلَ أَيْضاً خَمْسٌ مَعْلُوماتٌ. رَواهُ مُسلمٌ، وفي لفظٍ قَالَتْ: أُنزِلَ في القُرْآنِ عَشْرُ رَضعَاتٍ مَعْلُوماتٍ، فنسخ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسُ رَضعَاتٍ إلى خَمْسِ رَضعَاتٍ معلُوماتٍ، فَتُوفّيَ رسُولُ اللّهِ ﷺ والأَمْرُ على ذٰلِكَ رَواهُ التزمِذِيّ، وفِي لَفْظٍ: كانَ فِيما أَنْزَلَ اللّهُ عَزّ وجَلَ مِنَ القُرْآنِ ثمّ سَقَطَ لا يُحَرِّمُ إلاّ عَشْرُ رَضعَاتٍ أَو خَمْس مَعلُومات. رواهُ ابْنُ ماجه.

٢٩٦١/ ٥ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنّ رسُولَ اللّهِ ﷺ أَمَرَ امْرَأَةَ أَبي حُذَيْفَةَ فَأَرْضَعَتْ سَالِماً خَمْسَ رَضعَاتٍ وكانَ يَدْخُلُ عَليها بِتِلْكَ الرّضَاعَةِ. رواهُ أحمدُ، وفي روايَةٍ: أَنّ أَبَا

رضاعت کے احکام

کتنے دودھ سے حرمت ثابت ہوتی ہے

(۲۹۵۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک دو دفعہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

(۲۹۵۸) حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا ایک دفعہ چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ فرمایا ایک یا دو دفعہ دودھ پینے سے اور ایک یا دو دفعہ چوسنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ ایک روایت میں ہے حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ اس نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! میری ایک بیوی ہے۔ اس پر میں نے ایک اور عورت سے شادی کر لی۔ میری پہلی بیوی کہتی ہے میں نے اسے ایک دو بار دودھ پلایا ہے۔ فرمایا ایک دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

(۲۹۵۹) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک دو بار چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

فقہ الحدیث: بچہ چھاتی منہ میں لے کر اور دودھ پی کر اگر اپنے اختیار سے چھوڑ دے تو یہ ایک رَضْعَة (ایک دفعہ پینا) ہے۔ اسی طرح مَصَّة (چوسنا) ہے۔ املاح یعنی دودھ پلانا (مترجم)۔

(۲۹۶۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا قرآن میں ایک آیت اتری تھی جس کی رو سے دس بار معلوم رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی تھی، پھر وہ منسوخ ہو کر پانچ بار معلوم رضاعت رہ گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے اور پانچ بار والی آیت قرآن میں پڑھی جاتی تھی۔ ایک لفظ میں ہے آپ نے رضاعت کی حرمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا قرآن میں دودھ پینے کی دس بار معلوم تعداد اتری پھر پانچ بار کی معلوم تعداد اتری (اور پہلی منسوخ ہو گئی) ایک لفظ میں ہے انہوں نے کہا قرآن میں دودھ پینے کی دس بار معلوم تعداد اتری پھر اس میں سے پانچ بار کی تعداد منسوخ ہو کر پانچ بار معلوم تعداد رہ گئی اور اسی پر نبی کریم ﷺ فوت ہوئے۔ ایک لفظ میں ہے یہ آیت لَاتُحَرِّمُ اِلَّا عَشْرُ رَضَعَاتٍ اَوْ خَمْسُ مَعْلُوْمَاتٍ (دس بار دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے یا پانچ بار کی معلوم تعداد سے) اتری تھی پھر منسوخ ہو گئی۔

(۲۹۶۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو حکم دیا کہ حضرت سالم کو پانچ بار دودھ پلائے۔ اس رضاعت کی وجہ سے سالم ان کے پاس آتے جاتے تھے۔

حذيفة تَبنَّى سَالِماً وَهُوَ مولىً لامْرَأةٍ مِنَ الأنْصَارِ، كما تَبنَّى النبي ﷺ زَيْداً، وَكَانَ مَنْ تَبنى رَجُلاً فِي الجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابنَهُ، وَوَرِثَ مِيرَاثَهُ، حتَّى أنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ٱدْعُوهُمْ لِءَابَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوٓا۟ ءَابَآءَهُمْ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى ٱلدِّينِ وَمَوَٰلِيكُمْ﴾ [الأحزاب: ٥]. فَرُدُّوا إلى آبائِهِم، فَمَنْ لَمْ يُعْلَم لَهُ أبٌ فَمولَى وأخ فِي الدِّين فَجاءَتْ سَهلَة فقالَتْ يا رسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَرَىٰ سَالِماً وَلَداً يأوي مَعِي وَمَعَ أبي حُذيفَةَ وَيَرَانِي فُضلَى، وقَدْ أنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وجلَّ فِيهِمْ ما قَدْ عَلِمتَ، فقالَ أرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهِ مِنَ الرَّضَاعَةِ. رَوَاهُ مالِكٌ فِي «المُوطَّإِ» وأَحْمَدُ.

٢ ـ بابُ ما جَاءَ فِي رَضَاعَةِ الكبيرِ

٢٩٦٢/ ١ ـ عَنْ زَيْنَبَ بِنتِ أمّ سلمَةَ قالَتْ: قالَتْ أمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ: إنَّهُ يَدْخُلُ عَليكِ الغُلامُ الأيفَعُ الَّذِي ما أحِبُّ أنْ يَدخُلَ عليَّ؟ فقالَتْ عائشةُ أما لكِ فِي رسولِ اللَّهِ ﷺ أسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ وقالَتْ إنَّ امْرَأةَ أبي حُذيفةَ قالت يا رسُولَ اللَّهِ إنَّ سَالِماً يَدْخُلُ عليَّ وهُوَ رَجُلٌ وفي نَفسِ أبي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيءٌ؟ فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ أرْضعِيهِ حتَّى يَدْخُلَ عليكِ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ. وفي روايَةٍ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّها: أم سَلَمَةَ أنَّها قالَتْ: أبى سائرُ أزْوَاجِ النبيِّ ﷺ أنْ يُدخِلنَ عَلَيهِنَّ أحَداً بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وقُلْنَ لِعَائِشَةَ ما نَرَى هٰذَا إلاَّ رُخْصَةً أرْخَصَها رسُولُ اللَّهِ ﷺ لِسَالِم خَاصَّةً، فَما هُوَ بِدَاخِل عَلَيْنا أحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلا رَائِينا. رَواهُ أحمدُ ومُسلمٌ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجَه.

٢٩٦٣/ ٢ ـ وعَنْ أمِّ سلمَةَ قالَتْ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ لا يُحرِّمُ مِنَ الرضاعِ إلاَّ ما فَتَقَ الأمْعَاءَ في الثَّدْيِ وكانَ قَبْلَ الفِطَامِ. رواهُ التِّرمذيُّ وصحَّحَهُ.

٢٩٦٤/ ٣ ـ وَعَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بنِ دينارٍ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ لا رضَاعَ إلاَّ ما كَانَ فِي الحَولَيْنِ. رواهُ الدَّارقطنيُّ وقالَ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غيْرُ الهَيْثَم بنِ جَمِيلٍ وهُوَ ثِقةٌ حَافِظٌ.

٢٩٦٥/ ٤ ـ وعَنْ جَابِرٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: لا رَضَاعَ بَعدَ فِصَالٍ، وَلا يُتمَ بَعدَ احْتِلامٍ. رواهُ أبو داوُد الطَّيالِسِيُّ في «مُسْنَدِهِ».

٢٩٦٦/ ٥ ـ وعَنْ عائشةَ قالَتْ دَخَلَ عليَّ رسُولُ اللَّهِ ﷺ وعِنْدِي رَجُلٌ، فقالَ مَنْ هٰذَا؟ قلت أخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، قالَ يا عَائشةُ انظرْنَ مَنْ إخْوَانُكُنَّ فإنَّما الرَّضَاعَة مِنَ المَجَاعَةِ. رواهُ الجماعَةُ إلاَّ التِّرْمذيّ.

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم کو بیٹا بنالیا ہے۔ وہ ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بیٹا بنالیا تھا اور جاہلیت میں اگر کوئی کسی کو اپنا بیٹا بنالیتا تو لوگ اس کو اسی کا بیٹا کہا کرتے تھے اور وہ اس کی میراث کا وارث بھی ہوا کرتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ (انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے) اتاری پھر یہ اپنے باپوں کی طرف منسوب کیے جانے لگے۔ اگر کسی کا باپ نہ ہوتا تو وہ مولیٰ اور دینی بھائی کہلاتا تھا۔ حضرت سہلہؓ آئیں اور کہا یارسول اللہ ﷺ! ہم سالم کو اپنا بچہ سمجھتے ہیں اور یہ میرے اور ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتے سہتے ہیں اور کام کاج کے کپڑوں میں دیکھتے ہیں اور اللہ نے ان لوگوں کے بارے میں جو آیت اتاری ہے وہ آپ کو معلوم ہی ہے۔ فرمایا انہیں پانچ بار دودھ پلا دو یہ رضاعی بیٹے کی مانند ہو جائیں گے۔

بڑے آدمی کی رضاعت کا بیان

(۲۹۶۲) حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا تمہارے پاس ایک نوجوان لڑکا آتا ہے۔ جس کا آنا میں تو اپنے پاس گوارا نہیں کرسکتی انہوں نے فرمایا کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ نہیں؟ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی عورت نے کہا یارسول اللہ ﷺ! سالم ہمارے پاس آتا جاتا ہے اور جوان ہے اور ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کو اس کا آنا کھٹکتا ہے فرمایا اسے دودھ پلا دو تاکہ وہ تمہارے پاس آسکے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا تمام امہات المومنینؓ اس رضاعت (بڑے کی رضاعت) سے کسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیتی تھیں اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی تھیں کہ ہماری رائے میں رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر سالم ہی کے لیے یہ رخصت دی تھی۔ اب اس رضاعت سے کوئی نہ ہمارے پاس آسکتا ہے اور نہ ہمیں دیکھ سکتا ہے۔

(۲۹۶۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جو مدت رضاعت میں آنتیں پھاڑ دے (بھوک رفع کردے) اور دودھ چھڑانے سے پہلے ہو۔

(۲۹۶۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رضاعت وہی ہے جو (مدت رضاعت کے) دوسالوں کے اندر اندر ہو۔

فائدہ: یہ حدیث ابن عیینہ سے بجز ہثیم بن جمیل کے کسی اور نے مسند بیان نہیں کی اور وہ ثقہ اور حافظ ہیں۔

(۲۹۶۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں اور بلوغت کے بعد یتیمی نہیں۔

(۲۹۶۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے۔ میرے پاس ایک آدمی تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میں نے کہا میرے رضاعی بھائی ہیں۔ فرمایا عائشہ تحقیق کرلیا کرو تمہارے (رضاعی) بھائی کون ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ رضاعت بھوک ہی سے (ثابت ہوتی) ہے۔

فقہ الحدیث: حرمت رضاعت اسی حالت میں ثابت ہوتی ہے جب بھوک رفع کرے اور بچہ کی غذا دودھ ہی ہو۔ (مترجم)

٣ ـ باب: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ ما يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

٢٩٦٧/ ١ـ عَنِ ابْنِ عباسٍ أنّ النبيّ ﷺ أريدَ على ابنَةِ حَمْزَةَ فقالَ إنّها لا تَحِلُّ لي إنّها ابنَةُ أخِي مِنَ الرّضاعَةِ، ويحرُمُ مِنَ الرضاعَةِ ما يَحْرُمُ مِنَ الرّحِمِ، وفي لفظٍ: مِنَ النّسبِ. متّفَقٌ عليهِ.

٢٩٦٨/ ٢ ـ وعَنْ عائشةَ أنّ النبيّ ﷺ قالَ: يَحْرُمُ مِنَ الرّضاعَةِ ما يَحْرُمُ مِنَ الوِلادَةِ رواهُ الجماعَةُ، ولفظُ ابْنِ ماجه: مِنَ النّسب.

٢٩٦٩/ ٣ ـ وعَنْ عائشةَ أنّ أَفلحَ أخا أبي القُعَيْسِ جاءَ يَسْتأذنُ عليها، وهوَ عمُّها مِنَ الرّضاعةَ بعدَ أن نَزَلَ الحِجَابُ، قالتْ فأبيت أنْ آذَنَ لهُ، فلمّا جاءَ رسُول اللّهِ ﷺ أخبرْتُه بالّذي صنَعْت فأمرَني أنْ آذَنَ لهُ: رواهُ الجَماعةُ.

٢٩٧٠/ ٤ ـ وعَن عَليّ [رضيَ اللّهُ عنهُ] قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إنّ اللّهَ حرّمَ مِنَ الرّضاعِ ما حَرّمَ مِنَ النّسبِ. رواهُ أحمدُ والتّرمذي وصحّحهُ.

٤ ـ بابُ شَهادَةِ المرأةِ الواحِدَةِ بالرَّضَاعِ

٢٩٧١/ ١ ـ عَنْ عقبَةَ بْنِ الحَارثِ أنّهُ تَزَوّجَ أمّ يحيى بنْتَ أَبي إهابٍ فَجاءَتْ أمَةٌ سَودَاءُ، فقالتْ قدْ أرضَعْتُكُما، قالَ فذكَرْت ذلِكَ للنبيِ ﷺ فأعْرَضَ عنّي، قالَ فَتَنَحيْت فذكَرْت ذلِكَ لهُ، فقالَ وكَيفَ وقَدْ زَعَمَتْ أنّها قدْ أرْضَعَتْكما، فَنَهاهُ عَنها. روَاهُ أحمدُ والبُخاريُّ وفي روايةٍ: دَعْها عَنْكَ. رواهُ الجَماعةُ إلاّ مُسلماً وابْنَ ماجَه.

٥ ـ بابُ ما يُسْتَحَبُّ أنْ تُعْطَى المرْضِعَةُ عندَ الفِطَامِ

٢٩٧٢/ ١ ـ عَنْ حجّاج بْنِ حَجّاج رجُلٍ مِنْ أسْلمَ قالَ: قلْت يا رسولَ اللّهِ ما يُذْهِبُ عنّي مَذَمةَ الرّضاعِ؟ قالَ: غُرّةُ عبدٌ أَو أَمَة. رواهُ الخَمسَةَ إلاّ ابن ماجه وصحّحَهُ الترمذيُّ.

جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت سے حرام ہوتا ہے

(۲۹۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے کہا گیا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کر لیجیے۔ فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی (رضاعی بھتیجی) ہے اور جو رشتے سے حرام ہیں وہی رضاعت سے حرام ہیں۔ ایک لفظ میں بجائے رحم کے نسب ہے۔

(۲۹۶۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو رشتے پیدائش سے حرام ہیں وہی رضاعت سے حرام ہے۔ ابن ماجہ میں بجائے ولادت کے نسب ہے۔

(۲۹۶۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو قعیس کے بھائی افلح نے پردے کے حکم کے بعد میرے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ یہ میرے رضاعی چچا تھے۔ میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے جو کچھ کیا تھا اس کی آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ میں انہیں اندر آنے کی اجازت دے دوں۔

(۲۹۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے رضاعت سے وہی رشتے حرام فرمائے ہیں جو نسب سے حرام فرمائے ہیں۔

رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے

(۲۹۷۱) حضرت عقبہ بن حارث سے مروی ہے انہوں نے حضرت ام یحییٰ بنت ابی اہاب سے شادی کی، پھر ایک سیاہ فام لونڈی نے آ کر کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا آپ ﷺ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ میں نے ہٹ کر پھر آپ ﷺ کے سامنے جا کر یہی کہا فرمایا کیونکر (نکاح صحیح ہو سکتا ہے) جب کہ اس کا خیال ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو اس عورت سے روک دیا۔ ایک روایت میں ہے "اسے اپنے سے الگ کر دو۔"

دُودھ پلانے والی کی اُجرت کب دی جائے؟

(۲۹۷۲) حضرت حجاج بن حجاج جو اسلم قبیلے کے ہیں، سے مروی ہے انہوں نے کہا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے رضاعت کی ملامت کیا چیز ہٹا سکتی ہے (رضاعت کا کیا حق ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا ایک غلام یا لونڈی

٣٥ ـ كتاب النفقات

١ ـ باب نفقة الزوجة وتقديمها على نفقة الأقارب

١/٢٩٧٣ ـ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: دينار أنفقته في سبيل الله، ودينار أنفقته في رقبة، ودينار تصدقت به على مسكين، ودينار أنفقته على أهلك، أعظمها أجراً الذي أنفقته على أهلك. رواه أحمد ومسلم.

٢/٢٩٧٤ ـ وعَنْ جابرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قال لِرَجُلٍ: ابْدَأ بنَفْسِكَ فتصَدَّقْ عليْها، فإنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلأهلكَ، فإنْ فَضَلَ عَنْ أهلِكَ شيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ، فإنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شيءٌ فهكَذا وهكَذا، رواهُ أحمدُ ومُسلمٌ وأبو داوُد والنّسائي.

٣/٢٩٧٥ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قال قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ تَصدَّقُوا، فقالَ رجلٌ عِندِي دِينارٌ؟ قالَ تَصدَّقْ بهِ على نَفْسِكَ، قالَ عِندِي دينارٌ آخرُ؟ قالَ تصدَّقْ بهِ على زوجَتِكَ، قالَ عِندِي دينارٌ آخَرُ قالَ تصدَّقْ بهِ على وَلدِكَ، قالَ عِندِي دِينارٌ آخَرُ؟ قالَ تصدقْ بهِ على خادِمِكَ، قالَ عِندِي دينارٌ آخر؟ قال أنتَ أَبْصَرُ بهِ. رواهُ أحمدُ والنسائيُّ ورواهُ أبو دَاودَ لكِنهُ قدَّمَ الوَلدَ على الزَّوجَةِ، واحْتجَّ بهِ أبو عُبَيْدٍ في تَحْدِيدِ الغِنَى بِخَمْسةِ دنانِير ذَهباً تَقْوِيةً بِحَدِيثِ ابنِ مَسْعُودٍ في الخَمْسِينَ دِرْهَماً.

٢ ـ بابُ اعتبرِ حالِ الزَّوجِ في النَّفَقَةِ

١/٢٩٧٦ ـ عَنْ معاويةَ القُشَيْرِيِّ قالَ: أتيت رسولَ اللّهِ ﷺ قالَ فقُلْت ما تقُولُ في نِسائنا؟ قالَ أطْعِمُوهُنَّ مِمَّا تأكُلُونَ، واكْسُوهنَّ مِمَّا تكتَسُونَ، ولا تَضرِبُوهُنَّ ولا تُقَبِّحُوهُنَّ. رواه أبو داودَ.

٣ ـ بابُ المرأةِ تُنْفِقُ مِنْ مالِ الزَّوجِ بغيرِ عِلْمِهِ إذا مَنَعَها الكِفَايَةَ

١/٢٩٧٧ ـ عَنْ عائشةَ أنَّ هِنْداً قالتْ يا رسُولَ اللّهِ إنَّ أبَا سفْيَانَ رجُل شَحيحٌ

کِتَابُ النَّفَقَات (نان ونفقہ کے احکام)

بیوی کا نان ونفقہ دوسرے رشتہ داروں کے نان ونفقہ پر مقدم ہے

(۲۹۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جو دینار اللہ کی راہ میں خرچ کرو، جو دینار گردن چھڑانے میں خرچ کرو، جو دینار کسی محتاج پر خرچ کرو اور جو دینار اپنی بیوی پر خرچ کرو ان میں سب سے زیادہ ثواب اس دینار کا ہے جو تم نے اپنی بیوی بچوں پر خرچ کیا ہے۔

(۲۹۷۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا اپنی ذات سے ابتداء کرو اور اس پر صدقہ کرو۔ اگر کچھ بچ جائے تو تمہاری بیوی بچوں کے لیے ہے۔ پھر اگر کچھ بچ جائے تو دوسرے رشتہ داروں کے لیے ہے۔ اگر اقرباء سے بھی کچھ بچ جائے تو اس طرح اور اس طرح ہے (دائیں بائیں خیرات کرو)۔

(۲۹۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرو۔ ایک شخص نے کہا میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر خرچ کرو۔ اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے فرمایا بیوی پر خرچ کرو۔ اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے فرمایا اولاد پر خرچ کرو۔ اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے فرمایا اپنے خادم پر خرچ کرو اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے فرمایا تم اس کا مصرف خوب جانتے ہو (جہاں مناسب سمجھو خرچ کرو) ابوداؤد کی روایت میں بیوی پر اولاد کو مقدم کیا ہے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث کی رو سے ابوعبید نے کہا ہے کہ پانچ دینار والا غنی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اس کو تقویت حاصل ہوتی ہے کہ جس کے پاس پچاس درہم ہوں وہ غنی ہے۔

وضاحت: ایک دینار دس درہم کا ہوتا تھا پس پانچ دینار پچاس درہم کے برابر ہوتے تھے۔ (مترجم)

نان ونفقہ شوہر کی حیثیت کے مطابق ہے

(۲۹۷۶) حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہماری عورتوں کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا جو کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ اور جو پہنو وہی انہیں پہناؤ۔ اور انہیں نہ مارو نہ انہیں برا بھلا کہو۔

شوہر کے علم کے بغیر عورت شوہر کے مال سے خرچ کرسکتی ہے جب کہ شوہر بقدر ضرورت خرچ نہ دے

(۲۹۷۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان بخیل آدمی ہیں۔

وليسَ يُعْطِينِي ما يَكْفِنِي وَوَلَدِي إلاَّ ما أخذت منهُ وهوَ لا يَعْلَمُ، فقالَ خُذِي ما يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بالمَعْرُوفِ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرمذيَّ.

٤ ـ بابُ إثْبَاتِ الفُرْقَةِ للمرأةِ إذَا تعذَّرَتِ النَّفَقَةُ بإعْسَار ونحوِهِ

١/٢٩٧٨ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ خَيْرُ الصدقَةِ ما كانَ منها عَنْ ظَهرِ غِنًى واليَدُ العليا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلى وابْدَأ بِمَنْ تَعُولُ، فقِيلَ مَنْ أَعُولُ يا رسولَ اللَّهِ؟ قالَ امْرَأَتُكَ مِمَّنْ تَعُولُ تقُولُ أَطْعِمْنِي وَإلاَّ فارِقْنِي، وجارِيَتُكَ تَقُولُ: أَطْعِمْنِي واسْتَعْمِلْنِي ووَلدكَ يقُولُ إلى مَنْ تَتْرُكُنِي. رَواهُ أحمدُ والدَارقُطنيُّ بإسنادٍ صحيحٍ وأخرَجَهُ الشَّيْخانِ في «الصَّحيحَيْنِ» وأحمدُ مِنْ طَرِيق آخَرَ وجعَلُوا الزِّيَادَةَ المُفَسَّرَةَ فيهِ مِنْ قَولِ أبي هُرَيرَةَ.

٢/٢٩٧٩ ـ وعنْ أبي هريرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ في الرَّجُل لا يَجِدُ ما يُنْفِقُ على امْرأَتِهِ قالَ: يُفَرقُ بينَهُما. رَواهُ الدّارَقُطنيُّ.

٥ ـ بابُ النَّفَقَةِ على الأقارِبِ ومَنْ يُقَدَّمُ منْهم

١/٢٩٨٠ ـ عَنْ أبي هُرَيرةَ قالَ قالَ رجُلٌ يا رسُولُ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قالَ أُمُّكَ، قالَ ثمّ مَن؟ قالَ أُمُّكَ، قالَ ثمَّ مَنْ؟ قالَ أُمُّكَ، قالَ ثمَّ مَنْ؟ قالَ: أَبُوكَ متفَقٌ عَلِه، ولمُسلِمٍ في روَايةٍ: مَنْ أَبَرُّ؟ قالَ أمكَ.

٢/٢٩٨١ ـ وعَنْ بَهزِ بْنِ حَكِيم عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ: قُلْت يا رسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبَرُّ؟ قالَ أمُّكَ، قالَ قلْت ثمَّ مَنْ؟ قالَ أمَّكَ، قالَ قلْت يا رسُولَ اللَّهِ ثمَّ مَنْ؟ قالَ أمُّكَ، قالَ قلت ثمَّ مَنْ؟ قالَ أَبَاكَ، ثمَّ الأقْرَبَ فالأقْرَبَ. رَواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ والترمذيُّ.

٣/٢٩٨٢ ـ وعنْ طارِق المُحَارِبِي قالَ: قَدِمْت المَدِينَةَ فإذَا رسُول اللَّهِ ﷺ قائمٌ على الْمِنْبَر يَخْطُبُ النَّاسَ وهوَ يقُولُ يَد المُعْطِي الْعُلْيا وابْدَأ بِمَنْ تَعولُ أمَّكَ وأَبَاكَ، وأخْتَكَ وأَخَاكَ، ثمَّ أدْنَاكَ أدْناكَ. رَواهُ النَّسائيُّ.

٤/٢٩٨٣ ـ وعنْ كُلَيْبِ بْنِ مَنْفَعَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أتى النبيَّ ﷺ فقالَ يا رسولَ اللَّهِ مَنْ أَبَرُّ، قالَ أمَّكَ وأَبَاكَ، وأخْتكَ وأَخاكَ، ومَولاكَ الذِي يَلِي ذَاكَ حقٌّ وَاجِبٌ وَرَحِمٌ مَوصُولَةٌ. رواهُ أبو داوُد.

٦ ـ بابُ مَنْ أحَقُّ بِكَفَالَةِ الطِّفْلِ

١/٢٩٨٤ ـ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عازِبٍ أَنَّ ابنةَ حَمْزَةَ اخْتَصَمَ فِيها علي وجَعْفَرٌ وَزيْدٌ،

مجھے بقدرِ ضرورت نہیں دیتے مگر جو کچھ میں ان کے علم کے بغیر ان کے مال میں سے لے لوں۔ فرمایا اپنا اور اپنی اولاد کا خرچہ بقدرِ ضرورت دستور کے مطابق لے سکتی ہو۔

شوہر بیوی کو خرچ نہ دے تو وہ اس سے جدائی کرا سکتی ہے

(۲۹۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور ان سے ابتداء کرو جن کا خرچ تم پر واجب ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ پر کس کا خرچ واجب ہے۔ فرمایا تمہاری بیوی ان میں سے ہے جن کا خرچہ تم پر واجب ہے۔ وہ کہتی ہے یا تو مجھے خرچہ دو ورنہ علیحدہ کر دو اور لونڈی بھی کہتی ہے مجھے کھلاؤ اور مجھ سے خدمت لو اور اولاد بھی کہتی ہے ہمیں کس پر چھوڑ رہے ہو۔ بخاری مسلم نے صحیحین میں اور احمد نے ایک اور طریق سے اس کو نکالا ہے مگر تفسیر کے الفاظ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول بتایا ہے۔

(۲۹۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کو خرچہ نہیں دیتا فرمایا دونوں میں تفریق کرادی جائے۔

رشتہ داروں کا خرچہ اور ان میں کون کس پر مقدم ہے؟

(۲۹۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حسنِ سلوک کا کون زیادہ حق دار ہے فرمایا تمہاری والدہ۔ پوچھا ان کے بعد فرمایا تمہاری والدہ۔ پوچھا ان کے بعد فرمایا تمہاری والدہ۔ پوچھا ان کے بعد فرمایا تمہارے والد۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے میں کس کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کروں؟ فرمایا اپنی والدہ کے ساتھ۔

(۲۹۸۱) بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! میں کس کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کروں فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ پوچھا پھر؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ پوچھا پھر؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ، پوچھا پھر؟ فرمایا اپنے باپ کے ساتھ اور حسبِ مراتب قریبی عزیزوں کے ساتھ۔

(۲۹۸۲) حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں مدینہ میں آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ دینے والا ہاتھ بلند ہے اور ان سے ابتدا کرو جن کا خرچ تم پر واجب ہے۔ ماں سے، باپ سے، بہن سے، بھائی سے پھر حسبِ مراتب قریب والے عزیز سے۔

(۲۹۸۳) کلیب بن منفعۃ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور پوچھا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں کس کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کروں؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ، باپ کے ساتھ، بہن کے ساتھ، بھائی کے ساتھ اور اپنے قریبی عزیز کے ساتھ جو خرچہ کے حق دار ہونے میں ان کے قریب ہو یہ حق واجب ہے اور صلہ رحمی ہے۔

بچے کی پرورش کا کون حق دار ہے؟

(۲۹۸۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بچی کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ میں جھگڑا ہو گیا

فقالَ عَليٌّ أنا أَحَقُّ بِها هيَ ابنةُ عمِّي، وقالَ جَعفَرٌ بنت عمِّي وخالَتُها تَحتي، وقال زَيْدٌ ابنةُ أخي فَقَضى بها رسُول اللّهِ ﷺ لخَالَتِها، وقالَ الخالةُ بِمَنْزِلةِ الأمِّ. متَّفقٌ عليهِ، ورَواهُ أحمدُ أيْضاً مِنْ حَدِيثِ عليٍّ وفيهِ، والْجَارِيةُ عندَ خَالتِها فإنَّ الخَالَةَ وَالِدَةٌ.

٢٩٨٥/ ٢ ـ وعَنْ عَبْدِ اللّهِ بنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ أنَّ امْرَأةً قالت يا رسولَ اللّهِ إنَّ ابْنِي هذا كانَ بَطْنِي لهُ وعاءً، وحِجْرِي له حِوَاءً، وثَدْيي لهُ سِقاءً، وزَعَمَ أبُوهُ أنَّهُ يَنْزِعهُ مِنّي فقالَ أنْتِ أحَقُّ بهِ ما لَمْ تَنْكِحِي. رَواه أحمدُ وأبُو داود لكنْ في لفْظِهِ: وإنَّ أبَاهُ طَلَّقَني وزَعَمَ أنَّهُ يَنْتَزِعهُ مِنّي.

٢٩٨٦/ ٣ ـ وعنْ أبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ خَيَّرَ غُلاماً بيْنَ أَبيهِ وأمِّهِ. رَواهُ أحمدُ وابنُ ماجَه والتِّرمذيُّ وصححه، وفي روايةٍ: أنّ امرأة جاءتْ فقالتْ يا رسولَ اللّهِ إنَّ زوجِي يُريدُ أنْ يَذْهَبَ بابني، وقَدْ سَقَاني مِنْ بِئرِ أبي عِنَبَةَ وقَدْ نفعني، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ استهما عَليهِ، فقالَ زَوجُها مَنْ يُحاقني في وَلَدِي، فقالَ النبيُّ ﷺ هذا أبُوكَ وهذِهِ أمُّكَ فَخُذْ بِيدِ أيِّهما شِئتَ فأخَذَ بيَدِ أمِّهِ فانطَلَقَتْ بهِ. رواهُ أبُو دَاوُدَ وكذلكَ النَّسائيُّ ولمْ يَذْكرْ: فقالَ استهما عَليهِ. ولأحمدَ معناهُ لكِنَّهُ قالَ فيهِ جاءَتِ امْرَأةٌ قدْ طلَّقَها زوجُها ولَمْ يَذْكُرْ فيهِ قَولَها قدْ سَقانِي ونَفَعَنِي.

٢٩٨٧/ ٤ ـ وعَنْ عَبدِ الحَمِيدِ بْنِ جَعفَرٍ الأنصاريِّ عَنْ جَدِّهِ أنَّ جَدَّهُ أسْلَمَ وأبَتِ امرأتُهُ أنْ تُسْلمَ فَجاءَ بابْنٍ لهُ صَغيرٍ لَمْ يَبْلغْ قالَ فأجْلَسَ النبيُّ ﷺ الأبَ هاهُنا والأمَّ هاهُنا ثمَّ خيَّره وقالَ اللّهُمّ اهدِه فذَهَبَ إلى أبيهِ. رواه أحمدُ والنَّسائيُّ، وفي روايةٍ عَنْ عَبدِ الحميدِ بْنِ جعفرٍ قالَ: أخْبرَنِي أبي عَنْ جَدِّي رَافِعِ بْنِ سنانٍ أنَّهُ أسْلَمَ وأبتِ امرأتُهُ أنْ تُسْلِمَ فأتتِ النبي ﷺ فقالت ابنتي وهي فطيم أو شبهه وقال رافع ابنتي فقال رسول الله ﷺ اقْعدْ ناحِيَة. وقالَ لها اقْعدِي ناحية فأقْعدَ الصبيَّةَ بَينَهُما ثمّ قالَ ادْعُواها فمالتْ إلى أمِّها. فقالَ النبيُّ ﷺ اللهمّ اهدِها فمالتْ إلى أبيها فأخَذَها. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاود وعَبد الحَميدِ هذا هوَ عَبد الحَميدِ بْنُ جَعفَرِ بْنِ عَبدِ اللّهِ بنِ رافع بن سِنان الأنصاريّ.

٧ ـ باب نفقة الرقيق والرفق بهم

٢٩٨٨/ ١ ـ عن عبد الله بن عمرو أنه قال لقهرمان له: هل أعطيت الرقيق قُوتَهُم؟ قال: لا. قال: فانطلق فأعطهم، فإن رسول الله ﷺ قال: كفى بالمرء إثماً أن يحبس عمن يملك قوته. رواه مسلم.

٢٩٨٩/ ٢ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيرةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کا زیادہ حق دار ہوں کیونکہ وہ میری چچا زاد بہن ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا میری بھی چچا زاد بہن ہے اور ان کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا میری بھتیجی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالہ کے لیے فیصلہ فرمایا اور فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے۔ احمد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں ہے بچی اپنی خالہ کے پاس رہے گی کیونکہ خالہ والدہ ہے۔

(۲۹۸۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اس بیٹے کے لیے میرا پیٹ ظرف (برتن) میری گود گہوارہ اور میرا سینہ مشکیزہ رہا ہے (میں باپ سے زیادہ اس کی حق دار ہوں) اس کا باپ اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ فرمایا تم اس کی زیادہ حق دار ہو جب تک نکاح نہ کرو۔ ابوداؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اس کا خیال ہے کہ وہ اس کو مجھ سے چھین لے گا۔

(۲۹۸۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو ماں باپ کے درمیان اختیار دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت نے آ کر کہا یا رسول اللہ! میرا شوہر چاہتا ہے کہ میرا بچہ لے جائے حالانکہ یہ ابوعنبہ کے کنویں سے مجھے پانی لا کر دیتا ہے اور مجھے فائدہ پہنچاتا ہے۔ فرمایا قرعہ ڈال لو۔ اس کے شوہر نے کہا۔ میرے بچے میں کون مجھ سے جھگڑ سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارا باپ ہے اور یہ ماں ہے۔ جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔ اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اسے لے گئی۔ نسائی کی روایت اسی طرح ہے اس میں یہ نہیں کہ "قرعہ اندازی کرلو"۔ احمد میں اس کے ہم معنی روایت ہے لیکن اس میں کہا ہے کہ ایک عورت آئی جس کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی تھی (اس میں قد سقانی و نفعنی کے الفاظ نہیں ہیں)۔

(۲۹۸۷) حضرت عبدالحمید بن جعفر انصاری نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا مسلمان ہو گئے مگر ان کی بیوی مسلمان نہ ہوئیں۔ یہ اپنے نابالغ چھوٹے بچے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف باپ کو اور دوسری طرف ماں کو بٹھا کر بچے کو اختیار دے دیا اور دعا مانگی کہ اے اللہ اسے ہدایت دے پھر وہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا۔ عبدالحمید بن جعفر کی ایک روایت میں ہے کہ میرے باپ نے مجھے اپنے دادا حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے اور ان کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کر دیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی میری بچی ہے ابھی اس کا دودھ چھوٹا ہے یا اس بچی جیسی ہے جس کا دودھ چھوٹا ہو۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا میری بچی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رافع تم ادھر بیٹھ جاؤ اور عورت سے کہا تم ادھر بیٹھ جاؤ اور بچی دونوں کے درمیان بٹھا دی اور فرمایا اب اسے بلاؤ پھر وہ ماں کی طرف مائل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی کہ اے اللہ اسے ہدایت دے آخر وہ باپ کی طرف چلی گئی پھر باپ نے اسے لے لیا۔

فائدہ: یہ عبدالحمید، عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن رافع بن سنان انصاری ہیں۔

غلام کا خرچہ اور اس کے ساتھ محبت و نرمی سے پیش آنا

(۲۹۸۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے وکیل سے پوچھا کیا تم نے غلاموں کو ان کا خرچہ دے دیا؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا جاؤ اور انہیں دو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ جن کی روزی اس کے اختیار میں ہو ان سے ان کی روزی روک لے۔

(۲۹۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کے لیے (مالک کے ذمے) اس کا کھانا کپڑا ہے

يُكَلَّفُ مِنَ العَمَلِ ما لا يُطِيقُ. رَواه أحمَدُ ومُسلمٌ.

٢٩٩٠/ ٣ - وعَنْ أَبي ذَرٍّ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: هُمْ إخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّهُ تَحتَ أيْدِيكُمْ، فمَنْ كانَ أَخُوهُ تَحتَ يَدِهِ، فلْيُطْعمْهُ مِمَّا يأكُلُ، ولْيُلْبِسْهُ مِمّا يَلْبَسُ، وَلا تُكَلِّفُوهُمْ ما يَغْلِبُهُمْ، فإنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فأعِينُوهُمْ عَليهِ. متَّفَقٌ عَليهِ.

٢٩٩١/ ٤ - وعَنْ أَبي هُريرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: إذَا أتَى أَحَدَكُمْ خادِمُهُ بطَعَامِهِ، فإنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فلْيُناوِلْهُ لُقْمَةً أو لُقْمَتَيْنِ أو أُكْلَةً أو أُكْلَتَيْنِ، فإنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلاجَهُ. رَواهُ الجَماعَةُ.

٢٩٩٢/ ٥ - وعَنْ أَنَسٍ قالَ: كَانَتْ عامَّةُ وَصيَّةِ رسُولِ اللّهِ ﷺ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفاةُ وهوَ يُغَرْغِرُ بنَفْسِهِ: الصَّلاةَ وَما مَلَكَتْ أيْمانُكُمْ. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُد وابنُ ماجه.

٨ - باب نَفَقَةِ البَهائِمِ

٢٩٩٣/ ١ - وعَنِ ابْنِ عمَرَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ. عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ في هِرَّةٍ سَجَنَتْها حتَّى ماتَتْ، فدَخَلَتْ فِيها النَّارَ، لا هِيَ أَطْعَمَتْها وَسَقَتْها إذْ حَبَسَتْها، وَلا هِيَ تَرَكَتْها تأكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأرْضِ. وَروَى أبُو هُرَيرَةَ مِثْلَهُ.

٢٩٩٤/ ٢ - وعَنْ أَبي هُرَيرةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: بيْنَما رَجُلٌ يَمْشي بطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَليهِ العَطَشُ فَوَجدَ بِئراً فنَزلَ فِيها فشَرِبَ ثمَّ خَرَجَ، فإذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يأكُلُ الثَّرَى مِنَ العَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذا الْكَلْبَ مِنَ العَطَشِ، مِثْلُ الَّذِي كانَ بَلَغَ مِنّي، فَنَزَلَ الْبِئرَ فمَلأ خُفَّهُ ماءً ثمّ أمسكَهُ بفِيهِ حتّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فشَكَرَ اللّهُ لهُ فَغفَرَ لهُ، قالُوا: يا رسُولَ اللّهِ وإنَّ لَنا في البَهائِمِ أجرًا! فقالَ في كُلِّ كَبدٍ رَطْبَةٍ أجر. متّفقٌ عَليهِنَّ.

٢٩٩٥/ ٣ - وعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مالِكٍ قالَ: سَألت رسُولَ اللّهِ ﷺ عَنِ الضّالَّةِ مِنَ الإبِلِ تَغْشَى حِيَاضِي قَدْ لطْتُها لِلإبِلِ، هَلْ لِي مِنْ أجْرٍ في شَأنِ ما أسْقِيها؟ قالَ نَعم، في كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّاءَ أجرٌ. روَاهُ أحمدُ.

اور اسے ایسے کاموں کی تکلیف نہ دی جائے جو اس کی طاقت سے باہر ہوں۔

(۲۹۹۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تمہارے بھائی اور تمہارے خدمت گار ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارے ہاتھوں میں دے دیا ہے۔ پھر جس کا کوئی بھائی اس کے قبضے میں ہو تو جو خود کھائے وہی اسے کھلائے اور جو خود پہنے وہی اسے پہنائے اور انہیں اس قدر تکلیف نہ دو جو انہیں عاجز کر دے اور اگر انہیں کسی کام کی تکلیف دو تو اس پر ان کی اعانت کرو۔

(۲۹۹۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے تو اگر اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو اسے ایک دو نوالے دے دے کیونکہ اس نے اس کے پکانے میں گرمی برداشت کی ہے۔

(۲۹۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت میں غرغرے کے وقت عام طور پر یہی وصیت تھی کہ نماز کا اور غلاموں کا دھیان رکھنا۔

جانوروں کا چارا پانی

(۲۹۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو بلی کے بارے میں عذاب ہوا کہ اس نے اسے قید کر لیا تھا یہاں تک کہ (وہ بھوکی پیاسی) مر گئی تھی پھر وہ عورت اس کی وجہ سے آگ میں داخل ہوئی۔ قید کرنے کے بعد نہ تو اس نے بلی کو کھلایا پلایا اور نہ چھوڑا کہ وہ خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی ہم مثل روایت کی ہے۔

(۲۹۹۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسافر چلا جا رہا تھا۔ پیاس کا غلبہ ہوا۔ اس نے ایک کنواں دیکھا اور اس میں اتر کر پانی پی لیا پھر نکلا تو ایک کتے کو شدت پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹتا ہوا دیکھا۔ دل میں کہا کہ شدت پیاس سے جو بیکلی مجھے لاحق تھی وہی اسے لاحق ہے۔ آخر پھر کنویں میں اتر کر موزہ بھر کر پانی لیا اور اسے منہ میں پکڑ کر چڑھا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا چوپایوں میں بھی ہمیں ثواب ملے گا؟ فرمایا ہر تر جگر میں ثواب ہے (ہر جاندار میں ثواب ہے)۔

(۲۹۹۵) حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھوئے ہوئے اونٹ کے بارے میں پوچھا جو میرے حوضوں پر آ جاتا ہے جو میں نے اپنے اونٹوں کے لیے بنائے ہوئے ہیں کیا اس کے پانی پلانے میں مجھے ثواب ملے گا فرمایا ہاں، ہر جاندار میں ثواب ہے۔

٣٦ ـ كتابُ الدِّمَاءِ

١ ـ بابُ إيجابِ القِصاصِ بالقَتْلِ العَمْدِ وأنَّ مُسْتَحِقَّهُ بالخِيَارِ بينَهُ وبينَ الدِّيَةِ

٢٩٩٦/١ ـ عَنِ ابْنِ مسْعُودٍ قَالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا يَحلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُسلِمٍ يَشْهَدُ أنْ لا إلهَ إلاَّ الله، وأنّي رسُولُ اللّهِ إلاَّ بإحْدَى ثلاثٍ: الثَّيِّبِ الزَّانِي، والنَّفْسِ بالنَّفْسِ، والتَّارِكِ لدِينِهِ المُفَارِقِ لِلْجماعَةِ. رواهُ الجَماعةُ.

٢٩٩٧/٢ ـ وعَنْ عائشةَ: لا يَحلُّ دَمُ امْرىءٍ مُسلمٍ إلاَّ مِنْ ثلاثةٍ: إلاَّ مَنْ زَنى بَعْدَما أحْصِنَ، أو كَفَرَ بَعدَ ما أسْلَمَ، أو قَتَلَ نَفْساً فقُتِلَ بها. رواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ ومُسْلمٌ بمَعناهُ وفي لفظٍ: لا يَحلُّ قتْلُ مُسلِمٍ إلا في إحْدَى ثلاثِ خِصالٍ: زَانٍ مُحْصَنٍ فيُرْجَمُ، ورَجُلٍ يَقْتُلُ مُسلماً مُتَعَمِّداً، ورَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ الإسلامِ فَيُحاربُ اللّهَ عَزَّ وجَلَّ ورَسُولَهُ فَيُقْتَلُ أو يُصْلَبُ أو يُنفى مِنَ الأرْضِ. رواهُ النَّسَائيُّ وَهوَ حُجَّةٌ في أنَّهُ لا يُؤخَذُ مُسلِمٌ بكافِرٍ.

٢٩٩٨/٣ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ قتِلَ لهُ قتِيلٌ فَهوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إمَّا أنْ يَفْتَدِيَ، وَإمَّا أنْ يَقْتلَ. رواهُ الجَماعةُ. لكِنْ لفظُ التِّرْمذيّ: إمَّا أنْ يَعْفُوَ، وإمَّا أنْ يَقْتُلَ.

٢٩٩٩/٤ ـ وعَنْ أبي شُرَيْحٍ الخُزَاعِيِّ قالَ سَمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ: مَنْ أصِيبَ بِدَمٍ أو خَبْلٍ، والخَبْلُ الجِراحُ، فَهوَ بالخِيَارِ بينَ إحْدَى ثَلاثٍ: إمَّا أنْ يَقْتَصَّ أو يأخُذَ العَقْلَ أو يَعْفُو، فإنْ أرَادَ رَابِعَةً فَخذوا على يَدَيْهِ. رواهُ أحمدُ وأبو دَاوُد وابنُ ماجه.

٣٠٠٠/٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: كانَ في بَنِي إسْرَائيلَ القِصاصُ. ولَمْ يكُنْ فِيهِم الدِّيَةُ، فقالَ اللّهُ تعالى لِهٰذِهِ الأمَّةِ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلْقِصَاصُ فِي ٱلْقَتْلَى ٱلْحُرُّ بِٱلْحُرِّ﴾ [البقرة:

خون اور قتل کے احکام

قتل عمد میں قصاص واجب ہے اور حق دارانِ قصاص کو قصاص یا دیت (خون بہا) کا اختیار ہے

(۲۹۹۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کا جو توحید و رسالت کی گواہی دیتا ہے۔ خون حلال نہیں مگر ان تین میں سے کسی ایک کا خون حلال ہے۔ شادی شدہ زنا کار، قاتل اور مرتد جو جماعت چھوڑ کر علیحدہ ہو جائے۔

(۲۹۹۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان کا خون حلال نہیں مگر ان تین باتوں سے (حلال ہے) جس نے شادی کرنے کے بعد زنا کیا ہو یا اسلام لا کر مرتد ہو گیا ہو یا کسی کو قتل کر دیا ہو تو اس کو اس کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ ایک لفظ میں ہے مسلمان کو ان تین باتوں میں سے کسی ایک کے سوا قتل کرنا حلال نہیں۔ شادی شدہ زنا کار کہ اسے سنگسار کر دیا جائے گا اور جو جان بوجھ کر کسی کو قتل کرے گا اور جو اسلام سے نکل جائے گا اور اللہ سے اور اس کے رسول سے جنگ کرے گا اسے قتل کیا جائے گا یا پھانسی دی جائے گی یا جلا وطن کر دیا جائے گا۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا مسلمان کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کا آدمی قتل کر دیا جائے اسے دو باتوں میں سے کسی ایک بات کا اختیار ہے خواہ خون بہا لے لے یا قتل کر دے۔ لیکن ترمذی کے لفظ یہ ہیں خواہ معاف کر دے یا قتل کر دے۔

(۲۹۹۹) حضرت ابو شریح خزاعی سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جس آدمی کا خون کر دیا گیا ہو یا اس کو زخمی کر دیا گیا ہو اس کو تین باتوں میں سے کسی ایک بات کا اختیار ہے یا تو قصاص لے لے یا دیت لے لے یا معاف کر دے پھر اگر وہ چوتھی بات چاہے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو۔

(۳۰۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا بنی اسرائیل میں قصاص تھا دیت نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الآية

١٧٨] الآيَةَ. ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُۥ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ [البقرة: ١٧٨]. قالَ فالْعَفوُ أَنْ يَقْبَلَ في الْعَمْدِ الدِّيَةَ والاتِّباعُ بالمَعْرُوفِ يَتْبَعُ الطَّالِبُ بمعْرُوفٍ وَيؤدِّي إليهِ المَطْلُوبُ بإحْسانٍ ذٰلِكَ تَخْفيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ ورَحمَةٌ فِيما كُتِبَ على مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ. رَواهُ البُخاريُّ والنَّسائيُّ والدَّارقطنيُّ.

٢ ـ بابُ ما جاءَ لا يُقتَلُ مُسْلِمٌ بكافرٍ والتشديدُ في قَتْلِ الذمِّيِّ وما جَاءَ في الحُرِّ بالعَبْدِ

١/٣٠٠١ ـ عَنْ أَبي جُحَيْفَةَ قالَ: قلْت لِعَلِيٍّ: هَلْ عِنْدَكُمْ شيءٌ مِنَ الْوَحْيِ لَيْسَ في القُرْآنِ، فقالَ لا والذِي فَلَقَ الحَبَّةَ وبَرَأَ النَّسَمَةَ، إلاَّ فَهماً يُعْطِيهِ اللّٰهُ رجُلاً في القُرْآنِ، وما في هٰذِهِ الصَّحِيفةِ؟ قلْتُ: وما في هٰذِهِ الصَّحيفةِ. قالَ العَقْلُ، وَفكاكُ الأسِيرِ، وَأَنْ لا يُقْتَلَ مُسلم بكافِر. رَواهُ أَحمَدُ والبُخاريُّ والنَّسائيُّ وأبو دَاودَ والترمذيُّ.

٢/٣٠٠٢ ـ وعَنْ عَليٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أنّ النبيَّ ﷺ قالَ: المُؤمِنُونَ تَتَكافأُ دِماؤهُمْ وهُمْ يَدٌ على مَنْ سواهُمْ ويَسْعى بذِمَّتهِمْ أَدْناهُمْ، ألا لا يُقتلُ مُؤمنٌ بكافِرٍ، وَلا ذُو عَهدٍ في عَهدِهِ. رَواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وأَبُو داوُد وهوَ حُجَّةٌ في أَخذِ الحُرِّ بالعَبْدِ.

٣/٣٠٠٣ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أنّ النبيَّ ﷺ قضى أنْ لا يُقْتَلَ مُسلمٌ بكافِر. رواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه والتِّرمذيُّ، وفي لفظٍ أَنّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا يُقتَلُ مُسلمٌ بكافِرٍ، ولا ذُو عهدٍ في عهدِهِ. رواهُ أَحمدُ وأَبو داوُدَ.

٤/٣٠٠٤ ـ وعن عبد الله بن عمرو عن النبي ﷺ قال: من قتل معاهداً لم يَرِح رائحة الجنة، وإن ريحها يوجد من مسيرة أربعين عاماً. رواه أحمد والبخاري والنسائي وابن ماجه.

٥/٣٠٠٥ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَة عَنِ النبيّ ﷺ قالَ. ألا مَنْ قَتَلَ نَفْساً مُعاهدَةً لها ذِمَّةُ اللّٰهِ وذِمَّةُ رسُولِهِ ﷺ فَقَدْ أَخْفَرَ ذِمَّةَ اللّٰهِ، ولا يَرِحْ رَائحةَ الجَنةِ، وإنَّ رِيحَها ليُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ خَرِيفاً. رَواهُ ابْنُ ماجَه والتِّرْمذيُّ وصحَّحَهُ.

٦/٣٠٠٦ ـ وعَنِ الحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أنَّ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ: مَنْ قَتَلَ عَبدَهُ قَتَلْناهُ، ومَنْ جَدَعَ عَبدَهُ جَدَعْناهُ. رواهُ الخمْسةُ، وقالَ التِّرمذيُّ حَدِيث حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَفي روايَةٍ لأبي داوُد والنَّسائيِّ: ومَنْ خَصى عَبدَهُ خَصَيناهُ. قالَ البُخاريُّ: قالَ عَليُّ بنُ

آگے فرمایا فَمَنْ عُفِيَ لَهُ ۔ الآیۃ ۔ معانی یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت قبول کر لی جائے اور دستور کے مطابق پیروی یہ ہے کہ طالب دیت دستور کے مطابق دیت لے لے اور اسے دیت پوری پوری دی جائے یہ تمہارے رب کی طرف سے ان فرائض میں جو اس نے پہلے لوگوں پر فرض کیے تھے، آسانی اور مہربانی ہے۔

مسلمان کو کافر کے بدلے قتل کیے جانے کا حکم، ذمی کے قتل کی وعید، کیا غلام کے بدلے آزاد قتل کیا جائے گا؟

(۳۰۰۱) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس کچھ ایسی وحی ہے جو قرآن میں نہیں؟ فرمایا نہیں۔ اس کی قسم جس نے دانہ پھاڑا اور روح پیدا کی سوائے فہم قرآن کے جو اللہ تعالیٰ کسی کو عطا فرماتا ہے اور سوائے اس کے جو اس صحیفے میں ہے (اور میرے پاس کچھ نہیں) میں نے پوچھا اس صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا دیت، قیدیوں کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

(۳۰۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ وہ دوسروں کے مقابلہ میں ہاتھ کی مانند ایک ہیں اور ان کے ذمے کو پورا کرنے کے لیے ان میں سے ادنیٰ بھی کوشش کرے۔ کان کھول کر سن لو مومن کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ذمی جب تک عہد باقی ہے۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ آزاد غلام کے بدلے قتل کیا جائے گا۔

(۳۰۰۳) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ مومن کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ذمی اپنے عہد میں قتل کیا جائے گا۔

(۳۰۰۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذمی کو قتل کر دیا اسے جنت کی خوشبو نصیب نہ ہو گی حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آنے لگتی ہے۔

(۳۰۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کان کھول کر سن لو جس نے کسی ذمی کو جس کے لیے اللہ کا اور اس کے رسول کا عہد ہے قتل کیا اس نے اللہ کا عہد توڑا اسے جنت کی خوشبو نصیب نہیں ہو گی، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آتی ہے۔

(۳۰۰۶) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا غلام قتل کر دیا ہم اسے قتل کر دیں گے اور جس نے غلام کا کوئی عضو کاٹا ہم اس کا عضو کاٹ ڈالیں گے۔ ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے جس نے اپنے غلام کو خصی کیا ہم اسے خصی کر دیں گے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت علی بن مدینی نے کہا

المَدِيني سَماعُ الحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صحيحٌ، وأخَذَ بِحَدِيثِهِ مَنْ قتَلَ عَبدَهُ قَتَلْناهُ وَأَكْثَرُ أهلِ العِلْمِ على أنَّهُ لا يُقتَلُ السَّيِّدُ بِعَبْدِهِ وَتأوَّلُوا الخَبَرَ على أنَّهُ أرادَ مَنْ كانَ عَبدَهُ لِئلاَّ يُتَوَهَّمَ تَقَدُّمُ المِلْكِ مانِعاً، وَقَدْ رَوَى الدَّارقُطنيُّ بإسْنادِهِ عَنْ إسمعيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ الأوزَاعِيِّ عَنْ عمرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ أنَّ رجُلاً قتَلَ عَبدَهُ مُتَعَمِّداً فَجَلَدَهُ النبيُّ ﷺ ونَفَاهُ سَنَةً وَمَحَا سَهمَهُ منَ المُسْلِمِينَ ولَمْ يَقُدْهُ بِهِ وأمَرَهُ أنْ يعْتِقَ رَقَبَةً. وإسمعيلُ بْنُ عَيَّاشٍ فيهِ ضَعْفٌ، إلاَّ أنَّ أحمَدَ قالَ: ما رُوِيَ عَنِ الشَّامِيين صحيحٌ، وما رُوِيَ عَنْ أهلِ الحِجَازِ فليْسَ بصَحِيحٍ، وكَذَلكَ قولُ البُخاريِّ فِيهِ.

٣ ـ بابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بالمرأةِ والقَتْلِ بالمُثقلِ وهَلْ يُمَثَّلُ بالقَاتِلِ إذَا مَثَّلَ أمْ لا

١/٣٠٠٧ ـ عَنْ أنَسٍ أنَّ يَهُودِياً رَضَّ رَأسَ جَارِيَةٍ بيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَها مَنْ فَعَلَ بِكِ هذا فلانٌ أو فلانٌ؟ حتَّى سُمِّيَ اليَهُودِيُّ فأومأتْ بِرَأسِها فَجِيءَ بِهِ فاعْتَرَفَ، فأمَرَ به النبيُّ ﷺ فَرُضَّ رأسُهُ بحَجَرَيْنِ. رواهُ الجماعَةُ.

٢/٣٠٠٨ ـ وعن حمل بن مالك قال: كنت بين امرأتين فضربت إحداهما الأخرى بمِسْطَح فقتلتها وجنينها، فقضى النبي ﷺ في جنينها بغُرَّة وأن تقتل بها. رواه الخمسة إلا الترمذي.

٣/٣٠٠٩ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ كانَ رسُولُ اللهِ ﷺ يَحُثُّ في خُطْبَتِه على الصَّدقةِ ويَنْهى عنِ المُثْلَةِ. رَواهُ النَّسائيُّ.

٤/٣٠١٠ ـ وعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قالَ: ما خَطَبنا رسُولُ اللهِ ﷺ خُطبَةً إلاَّ أمَرَنا بالصَّدَقةِ وَنَهانا عنِ المُثلةِ. رواهُ أحمدُ وَلَهُ مِثْلُهُ مِنْ روايَةِ سمُرَةَ.

٤ ـ بابُ ما جاءَ في شِبْهِ العَمْدِ

١/٣٠١١ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عن جَدِّهِ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: عقْلُ شِبْهِ العَمْدِ مُغلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ العَمْدِ، وَلا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ وذلكَ أنْ يَنْزُوَ الشيطانُ بَينَ النَّاسِ فَتَكونَ دِماءٌ في غيْرِ ضَغينةٍ، وَلا حَمْل سلاحٍ. رواه أحمدُ وأبو داوُد.

٢/٣٠١٢ ـ وعَنْ عَبدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أنَّ رسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: ألا إنَّ قتِيلَ الخطَإِ شِبْهِ العَمْدِ قَتِيلُ السَّوطِ أوِ العَصا فِيهِ مِائةٌ مِنَ الإبلِ منها أرْبعُونَ في بُطونِها أولادُها.

حسن کا سمرہ سے سماع صحیح ہے اور انہوں نے ان کی حدیث (مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ الخ) بھی لی ہے۔

فقہ الحدیث: اکثر علماء کہتے ہیں غلام کے بدلہ آقا نہیں مارا جائے گا اور حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ آپ کی مراد یہ ہے کہ جو اس کا غلام ہوتا کہ یہ وہم نہ ہو کہ ملک قتل سے مانع ہے۔ دار قطنی نے اپنی اسناد کے ساتھ اسماعیل بن عیاش سے اوزاعی سے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک آقا نے جان بوجھ کر اپنے غلام کو قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو کوڑے مارے۔ سال بھر کے لیے جلا وطن کر دیا اور مسلمانوں میں اس کا حصہ ضبط کر لیا مگر اس کا قصاص نہیں لیا اور اسے حکم فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر دے۔ اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش اگرچہ ضعیف ہے مگر احمد و بخاری کا قول ہے کہ اس کی شامیوں سے روایتیں صحیح ہیں حجازیوں سے صحیح نہیں۔

عورت کے بدلے مرد کے قتل کا مسئلہ، غیر دھار والے آلے سے قتل کا حکم، قاتل کا مثلہ کرنے کی ممانعت گو اس نے ایسا کیا ہو

(۳۰۰۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔ اس سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ یہ حرکت کس نے کی۔ کیا فلاں نے یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ جب یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر ہلا دیا۔ آخر اسے لایا گیا اس نے قتل کا اقرار کر لیا پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔

(۳۰۰۸) حضرت حمل بن مالک سے مروی ہے انہوں نے کہا میں دو عورتوں کے پاس تھا، ان میں سے ایک نے دوسری کے بیلن مار کر اسے اور اس کے جنین کو قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جنین کے بدلے غلام آزاد کیا جائے اور عورت کے بدلہ عورت کو قتل کیا جائے۔

(۳۰۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے خطبہ میں صدقہ کا شوق دلا رہے تھے اور مثلہ سے منع فرما رہے تھے۔

(۳۰۱۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ہر خطبے میں صدقے پر ابھارا اور مثلہ سے روکا (مثلہ کا مطلب ہے ہاتھ پاؤں، ناک، کان وغیرہ کاٹنا) (مترجم)۔ حضرت سمرہؓ کی روایت اس کے ہم مثل ہے۔

شبہ عمد

(۳۰۱۱) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شبہ عمد کی دیت قتل عمد کی دیت کی طرح سنگین ہے مگر قاتل قتل نہیں کیا جائے گا اس کی صورت یہ ہے کہ شیطان کود آئے اور لوگ بلا بغض و عداوت کے اور بغیر اسلحہ سے خون بہا دیں۔

(۳۰۱۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کان کھول کر سن لو شبہ عمد کے مقتول (کوڑے یا لکڑی وغیرہ سے مرنے والے) کی دیت میں سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں۔

رواهُ الخمسةُ إلاَّ التِّرمذيّ ولهُمْ مِنْ حَدِيثِ عَبدِ اللّهِ بْنِ عُمَرَ مِثْلُهُ.

٥ ـ بابُ مَنْ أَمسَكَ رَجُلاً وقتَلَهُ آخرُ

١/٣٠١٣ ـ عَن ابْنِ عُمَرَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: إذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقتَلَهُ الآخَرُ يُقتلُ الذِي قتَلَ، ويُحْبَسُ الذِي أَمسكَ. رواهُ الدّارقطنيُّ.

٢/٣٠١٤ ـ وعَنْ عَليٍّ رَضِيَ اللّهُ عَنهُ أَنَّهُ قضى في رجلٍ قتلَ رجُلاً متَعَمِّداً وأَمْسَكَهُ آخر، قالَ: يُقتَلُ القاتِلُ، ويحبس الآخَرُ في السِّجْن حتّى يَموتَ. رواهُ الشّافِعيُّ.

٦ ـ بابُ القِصَاصِ في كَسْرِالسِّنِّ

١/٣٠١٥ ـ عَنْ أَنسٍ أنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيها العَفْوَ فأَبَوا فَعَرَضُوا الأَرْشَ فَأَبَوا فأَتَوا رسُولَ اللّهِ ﷺ فأبَوا إلاَّ القِصاصَ فأَمَر رسُولُ اللّهِ ﷺ بالقصاصِ فقالَ أَنَسُ بنُ النَّضر: يا رسولَ اللّهِ أَتُكْسرُ ثَنِيَّةَ الرُّبَيِّعِ! لا وَالذِي بَعَثَكَ بالْحَقِّ لا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُها، فقالَ رسُولُ اللّهِﷺ : يَا أَنَسُ كتاب اللّهِ الْقِصاصُ فرَضِيَ القَومُ فَعَفَوا فقالَ رَسُولُ اللّهِﷺ : إنَّ مِنْ عِبَادِ اللّهِ مَنْ لَو أَقْسَمَ على اللّهِ لأَبَرَّهُ. رواهُ البُخاريُّ والخَمسةُ إلاَّ التِّرمذيّ.

٧ ـ بابُ مَنْ عَضَّ يدَ رجُلٍ فانْتَزَعها فَسَقَطَتْ ثنيَّتُهُ

١/٣٠١٦ ـ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أنَّ رجُلاً عضَّ يَدَ رجُلٍ فنزَعَ يَدَهُ مِنْ فيهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فاخْتَصَمُوا إلى النبيِّﷺ فقالَ: يَعَضُّ أَحَدُكُم يَدَ أَخِيهِ كما يَعَضُّ الْفَحلُ! لا دِيَةَ لكَ. رواهُ الجَماعةُ إلاَّ أَبَا داوُدَ.

٢/٣٠١٧ ـ وعَنْ يَعْلَى بْنِ أمَيَّةَ قالَ: كانَ لِي أَجِيرٌ فقاتَلَ إِنساناً فَعَضَّ أَحَدُهُما صَاحِبَهُ فانْتَزَعَ أصبعهُ فأنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فانطَلَقَ إلى النبيِّﷺ فأهدَرَ ثَنِيَّتَهُ وقالَ أَيَدَع يَدَهُ في فِيكَ تَقْضمُها كما يَقْضمُ الفَحْلُ! رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ التِّرمذيَّ.

٨ ـ بابُ مَنِ اطَّلعَ فِي بيتِ قومٍ مُغْلَقٍ عليهم بغيرِ إِذْنِهِم

١/٣٠١٨ ـ عَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ في حُجْرٍ في بابِ رسُولِ اللّهِﷺ ومَعَ رسُولِ اللّهِﷺ مِدْرَى يُرَجِّلُ بِهِ رأسَهُ، فقالَ لهُ: لو أَعْلَمُ أنَّكَ تنظُرُ طَعَنْت بهِ في عينِكَ إنما جُعِلَ الإِذْنِ مِنْ أَجلِ البَصَرِ.

ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کے ہم مثل ہے۔

ایک شخص پکڑ لے اور دوسرا قتل کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۳۰۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی کسی کو پکڑ لے اور دوسرا قتل کر ڈالے تو قاتل قتل کیا جائے گا اور روکنے والے کو موت تک قید ہوگی۔

(۳۰۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اس مقدمے میں کہ ایک آدمی نے دوسرے کو پکڑ رکھا اور دوسرے نے اس کو قتل کر دیا، فیصلہ فرمایا کہ قاتل کو قتل کر دیا جائے اور پکڑنے والے کو موت تک قید کی سزا دی جائے۔

دانت توڑنے کا قصاص

(۳۰۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی پھوپھی ربیع نے ایک لونڈی کا سامنے کا دانت توڑ دیا پھر معافی چاہی مگر اس نے معاف نہیں کیا۔ پھر دیت پیش کی تو دیت بھی ٹھکرا دی۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دیا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ربیع کا سامنے کا دانت توڑا جائے گا؟ نہیں اس کی قسم جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس کا سامنے کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ فرمایا انس رضی اللہ عنہ! اللہ کی کتاب (کا قانون) قصاص ہے۔ آخر کار مدعی لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھا لیں تو اللہ ان کی قسم پوری ہی کر دیتا ہے۔

کسی کے ہاتھ میں کاٹ لیا اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو ڈاڑھ یا دانت ٹوٹ گیا تو کیا حکم ہے؟

(۳۰۱۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ میں کاٹ لیا۔ جب اس نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کی دو کچلیاں ٹوٹ گئیں وہ جھگڑا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ فرمایا کیا کوئی اپنے بھائی کا ہاتھ اونٹ کی طرح چباتا بھی ہے؟ تیرے لیے کوئی دیت نہیں۔

(۳۰۱۷) حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میرا ایک مزدور تھا، وہ کسی آدمی سے لڑ پڑا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ چبا ڈالا۔ اس نے جو اپنی انگلیاں کھینچیں تو کاٹنے والے کا سامنے والا دانت ٹوٹ گیا۔ یہ رسول اللہؐ کے پاس گیا۔ آپؐ نے قصاص باطل کر دیا اور فرمایا کیا وہ اونٹ کی طرح چبا ڈالنے کے لیے تیرے منہ میں اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا۔

اگر کسی کے گھر کا دروازہ بند ہو اور کوئی بلا اجازت جھانکنے لگے تو کیا حکم ہے؟

(۳۰۱۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے سوراخ سے جھانکنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں لوہے کی سلائی تھی، جس سے سر کھجا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں اسے تیری آنکھ میں مارتا۔ اذن تو دیکھنے ہی کی وجہ سے مقرر ہوا ہے۔

٢/٣٠١٩ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ في بَعْضِ حجرِ النبيِّ ﷺ فقام إليه النبيُّ ﷺ بِمشقصٍ أو بِمَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنظرُ إليه يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطعنه.

٣/٣٠٢٠ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ لو أَنَّ رجُلاً اطَّلَعَ علَيْكَ بِغيرِ إِذْنٍ فحذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ ففَقَأْتَ عيْنَهُ ما كانَ علَيْكَ جُناحٌ. متَّفقٌ عليهنَّ.

٤/٣٠٢١ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبي ﷺ قالَ مَنِ اطَّلَعَ في بيْتِ قَومٍ بِغيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لهُمْ أن يَفْقَؤوا عَيْنَهُ. رواهُ أحمدُ ومسلم، وفي روايةٍ: مَنِ اطَّلَعَ في بيْتِ قَومٍ بغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَؤوا عيْنَهُ فلا دِيَةَ لهُ وَلا قِصاصَ. رواه أَحْمَدُ والنَّسائيُّ.

٩ ـ بابُ النَّهي عَنِ الاقْتِصَاصِ في الطَّرَفِ قَبْلَ الانْدِمالِ

١/٣٠٢٢ ـ عنْ جابرٍ أَنَّ رجُلاً جُرِحَ فأَرَادَ أَنْ يَسْتَقِيدَ فنَهى النبيُّ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ مِنَ الجارحِ حتَّى يَبْرَأَ المَجْرُوحُ. رواهُ الدّراقطنيُّ.

٢/٣٠٢٣ ـ وعنْ عمْرِو بْنِ شعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عنْ جدّهِ أَنَّ رجُلاً طَعَنَ رجلاً بِقَرْنٍ في رُكْبَتِهِ، فَجاءَ إلى النبيِّ ﷺ فقالَ أَقِدْني. فقالَ: حتَّى تبْرَأَ، ثمَّ جاءَ إليهِ، فقالَ أَقِدْني فأقادَهُ ثمَّ جاءَ إليهِ فقالَ يا رسُولَ اللّهِ عَرَجْت قالَ قَدْ نَهيْتُكَ فَعصيْتَني فأبْعَدَكَ اللّهُ وَبَطَلَ عَرَجُكَ، ثمَّ نهى رسُولُ اللّهِ ﷺ أن يُقْتَصَّ مِنْ جُرْحٍ حتَّى يَبْرَأَ صَاحِبُهُ. رواهُ أحمدُ والدَّارقطنيُّ.

١٠ ـ بابٌ فِي أَنَّ الدَّمَ حقٌّ لجميعِ الوَرَثَةِ مِنَ الرِّجَالِ والنِّساءِ

١/٣٠٢٤ ـ عَنِ عَمْرِو بْنِ شعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدّهِ أَنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ قَضى أَنْ يَعْقِلَ عَنِ المَرْأَةِ عَصَبتُها مَنْ كانُوا وَلا يَرِثُوا مِنْها إلاَّ ما فَضلَ عَنْ ورَثَتِها وَإِنْ قَتلَتْ فَعقْلُها بيْنَ ورَثَتِها وهُمْ يَقْتُلونَ قاتِلَها. رَواهُ الخمسَةُ إلاَّ التِّرْمذي.

٢/٣٠٢٥ ـ وعَنْ عائشةَ أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: وعلى المُقْتَتِلِينَ أَنْ يَنْحَجزُوا الأَوَّلَ فالأَوَّلَ وإِنْ كانتِ امْرَأَة. رَواهُ أَبُو داوُدَ والنَّسائيُّ، وأَرَادَ بِالمُقْتَتِلِينَ أولِيَاءَ المَقْتُولِ الطَّالِبِينَ القَوَدَ، وَيَنْحَجِزُوا أيْ يَنْكَفُّوا عَنِ القَوَدِ بعَفْوِ أَحَدِهِمْ وَلَو كانَ امْرَأَةً، وَقَولهُ: الأَوَّلَ فالأَوَّلَ. أَيِ: الأَقْرَبَ فالأَقْرَبَ.

١١ ـ بابُ فَضْلِ العَفْوِ عن الاقْتِصَاصِ والشَّفَاعَةِ في ذلِكَ

١/٣٠٢٦ ـ عَنْ أَبي هُرَيرة أَنَّ النبيّ ﷺ قالَ: ما عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ إلاَّ زَادَهُ الله بِها عِزًّا. رَواهُ أَحمدُ وَمُسْلِمٌ والترمذيُّ وصَحَّحَهُ.

(۳۰۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ کے ایک حجرے میں جھانکا۔ آپ ﷺ اس کی طرف تیر کا پھل لے کر اٹھے گویا میں آپ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ موقعہ پا کر اس کو مارنا چاہتے ہیں۔

(۳۰۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی بلا اجازت تمہیں جھانک کر دیکھنے لگے اور تم اس کے پتھر مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔

(۳۰۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے لوگوں کے گھروں میں بلا اجازت جھانکا تو ان کے لیے حلال ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔ ایک روایت میں ہے جس نے کسی کے گھر میں بلا اجازت جھانکا اور انہوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کے لیے نہ کوئی دیت ہے اور نہ قصاص ہے۔

زخم اچھا ہونے سے پہلے قصاص کی ممانعت

(۳۰۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو زخمی کر دیا گیا اس نے قصاص لینا چاہا نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ قصاص لیا جائے یہاں تک کہ مجروح اچھا ہو جائے۔

(۳۰۲۳) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کسی کے گھٹنے میں ایک سینگ مارا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ میرا قصاص لیجیے۔ فرمایا جب تک تم اچھے نہ ہو جاؤ۔ پھر آ کر یہی سوال کیا۔ آخر آپ ﷺ نے قصاص لے لیا۔ پھر آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! میں تو لنگڑا ہو گیا ہوں۔ فرمایا میں نے تمہیں قصاص سے روکا تھا مگر تم نے میرا کہنا نہیں مانا۔ اس لیے اللہ نے تمہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا اور تمہارا لنگڑا پن باطل کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے قصاص لینے کی ممانعت فرما دی، جب تک مجروح اچھا نہ ہو جائے۔

خون تمام وارثوں کا حق ہے خواہ مرد ہوں یا عورتیں

(۳۰۲۴) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی طرف سے دیت اس کے عصبہ دیں جو بھی ہوں اور عصبہ اس کے اسی مال کے وارث ہوں گے جو اصحاب فرائض سے بچ جائے گا اور اگر عورت قتل کر دی جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی اور وہی اس کے قاتل کو قتل کریں گے۔

(۳۰۲۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور قصاص طلب کرنے والوں پر اگر ان میں سے کوئی قصاص معاف کر دے گو وہ عورت ہی کیوں نہ ہو قصاص سے رک جانا واجب ہے۔

فقہ الحدیث: مقتتلین سے مراد مقتول کے اولیاء ہیں جو قصاص کا مطالبہ کریں۔ یَنْحَجِزُوْا یعنی قصاص کے حق داروں میں سے ایک بھی معاف کر دے تو سب قصاص سے رک جائیں اگرچہ وہ عورت ہو۔ الاول فالاول سے مراد درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار ہیں۔

قصاص کی بجائے معافی کی فضیلت اور حد میں سفارش

(۳۰۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کسی نے کسی کا قصور معاف نہیں فرمایا مگر اللہ نے اس کی عزت میں اضافہ ہی فرمایا۔

٢/٣٠٢٧ ـ وَعَنْ أَنس قالَ: ما رُفِعَ إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ أَمْرٌ فِيهِ القِصَاص إلاَّ أَمرَ فِيهِ بِالْعَفوِ. رَواهُ الخمْسَةُ إلاَّ التِّرْمذِيَّ.

٣/٣٠٢٨ ـ وَعَنْ أَبي الدَّرْداءِ قالَ سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ: ما مِنْ رَجلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ في جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إلاَّ رَفَعَهُ اللّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ بِهِ عَنْهُ خَطِيئَةً. رَواهُ ابْنُ ماجَهْ والتِّرْمِذِي.

٤/٣٠٢٩ ـ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحمنِ بْنِ عَوفٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: ثَلاثٌ والَّذِي نفسُ محمَّدٍ بِيَدِهِ إنْ كُنْت لَحَالِفاً عَلَيْهِنَّ: لا يَنْقُصُ مالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا، ولا يَعْفُو عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ يَبْتَغِي بها وَجْهَ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ إلاَّ زَادَهُ اللّهُ بِها عِزّاً يَومَ الْقِيَامَةِ، وَلا يَفْتَحُ عَبْد بَابَ مَسْئَلَةٍ إلاَّ فَتَحَ اللّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ. رَواهُ أَحمدُ.

١٢ ـ بابُ ثُبُوتِ القِصَاصِ بالإِقْرَارِ

١/٣٠٣٠ ـ عَنْ وَائِلِ بْنِ حجْرٍ قالَ: إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ، فَقَالَ: يا رَسُول اللّهِ هٰذَا قَتَلَ أَخِي، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: أَقَتَلْتَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّه لَو لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْت عَلَيْهِ الْبيِّنة، قالَ: نَعَمْ قَتَلْتُهُ، قالَ: كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟ قالَ: كُنت أَنا وَهوَ نَحْتَطِبُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّني فأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأسِ عَلى قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ، فقالَ لَهُ النبيّ ﷺ: هَلْ لَكَ مِنْ شيءٍ تُؤدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: ما لِي مالٌ إلاَّ كِسَائِي وَفَأْسِي، قالَ: فَتَرَى قَومَكَ يَشْتَرُونَكَ؟ قالَ: أَنا أَهوَنُ عَلى قَومِي مِنْ ذَاك، فَرَمَى إِلَيْهِ بِنِسْعَتِهِ وَقالَ: دُونَكَ صاحِبَكَ، قال: فانْطَلَقَ بِهِ الرَّجلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: إنْ قَتلَهُ فَهوَ مِثْلهُ، فَرَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّهِ بلغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ: إنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: أَما تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّهِ لَعَلَّهُ قَالَ بَلى؟ قَالَ: فَإِنَّ ذلِكَ كَذلكَ، فَرمى بِنِسْعَتِهِ وَخَلَّى سَبِيلَهُ. رَواهُ مُسلمٌ والنَّسائيُّ، وفي رِوايَةٍ قالَ: جاءَ رَجُلٌ إلى النبيِّ ﷺ بِحَبَشيٍّ، فقالَ: هٰذا قتَلَ أَخِي قالَ: كَيْفَ قَتلته؟ قَالَ: ضَرَبْت رَأْسَهُ بالفَأسِ وَلَمْ أُرِدْ قتْلَهُ، قالَ: هَلْ لَكَ مالٌ تُؤَدِّي دِيتَهُ؟ قالَ لا، قالَ: أَفَرَأَيْت إنْ أَرْسَلْتُكَ تَسْأَلُ النَّاسَ تَجْمَعُ دِيتَهُ؟ قالَ: لا، قالَ: فَمَوَاليكَ يُعْطُونَكَ دِيتَهُ؟ قَالَ: لا، قالَ لِلرَّجُلِ: خُذْه فَخَرَجَ بِهِ لِيَقْتُلَهُ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: أَما إِنَّهُ إنْ قَتَلَهُ كانَ مِثْلَهُ، فبلَغَ بِهِ الرَّجلُ حيْثُ سَمِعَ قولهُ، فقالَ: هُوَ ذَا فمُرْ فيه ما شِئتَ، فقالَ رسُولُ اللّه ﷺ: أَرْسِلْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِ صَاحِبِهِ وإِثْمِهِ فَيَكُون مِنْ أَصحَابِ النَّارِ. رَواهُ أَبُو داوُد.

(۳۰۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی ایسا معاملہ جس میں قصاص کا مطالبہ ہو نہیں آیا مگر آپ ﷺ نے اسے معاف کر دینے کا ہی حکم فرمایا۔

(۳۰۲۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اگر کسی کو تکلیف پہنچے پھر وہ اسے معاف کر دے تو اس سے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ ہی بلند فرماتا ہے اور گناہ ہی معاف فرماتا ہے۔

(۳۰۲۹) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تین باتیں ہیں۔ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر میں ان پر قسم کھالوں تو کھا سکتا ہوں۔ خیرات سے مال کم نہیں ہوتا، اس لیے تم خیرات کرو اور کوئی شخص اللہ کی رضا کے لیے کسی کا قصور معاف نہیں کرتا مگر اللہ اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس کی عزت میں اضافہ فرما دے گا اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

اقرار سے قصاص کا ثبوت

(۳۰۳۰) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص جو دوسرے کو ایک تسمہ سے باندھ کر پکڑے ہوئے تھا آ کر کہنے لگا یارسول اللہ! اس نے میرے بھائی کو قتل کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تو نے اسے قتل کیا ہے؟ اس نے کہا اگر وہ اقرار نہ کرے تو میں ثبوت دوں گا۔ اس نے کہا ہاں میں نے قتل کیا ہے۔ پوچھا کس طرح قتل کیا؟ اس نے کہا میں اور وہ دونوں ایک درخت سے لکڑیاں کاٹ رہے تھے۔ اس نے مجھے گالیاں دے کر غصہ دلایا۔ آخر میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری جس سے وہ مر گیا۔ پوچھا کیا تیرے پاس کچھ مال ہے کہ تو اپنی طرف سے اس کی دیت ادا کر سکے۔ اس نے کہا میرے پاس بجز اس کمبل اور کلہاڑی کے کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیرے خیال میں تیری قوم تجھے خرید لے گی۔ بولا میری قوم میں میری کوئی قدر و قیمت نہیں۔ آپ نے رسی کا سرا لانے والے کو دے کر کہا اسے لے جاؤ۔ وہ آدمی اسے لے کر چلا۔ پھر جب پیٹھ موڑ کر چل دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ اسے قتل کر دے گا تو اس کے مثل بن جائے گا۔ اس نے واپس آ کر کہا یارسول اللہ ﷺ! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر یہ اسے قتل کر دے گا تو اس کے مثل بن جائے گا۔ حالانکہ میں نے آپ ﷺ کے حکم سے اسے پکڑا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو یہ نہیں چاہتا کہ یہ تیرے اور تیرے ساتھی کے گناہ لے کر لوٹے بولا یارسول اللہ ﷺ! شاید ایسا نہ ہو فرمایا کیوں نہیں ایسا ضرور ہوگا۔ اس نے کہا اچھا ایسا ہوگا؟ پھر اس کی رسی پھینک دی اور اسے چھوڑ دیا۔ ایک روایت میں ہے ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس ایک حبشی کو لایا اور کہا کہ اس نے میرے بھائی کو قتل کر ڈالا ہے۔ پوچھا تو نے اسے کیسے قتل کیا اس نے کہا میں نے اس کے سر پر کلہاڑی ماری تھی۔ میرا اسے قتل کرنے کا ارادہ نہ تھا۔ پوچھا گیا تیرے پاس مال ہے؟ کہ اس کی دیت ادا کر سکو۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا بتا اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو لوگوں سے مانگ کر اس کی دیت ادا کر دے گا؟ اس نے کہا نہیں۔ پوچھا کیا تیری برادری والے تیری دیت ادا کر دیں گے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے اس شخص سے کہا لے جا۔ چنانچہ وہ اسے لے کر قتل کرنے کے لیے نکلا آپؐ نے فرمایا دیکھو اگر اس نے اسے قتل کر دیا تو اس کی مثل ہو جائے گا۔ اس نے آپ ﷺ کی یہ بات سن کر کہا یارسول اللہ! یہ شخص حاضر ہے آپؐ اس کے بارے میں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ فرمایا اسے چھوڑ دو۔ یہ اپنے ساتھی کے اور اپنے گناہ لے کر لوٹے گا اور جہنمیوں میں سے ہوگا۔

فقہ الحدیث: ابن قتیبہ نے کہا اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ سے آپ ﷺ کا یہ مطلب نہیں تھا کہ گناہ میں اس کے مثل ہوگا کیونکہ قصاص مباح تھا مگر چونکہ آپ ﷺ کی خواہش تھی کہ اسے معاف کر دیا جائے تو آپ ﷺ نے ایسے الفاظ فرمائے۔ جن سے یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ اس کا قاتل گناہ میں اس کی مثل ہو جائے گا تاکہ وہ اس کو معاف کر دے حالانکہ آپ ﷺ کی مراد قتلِ نفس میں ہم مثل ہونے کی تھی نہ کہ گناہ میں کیونکہ قاتل ظالم ہے اور قاتل کا قاتل ظالم نہیں کیونکہ قصاص میں قتل کرتا ہے یا دونوں لوٹنے کے حکم میں برابر ہوں گے۔ بدلہ میں قتل کرنے والے کو کوئی فضیلت حاصل نہ ہوگی یا آپ کا یہ ارادہ تھا کہ قتل سے باز رہے کیونکہ قاتل اقرار کر رہا تھا کہ میرا قتل کا ارادہ نہیں تھا۔ پس اگر مقتول کا ولی اسے قتل کر دیتا تو وجوبِ قصاص میں اس کے ہم مثل ہو جاتا اگر اس سے جان بوجھ کر قتل ثابت ہو جاتا جیسا کہ ایک روایت میں ہے۔ جس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا عہدِ رسالت میں ایک آدمی قتل کر دیا گیا پھر قاتل مقتول کے ولی کو دے دیا گیا۔ قاتل نے کہا یارسول اللہ! میرا قتل کا ارادہ نہ تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دیکھو اگر یہ سچا ہے پھر اگر تم اسے قتل کر دو گے تو جہنم میں جاؤ گے یہ سن کر ولی نے اسے کھول دیا۔ یہ ایک تسمہ سے بندھا ہوا تھا پھر اپنا تسمہ کھینچتا ہوا چلا گیا اور اس کا لقب ہی تسمے والا پڑ گیا۔

١٣ ـ بابُ ثبوتِ القَتْلِ بِشاهِدَيْنِ

١/٣٠٣١ ـ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قالَ أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الأنْصارِ بِخَيْبَرَ مَقْتُولاً، فانطَلَقَ أولياؤُهُ إلى النَّبيِّ ﷺ فَذَكَرُوا ذلِكَ لَهُ، فقالَ لَكُمْ شاهِدَانِ يشْهَدَانِ عَلى قَتْلِ صاحِبِكم؟ فقالُوا يا رَسُولَ اللّهِ لَمْ يَكُنْ ثَمّ أَحَدٌ مِنَ المسْلِمِينَ، وَإِنَّما هُمْ يَهُودُ قَدْ يَجْتَرِئُونَ على أعْظم مِنْ هذَا، قال فاختارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فاسْتَحْلَفُوهُمْ، فَوَدَاهُ النَّبيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. رواهُ أَبُو دَاودَ.

٢/٣٠٣٢ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنْ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الأصْغَرَ أَصْبَحَ قَتِيلاً على أَبْوَابِ خَيْبَرَ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ أَقِمْ شاهِدَيْنِ عَلى مَنْ قتلهُ أَدْفَعْهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ، فقالَ يا رَسُولَ اللّهِ وَمِنْ أَيْنَ أُصِيبُ شاهِدَيْنِ وإنَّما أَصْبَحَ قَتِيلاً عَلى أَبْوابِهِمْ، قالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِينَ قَسامةً فقالَ يا رسُولَ اللّهِ فَكَيْفَ أَحْلِفُ على ما لَمْ أَعلَمْ؟ فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ فاسْتَحْلِفْ مِنْهُمْ خَمْسِينَ قَسَامَةً، فقالَ يا رسُولَ اللّهِ كَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُودُ؟ فَقَسَّمَ رسُولُ اللّهِ ﷺ دِيَتَهُ عَلَيْهِمْ وأَعانَهُمْ بِنِصْفِها. رواهُ النَّسائيُّ.

١٤ ـ بابُ ما جاءَ في القَسَامَةِ

١/٣٠٣٣ ـ عَنْ أبي سَلَمَةَ بْنِ عَبدِ الرَّحمنِ وسُلَيْمانَ بْن يَسَارٍ عَنْ رجُلٍ مِنْ أَصحابِ النبيِّ ﷺ مِنَ الأنْصارِ أنَّ النبيَّ ﷺ أَقَرَّ القَسامَةَ على ما كانَتْ عَلَيهِ في الجَاهِلِيَّةِ. رَواه أحمدُ ومُسلمٌ والنسائيُّ.

٢/٣٠٣٤ ـ وعَنْ سَهلِ بْنِ أبي حثمةَ قالَ: انْطَلَقَ عبدُ اللّهِ بْنُ سَهل ومُحَيِّصةُ بْنُ مَسْعُودٍ إلى خَيْبَرَ وَهوَ يَوْمَئِذٍ صلْحٌ فتَفَرَّقا، فأتى مُحَيِّصةُ إلى عَبدِ اللّهِ بْنِ سَهلٍ وَهوَ يَتَشَحَّطُ في دَمِهِ قَتيلاً فَدَفَنَهُ، ثمَّ قَدِمَ المَدِينَةَ فانطَلَقَ عَبْد الرَّحمْنِ بْنُ سَهلٍ ومُحَيِّصةُ وحُوَيِّصَةُ ابْنا مسْعُودٍ إلى النبيِّ ﷺ فذَهَبَ عَبدُ الرَّحمنِ يَتَكَلَّمُ فقالَ: كَبِّرْ كَبِّرْ، وهُوَ أحْدَثُ الْقَوم فَسَكَتَ فَتَكَلَّما، قالَ أَتَحْلِفُونَ وتَسْتَحِقُّونَ قاتِلَكُمْ أو صَاحِبَكُمْ، فقالُوا وكَيْفَ نَحْلِفُ ولَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ؟ قالَ: فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسينَ يَمِيناً، فقالُوا كَيْفَ نأْخُذُ أَيْمانَ قَومٍ كُفَّارٍ! فعَقَلَهُ النبيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. رواهُ الجماعةُ.

٣/٣٠٣٥ ـ وفي روايَة متَّفقٍ عَليها: فقالَ رسولُ اللّهِ ﷺ: يَقْسِمُ خَمْسُونَ منكُمْ على رجلٍ منْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ، فقالُوا: أَمْرٌ لمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ؟ قَالَ فتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ

دو گواہوں سے قتل کا ثبوت

(۳۰۳۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک انصاری کو خیبر میں قتل کر دیا گیا، اس کے اولیاء نے آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اس کے قتل کے دو گواہ ہیں؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! وہاں کوئی مسلمان تو تھا نہیں وہاں تو سب یہودی ہیں، جو اس سے بھی بڑی حرکت کی جسارت کر سکتے ہیں۔ فرمایا ان میں سے پچاس آدمی چن کر ان سے قسم لے لو۔ پھر ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے ادیت ادا کر دی۔

(۳۰۳۲) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت لی کہ ابن محیصہ اصغر (عبداللہ بن سہل) خیبر کے دروازے پر مقتول پائے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل پر دو گواہ لے آؤ میں اس کی رسی تمہیں پکڑا دوں گا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں گواہ کہاں سے پا سکتا ہوں؟ وہ تو ان کے دروازوں پر مقتول پائے گئے، فرمایا: اچھا تو بطور قسامت کے پچاس قسمیں کھالو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک نامعلوم واقعہ پر کیسے قسم کھالوں؟ آپ نے فرمایا اچھا تو بطور قسامت کے ان سے پچاس قسمیں لے لو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم یہودیوں سے کیسے قسمیں لے لیں (ان کا کیا اعتبار؟) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کی دیت ان پر تقسیم کر دی اور آدھی دیت سے ان کی مدد بھی کی۔

قسامت کا بیان

(۳۰۳۳) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت سلیمان بن یسار ایک انصاری صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو جاہلیت کے دستور کے مطابق بحال رکھا۔

(۳۰۳۴) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خیبر گئے۔ اس زمانہ میں خیبر والوں سے صلح تھی۔ وہ دونوں الگ الگ ہو گئے۔ پھر محیصہ عبداللہ کے پاس اس حال میں آئے کہ وہ خون سے بھرے ہوئے اور مقتول تھے۔ انہوں نے اس کو دفن کیا اور مدینہ آئے پھر عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود کے بیٹے محیّصہ اور حویّصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ عبدالرحمٰن بات کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو وہ بڑے کو بات کرنے دو۔ (عبدالرحمٰن تینوں میں چھوٹے تھے) یہ خاموش ہو گئے اور ان دونوں نے بات کی۔ فرمایا کیا تم قسم کھالو گے اور اپنے قاتل یا ساتھی کے مستحق ہو جاؤ گے؟ انہوں نے کہا ہم کیسے قسم کھالیں؟ حالانکہ ہم موجود نہ تھے اور نہ ہم نے دیکھا فرمایا اچھا تو یہودی پچاس قسمیں کھا کر تمہیں قسموں سے بری کر دیں گے۔ انہوں نے کہا ہم کافروں کی قسمیں کیسے قبول کر لیں؟ آخر کار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے مقتول کی دیت ادا کی۔

(۳۰۳۵) بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے کسی آدمی پر تمہارے پچاس آدمی قسمیں کھالیں تو اس کی رسی تمہیں پکڑا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا یہ تو ایسا معاملہ ہے جس میں ہم موجود نہ تھے کیسے قسمیں کھالیں فرمایا اچھا تو یہودی

بأيْمانِ خَمْسِينَ منهُمْ، قالُوا يا رسولَ اللّهِ قَومٌ كُفَّارٌ. وذَكَرَ الحَدِيث بنَحْوِهِ وَهُوَ حُجَةٌ لِمنْ قالَ لا يُقْسِمُونَ على أكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ.

٤/٣٠٣٦ - وَفي لَفْظٍ لأحمدَ: فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ تُسَمُّونَ قاتلَكُمْ ثمَّ تَحْلِفُونَ عَليهِ خمْسينَ يَمِيناً ثمَّ نُسلِّمُهُ. وفي روايةٍ متَّفَقٍ عَلَيْها فقالَ لهُمْ: تأتُونَ بالبَيِّنةِ على مَنْ قتله؟ قالُوا ما لنا مِنْ بيِّنَةٍ، قالَ فيحْلِفونَ، قالُوا لا نَرْضى بأيْمانِ اليَهُودِ، فكَرِهَ رسُولُ الله ﷺ أنْ يبطل دَمُهُ فَوَدَاهُ بمائةٍ مِنَ إبلِ الصدَقةِ.

٥/٣٠٣٧ - وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده: أن رسول الله ﷺ قال: البيّنة على المُدَّعي واليمين على من أنكر إلا في القسامة. رواه الدارقطني.

٦/٣٠٣٨ - وعنْ أبي سلمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحمنِ وسُليمانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رجُلٍ مِنَ الأنصارِ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ لِليهُودِ وَبَدَأهم يَحْلفُ مِنكمْ خَمْسُونَ رجلاً فأبوا، فقالَ لِلأنْصارِ اسْتَحِقوا، فقالُوا أنَحْلِفُ على الغَيْبِ يا رسُولَ اللّهِ فَجَعَلَها رسُول اللّهِ ﷺ دِيَةً على اليَهُودِ لأنَّهُ وجِدَ بَيْنَ أظْهرِهِمْ. رَواهُ أبُو دَاودَ.

١٥ ـ بابُ هَلْ يُستَوفَى القِصَاصُ والحُدُودُ في الحَرَمِ أمْ لا؟

١/٣٠٣٩ - عَنْ أنَسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ دَخَلَ مكَّةَ عامَ الفتْحِ وعلى رَأسِهِ الْمِغْفَرُ، فلمَّا نَزعهُ جاءَهُ رجُلٌ، فقالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأسْتَارِ الكَعْبَةِ، فقالَ اقْتُلُوهُ.

٢/٣٠٤٠ - وعَنْ أبي هُرَيرَةَ قالَ: لمَّا فَتَحَ اللّهُ على رَسُولِهِ مكَّةَ قامَ في النَّاسِ فَحَمِدَ اللّهَ وأثْنى عَليهِ، ثمَّ قالَ: إنَّ اللّهَ حَبَسَ عَنْ مكَّةَ الْفيلَ وسَلَّطَ عَلَيْها رَسولهُ والمُسلِمِينَ، وإنَّها لمْ تَحِلَّ لأحَدٍ قَبْلِي وَإنَّما أحِلَّتْ لِي سَاعةً مِنْ نَهارٍ وَإنَّها لا تَحلُّ لأحَدٍ بَعْدِي.

٣/٣٠٤١ - وعَنْ أبي شُرَيْحٍ الخُزَاعِيِّ أنَّهُ قالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إلى مكَّةَ ائذَنْ لِي أيُّها الأميرُ أحَدِّثْكَ قَولاً قَامَ بِهِ رسُولُ اللّهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَومِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أذنايَ وَوَعاهُ قَلْبِي وأبْصَرَتْهُ عَيْنايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّهَ وأثْنى عَليهِ ثمَّ قالَ: إنَّ مكَّةَ حَرَّمَها اللّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْها النَّاسُ فلا يَحِلُّ لامْرِىءٍ يُؤمِنُ باللّهِ واليَوم الآخِرِ أنْ يَسْفِكَ بِها دماً وَلا يَعْضِدَ بها شَجَرَةً، فإنْ أحَدٌ تَرَخَّصَ بقِتَالِ رسُولِ اللّهِ ﷺ فِيها فقُولُوا لهُ إنَّ اللّهَ قَدْ أذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يأذَنْ لَكُمْ وإنَّما أذِنَ لِي فِيها سَاعةً مِنْ نَهارٍ، ثمَّ عادَتْ حُرْمَتُها اليَومَ كَحُرْمَتها بالأمْسِ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغائِبَ، فقِيلَ لأبي شُرَيْحٍ ماذَا قالَ لَكَ

پچاس قسمیں کھا کر تمہیں قسموں سے بری کر دیں گے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو کافر ہیں اور حسب سابق حدیث بیان کی۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس شخص کی دلیل ہے جو کہتا ہے کہ ایک سے زیادہ قسمیں نہ کھائیں۔

(۳۰۳۶) احمد کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم قاتل کا نام لے کر اس پر پچاس قسمیں کھاؤ پھر ہم اسے تمہارے حوالے کر دیں گے۔ بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا قاتل پر قتل کا ثبوت دیتے ہو انہوں نے کہا ہمارے پاس ثبوت نہیں۔ فرمایا اچھا تو یہودی قسمیں کھا لیں گے؟ انہوں نے کہا ہم یہودیوں کی قسموں سے راضی نہیں چنانچہ آپ ﷺ نے خوں بہا چھوڑ نا اچھا نہ سمجھا اور صدقے کے اونٹوں میں سے سو اونٹ دیت کے دے دیے۔

(۳۰۳۷) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بجز قسامت کے ثبوت مدعی کے ذمے ہے اور قسم مدعی علیہ کے ذمے۔

(۳۰۳۸) حضرت ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن اور حضرت سلیمان بن یسار نے ایک انصاری (صحابی) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے کہا اور ان سے ابتداء کی کہ تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھا لیں لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر انصار سے کہا خون کے حق دار بنو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! بن دیکھے ہم کیسے قسم کھا لیں۔ آخر آپ ﷺ نے یہودیوں پر دیت ڈال دی کیونکہ مقتول انہیں میں پایا گیا تھا۔

وضاحت: قسامت کا رواج عربوں میں جاہلیت کے زمانے سے تھا۔ اسلام نے بھی اس کو برقرار رکھا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ایک مقتول شخص کی نعش ایک محلہ میں یا ایک جماعت میں ملی ہو لیکن قاتل کا پتہ نہ چل سکے تو مقتول کے وارث پچاس قسمیں کھائیں گے کہ اس کا قاتل فلاں ہے۔ اگر ان کا شمار پچاس سے کم ہو تو ایک ایک شخص سے کئی کئی قسمیں لے کر پچاس قسمیں پوری کر لیں گے۔ ان وارثوں میں کوئی بچہ، دیوانہ یا عورت نہ ہو۔ ان قسموں سے وہ دیت کے حق دار بن جائیں گے یا اس محلے یا جماعت کے پچاس آدمی منتخب کر کے ان سے قسمیں لیں گے کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہم جانتے ہیں۔ وہ قسمیں کھانے سے قتل سے بری ہو جائیں گے (ابوبکر صدیق السلفی)۔

حرم میں حدود و قصاص جاری کرنے کا حکم

(۳۰۳۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے۔ اس وقت آپ ﷺ کے سر پر خود تھا۔ پھر جب آپ ﷺ نے اسے اتار دیا تو ایک آدمی نے آ کر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے غلاف میں چھپا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

(۳۰۴۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب اللہ کے حکم سے رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھی کو روک لیا تھا اور اس پر اپنے رسول کو اور مسلمانوں کو غالب کر دیا مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہوا تھا اور میرے لیے بھی ایک دن کے تھوڑے سے وقت کے لیے حلال ہوا ہے اور میرے بعد کسی کے لیے حلال نہ ہوگا۔

(۳۰۴۱) حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عمرو بن سعید کو کہا جب کہ وہ مکہ پر چڑھائی کے لیے لشکر بھیج رہا تھا۔ اے امیر! میں آپ ﷺ سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ جسے کل رسول اللہ ﷺ نے فتح کے دن فرمایا تھا۔ اسے میرے کانوں نے سنا۔ میرے دل نے یاد رکھا اور جب آپ ﷺ نے اسے فرمایا تو آپ کو میری آنکھوں نے دیکھا آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا کہ مکہ کو حق تعالیٰ نے حرام کیا ہے لوگوں نے نہیں۔ پھر جس کا اللہ پر اور آخرت پر ایمان ہے اس کے لیے اس میں خوں ریزی کرنا اور اس کے درخت کاٹنا حلال نہیں۔ اگر کوئی اس میں رسول اللہ ﷺ کی جنگ کا حوالہ دے کر جنگ کی رخصت کا ثبوت دے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو اجازت دی تمہیں اجازت نہیں دی اور مجھے بھی ایک دن کے تھوڑے سے وقت کے لیے اجازت ملی تھی۔ پھر اس کی حرمت کل کی حرمت کی طرح آج بھی لوٹ آئی ہے جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غیر موجود لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں۔ حضرت ابوشریح سے پوچھا گیا

عمْرٍو؟ قالَ قالَ أنا أعْلَمُ بِذَاكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الحَرَمَ لا يُعِيذُ عاصِياً وَلا فارًّا بِدَمٍ وَلا فارًّا بِخُرْبَةٍ.

٤/٣٠٤٢ ـ وعنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ يَومَ فَتْحِ مكةَ إِنَّ هَذا البَلَدَ حَرَامٌ حَرمهُ اللّهُ يَومَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ والأَرْضَ فَهوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّهِ إِلَي يَومِ القِيامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ القِتَالُ فِيهِ لأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلاَّ سَاعَةً مِنْ نَهارٍ فَهوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّهِ إِلَى يَومِ القِيَامَةِ. متَّفَقٌ على أَرْبَعَتِهِنَّ.

٥/٣٠٤٣ ـ وَعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ عَمَرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: إِنَّ أَعْدَى النَّاس على اللّهِ عزَّ وجَلَّ مَنْ قَتَلَ في الحَرَمِ، أو قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، أو قَتَلَ بِذُحولِ الجَاهِلِيةِ. رَواه أَحمَدُ ولهُ مِنْ حدِيثِ أَبي شُرَيْحٍ الخُزَاعِيِّ نَحْوُهُ، وقالَ ابْنُ عمَرَ: لو وَجَدْت قاتِلَ عُمَرَ في الحَرَمِ ما هِجْتُهُ وقالَ ابْنُ عبَّاس فِي الذِي يُصيبُ حَدًّا ثمَّ يلْجأ إلى الحَرَمِ يُقَامُ عَليهِ الحَدُّ إِذا خَرَجَ مِنَ الحَرَمِ، حَكاهُما أحمدُ في روايَةِ الأَثْرَمِ.

١٦ ـ بابُ ما جاءَ في توبةِ القاتلِ والتشديدِ في القَتْلِ

١/٣٠٤٤ ـ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ أوَّلُ ما يُقضَى بيْنَ النَّاسِ يَومَ القِيامَةِ في الدِّماءِ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ أَبا دَاودَ.

٢/٣٠٤٥ ـ وعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلماً إلا كانَ على ابْنِ آدَمَ الأوَّل كفلٌ مِنْ دَمِها لأَنَّه كانَ أَوَّلَ مَنْ سَنّ القتْلَ. متَّفَقٌ عليهِ.

٣/٣٠٤٦ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ أعانَ على قتْلِ مُؤمِنٍ بشَطْرِ كَلمَةٍ لَقِيَ اللّهَ عزّ وجلّ مكْتُوبٌ بيْنَ عيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحمَةِ اللّهِ. رواهُ أحمدُ وابنُ ماجه.

٤/٣٠٤٧ ـ وعَنْ مُعاويةَ قالَ: سمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ عسى اللّهُ أَنْ يَغفرَهُ إلاَّ الرّجُلَ يمُوت كافِراً أَوِ الرَّجُلَ يَقتُل مُؤمِناً مُتعَمِّداً. رواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ ولأبي داوُد منْ حَديثِ أَبي الدّرْدَاءِ كذلِكَ.

٥/٣٠٤٨ ـ وعَنْ أَبي بَكْرَة قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إِذا تَوَاجَهَ المُسْلِمانِ بِسَيْفَيْهِما فقتَلَ أَحَدُهُما صاحِبَهُ فالقاتِلُ وَالمَقْتُولُ في النَّارِ، فَقِيلَ هَذَا القَاتِلُ فما بَالُ المَقتُولِ قالَ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صاحِبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦/٣٠٤٩ ـ وَعَنْ جُنْدَبٍ البَجَلِيِّ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ كانَ مِمَّنْ كانَ قَبلكُمْ رجُلٌ بهِ

عمرو نے آپ رضی اللہ عنہ کو کیا جواب دیا فرمایا اس نے یہ جواب دیا کہ مجھے یہ بات تم سے زیادہ معلوم ہے۔ حرم مجرم کو، قاتل کو اور چور کو پناہ نہیں دیتا۔

(۳۰۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن حرام فرما دیا تھا جس دن آسمان وزمین پیدا فرمائے تھے لہٰذا وہ اللہ کی حرمت سے قیامت تک کے لیے حرام ہے اور اس میں مجھ سے پہلے کسی کے لیے جنگ حلال نہیں ہوئی اور میرے لیے بھی ایک دن میں تھوڑے سے وقت کے لیے حلال ہوئی تھی پس وہ اللہ کی حرمت سے قیامت تک کے لیے حرام ہے۔

(۳۰۴۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جس نے حرم میں قتل کیا یا غیر قاتل کو قتل کر دیا یا جاہلیت کے خون کی وجہ سے قتل کیا۔ احمد میں حضرت ابوشریح خزاعی سے اس کے ہم معنی روایت ہے۔ احمد نے اثرم کی روایت میں حکایت کی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اگر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل کو حرم میں پاؤں تو اسے بھی نہ چھیڑوں۔ احمد نے اثرم کی روایت میں حکایت کی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو قابلِ حد گناہ کر کے حرم میں جا چھپے جب وہ حرم سے باہر آئے گا تو اس پر حد جاری کی جائے گی۔

قاتل کی توبہ، قتل ایک سنگین گناہ ہے

(۳۰۴۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے خونوں کے فیصلے ہوں گے۔

(۳۰۴۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی ظلم سے قتل ہوتا ہے اس میں پہلے آدم کے بیٹے (قابیل) کا ضرور حصہ ہوتا ہے کیونکہ اسی نے سب سے پہلے قتل کا دستور جاری کیا تھا۔

(۳۰۴۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے مومن کے قتل پر ایک آدھ بات سے بھی اعانت کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جب پیش ہوگا تو اس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) لکھا ہوا ہوگا یہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہے۔

(۳۰۴۷) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف فرما دے گا بجز اس کے جو حالتِ کفر پر مر جائے اور جو جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کر دے۔ ابوداؤد میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی طرح ہے۔

(۳۰۴۸) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تلواریں لے کر دو مسلمان بھڑ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو قاتل ومقتول دونوں جہنمی ہیں۔ پوچھا گیا کہ قاتل کا جہنمی ہونا تو ٹھیک ہے۔ لیکن مقتول کا کیا قصور ہے؟ فرمایا وہ بھی تو اپنے صاحب (قاتل) کے قتل کا خواہشمند تھا۔

(۳۰۴۹) حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص کے زخم تھا

جُرْحٌ فَجَزِعَ فأَخَذَ سِكِّيناً فَحَزَّ بِها يَدَهُ فَما رَقأَ الدَّمُ حَتَّى ماتَ قالَ اللّهُ تَعالى بادَرَني عبدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْت عَلَيْهِ الجَنَّةَ. أَخْرَجاهُ.

٣٠٥٠/٧ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قال: قالَ رَسُولَ اللّهِ ﷺ مَنْ قتلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدةٍ فَحَدِيدَتُهُ في يَدِهِ يَتَوَجَّأ بِها في بَطْنِهِ في نار جَهنَّمَ خالِداً مُخَلَّداً فِيها أبداً، وَمَنْ قتلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّه في يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ في نارِ جَهنَّمَ خالِداً مُخلَّداً فِيها أَبداً، وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ مُتَرَدٍّ في نارِ جَهنَّمَ خالِداً مُخَلَّداً فِيها أبَداً.

٣٠٥١/٨ ـ وعَنِ المِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ أَنَّهُ قالَ يا رسُولَ الله أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيت رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ فقاتَلَني فَضَربَ إِحْدَى يَديَّ بِالسَّيفِ فَقَطعَها ثمَّ لاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ، فقالَ أَسْلَمْت لِلّهِ أَفأَقْتُلُهُ يا رسُولَ اللّهِ بَعْدَ أَنْ قالها؟ قالَ لا تَقْتُلْهُ، قالَ فَقُلْت يا رَسُولَ اللّهِ إنَهُ قطعَ يَدِي، ثمّ قالَ ذلكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَها أَفأَقْتُلُهُ؟ قالَ لا تَقْتُلْهُ فإِنْ قَتَلْتَهُ فإنه بمَنْزِلَتِكَ قبلَ أن تَقْتُلَهُ وَإِنكَ بمَنْزِلَتِهِ قبْلَ أنْ يقُولَ كَلِمته الَّتي قالَ. متَّفَقٌ عليْهما.

٣٠٥٢/٩ ـ وعَن جابرٍ قالَ: لما هاجَرَ النَّبيُّ ﷺ إلى المدِينَةِ هاجَرَ إِلَيْهِ الطفيْلُ بن عمْرو وَهاجَرَ معهُ رجُلٌ مِنْ قومِهِ فأجْتَوَوُا المدِينةَ فمرِضَ فجَزِعَ فأخذَ مَشاقِص فقطعَ بها براجِمَهُ فَشخبَتْ يَداهُ حَتَّى ماتَ فَرَآهُ الطُّفيْلُ بْن عمْرو في مَنامِهِ وهَيْئَتُهُ حَسنةٌ وَرآهُ مُغطيًا يَديْهِ، فقالَ لهُ ما صَنَعَ بكَ ربُّكَ قالَ غفرَ لي بِهِجْرَتي إلى نبيِّهِ ﷺ فقالَ ما لي أَراكَ مُغطيًا يَدَيْكَ، قالَ قيلَ لي لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ ما أَفسَدْتَ فقصَّها الطُّفيْلُ عَلى رسُول اللّهِ ﷺ فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ وَلِيدَيه فاغفرْ. رَواهُ أَحمدُ ومُسْلِمٌ.

٣٠٥٣/١٠ ـ وعَنْ عُبادةَ بْنِ الصَّامِتِ أنّ رَسولَ اللّهِ ﷺ قالَ وحَولهُ عِصَابةٌ مِنْ أَصحابِهِ بَايعُوني على أنْ لا تشركُوا باللّهِ شَيئاً، وَلا تَسرقُوا، وَلا تَزنُوا، ولا تَقتُلُوا أَولادَكُمْ وَلا تَأتُوا ببهتَانٍ تفْتَرونهُ بيْنَ أَيْدِيكُمْ وأَرْجُلِكُمْ وَلا تَعْصُوا في مَعْرُوفٍ فمَنْ وَفى مِنْكُمْ فأجْرُهُ على اللّهِ، ومَنْ أصابَ مِنْ ذلكَ شيئاً فعُوقِبَ بهِ في الدُّنيا فهُو كَفَّارةٌ لهُ ومَنْ أصابَ مِنْ ذلكَ شيئاً ثمّ ستَرَهُ اللّهُ فهُو إلى اللّهِ إنْ شاءَ عفَا عَنْهُ وإنْ شاءَ عاقبَهُ فبَايَعْناهُ على ذلكَ وفي لفظٍ: فلا تَقْتُلُوا النّفسَ التي حرّمَ اللّهُ إلاّ بالحَقّ.

٣٠٥٤/١١ ـ وعَنْ أبي سعيدٍ أَنَّ النبيّ ﷺ قالَ كان فيمَنْ كانَ قَبْلَكُمْ رجُلٌ قتَلَ تِسْعةً وتِسعِينَ نفساً فسألَ عَنْ أعلم أهلِ الأرضِ فدُلّ على راهِبٍ فأتاهُ، فقالَ إنَّهُ قدْ قتَلَ تِسْعَةً وتِسْعينَ نفْساً فهَلْ لهُ مِنْ توبةٍ؟ فقالَ لا فقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بهِ مائةً، ثمّ سألَ عَنْ أعلَمِ

اس نے بے صبری کی اور چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ لیا پھر خون نہ رکا یہاں تک کہ مر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے اپنے نفس کے بارے میں مجھ سے آگے بڑھنا چاہا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

(۳۰۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوہے سے خودکشی کی تو اس کا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اسے جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیش کے لیے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور جس نے زہر سے خودکشی کی تو زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اسے جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیش کے لیے پیتا رہے گا اور جس نے پہاڑ سے گر کر خودکشی کی تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیش کے لیے پہاڑ ہی سے گرتا رہے گا۔

(۳۰۵۱) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایئے اگر میں کسی کافر سے لڑوں اور وہ تلوار سے میرا ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لیے ایک درخت کے پاس جا کر اسلام کا اعلان کر دے کیا اسلام کے اقرار کے بعد میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا نہیں ورنہ وہ تمہارے قائم مقام ہو جائے گا، قبل اس کے کہ تم اسے قتل کرو اور تم اس کے قائم مقام ہو جاؤ گے، قبل اس کے کہ وہ، وہ کلمہ کہے جو اس نے کہا ہے۔

(۳۰۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ اور اس کی برادری کے ایک آدمی نے بھی ہجرت کی لیکن مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ وہ آدمی بیمار پڑ گیا۔ اس نے تکلیف برداشت نہ کی اور تیر کے پھل سے اپنے پوروں کو کاٹ لیا چنانچہ اس کے ہاتھوں سے خون جاری ہو گیا۔ یہاں تک کہ مر گیا۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے اس کو خواب میں اچھی حالت میں دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ دونوں ہاتھ چھپائے ہوئے ہے۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی وجہ سے مجھے بخش دیا ہے۔ انہوں نے پوچھا ہاتھ کیوں چھپائے ہوئے ہو۔ بولا مجھ سے کہہ دیا گیا ہے کہ جو عضو تم نے خود بگاڑ لیا ہے ہم اسے ٹھیک نہیں کریں گے۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب بیان کیا آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ اس کے ہاتھ بھی ٹھیک کر دے۔

(۳۰۵۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد موجود تھی، مجھ سے ان باتوں پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، نہ اولاد کو قتل کرو گے، نہ کسی کو بہتان لگاؤ گے جس کو تم خود اپنے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان گھڑ لو اور نیکی میں نافرمانی نہ کرو گے۔ پھر جو یہ عہد پورا کرے گا اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے ثواب ملے گا اور جو ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہو جائے گا، اسے اس کی دنیا میں سزا بھی مل جائے گی تو وہ سزا اس کے جرم کا کفارہ بن جائے گی اور جس کے جرم کو اللہ چھپا لے گا تو وہ اللہ کے اختیار میں ہے اگر چاہے تو معاف کر دے اور چاہے تو سزا دے پھر ہم نے آپ سے ان تمام باتوں پر بیعت کر لی۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں اور نہ ناحق کسی کو قتل کرو جس کا قتل کرنا اللہ پاک نے حرام فرما دیا ہے مگر حق کے ساتھ۔

(۳۰۵۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص نے ننانوے قتل کر دیے تھے۔ پھر اس نے پوچھا کہ مجھے دنیا کا سب سے بڑا عالم بتایا جائے چنانچہ اس کو ایک راہب بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس پہنچا اور پوچھا کہ میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ اس نے کہا نہیں۔ چنانچہ اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور سو پورے کر دیے۔ پھر پوچھا کہ مجھے

أهلِ الأَرْضِ فدلَّ على رجلٍ عالِمٍ فقالَ إنَّهُ قَتَلَ مائةَ نَفْسٍ فَهلْ لهُ مِنْ توبةٍ؟ فقالَ نعَمْ مَنْ يَحُولُ بيْنَكَ وبيْنَ التَّوبةِ، انْطَلِقْ إلى أَرْضِ كَذا وكَذا فإنَّ بها أناساً يَعْبُدُونَ اللّهَ فاعْبُدِ اللّهَ مَعَهُمْ، وَلا تَرْجِعْ إلى أَرْضِكَ فإنَّها أَرْضُ سُوءٍ، فانْطَلَقَ حتَّى إذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتاهُ المَوتُ، فاخْتَصَمتْ فيهِ ملائكَةُ الرَّحمَةِ وملائِكَةُ العذَابِ، فقالتْ ملائكَةُ الرَّحمَةِ جاءَ تائباً مُقْبلاً بقلبِهِ إلى اللّهِ، وقالتْ ملائكَةُ العَذابِ إنَّهُ لمْ يَعْملْ خيراً قطُّ، فأتاهُمْ ملكٌ في صُورةِ آدميٍّ فَجَعلُوهُ بيْنَهُمْ فقالَ قِيسوا ما بيْنَ الأَرْضَيْنِ، فإلى أيِّهما كانَ أَدْنَى فهوَ لهُ فقاسُوا فوَجدُوهُ أَدْنَى إلى الأَرْضِ الَّتي أرادَ، فقَبَضتْه مَلائكَةُ الرَّحمةِ». متَّفَقٌ عَليهما.

٣٠٥٥/ ١٢ ـ وعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ قالَ: أَتَيْنا رَسُولَ اللّهِ ﷺ في صاحِبٍ لَنا أَوجَبَ ـ يَعْنِي النَّارَ ـ بالْقَتْلِ، فقالَ اعْتِقُوا عَنْهُ يَعْتِق اللّهُ بكُلِّ عُضْوٍ مِنهُ عُضواً مِنهُ مِنَ النَّارِ. روَاهُ أحمدُ وأبو داوُدَ.

سب سے بڑا عالم بتایا جائے چنانچہ ایک عالم کی خبر دی گئی۔اس نے اس سے پوچھا کہ میں نے سو قتل کیے ہیں کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ اس نے کہاں ہاں تمہارے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے؟ فلاں فلاں علاقے میں چلے جاؤ وہاں لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو اور اپنے وطن واپس نہ آؤ کیونکہ وہ اچھا علاقہ نہیں چنانچہ یہ چل پڑا۔ ابھی آدھے راستے ہی پر پہنچا تھا کہ موت آ گئی۔اس کے بارے میں رحمت کے اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔رحمت کے فرشتوں نے کہا اس نے توبہ کر کے اللہ کی طرف توجہ کر لی تھی اور اللہ نے اس کی توبہ قبول فرمالی ہے۔عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی پھر ان کے پاس آدمی کی شکل میں ایک فرشتہ آیا۔انہوں نے اپنا فیصلہ اس پر چھوڑ دیا۔اس نے کہا دونوں مقام یہاں سے ماپ کر دیکھو جس مقام سے وہ قریب ہو اس کو اسی مقام کا سمجھو چنانچہ دونوں مقام ماپے گئے تو اسے سر زمین ہجرت کے قریب پایا چنانچہ رحمت کے فرشتے اسے لے گئے۔

(۳۰۵۵) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اس ساتھی کے بارے میں آئے جس نے (خودکشی کر کے) اپنے اوپر جہنم واجب کر لی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طرف سے غلام آزاد کرو۔اللہ پاک اس کے ہر عضو کے بدلے اس کا ہر عضو جہنم سے آزاد فرما دے گا۔

٣٧ ـ كتاب الدِّيات

١ ـ بابُ ديةِ النَّفسِ وأعْضَائِها ومنافِعِها

١/٣٠٥٦ ـ عَن أَبي بكْرِ بْنِ محمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزم عَنْ أَبِيهِ عَنْ جدّهِ أَنّ رسُولَ اللّهِ ﷺ كَتَبَ إلى أَهلِ اليَمَن كِتاباً، وكانَ في كِتابهِ أَنّ منِ اْعتَبَطَ مُؤمناً قتلاً عَنْ بيِّنَةٍ فإِنَّهُ قَوَدٌ إلاَّ أَنْ يَرضَى أَولِيَاءَ المَقْتُولِ وَأَنَّ في النَّفْسِ الدِّيةَ مائةٌ مِنَ الإبلِ وَأَنَّ في الأَنْفِ إِذَا أُوعَبَ جَدْعَهُ الدِّيَةَ، وفي اللِّسَانِ الدِّيَةَ، وفي الشَّفَتَيْنِ الدِّيةَ، وفي البَيْضَتَيْنِ الدِّيةَ، وفي الذَّكَرِ الدِّيَةَ، وفي الصُّلْبِ الدِّيَةَ، وفي الْعَيْنَيْنِ الدِّيةَ، وفي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفَ الدِّيةِ، وفي المَأْمُومَةِ ثُلُثَ الدِّيَةِ، وفي الجَائِفَةِ ثُلُثَ الدِّيةِ، وفي المُنَقِّلَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الإِبلِ، وفي كُلِّ أَصْبعٍ مِنْ أَصَابعِ اليَدِ والرِّجْلِ عَشرٌ مِنَ الإِبلِ، وفي السِّنِّ خمسٌ مِنَ الإبِلِ، وفي المُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبلِ، وإِنَّ الرَّجُلَ يُقْتلُ بالمَرْأةِ وعلى أهلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينارٍ. رواهُ النَّسائيُّ، وقالَ وقَدْ رَوَى هٰذَا الحَديثَ يُونُسُ عَنِ الزُّهريِّ مُرْسَلاً.

٢/٣٠٥٧ ـ وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله ﷺ قضى في الأنف إذا جُدِع كله بالعقل كاملاً، وإذا جُدعت أرنَبَتُهُ فنصف العقل. وقضى في العين نصف العقل، والرِّجل نصف العقل، واليد نصف العقل، والمأمومة ثلث العقل، والمنقِّلَةِ خمسة عشر من الإبل. رواه أحمد. ورواه أبو داود وابن ماجه، ولم يذكرا فيه العين ولا المُنَقِّلة.

٣/٣٠٥٨ ـ وعَنْ اْبنِ عَبّاسٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: هٰذه وَهٰذِهِ سَوَاءٌ، يَعْني الخِنْصرَ والإِبْهامَ. رَوَاه الجَماعَةُ إلاَّ مُسْلِماً، وفي رِوايَةٍ قالَ: دِيَةُ أَصابِعِ الْيَدَيْنِ والرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشَرٌ مِنَ الإِبِلِ لِكُلِّ أَصْبُعٍ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

٤/٣٠٥٩ ـ وَعَنْ اْبنِ عَبّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: الأَسْنانُ سَواءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَواءٌ. رَواهُ أَبُو داوُدَ وَاْبنُ ماجه.

دیتوں (خوں بہا) کے احکام

نفس (جان) کی دیت، اعضاء کی دیت، منافع اعضاء کی دیت

(۳۰۵۶) حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن والوں کو ایک خط لکھا جس میں لکھا اگر کسی نے کسی مومن کو بلاوجہ قتل کیا تو اس کا قصاص ہے مگر یہ کہ مقتول کے اولیاء (دیت پر) راضی ہو جائیں۔ قتل کی دیت میں سو اونٹ ہیں۔ اگر پوری ناک کاٹ لے تو پوری دیت ہے۔ زبان میں پوری دیت ہے۔ دونوں ہونٹوں میں پوری دیت ہے۔ دونوں فوطوں میں پوری دیت ہے۔ عضو مخصوص میں پوری دیت ہے اور پشت میں پوری دیت ہے۔ دونوں آنکھوں میں پوری دیت ہے۔ ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے۔ بھیجے کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم میں تہائی دیت ہے۔ پیٹ کے زخم میں تہائی دیت ہے۔ جوڑ اُکھڑنے میں پندرہ اونٹ دیت ہے۔ ہاتھ پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں۔ دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔ اس زخم میں جس سے ہڈی کھل جائے پانچ اونٹ ہیں۔ مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا اور سونے والوں پر (دیت کے) ایک ہزار دینار ہیں۔ یہ حدیث یونس زہری سے مرسل لائے ہیں۔

(۳۰۵۷) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ناک میں جب کہ پوری کاٹ لی جائے پوری دیت کا فیصلہ فرمایا اور اگر اس کا اگلا حصہ کاٹ لیا جائے تو آدھی دیت ہے۔ آپ ﷺ نے آنکھ میں آدھی دیت کا، پاؤں میں آدھی دیت کا۔ ہاتھ میں آدھی دیت کا۔ جو زخم اندر تک پہنچے (مثلاً پیٹ یا دماغ کے اندر تک) اس میں تہائی دیت کا، بھیجے کی جھلی تک پہنچنے والے زخم میں تہائی دیت کا اور جوڑ اکھیڑنے والے زخم میں پندرہ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا ہے۔ ابن ماجہ کی روایت میں آنکھ اور جوڑ اکھیڑنے والے زخم کا ذکر نہیں ہے۔

(۳۰۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھنگلی اور اس کے پاس والی انگلی اور انگوٹھا برابر ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔

(۳۰۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ دانت برابر ہیں۔ کچلی اور ڈاڑھ برابر ہیں۔

٥/٣٠٦٠ ـ وعَنِ أبي مُوسى أنَّ النبيَّ ﷺ قضى في الأَصابعِ بِعَشْرٍ عَشْر مِنَ الإِبلِ. رَواهُ أَحمدُ وأَبو داوُدَ والنَّسائيُّ.

٦/٣٠٦١ ـ وعَنْ عَمْرو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جدِّهِ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ في كُلِّ أُصْبعٍ عَشْرٌ مِنَ الإِبلِ، وَفي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الإِبلِ، والأَصابعُ سَواءٌ، والأَسْنانُ سَواءٌ. رواهُ الخمْسةُ إلاَّ الترمذي.

٧/٣٠٦٢ ـ وعَنْ عَمْرو بن شُعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عنْ جَدِّهِ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: في المَواضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الإِبلِ. رَواهُ الخَمْسَة.

٨/٣٠٦٣ ـ وعَنْ عمْرو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَضى في الْعَيْنِ الْعَوراءِ السَّادَّةِ لمكانِها إذا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِها، وَفي الْيَدِ الشَّلاءِ إذا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيتها وَفي السِّنِّ السَّوداءِ إذا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِها. رَواهُ النَّسائيُّ، وَلأَبي داوُدَ مِنْهُ: قَضى في الْعَيْنِ القائمةِ السَّادَّةِ لِمكانِها بِثُلُثِ الدِّيَةِ.

٩/٣٠٦٤ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْن الخَطَّابِ أَنَّهُ قَضى في رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلاً فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ وَنِكاحُهُ وعَقْلُهُ بأرْبعِ دِياتٍ. ذَكَرَهُ أَحمدُ بْن حَنْبَلٍ في رِوايَةِ أَبي الحارِثِ وَابْنِهِ عَبْدِ اللّهِ.

٢ ـ بابُ ديةِ أهلِ الذِمَّةِ

١/٣٠٦٥ ـ عَنْ عمْرِو بْنِ شعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جدِّهِ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: عَقْلُ الْكافِرِ نِصْفُ دِيةِ المُسلم. رواهُ أَحْمَدُ والنَّسائيُّ والترْمذِيُّ، وفي لَفْظٍ: قَضى أَنَّ عقْلَ أهلِ الكِتابَيْنِ نِصْفُ عَقْلِ المُسْلِمِينَ وَهُمُ اليَهودُ والنَّصارَى. رَواهُ أَحمدُ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجَه، وفي روايةٍ: كانَتْ قِيمَةُ الدِّيَةِ على عَهدِ رسُولِ اللّهِ ﷺ ثَمانِمائةِ دِينارٍ وثَمانِيةَ آلافِ دِرْهَم، وَدِيةُ أَهلِ الكِتابِ يَومئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيةِ المُسلم، قالَ وكانَ ذلكَ كَذلكَ حتَى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فقامَ خَطيباً، فقالَ إنَّ الإِبلَ قدْ غَلَتْ، قالَ فَفَرَضَها عُمَرُ على أَهلِ الذَّهَبِ أَلفَ دينارٍ، وعلى أَهلِ الوَرِقِ اثنَيْ عَشَرَ أَلْفاً، وعلى أَهلِ البَقَرِ مائتَيْ بقَرةٍ، وعلى أَهلِ الشَّاةِ أَلْفَيْ شاةٍ، وعلى أَهلِ الْحُلَلِ مائتَيْ حلّةٍ، قالَ وَتَرَكَ ديةَ أَهلِ الذِّمَةِ لَمْ يَرْفَعْها فِيما رَفَعَ مِنَ الدِّيةِ. رواهُ أَبو داوُد.

٢/٣٠٦٦ ـ وعَنْ سعِيد بْنِ المُسَيَّبِ قالَ: كانَ عُمَرُ يَجْعَلُ دِيَةَ اليهُودِيِّ والنَّصْرانيِّ أَرْبعةَ آلافٍ والمَجُوسِيِّ ثَمانِمائةٍ. رواهُ الشَّافِعِي والدَّارقطنيُّ.

٣ ـ بابُ دية المرأة في النفس وما دونها

١/٣٠٦٧ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عَنْ جدِّهِ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ عقْلُ

(۳۰۶۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں میں دس دس اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔

(۳۰۶۱) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں اور ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں اور انگلیاں برابر ہیں اور دانت بھی برابر ہیں۔

(۳۰۶۲) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی کو کھولنے والے زخموں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔

(۳۰۶۳) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ میں جس کی بینائی جاتی رہے مگر اپنی جگہ قائم ہو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا اور شل ہاتھ میں جب کہ کاٹ دیا گیا ہو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا اور سیاہ دانت میں بھی جب کہ اس کو نکال دیا گیا ہو، تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنکھ میں جو قائم ہے اور اپنی جگہ پر رکی ہوئی ہے (لیکن اس میں بینائی نہ ہو) تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۳۰۶۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو مارا اور اس سے اس کی سماعت بصارت، مردمی اور عقل جاتی رہی، چار دیتوں کا فیصلہ فرمایا (ہر ایک کی پوری دیت لازم آئے گی) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ان کے بیٹے عبداللہ نے ابوالحارث کی روایت میں اس کو ذکر کیا ہے۔

ذمیوں کی دیت

(۳۰۶۵) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اہل کتاب (یہودی، عیسائی) کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ عہد رسالت میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار اور آٹھ ہزار درہم تھی اور اس وقت اہل کتاب کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی تھی۔ یہ اسی طرح تھی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا کہ اونٹ مہنگے ہو گئے ہیں۔ پھر آپ نے سونے والوں پر دیت ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم اور گائے والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں اور جوڑوں والوں پر دو صد جوڑے مقرر فرمادیے اور ذمیوں کی دیت چھوڑ دی۔ اس کو نہیں بڑھایا۔

(۳۰۶۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم تک مقرر فرماتے تھے اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم۔

قتل میں اور اس سے کم میں عورت کی دیت

(۳۰۶۷) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

المَرْأَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حتَّى يبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ ديتِهِ. رَواهُ النَّسائيُّ والدَّارقطنيُّ.

٢/٣٠٦٨ - وعَنْ رَبيعَةَ بْنِ أبي عَبدِ الرَّحمٰن أنه قالَ سَألْت سَعِيدَ بنَ المُسَيَّبِ كمْ في أصْبُعِ المَرْأَةِ؟ قالَ عشرٌ مِنَ الإبلِ، قلْت كمْ في أصْبُعَيْنِ؟ قالَ عِشرُون مِنَ الإبِلِ، قلْت فكَمْ في ثلاثِ أصَابعَ؟ قالَ ثلاثُونَ مِنَ الإبلِ، قلْت فكَمْ في أَرْبَعِ أصَابعَ؟ قالَ عشْرُونَ مِنَ الإبلِ، قلْت حِينَ عَظُمَ جُرْحها واشْتَدَّتْ مُصِيبَتُها نقَصَ عقْلُها، قالَ سعِيدٌ أعِرَاقِيٌّ أنتَ؟ قلْت بلْ عالِمٌ مُتَثَبِّتٌ أو جاهِلٌ متعَلِّمٌ، قالَ هِيَ السُّنَّةُ يا ابْنَ أخِي. رَواهُ مالكٌ في «المُوَطَّإِ» عنهُ.

٤ ـ بابُ دية الجنين

١/٣٠٦٩ - عَنْ أبي هُرَيرة قالَ قَضى رَسُولُ اللّهِ ﷺ في جَنِينِ امْرأَةٍ مِنْ بَنِي لَحيانَ سَقَطَ مَيْتاً بغُرَّةٍ عَبْدٍ أو أمَةٍ، ثمَّ إنَّ المرْأَةَ التي قَضى عَلَيْها بالغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقضى رَسُولُ اللّهِ ﷺ بأنَّ مِيرَاثها لِبَنِيها وزَوجِها وأنَّ العَقْلَ على عَصَبَتِها، وَفي رِوايَةٍ: اقْتَتلَتِ امْرَأتانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إحْدَاهُما الأُخْرَى بحَجَرٍ فَقَتَلَتْها وَما في بَطْنِها، فاخْتَصَمُوا إلى رسولِ اللّهِ ﷺ فَقَضى أنَّ دِيَةَ جَنِينِها غُرَّةٌ عَبْدٌ أو وَلِيدةٌ وَقَضى بِدِيةِ المَرْأَةِ على عاتِقها. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما، وفِيهِ دليلٌ على أنَّ دِية شِبْه العمد تحْمِلُها العاقِلَةُ.

٢/٣٠٧٠ - وَعَنْ المُغِيرةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ أنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ في إمْلاصِ المَرأةِ، فقالَ المُغِيرةُ قضى النبيُّ ﷺ فِيهِ بالغُرَّةِ عبْدٍ أو أمَةٍ، فَشَهِدَ محمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أنهُ شَهِدَ النبيَّ ﷺ قضى به. متَّفقٌ عليهِ.

٣/٣٠٧١ - وعَنِ المُغِيرةِ أنَّ امْرَأَةً ضَرَبَتْها ضَرَّتُها بِعَمُودِ فِسْطَاطٍ، فَقَتَلَتْها وَهيَ حُبْلَى فأتِيَ فِيها النبيُّ ﷺ فقضى فِيها على عَصَبَةِ القَاتِلَةِ بالدِّيةِ في الجَنِينِ غُرَّةً، فقالَ عَصبَتُها أنَدِي ما لا طَعِمَ ولا شَرِبَ ولا صَاحَ ولا استَهَل مِثْلُ ذلكَ يُطَلُّ؟ فقالَ سَجْعٌ مِثْلُ سَجْعِ الأعْرَابِ. رَواهُ أحمدُ وَمُسْلِمٌ وأبو داوُد والنَّسائيُّ، وكَذلكَ التِّرمذيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ اعْتِراضَ العَصَبَةِ وجَوَابَهُ.

٤/٣٠٧٢ - وعَنِ ابنِ عبَّاسٍ في قصَّةِ حَمَلِ بْنِ مالكٍ قالَ: فأسْقَطَتْ غُلاماً قَدْ نَبَتَ شَعْرهُ مَيْتاً وَماتَتِ المرْأةُ فقضى على العَاقَلةِ بالدِّيةِ، فقالَ عَمُّها إنَّها قدْ أسْقَطَتْ يا نبِيَّ اللّهِ غُلاماً قدْ نَبتَ شَعْرُهُ، فقالَ أبُو القَاتلةِ إنَّهُ كاذِبٌ إنهُ واللّهِ ما اسْتَهَلَّ ولا شَرِبَ فمِثْلُهُ يُطَلُّ، فقَالَ النبيُّ ﷺ أسَجْعَ الجَاهِلِيَّةِ وكَهانَتِها أدِّ في الصَّبِيِّ غُرَّةً. رَواهُ أبُو داوُد والنَّسائيُّ وَهوَ دَلِيلٌ على أنَّ الأبَ مِنَ العَاقِلَةِ.

عورت اور مرد کی دیت برابر ہے جب تک تہائی تک نہ پہنچے۔

تشریح: تہائی تک دونوں کی دیت برابر ہے اور اس سے زیادہ میں عورت کی دیت مرد سے آدھی ہے (مترجم)۔

(۳۰۶۸) حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے مروی ہے انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے پوچھا عورت کی انگلی کی کیا دیت ہے؟ فرمایا دس اونٹ۔ میں نے پوچھا اور دو انگلیوں کی؟ فرمایا بیس اونٹ، میں نے پوچھا اور تین انگلیوں کی؟ فرمایا تیس اونٹ۔ میں نے پوچھا اور چار کی؟ فرمایا بیس اونٹ۔ میں نے کہا خوب! جب زخم زیادہ ہو گئے اور نقصان بڑھ گیا تو دیت کم ہو گئی۔ فرمایا کیا تم عراقی ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ مجھے جس قدر علم ہے اس پر قائم ہوں اور جو نہیں جانتا اسے پوچھ لیتا ہوں۔ فرمایا بھتیجے یہی سنت ہے۔

فقہ الحدیث: عراقی حدیث چھوڑ کر قیاس پر عمل کرنے میں بدنام تھے۔ حضرت سعید رحمہ اللہ سمجھے کہ یہ حدیث پر اعتراض کر رہا ہے اور قیاس کو حدیث پر ترجیح دے رہا ہے شاید عراقی ہو (مترجم)۔

جنین کی دیت

(۳۰۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت کے جنین کے بارے میں جو مردہ ساقط ہو گیا تھا، ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا تھا۔ پھر وہ عورت بھی جس کے ذمے غلام آزاد کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا فوت ہو گئی۔ آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور شوہر کو ملے گی اور دیت اس کے عصبہ پر ہے (جنین پیٹ کے بچے کو کہتے ہیں)۔ ایک روایت میں ہے کہ ہذیل قبیلے کی دو عورتیں لڑ پڑیں اور ان میں سے ایک نے دوسری کو جو حاملہ تھی پتھر مار کر ہلاک کر دیا۔ لوگ یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے جنین کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے اور عورت کی دیت کا فیصلہ فرمایا کہ ددھیال کے رشتہ دار اس کی دیت دیں گے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس مسئلہ کی دلیل ہے کہ شبہ عمد کی دیت عاقلہ (قاتل کے ددھیال رشتہ دار) برداشت کریں گے۔

(۳۰۷۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عورت کے جنین کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا تھا، پھر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ ان کی موجودگی میں آپ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا۔

(۳۰۷۱) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنی حاملہ سوکن کو خیمہ کی لکڑی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دیت قاتلہ کے عصبہ پر ہے اور جنین میں ایک مملوک کو آزاد کرنا ہے۔ اس کے عصبہ نے کہا جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ چیخا۔ کیا ہم اس کی دیت دیں۔ اس جیسے کی دیت تو چھوڑ دی جاتی ہے فرمایا یہ بدوؤں جیسی مقفّٰی عبارت ہے۔

فقہ الحدیث: آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکلف کو ناپسند فرماتے تھے اور سادگی پسند فرماتے تھے کہ مطلب آسان عبارت میں ادا کر دیا جائے۔ ترمذی نے عصبہ کا اعتراض و جواب ذکر نہیں کیا۔

(۳۰۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (حمل بن مالک کے واقعہ میں) روایت ہے فرمایا پس اس نے مردہ بچہ گرا دیا جس کے بال اُگ آئے تھے اور خود عورت بھی مر گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ددھیالی رشتہ داروں پر دیت کا فیصلہ فرمایا۔ مقتولہ کے چچا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا بچہ ساقط کیا ہے جس کے بال اُگ آئے تھے اس پر قاتلہ کے باپ نے کہا غلط ہے اللہ کی قسم! نہ بچہ رویا اور نہ اس نے کچھ پیا اس جیسے کا تو خون بہا باطل ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جاہلیت کی تک بندی اور کہانت ہے بچے میں ایک پیشانی (غلام، یا لونڈی) ہے۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ باپ بھی عاقلہ (ددھیالی رشتہ داروں) میں شامل ہے۔

٥ ـ بابُ مَنْ قَتَلَ فِي الْمُعْتَرَكِ مَنْ يظنُّه كافراً فبانَ مسلماً مِنْ أهلِ دارِ الإِسلامِ

١/٣٠٧٣ ـ عَنْ محمُودِ بْنِ لَبِيْدٍ قالَ: اخْتَلَفَتْ سُيُوفُ المسْلِمِينَ على الْيمانِ أَبي حُذَيْفَةَ يَومَ أُحُدٍ ولا يَعْرِفُونَهُ فقَتَلُوهُ فأرَادَ رسُولُ اللّهِ ﷺ أَنْ يدِيَهُ فَتَصَدَّقَ حُذَيْفَةُ بدِيَتِهِ على الْمُسْلِمِينَ. رَواهُ أحمدُ.

٢/٣٠٧٤ ـ وعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبيرِ قالَ: كانَ أَبُو حُذَيْفَةَ اليمانِ شيْخاً كَبِيراً، فَرُفِعَ في الآطَام مَعَ النِّساءِ يَومَ أُحُدٍ، فَخَرجَ يَتعَرَّضُ للشَّهادَةِ فَجاءَ مِنْ ناحِيةِ المشركِينَ فابْتَدَرَهُ الْمُسلِمُونَ فَتوشَّقُوهُ بأسْيَافِهِمْ وحُذَيْفَةُ يقُولُ أَبي أَبي فلا يَسْمَعُونَهُ مِنْ شَغْلِ الحَرْبِ حتَّى قتَلُوهُ فقالَ حُذَيفَةُ يَغفِرُ اللّهُ لكُمْ وهوَ أرحَمُ الرَّاحِمينَ، فقضى النبيُّ ﷺ بدِيَتِهِ. رواهُ الشَّافِعِيُّ.

٦ ـ بابُ ما جاءَ في مسئلةِ الزُّبْيَةِ والقتلِ بالسببِ

١/٣٠٧٥ ـ عَنْ حَنَش بْنِ المعْتمر عَنْ عَليٍّ رضوَانُ اللّهِ عَليهِ قالَ: بعَثَنِي رسُولُ الله ﷺ إلى اليَمَنِ فانْتَهَيْنا إلى قَوم قدْ بَنوا زُبْيَةً للأَسَدِ فَبَيْنَما هُمْ كَذَلكَ يَتَدافَعُونَ إذْ سَقَطَ رَجُلٌ فتعَلَّقَ بآخَرَ، ثمَّ تعَلَّقَ الرَّجلُ بآخَرَ حتى صَارُوا فِيها أَرْبعَةً، فَجرَحَهُمُ الأَسَدُ فانْتَدَبَ لهُ رجُلٌ بِحربَةٍ فقَتَلَهُ وَماتُوا مِنْ جِرَاحَتِهِمْ كُلُّهُمْ، فَقَامَ أَولِياءُ الأَوَّلِ إلى أَولِيَاءِ الآخَرِ فأخرجُوا السِّلاحَ لِيَقْتَتِلُوا، فأتاهُمْ عليٌّ رِضوَانُ اللّهِ عَليهِ على تَفِيئَةِ ذلكَ، فقالَ تُريدُونَ أن تَقْتَتِلوا ورسُولُ اللّهِ ﷺ حَيٌّ؟ إنِّي أَقضِي بيْنَكُم قَضاءً إنْ رَضِيتُمْ بِهِ فَهوَ القَضاءُ، وَإلاَّ حَجَرَ بَعْضُكمْ على بَعْضٍ حتَّى تأتُوا النبيَّ ﷺ فيَكُونُ هُوَ الذِي يَقضِي بيْنَكُمْ، فمَنْ عدَا بَعدَ ذلكَ فلا حَقّ لهُ اجمَعوا مِنْ قَبائِلِ الذينَ حضَرُوا البِئْرَ رُبُعَ الدِّيةِ وثُلُثَ الدِّيةِ ونِصْفَ الدِّيةِ والدِّيةَ كامِلةً فَلِلأوَّلِ رُبُعُ الدِّيةِ لأنَّهُ هَلَكَ مِنْ فَوقِهِ ثلاثةٌ وَلِلثَّانِي ثُلُثُ الدِّيَةِ، ولِلثَّالِثِ نِصْفُ الدِّيةِ، ولِلرَّابعِ الدِّيةُ كامِلَةً فأبَوا أَنْ يَرْضَوا فأَتَوُا النبيَّ ﷺ وهُوَ عِندَ مَقَامِ إبْرَاهِيمَ فقَصُّوا عَليهِ القِصَّةَ، فأجازَهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ. رَواه أَحمدُ وَرَواهُ بلفظٍ آخَرَ نَحْوَ هذا وَفيهِ: وجعَلَ الدِّيةَ على قَبائِلِ الَّذِينَ ازْدَحمُوا.

٢/٣٠٧٦ ـ وعَنْ عليِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْميِّ أنَّ أعمى كانَ ينْشُدُ في المُوسِمِ في خِلافةِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ وهوَ يقُولُ:

يَا أَيُّها النَّاسُ لَقِيتُ مُنْكَرا ... هَلْ يَعْقِلُ الأعمى الصَّحيحَ المُبْصِرَا

خَرَّا مَعاً كِلاهُما تَكَسَّرَا

معرکۂ کارزار میں کافر سمجھ کر کوئی مسلمان قتل کر دیا جائے تو اس کا حکم

(۳۰۷۳) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جنگِ اُحد میں مسلمانوں کی تلواریں حضرت یمان ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ پر پڑنے لگیں۔ مسلمان انہیں پہچان نہ سکے اور انہیں قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت دینی چاہی مگر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو دیت معاف کر دی۔

(۳۰۷۴) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ یمان بوڑھے آدمی تھے۔ یہ احد کے دن عورتوں کے ساتھ قلعوں میں محفوظ تھے۔ جذبۂ شہادت کے ساتھ نکلے اور مشرکوں کی طرف سے آئے۔ مسلمانوں نے انہیں گھیر کر تلواروں سے کاٹ دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ چیختے رہے کہ میرے باپ ہیں، میرے باپ ہیں، مگر مسلمان لڑائی میں انہماک کی وجہ سے سن نہ سکے اور انہیں قتل کر بیٹھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تمہیں معاف فرمائے وہ بڑا رحیم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

مسئلہ زُبیۃ اور قتل بالسبب کا بیان

(۳۰۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا۔ ہم ایسے لوگوں پر پہنچے جنہوں نے شیر پکڑنے کے لیے گڑھا بنا رکھا تھا، پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کو اس میں دھکیلنے لگے۔ آخر کار ایک شخص اس میں گر گیا۔ اس نے دوسرے کو، دوسرے نے تیسرے کو، تیسرے نے چوتھے کو پکڑ لیا یہاں تک کہ چاروں غار میں جا پڑے۔ انہیں شیر نے زخمی کر دیا لیکن ایک شخص نے اسے نیزے سے مار ڈالا مگر مہلک زخموں سے وہ چاروں مر گئے۔ پھر سب کے اولیاء اسلحہ تان کر جنگ کے ارادے سے نکلے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے اور فرمایا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لڑنا چاہتے ہو۔ میں تمہارا فیصلہ کرتا ہوں۔ اگر تمہیں اچھا معلوم ہو تو خیر ورنہ رکے رہو جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ نہ جاؤ اور آپ تمہارا فیصلہ فرما نہ دیں۔ اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کا کوئی حق نہیں۔ ان چاروں کے قبیلے والوں سے ایک چوتھائی، ایک تہائی، نصف اور پوری دیت جمع کر لو۔ پس اولیائے اوّل کے لیے چوتھائی دیت ہے کیونکہ یہ اپنے اوپر والے تین کی ہلاکت کا سبب ہے۔ اولیائے ثانی کے لیے تہائی، تیسرے کے اولیاء کے لیے آدھی اور چوتھے کے اولیاء کے لیے پوری دیت ہے لیکن وہ اس فیصلے پر راضی نہ ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ مقامِ ابراہیم کے پاس تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے واقعہ بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فیصلہ کو بحال رکھا۔ احمد کی ایک دوسری روایت اسی طرح ہے اور اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیڑ کرنے والوں کے قبیلوں پر دیت ڈال دی۔

(۳۰۷۶) حضرت علی بن رباح لخمی سے مروی ہے کہ عہد فاروقی میں ایک نابینا حج کے موسم میں یہ اشعار پڑھا کرتا تھا۔

"لوگو! مجھے ایک برا حادثہ پیش آیا کیا نابینا بھی تندرست اور بینا کو دیت دیتا ہے۔ دونوں اکٹھے گرے اور دونوں کے چوٹ آئی۔"

وذلكَ أنَّ أعمى كانَ يَقُودُهُ بَصِيرٌ فوقَعَا في بئرٍ فَوَقَعَ الأَعْمَى على البَصِيرِ، فماتَ البَصيرُ، فَقَضَى عمَرُ بعَقْلِ البَصِيرِ على الأعمى. رَواهُ الدّراقطنِيُّ، وفي الحَدِيثِ: أنَّ رَجُلاً أتى أهلَ أَبْياتٍ فاسْتَسْقاهُمُ فلَمْ يَسْقُوهُ حتَّى ماتَ فأغرَمَهُمْ عمرُ الدِّيَةَ. حكاهُ أحمدُ في روايةِ ابْنِ مَنْصُورٍ وقالَ أقُولُ به.

٧ ـ بابُ أجْناسِ مالِ الدِّيَةِ وأسنانِ إبِلها

١/٣٠٧٧ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ أنَّ النبيَّ ﷺ قضى أنَّ مَنْ قُتِلَ خَطأً فديتُهُ مِائةٌ مِنَ الإِبِلِ، ثلاثُونَ بِنْت مخَاض، وثلاثُون بنْت لَبُونٍ، وَثلاثونَ حِقَّة، وعَشَرَةُ بَنِي لَبُونٍ. ذُكُورٍ رواهُ الخَمسةُ إلاَّ التِرمذيَّ.

٢/٣٠٧٨ ـ وعَنِ الحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خَشْفِ بْنِ مالكٍ الطَّائيِّ عَنْ ابنِ مَسْعُودٍ قال قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ في دِيةِ الْخَطَإِ عِشْرُون حِقَّةً، وعشْرُونَ جذعةً، وعشْرُونَ بنْتَ مَخاضٍ. وعشْرُونَ بِنتَ لَبُونٍ، وعشْرُونَ ابْنَ مخاضٍ ذَكَراً. رواهُ الخَمْسَةُ وقالَ ابْنُ ماجَه في إِسْنادِهِ عَنِ الحَجَّاجِ حَدَّثنا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قالَ أبُو حاتِمٍ الرَّازي: الحَجَّاجُ يُدَلِّسُ عنِ الضُّعَفاءِ، فإذَا قالَ حَدَّثَنا فلانٌ فلا يُرْتابُ بِهِ.

٣/٣٠٧٩ ـ وعَنْ عطَاءِ بْنِ أَبي رَبَاحٍ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قضى. وفي روايةٍ عَنْ عَطَاء عَنْ جَابرٍ قالَ: فرَضَ رسُولُ اللّهِ ﷺ في الدِّيةِ على أهلِ الإبلِ مائةً مِنَ الإبلِ، وعلى أهلِ البَقَرِ مِائَتَيْ بقَرَة، وعلى أهلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاة، وعلى أهلِ الحُلَلِ مائتَيْ حُلَّة. رَواهُ أَبُو دَاودَ.

٤/٣٠٨٠ ـ وعن عمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ قضى رسُولُ اللّهِ ﷺ أنَّ مَنْ كانَ عَقْلُهُ في البَقَرِ على أَهلِ البقَر مائتَيْ بَقَرَةٍ، ومَنْ كانَ عَقْلُهُ في الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاة. رَواهُ الخَمْسةُ إلاَّ التِّرمذيَّ.

٥/٣٠٨١ ـ وعَنْ عُقْبَةَ بْنِ أوسٍ عَنْ رجُل مِنْ أصحابِ النبيِّ ﷺ خَطَبَ يَومَ فَتْحِ مكَّةَ فقالَ ألا وإنَّ قتِيلَ خَطَإِ العَمْدِ بالسَّوطِ والعصَا والحَجرِ دِيةٌ مُغَلَّظة مائةٌ مِنَ الإبلِ مِنها أرْبَعُونَ مِنْ ثنِيَّةٍ إلى بَازِلِ عامِها كُلُّهُنَّ خلِفَةٌ. رَواهُ الخَمسةُ إلاَّ الترمذيَّ.

٦/٣٠٨٢ ـ وعَنْ عَكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ أنَّ رَجلاً قُتِلَ فَجعَلَ النبيُّ ﷺ دِيتَهُ اثنَيْ عَشَرَ ألْفاً. رواهُ الخَمسةُ إلاَّ أحمدَ وَرُوِيَ ذلِكَ عنْ عِكْرمةَ عَنِ النبيِّ ﷺ مُرْسلاً وهوَ أصَحُّ وأشهَرُ.

٨ ـ بابُ العاقِلَةِ وما تحمِلُهُ

١/٣٠٨٣ ـ صَحَّ عَنهُ عَليهِ السَّلامُ أنَّهُ قضى بدِيةِ المرْأةِ المَقْتولةِ وَدِيةِ جَنِينِها على عَصبَةِ القاتِلَةِ. ورَوَى جابرٌ قالَ: كَتَبَ رسُولُ اللّهِ ﷺ على كُلِّ بَطْنٍ عُقُولَةٌ ثمَّ كَتَبَ إنَّهُ

واقعہ یہ تھا کہ ایک نابینا کا ایک قائد تھا (اسے کہیں لے جا رہا تھا اتفاق سے) دونوں ایک کنوئیں میں گر پڑے۔ نابینا بینا پر گرا اور بینا مر گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بینا کی دیت نابینا پر ڈال دی۔

حدیث میں ہے کہ ایک شخص ایک محلّہ میں پہنچا اور ان سے پانی مانگا لیکن انہوں نے اسے پانی نہ پلایا۔ آخر (بے چارا) مر گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام گھر والوں پر دیت کا تاوان ڈالا۔ امام احمد نے ابن منصور کی روایت میں یہ حکایت بیان کی ہے اور فرمایا ہے میرا ابھی یہی مذہب ہے۔

دیت کے مال کی جنسیں، دیت کے اونٹوں کی عمریں

(۳۰۷۷) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ قتل خطاء میں دیت کے سو اونٹ ہیں تیس یک سالہ اونٹنیاں، تیس دو سالہ اونٹنیاں، تیس سہ سالہ اونٹنیاں اور دس دو سالہ اونٹ۔

(۳۰۷۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل خطاء کی دیت میں بیس تین سالہ اونٹنیاں، بیس چار سالہ اونٹنیاں، بیس یک سالہ اونٹنیاں، بیس دو سالہ اونٹنیاں اور بیس دو سالہ اونٹ ہیں۔

فائدہ: ابن ماجہ نے فرمایا اس کی سند میں عن حجاج حدثنا زید بن جبیر ہے۔ ابوحاتم رازی کا قول ہے کہ حجاج ضعفاء سے مدلس روایت لاتا ہے، پھر جب وہ حدثنا فلاں کہے تو شک کی گنجائش نہیں رہتی۔

(۳۰۷۹) حضرت عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں فیصلہ فرمایا یا دیت مقرر کی۔ اونٹ والوں پر سو اونٹ اور گائے والوں پر دو سو گائیں۔ بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں اور جوڑوں والوں پر دو سو جوڑے۔

(۳۰۸۰) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جس کی دیت گائیوں میں ہو تو گائے والوں پر دو سو گائیں ہیں اور جس کی دیت بکریوں میں ہو تو دو ہزار بکریاں ہیں۔

(۳۰۸۱) حضرت عقبہ بن اوس نے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبے میں فرمایا کان کھول کر سن لو قتل شبہ عمد جس میں کوڑے، لاٹھی اور پتھر وغیرہ سے کسی کو ہلاک کر دیا جائے، کی سنگین دیت ہے یعنی سو اونٹ ہیں جن میں سے چالیس اونٹنیاں گابھن ہوں۔

(۳۰۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قتل کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر کی۔ یہی حدیث عکرمہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی آئی ہے اور مرسل ہی زیادہ صحیح اور مشہور ہے۔

عاقلہ اور جو بوجھ عاقلہ اٹھاتی ہے

(۳۰۸۳) صحیح ثابت ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی اور اس کے جنین کی دیت کا بار قاتلہ کے عصبہ پر ڈالا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہر خاندان پر دیت دینا ہے پھر لکھا کہ

لا يَحلّ أَنْ يَتَوَالَى مَولى رجلٍ مُسْلِم بِغَيْرِ إِذْنِهِ. رَواه أحمدُ ومُسلمٌ والنسائيُّ.

٢/٣٠٨٤ ـ وعَنْ عُبادَةَ أَنَّ النَبيَّ ﷺ قضى في الجَنِينِ المَقْتُولِ بغُرَّة عَبدٍ أَو أَمَةٍ قالَ: فوَرِثها بَعْلُها وَبَنُوها، قالَ وكانَ مِنِ امْرَأَتَيْهِ كِلْتَيْهِما وَلدٌ، فقالَ أَبُو القَاتِلَةِ المُقْضى عَليهِ يا رسولَ اللّهِ كَيفَ أَغْرَمُ مَنْ لا صَاحَ وَلا اسْتَهلَّ وَلا شَرِبَ وَلا أَكَلَ فمِثْلُ ذلكَ يطل؟ فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ هٰذا مِنَ الكُهَّانِ. رواهُ عبدُ اللّهِ بْنُ أحمدَ في المُسْنَدِ.

٣/٣٠٨٥ ـ وعَن جابِرٍ: أَنَّ امْرَأَتيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ قتلَتْ إِحْدَاهُما الأُخْرَى، وَلِكُلِّ واحِدَةٍ منهما زَوجٌ وَوَلَدٌ فجَعَلَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ دِيةَ المقْتُولةِ على عاقِلَةِ الْقَاتِلةِ، وَبَرَّأَ زَوجَها وَوَلَدَها، قالَ فقالَ عاقلةُ المَقْتُولةِ مِيرَاثُها لنا، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا مِيرَاثُها لِزَوجِها وَوَلَدِها. رواهُ أَبُو دَاودَ وهُوَ حُجَّةٌ في أَنَّ ابْنَ المَرْأَةِ لَيْسَ مِنْ عاقِلَتِها.

٤/٣٠٨٦ ـ وعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلاماً لأُناس فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلام لأُناسٍ أَغْنياءَ فأَتى أَهلُهُ إلى النبيِّ ﷺ فقالُوا يَا نَبيَّ اللّهُ إِنَّا أُناسٌ فقَرَاءُ فلَمْ يَجْعَلْ عَليهِ شيئاً. رواهُ أَحمَدُ وأَبو دَاودَ والنَّسائيُّ، وفِقهُهُ أَنَّ ما تَحملُهُ العَاقلةُ يَسْقُطُ عَنهُمْ بِفَقْرِهِمْ وَلا يَرْجِعُ على القَاتِلِ.

٥/٣٠٨٧ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا يَجْنِي جانٍ إلا على نَفْسِهِ، لا يَجْنِي وَالِدٌ على وَلَدِهِ وَلا مَولودٌ على وَالِدِهِ. رواهُ أحمدُ وابنُ ماجه والتِّرْمذيُّ وصَحَّحَهُ.

٦/٣٠٨٨ ـ وعَنِ الْخَشْخَاشِ العَنْبَرِيِّ قالَ: أَتَيْت النبيَّ ﷺ وَمَعِي ابْنٌ لِي، فقالَ ابْنُكَ هٰذا؟ فقُلت نَعَمْ، قالَ لا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلا تَجْنِي عَليهِ. رواهُ أحمدُ وابْنُ ماجه.

٧/٣٠٨٩ ـ وعَنْ أَبي رِمْثَةَ قالَ: خَرَجْت مَعَ أَبي حتَّى أَتَيْت رسُول اللّهِ ﷺ فَرَأَيْت بِرَأْسِهِ رَدْعَ حِنَّاءٍ، وقالَ لِأَبي هٰذا ابْنُكَ؟ قالَ نَعَمْ، قالَ أَما إِنَّهُ لا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلا تَجْنِي عَليهِ، وقَرَأَ رسُولُ الله ﷺ «وَلا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى». رواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ.

٨/٣٠٩٠ ـ وعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا يُؤْخَذُ الرَّجلُ بِجَرِيرَةِ أَبيهِ، ولا بِجَرِيرَةِ أَخيهِ. رواهُ النَّسائيُّ.

٩/٣٠٩١ ـ وعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي يَربوع قالَ: أَتَيْنا رسولَ اللّهِ ﷺ وهوَ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فقامَ إِليهِ النَّاسُ، فقالوا يا رسُولَ الله هٰؤلاءِ بَنُو فلانٍ الَّذِينَ قَتَلُوا فلاناً، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا تَجْنِي نَفْسٌ على نفس. رواهُ أَحمَدُ والنَّسائيُّ.

١٠/٣٠٩٢ ـ وعَنْ عُمَرَ قالَ: الْعَمْدُ والْعَبْدُ والصُّلح وَالاعْتِرَافُ لا تَعْقلهُ العَاقِلَةُ. رواهُ الدّراقطنيُّ وَحكى أَحمَدُ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ مِثْلَهُ، وقالَ الزُّهريُّ: مَضَتِ السُّنَّة أَنَّ العَاقَلةَ لا تَحمِلُ شيئاً مِنْ دِيةِ العمدِ إلاَّ أَنْ يَشاؤوا. رواهُ عَنهُ مالكٌ في «الموطَّإ»، وعلى هٰذَا وأَمْثَالِهِ تُحْمَلُ العُمُوماتُ المَذْكُورةُ.

مسلمان کے آزاد کردہ غلام کو کسی دوسرے کی طرف بلا اجازت اپنی ولاء منسوب کرنا حلال نہیں۔

(۳۰۸۴) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول جنین کے بارے میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا پھر اس کے وارث اس کا شوہر اور اس کے بیٹے ہوئے۔ اس کی دونوں بیویوں سے اولاد تھی۔ قاتلہ کے باپ نے کہا جس پر دیت ڈالی گئی تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کا کیسے تاوان ادا کریں جو نہ چیخا ہے نہ رویا نہ اس نے کچھ کھایا پیا۔ اس جیسے کا تو خوں بہا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کاہنوں میں سے ہے۔

(۳۰۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا اور ان میں سے ہر ایک کا شوہر بھی تھا اور اولاد بھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے وارثوں پر ڈال دی اور اس کے شوہر اور اولاد پر نہیں ڈالی۔ اس پر مقتولہ کے وارثوں نے کہا اس کی میراث ہمارے لیے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ اس کی میراث اس کے شوہر اور اس کی اولاد کے لیے ہے۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ عورت کا بیٹا عاقلہ میں شامل نہیں (عاقلہ۔ عاقل (دیت دینے والا۔ ددھیالی رشتہ دار) کی جمع ہے۔ عقل بمعنی باندھنا۔ چونکہ دیت دینے والا دیت دیے جانے والے کے گھر اونٹ باندھتا ہے اس لیے اسے عاقل کہتے ہیں اور دیت کو عقل کہتے ہیں۔ عاقلہ ان رشتہ داروں کو کہتے ہیں جو باپ کی طرف سے ہوں (یعنی عصبہ کو)۔

(۳۰۸۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غریب کے بچے نے کسی امیر کے بچے کا کان کاٹ لیا۔ غریب بچے کے خاندان والوں نے نبی اکرمؐ سے آ کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم غریب لوگ ہیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کچھ نہیں مقرر فرمایا۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ اگر عاقلہ غریب ہوں تو ان کا بار غربت کی وجہ سے ان سے ساقط ہو جائے گا اور اولیائے مقتول دیت قاتل پر نہیں ڈال سکیں گے۔

(۳۰۸۷) حضرت عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جرم کرنے والا اپنے نفس ہی پر جرم کرتا ہے۔ والد اپنی اولاد پر جرم نہیں کرتا اور نہ بچہ اپنے والد پر جرم کرتا ہے۔

(۳۰۸۸) حضرت خشخاش عنبری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ میرے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا۔ آپؐ نے پوچھا کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا نہ اس سے تمہارے جرم کا مواخذہ ہوگا اور نہ تم سے اس کے جرم کا مواخذہ ہوگا۔

(۳۰۸۹) حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر حنا کے دھبے دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے پوچھا کیا یہ تمہارا بیٹا ہے، انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا سن لو! اس کے جرم کا تم سے مواخذہ نہیں اور تمہارے جرم کا اس سے مواخذہ نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی پڑھ کر سنائی۔

(۳۰۹۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اپنے باپ یا اپنے بھائی کے جرم میں نہیں پکڑا جائے گا۔

(۳۰۹۱) بنی یربوع کے ایک شخص سے مروی ہے اس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لوگوں نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! یہ فلاں کے بیٹے ہیں، جنہوں نے فلاں کو قتل کر دیا ہے۔ فرمایا کوئی دوسرے کے جرم میں نہیں پکڑا جاتا۔

(۳۰۹۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا عاقلہ قتل عمد کی، غلام کی، صلح کی اور اقرار کی دیت نہیں دے گی۔ امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حکایت کی ہے۔ امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا یہی سنت جاری ہے کہ قاتلہ قتل عمد کی دیت کا بار نہیں اٹھاتی ہاں اگر خوشی سے اٹھالیں تو خیر۔

فقہ الحدیث: اس پر اور اس کے امثال پر مذکورہ بالا عموم محمول کیے جائیں گے۔

٣٨ ـ كتابُ الحُدُودِ

١ ـ بابُ ما جاءَ في رَجْمِ الزَّاني المُحْصَنِ وجَلْدِ البِكْرِ وتغريبِهِ

١/٣٠٩٣ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ وزَيْدِ بْنِ خالِدٍ أنَّهُما قالا إنَّ رجُلاً مِنَ الأَعْرَابِ أتَى رسُولَ اللّهِ ﷺ فقالَ يا رسُولَ اللّهِ أنشُدُكَ اللّهَ إلاَّ قَضَيْتَ لِي بكِتابِ اللّهِ وقالَ الخَصْمُ الآخَرُ وهُوَ أفْقَهُ مِنهُ نعَمْ فاقْضِ بيْنَنا بكِتابِ اللّهِ وائذَنْ لِي، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ قُلْ قالَ إنَّ ابْنِي كانَ عَسِيفاً على هٰذا فزَنى بامْرَأتِهِ وإنّي أُخْبِرْت أنَّ على ابْنِي الرَّجْمَ فافْتَدَيْت مِنهُ بمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْت أهلَ العِلْمِ فأخْبَرُونِي أنَّ على ابْنِي جَلْدَ مِائةٍ وَتَغرِيبَ عامٍ، وانَّ على امْرَأةِ هٰذا الرَّجمَ، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ وَالذِي نفْسِي بيَدِهِ لأقْضِيَنَّ بينَكُما بكِتابِ اللّهِ الوَلِيدَةُ والغَنَمُ رَد، وعلى ابنِكَ جَلْدُ مِائةٍ وَتغرِيبُ عامٍ واغْدُ يا أنيسُ لِرَجُلٍ مِنْ أسْلَمَ إلى امْرَأةِ هٰذا، فإنِ اعْتَرَفَتْ فارجُمْها قالَ فغَدَا عَلَيْها فاعْتَرَفَتْ فأمَرَ بها رسُولُ اللّهِ ﷺ فرُجِمَتْ. رواهُ الجَماعَةُ، قالَ مالِكٌ العَسيفُ الأجِيرُ وَيَحْتَجُّ بِهِ منْ يُثْبِت الزِّنا بالإقْرَارِ مَرَّةً وَمَنْ يَقْتَصِرُ على الرَّجمِ.

٢/٣٠٩٤ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قضى فِيمَنْ زَنى وَلَمْ يُحْصَنْ بنَفْيِ عامٍ، وإقامَةِ الحَدِّ عَليه.

٣/٣٠٩٥ ـ وعَنِ الشَّعبيِّ أنَّ علِيًّا رَضيَ اللّهُ عنهُ حِينَ رَجَمَ المَرْأةَ ضرَبَها يَومَ الخَمِيس ورَجَمَها يَومَ الجُمْعةِ، وقالَ جَلدْتُها بكِتابِ اللّهِ، ورَجَمْتها بسنَّةِ رسُول اللّهِ ﷺ. روَاهُما أحمدُ والبُخاريُّ.

٤/٣٠٩٦ ـ وعَنْ عُبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ خُذوا عَنّي خُذُوا عَنّي قَدْ جَعَلَ اللّهُ لهنَّ سَبيلاً البِكْرُ بالبِكْرِ جلْدُ مِائةٍ وَنَفْيُ سَنةٍ، والثَّيبُ بالثيبِ جلْدُ مِائةٍ والرَّجْمُ. رواهُ الجماعةُ إلاَّ البُخاريّ والنَّسائيّ.

٥/٣٠٩٧ ـ وعَنْ جابِرِ بْنِ عَبدِ اللّهِ أنَّ رجُلاً زَنى بامْرَأةٍ فأمَرَ بِهِ النبيُّ ﷺ فجُلِدَ

کتاب الحدود (حدوں کے احکام)

شادی شدہ زانی کو سنگسار اور کنوارے کو کوڑے اور جلاوطنی

(۳۰۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دونوں نے فرمایا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرما دیجیے۔ دوسرا فریق اس سے زیادہ سمجھ دار تھا، اس نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے احکام سے ہم میں فیصلہ فرما دیجیے اور مجھے (بولنے کی) اجازت دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو۔ اس نے بات شروع کی کہ میرا بیٹا اس کے پاس نوکر تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا لیکن میں نے اس کی طرف سے اس کے فدیہ میں سو بکریاں دے دیں اور ایک لونڈی بھی آزاد کر دی۔ پھر میں نے علماء سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ لڑکے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور سال بھر کے لیے جلاوطن کیا جائے گا اور اس کی بیوی سنگسار کی جائے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ یقیناً اللہ کے حکم کے مطابق کرتا ہوں۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں لوٹا دی جائیں گی اور تیرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ہے۔ اے انیس (بن ضحاک اسلمی) صبح کو اس کی بیوی کے پاس جا کر پوچھنا اگر اقرار کر لے تو اسے رجم کر دینا۔ چنانچہ حضرت انیس رضی اللہ عنہ صبح کو عورت کے پاس گئے اس نے اقرار کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے وہ سنگسار کر دی گئی۔

فائدہ: امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا عسیف کا معنی مزدور ہے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے وہ شخص دلیل لیتا ہے جو ایک بار اقرار کر لینے سے زنا کے ثابت ہو جانے کا قائل ہے اور بس رجم ہی پر اکتفا کرتا ہے (اور سو کوڑوں کا قائل نہیں)۔

(۳۰۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ کنوارے زنا کار کو سال بھر کے لیے جلاوطن کر دیا جائے اور اس پر حد قائم کی جائے۔

(۳۰۹۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت کو سنگسار کیا تو جمعرات کو کوڑے مارے اور جمعہ کو رجم کیا اور فرمایا کہ میں نے قرآن کی رُو سے کوڑے مارے اور سنت کی رو سے رجم کیا ہے۔

(۳۰۹۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے راہ نکال دی ہے۔ کنواروں کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور سال بھر کے لیے جلاوطن کر دیا جائے گا اور شادی شدہ کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور رجم کر دیا جائے گا۔

(۳۰۹۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کر لیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کو

الحَدَّ، ثمَّ أخْبرَ أنَّهُ مُحْصَنٌ فأمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. رواهُ أَبو داوُد.

٦/٣٠٩٨ ـ وعَنْ جابرِ بْنِ سَمرَةَ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ رَجمَ ماعِزَ بْنَ مالكٍ ولَمْ يَذْكُرْ جَلْداً. رواهُ أحمدُ.

٢ ـ بابُ رَجْمِ المُحْصَنِ مِنْ أهلِ الكتابِ وأنَّ الإسلامَ ليسَ بِشَرْطٍ في الإحْصَانِ

١/٣٠٩٩ ـ عَنْ ابنِ عُمرَ أنَّ اليَهُودَ أتَوُا النَّبِيَّ ﷺ بِرجُلٍ وامْرَأةٍ مِنهُمْ قَدْ زَنَيا، فقالَ ما تَجِدُونَ في كِتابِكُمْ؟ قالوا: تُسَخَّمُ وُجُوهُهُما وَيُخْزَيَانِ، قالَ كَذبتُمْ إنَّ فِيها الرَّجمَ فأتُوا بالتَّوراةِ فاتلُوها إنْ كُنتُمْ صادِقِينَ، فَجاءوا بالتَّوراةِ وَجاءوا بقَارِىءٍ لَهُمْ فَقَرأَ حتَّى إذَا انْتَهى إلى مَوضِعٍ مِنها وَضعَ يَدَهُ عَليهِ، فقِيلَ لهُ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفعَ يَدَهُ فإذَا هِيَ تَلُوحُ، فقالَ أَو قالُوا يَا محَمَّدُ إنَّ فِيها الرَّجمَ ولكِنَّا كُنَّا نَتَكاتَمهُ بَيْنَنا، فأمَرَ بِهما رسولُ اللّهِ ﷺ فَرُجِما قالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَجْنَأُ عَلَيْها يَقيها الحِجَارَةَ بنَفْسِهِ متَّفَقٌ عَليهِ، وفي روايةِ أَحمدَ بِقَارٍ لَهُمْ أعْوَرَ يقالُ لهُ ابْنُ صُورِيَا.

٢/٣١٠٠ ـ وعَنْ جابرِ بْنِ عَبدِ اللّهِ قالَ: رجَمَ النبيُّ ﷺ رجُلاً مِنْ أسْلَمَ وَرَجُلاً مِنَ الْيَهُودِ وامْرَأةً. رَواهُ أحمدُ ومُسلمٌ.

٣/٣١٠١ ـ وعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عازبٍ قالَ مُرَّ على النبيِّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحمَّمٍ مَجْلودٍ فدَعاهُم فقالَ أهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزِّنا في كِتَابِكُمْ؟ قالُوا نَعَمْ فَدَعا رجُلاً مِنْ عَلَمائِهِمْ، فقالَ أَنْشُدُكَ باللّهِ الذِي أَنْزَلَ التَّوراةَ على مُوسى أهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي في كِتابكُمْ؟ قالَ لا وَلَولا أنَّكَ نَشَدْتَنِي بهٰذَا لَمْ اخبِرْكَ بحَدِّ الرَّجم، ولٰكِنْ كَثُرَ في أَشْرَافِنا وكُنَّا إذَا أَخَذْنا الشَّرِيفَ تَرَكْناهُ، وَإذَا أَخذنا الضَّعِيف أقَمْنا عَلِيهِ الحَدَّ فقُلْنا تَعالَوا فَلْنَجْتَمِع على شَيْءٍ نُقِيمُهُ على الشريفِ وَالوَضِيعِ فجَعَلْنا التَّحْميمَ والجَلْدَ مَكانَ الرَّجْم فقالَ النبيُّ ﷺ: اللهُمَّ إنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إذْ أَماتُوهُ فأمرَ بِهِ فرُجِمَ فأنْزَلَ اللّهُ عزَّ وجلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ ٱلَّذِينَ يُسَٰرِعُونَ فِي ٱلْكُفْرِ مِنَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟﴾ [المائدة: ٤١] إلى قولِهِ: ﴿إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ﴾ [المائدة: ٤١]، يَقُولُونَ ائْتُوا محمَّداً فإنْ أَمَرَكُمْ بالتَّحْمِيمِ والجَلْدِ فخُذُوهُ، وَإنْ أَفْتاكُمْ بالرَّجْمِ فاحْذَرُوا، فأنْزَلَ اللّهُ تَبارَكَ وتَعالى: ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿٤٤﴾ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٤٥﴾﴾، ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ﴾ [المائدة: ٤٤، ٤٥، ٤٧] قالَ هيَ في الكُفَّارِ كُلُّها. رواهُ أحمدُ ومسْلِمٌ وأَبُو داوُد.

حد میں سو کوڑے مارے گئے پھر آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہ شادی شدہ ہے تو آپ ﷺ کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا۔

(۳۰۹۸) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک کو رجم کیا انہوں نے کوڑوں کا ذکر نہیں کیا۔

اہل کتاب کو بھی رجم، احصان کے لیے اسلام شرط نہیں

(۳۰۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس زنا کار جوڑے کو لائے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہاری کتاب میں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا منہ کالا کر کے دونوں کو ذلیل کر دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا غلط ہے تورات میں رجم ہے اگر سچے ہو تو تورات کی کسی آیت سے (مجوزہ حکم) ثابت کرو چنانچہ یہودی تورات لے آئے اور اپنے ایک عالم کو بھی بلا لائے۔ وہ تورات پڑھنے لگا جب رجم کی آیت پر آیا تو ہاتھ رکھ لیا۔ اس سے کہا گیا کہ ہاتھ اٹھاؤ۔ جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت چمک رہی تھی۔ پھر اس عالم نے یا یہودیوں نے کہا کہ واقعی تورات میں رجم ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے رہے۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے دونوں کو رجم کیا گیا۔ میں نے دیکھا مرد عورت پر جھک کر اسے پتھروں سے بچا رہا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ عالم بھینگا تھا اور اس کا نام ابن صوریا تھا۔

(۳۱۰۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اسلم کے ایک شخص (ماعز بن مالک) کو اور یہودی مرد کو اور ایک عورت (جہنیہ یعنی غامدیہ) کو سنگسار کیا۔

(۳۱۰۱) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک یہودی گزرا جس کو کوڑے مارے گئے تھے اور منہ کالا کر دیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے یہودیوں کو بلا کر پوچھا کیا تمہاری کتاب میں زنا کی سزا یہی ہے؟ بولے ہاں۔ آپ ﷺ نے ان کا ایک عالم بلا کر پوچھا کہ اللہ سے ڈر جس نے حضرت موسیٰ پر تورات اتاری ہے بتاؤ کیا تمہاری کتاب میں زنا کار کی یہی سزا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ اگر آپ اللہ کو بیچ میں نہ ڈالتے تو میں آپ کو رجم کی خبر نہ دیتا۔ جب ہمارے شرفاء میں زنا خوب پھیل گیا تو ہم شرفاء کو چھوڑ کر غرباء کو سزا دے دیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے ایسی سزا تجویز کر لی جو امیر و غریب سب کو یکساں دی جا سکے اور بجائے رجم کے کوڑے مارنا اور منہ کالا کر کے بازاروں میں پھرانا مقرر کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میں پہلا شخص ہوں جو تیرا حکم زندہ کر رہا ہوں جب کہ انہوں نے اس کو مٹا ڈالا تھا چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا پھر يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ سے فَخُذُوْهُ تک آیت اتری یعنی یہودی کہتے ہیں، حضرت محمد ﷺ کے پاس چلو اگر آپ منہ کالا کرنے کا اور کوڑے مارنے کا حکم دیں تو مان لینا اور اگر رجم کرنے کا حکم دیں تو نہ ماننا اس پر وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ یہ تینوں آیتیں اتریں یہ سب کافروں کے بارے میں ہیں۔

٣ ـ بابُ اعتبارِ تَكْرَارِ الإِقْرَارِ بالزِّنا أَرْبعاً

١/٣١٠٢ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: أَتَى رجُلٌ رسُولَ اللّهِ ﷺ وَهوَ في المَسْجِدِ فَنادَاهُ فقالَ يا رسُولَ اللّهِ إنِّي زَنيت فأعْرَضَ عَنهُ حتَّى رَدَّدَ عَليهِ أَرْبَعَ مَرَّات، فلمَّا شَهِدَ على نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهاداتٍ دَعاهُ النبيُّ ﷺ فقالَ أَبِكَ جُنُونٌ؟ قالَ لا، قالَ فَهلْ أَحْصَنْتَ؟ قالَ نَعَمْ، فقالَ النبيُّ ﷺ اذْهَبُوا بهِ فارْجُمُوهُ، قالَ ابنُ شِهاب فأَخْبَرَني مَنْ سمعَ جابرَ بْنَ عَبدِ اللّهِ قالَ: كُنت فِيمَنْ رَجَمهُ فرَجمناهُ بالمُصَلَّى. فلمَّا أَذلقتْهُ الحِجارَةُ هَرَبَ فأدْرَكْناهُ بالحَرَّةِ فرَجَمْناهُ. مُتَّفَقٌ عَليهِ، وهوَ دليلٌ على أنَّ الإِحْصَانَ يَثْبُت بالإِقْرارِ مَرَّةً، وأَنَّ الجَوَابَ بنعَمْ إقْرَارٌ.

٢/٣١٠٣ ـ وعَنْ جابرِ بْنِ سَمُرَةَ قالَ: رَأَيْت ماعِزَ بْنَ مالكٍ حِينَ جِيءَ بهِ إلى النبيِّ ﷺ وهوَ رَجلٌ قِصيرٌ أعْضَلُ لَيسَ عَليهِ رِداءٌ فشَهِدَ على نفْسِهِ أَرْبَع مَرَّاتٍ أنَّهُ زَنى، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ فلَعلّكَ؟ قالَ لا واللّهِ إنَّهُ قَدْ زَنى الآخِرُ فرَجَمهُ. رَواهُ مُسلمٌ وأَبو داوُدَ، ولأحمدَ: أَنّ ماعِزاً جاءَ فأقَرَّ عِندَ النبيِّ ﷺ أَرْبَعَ مَراتٍ فأَمَرَ برَجْمِهِ.

٣/٣١٠٤ ـ وعَنْ ابْن عَبّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ لِماعِزِ بْنِ مالكٍ أَحَقٌّ ما بَلَغَني عَنكَ قالَ وما بَلَغكَ عَني؟ قالَ بَلَغنِي أنّكَ وقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فلانٍ، قالَ نَعَمْ فشَهِدَ أَرْبَعَ شهادَاتٍ فأُمِرَ بهِ فَرُجِمَ. رَواهُ أَحمدُ ومُسْلمٌ وأَبو داوُدَ والترمذِيُّ وَصَحَّحَهُ، وفي روايَةٍ قالَ: جاءَ ماعِزُ بْنُ مالكٍ إلى النبيِّ ﷺ فاعتَرَفَ بالزِّنا مَرَّتَيْنِ فَطَرَدَهُ، ثُمَّ جاءَ فاعتَرَفَ بالزِّنا مَرَّتَيْنِ، فقالَ شَهِدْتَ على نَفْسِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ اذْهَبُوا بهِ فارْجمُوهُ. رَواهُ أَبُو داوُد.

٤/٣١٠٥ ـ وعَنْ أَبي بكْرِ الصِّدِّيقِ قالَ: كُنْت عِندَ النبيِّ ﷺ جالِساً فَجَاءَ ماعِزُ بْنُ مالكٍ فاعْتَرَفَ عِندَهُ مَرَّةً فرَدَّهُ، ثُمَّ جاءَ فاعْتَرَفَ عِندَهُ الثَّانِيَةَ فرَدَّهُ، ثمَّ جاءَ فاعْتَرَفَ عِندَهُ الثَّالِثَةَ فرَدَّهُ، فقُلْت لهُ إنّكَ إنِ اعْتَرَفْتَ الرَّابعَةَ رجمكَ، قالَ فاعْتَرف الرَّابعَةَ فَحَبسَهُ، ثمَّ سَأَلَ عَنْهُ فقالُوا ما نَعْلَمُ إلاَّ خَيْراً قالَ فأَمَرَ برَجمِهِ.

٥/٣١٠٦ ـ وعَنْ بُريدَةَ قالَ كُنّا نَتَحدَّثُ أَصحابَ النبيِّ ﷺ أَنّ ماعِزَ بْنَ مالِكٍ لو جلَسَ في رَحْلِهِ بَعْدَ اعتِرَافِهِ ثلاث مَرّاتٍ لَمْ يَرْجمْهُ، وإنّما رَجمه عِندَ الرّابعَةِ. رَواهُما أَحمدُ.

٦/٣١٠٧ ـ وعَنْ بُرِيدَةَ أَيْضاً قالَ: كُنا أَصحابَ رسُولِ اللّهِ ﷺ نَتحدّثُ أَنّ الغَامِدِيَّةَ وماعِزَ بْنَ مالِكٍ لو رَجعَا بَعدَ اعترَافِهما، أَو قالَ لو لَمْ يَرْجعَا بَعدَ اعتْرَافِهما لَمْ يَطْلُبْهما، وإنّما رَجمهُما بَعدَ الرّابعَةِ. رَواه أَبُو داوُدَ.

زنا میں چار بار کا اقرار اور زنا کی خوب تحقیق

(۳۱۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس وقت آپ مسجد میں تھے۔ اس نے بلند آواز میں کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ سے زنا ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے چار بار یہی جملہ دہرایا۔ پھر جب چار بار زنا کا اقرار کر چکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر پوچھا تو دیوانہ تو نہیں؟ بولا نہیں۔ پوچھا شادی ہو چکی ہے؟ بولا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جا کر رجم کر دو۔ ابن شہاب فرماتے ہیں کہ جس نے یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی اس نے مجھے بتایا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رجم کرنے والوں میں میں بھی تھا۔ ہم نے اسے عیدگاہ میں رجم کیا۔ پھر جب اس پر پتھر پڑنے لگے تو بھاگا۔ ہم نے اسے حرہ میں جا لیا اور رجم کر دیا۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث دلیل ہے کہ شادی شدہ ہونا ایک بار کے اقرار سے ثابت ہو جاتا ہے اور جواب میں ہاں کر لینا اقرار ہے۔

(۳۱۰۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تھے تو میں نے انہیں دیکھا تھا کوتاہ قد، بھری بھری ٹانگیں، اوپر چادر نہ تھی۔ انہوں نے چار بار زنا کا اقرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم نے بوسہ وغیرہ لیا ہوگا کہا نہیں بلکہ اس نے زنا کیا ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجم کرا دیا۔ احمد میں ہے کہ ماعز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر چار بار اقرار کیا آپ نے انہیں رجم کیے جانے کا حکم فرمایا۔

(۳۱۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز سے پوچھا کیا تمہارے بارے میں مجھے جو خبر ملی ہے وہ ٹھیک ہے؟ کہا کیا خبر ملی ہے؟ فرمایا تم نے آلِ فلاں کی لڑکی سے زنا کیا ہے؟ کہا ہاں اور چار بار اقرار کیا۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور ان کو سنگسار کر دیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ماعز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر دو بار زنا کا اقرار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہٹا دیا۔ پھر (دوسری بار) آ کر دو بار زنا کا اقرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے چار بار زنا کا اقرار کر لیا ہے (اچھا انہیں) لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔

(۳۱۰۵) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا، ماعز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر ایک بار زنا کا اقرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لوٹا دیا۔ پھر دوسری بار آ کر اقرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دفعہ بھی لوٹا دیا۔ پھر تیسری بار آ کر اقرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دفعہ بھی لوٹا دیا۔ میں نے ان سے کہا اگر چوتھی بار اقرار کر لو گے تو آپؐ تمہیں رجم کر دیں گے۔ اس نے چوتھی بار بھی اقرار کر لیا۔ آپؐ نے انہیں روک لیا اور ان کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا ہم تو ان میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتے چنانچہ آپؐ نے ان کو رجم کرنے کا حکم دے دیا۔

(۳۱۰۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے تھے اگر ماعز تین بار اقرار کرنے کے بعد بھی اپنے گھر آ کر بیٹھ جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں رجم نہ کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار بار اقرار کے بعد رجم کیا۔

(۳۱۰۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے تھے کہ اگر غامدیہ اور ماعز اقرار کے بعد رجوع کر لیتے یا یہ کہا کہ اقرار کرنے کے بعد پھر نہ آتے تو آپؐ انہیں طلب نہ کرتے۔ آپؐ نے انہیں چار بار اقرار کے بعد رجم کیا۔

٤ ـ بابُ استفسارِ المُقِرِّ بالزِّنا واعتبارِ تَصْرِيحِهِ بما لا تَرَدُّدَ فيهِ

١/٣١٠٨ ـ عنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: لمَّا أتى ماعِزُ بْنُ مالكٍ النبيَّ ﷺ قالَ لهُ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أو غَمَزْتَ أو نَظَرْتَ؟ قالَ لا يا رسُولَ اللّهِ، قالَ أَفَنِكْتَها لا يَكْنِي؟ قالَ نَعَمْ، فَعِنْدَ ذلكَ أَمَرَ بِرَجمِهِ. رَواهُ أحمدُ والبُخاريُّ وأَبُو داوُد.

٢/٣١٠٩ ـ وعَنْ أبي هُرَيرة قالَ: جاءَ الأَسْلميُّ إلى نَبيِّ اللّهِ ﷺ فَشَهِدَ على نفْسِهِ أنّه أَصَابَ امْرَأَةً حَرَاماً أَرْبَعَ مَرَاتٍ كُلُّ ذلكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فأقبَلَ عليهِ في الخَامِسَةِ، فقالَ أَنِكْتَها؟ قالَ نعَمْ، قالَ كما يَغِيبُ المِرْوَدُ في المُكْحُلَةِ والرِّشاءُ في البِئْرِ؟ قالَ نَعَمْ، قالَ فَهَلْ تَدْرِي ما الزِّنا؟ قالَ نَعَمْ أَتَيْت مِنها حَرَاماً ما يَأْتِي الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ حَلالاً، قالَ فما تُرِيدُ بهذا القَولِ؟ قالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فأمَرَ به فَرُجِمَ. رَواهُ أبُو داوُد والدّارقطنيُّ.

٥ ـ بابُ أنَّ مَنْ أقرَّ بحدٍّ ولم يُسَمِّهِ لا يُحَدُّ

١/٣١١٠ ـ عَنْ أَنَسٍ قالَ: كُنْت عِندَ النبيِّ ﷺ فجاءَهُ رَجُلٌ، فقالَ يا رسُولَ اللّهِ إنِّي أَصَبْت حَدًّا فأقِمْهُ عَليَّ وَلَمْ يَسأَلْهُ، قالَ وَحَضَرَتِ الصَّلاةُ فصَلَّى مَعَ النبيِّ ﷺ فلمَّا قضى النبيُّ ﷺ قامَ إليهِ الرَّجُلُ فقالَ يا رسُولَ اللّهِ إنِّي أَصَبْت حَدًّا فأقِمْ فِيَّ كِتابَ اللّهِ قالَ أَلَيْسَ قدْ صَلَّيْتَ مَعَنا؟ قالَ نَعَمْ، قالَ فإنَّ اللّهَ قَدْ غَفَرَ لكَ ذَنْبَكَ أو حدَّكَ. أخرَجاهُ ولأحمدَ ومُسلمٍ مِنْ حديثِ أبي أمامةَ نَحْوُهُ.

٦ ـ بابُ ما يُذْكَرُ فِي الرُّجوعِ عَنِ الإقرارِ

١/٣١١١ ـ عَنْ أَبي هُرَيرَةَ قالَ: جاءَ ماعِزٌ الأَسْلَمِيُّ إلى رسولِ اللّهِ ﷺ فقالَ إنَّهُ قدْ زَنى فأَعْرَضَ عَنهُ، ثمَّ جاءَهُ مِنْ شِقِّهِ الآخَرِ فقالَ إنَّهُ قدْ زَنى فأعْرَضَ عَنهُ، ثمّ جاءَهُ مِنْ شِقِّهِ الآخَرِ فقالَ يا رسُولَ اللّهِ إنَّهُ قدْ زَنى، فأمَرَ بهِ في الرَّابِعةِ فأُخْرِجَ إلى الحَرَّةِ فرُجِمَ بالحِجَارَةِ، فلمَّا وَجدَ مَسّ الحِجَارَةِ فرَّ يَشْتَدُّ حتَّى مَرّ برَجُلٍ مَعهُ لِحْيُ جَمَلٍ فضَرَبَهُ بِهِ وضَرَبهُ النَّاسُ حتَّى ماتَ، فذَكَرُوا ذلكَ لِرَسُولِ اللّهِ ﷺ أنَّهُ فرَّ حِينَ وَجد مَسَّ الحِجَارَةِ ومَسّ المَوتِ، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ هلاَّ تَرَكْتُمُوهُ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه والتِّرمذيُّ وقالَ حَسَنٌ.

٢/٣١١٢ ـ وعَنْ جابر في قِصَّةِ ماعِزٍ قالَ: كُنْت فِيمَنْ رجمَ الرجُلَ إنَّا لمَّا خَرجنا بِهِ فرَجَمناهُ فَوَجدَ مَسَّ الحِجَارَةِ صَرَخَ بِنا يَا قَومُ رُدُّونِي إلى رَسُولِ الله ﷺ فإنَّ قَومِي

زنا کا اقرار کرنے والے سے خوب تحقیق کر لی جائے اور اس میں ایسی صراحت کی شرط ہے جس میں تردد نہ ہو

(۳۱۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب ماعز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا شاید تم نے بوسہ لیا ہوگا؟ یا آنکھ وغیرہ سے اشارہ کیا ہوگا؟ یا دیکھا ہوگا؟ بولے نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا کیا تم نے اس سے صحبت کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے بات نہیں کی۔ بولے ہاں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجم کرنے کا حکم دے دیا۔

(۳۱۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا ایک اسلمی (ماعزؓ) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر چار بار زنا کا اقرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار اس سے منہ پھیر لیتے تھے۔ پھر پانچویں بار آیا تو پوچھا کیا تو نے اس سے صحبت کر لی ہے؟ کہاں ہاں۔ پوچھا اس طرح جیسے سلائی سرمے دانی میں اور رسی کنوئیں میں چلی جاتی ہے۔ کہاں ہاں۔ پوچھا زنا کو سمجھتا بھی ہے کہا ہاں۔ میں نے عورت سے حرام کاری کی ہے جیسے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے۔ پوچھا اچھا تو اب کیا چاہتا ہے؟ بولا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک فرما دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے رجم کر دیا گیا۔

مبہم حد کے اقرار کا حکم

(۳۱۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک شخص نے آ کر کہا یا رسول اللہ! میں سزا کو پہنچ گیا، مجھ پر حد جاری کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ نہیں پوچھا۔ نماز کا وقت تھا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو اس نے کھڑے ہو کر پھر کہا کہ میں سزا کو پہنچ گیا۔ مجھ پر حد جاری فرما دیجیے۔ پوچھا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ اس نے کہا کیوں نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ یا حد معاف فرما دی ہے۔

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ والی حدیث احمد اور مسلم میں اس کے ہم معنی ہے۔

اقرار سے پھر جانے کا حکم

(۳۱۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ماعزؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کہا کہ میں نے زنا کر لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر اس نے دوسری طرف آ کر یہی کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ پھیر لیا۔ پھر تیسری جانب سے آ کر یہی کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ پھیر لیا۔ پھر آپ نے چوتھے اقرار پر حکم دیا کہ اسے حرہ لے جاؤ اور رجم کر دو۔ جب اس پر پتھر پڑنے لگے تو بھاگا اور بھاگتے بھاگتے ایسے شخص کے پاس سے گزرا جس کے ہاتھ میں اونٹ کے جبڑے کی ہڈی تھی۔ اس نے وہ ہڈی ماری اور لوگوں نے بھی پتھر مارے یہاں تک کہ مر گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جب پتھر پڑنے لگے تھے اور موت نظر آنے لگی تھی تو بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا۔

(۳۱۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ماعزؓ کے قصے میں روایت کی ہے کہ میں بھی رجم کرنے والوں میں تھا۔ جب ہم انہیں (میدان) میں لا کر رجم کرنے لگے اور ان پر پتھر پڑنے لگے تو چیخ کر بولے بھائیو! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا دو۔ میری قوم نے

قتَلُوني وغَرُّوني مِنْ نَفْسِي وأخبَرُوني أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ غيْرُ قاتِلِي فَلَمْ نَنزِعْ عَنهُ حتّى قَتَلْناهُ، فلمَّا رجعْنا إِلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ وأخبَرْناهُ قالَ فَهَلا تركْتُمُوهُ وَجئتُمُونِي بِهِ لِيَسْتَثبِتَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مِنهُ فأمّا تَرك حَدٍّ فلا. رَواهُ أَبو دَاوُدَ.

٧ ـ بابُ أنَّ الحدَّ لا يَجِبُ بالتُّهَمِ وأنَّهُ يَسقُطُ بالشُّبُهاتِ

١/٣١١٣ ـ عَنْ ابنِ عبَّاسٍ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ لاعنَ بيْنَ العَجلانِيّ وامْرَأتِهِ، فقالَ شَدَّادُ بْنُ الهادِ هِيَ المَرْأَةُ الّتي قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لو كُنت رَاجماً أحداً بغَيْرِ بيِّنَةٍ لرَجمْتُها قالَ لا تِلْكَ امْرَأَةٌ كانَتْ قَدْ أعلَنَتْ في الإِسْلامِ. متَّفقٌ عليهِ.

٢/٣١١٤ ـ وعَنْ ابنِ عبَّاسٍ قالَ قَالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لو كُنت رَاجماً أحَداً بغيْرِ بيِّنَةٍ لرَجمْت فلانَةَ فقَدْ ظَهَرَ منها الرِيبَةُ في مَنطِقِها وهَيْئتِها ومَنْ يَدْخُلُ عَلَيْها. رَواهُ ابْنُ ماجَه. وَاحتجّ بهِ مَنْ لَمْ يَحُدّ المَرْأَةَ بنُكُولِها عَنِ اللِّعَانِ.

٣/٣١١٥ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَة قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ ادْفَعُوا الحُدُودَ ما وجدْتُمْ لَها مدْفَعاً. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٤/٣١١٦ ـ وعَنْ عائشةَ قالَتْ قالَ رَسُولُ الله ﷺ أدرؤوا الحُدُود عَنِ المُسْلِمينَ ما استَطَعْتُمْ فإِنْ كانَ لَهُ مَخرَجٌ فخَلُّوا سَبيلَهُ فإِنَّ الإِمامَ إنْ يُخطِىء في العَفْوِ خَيْر مِنْ أنْ يُخطِىء في العُقُوبَةِ. رواهُ التِّرمِذِيُّ وذَكَرَ أنَّهُ قدْ رُوِيَ مَوقُوفاً وأنّ الوَقْفَ أصَحُّ قالَ وقَدْ رُوِيَ عَنْ غيرِ واحِدٍ مِن الصَّحابَةِ رَضيَ اللّهُ عَنهُمْ أنَهُمْ قالوا مِثْلَ ذلكَ.

٥/٣١١٧ ـ وعَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قالَ قالَ عُمرُ بْن الخَطّابِ كانَ فِيما أنزلَ اللّهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأناها وَعقَلْناها وَوَعيناها وَرَجَمَ رسُولُ اللّهِ ﷺ وَرَجمنا بَعْدَهُ فأخْشى إنْ طالَ بِالنَّاسِ زَمانٌ أنْ يَقُولَ قائِلٌ وَاللّهِ ما نجِدُ الرّجْمَ في كِتابِ اللّهِ تَعالى فَيضِلُّوا بِتَرْكِ فَريضَةٍ أَنْزَلَها اللّهُ تَعالى وَالرَّجْمُ في كِتابِ اللّهِ حَقٌّ على مَنْ زَنى إذا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجالِ وَالنِّساءِ إذا قامَت البَيِّنَةُ أو كانَ الحَبَلُ أو الاعْتِرَافُ. رَواه الجَماعَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٨ ـ بابُ مَنْ أقَرَّ أنَّهُ زَنَى بامرأةٍ فَجَحَدَتْ

١/٣١١٨ ـ عَنْ سَهلِ بنِ سَعْدٍ أنَّ رَجُلاً جاءَ إلى النبيِّ ﷺ فَقالَ إنَّهُ قَدْ زَنى بِامْرَأةٍ سَمَّاها فأرسَلَ النبيُّ ﷺ إلى المَرْأةِ فَدعاها فَسألَها عَمَّا قالَ فأنْكَرَتْ فَحدَّهُ وَتَرَكَها. رَوَاهُ أحمدُ وَأبو داوُدَ.

مجھے قتل کیا اور دھوکہ دیا اور مجھ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں قتل نہیں کریں گے مگر ہم (پتھر مارنے سے) نہ رکے یہاں تک کہ انہیں مار ڈالا۔ پھر جب ہم لوٹ کر آپ کے پاس گئے اور آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا اور میرے پاس کیوں نہ لے آئے کہ آپ ﷺ اس سے ثبوت طلب فرماتے تاہم حد ترک نہیں کی جاسکتی۔

الزام سے حد واجب نہیں ہوتی اور شبہ سے ساقط ہو جاتی ہے

(۳۱۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عجلانی اور ان کی بیوی کے درمیان لعان کرایا۔ حضرت شداد بن الھاد نے پوچھا کیا یہ وہ عورت ہے جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بغیر ثبوت کے رجم کرتا تو اسے کرتا۔ بولے نہیں بلکہ یہ وہ عورت ہے جو اسلام میں زنا سے بدنام تھی۔

(۳۱۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر میں کسی کو بغیر ثبوت کے رجم کرتا تو فلاں عورت کو رجم کرتا کیونکہ اس کی گفتگو سے، اس کی ہیئت سے اور اس کے پاس آنے جانے والوں سے زنا ظاہر ہوتا ہے۔

فقہ الحدیث: یہ اس کی دلیل ہے جو کہتا ہے کہ لعان سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔

(۳۱۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مقدور بھر سزا کو روکو۔

(۳۱۱۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں سے مقدور بھر سزا روکو۔ اگر بچنے کی کوئی صورت نکل آئے تو چھوڑ دو کیونکہ امام (حاکم) کا معافی میں غلطی کرنا سزا میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔ ترمذی نے اس کو موقوف بھی روایت کیا ہے اور موقوف ہی زیادہ صحیح ہے، بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے۔

(۳۱۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قرآن میں رجم کی آیت بھی اتری تھی، ہم نے وہ آیت پڑھی تھی اور یاد کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ ﷺ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں ایک زمانہ گزر جانے کے بعد لوگ یہ کہنے لگیں کہ ہم قرآن میں رجم نہیں پاتے اور ایک فرض حکم کے (جسے اللہ نے اتارا تھا) چھوڑنے سے گمراہ نہ ہو جائیں۔ رجم اللہ کی کتاب میں منکوحہ زانی کے لیے خواہ مرد ہو یا عورت واجب ہے جب گواہ گواہی دے دیں یا حمل ہو یا اقرار۔

کوئی شخص کہہ دے کہ میں نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے مگر وہ عورت انکار کر دے الخ

(۳۱۱۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر کہا کہ اس نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس عورت کو بلا کر پوچھا کہ تم پر فلاں کا یہ الزام ہے۔ اس نے انکار کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے مرد پر حد جاری کی اور عورت کو چھوڑ دیا۔

٩ ـ بابُ الحثِّ على إقامةِ الحَدِّ إذَا ثَبتَ والنَّهي عَنِ الشَّفَاعَةِ فيهِ

١/٣١١٩ ـ عَنْ أَبي هُرَيرَة عن النبيِّ ﷺ قالَ: حَدٌّ يُعْمَلُ بهِ فِي الأَرْضِ خَيْرٌ لأَهلِ الأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمطَرُوا أَربَعِينَ صَباحاً. رواهُ ابْنُ ماجه والنَّسائيُّ، وَقالَ ثَلاثِينَ وَأَحْمَد بِالشَّكِّ فِيهما.

٢/٣١٢٠ ـ وعَنْ ابنِ عُمَرَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ مَنْ حالَتْ شفاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّهِ فَهُوَ مُضَادُّ اللّهِ في أَمرِهِ. رَواهُ أَحمدُ وَأَبُو داوُد.

١٠ ـ بابُ أنَّ السُّنَّةَ بداءةُ الشاهِدِ بالرَّجْمِ وبداءةُ الإمامِ به إذَا ثَبتَ بالإقرارِ

١/٣١٢١ ـ عَنْ عامِرِ الشَّعْبيِّ قالَ: كانَ لِشُرَاحَة زَوجٌ غائِبٌ بالشَّامِ وَأَنَّها حَمَلَتْ فَجَاءَ بِها مَولاها إلى أَمير المُؤمِنِينَ عَليِّ بْنِ أَبي طالِبٍ رَضِيَ اللّهُ عَنهُ، فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ زَنَتْ وَاعْتَرَفَتْ فَجَلَدَها يَوْمَ الخَمِيسِ مائَةً ورَجَمَها يَومَ الجُمُعَةِ، وَحَفَرَ لها إلى السُّرَّةِ وَأَنا شاهِدٌ ثُمَّ قالَ إنَّ الرَّجْمَ سُنَّةٌ سَنَّها رسُول اللّهِ ﷺ وَلَو كانَ شَهِدَ على هٰذِهِ أَحَدٌ لكانَ أَوَّلَ مَنْ يَرمِي الشَّاهِدُ يَشْهَدُ ثُمَّ يُتْبِعُ شَهادَتَهُ حَجَرَهُ وَلكنَّها أَقَرَّتْ فأَنا أَوَّلُ مَنْ رَماها فرَماها بحَجَرٍ ثُمَّ رَمَى النَّاسُ وأَنا فِيهِمْ فَكُنْت وَاللّهِ فِيمَنْ قَتَلَها. رواهُ أَحمَدُ.

١١ ـ بابُ ما جَاءَ في الحَفْرِ للمرجُوم

١/٣١٢٢ ـ عَنْ أَبي سَعيدٍ قالَ: لمَّا أَمَرَنا رسُولُ اللّهِ ﷺ أَنْ نرْجُمَ ماعِزَ بْنَ مالِكٍ خَرَجْنا بِهِ إلى البَقِيعِ فَوَاللّهِ ما حَفَرْنا لهُ، وَلا أَوثَقْناهُ وَلٰكِنْ قَامَ لَنا فَرَمَيْناهُ بالْعِظامِ وَالْخَزَفِ فاشْتَكى فخرَجَ يَشْتَدُّ حتَّى انْتَصَبَ لَنا في عُرْضِ الحَرَّةِ فرَمَيْناه بجَلامِيدِ الجَنْدَلِ حَتَّى سَكَتَ.

٢/٣١٢٣ ـ وعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبيهِ قال: جاءَتِ الْغامدِيَّةُ، فَقالتْ يا رسُولَ اللّهِ إِنِّي قدْ زَنَيْت فطهرني وأَنَّهُ ردَّها فلمَّا كانَ الْغدُ قالتْ يا رسُولَ اللّهِ لمَ تَردُدُني لعَلَّك تردُدُني كما ردَدْتَ ماعِزاً فواللّهِ إني لحُبْلى، قالَ: إمَّا لا فاذْهَبي حتى تَلدِي فَلمَّا ولدتْ أَتتْهُ بالصَّبي في خِرْقةٍ قالتْ هٰذَا قدْ وَلَدْتُهُ، قالَ اذْهَبِي فأَرْضِعِيهِ حتَّى تَفْطِمِيهِ، فلمَّا فطَمَتْهُ أَتتْهُ بالصَبيِّ في يَدِهِ كِسرَةُ خُبْزٍ، فقالتْ هٰذا يا نَبيَّ اللّهِ قدْ فطَمْتُهُ وَقدْ أَكَلَ الطَّعامَ فدَفَعَ الصَبِيَّ إلى رجُلٍ مِنَ المُسْلِمِينَ، ثمَّ أَمَرَ بِها فحُفرَ لَها إلى صَدْرِها وأَمَرَ النَّاسَ فرَجمُوها فَيُقْبِلُ خالِدُ بْنُ الوَلِيدِ بِحَجَر فرَمَى رَأْسَها فَنَضَخ الدَّمُ على وَجهِ

حد جاری کرنے کی فضیلت اور حد میں سفارش کی ممانعت

(۳۱۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ زمین پر ایک حد پر عمل کیا جانا دنیا والوں کے لیے چالیس دن کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔ نسائی میں تیس دن کہا ہے اور احمد میں تیس یا چالیس شک کے ساتھ ہے۔

(۳۱۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس کسی کی سفارش اللہ کی کسی حد میں حائل ہو تو وہ اللہ کے حکم کا مخالف ہے۔

شہادت سے ثابت ہو تو گواہ رجم کی ابتداء کریں اور اگر اقرار سے ثابت ہو تو امام ابتدا کرے

(۳۱۲۱) حضرت عامر شعبی سے مروی ہے کہ شراحہ کا شوہر شام میں تھا، اس کے پیچھے وہ حاملہ ہوگئی۔ اس کا مالک اسے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا اور بولا کہ یہ زنا کر بیٹھی ہے اور خود اس نے اقرار بھی کر لیا ہے۔ آپ نے اسے جمعرات کے دن سو کوڑے مارے اور جمعہ کو سنگسار کر دیا اور رجم کے وقت اسے ناف تک گڑھے میں دبا دیا۔ میں موجود تھا پھر فرمایا رجم رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ اگر اس پر کوئی گواہ ہوتا تو وہ رجم کی ابتداء کرتا اور گواہی کے بعد پتھر مارتا لیکن اس نے اقرار کر لیا تھا، اس لیے میں اس کو پتھر مارنے کی ابتداء کرتا ہوں چنانچہ آپ نے اس کو پتھر مارا پھر لوگوں نے بھی پتھر برسائے۔ میں بھی ان میں تھا۔ اس نے میرے ہی پتھر سے جان دی۔

رجم کیے جانے والے کے لیے گڑھا کھودنا

(۳۱۲۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ماعز کو رجم کر دیں تو ہم ان کو بقیع میں لے گئے۔ اللہ کی قسم نہ ہم نے ان کے لیے گڑھا کھودا اور نہ باندھا۔ ہاں وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوگئے۔ ہم نے ان پر ہڈیاں کنکر اور پتھر برسائے جب تکلیف ہوئی تو بھاگ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ حرہ کے کھلے میدان میں جا کھڑے ہوئے۔ پھر ہم نے جندل (پتھریلی زمین) کے پتھر ان پر برسائے یہاں تک کہ خاموش ہوگئے۔

(۳۱۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا غامدیہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے زنا ہوگیا ہے مجھے پاک فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے انہیں لوٹا دیا۔ دوسرے دن پھر آ کر بولیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے مجھے کیوں لوٹا دیا؟ شاید ماعز کی طرح شبہ کی وجہ سے لوٹا دیا ہو۔ اللہ کی قسم! میں حاملہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا خیر وضع حمل کے بعد آنا۔ پھر یہ وضع حمل کے بعد بچے کو چیتھڑے میں لپیٹ کر آئیں کہ یہ پیدا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دودھ چھڑانے کے بعد آنا۔ پھر دودھ چھڑانے کے بعد آئیں۔ بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور یہ روٹی بھی کھانے لگا ہے۔ آپ ﷺ نے بچہ ایک مسلمان کو دے دیا۔ پھر انہیں رجم کرنے کا حکم دے دیا۔ ان کے سینے تک گڑھا کھودا گیا (اور اس میں کھڑی گاڑ کر) ان پر پتھر برسائے گئے۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ایک پتھر اٹھا کر ان کے سر پر مارا جس سے خون کی پھوار نکلی اور خالد رضی اللہ عنہ کے منہ پر چھینٹیں پڑیں۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ ان پر بولنے لگے۔ آپ ﷺ نے جو خالد کا برا بھلا سنا تو فرمایا خالد! انہیں برا نہ کہو۔ اس کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے انہوں نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر چنگی والا بھی ایسی توبہ کر لے تو بخش دیا جائے پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس پر نماز پڑھی گئی اور دفن کر دیا گیا۔

(۳۱۲۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز بن مالک اسلمی نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر کہا کہ مجھ سے زنا ہو گیا۔ میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ مجھے پاک فرما دیں۔ آپ ﷺ نے انہیں لوٹا دیا۔ دوسرے دن آ کر پھر یہی اقرار کیا۔ آپ ﷺ نے اس بار بھی لوٹا دیا اور ان کے خاندان میں آدمی بھیج کر معلوم کرایا کہ ان کی عقل میں فتور تو نہیں ہے؟ تم نے ان کی کوئی خلافِ عقل بات تو نہیں دیکھی؟ انہوں نے کہا ہمارے خیال میں تو یہ تمام خاندان میں سب سے اچھی سمجھ بوجھ والے اور نیک ہیں۔ پھر تیسری بار آئے آپ ﷺ نے پھر آدمی بھیج کر تحقیق کرائی۔ برادری والوں نے کہا یہ بالکل صحیح الدماغ ہیں۔ پھر چوتھی بار کے اقرار پر ان کے لیے گڑھا کھودا گیا اور آپ ﷺ کے حکم سے انہیں رجم کر دیا گیا۔ احمد کی روایت کے آخر میں ہے اور گڑھے میں سینے تک (کھڑے) دفن کر دیے گئے پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو ان کے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

(۳۱۲۵) حضرت خالد بن لجلاج کو ان کے باپ نے خبر دی پھر ایک شخص کا واقعہ بیان کیا جس نے زنا کا اقرار کر لیا تھا۔ اس سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا شادی ہو گئی؟ عرض کی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں سنگسار کیے جانے کا حکم فرمایا۔ ہم نے ان کے لیے گڑھا کھودا۔ یہاں تک کہ ہم ان پر قادر ہوئے اور مرتے دم تک پتھر برساتے رہے۔

حاملہ کو وضع حمل تک سنگسار نہ کرنا اور جس بیمار کے مر جانے کا ڈر ہو اسے تندرست ہونے تک کوڑے نہ لگانا

(۳۱۲۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک غامدیہ ازدیہ عورت آئی اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے پاک فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم فرمائے گھر جا کر دعائے مغفرت کر اور توبہ کر۔ اس نے کہا شاید شبہ کی وجہ سے آپ ماعز کی طرح مجھے بھی واپس فرما رہے ہیں۔ پوچھا کیا بات ہے۔ عرض کی مجھے زنا کا حمل ہے۔ پوچھا کیا تجھے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا جا یہاں تک کہ وضع حمل ہو۔ پھر اس کا وضع حمل تک ایک انصاری ضامن بن گیا۔ پھر وہ آپ ﷺ سے آ کر کہنے لگا کہ غامدیہ کو بچہ پیدا ہو گیا ہے۔ فرمایا ابھی ہم اسے رجم نہیں کریں گے کہ اس کے شیر خوار بچے کو چھوڑ دیں اسے کوئی دودھ پلانے والا نہ ہو۔ اس پر ایک انصاری نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کی رضاعت اپنے ذمے لیتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اسے رجم کر دیا۔

(۳۱۲۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جہنیہ عورت جو زنا سے حاملہ تھی رسول اللہ ﷺ کے سامنے آئی اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں حد کی مستحق ہوں مجھ پر حد جاری فرما دیجیے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور وضع حمل کے بعد میرے پاس لے آنا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم سے اس پر اس کے کپڑے باندھ دیے گئے اور اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اس زناکار عورت کی نماز پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ستر اہلِ مدینہ پر بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو۔

خَالِدٍ فَسَبَّها فَسَمِعَ النبيُّ ﷺ سَبَّهُ إِيَّاها، فقالَ مَهلاً يا خالِدُ فوَالذي نفْسِي بِيدِهِ لقَدْ تابَتْ تَوبَةً لَو تابها صاحِبُ مكْسٍ لغفِرَ لهُ ثمّ أمَر بها فَصُلِّيَ علَيها ودُفِنَتْ. رواهُما أحْمَدُ ومُسْلِمٌ وأبُو داوُد.

٣/٣١٢٤ ـ وعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبيهِ أَنّ ماعِز بْنَ مالكٍ الأَسلمِيّ أَتى رسُولَ اللّهِ ﷺ فقالَ يا رسُولَ اللّهِ إنّي زَنيتُ، وإنّي أُرِيدُ أنْ تُطهِّرَنِي فرَدَّهُ فلما كانَ الغَدُ أتاهُ فقالَ يا رَسُولَ اللّهَ إنّي قدْ زَنيت فَردّهُ الثّانِيةَ فأرسَلَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إلى قَومِهِ فقالَ: هَلْ تَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأساً تُنْكِرُونَ مِنهُ شَيئاً قالُوا ما نَعْلَمُهُ إلاّ وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِيْنا فِيما نَرَى فأتَاهُ الثَّالِثَةَ فأرسَل إلَيهِمْ أيضاً فَسألَ عنهُ فأخبَرُوهُ أنّهُ لا بَأسَ بِهِ ولا بعقله فلمَّا كانَ الرّابعَةُ حُفِرَ لهُ حُفْرَةٌ، ثمّ أمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. رَواهُ مُسْلمٌ وأحمدُ وقالَ في آخِرِهِ: فأمَرَ النبيُّ ﷺ فَحُفِرَ لهُ حُفْرةٌ فجُعِلَ فِيها إلى صَدْرِهِ، ثمّ أمَرَ النّاسَ برَجمِهِ.

٤/٣١٢٥ ـ وعَنْ خالِدِ بْنِ اللَّجْلاجِ أنّ أَباهُ أَخبَرهُ فذَكَرَ قِصّةَ رجلٍ اعْتَرَفَ بالزّنا، فقالَ لهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ أحْصَنْتَ؟ قالَ نَعَمْ فأمَرَ برَجمِهِ فذَهَبْنا فَحَفَرْنا لهُ حتّى أَمكَنّنا ورمَيْناهُ بِالحِجارة حتّى هَدَأَ. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُد.

١٢ ـ بابُ تأخيرِ الرَّجْمِ عَنِ الحُبْلَى حتى تَضَعَ وتَأخِيرِ الجَلْدِ عَنْ ذي المَرَضِ المرجوّ زَوَالُهُ

١/٣١٢٦ ـ عَنْ سُلَيمانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبيهِ أَنّ النبيّ ﷺ جاءَتْهُ امرأةٌ منْ غامدٍ منَ الأَزْدِ، فقالَتْ يا رسُولَ اللّهِ طهِّرْنِي، فقال ويحَكِ ارجعِي فاسْتَغْفِري اللّهَ وتُوبِي إليه، فقالَتْ أراكَ تُرِيدُ أنْ تَرددنِي كما رَدَدْتَ ماعِزَ بْنَ مالكٍ، قالَ وما ذَاك؟ قالَتْ إنّها حُبْلَى مِنَ الزّنا، قالَ أنتِ؟ قالتْ نَعَمْ، فقالَ لَها حتَّى تَضَعِي ما في بطْنِكِ، قالَ فَكَفَلَها رجُلٌ مِنَ الأنْصارِ حتَى وَضَعَتْ، قالَ فأتَى النبيَّ ﷺ فقالَ قدْ وضَعتِ الْغامدِيّةُ، فقالَ إذَنْ لا نَرْجُمُها ونَدَعُ وَلَدَها صَغِيراً لَيْسَ لهُ مَنْ يُرْضِعُهُ، فقامَ رجُلٌ مِنَ الأنْصَارِ فقالَ إليّ رَضاعُهُ يا نَبِيّ اللّهِ، قالَ فَرَجَمَها. رواهُ مُسْلمٌ والدّارقطنيُّ، وقالَ هٰذا حدِيثٌ صحيحٌ.

٢/٣١٢٧ ـ وعَنْ عِمْرَانَ بْن حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِن جُهَيْنَةَ أَتَتْ رسُولَ اللّهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلى مِنَ الزّنا فَقالتْ يا رسُولَ اللّهِ أَصَبْت حَدًّا فأقِمْهُ عَلَيّ، فَدَعا نبيُّ اللّهِ ﷺ وَلِيَّها، فَقَالَ أَحْسِنْ إلَيْها، فإذا وَضَعَتْ فأتِني فَفَعَلَ فأمَرَ بها رسُولُ اللّهِ ﷺ فَشُدَّتْ عَلَيْها ثِيابُها ثم أَمَرَ بها فَرُجِمتْ ثمّ صلّىٰ عَلَيْها، فَقَالَ لهُ عُمَرُ نُصلِّي عَلَيْها يا رسُولَ اللّهِ وَقدْ زَنتْ؟ قالَ لقَدْ تابَتْ توبةً لو قُسِمَتْ بَينَ سَبْعِينَ مِنَ أهلِ المدِينةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهلْ وَجَدْتَ

أَفضَلَ مِنْ أَنْ جادَتْ بِنَفْسِها لِلَّهِ. رواهُ الجَماعَةُ إلا البُخاري وابْن ماجَه، وهُوَ دَليلٌ عَلى أَنَّ المحْدُودَ مُخْتَرَزٌ تحْفَظُ عَورتَهُ عن الكَشْفِ.

٣/٣١٢٨ - وعَنْ عَليٍّ قالَ: إنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللّهِ ﷺ زَنَتْ، فأَمَرَني أَنْ أَجْلِدَها، فأَتَيْتُها فإذَا هِيَ حَدِيثَةُ عَهدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشيت ان أَجْلِدَها أَنْ أَقْتُلَها، فذَكَرْت ذلكَ للنبيِّ ﷺ فقالَ أَحْسَنْتَ اتْرُكْها حتّى تُماثِلَ. رَواهُ أَحمدُ ومُسلِمٌ وأَبُو داوُدَ والترمِذِيُّ وصحّحهُ.

١٣ - بابُ صِفَةِ سَوطِ الجَلْدِ وكَيفَ يُجْلَدُ مَنْ بِهِ مَرَضٌ لا يُرْجَى بُرْؤُهُ

١/٣١٢٩ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رجُلاً اعْتَرَفَ على نفْسِهِ بالزِّنا على عَهدِ رسُولِ اللّهِ ﷺ فَدَعا رسُولُ اللّهِ ﷺ بِسَوطٍ فأتِيَ بِسَوطٍ مَكْسُورٍ، فقالَ فَوقَ هٰذا، فأتِيَ بِسَوطٍ جَدِيدٍ لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهُ، فقالَ بيْنَ هذَيْنِ، فأتِيَ بِسَوطٍ قَدْ لانَ وَرُكِبَ بهِ فأمَرَ بِهِ فجُلِدَ. رواهُ مالكٌ في «المُوطَّإِ» عَنْهُ.

٢/٣١٣٠ - وعَنْ أَبي أُمامَةَ بْنِ سَهلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعدِ بْنِ عُبادَةَ قالَ: كانَ بَيْنَ أَبْيَاتِنا رُوَيْجِلٌ ضَعِيفٌ مُخْدَجٌ فلَمْ يرع الْحَيَّ إلاّ وهوَ على أَمَةٍ مِنْ إمائِهِمْ يَخْبُثُ بِها فذكَرَ ذلكَ سَعْدُ بْنُ عُبادَةَ لِرَسُول اللّهِ ﷺ وكانَ ذلكَ الرَّجُلُ مُسْلِماً، فقالَ اضْرِبُوهُ حَدَّهُ قالُوا يا رسُولَ اللّهِ إنّهُ أَضْعَفُ مِمّا تَحسبُ، لو ضَرَبْناهُ مِائَةً قَتَلْناهُ، فقالَ خُذُوا لَهُ عثكالاً فِيهِ مائَةُ شِمْرَاخٍ، ثمّ اضرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً واحِدَةً، قالَ فَفعلوا. رَواهُ أَحمدُ وابنُ ماجه، ولأَبي داوُدَ معْناهُ مِنْ روايةِ أَبي أُمامَةَ بْنِ سَهلٍ عَنْ بَعْضِ الصَّحابَةِ مِنَ الأَنْصارِ، وَفيهِ: ولَو حَمَلْناهُ إلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ ما هُوَ إلاّ جِلْدٌ على عَظْمٍ.

١٤ - بابُ مَنْ وَقَعَ على ذاتِ مَحْرَمٍ أَو عَمِلَ عَمَلَ قومِ لوطٍ أَو أَتَى بهيمَةً

١/٣١٣١ - عَنِ البَراءِ بْنِ عازِبٍ قالَ: لَقِيت خالِي ومَعَهُ الرّايَةُ، فقُلْت أَيْنَ تُرِيدُ؟ قالَ بَعَثَني رسُولُ اللّهِ ﷺ إلى رجُلٍ تزَوّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعدِهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنقَهُ وآخُذَ مالَهُ. رواهُ الخمْسةُ ولَمْ يَذْكُرِ ابْنُ ماجه والتِّرمذيُّ أَخْذَ المالِ.

٢/٣١٣٢ - وعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ وجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَومِ لوطٍ فاقْتُلُوا الْفَاعِلَ والمَفْعُولَ بِهِ. رواهُ الخمْسَةُ إلاّ النَّسائِيّ.

٣/٣١٣٣ - وعَنْ سعِيدِ بْنِ جُبَيرٍ ومُجاهِدٍ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ في الْبِكْرِ يُوجَدُ على اللوطِيّةِ يُرْجَمُ. رَواه أَبو داوُد.

اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ کہ اس نے اللہ کے لیے اپنی جان دے دی۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے اس بات کی کہ احتیاط کی جائے کہ رجم کرتے وقت رجم کیے جانے والے کا ستر نہ کھلنے پائے۔

(۳۱۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی زنا کر بیٹھی۔ آپ ﷺ نے مجھے اس کو کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ اب میں جو اس کے پاس آیا تو تازہ تازہ نفاس تھا، مجھے ڈر ہوا کہیں کوڑوں سے مر نہ جائے چنانچہ میں نے نبی اکرمؐ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ تندرست ہونے تک اسے چھوڑ دو۔

چمڑے کا کوڑا کیسا ہونا چاہیے اور مایوس العلاج مریضوں کو کس طرح کوڑے مارے جائیں

(۳۱۲۹) حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے کہ عہد رسالت میں ایک شخص نے زنا کا اقرار کیا۔ آپ ﷺ نے کوڑا منگایا تو شکستہ کوڑا لایا گیا۔ فرمایا اس سے اچھا لاؤ۔ پھر نیا کوڑا لایا گیا جس کا ابھی سر بھی نہیں کٹا تھا۔ فرمایا ان دونوں کے درمیان متوسط کوڑا لاؤ۔ چنانچہ ایک اور کوڑا لایا گیا جو سواری میں کام آ چکا تھا اور نرم ہو چکا تھا، پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسی سے اسے مارا گیا۔

(۳۱۳۰) حضرت سعید بن سعد سے مروی ہے فرمایا ہمارے محلہ میں ایک کمزور و بیمار اور اپاہج شخص تھا۔ لوگ اسے ایک لونڈی پر دیکھ کر گھبرا گئے۔ یہ اس سے زنا کر رہا تھا۔ یہ واقعہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کر دیا۔ وہ شخص مسلمان تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس پر حد جاری کر دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو بہت کمزور ہے شاید سو کوڑوں سے مر جائے۔ فرمایا کھجور کا ایسا خوشہ لو جس کی سو ٹہنیاں ہوں اور ایک ہی دفعہ مار دو چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایسا ہی کیا۔ ابوداؤد میں ابوامامہ کی روایت ہے بعض انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کے ہم معنی روایت ہے اس میں ہے اگر ہم اٹھا کر آپ ﷺ کے پاس لائیں تو اس کا جوڑ جوڑ الگ ہو جائے بس ہڈیوں پر کھال منڈھی ہوئی ہے۔

محرمات ابدیہ سے زنا کرنے والا یا لواطت کرنے والا یا جانور سے منہ کالا کرنے والا

(۳۱۳۱) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں اپنے ماموں سے ملا۔ ان کے ہاتھ میں جھنڈا تھا۔ میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا مجھے رسول اللہؐ نے حکم دیا ہے کہ جس نے باپ کے مرنے کے بعد اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا ہے اس کی گردن اڑا دوں اور مال ضبط کر لوں۔ ابن ماجہ اور ترمذی نے ضبطِ مال کا ذکر نہیں کیا۔

(۳۱۳۲) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم کسی کو لواطت کرتا ہوا پاؤ تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

(۳۱۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کنوارے لواطت کرنے والے کو سنگسار کیا جائے۔

٤/٣١٣٤ ـ وعَنْ عمْرِو بْن أبي عَمْرٍو عَنْ عكْرِمةَ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ وَقعَ على بَهيمَةٍ فاقْتلوه واقتلوا البَهيمَةَ. رواهُ أحمدُ وأبو داودَ والتِّرمذيُّ وقالَ لا نَعْرِفُهُ إلاَّ مِنْ حدِيثِ عَمْرِو بْنِ أبي عمْرٍو، وروى التِّرمذي وأبُو داودُ مِنْ حديثِ عاصِمٍ عَنْ أبي رُزَيْنٍ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّهُ قالَ: مَنْ أتَى بَهِيمَةً فلا حدَّ عَليهِ. وذكَرَ أنهُ أصَحُّ.

١٥ ـ بابُ فِيمَنْ وَطِىءَ جارِيَةَ امْرَأتِهِ

١/٣١٣٥ ـ عَنِ النُّعْمانِ بْنِ بَشِيرٍ أنَّهُ رُفِعَ إليهِ رَجلٌ غَشِيَ جارِيَةَ امْرأتِهِ، فقالَ لأقْضِيَنَّ فِيها بقَضاءِ رسولِ اللّهِ ﷺ إنْ كانَتْ أحَلَّتْها لَكَ جَلَدْتُكَ مِائةً، وإنْ كانَتْ لَمْ تحِلَّها لَكَ رجمتُكَ. رواهُ الخَمْسةُ، وفي روايةٍ: عَنِ النُّعْمانِ عَنِ النبيِّ ﷺ أنَّهُ قالَ في الرَّجُلِ يأتِي جارِيةَ امْرَأتِهِ، قالَ إنْ كانَتْ أحَلَّتها لهُ جَلَدْتُهُ مِائةً، وإنْ لَم تَكُنْ أحلَّتها له رَجَمْتُهُ. رواهُ أبو داوُدَ والنسائيُّ.

١٦ ـ بابُ حد زِنا الرقيقِ خمسونَ جلدةً

١/٣١٣٦ ـ عَنْ أمِيرِ المُؤمِنينَ عَليٍّ رَضيَ اللّهُ عَنهُ قالَ: أرْسَلني رسُولُ اللّهِ ﷺ إلى أمَةٍ سَوداءَ زَنَتْ لأجْلِدَها الحَدَّ، قالَ فَوَجَدْتُها في دَمِها فأتَيت النبيَّ ﷺ فأخْبَرْتُهُ بذلِكَ فقالَ لي إذا تَعالتْ مِنْ نِفاسِها فاجْلِدْها خَمْسِينَ. رواهُ عَبدُ اللّهِ بنُ أحمَدَ في المُسْنَدِ.

٢/٣١٣٧ ـ وعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ عَيّاشِ بْنِ أبي رَبيعَةَ المَخْزُومِيِّ قالَ: أمَرَني عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ في فِتيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجلدْنا وَلائِدَ مِنْ وَلائِدَ الإمارَةِ خَمْسينَ خَمْسينَ في الزِّنا. رَواهُ مالِكٌ في «الموطَّإ».

١٧ ـ بابُ السَّيدِ يقيمُ الحَدَّ على رقيقِهِ

١/٣١٣٨ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: إذا زَنَتْ أمَةُ أحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِناها فَلْيَجْلِدْها الحَدَّ وَلا يُثرِّبْ عَلَيها، ثمَّ إنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْها الحَدّ وَلا يُثرِّبْ عَليها، ثم إنْ زَنَت الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْها، وَلَو بِحَبْلٍ مِن شَعْرٍ. مُتَّفقٌ عَليهِ، وَرَواهُ أحمَدُ في رِوايَةٍ وأبُو داوُدَ وذَكَرا فِيهِ في الرَّابعَةِ الحَدَّ وَالبَيْعَ، قالَ الخَطَّابيُّ: مَعْنَى لا يُثَرِّبْ لا يَقْتَصِرْ عَلَى التَّثرِيبِ.

٢/٣١٣٩ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ وزَيْدِ بْنِ خالِدِ الجُهَنيِّ قالا: سُئِلَ النبيُّ ﷺ عَنِ

(۳۱۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی جانور سے منہ کالا کرے تو اس کو اور جانور دونوں کو قتل کر دو۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا ہم اسے عمرو بن ابی عمرو والی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

ترمذی اور ابوداؤد نے عاصم کی حدیث کو ابورزین سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا جانور سے منہ کالا کرنے والے پر کوئی حد نہیں اور ذکر کیا ہے کہ یہی زیادہ صحیح ہے۔

بیوی کی لونڈی سے صحبت کر لینے کا حکم

(۳۱۳۵) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کر لی تھی۔ فرمایا میں اس کا وہی فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ اگر اسے بیوی نے تیرے لیے حلال کر دیا ہے تو تجھے سو کوڑے ماروں گا۔ ورنہ رجم کر دوں گا۔ حضرت نعمان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

غلام کے لیے زنا کی سزا پچاس کوڑے ہیں

(۳۱۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کالی لونڈی کی طرف بھیجا جس نے زنا کر لیا تھا تا کہ اس پر حد جاری کروں۔ میں نے اسے خون (نفاس) میں پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفاس سے پاک ہونے کے بعد کوڑے مارنا۔

(۳۱۳۷) حضرت عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریشی نوجوانوں میں مجھے بھی حکم دیا تھا کہ ہم زنا (کی سزا) میں بیت المال کی لونڈیوں کو پچاس پچاس کوڑے ماریں۔

آقا غلام پر حد قائم کرے

(۳۱۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کی لونڈی زنا کرے اور وہ ثابت ہو جائے تو وہ اسے سزا کے کوڑے مارے اور برا بھلا نہ کہے۔ اگر پھر بھی زنا کرے تو سزا کے کوڑے مارے اور برا بھلا نہ کہے۔ اگر تیسری دفعہ زنا کرے تو اسے بیچ دے گو بالوں کی ایک رسی ہی میں بکے۔ اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے اس میں چوتھی دفعہ کے زنا میں حد اور بیع کا ذکر کیا ہے۔ امام خطابی نے فرمایا لا یثرب کا معنی یہ ہے کہ صرف ڈانٹنے ہی پر قناعت نہ کرے۔

(۳۱۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان دونوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

الأَمَةِ إِذا زَنَتْ وَلَمْ تُحصَنْ، قالَ إنْ زَنَتْ فاجلدوها، ثمّ إنْ زَنَت فاجْلدُوها، ثمّ إن زَنَتْ فاجْلدُوها، ثمّ بيعُوها وَلو بِضَفيرٍ. قالَ ابْنُ شِهابٍ: لا أَدْري أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَو الرّابِعَةِ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٣/٣١٤٠ ـ وعَنْ أَميرِ المؤمِنينَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّهِ عَنهُ أَنَّ خادِماً لِلنبيّ ﷺ أَحْدَثَتْ، فأَمَرَني النبيُّ ﷺ أَنْ أُقِيمَ عَلَيها الحَدّ فأَتَيْتُها فَوَجَدْتُها لَمْ تَجِفّ مِنْ دَمِها فأَتَيْتُهُ فأَخْبَرْتُهُ، فقالَ إذا جَفّتْ مِنْ دَمِها فأَقِمْ عَلَيْها الحَدّ أَقِيمُوا الحُدُودَ على ما مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ. رَواهُ أَحمدُ وأَبو داوُدَ.

١ ـ أبواب القطع في السرقة

١ ـ باب ما جاء في كم يُقطع السارق؟

١/٣١٤١ ـ عن ابن عمر أن النبي ﷺ قطع في مِجَنٍّ ثمنه ثلاثة دراهم. رواه الجماعة. وفي لفظ بعضهم: قيمته ثلاثة دراهم.

٢/٣١٤٢ ـ وعَنْ عائِشة قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَقْطَعُ يَدَ السّارِقِ في رُبُعِ دينار فَصاعِداً. رواهُ الجَماعَةُ إلاّ ابْن ماجَه، وفي رِوايَةٍ أَنَّ النبيّ ﷺ قالَ لا تُقْطَعُ يَدُ السّارِقِ إلاّ في رُبُعِ دِينارٍ فصاعِداً، رواهُ أَحمَدُ ومسْلِمٌ والنّسائيُّ وابْنُ ماجَهْ، وَفي رِوايَةٍ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السّارِقِ في رُبعِ دِينارٍ رَواهُ البُخاريُّ والنّسائيُّ وَأَبو داوُدَ، وفي رِوايَةٍ: قالَ تُقْطَعُ اليَدُ في رُبْعِ دِينارٍ فصَاعِداً. رواهُ البُخاريُّ وفي روايةٍ قالَ اقْطَعُوا في ربعِ دِينارٍ، وَلا تقْطَعُوا فِيما هُوَ أَدْنى مِنْ ذلِكَ وكانَ رُبعُ الدِّينارِ يَومَئِذٍ ثَلاثَة دَراهِمَ والدِّينارُ اثْنَيْ عَشرَ دِرْهَماً. رَوَاهُ أَحمدُ، وفي روايةٍ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا تُقْطَعُ يَدُ السّارِقِ فيما دُونَ ثمَنِ الْمِجَنِّ، قِيلَ لِعائشةَ ما ثَمَنُ المِجَنِّ قالتْ رُبعُ دِينارٍ. رَواهُ النّسائي.

٣/٣١٤٣ ـ وعَنِ الأَعمَش عَنْ أَبي صالِحٍ عَنْ أَبي هُرَيْرةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لَعَنَ اللّهُ السّارِقَ يَسْرِقُ البَيْضة فتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسرِقُ الْحَبْل فتُقْطَعُ يَدُهُ، قالَ الأَعمَشُ كانُوا يَرونَ أَنهُ بَيْضُ الحَدِيدِ، والحَبْلُ كانوا يرَونَ أَنَّ مِنها ما يُساوِي دَرَاهِمَ. متّفَقٌ عَليهِ ولَيْسَ لِمُسلمٍ فيهِ زيادَةُ قولِ الأَعمَشِ.

٢ ـ بابُ اعتبارِ الحِرْزِ والقَطْعِ فيما يُسْرِعُ إليه الفَسَادُ

١/٣١٤٤ ـ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللّه ﷺ يقُولُ لا قَطْعَ في ثَمَرٍ، ولا كَثَرٍ. رواهُ الخَمسةُ.

زنا کار لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا جب کہ وہ شادی شدہ نہ ہو۔ فرمایا اگر زنا کرے تو کوڑے مارو اگر پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اگر پھر زنا کرے تو کوڑے مارو۔ پھر اسے بیچ دو اگرچہ ایک رسی میں بکے۔ ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ تیسری بار یا چوتھی بار کے زنا کے بعد (بیچنے کا حکم فرمایا)۔

(۳۱۴۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خادمہ نے زنا کر لیا۔ آپ نے مجھے اس پر حد قائم کرنے کا حکم دیا۔ میں اس کے پاس پہنچا تو اس کا خون (نفاس) بند نہیں ہوا تھا چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خون بند ہو جانے کے بعد حد قائم کرنا۔ اپنے مملوکوں پر حد قائم کرو۔

چوری میں ہاتھ کاٹنے کے احکام و مسائل

کتنی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے

(۳۱۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

فقہ الحدیث: اس وقت ایک دینار دس یا بارہ درہم میں بِکتا تھا اور ایک دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا ہوتا تھا۔ اس کی قیمت اپنے زمانے کے مطابق لگائی جا سکتی ہے۔ (مترجم) بعض روایتوں میں بجائے ثمن کے قیمت کا لفظ ہے۔

(۳۱۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ چوتھائی یا اس سے زیادہ دینار (کی چوری) میں کاٹا کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ چوتھائی یا اس سے زیادہ دینار ہی میں کاٹا جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ دینار میں کاٹا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ چوتھائی دینار میں یا اس سے زیادہ میں ہاتھ کاٹا جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ چوتھائی دینار (کی چوری) میں ہاتھ کاٹو اس سے کم میں نہ کاٹو۔ اس زمانے میں چوتھائی دینار کے تین درہم ہوتے تھے اور دینار بارہ درہم کا ہوتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا ڈھال کی قیمت کیا ہے؟ فرمایا چوتھائی دینار۔

(۳۱۴۳) حضرت اعمش نے ابو صالح سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا چور پر اللہ کی لعنت ہو کہ خود چراتا ہے اور اسی چرانے پر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ لوگوں کے خیال میں خود سے لوہے کا خود مراد ہے اور رسی سے وہ رسی مراد ہے جو چند دراہم کی ہو۔ مسلم میں اعمش کے قول کا اضافہ نہیں ہے۔

ہاتھ کاٹنے والی چوری کے لئے ضروری ہے کہ وہ حفاظت سے رکھی گئی جگہ سے چوری کی گئی ہو اور جلد خراب ہونے والی چیز پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

(۳۱۴۴) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مچھلی میں اور کھجور کے گودے میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

٢/٣١٤٥ ـ وعَنْ عمرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ سُئِلَ رسُولُ اللّهِ ﷺ عَنِ الثَّمرِ المُعلَّقِ، فقالَ مَنْ أَصابَ مِنهُ بِفيهِ مِنْ ذِي حاجَةٍ غيْرَ متَّخِذٍ خُبْنةً فلا شَيْءَ عليهِ، ومَنْ خَرجَ بشيْءٍ فعلَيْهِ غَرامةُ مِثْلَيْهِ والعُقُوبةُ، ومنْ سَرَقَ مِنهُ شيئاً بَعدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الجَرينُ فَبَلَغَ ثَمنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ القَطْعُ. رواهُ النَّسائيُّ وأَبُو داوُد، وفي روايةٍ قالَ: سمِعت رجُلاً مِنْ مُزَيْنَةَ يَسألُ رسُولَ اللّه ﷺ عَنِ الحَريسَةِ التي تُوجَدُ في مَرَاتِعِها قال فِيها ثَمنُها مَرَّتَيْنِ وضَربُ نكالٍ وما أخِذ مِنْ عَطَنِهِ ففِيهِ القَطْعُ إِذَا بَلَغَ ما يُؤخَذُ مِنْ ذلك ثَمَنُ الْمِجَنِّ قالَ يا رسُولَ اللّهِ فالثمارُ وَما أخِذَ مِنها في أكْمامِها قالَ مَنْ أخَذَ بفيهِ ولَمْ يتَّخِذْ خُبْنَةً فلَيْسَ عَليهِ شيءٌ، ومَنِ احتمَلَ فَعلَيْهِ ثمنهُ مَرَّتَيْنِ وضَربُ نَكالٍ، وما أخِذَ مِنْ أَجْرانِهِ ففِيْهِ القَطْعُ إِذَا بَلَغَ ما يؤخَذُ مِنْ ذلكَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ. رَواه أحمدُ والنَّسائي. ولابْنُ ماجهُ مَعناهُ. وزادَ النَّسائي في آخِرهِ: وَما لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ ففِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيه وَجلَدات نَكالٍ.

٣/٣١٤٦ ـ وعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبدِ الرَّحمنِ أنَّ سَارِقاً سَرَقَ أُتْرُجَّةً في زمَنِ عُثْمانَ بْنِ عفَّانَ فأمَرَ بِها عُثْمانُ أنْ تُقوَّمَ فَقُوِّمَتْ ثَلاثَةَ دراهِمَ مِنْ صَرْفِ اثْنَيْ عَشَرَ بدِينارٍ فَقطَعَ عُثْمانُ يَدَهُ. رواهُ مالك في «المُوَطَّإِ».

٣ ـ بابُ تفسيرِ الحِرْزِ وأنَّ المرجِعَ فيهِ إلى العُرْفِ

١/٣١٤٧ ـ عَن صَفْوانَ بْنِ أميَّةَ قالَ: كُنت نائماً في المَسْجِدِ على خَمِيصةٍ لي فَسُرِقَتْ فأخذْنا السَّارِقَ فَرَفَعْناهُ إلى رسُولِ اللّهِ ﷺ فأمرَ بقَطْعِهِ فقُلْت يا رسُولَ اللّهِ أَفِي خَمِيصةٍ ثَمنُ ثلاثِينَ دِرْهماً أنا أهَبُها أو أَبِيعُها لهُ قالَ فَهَلاً كانَ قَبْلَ أَنْ تأتِيَنِي بهِ. رواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ الترْمذيَّ. وفي روايةٍ لأحمدَ والنسائي: فقطعَهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ.

٢/٣١٤٨ ـ وعَنْ ابْنِ عُمَرَ أنَّ رسولَ اللّه ﷺ قطعَ يَدَ سارِقٍ سَرَقَ بُرْنُساً مِنْ صُفَّةِ النساءِ ثَمنُهُ ثلاثةُ دَرَاهِمَ. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُد والنَّسائيُّ.

٤ ـ بابُ ما جاءَ في المخْتَلِسِ والمنتَهِبِ والخَائِنِ وجاحِدِ العارِيةِ

١/٣١٤٩ ـ عَنْ جابرٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ ليْسَ على خائنٍ ولا مُنْتَهِبٍ، ولا مُخْتلِس قطعٌ. رواهُ الخمْسةُ وصحّحهُ التّرمذيُّ.

٢/٣١٥٠ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: كانَتْ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتعِيرُ المَتاعَ وتَجْحَدُهُ فأمرَ النبيُّ ﷺ بقَطْعِ يَدِها. رواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وأَبُو داوُد وقالَ: فأمَرَ النبيُّ ﷺ فقُطِعَتِ يَدُها. قالَ أَبُو داوُد ورَواهُ ابْنُ أبي نَجِيحٍ عَنْ نافِعٍ عَنْ صفِيَّةَ بِنْتِ عبيدٍ قالَ فيهِ فشَهِدَ عَليها.

(۳۱۴۵) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے انھوں نے کہا رسول ﷺ سے درختوں پر لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا جو حاجت مند انھیں کھا لے اور بچائے نہیں اس پر کچھ نہیں اور جو بچا کر بھی لے جائے تو اس پر دگنا تاوان اور سزا ہے اور جس نے کھلیان میں سے پھل چرائے اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے انھوں نے فرمایا میں نے ایک مزنی شخص کو سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اس بکری کے بارے میں پوچھ رہا تھا جو چراگاہ سے چرالی جائے۔ فرمایا اس میں دگنی قیمت ادا کرنی پڑے گی اور سزا کے طور پر پیٹا بھی جائے گا اور جو باڑے سے چرائی جائے تو اگر اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ! پھلوں کا کیا حکم ہے؟ (جو کھائے جائیں) اور ان کا بھی جنہیں کوئی گود میں بھر کر لے جائے فرمایا جس نے پھل کھا لیے اور بچا کر نہیں رکھے اس پر کچھ نہیں اور جو اٹھا کر لے گیا اس پر دوہری قیمت ہے اور بطور ادب کے مارنا بھی ہے اور جو پھل کھلیان سے اٹھا لئے جائیں اگر ڈھال کی قیمت کے برابر ہوں تو ان میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ ابن ماجہ میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔ نسائی نے روایت کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اور جو پھل ڈھال کی قیمت کے برابر نہ ہوں تو ان میں دگنا تاوان ہے اور بطور ادب کے کوڑے بھی ہیں۔

(۳۱۴۶) حضرت عمرۃ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عہد عثمانی میں ایک چور نے نیبو چرائے۔ حضرت عثمان نے ان کی قیمت لگانے کا حکم دیا۔ ان کی قیمت لگائی گئی تو تین درہم کے ہوئے اور دینار بارہ درہم میں بکتا تھا۔ آپ نے چور کا ہاتھ کاٹ دیا۔

حفاظت کی وضاحت' حفاظت میں عرف کا اعتبار ہو گا

(۳۱۴۷) حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا میں مسجد میں اپنا ایک کمبل (سر کے نیچے رکھ کر) سو گیا تھا کوئی اسے چرا کر لے گیا۔ ہم نے چور کو پکڑ لیا اور اس کو رسول ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرما دیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس کمبل میں (ہاتھ کاٹا جائیگا) جس کی قیمت تیس درہم ہے میں اسے اس کو ہبہ کیے دیتا ہوں یا بیچ دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہیں کیا؟ احمد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

(۳۱۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا جس نے عورتوں کے چبوترے سے ایک کپڑا جس کی قیمت تین درہم تھی چرا لیا تھا۔

چھیننے والا' لوٹنے والا' امانت میں خیانت کرنے والا مانگی ہوئی چیز سے مکر جانے والا اور ان کا حکم

(۳۱۴۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے امانت میں خیانت کرنے والے کا اور لوٹنے والے کا اور چھیننے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۳۱۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا ایک مخزومیہ عورت مانگ کر چیز لے لیتی تھی پھر مکر جایا کرتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ ابوداؤد میں ہے انھوں نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

فائدہ: ابوداؤد نے فرمایا۔ اسے ابن ابی نجیح نافع سے، نافع صفیہ بنت عبید سے لائے ہیں اس میں ہے کہ آپ نے اس پر گواہی دی۔

٣/٣١٥١ ـ وعَنْ عائشةَ قالتْ كانتِ امْرَأَةٌ مخزُوميَّةٌ تَسْتَعيرُ المتَاعَ وتَجحَدُهُ فأمَرَ النبيُّ ﷺ بقَطْعِ يَدِها فأتى أهلُها أسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوهُ فكَلَّمَ النبيَّ ﷺ فِيها، فقالَ لهُ النبيُّ ﷺ يا أسامَةُ لا أرَاكَ تَشْفَعُ في حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّهِ عَزَّ وجَلَّ، ثُمَّ قامَ النبيُّ ﷺ خَطِيباً فقالَ إنَّما هَلَكَ مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ بأنَّهُ إذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وإذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعيفُ قَطَعُوهُ والذِي نفسِي بيَدِهِ لو كانَتْ فاطِمَةُ بِنْتُ مُحمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَها فقَطَعَ يَدَ المَخْزُومِيَّةِ. رواهُ أحمَد ومُسلم والنَّسَائِيُّ وفي روايةٍ قالَ: اسْتَعارَتِ امْرَأَةٌ يَعْنِي حُلِيًّا على ألْسِنَةِ ناسٍ يُعْرَفُونَ وَلا تُعْرَفُ هِيَ فَبَاعَتْهُ فأخِذَتْ فأُتِيَ بِها النبي ﷺ فأمَرَ بقَطْعِ يَدِها وَهيَ التِي شفَعَ فِيها أسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وقالَ فِيها رسُولُ اللّهِ ﷺ ما قالَ. رَواهُ أبُو دَاودَ والنَّسائيُّ.

٥ ـ بابُ القَطْعِ بالإِقْرَارِ وأنَّهُ لا يُكْتَفَى فيهِ بالمرَّةِ

١/٣١٥٢ ـ عَنْ أبي أمَيَّةَ المَخْزُومِيِّ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ أُتِيَ بلصٍّ فاعْتَرَفَ اعْتِرافاً ولَمْ يُوجدْ مَعَهُ المَتَاعُ، فقالَ لهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ ما إخَالُكَ سَرَقْتَ؟ قالَ بَلى مَرَّتَيْنِ أو ثَلاثاً قالَ فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ اقْطَعُوهُ ثمَّ جِيئُوا بِهِ، قالَ فَقَطَعُوهُ ثمَّ جاؤا بِهِ، فقالَ لهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ قُلْ أسْتَغْفِرُ اللّهَ وأتُوبُ إليهِ، فقالَ أسْتَغْفِرُ اللّه وأتُوبُ إليهِ، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ اللهُمَّ تُبْ عليهِ. رواهُ أحمدُ وأبو داوُد وكَذلكَ النَّسائيُّ ولَمْ يَقُلْ فيهِ مَرَّتَيْنِ أو ثَلاثاً وابْنُ ماجه وذكَرَ مَرَّةً ثانِيَةً فيهِ قالَ: ما اخالُكَ سَرَقْتَ؟ قَالَ بَلَى.

٢/٣١٥٣ ـ وعَنِ القاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحمَنِ عَنْ أميرِ المُؤمنِينَ عَليٍّ رضيَ اللّهُ عنهُ قالَ لا يقْطَعُ السَّارِقُ حتى يشْهَدَ على نفسِهِ مَرَّتَيْنِ حَكاهُ أحمدُ في روايَةِ مَهنا واحتَجَّ بهِ.

٦ ـ بابُ حَسْمِ يدِ السَّارِقِ إذَا قُطِعَتْ واسْتِحْبَابِ تعليقِها في عُنُقِهِ

١/٣١٥٤ ـ عَنْ أبي هُرَيرَة أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ أتِيَ بسَارِقٍ قدْ سَرَقَ شَمْلَةً فقالوا يا رسولَ اللّهِ إنَّ هٰذا قدْ سَرَقَ. فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ ما إخالُهُ سَرَقَ، فقالَ السَّارِقُ بلَى يا رسُولَ اللّهِ، فقالَ اذْهَبُوا بهِ فاقْطَعُوهُ، ثمَ احْسِمُوهُ، ثمَ ائتُوني بهِ فقُطِعَ فأتِيَ بهِ فقالَ تُبْ إلى اللّهِ، قالَ قدْ تبتُ إلى اللّهِ، فقالَ تابَ اللّهُ عَليْكَ. رَواهُ الدَّارقطنيُّ.

٢/٣١٥٥ ـ وعَنْ عَبدِ الرَّحمنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قالَ سألْنا فُضالةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ اليَدِ في عُنُقِ السَّارِقِ أمِنَ السُّنَّةِ، قالَ أتِيَ رسُولُ اللّهِ ﷺ بسَارِقٍ فقُطِعَتْ يَدُهُ ثمَّ أمَرَ بها فَعلِّقَتْ في عُنُقِهِ. رَواهُ الخمْسةُ إلاّ أحْمَدَ وفي إسنادِهِ الحَجّاجُ بْنُ أرْطَاةَ وَهُوَ ضعيفٌ.

(۳۱۵۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مخزومی عورت (فاطمہ بنت اسود ابوسلمہ کی بھتیجی) مانگ کر چیزیں لے لیتی تھی اور مکر جایا کرتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا اس کے گھر والے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے (اس کے بارے میں) درخواست کی (کہ آپ ﷺ سے سفارش کریں) حضرت اسامہ نے اسکی آپ ﷺ سے سفارش کی ۔آپ نے فرمایا اسامہ! آئندہ میں تجھے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد میں سفارش کرتے نہ دیکھوں۔ پھر نبی کریم ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو گئے اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں کوئی شریف چوری کر لیتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب چوری کر لیتا تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے تھے۔ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد (ﷺ) بھی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹے بغیر نہ رہتا۔ آخر کار مخزومیہ کا ہاتھ کاٹا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس نے ایک عورت سے جسے وہ نہیں پہچانتی تھی ان کا حوالہ دے کر جو اس عورت کو پہچانتے تھے ایک زیور مانگ کر (کچھ دنوں کے لیے) لیا پھر اسے بیچ دیا آخر پکڑی گئی اور آپ ﷺ کے پاس لائی گئی آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ یہ عورت وہی ہے جس کی حضرت اسامہ نے سفارش کی تھی اور آپ نے اس کے بارے میں جو فرمایا تھا، وہ مشہور ہی ہے (جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں ہے)۔

اقرار سے ہاتھ کاٹا جائے گا، ایک دفعہ کا اقرار کافی نہیں

(۳۱۵۲) حضرت ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا اس نے ایک بار چوری کا تو اقرار کر لیا مگر مال مسروقہ اس سے برآمد نہ ہوا۔ فرمایا میرے خیال میں تم نے چوری نہیں کی۔ اس نے کہا کیوں نہیں دو یا تین بار (اقرار کیا) آپ ﷺ نے فرمایا ہاتھ کاٹ کر اسے میرے پاس لانا، چنانچہ صحابی ہاتھ کاٹ کر اسے آپ ﷺ کے پاس لائے فرمایا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھو۔ اس نے یہ دعا پڑھی۔ آپ ﷺ نے بھی دعا فرمادی کہ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرمالے۔ نسائی میں اسی طرح ہے مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ اقرار کیا۔ ابن ماجہ میں ہے آپ نے دوسری مرتبہ فرمایا میرے خیال میں تم نے چوری نہیں کی اس نے کہا کیوں نہیں۔

(۳۱۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا جب تک دو بار اقرار نہ کر لے۔

فقہ الحدیث: احمد نے اس کو مہنی کی روایت میں حکایت کیا ہے اور اس سے دلیل لی ہے۔

ہاتھ کاٹ کر داغ دینا اور چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانا

(۳۱۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے ایک چادر چرائی تھی۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اس نے چوری کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا میرے خیال میں چوری نہیں کی۔ چور نے کہا ہاں یا رسول اللہ! (میں نے چوری کی ہے) آپ نے فرمایا اچھا تو اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو پھر داغ دو پھر اسے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر چور آپ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سے توبہ کرو۔ اس نے عرض کی میں نے توبہ کر لی ہے فرمایا اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے۔

(۳۱۵۵) حضرت عبدالرحمٰن بن محیریز سے مروی ہے انھوں نے کہا میں نے حضرت فضالہ بن عبید سے پوچھا کیا چور کی گردن میں ہاتھ لٹکانا سنت ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹا پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس کی گردن میں لٹکایا گیا۔

فائدہ: اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف ہے۔

٧ ـ بابُ ما جاءَ في السَّارقِ يوهب السَّرِقَةَ بعدَ وجوبِ القَطْعِ والشَّفْعِ فيهِ

١/٣١٥٦ ـ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عمَرَ أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ تَعافَوْا الحُدُودَ فِيما بَيْنَكُم فما بَلَغني مِنْ حدٍّ فَقَدْ وَجَبَ. رواهُ النَّسائيُّ وَأبو داوُد.

٢/٣١٥٧ ـ وعَنْ عائِشَةَ أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ أَقِيلوا ذَوي الهَيْئاتِ عَثَراتِهِمْ إلاَّ الحُدُودَ. رَواهُ أَحمدُ وَأبو داوُد.

٣/٣١٥٨ ـ وعَنْ رَبيعَةَ بْنِ أَبي عَبدِ الرَّحمنِ أَنَّ الزُّبَيْر بْنَ العَوَّامِ لقيَ رَجُلاً قَدْ أَخَذَ سارِقاً وهُوَ يُريدُ أَنْ يَذْهَبَ بِهِ إلى السُّلْطانِ فَشفَعَ لهُ الزُّبَيْرُ لِيُرْسِلَهُ، فقالَ لا حَتَّى أَبَلِّغَ بِهِ السُّلطانَ، فقالَ الزُّبَيْرُ إذا بَلَغَتَ السُّلْطانَ فَلَعَنَ اللّهُ الشَّافِعَ والمُشَفَّعَ. رَواهُ مالِكٌ في «المُوَطَّإِ».

٤/٣١٥٩ ـ وعَنْ عائِشةَ أَنَّ قُرَيْشاً أَهَمَّتْهُمُ المَرْأَةُ المَخْزُومِيَّةُ الَّتي سَرَقَتْ قالوا مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ ومَنْ يَجْتَرِىءُ عَليهِ إلاَّ أُسَامَةُ حِبّ رسُولِ اللّهِ ﷺ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللّهِ ﷺ فقالَ أَتَشْفعُ في حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّهِ ثُمَّ قامَ فَخَطَبَ، فقالَ يا أَيُّها النَّاسُ إنَّما ضَلَّ مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كانوا إذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وإذا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ وَأَيْمُ اللّهِ لو أَنَّ فاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمدٌ يَدَها. متفقٌ عليهِ.

٨ ـ بابٌ في حَدِّ القَطْعِ وغيرِهِ هَلْ يُسْتَوفَى في دارِ الحربِ أَمْ لا؟

١/٣١٦٠ ـ عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطاةَ أَنهُ وَجَدَ رَجُلاً يَسْرِقُ في الغَزْوِ فَجَلَدَهُ ولَمْ يَقْطَعْ يَدَهُ وقالَ نَهانا رسولُ اللّهِ ﷺ عَنِ القَطْعِ في الغَزْو. رَواهُ أَحمدُ وَأَبو داوُدَ والنَّسائيُّ ولِلتِّرمِذيِّ مِنهُ المَرْفوعُ.

٢/٣١٦١ ـ وعَنْ عُبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ جاهِدُوا النَّاسَ في اللّهِ القَريبَ والبَعيدَ، ولا تُبالوا في اللّهِ لَومةَ لائمٍ وأَقِيمُوا حُدُودَ اللّهِ في الحَضَرِ والسَّفرِ. رَواهُ عبدُ اللّهِ بْنُ أحمدَ في مُسْنَدِ أَبيهِ.

٢ ـ أبواب حد شارب الخمر

١/٣١٦٢ ـ عن أنس أن النبي ﷺ أُتي برجل قد شرب الخمر فجُلِدَ بجَرِيدتين نحو أربعين. قال: وفعله أبو بكر، فلما كان عمر استشار الناس فقال عبد الرحمٰن:

مسروقہ مال چور کو ہبہ کرنے سے حد ساقط نہیں ہوتی

(۳۱۵۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں حدیں ایک دوسرے کو معاف کردو جو حد مجھ تک آ جائے گی وہ واجب ہو جائے گی۔

(۳۱۵۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوش وضع لوگوں سے ان کی لغزشیں معاف کردو، بجز حدوں کے۔

(۳۱۵۸) حضرت زبیر بن عوام سے مروی ہے کہ وہ ایک آدمی سے ملے جس نے ایک چور پکڑ رکھا تھا اور حاکم کے پاس لے جانا چاہتا تھا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دینے کی سفارش کی۔ اس نے کہا نہیں جب تک میں اس کو حاکم کے پاس نہ پہنچا دوں۔ فرمایا جب تم اسے حاکم کے پاس پہنچا دو گے تو پھر تو سفارش کرنے والے اور جس کی سفارش کی جائے دونوں پر اللہ نے لعنت کی ہے۔

(۳۱۵۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت نے جس نے چوری کر لی تھی، پریشانی میں ڈال دیا تھا۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ محبوبِ رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی آپ ﷺ سے اس بات کی جرأت نہیں کر سکتا چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بات کی۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم اللہ کی حدوں میں سے ایک حد میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا لوگو! تم سے پہلے لوگ یوں گمراہ ہوئے کہ جب ان میں سے شریف (مالدار) چوری کر لیتا تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کمزور (غریب) چوری کر لیتا تو اس پر حد قائم کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو محمدؐ اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

جرائم کی سزائیں دارالحرب میں دی جائیں یا نہیں؟

(۳۱۶۰) حضرت بسر بن ارطاۃ سے مروی ہے کہ انہوں نے جنگ میں ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے پایا تو اس کو کوڑے مارے اور ہاتھ نہیں کاٹا اور فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے جنگ میں ہاتھ کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ ترمذی نے اس سے مرفوع روایت کی ہے۔

(۳۱۶۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے دین کے بارے میں لوگوں سے خواہ عزیز ہوں یا اجنبی جہاد کرو اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرو اور سفر و حضر میں ہر جگہ اللہ کی حدیں قائم کرو۔

شرابی کی حد کے مسائل

(۳۱۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی لی تھی تو آپ ﷺ نے اس کو دو چھڑیوں سے تقریباً چالیس قمچیاں ماریں یہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ عہد فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا۔

أخفُ الحدود ثمانين، فأمر به عمر. رواه أحمد ومسلم وأبو داود والترمذي وصححه.

٢/٣١٦٣ ـ وعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النبيّ ﷺ جَلَدَ في الخَمْرِ بالجَرِيدِ والنِّعالِ، وجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ. مُتَفَقٌ عَليهِ.

٣/٣١٦٤ ـ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ قالَ: جِيءَ بالنُّعْمانِ أَوِ ابْنِ النُّعْمان شارِباً فأَمَرَ رسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنْ كانَ في البَيْتِ أَنْ يَضربوهُ فَكُنْت فِيمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْناهُ بالنعالِ والجَرِيدِ.

٤/٣١٦٥ ـ وعَنِ السّائِبِ بْنِ يزيدَ قالَ: كُنّا نُؤتى بالشّارِبِ في عَهدِ رسُولِ اللّهِ ﷺ وفي إِمْرَةِ أَبي بَكْرٍ وصَدْراً مِنْ إِمْرَةِ عُمَرَ فَنَقُومُ إِلَيْهِ نَضرِبُهُ بأَيْدِينا ونِعالِنا وأَرْدِيَتِنا حَتّى كانَ صَدْراً مِنْ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ فِيها أَرْبَعين حَتّى إذا عَتَوا فِيها وفَسَقُوا جَلَدَ ثَمانِينَ. رَواهُما أَحمَدُ والبُخاريُّ.

٥/٣١٦٦ ـ وعَنْ أَبي هُرَيرة قالَ: أُتِيَ النبيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، فقالَ اضْرِبُوهُ فقالَ أَبو هُرَيرةَ فمِنا الضّارِبُ بيَدِهِ، والضّارِبُ بنَعْلِهِ، والضّارِبُ بِثَوبِهِ فَلمّا انْصَرَفَ قالَ بَعْضُ القَومِ أَخْزاكَ اللّهُ. قالَ لا تَقولوا هَكَذا لا تَعِينُوا عَلَيْهِ الشَيْطانَ. رواهُ أَحمَدُ والبُخاريُ وَأَبو داوُد.

٦/٣١٦٧ ـ وعَنْ حُضَيْنِ بْنِ المُنْذِرِ قالَ: شَهِدْت عُثْمانَ بْنَ عفّانَ أُتِيَ بالوَلِيدِ قَدْ صلّى الصُّبْحَ ركْعَتَيْنِ، ثُمَّ قالَ أَزِيدُكُمْ فشَهِدَ عليهِ رُجُلانِ أَحَدُهُما حُمْرانُ أَنّهُ شَرِبَ الخَمْرَ وشَهِدَ آخَرُ أنهُ رَآهُ يَتَقَيّؤها، فقالَ عثمانُ إِنّهُ لَمْ يتَقَيّأها حتّى شَرِبها، فقالَ يا عَليُّ قُمْ فاجلِدْهُ، فقالَ عَليٌّ قُمْ يا حسَنُ فاجلِدْهُ، فقالَ الحَسَنُ وَلِّ حارَّها مَنْ تَوَلّى قارَّها فكأنّهُ وجدَ عليهِ، فقالَ يا عَبدَ الله بْنَ جَعْفَر قُمْ فاجِلْدهُ فَجَلَدَهُ وَعلي يَعدُّ حتّى بلغَ أَرْبعِينَ فقالَ أَمْسِكْ، ثُمّ قالَ جلَدَ النبيُّ ﷺ أَرْبعِينَ، وَأَبُو بكْرٍ أَرْبعِينَ، وعُمَرُ ثمانِينَ وكُلٌّ سنّةٌ وهذا أَحَبُّ إليّ. رواهُ مُسلمٌ وفيهِ مِنَ الفِقْهِ أَنَّ لِلْوَكِيلِ أَنْ يُوَكِّلَ وأَنَّ الشّهادَتَيْنِ على شَيْئَيْنِ إِذَا آلَ معْناهُما إلى شَيْءٍ واحِدٍ جُمعتا جائزةٌ كالشَّهادةِ على البَيْعِ والإِقْرارِ بهِ أَو على القَتْلِ والإِقْرَارِ بِهِ.

٧/٣١٦٨ ـ وعن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: ما كنت لأُقيم حداً على أحد فيموتُ وأجد في نفسي منه شيئاً إلا صاحب الخمر، فإنه لو مات ودَيْتُهُ، وذلك أن رسول الله ﷺ لم يسُنّه. متفق عليه، وهو لأبي داود وابن ماجه، وقالا فيه: لم يسُنّ فيه شيئاً إنما قلناه نحن. قلت: ومعنى لم يسُنّه يعني لم يُقَدِّره ويوقّته بلفظه ونُطْقِه.

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا سب سے ہلکی سزا اسی دُرّے ہیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم دے دیا۔

(۳۱۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی سزا میں چھڑی اور جوتوں سے مارا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس چھڑیاں ماریں۔

(۳۱۶۴) حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نعیمان یا ابن النعیمان کو لایا گیا۔ اس نے شراب پی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے تمام حاضرین کو حکم دیا کہ اسے ماریں۔ مارنے والوں میں میں بھی شامل تھا۔ ہم نے اسے جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔

(۳۱۶۵) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا۔ عہد رسالت میں، عہد صدیقی میں اور آغاز عہد فاروقی میں ہمارے پاس شرابی لایا جاتا تھا تو ہم اسے ہاتھوں سے، جوتوں سے اور چادروں سے مارا کرتے تھے، یہاں تک کہ عہد فاروقی کا آغاز ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔ پھر جب لوگ سرکش ہو گئے اور نافرمانی بڑھ گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مارے۔

(۳۱۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا۔ فرمایا اسے مارو۔ پھر کوئی ہاتھ سے مار رہا تھا۔ کوئی جوتے سے مار رہا تھا، کوئی کپڑے سے۔ پھر جب فارغ ہو گئے تو کسی نے کہا اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں نہ کہو اس پر شیطان کی اعانت نہ کرو۔

(۳۱۶۷) حضرت حصین بن منذر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا۔ آپ کے پاس ولید کو لایا گیا جس نے صبح کی دو رکعتیں پڑھ کر کہا کیا اور پڑھوں؟ اس کے بارے میں دو آدمیوں نے جن میں سے ایک حمران بھی تھے، کہا کہ اس نے شراب پی ہوئی ہے دوسرے نے کہا میں نے اسے قے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے شراب پی تو قے کی۔ فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! اٹھ کر اسے مارو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے حسن رضی اللہ عنہ! اسے مارو۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سخت کام بھی اسی کے سپرد کرو جسے آسان کام سونپے تھے گویا وہ آپ پر ناراض ہوئے۔ فرمایا اے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ! تم اٹھ کر اسے مارو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مارنے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گننے لگے۔ جب چالیس مار چکے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اب رک جاؤ۔ پھر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چالیس ہی مارے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس مارے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی مارے اور یہ سب سنت ہیں اور چالیس مجھے زیادہ محبوب ہیں۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ وکیل بھی وکیل بنا سکتا ہے کہ دو چیزوں پر دو گواہیاں جب کہ ان دونوں کا مال ایک ہی چیز ہو، جائز ہیں جیسے بیع پر گواہی اور اس کا اقرار یا قتل پر گواہی اور اس کا اقرار۔

(۳۱۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا اگر میں کسی مجرم کو کوڑے ماروں اور وہ مر جائے تو اس سے میرے دل میں خلش نہیں پیدا ہو گی بجز شرابی کے کیونکہ اگر وہ مر جائے تو میں اس کی دیت دوں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسنون نہیں فرمایا تھا۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ میں ہے دونوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی چیز مسنون نہیں فرمائی تھی۔ ہم نے (چالیس یا اسی) متعین کر لیے۔ لَمْ یَسُنَّہٗ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الفاظ اور اپنی زبان سے تعداد متعین نہیں فرمائی تھی۔

٨/٣١٦٩ ـ وعَنْ أَبي سعِيدٍ قالَ جُلِدَ على عَهدِ رسُولِ اللّهِ ﷺ في الخَمْرِ بِنَعْلَيْنِ أرْبعِينَ فلمّا كانَ زَمَنُ عُمَرَ جَعَلَ بَدَلَ كُلِّ نَعْلٍ سَوطاً. رَواهُ أحمدُ.

٩/٣١٧٠ ـ وعَنْ عُبَيْدِ اللّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ أَنَّهُ قالَ لِعُثمانَ قدْ أكثَرَ النَّاسُ في الوَلِيدِ فقالَ سَنأْخُذُ مِنْهُ بالحَقِّ إنْ شَاءَ اللّهُ تَعالى، ثُمَّ دَعَا أَمِيرَ المُؤمِنينَ عَلِيًّا فأمَرَهُ أنْ يَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ ثمانينَ. مُخْتَصَرٌ مِنَ البُخاريِّ، وفي روايَةٍ لهُ أرْبعِينَ وَيَتَوَجَّهُ الجَمْعُ بيْنَهُما بِما رَواهُ أبُو جَعْفَر محمَّدُ بْنُ عَليٍّ أنَّ أَمِيرَ المُؤمِنينَ عَليَّ بْنَ أَبي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ جلَدَ الوَلِيدَ بسَوطٍ لهُ طَرَفانِ. رَواهُ الشَّافعِيُّ في مُسْنَدِهِ.

١٠/٣١٧١ ـ وعَنْ أَبي سعِيدٍ قالَ: أتِيَ رسُولُ اللّهِ ﷺ برَجلٍ نَشْوَانَ، فقالَ إني لَمْ أَشْرَبْ خَمْراً إنَّما شَرِبت زَبيباً وتَمراً في دُبَّاءَةٍ قالَ فأمَرَ بِهِ فَنُهِزَ بالأَيْدِي وخُفِقَ بالنِّعالِ وَنهى عَنِ الدُّبَّاءِ، ونهى عَنِ الزَّبِيبِ والتَّمرِ يَعْنى أنْ يُخْلَطا. رواهُ أحمدُ.

١١/٣١٧٢ ـ وعَنِ السائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ عَليهِمْ، فقالَ إنِّي وَجَدْت مِنْ فلانٍ ريحَ شَرَابٍ، فَزَعَمَ أنَّهُ شَرِبَ الطِّلاءَ، وإنِّي سَائل عَمّا شَرِبَ، فإنْ كانَ مُسْكِراً جَلَدْتُهُ فَجَلَدَهُ عُمَرُ الحَدَّ تاماً. رواهُ النَّسائي والدَّارقطنيُّ.

١٢/٣١٧٣ ـ وعَنْ أَميرِ المُؤمِنين عَلي رَضيَ اللّهُ عنهُ في شَارِبِ الخَمْرِ قالَ: إنَّهُ إذَا شَرِبَ سَكِرَ، وإذَا سَكِرَ هَذَى، وإذَا هذَى افْتَرَى، وعلى المُفتَري ثمانُون جلْدَةً. رواهُ الدَّارقطنيُّ ومالكٌ بمَعْناهُ.

١٣/٣١٧٤ ـ وعَنِ ابْنِ شِهابٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ حَدِّ العَبدِ في الخَمْرِ فقالَ: بَلَغنِي أنَّ عَليهِ نِصْفُ حَدِّ الحُرِّ في الخَمْرِ وأَنَّ عُمَرَ وعُثْمانَ وَعبدَ اللّهِ بْنَ عُمرَ جلَدُوا عَبِيدَهُمْ نِصْفَ الحَدِّ في الخَمْرِ. رواهُ مالكٌ في «المُوطَّإ».

١ ـ بابُ ما وَرَدَ في قَتْلِ الشَّارِبِ في الرَّابِعَةِ وبيانِ نَسْخِهِ

١/٣١٧٥ ـ عَنْ عَبدِ اللّهِ بْن عَمرٍو قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ الخَمْرَ فاجْلِدُوهُ فإنْ عادَ فاجْلِدُوهُ، فإنْ عادَ فاجْلِدُوهُ، فإنْ عادَ فاقْتُلُوهُ. قالَ عَبْدُ اللّهِ ائْتُوني برَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الخَمْرَ في الرَّابعَةِ فلَكُمْ عليَّ أنْ أقْتُلَهُ. رَواهُ أَحمدُ.

٢/٣١٧٦ ـ وعَنْ مُعاوِيَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: «إذَا شَرِبوا الخمْرَ فاجْلِدُوهُمْ، ثمَّ إذَا شَرِبوا فاجْلِدُوهُمْ، ثمَّ إذَا شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فاقْتُلُوهُمْ. رواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ، قالَ التِّرْمذيُّ إنَّما كانَ هذا في أوَّلِ الأمْرِ ثمّ نُسِخَ بَعدُ، هٰكَذا رَوى محمَّدُ بنُ إسْحٰقَ عَنْ محمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ عَنْ جابرٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: إنْ شَرِبَ الخَمْرَ فاجلِدُوهُ، فإنْ عادَ

(۳۱۶۹) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا عہد رسالت میں شراب کے بارے میں دو جوتوں سے چالیس ضربیں لگائیں گئیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے ہر جوتے سے ایک کوڑا لے لیا اور اسی کوڑے مقرر کر دیے۔

(۳۱۷۰) حضرت عبیداللہ بن عدی بن الخیار سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا لوگ کثرت سے ولید کی شکایت کرتے ہیں۔ فرمایا ہم ان شاء اللہ عنقریب اسے حق کے ساتھ پکڑیں گے پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اس کو کوڑے مارو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسی کو اسی کوڑے مارے۔ بخاری کی ایک روایت میں چالیس ہیں۔ دونوں میں مطابقت ابو جعفر محمد بن علی کی روایت سے ہو جاتی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو ایسے کوڑے سے مارا تھا جس کے دو سر تھے۔

(۳۱۷۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی لایا گیا۔ اس نے کہا میں نے شراب نہیں پی۔ میں نے ایک تو بنے سے کھجور و کشمش کا مشروب پیا ہے چنانچہ آپ کے حکم سے اسے ہاتھوں اور جوتوں سے مارا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنے سے منع فرما دیا اور کشمش و کھجور سے منع فرما دیا یعنی انہیں ملا کر مشروب بنانے سے۔

(۳۱۷۲) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں آ کر فرمایا مجھے فلاں سے شراب کی بُو آئی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ اس نے پی ہے (بہر حال) میں تو جو کچھ اس نے پیا ہے اسی کے بارے میں پوچھوں گا اور اگر نشہ آور ہوگی تو کوڑے ماروں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حد کے پورے کوڑے لگوائے۔

(۳۱۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شراب کے بارے میں روایت ہے کہ جب کوئی شراب پیتا ہے تو نشہ پیدا ہوتا ہے اور حالت نشہ میں بکواس کرتا ہے اور بکواس میں الزام لگاتا ہے اور الزام لگانے والے پر اسی کوڑے ہیں (پس شرابی کے اسی کوڑے لگائے جائیں گے)۔

(۳۱۷۴) ابن شہاب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ شرابی غلام کی حد پوچھی گئی۔ فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ اس پر آزاد شرابی کی سزا سے آدھی سزا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اپنے غلاموں کو شراب میں آدھی سزا دی ہے۔

چوتھی بار شراب پینے والے کے قتل کا حکم اور اس کی تنسیخ

(۳۱۷۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شراب پیے اسے مارو، اگر پھر پیئے پھر مارو اگر پھر پیے پھر مارو۔ اگر پھر پیے تو قتل کر دو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میرے پاس وہ شرابی لاؤ جس نے چوتھی بار شراب پی ہو اس کو قتل کرنا میرے ذمے ہے۔

(۳۱۷۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اگر لوگ شراب پئیں تو انہیں مارو۔ اگر پھر بھی شراب پئیں تو انہیں مارو۔ پھر اگر چوتھی دفعہ شراب پئیں تو انہیں قتل کر دو۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حکم شروع میں تھا پھر بعد میں منسوخ ہو گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر کوئی شراب پیے تو اس کو مارو۔ اگر کوئی چوتھی دفعہ پی لے

الرّابعة فاقْتُلوهُ، قال ثمّ أتِيَ النبيُّ ﷺ بعدَ ذلكَ بِرَجُلٍ قد شَرِبَ في الرّابعَةِ فضَرَبَهُ ولمْ يَقْتلهُ.

٣/٣١٧٧ ـ وعَنِ الزُّهرِيِّ عَنْ قُبيصَةَ بْنِ ذُؤيْبٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ شَرِبَ الخمْرَ فاجْلِدُوهُ، فإنْ عادَ فاجْلِدُوهُ، فإنْ عادَ في الثّالِثَةِ أوِ الرّابعَةِ فاقْتُلوهُ، فأتِيَ برَجُلٍ قدْ شَرِبَ فجَلَدَهُ، ثمّ أتِيَ بهِ فجلَدَهُ، ثمّ أتِيَ بهِ فجلَدَهُ ثم أتِيَ بهِ فجلَدَهُ وَرفعَ الْقَتْلُ وكانَتْ رُخْصَةً. رواهُ أبُو داوُدَ وذكَرَهُ التِرْمذِيُّ بمَعْناهُ.

٤/٣١٧٨ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إنْ سَكِرَ فاجلِدُوهُ، ثمّ إنْ سَكِرَ فاجلدُوهُ، فإنْ عادَ في الرّابعَةِ فاضْرِبُوا عنقَهُ. رواهُ الخَمْسة إلاّ التّرمذيَّ، وَزَادَ أَحمدُ قالَ الزُّهريُّ فأتِيَ رسُولُ اللّهِ ﷺ بِسَكْرَانَ في الرّابعَةِ فخلَّى سَبيلَهُ.

٢ ـ بابُ مَنْ وُجِدَ منهُ سُكْرٌ أو رِيحُ خَمْرٍ ولم يَعْتَرِفْ

١/٣١٧٩ ـ عَنْ ابنِ عبّاسٍ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ لمْ يُقِتْ في الخَمْرِ حَدًّا، وقالَ ابْنُ عبَّاسٍ شَربَ رَجُلٌ فسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيلُ في الْفَجِّ فانْطُلِقَ بهِ إلى النبيّ ﷺ فلمّا حاذَى بِدَارِ العَبَّاسِ انْفَلَتَ فدَخَلَ على الْعَبَّاسِ فالْتَزَمَهُ فذُكِرَ ذلكَ للنبيِّ ﷺ فضحِكَ، وقالَ أَفَعَلَها ولَمْ يأمُرْ فيهِ بشيْءٍ. روَاهُ أحمدُ وَأَبُو داوُد وقالَ هذا مِمّا تَفَرَّدَ بِهِ أهلُ المَدِينَةِ.

٢/٣١٨٠ ـ وعَنْ علْقَمَةَ قالَ كُنْت بِحِمْصَ فَقرأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةُ يُوسُفَ فقالَ رَجُلٌ ما هكَذا أُنْزِلَتْ، فقالَ عَبدُ اللّهِ واللّهِ لَقَرَأْتُها على رسُولِ اللّهِ ﷺ فقالَ أَحْسَنْتَ فبَيْنَما هُوَ يُكَلِّمهُ إذْ وَجدَ مِنهُ ريحَ الخَمْرِ، فقالَ أتَشْرَبُ الخَمْرَ وتُكَذِّبُ بالْكِتابِ فَضَرَبَهُ الحَدَّ. متّفَقٌ عَليهِ.

٣ ـ أبواب في التعزير، وحد المحاربة، والبغاة والسحرة

١ ـ بابُ ما جاءَ في قَدْرِ التعزيرِ والحَبْسِ في التُّهَم

١/٣١٨١ ـ عَنْ أَبي بُرْدةَ بْنِ نِيَارٍ أنّهُ سَمِعَ النبيَّ ﷺ يقُولُ: لا يُجْلَدُ فَوقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إلاّ في حَدٍ مِنْ حُدُودِ اللّهِ تَعالى. رَواهُ الجَماعَةُ إلاّ النَّسائيَّ.

٢/٣١٨٢ ـ وعَنْ بَهزِ بْنِ حَكِيم عَنْ أَبيه عَنْ جدِّهِ أَنَّ النبيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلاً في تُهمةٍ ثمّ خَلَّى عَنهُ. رَواهُ الخَمسةُ إلاّ ابْنَ ماجه.

دَعُوا كُلَّ قولٍ عندَ قولِ محمدٍ ... فما آمِنٌ في دينِهِ كَمُخاطِرِ

تو اسے قتل کر دو۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شرابی لایا گیا جس نے چوتھی بار شراب پی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے مارا اور قتل نہیں کیا۔

(۳۱۷۷) حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شراب پی لے اسے مارو۔ اگر پھر لوٹے تو پھر مارو۔ اگر پھر تیسری یا چوتھی بار لوٹے تو قتل کر دو پھر آپ ﷺ کے پاس چار بار ایک شرابی لایا گیا۔ ہر بار آپ ﷺ مارتے تھے۔ قتل اٹھا دیا تھا اور سہولت کر دی تھی۔

(۳۱۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی نشے میں ہو تو مارو۔ پھر اگر نشے میں ہو تو مارو۔ پھر اگر چوتھی بار نشے میں ہو تو اس کی گردن اڑا دو۔ احمد میں اتنا زیادہ ہے کہ امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس چوتھی بار ایک مخمور لایا گیا آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔

کسی کو نشہ ہو یا اس کے منہ سے شراب کی بُو آئے مگر وہ اعتراف نہ کرے تو اس کا حکم

(۳۱۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کی حد مقرر نہیں فرمائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک شخص نے شراب پی اور نشہ میں گلی میں جھوم جھوم کر پھرنے لگا۔ اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لے جایا گیا۔ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے پہنچا تو چھوٹ گیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر میں گھس کر انہیں چمٹ گیا۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کیا اس نے ایسا کیا تھا اور اس کے بارے میں کچھ حکم نہیں فرمایا۔

فائدہ: ابوداؤد نے فرمایا یہ ان حدیثوں میں سے ہے جن میں اہل مدینہ متفرد ہیں۔

(۳۱۸۰) حضرت علقمہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں حمص میں تھا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف پڑھی۔ ایک شخص نے کہا یہ اس طرح نہیں اتری۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے ٹھیک پڑھی ہے۔ بات کرتے کرتے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کے منہ سے شراب کی بُو آئی۔ پوچھا کیا شراب پی کر اللہ کی کتاب جھٹلاتے ہو پھر آپ نے اس کو حد لگائی۔

سزا کی مقدار اور شبہ کی بنا پر قید کرنا

(۳۱۸۱) حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ اللہ کی مقرر کردہ حدوں کے علاوہ کسی سزا میں دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔

(۳۱۸۲) حضرت بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شبہ میں ایک شخص کو قید کر دیا پھر اسے چھوڑ دیا۔

٢ ـ بابُ المحارِبينَ وقُطَّاعِ الطريقِ

١/٣١٨٣ ـ عنْ قَتادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ناساً مِنْ عُكْلٍ وعُرَيْنةَ قَدِمُوا على النبيِّ ﷺ وتَكَلَّمُوا بالإِسْلامِ فاسْتَوْخَمُوا المَدِينَةَ، فأَمَرَ لَهُمُ النبيُّ ﷺ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فلْيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِها وأَلْبانِها، فانْطَلَقُوا حتَّى إِذَا كانُوا بِناحِيَةِ الحَرَّةِ كَفَرُوا بَعدَ إِسْلامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النبيِّ ﷺ واسْتَاقُوا الذَّودَ، فَبَلَغَ ذلكَ النبيَّ ﷺ فَبَعَثَ الطَّلَبَ في آثارِهِمْ، فأَمَرَ بِهِمْ فسَمَّرُوا أَعْيُنَهُمْ وقطَّعُوا أَيْدِيَهُمْ وتُرِكوا في ناحِيَةِ الحَرَّةِ حتَّى ماتُوا على حالِهِمْ رَواهُ الجَماعَةُ وَزَادَ البُخاريُّ، قالَ قَتادَةُ: بَلَغنا أنّ النبيّ ﷺ بَعدَ ذلكَ كانَ يَحُثُّ على الصَّدَقةِ، وينهى عَنِ الْمُثْلَةِ وفي روايةٍ لأَحمدَ والبُخاريِّ وأبي داوُد، قالَ قَتَادَةُ فحَدَّثنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنَّ ذلكَ كانَ قَبْلَ أَنْ تُنزلَ الْحُدودُ، وَلِلْبُخاريِّ وَأَبي داوُد في هذا الحَدِيثِ، فأَمَرَ بِمَسامِيرَ فأُحْمِيَتْ فكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وأَرْجُلَهُمْ وَما حَسَمَهُمْ، ثمّ أُلْقُوا في الحَرةِ يَسْتَسْقُونَ فما سُقُوا حتّى ماتُوا. وفي رِوايَةِ النَّسَائيِّ: فقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وأَرْجلَهُمْ وسَمَّلَ أَعْيُنَهُمْ وَصَلَبَهُمْ.

٢/٣١٨٤ ـ وعَنْ سُلَيْمانَ التَّيْميِّ عَنْ أَنَسٍ قالَ: إنّما سَملَ النبيُّ ﷺ أَعْيُنَ أولئكَ لأَنَّهُمْ سَملُوا أَعْيُنَ الرِّعاةِ. رواهُ مسلِمٌ والنَّسائيُّ والتِّرْمذيُّ.

٣/٣١٨٥ ـ وعَنْ أَبي الزِّنادِ أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ لمّا قَطَعَ الّذينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ وسَملَ أَعْيُنَهُمْ بالنّارِ عاتبَهُ اللّهُ في ذلكَ، فأَنْزلَ: ﴿إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓاْ أَوْ يُصَلَّبُوٓاْ﴾ [المائدة: ٣٣] الآيَةَ. رواهُ أَبو داوُدَ والنسائيُّ.

٤/٣١٨٦ ـ وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في قطّاعِ الطَّرِيقِ: إِذا قتَلُوا وَأَخذُوا المالَ قُتِلُوا وَصُلِبُوا وإِذا قتَلُوا ولَمْ يأْخُذوا المالَ قُتِلُوا وَلَمْ يُصلَبوا، وإِذا أَخذُوا المالَ وَلَمْ يقتُلُوا قطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلافٍ وإِذا أَخافُوا السَّبيلَ ولَمْ يأْخُذوا مالاً نفُوا مِنَ الأَرْضِ. روَاهُ الشَّافِعيُّ في «مسنَدِهِ».

والـعيـنُ بـعـدَهُـمْ كـأَنَّ حِـدَاقـهـا سُمِلَتْ بِشوكٍ فهي عَوراءُ تَدْمَعُ

٣ ـ بابُ قِتَالِ الخَوَارجِ وأَهلِ البَغْي

١/٣١٨٧ ـ عَنْ أَمِيرِ المُؤْمِنِينَ عَليِّ بْن أَبي طَالِبٍ رَضيَ اللّهُ عَنهُ قالَ: سَمِعْتُ رسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ سَيَخْرُجُ قَومٌ في آخِرِ الزَّمانِ حِدَاثُ الأَسْنانِ سُفَهاءُ الأَحْلامِ يقُولونَ مِنْ قَولِ خَيْرِ البَرِيَّةِ لا يُجاوِزُ إِيمانُهُمْ حَناجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كما يَمْرُقُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فأَيْنَما لقيتُمُوهُمْ فاقْتُلُوهُمْ فإِنَّ في قَتْلِهِمْ أَجْراً لِمَنْ قتَلَهُمْ يَومَ القِيامَةِ. مُتَّفقٌ عليهِ.

(جنگ) کرنے والے اور ڈاکو (رہزن)

(۳۱۸۳) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عکل و عرینہ کے چند آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور مسلمان ہوگئے۔ مدینہ کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی اور صحت خراب ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ اونٹوں میں چرواہے کے پاس جا کر رہیں اور ان کا پیشاب اور دودھ استعمال کریں۔ چنانچہ وہ مدینہ سے چل پڑے یہاں تک کہ جب حرہ کے کنارے پر پہنچے تو مرتد ہوگئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعاقب میں آدمی بھیجے (پکڑے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے) اور آپ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں۔ ہاتھ کاٹے گئے اور حرہ کے ایک کونے میں ڈال دیے گئے یہاں تک کہ وہ اس حال میں مر گئے۔ بخاری نے اتنا اضافہ کیا ہے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں خبر ملی کہ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ خیرات کی ترغیب دیا کرتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ احمد، بخاری، ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت قتادہ نے کہا مجھ سے حضرت ابن سیرین نے بیان کیا کہ یہ واقعہ حدود کے اترنے سے پہلے کا ہے۔ بخاری، ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ کے حکم سے سلائیاں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیری گئیں اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر بلا داغ دیے چھوڑ دیے گئے اور حرہ میں ڈال دیے گئے۔ پانی مانگتے رہے مگر مرتے دم تک انہیں پانی نہیں پلایا گیا۔ نسائی کی روایت میں ہے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے، آنکھوں میں سلائیاں پھیریں گئیں اور پھانسی دی گئی۔

(۳۱۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں اس لیے ڈالیں کہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں ڈالی تھیں۔

(۳۱۸۵) حضرت ابوالزناد سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ والی اونٹنیاں چرائی تھیں اور ان کی آنکھوں میں گرم گرم سلائیاں ڈالیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عتاب فرمایا اور یہ آیت اتار دی اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ الآیۃ۔

(۳۱۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (ڈاکوؤں کے بارے میں جب وہ قتل کریں اور مال لوٹ لیں) مروی ہے کہ انہیں قتل کیا جائے اور انہیں پھانسی دی جائے اور جب قتل کریں اور مال نہ لیں تو فقط قتل کیا جائے اور جب مال لوٹیں اور قتل نہ کریں تو الٹے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور جب راستہ خطرناک بنا دیں اور مال نہ لیں تو جلاوطن کر دیے جائیں۔

خارجیوں اور باغیوں سے جنگ کرنا

(۳۱۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عنقریب زمانہ (خلافت) کے آخر میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو نوجوان ہوں گے اور بے وقوف ہوں گے۔ قرآن یا بظاہر اچھی بات پیش کریں گے۔ ان کا ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے آر پار نکل جاتا ہے تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر ڈالو کیونکہ قاتلوں کو قیامت کے دن ان کے قتل کا ثواب ملے گا۔

٢/٣١٨٨ ـ وعَنْ زَيْدِ بْنِ وَهبٍ أَنَّهُ كانَ في الْجَيْشِ الذينَ كانُوا مَعَ أَمِيرِ المُؤمِنينَ عَلِيٍّ الذِينَ سَارُوا إلى الخَوَارِجِ، فقالَ عَلِيٌّ أيُها النَّاسُ إنِّي سَمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ يَخْرُجُ قَومٌ مِن أمَّتِي يقْرَؤُونَ القُرْآنَ ليْسَ قِرَاءَتُكُمْ إلى قِرَاءَتِهِمْ بشيْءٍ، وَلا صَلاتُكُمْ إلى صَلاتِهِمْ بشَيْءٍ، وَلا صِيَامُكُم إلى صِيَامِهِمْ بشيْءٍ يقْرَؤونَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُونَ أنَّهُ لهُمْ وهُوَ علَيْهِمْ لا تُجَاوِزُ صَلاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمرُقُونَ مِنَ الإسْلام كما يَمْرُقُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَو يَعلَمُ الجَيْشُ الذِينَ يصِيبُونَهُمْ ما قضي لَهُمْ على لِسانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ لَنَكَلُوا عَنِ العَملِ وآيَة ذلِكَ أنَّ فِيهِمْ رَجلاً له عَضدٌ ليسَ له ذِرَاعٌ على عَضدِهِ مِثْلَ حَلمَةِ الثَّدْيِ عَليهِ شُعَيْرَاتٌ بِيضٌ قالَ فتَذْهَبونَ إلى معَاوِيَةَ وأهلِ الشَّامِ، وتَتْركونَ هٰؤلاءِ يَخْلفونَكُمْ في ذرَارِيكمْ وأَمْوَالِكمْ واللّهِ إنِّي لأَرْجو أنْ يكونوا هٰؤلاءِ القَومَ فإنهمْ قدْ سَفكوا الدّمَ الحَرَامَ وأغَاروا في سَرْحِ النَّاسِ فَسِيروا على اسْمِ اللّهِ، قالَ سَلمَة بْنُ كهَيْلٍ فنَزَّلَني زَيْد بْن وَهبٍ مَنْزِلاً مَنْزِلاً حتَّى قالَ مَرَرْنا على قنطَرَةٍ فلمَّا التَقَيْنا وعلى الخَوَارِجِ يَومئِذٍ عَبدُ اللّهِ بْن وهبٍ الرَّاسِبِيّ فقالَ لَهُمْ القُوا الرِّماحَ وسلُّوا سيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِها فإنِّي أخَاف أنْ يُناشِدوكُمْ كما ناشَدوكمْ يَومَ حَرورَاءَ فرَجَعوا فوَحشوا برِماحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيوفَ وشَجَرَهم النَاس برِماحِهِمْ، قالَ وقَتَلَ بَعْضهمْ على بَعْضٍ وَما أصِيبَ مِنَ النّاسِ يَومَئِذٍ إلاّ رجُلانِ، فقالَ أمير المؤمنِينَ عَليٌّ رَضِيَ اللّهُ عَنهُ الْتِمسوا فيهم المَخدّجَ فالتَمَسوه فلَمْ يَجِدوه فقامَ عليٌّ رضيَ الله عنه بنَفْسِهِ حتّى أتى ناساً قدْ قتِلَ بَعْضهمْ على بَعْضٍ قالَ أخِّروهمْ فوَجَدَه مِمّا يَلِي الأرْضَ فكَبّرَ، ثمّ قالَ صَدَقَ الله وبَلَّغَ رَسوله، قالَ فقامَ إليهِ عبَيْدَة السّلْمانِيُّ، فقالَ يَا أمِيرَ المؤمنِينَ آللهَ الّذِي لا إلٰهَ إلاّ هوَ أسَمِعت هٰذا الحَدِيثَ مِنْ رسولِ اللّهِ ﷺ قالَ إيْ واللّهِ الذِي لا إلَهَ إلاّ هوَ حتى اسْتَحلفَه ثلاثاً وَهوَ يَحْلِف له، رواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ.

٣/٣١٨٩ ـ وعن أبي سعيد قال: بينا نحن عند رسول الله ﷺ وهو يقسم قسماً أتاه، ذو الخويصرة وهو رجل من بني تميم قال: يا رسول الله اعدل. فقال: ويلك، فمن يعدل إذا لم أعدل؟ قد خِبْت وخسرت إن لم أكن أعدل. فقال عمر: يا رسول الله، أتأذن لي فيه فأضرب عنقه؟ فقال: دعه، فإن له أصحاباً يحقر أحدكم صلاته مع صلاتهم وصيامه مع صيامهم، يقرؤون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، ينظر إلى نصله فلا يوجد فيه شيء، ثم ينظر إلى رصافه فلا يوجد فيه شيء، ينظر إلى نضيِّه وهو قدحه فلا يوجد فيه شيء، ثم ينظر إلى قُذَذِه فلا يوجد فيه شيء، قد سبق الفَرثَ والدم. آيتهم رجل أسود، إحدى عضديه مثل ثدي المرأة أو مثل البضعة تدردر، يخرجون على حين فرقة من الناس. قال أبو سعيد:

(۳۱۸۸) حضرت زید بن وہب سے مروی ہے کہ وہ اس لشکر میں شامل تھے، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خارجیوں سے لڑنے کے لیے روانہ ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو! میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ میری امت میں سے ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور تمہاری قرأت ان کی قرأت کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگی، نہ تمہاری نمازان کی نمازوں کے مقابلہ میں کچھ ہوگی اور نہ تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابلہ میں کچھ ہوں گے۔ یہ قرآن پڑھیں گے خیال کریں گے کہ قرآن سے انہیں ثواب ملے گا حالانکہ قرآن ان کے لیے باعثِ عذاب ہوگا۔ ان کی نماز (ایمان) ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گی۔ یہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اگر انہیں قتل کرنے والا لشکر اس ثواب کو جان جائے جس کا ان کے نبی کی زبان پر فیصلہ کیا گیا ہے تو اس کے بعد بے شک وہ عمل کرنا چھوڑ دے (یعنی ان کے قتل کا ثواب ہی اس کی نجات کے لیے کافی ہے) اور ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک شخص ہوگا جس کا بازو ہوگا نہ ہاتھ ہوگا اور بازو کے سر پر پستان کی بھٹنی کی طرح کا مسہ ہوگا، جس پر چند سفید چھوٹے چھوٹے بال ہوں گے۔ تم تو معاویہ اور شام والوں کی طرف چلے جاؤ گے اور انہیں اپنے پیچھے اپنی اولاد میں اور مال میں چھوڑ جاؤ گے۔ اللہ کی قسم! میرا خیال ہے کہ یہ لوگ وہی ہیں کیونکہ انہوں نے حرام خون بہائے ہیں اور لوگوں کے جانور لوٹے ہیں پس (اے جوانو) اللہ کا نام لے کر آگے بڑھو۔ حضرت سلمۃ بن کہیل نے کہا کہ حضرت زید بن وہب نے منزل بہ منزل اس لشکر کی نقل وحرکت کا حال مجھ سے بیان کیا (پھر کہا) ہم ایک پل سے گزرے جب ہم ان سے بھڑ گئے (اس روز خارجیوں کا سپہ سالار عبداللہ بن وہب راسبی تھا) تو عبداللہ نے ان سے کہا نیزے پھینک دو اور تلواریں میانوں سے کھینچ لو کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں دشمن یومِ حروراء کی طرح تمہیں اللہ کا خوف نہ دلائے۔ اس پر انہوں نے نیزے پھینک دیے اور تلواریں کھینچ لیں اور انہیں لوگوں نے اپنے نیزوں سے خوب زخمی کیا اور بعض بعض پر قتل کیا گیا اس دن مسلمانوں میں سے صرف دو ہی مسلمان شہید ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان میں ٹنڈے کو تلاش کرو۔ لوگوں نے ڈھونڈھنے کے باوجود اسے نہیں پایا۔ پھر خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے ایسے لوگوں پر پہنچے جن کی لاشیں اوپر نیچے پڑی تھیں، فرمایا یہ لاشیں ہٹاؤ۔ آخر اس کی لاش زمین پر پڑی ہوئی ملی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیک پہنچایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے عبیدۃ سلمانی نے کھڑے ہو کر کہا اے امیر المومنین! اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کیا یہ حدیث آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی فرمایا ہاں ہاں اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ یہاں تک کہ عبیدہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تین بار قسم لی اور انہوں نے تین بار قسم دی۔

(۳۱۸۹) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حصے بانٹ رہے تھے۔ اتنے میں آپ کے پاس ایک تمیمی شخص ذوالخویصرہ آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انصاف کیجیے۔ فرمایا تیرے لیے خرابی ہو اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا۔ اگر میں نے انصاف نہ کیا تو تو محروم ہوا اور ناکام ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا چھوڑ و اس کے ایسے ساتھی ہیں کہ تمہاری نماز ان کی نمازوں کے سامنے حقیر اور تمہارے روزے ان کے روزوں کے سامنے حقیر معلوم ہوں گے۔ یہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ شکاری تیر کی دھار کو دیکھتا ہے مگر اس میں کچھ (خون وغیرہ) نہیں پاتا۔ پھر وہ اس کے رصاف یعنی اس پٹھے کو دیکھتا ہے جو تیرے کے پیکان پر لپیٹا جاتا ہے۔ اس میں بھی کچھ نہیں پاتا پھر اس کے پیکان کو دیکھتا ہے اور کچھ نہیں پاتا پھر اس کے پر کو دیکھتا ہے تو کچھ نہیں پاتا وہ گوبر اور خون سے نکل گیا ہوتا ہے یعنی جس طرح تیر جسم سے نکلنے کے بعد صاف ہوتا ہے، اسی طرح وہ (خارجی) ایمان سے محروم ہوتے ہیں (ان میں ذرا سا بھی ایمان نہ ہوگا) ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ آدمی ہوگا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی مانند یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہوگا جو تھرتھراتا ہوگا۔ یہ لوگ گروہ بندی کے زمانے میں نکلیں گے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا

فأشهد أني سمعت هذا الحديث من رسول الله ﷺ، وأشهد أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قاتلهم وأنا معه، فأمر بذلك الرجل فالتمس فأُتي به حتى نظرت إليه على نعت رسول الله ﷺ الذي نعته.

٤/٣١٩٠ ـ وعَنْ أبي سعيدٍ قالَ: بَعث عَليٌّ إلى النبيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَها بَيْنَ أرْبَعَةِ الأقْرَعِ بْنِ حابِسٍ الحَنْظَلِيِّ ثمَّ المُجاشِعيِّ وعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائيِّ ثمَّ أحَدِ بَنِي نَبْهانَ وعَلْقَمَةَ بْنِ علاثَةَ العامِرِيِّ ثمَّ أحَدِ بَنِي كِلابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ والأنْصارُ، قالُوا يُعْطِي صَنادِيدَ أهلِ نجْدٍ وَيَدَعُنا، قالَ إنّما أتَألَّفُهُمْ، فأقبَلَ رَجلٌ غائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ ناتِيءُ الجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحلُوقٌ، فقالَ اتَّقِ اللّهَ يا محمّدُ، فقالَ مَنْ يُطعِ اللّهَ إذَا عَصَيْتُ أيَأمَنُنِي على أهلِ الأرْضِ فلا تأمَنُونِي، فَسألَهُ رَجلٌ قَتْلَهُ أحْسِبُهُ خالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ فلمّا وَلّى قالَ إنَّ مِنْ ضِئْضِيءِ هذا أو في عَقِبِ هٰذَا قَوماً يَقْرَءُونَ الْقُرآنَ لا يُجَاوِزُ حَناجِرهمْ يَمْرَقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلونَ أهلَ الإسْلامِ، وَيَدَعُونَ أهلَ الأوْثَانِ لَئِنْ أنا أدْرَكْتُهُمْ لأقْتلنَّهُمْ قَتْلَ عادٍ. متَّفقٌ عليهما، وَفيهِ دَلِيلٌ على أنَّ مَنْ تَوَجَّهَ عَليهِ تَعْزِيرٌ لِحَقِّ اللّهِ جَازَ لِلإمام تركُهُ. وَأنَّ قَوماً لَو أظْهَرُوا رَأيَ الخَوارِجِ لَمْ يَحِلَّ قَتْلُهُمْ بذلكَ وإنّما يحِلُّ إذَا كثُرُوا وامْتَنَعُوا بالسِّلاحِ وَاسْتَعْرَضُوا النّاسَ.

٥/٣١٩١ ـ وعَنْ أبي سعِيدٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ تكُونُ أُمّتِي فِرْقَتَيْنِ، فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِما مارِقَةٌ يَلِي قتْلَهُمْ أولاهُما بالْحَقِّ. وَفي لفظٍ: تَمْرُقُ مارِقةٌ عِندَ فِرْقَةٍ مِنَ المُسْلِمِينَ يَقْتُلُها أولى الطَّائِفَتَيْنِ بالْحَقِّ. رَواهُما أحمدُ ومُسْلمٌ.

٦/٣١٩٢ ـ وعَنْ مَرْوانَ بْنِ الْحَكَمِ قالَ: صَرَخَ صَارِخٌ لِعَلِيٍّ يومَ الجَمَلِ لا يُقْتَلَنَّ مُدْبِرٌ، وَلا يُذَفَّفُ على جَرِيحٍ ومَنْ أغْلَقَ بابهُ فَهُوَ آمِنٌ، ومَنْ ألْقَى السِّلاحَ فهُوَ آمِنٌ. رواهُ سعِيدُ بْنُ منصُورٍ.

٧/٣١٩٣ ـ وعَنِ الزهرِيِّ قالَ: هاجَتِ الفِتْنَةُ وأصحابُ رسُولِ اللّهِ ﷺ مُتَوَافِرُونَ فأجمَعُوا أنْ لا يُقَادَ أحَدٌ، وَلا يُؤخَذَ مالٌ على تأوِيلِ القُرْآنِ إلاّ ما وُجِدَ بعَيْنِهِ. ذكَرَهُ أحمدُ في روايةِ الأثْرَمِ وَاحْتَجَّ بهِ.

٤ ـ بابُ الصَّبْرِ على جَورِ الأئِمَّةِ وتَرْكِ قِتالِهِم والكَفِّ عَنْ إقامَةِ السَّيْفِ

١/٣١٩٤ ـ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ رَأى مِنْ أمِيرِهِ شَيئاً يَكْرَهُهُ فلْيَصْبِرْ فإنَّهُ مَنْ فارَقَ الجماعَةَ شِبْراً فماتَ فمِيتَتُهُ جاهِلِيَّةٌ، وفي لفظٍ: مَنْ كَرِهَ مِنْ أميرِهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی ہے۔ میں ان کے ساتھ تھا۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا۔ وہ آدمی (مقتولوں میں) تلاش کیا گیا اور آپ کے پاس لایا گیا یہاں تک کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق دیکھا۔

(۳۱۹۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس تھوڑا سا سونا بھیجا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے چار (اقرع بن حابس حنظلی، مجاشعی۔ عیینہ بن بدر فراری، زید طائی پھر ایک مبہانی اور علقمہ بن علاثۃ العامری پھر ایک کلابی) میں بانٹ دیا۔ اس پر قریش اور انصار ناراض ہو گئے اور کہا کہ آپ ﷺ نجدیوں کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں انہیں مائل (قریب) کر رہا ہوں۔ پھر ایک شخص سامنے آیا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، رخسارے اٹھے ہوئے تھے اور پیشانی ابھری ہوئی تھی۔ ڈاڑھی گھنی تھی، سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا محمد ﷺ! اللہ سے ڈر جاؤ۔ فرمایا اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر کون اس کی اطاعت کرے گا۔ وہ مجھے دنیا میں امین سمجھتا ہے مگر تم امین نہیں سمجھتے۔ پھر ایک شخص نے غالباً حضرت خالد بن ولید نے آپ ﷺ سے اس کے قتل کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت نہیں دی پھر جب وہ آدمی چلا گیا تو فرمایا اس کی نسل یا اس کی پشت میں ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اہل اسلام سے لڑیں گے اور بت پرستوں کو بلائیں گے اگر میں انہیں پالوں تو عادیوں کی طرح ایک ایک کو قتل کر دوں۔

<u>فقہ الحدیث:</u> معلوم ہوا کہ اگر کسی پر اللہ کے حق کی وجہ سے سزا عائد ہوتی ہو تو امام کو اس سزا کا چھوڑنا جائز ہے اور اگر لوگ خارجیوں جیسے خیالات کا اظہار کریں تو ان خیالات کی وجہ سے ان کا قتل حلال نہیں۔ قتل اسی وقت جائز ہوتا ہے جب ان کی جمعیت بڑھ جائے اور اسلحہ سے لیس اور لوگوں کے درپے آزار ہو جائیں۔

(۳۱۹۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ان دونوں میں سے ایک جماعت نکلے گی جنہیں وہ جماعت قتل کرے گی جو دونوں میں حق سے قریب تر ہو گی۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں، مسلمانوں میں تفرقہ کے وقت ایک (اسلام سے) باہر نکلنے والی جماعت نکلے گی جسے دونوں جماعتوں میں سے حق سے قریب تر جماعت قتل کر ڈالے گی۔

(۳۱۹۲) مروان بن حکم سے منقول ہے انہوں نے کہا جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک منادی کرنے والے نے اعلان کیا بھاگنے والے کو قتل نہ کیا جائے اور نہ زخمی کے قتل میں جلدی کی جائے اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اسے بھی امن ہے۔

(۳۱۹۳) امام زہری سے مروی ہے انہوں نے فرمایا فتنے نے جب سر ابھارا تو اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کی کثرت تھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بالاتفاق یہ طے کر لیا کہ قرآن کی تاویل کی رُو سے کسی سے قصاص نہ لیا جائے اور نہ کسی کا مال لوٹا جائے سوائے اس مال کے جو معرکہ میں بعینہ موجود ہو۔

<u>فائدہ:</u> امام احمد نے اس کو اثرم کی روایت میں ذکر کیا ہے اور اس سے حجت پکڑی ہے۔

حاکموں کے ظلم پر صبر کرنے کا حکم اور ان پر تلوار اٹھانے کی ممانعت

(۳۱۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے امیر کی کوئی ناگوار خاطر بات دیکھے وہ صبر سے کام لے کیونکہ جو جماعت سے بالشت بھر بھی ہٹ کر مر گیا وہ جاہلیت کی موت (گمراہی پر) مرا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں جو شخص اپنے امیر سے کوئی ناگوار خاطر بات دیکھے

شَيئاً فلْيَصْبِرْ عَليهِ فإنَّهُ لَيسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ خَرَجَ مِنَ السُّلْطانِ شِبْراً فماتَ عَليهِ إلاَّ ماتَ مِيتَةً جاهِلِيَّةً.

٢/٣١٩٥ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ كانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِياءُ كلما هَلَكَ نبيٌّ خَلفَهُ نبي وإِنَّهُ لا نبيَّ بَعْدِي وسَيكونُ خُلفاءُ فيَكثُرُونَ، قالُوا فما تأمُرُنا قالَ فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فالأَوَّلِ، ثمَّ اعْطُوهُمْ حقَّهُمْ فإِنَّ اللّهَ سَائلهُمْ عمَّا اسْتَرعاهُمْ. متَّفقٌ عَليهنَّ.

٣/٣١٩٦ ـ وعَنْ عَوفِ بْنِ مالكٍ الأَشْجَعِيِّ قالَ: سمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ خِيار أئمَّتِكُم الذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونكُمْ، وتصلُّونَ عَليْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَليْكُمْ وَشِرَارُ أئمَّتِكُمْ الذِينَ تَبْغُضُونَهُمْ وَيَبْغُضُونكُمْ، وتلْعَنُونَهُمْ ويَلْعَنُونَكُمْ، قالَ قلْنا يا رسولَ اللّهِ أفلا نُنابِذُهُمْ عِندَ ذلكَ؟ قالَ لا ما أقامُوا فيكُم الصَّلاةُ إلاَّ مَنْ وُلِّيَ عَليهِ وَالٍ فَرآهُ يَأتِي شيئاً مِنْ مَعْصيَةِ اللّهِ فلْيَكْرَه ما يأتِي مِنْ مَعْصيةِ اللّهِ وَلا ينْزعَنَّ يَداً مِنْ طَاعَةٍ.

٤/٣١٩٧ ـ وعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمانِ أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ يكونُ بَعدي أئِمَّةٌ لا يَهتَدونَ بهَدْيي، وَلا يَستَنُّونَ بسُنَّتِي، وسَيَقُومُ فِيكُمْ رِجالٌ قُلوبُهُمْ قُلوبُ الشَّيَاطِينِ في جُثْمانِ إِنْسٍ، قالَ قُلت كَيْفَ أَصْنَعُ يا رسُولَ اللّهِ إِنْ أَدْرَكت ذلكَ؟ قالَ تَسْمَعُ وتُطيعُ، وَإِنْ ضَرَبَ ظَهرَكَ وأَخذَ مالَكَ فاسْمَعْ وَأَطِعْ.

٥/٣١٩٨ ـ وعَنْ عَرْفَجَةَ الأَشْجَعِيِّ قالَ: سَمِعْت رسولَ اللّهِ ﷺ يقولُ مَنْ أتاكم وأَمْركُمْ جَمِيعٌ على رَجلٍ واحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، أو يُفَرِّقَ جَماعَتَكُمْ فاقْتُلُوهُ. رواهُنَّ أحمدُ ومُسلمٌ.

٦/٣١٩٩ ـ وعَنْ عُبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قالَ: بايَعْنا رسولَ اللّهِ ﷺ على السَّمْعِ والطَّاعَةِ في مَنْشَطِنا ومَكْرَهِنا، وعُسْرنا ويُسْرنا وأَثَرَةٍ علَيْنا وأَنْ لا نُنازِعَ الأَمْرَ أَهلَهُ إلاَّ أَنْ تَرَوا كُفراً بَوَّاحاً عِندَكُمْ فِيهِ مِنَ اللّهِ بُرْهانٌ. متَّفَقٌ عَليهِ.

٧/٣٢٠٠ ـ وعَنْ أَبي ذَرٍّ أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ يَا أَبا ذَرٍّ كَيْفَ بِكَ عِندَ وُلاةٍ يَسْتَأثِرُونَ عَليكَ بِهذا الفَيْءِ، قالَ والذِي بَعَثَكَ بالْحَقِّ أَضعُ سَيْفي على عاتِقي وأَضرِبُ حتَّى أَلْحَقَكَ، قالَ أَوَلا أَدُلُّكَ على ما هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ ذلكَ تَصْبِرُ حتَّى تَلْحَقَنِي. رَواهُ أَحمَدُ.

٥ ـ بابُ ما جاء في حَدِّ السَّاحِرِ وذَمِّ السِّحْرِ والكهانَةِ

١/٣٢٠١ ـ عَنْ جُنْدبٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبُهُ بالسَّيْفِ. رَواهُ

تو وہ اس پر صبر کرے کیونکہ جو کوئی بھی بادشاہ سے ایک بالشت بھی علیحدہ ہو کر مر گیا وہ جاہلیت ہی کی موت مرا۔

(۳۱۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسرائیلیوں کی سیاست بھی انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں میں ہوتی تھی۔ جب کوئی نبی ہلاک ہو جاتا تو اس کے بعد اور نبی آ جاتا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ہاں خلیفے ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیں کیا حکم ہے؟ فرمایا پہلے کی پھر پہلے کی بیعت پوری کرو اور انہیں ان کا حق ادا کرو اور رعایا کے بارے میں اللہ ان سے پوچھے گا۔

(۳۱۹۶) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تمہیں محبت ہو اور انہیں تم سے محبت ہو اور تم ان کے لیے دعائیں کرو اور وہ تمہارے لیے دعائیں کریں اور بدترین امام وہ ہے جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم انہیں برا کہو اور وہ تمہیں برا کہیں۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس وقت ہم انہیں چھوڑ نہ دیں فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم رکھیں کان کھول کر سن لو اگر کسی پر کوئی حاکم ہو اور وہ اس سے فسق و فجور دیکھے تو اللہ کی نافرمانیوں کو برا سمجھے خبردار اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے۔

(۳۱۹۷) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایسے حاکم ہوں گے جو میرے طریقے اور میری سنت پر نہیں ہوں گے اور عنقریب تم میں ایسے آدمی کھڑے ہوں گے جن کے انسانی جسم میں شیطان جیسے دل ہوں گے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں انہیں پاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو اگرچہ تمہیں قتل کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔

(۳۱۹۸) حضرت عرفجہ الاشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تمہارا معاملہ کسی ایک آدمی کے ہاتھ پر مجتمع ہو اور کوئی شخص آ کر تمہاری طاقت منتشر کرنا اور تمہارے اتحاد میں پھوٹ ڈالنا چاہے تو اسے قتل کر ڈالو۔

(۳۱۹۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نے ہر حالت میں سن کر اطاعت کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہمیں اچھا لگے یا برا، خواہ ہمیں تنگی ہو یا سہولت اور خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور اس بات پر بھی کہ ہم حکام سے جھگڑا نہ کریں مگر اس وقت جب تم کھلم کھلا کفر دیکھو اور اللہ کی طرف سے اس کی تمہارے پاس دلیل بھی ہو۔

(۳۲۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! ان حاکموں کے ساتھ تم کیا کرو گے جو غنیمت کی تقسیم میں تم پر دوسروں کو ترجیح دیں گے۔ عرض کی اس کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں کندھے پر تلوار رکھ کر (ان سے) جنگ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاؤں۔ فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟ صبر کرتے رہو یہاں تک کہ مجھ سے مل جاؤ۔

جادوگر کی سزا، جادو اور کہانت کی مذمت

(۳۲۰۱) حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جادوگر کی حد اس کو تلوار سے مارنا ہے۔

التِّرمذيُّ والدَّراقطنيُّ وضعَّفَ التِّرمذيُّ إسْنادَهُ، وَقالَ الصَّحيحُ عَنْ جُنْدبٍ مَوقُوفٌ.

٢/٣٢٠٢ - وعَنْ بُجَالَةَ بْنِ عَبدَةَ قالَ: كُنْت كاتِباً لِجزءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عم الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فأتى كِتابُ عمَرَ قَبلَ مَوتِهِ بشَهرٍ أَنِ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وسَاحِرَةٍ وفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنَ المَجُوسِ وانْهُوهمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ فقَتَلْنا ثلاثَ سَوَاحِرَ وجَعلْنا نُفَرِّقُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَحَرِيمِهِ في كِتابِ اللّهِ تعالى. رَواهُ أحمدُ وأبو داوُد وللبُخاريِّ مِنهُ التَّفْرِيقِ بيْنَ ذَوِي المَحارِمِ.

٣/٣٢٠٣ - وعنْ محمَّدِ بْنِ عَبدِ الرَّحمنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ أنَّه بَلغه أنَّ حَفصَةَ زَوجَ النبيِّ ﷺ قَتَلَتْ جاريَةً لها سَحَرَتْها وكانتْ قدْ دَبَّرَتْها فأمَرَتْ بِها فقتِلَتْ. رَواهُ مالكٌ في «المُوطَّإ» عَنه.

٤/٣٢٠٤ - وعَنِ ابْنِ شِهابٍ أنَّه سُئلَ أعلى منْ سَحَر مِنْ أهلِ الْعَهدِ قَتْلٌ؟ قالَ: بَلَغنا أنَّ رسُول الله ﷺ قدْ صُنعَ لَهُ ذلكَ فلمْ يقْتلْ مَنْ صنَعَه، وكانَ مِنْ أهلِ الْكِتابِ أخْرَجَهُ البُخاريُّ.

٥/٣٢٠٥ - وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: سُحِرَ رسُولُ اللّهِ ﷺ حتى إنَّهُ لَيُخَيَّلُ إليهِ أنَّهُ فَعَلَ الشَّيءَ وَما فَعَلَهُ حتَّى إذَا كانَ ذَاتَ يَوم وهُوَ عِندِي دَعا اللّهَ وَدَعا ثُمَّ قالَ أشَعَرْتِ يا عائشةُ أنَّ اللّهَ قَدْ أفْتَانِي فِيما اسْتَفْتَيْتُهُ، قُلت وَما ذَاكَ يا رسُول اللّهِ؟ قالَ جاءَنِي رجُلانِ فَجَلَسَ أحدُهما عِندَ رأسِي والآخَرُ عِندَ رِجْلِي، ثمَّ قالَ أحَدُهُما لِصَاحِبِهِ ما وجَعُ الرَّجُلِ؟ قالَ مَطْبُوبٌ قالَ وَمَنْ طَبَّهُ؟ قالَ لَبِيدُ بْنُ الأعْصَمِ اليهُودِيُّ مِنْ بَني زُرَيْقٍ، قالَ فِيما ذَا؟ قالَ في مُشْطٍ ومُشَاطةٍ، وَجُفِّ طَلْعَةِ ذكَرٍ، قالَ فأيْنَ هُوَ؟ قالَ في بِئرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النبيُّ ﷺ فِي أنَاسٍ مِنْ أصحَابِهِ إلى الْبِئرِ فنَظَرَ إلَيْها وعَلَيْها نخلٌ ثمَّ رجع إلى عائشةَ، فقالَ واللّهِ لَكَأنَّ ماءَها نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ ولَكَأنَّ نخلها رؤوسُ الشَّيَاطِينُ، قلْت يا رسُولَ اللّهِ أفأخْرَجْتَهُ؟ قالَ لا أمَّا أنا فقَدْ عَافاني اللّهُ وَشَفَانِي وَخشِيت أنْ أُثَوِّرَ على النَّاس مِنهُ شَرًّا فأمَرَ بِها فدُفِنت مُتَفقٌ عَليهِ، وفي روايَةٍ لِمُسلمٍ: قالت فقُلْت يا رسُولَ اللّهِ أفلا أخْرَجْتَهُ؟ قالَ لا.

٦/٣٢٠٦ - وعَنْ أبي مُوسى أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ ثلاثَةٌ لا يَدْخُلونَ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَقاطِعُ رَحِمٍ ومُصَدِّقٌ بالسِّحْرِ.

٧/٣٢٠٧ - وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ مَنْ أتى كاهِناً أوْ عَرَّافاً فصَدَّقَهُ بِما يقُولُ فقَدْ كَفَرَ بِما أُنْزِلَ على محمَّدٍ ﷺ. رواهُما أحمَدُ ومُسلمٌ.

امام ترمذیؒ نے اس کی مرفوع سند کو ضعیف اور حضرت جندب سے موقوف کو صحیح کہا ہے۔

(۳۲۰۲) حضرت بجالة بن عبدة سے روایت ہے انہوں نے کہا میں جزء بن معاویہ (احنف بن قیس کے چچا) کا کاتب تھا۔ شہادت سے ایک ماہ قبل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ ہر جادوگر مرد و عورت کو قتل کر دو۔ اور مجوسیوں میں محرماتِ ابدیہ میں تفریق کرا دو اور انہیں گن گنا کر بولنے سے روک دو۔ ہم نے تین جادوگر قتل کیے اور قرآن کی رُو سے مجوسی میں اور اس عورت میں جو اس پر حرام تھی تفریق کرا دی۔ اس سے بخاری میں ہے کہ ذوی المحارم میں تفریق کرا دینا مراد ہے۔

(۳۲۰۳) محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو خبر لگی کہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنی جادوگر لونڈی قتل کر دی جسے آپ نے مدبر کر دیا تھا۔ اس نے ان پر جادو کر دیا تھا پھر وہ آپ کے حکم سے قتل کر دی گئی۔

(۳۲۰۴) حضرت ابن شہاب سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کیا جادوگر ذمی کو قتل کیا جائے؟ فرمایا ہمیں خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جادوگر کو قتل نہیں کیا، وہ اہل کتاب سے تھا۔

(۳۲۰۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا یہاں تک (اس کا اثر ظاہر ہوا) کہ آپ کو وہم ہوتا تھا کہ آپ نے فلاں کام کیا ہے حالانکہ کیا نہ ہوتا تھا۔ آخر کار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میرے پاس اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا مانگی پھر فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! جانتی ہو جو راز میں اللہ سے پوچھ رہا تھا وہ اس نے مجھ پر ظاہر فرما دیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا؟ فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور ایک پائنتی۔ پھر ایک نے دوسرے سے پوچھا انہیں کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا ان پر جادو ہے۔ اس نے پوچھا کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن عاصم یہودی نے جو بنی زُریق سے ہے۔ پوچھا کس چیز میں؟ کہا کنگھی اور ٹوٹے ہوئے بالوں میں نر کھجور کی جھلی میں۔ پوچھا وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا ذروان کے کنویں میں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر اس کنوئیں پر پہنچے۔ اس کے پاس کھجوروں کے درخت تھے۔ اس میں جھانک کر دیکھا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ کی قسم! گویا اس کے پانی میں حنا ملی ہوئی ہے۔ اور گویا اس کی کھجوروں کے درخت شیطانوں کے سر ہیں (لمبے لمبے ہیں) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکلوا لیا؟ فرمایا نہیں مجھے تو اللہ نے عافیت و شفا عطا فرما دی اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس کے نکلوانے سے اس کا شر لوگوں میں نہ پھیل جائے۔ آخر کار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے وہ کنواں پاٹ دیا گیا۔ مسلم کی روایت میں ہے انہوں نے فرمایا۔ میں نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکلوا نہیں لیا؟ فرمایا نہیں۔

(۳۲۰۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی جنت میں نہیں جائیں گے۔ ہمیشہ کا شرابی، رشتہ داری کو قطع کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔

(۳۲۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کاہن یا نجومی (رمال، جفار وغیرہ) کے پاس آیا پھر اس کی بات کی تصدیق کی اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی وحی کی تکذیب کی۔

٨/٣٢٠٨ ـ وعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النبيِّ ﷺ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ مَنْ أَتى عَرَّافاً فَسألهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَقْبلِ اللّهُ لهُ صلاةً أَرْبَعِينَ لَيْلَة. رواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ.

٩/٣٢٠٩ ـ وعَنْ عائشةَ قالَتْ سألَ رسُولَ اللّهِ ﷺ ناسٌ عَنِ الْكَهانَةِ، فقالَ لَيْسُوا بشَيْءٍ فقالُوا يا رسُولَ اللّهِ إنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَاناً بِشَيْءٍ فيَكُونُ حَقًّا، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ يَخْطَفُها الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّها في أُذُنِ وَلِيِّهِ يَخْلِطُونَ مَعَها مِائةَ كَذْبَةٍ. متَّفَق عَليهِ.

١٠/٣٢١٠ ـ وعَنْ عائشةَ قالَتْ: كانَ لأَبي بَكْرٍ غُلامٌ يأكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجاءَ يَوماً بشَيْءٍ فأكَلَ مِنهُ أبُو بكْرٍ، فقالَ لهُ الغُلامُ تَدْري مِمَّا هذا، قالَ وَما هُوَ؟ قالَ كُنْت تكهنت لإنْسان في الجَاهِلِيَّةِ وَما أحسِنُ الكَهانَةَ إلاَّ أنِّي خَدَعْتُهُ فلَقِيَنِي فأعْطَانِي بذلكَ فَهذا الذِي أكَلْتَ مِنْهُ فأدخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فقاءَ كُلَّ شيْءٍ في بَطْنِهِ. أَخْرَجَهُ البُخاريُّ.

١١/٣٢١١ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مَنِ اقْتَبَس عِلْماً مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ ما زَادَ. رَواهُ أحمدُ وَأَبو داوُد وابنُ ماجه.

١٢/٣٢١٢ ـ وعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الحَكَمِ السُّلَمِيِّ قالَ: قُلْت يا رسُولَ اللّهِ إنِّي حَدِيثُ عَهدٍ بِجاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جاءَ اللّهُ بالإِسلام فإنَّ مِنَّا رِجالاً يأتُونَ الكُهَّانَ، قالَ فَلا تأتِهِمْ، قالَ وَمِنَّا رِجالٌ يَطَّيَّرُونَ، قالَ ذلكَ بشَيْءٍ يَجِدُونهُ في صُدُورِهِمْ فلا يَصُدَّنَّكمْ، قالَ قلْت وَمِنَّا رِجالٌ يخُطُّونَ، قالَ كانَ نَبِي مِنَ الأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فمَنْ وافَقَ خَطَّهُ فذَاكَ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ.

٦ ـ باب قتل من صرَّح بسب النبي دون من عرَّض

١/٣٢١٣ ـ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَمِيرِ المُؤمِنِينَ عَلِيٍّ رضيَ اللّهُ عنهُ أنَّ يَهُودِيَّةً كانتْ تَشْتُمُ النبيَّ ﷺ وتَقع فيه، فَخَنَقها رجلٌ حتَّى ماتَتْ، فأبْطَلَ رسُولُ اللّهِ ﷺ ذِمَّتَها. رَواهُ أَبُو داوُد.

٢/٣٢١٤ ـ وعَنْ ابنِ عَبَّاسٍ أنَّ أعْمى كانتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النبيَّ ﷺ وتَقعُ فيهِ فيَنْهاها فلا تَنْتَهي وَيَزْجُرُها فلا تَنْزَجِرُ، فلمَّا كانَ ذاتَ ليلةٍ جَعلتْ تَقَعُ في النبيِّ ﷺ وتَشْتُمُهُ، فأخذَ المِغْوَلَ فَجعَلَهُ في بَطْنِها، وَاتكأَ عَليهِ فقتلَها، فلمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذلكَ للنبيِّ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ فقالَ أَنْشدُ اللّهَ رَجلاً فَعَلَ ما فعَلَ لِي عَليهِ حَقٌّ إلاَّ قامَ، فقامَ الأَعْمى يَتَخَطَّى النَّاسَ وهُوَ يَتدَلْدلُ حتَّى قعَدَ بيْنَ يَدَي النبيِّ ﷺ فقالَ يا رسُولَ اللّهِ أنا

(۳۲۰۸) حضرت صفیہ بنت ابی عبید نے نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو نجومی کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس دن تک نمازیں قبول نہ ہوں گی۔

(۳۲۰۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہانت کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا کاہن کچھ نہیں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کبھی ان کی بات سچی بھی ہو جاتی ہے۔ فرمایا وہ سچی بات شیطان اُچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے وہ اس میں سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔

(۳۲۱۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا، جس سے آپ روزینہ وصول کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی کھانے کی چیز لے کر آیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ کھا لیا۔ غلام نے کہا آپ کو معلوم ہے یہ کیا ہے؟ آپ نے پوچھا کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے جاہلیت میں کسی کو غیب کی بات بتائی تھی حالانکہ مجھے فن کہانت میں دخل بھی نہیں۔ بس میں نے اسے دھوکہ دیا تھا۔ وہ آدمی مجھے مل گیا اور یہ دے دیا۔ اسی سے آپ رضی اللہ عنہ نے کھا لیا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حلق میں انگلی ڈال کر قے کر دی۔

(۳۲۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نجوم کا کچھ علم حاصل کیا، اس نے جادو کی ایک شاخ حاصل کی اور زیادہ کیا جس قدر زیادہ کیا۔

فقہ الحدیث: تھوڑا سا علمِ نجوم سیکھنا تھوڑے سے جادو سیکھنے کے برابر ہے اور ان کا سیکھنے والا ایسا ہے گویا آگ کی چنگاریاں اُٹھا رہا ہے پھر جس قدر زیادہ سیکھے گا اسی قدر زیادہ انگارے اٹھائے گا۔ نجوم میں، کہانت، عرافت، رمل، جفر، زجر، عیافت، طرق سب شامل ہیں۔ اللہ پاک توحید والوں کو شرک کی گرد سے بھی بچائے۔ آمین (مترجم)۔

(۳۲۱۲) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں جاہلیت کے زمانہ سے قریب ہوں اور اللہ اسلام لے آیا ہے اور ہم میں سے بعض آدمی کاہنوں کے پاس آتے ہیں۔ فرمایا خبردار! ان کے پاس نہ جانا۔ انہوں نے کہا بعض آدمی پرندوں سے بری فال لیتے ہیں۔ فرمایا یہ ایک چیز ہے جسے وہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں۔ خبردار! یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے میں نے کہا بعض آدمی خط کھینچتے ہیں۔ فرمایا ایک نبی خط کھینچتے تھے اگر کسی کا خط ان کے خط سے موافق ہو تو وہ درست ہے۔

فقہ الحدیث: نبی کے خط کی موافقت کا علم کس طرح ہو؟ معلوم ہوا کہ خط بھی ٹھیک نہیں اس سے رمل کی طرف اشارہ ہے جس سے لوگ غیب کی باتیں بتاتے ہیں۔ اوپر گزر چکا ہے کہ رمل جفر وغیرہ سب حرام ہیں اور ان کا سیکھنا ایسا ہے جیسے آگ کے انگارے اٹھانا (مترجم)۔

نبی کریم ﷺ کو کھلم کھلا گالی دینے والے کو قتل کر دیا جائے اشارے کنائے سے گالی دینے والے کو نہیں

(۳۲۱۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی اور آپ ﷺ کی عزت پر ہاتھ ڈالا کرتی تھی۔ ایک شخص نے اسے گلا گھونٹ کر مار دیا رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون باطل کر دیا (یعنی قاتل کو قتل نہ کیا گیا)۔

(۳۲۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینے (صحابی) کی ایک ام ولد تھی جو نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی اور آپ ﷺ کی عزت پر حملہ کیا کرتی تھی۔ وہ اسے منع کرتے رہتے تھے مگر وہ باز نہیں آتی تھی اور ان کی ڈانٹ کا بھی اثر نہیں لیتی تھی۔ ایک دن یہ رسول اللہ ﷺ کی عزت پر حملہ کرنے لگی اور آپ ﷺ کو گالیاں دینے لگی۔ نابینا نے پھاوڑا لے کر اس کے پیٹ میں گھونپ کر اس پر اپنا بوجھ ڈال دیا اور اسے مار ڈالا۔ صبح کو آپ ﷺ سے ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا میں اسے اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے یہ حرکت کی اور اس پر میرا حق ہے کہ وہ ضرور کھڑا ہو جائے۔ اس پر نابینا کھڑا ہوا اور لوگوں کی گردنوں سے پھاندتے ہوئے ٹٹول ٹٹول کر آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے جا کر بیٹھ گئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں

صَاحِبُها كانتْ تَشْتُمُكَ وَتَقع فِيكَ، فأنهاها فلا تنتهي، وَأَزْجُرُها فلا تنزَجِرُ، وَلِي مِنْها ابنانِ مِثْلُ اللؤلُؤتَيْنِ، وكانتْ بي رَفيقةً، فلمّا كانَ البَارحةُ جَعَلتْ تشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فأَخذْت الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ في بَطْنِها، وَاتَّكأت عَليهِ حتّى قَتَلْتُها، فقالَ النبيُّ ﷺ ألا اشهدُوا أنَّ دَمَها هدر. رَواهُ أَبو داوُد والنَّسائيُّ واحتَجَّ بِهِ أَحْمَدُ في روايةِ أبيهِ عَبدِ اللّهِ.

٣/٣٢١٥ - وعنْ أَنسٍ قالَ مَرَّ يَهُودِيٌّ برسولِ اللّهِ ﷺ فقالَ السَّامُ عَليْكَ فقالَ رسُول اللّهِ ﷺ وَعَليْكَ، فقالَ رسُول اللّهِ ﷺ أَتَدْرُونَ ما يَقولُ، قالَ السَّامُ عَلَيْكَ، قَالُوا يا رسُولَ الله أَلا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ لا إذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أهل الكِتَابِ فقولوا وعَلَيْكمْ. رواهُ أحمَدُ والبُخاريُّ، وقَدْ سَبَقَ أنّ ذَا الْخُوَيْصِرَةِ قالَ يا رسُولَ اللّهِ اعْدِلْ وأنَّهُ مَنَعَ مِنْ قَتْلِهِ.

٤ ـ أبواب أحكام الردّة والإسلام

١ ـ باب قتل المُرْتَدِّ

١/٣٢١٦ ـ عن عكرمة قال: أُتي أمير المؤمنين علي رضي الله عنه بزنادقة فأحرقهم، فبلغ ذلك ابن عباس فقال له: لو كنت أنا لم أحرقهم، لنهي رسول الله ﷺ قال: لا تعذبوا بعذاب الله. ولقتلتهم، لقول رسول الله ﷺ: من بدل دينه فاقتلوه. رواه الجماعة إلا مسلماً، وليس لابن ماجه فيه سوى: من بدل دينه فاقتلوه. وفي حديث لأبي موسى: أن النبي ﷺ قال له: اذهب إلى اليمن ثم أتبعه معاذ بن جبل، فلما قدم عليه ألقى له وسادة وقال: انزل. وإذا رجل عنده موثق، قال: ما هذا؟ قال: كان يهودياً فأسلم ثم تهوّد، قال: لا أجلس حتى يُقتل، قضاء الله ورسوله. متفق عليه. وفي رواية لأحمد: قضى الله ورسوله أن من رجع عن دينه فاقتلوه. ولأبي داود في هذه القصة: فأُتي أبو موسى برجل قد ارتد عن الإسلام فدعاه عشرين ليلة أو قريباً منها، فجاء معاذ فدعاه فأبى، فضرب عنقه.

٢/٣٢١٧ ـ وعَنْ محمّدِ بْنِ عَبدِ اللّهِ بْن عَبدِ الْقَاريِّ قالَ: قدِمَ على عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رجُلٌ مِنْ قِبَلِ أبي مُوسى فسَألهُ عَنِ النّاسِ فأخْبَرَهُ، ثمّ قالَ: هَلْ مِنْ مُغْرِبَةِ خَبَرٍ؟ قالَ نَعَمْ كَفَرَ رجُلٌ بعدَ إسْلامِهِ، قالَ فما فعلْتُمْ بِهِ؟ قالَ قرَّبْنَاهُ فَضرَبْنا عُنُقَهُ، فقالَ عمَرُ هَلاَّ حَبَسْتُمُوهُ ثلاثاً وأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يوم رَغِيفاً واسْتَتَبْتمُوهُ، لعَلّهُ يَتُوبُ وَيُراجِعُ أَمْرَ اللّهِ اللّهُمّ إنّي لَمْ أَحْضُرْ ولَمْ أَرْضَ إذْ بَلَغنِي. رواهُ الشّافِعِيُّ.

إنـي إذا رأيـت أمـراً مُـنـكَـراً   أوقـدت نـاري ودعـوت قَـنْـبَـرا

اس کا مالک ہوں۔ یہ آپ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی اور آپ ﷺ کی آبرو پر ہاتھ ڈالا کرتی تھی۔ میں اسے روکتا اور ڈانٹتا رہتا تھا مگر وہ باز نہیں آتی تھی۔ مجھ سے بڑی محبت کرتی تھی اور میرے اس سے موتیوں جیسے دو بیٹے بھی ہیں۔ گزشتہ کل اس نے حسب عادت آپ کو گالیاں دیں اور آپ ﷺ کی عزت پر حملہ کیا۔ میں نے پھاوڑا لے کر اس کے پیٹ میں گھونپ کر پھاوڑے پر اپنا بوجھ ڈال دیا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہوگئی۔ آپ نے فرمایا اچھی طرح سے سن لو اس کا خون باطل ہے۔

فائدہ: اس سے احمد نے اپنے بیٹے عبداللہ کی روایت میں حجت پکڑی ہے (کہ اس کا خون رائیگاں ہے)۔

(۳۲۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک یہودی گزرا اور اس نے کہا اَلسَّامُ عَلَيْكَ (تجھے موت آئے) آپ ﷺ نے فرمایا وَعَلَيْكَ پھر آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا جانتے ہو اس نے کیا کہا؟ اس نے اَلسَّامُ عَلَيْكَ کہا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ فرمایا نہیں۔ جب تمہیں اہل کتاب سلام کریں تو وَعَلَيْكُمْ جواب میں کہہ دیا کرو۔ اوپر گزر چکا ہے کہ ذوالخویصرہ نے کہا تھا کہ اے اللہ کے رسول! انصاف کیجیے آپ ﷺ نے اس کے قتل سے بھی منع فرما دیا تھا۔

ارتداد و اسلام لانے کے احکام

قتلِ مرتد

(۳۲۱۶) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (بہت سے) زندیق (دہریہ) لائے گئے، آپ نے انہیں جلا دیا۔ اس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھی خبر لگی تو فرمایا اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے روکا ہے فرمایا کہ اللہ کے عذاب سے عذاب نہ دو۔ میں انہیں قتل کر دیتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر دو۔ ابن ماجہ میں بس اتنا ہی ہے مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فاقتلوه یعنی جو کوئی اپنا دین بدل دے اس کو قتل کر دو۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے نبی اکرم ﷺ نے ان کو یمن جانے کا حکم فرمایا پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کے لیے گدا بچھا دیا اور فرمایا آیئے تشریف رکھیے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی بندھا ہوا تھا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا پھر یہودی ہو گیا۔ فرمایا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے گا۔ یہی اللہ کا اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے۔ احمد کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے اور اس کے رسول نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو اپنے دین سے لوٹ جائے اسے قتل کر دو۔ ابوداؤد میں اس قصے کے سلسلے میں ہے کہ ان کے پاس ایک مرتد لایا گیا۔ آپ نے اسے تقریباً بیس دن تک سمجھایا پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آ کر اسے سمجھایا مگر وہ کفر ہی پر اڑا رہا پھر اس کی گردن اڑا دی۔

(۳۲۱۷) حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا۔ آپ نے اس سے لوگوں کے حالات پوچھے۔ اس نے تمام حالات بتائے۔ پوچھا دور والے شہروں میں خبر یعنی کوئی عجیب خبر ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ ایک شخص اسلام لا کر مرتد ہو گیا ہے۔ پوچھا پھر تم نے اس کا کیا کیا؟ بولا ہم نے اسے مارا اور آخر میں اس کی گردن اڑا دی۔ فرمایا تم نے اسے تین دن قید کیوں نہیں کر دیا؟ اسے چپاتی کھلاتے اور اس سے توبہ کراتے۔ شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آتا۔ اے اللہ! میں موجود نہ تھا اور اس کے قتل سے میں راضی بھی نہیں۔

٢ ـ بابُ ما يصيرُ بهِ الكافِرُ مسلماً

١/٣٢١٨ ـ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: إنَّ اللّهَ عزَّ وجلَّ ابْتَعَثَ نَبيَّهُ لإِدْخالِ رَجُل الجنَّةَ فدَخَلَ الْكَنِيسَةَ فإذَا يَهُود وإذَا يَهُودِيٌّ يقرأ علَيْهِمُ التَّورَاةَ، فلمَّا أَتوا على صِفَةِ النبيِّ ﷺ أَمْسَكوا وفي ناحِيَتِها رجُلٌ مَرِيضٌ، فقالَ النبيُّ ﷺ مالَكُمْ أَمْسَكْتُمْ، فقالَ المَرِيضُ إنَّهُمْ أَتوا على صِفَةِ نَبِيّ فأَمْسَكوا، ثمَّ جاءَ المَرِيضُ يَحْبُو حتَّى أخَذَ التَّورَاةَ فَقَرأَ حتَّى أتى على صِفَةِ النبيِّ ﷺ وأمَّتِهِ، فقالَ هٰذِهِ صِفَتُكَ وَصِفَةُ أمَّتِكَ أَشْهَدُ أَنْ لا إلهَ إلاَّ اللّهُ، وَأَنَّكَ رسُولُ اللّهِ، فقالَ النبيُّ ﷺ لأَصحابِهِ لُوا أَخَاكُمْ. روَاهُ أَحمدُ.

٢/٣٢١٩ ـ وعَنْ أَبي صَخْرٍ الْعُقَيْلِيِّ قالَ: حَدَّثَني رجُلٌ مِنَ الأَعْرَابِ قالَ جَلَبْت جَلُوبَةً إلى المَدِينةِ في حَيَاةِ رسُولِ اللّهِ ﷺ فلمَّا فَرَغْت مِنْ بَيْعَتِي قلْت لأَلْقَيَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ ولأَسْمَعَنَّ مِنهُ، قالَ فَتَلَقَّانِي بيْنَ أبي بكْرٍ وعُمَرَ يَمْشُونَ فَتبِعتهُمْ في أقْفَائِهِمْ حتَّى أَتَوا على رجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ ناشِراً التَّورَاةَ يَقْرَؤها يُعَزِّي بِها نَفْسهُ على ابْنٍ لهُ في المَوتِ كَأَحْسَنِ الْفتيانِ وأَجْمَلِهِ، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ أَنْشُدُكَ بالَّذِي أَنْزَلَ التَّورَاةَ هَلْ تَجِدُ في كِتابِكَ هٰذا صِفتِي وَمَخْرَجِي، فقالَ برَأسِهِ هٰكَذا أيْ لا، فقالَ ابنهُ إيْ وَاللّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّورَاةَ إنَّا لَنَجِدُ في كِتابِنا صِفَتَكَ ومَخْرَجَكَ، أَشْهَدُ أن لا إلهَ إلاَّ اللّهُ، وأنَّكَ رسُولُ الله، فقالَ أَقِيمُوا الْيَهُودِي عَنْ أَخِيكُمْ ثمّ وَلِيَ دَفْنَهُ وَحَنَّطَهُ والصَّلاةَ عَلَيهِ. رواهُ أحمدُ.

٣/٣٢٢٠ ـ وعَنْ أَنَسٍ أَنْ يَهُودِيًّا قالَ لِرَسُولِ الله ﷺ أَشْهَدُ أَنَّكَ رسُولُ اللّهِ ثمّ ماتَ فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ صَلُّوا على صَاحِبَكم. رَواهُ أَحمدُ في روايَةٍ مَهنا مُحْتَجًا بِهِ.

٤/٣٢٢١ ـ وعَنْ ابْنِ عمَرَ قالَ: بَعَثَ رسُولُ اللّهِ ﷺ خالِدَ بْنَ الوَلِيدِ إلى بَنِي جُذَيْمَةَ فدَعَاهُمْ إلى الإِسلامِ فلَمْ يُحسِنُوا أنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنا فجعَلوا يقُولونَ صَبَأنا صَبَأنا. فجعَلَ خالِدٌ يَقْتُلُ وَيأسِرُ، وَدَفَعَ إلى كُلِّ رجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ، حتى إذَا أَصْبَحَ أمَرَ خالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رجُلٍ مِنّا أَسِيرَهُ، فقلْت واللّهِ لا أَقْتُلُ أَسِيرِي، وَلا يَقْتلُ رجُلٌ مِنْ أَصحابي أَسِيرَهُ حتّى قَدِمْنا على رسُولِ اللّهِ ﷺ فقالَ اللّهُمّ إنّي أَبْرَأ إلَيْكَ مِمّا صَنَعَ خالِدٌ مَرّتَيْنِ. رواهُ أَحمدُ والبُخاريُّ، وهوَ دَلِيل على أنَّ الكِنايَةَ مَعَ النِّيَّةِ كَصَرِيحِ لَفظِ الإِسْلامِ.

٣ ـ بابُ صِحّةِ الإِسلامِ مَعَ الشَّرْطِ الفَاسِدِ

١/٣٢٢٢ ـ عَنْ نَصْرِ بْنِ عاصِمِ اللَّيْثِيِّ عَنْ رجُلٍ منْهمْ أَنّهُ أتى النبي ﷺ فأَسْلَمَ على أَنْ يُصَلِّيَ صَلاتَيْنِ فَقَبِلَ مِنه. رَواهُ أَحمدُ، وَفي لَفْظٍ آخَرَ لهُ: على أنْ لا يُصلِّي إلاَّ صَلاةً فَقَبِل مِنهُ.

کافر کس چیز سے مسلمان ہو جاتا ہے

(۳۲۱۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ایک شخص کو جنت میں داخل کرانے کے لیے بھیجا۔ آپ ﷺ ایک عبادت خانے میں آئے یہودی جمع تھے اور ایک یہودی اس کو تورات پڑھ کر سنا رہا تھا۔ پھر جب وہ آپ ﷺ کی صفت پر پہنچے تو ٹھہر گئے۔ عبادت خانے کے گوشے میں ایک بیمار بھی تھا۔ نبی ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ پڑھتے پڑھتے رک کیوں گئے ہو؟ بیمار بولا نبی کی صفت پر پہنچے تو رک گئے۔ پھر وہ بیمار گھٹنوں پر گھسٹتا ہوا آیا اور تورات لے کر پڑھنے لگا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کی امت کی صفت بھی پڑھی اور بولا تورات میں یہ آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کی امت کی صفت ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں) آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا اپنے بھائی کی خیر خبر لو۔

(۳۲۱۹) ابو صخر عقیلی سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھ سے ایک اعرابی نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں کچھ سامان بیچنے کے لیے مدینہ گیا فارغ ہو کر میں نے سوچا کہ اس شخص (محمد ﷺ) سے بھی مل لوں اور اس کی باتیں سنوں۔ چنانچہ میری ملاقات آپ ﷺ سے ہوگئی۔ آپ ﷺ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان چلے جا رہے تھے۔ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیا یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک یہودی کے پاس پہنچے جو تورات کھول کر پڑھ رہا تھا اور اس سے اپنے قریب المرگ بیٹے کا جو بے حد خوبصورت نوجوان تھا غم غلط کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا اس کی قسم جس نے تورات اتاری ہے کیا تو اپنی اس کتاب میں میرے اوصاف اور میری بعثت پاتا ہے۔ اس نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔ اس کا بیمار بیٹا بولا۔ ہاں ہاں اس کی قسم! جس نے تورات اتاری واقعی ہم اپنی کتاب میں آپ ﷺ کے اوصاف اور آپ کی بعثت پاتے ہیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے پاس سے یہودی کو اٹھا دو۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے کفن دفن، قبر اور نماز کا انتظام فرمایا۔

(۳۲۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا پھر فوت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ امام احمد رحمہ اللہ نے اس کو مہنی کی روایت میں ذکر کیا ہے اور اس سے دلیل پکڑی ہے۔

(۳۲۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔ انہوں نے انہیں اسلام کی دعوت دی لیکن وہ صحیح طور سے اَسْلَمْنَا (ہم مسلمان ہو گئے) نہ کہہ سکے اور صَبَانَا، صَبَانَا کہنے لگے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ انہیں قتل کرنے اور گرفتار کرنے لگے اور ہم میں سے ہر ایک کو قیدی بانٹ دیے۔ صبح ہوئی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنے اپنے قیدی کو قتل کر ڈالے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں تو اپنا قیدی قتل نہیں کروں گا اور میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنا قیدی قتل نہ کرے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپؐ نے دو بار فرمایا اے اللہ! میں خالد کے فعل سے بری ہوں۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث دلیل ہے کہ کنایہ نیت کے ساتھ صریح لفظ اسلام کی طرح ہے۔

فاسد شرط کے ساتھ بھی اسلام صحیح ہے

(۳۲۲۲) حضرت نصر بن عاصم لیثی نے ان میں سے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس شرط پر اسلام قبول کیا کہ وہ فقط دو نمازیں پڑھے گا۔ آپ ﷺ نے اس سے اسلام قبول فرمالیا۔ وہ بس دو ہی نمازیں پڑھے گا آپ نے اس کا اسلام قبول فرمالیا۔

٢/٣٢٢٣ ـ وعَنْ وَهبٍ قالَ: سألْت جابراً عَنْ شأنِ ثَقِيفٍ إذْ بَايَعَتْ، فقالَ اشْتَرَطَتْ على النبيِّ ﷺ أنْ لا صَدَقَةَ عَليها وَلا جِهادَ وأنَّهُ سَمِعَ النبيَّ ﷺ بَعدَ ذلكَ يقُولُ سَيَتَصَدَّقُونَ ويُجاهِدُونِ. رواهُ أبو داوُدَ.

٣/٣٢٢٤ ـ وعَنْ أَنَسٍ أنْ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ لِرَجُلٍ أَسْلِمْ، قالَ أَجِدُنِي كارِهاً، قالَ أَسْلِمْ وَإنْ كُنْتَ كارِهاً. رواهُ أحمدُ.

٤ ـ بابُ تَبَعِ الطِّفلِ لأَبَوَيهِ فِي الكُفرِ وَلِمَنْ أَسْلَمَ مِنهُما في الإِسلامِ وصِحَّةِ إسلامِ المميِّزِ

١/٣٢٢٥ ـ عَنْ أبي هُرَيرة أنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: ما مِنْ مَولُودٍ إلاّ يُولدُ على الفِطْرَةِ فأبَوَاهُ يهَوِّدَانِهِ ويُنصِّرانِهِ أَو يُمجِّسانِهِ، كما تُنتِجُ البَهِيمَةُ جَمْعاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فيها مِنْ جَدْعَاءَ، ثمّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: ﴿فِطْرَةَ اللّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَليها﴾ الآيَةَ. متفقٌ عليهِ، وفي روايَةٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْها أَيْضاً قالوا: يا رَسُولَ اللّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوت مِنْهُمْ وهوَ صَغِيرٌ؟ قالَ اللّهُ أعلَمُ بما كانُوا عامِلِينَ.

٢/٣٢٢٦ ـ وعنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ لمَّا أَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ أبي معيطٍ، قالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قالَ النَّارُ. رواهُ أَبُو داوُد والدّراقطنيُّ في الافرَادِ، وقالَ فيهِ: النَّارُ لهُمْ ولِأَبِيهِمْ.

٣/٣٢٢٧ ـ وعَنْ أَنَسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ ما مِنَ النَّاسِ مُسلِمٌ يَمُوت لهُ ثَلاثةٌ مِنَ الْوَلدِ لمْ يَبْلُغُوا الْحِنثَ إلاّ أَدْخَلَهُ اللّهُ الجنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ. رَواهُ البُخاريُّ وأَحمْدُ وقالَ فيهِ: ما مِنْ رجُلٍ مسلِمٍ. وهوَ عامٌ فِيما إذَا كانُوا مِنْ مسْلِمةٍ أو كافِرَةٍ، قالَ البُخارِيُّ فكانَ ابنُ عبَّاسٍ مَعَ أَنَّهُ مِنَ المُسْتَضْعَفِينَ، ولَمْ يَكُنْ مَعَ أَبيهِ على دِينِ قَومِهِ.

٤/٣٢٢٨ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ قالَ رسُولِ اللّهِ ﷺ كُلُّ مَولودٍ يُولدُ على الفطْرَةِ حتَّى يُعْربَ عَنهُ لِسَانُهُ، فإذَا أَعْرَبَ عَنهُ لِسانُهُ، فإمَّا شَاكِراً وإمَّا كَفُوراً. رواهُ أحمدُ.

٥/٣٢٢٩ ـ وقَدْ صَحَّ عَنهُ ﷺ أنَّهُ عَرَضَ الإِسلامَ على ابْنِ صَيَّادٍ صغِيراً فَرَوَى ابنُ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخطَّابِ انطَلَقَ مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ في رَهطٍ مِنْ أصحابِهِ قِبَلَ ابنِ صَيَّاد حتّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ معَ الصِّبْيانِ عِندَ أُطُم بَنِي مُغَالَةَ، وَقَدَ قارَبَ ابنُ صَيَّادٍ يَومَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشعُرْ حتّى ضَرَبَ رَسُولُ اللّه ﷺ ظَهرَهُ بِيَدِهِ، ثمَّ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ لابْنِ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنّي رَسُولُ اللّهِ فَنَظَرَ إِليهِ ابْنُ صَيَّادٍ، فقالَ أَشْهَدُ أنّكَ رسُولُ الأُمِّيِّينَ، فقالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُولِ اللّهِ ﷺ أَتَشهَدُ أنّي رسولُ اللّهِ فَرَفَضَهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ وقالَ آمَنت باللّهِ

(۳۲۲۳) حضرت وہب نے کہا میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ثقیف کی بیعت کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شرط لگائی تھی کہ وہ نہ صدقہ دیں گے اور نہ جہاد کریں گے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے اسلام لانے کے بعد سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ صدقہ بھی دیں گے اور جہاد بھی کریں گے۔

(۳۲۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فرمایا مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے کہا مجھے مسلمان ہونا پسند نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ہو جاؤ گو تمہیں اسلام اچھا نہ معلوم ہوتا ہو۔

اولاد، اسلام وکفر میں ماں باپ کے تابع ہوگی، سمجھدار بچے کا اسلام صحیح ہے

(۳۲۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جو فطرت (توحید) پر پیدا نہ ہو پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جس طرح جانور کا بچہ صحیح وسالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تمہیں ان میں کوئی ایسا بچہ نظر آیا جس کا کوئی عضو کٹا ہوا ہو پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا الآیۃ پڑھتے تھے۔ بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ان میں سے کوئی کم عمری میں مرجائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اللہ کو خوب خبر ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔

(۳۲۲۶) حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ابی معیط کو قتل کرنا چاہا تو اس نے کہا میرے بچوں کی کون خبر لے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ۔ دارقطنی نے افراد میں یہ بھی کہا ہے کہ ان کے لیے اور ان کے باپ کے لیے آگ ہے۔

(۳۲۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے تین نابالغ بچے مرجائیں گے وہ اللہ کی مہربانی سے جنت میں داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔ احمد میں یہ بھی ہے کہ یہ حدیث عام ہے خواہ بچے مسلمان عورت سے ہوں یا کافرہ سے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ باوجودیکہ کمزوروں میں سے اپنی ماں کے پاس تھے اور اپنے باپ کے پاس اس کی قوم کے دین پر نہ تھے۔

(۳۲۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے جب تک اسے بولنا نہ آئے پھر جب بولنا آجاتا ہے تو یا تو شکر گزار بن جاتا ہے یا ناشکرا۔

(۳۲۲۹) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو جب کہ وہ بچہ ہی تھا اسلام کی دعوت دی۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت میں ابن صیاد کی طرف گئے اور اسے بنی مغالہ کے محلوں کے پاس بچوں میں کھیلتا ہوا پایا۔ اس وقت ابنِ صیاد بلوغت کے قریب تھا۔ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تو اقرار کرتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر کہا میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پڑھوں کے رسول ہیں پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اقرار کرتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا میرا اللہ پر

وَبِرُسُلِهِ وذَكَرَ الحَدِيثَ. متَّفقٌ عَلَيْهِ.

٦/٣٢٣٠ ـ وعَنْ عُرْوةَ قالَ: أَسلَمَ عَليٌّ وهوَ ابْنُ ثمان سِنِينَ. أَخْرَجَهُ البخارِيُّ في «تارِيخِهِ»، وأَخْرَجَ أَيْضاً عَنْ جَعْفَرِ بْنِ محمَّدٍ عَنْ أَبيهِ قالَ: قُتِلَ عَلي رَضِيَ اللّهُ عَنه، وَهوَ ابْنُ ثمانٍ وَخَمْسين سَنةً، قلْت وهٰذَا يُبَيِّنُ إِسْلامَهُ صَغِيراً لأَنَّه أَسْلَمَ في أَوائِلِ المَبْعَثِ.

٧/٣٢٣١ ـ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: كانَ عَليٌّ رَضِيَ اللّهُ عَنهُ أَوّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعدَ خَدِيجَةَ. رَواهُ أحمدُ، وفي لفْظٍ: أَوّلُ مَنْ صَلَّى عَليٌّ رَضيَ اللّهُ عَنهُ. رَواهُ التِّرمِذيُّ.

٨/٣٢٣٢ ـ وعَنْ عمْرِو بْنِ مُرّةَ عَنْ أَبي حَمْزةَ عَنْ رجُلٍ مِنَ الأَنْصارِ قالَ: سَمِعْت زَيْدَ بْنَ أَرْقمَ يقُولُ أَوّلُ مَنْ أسلَمَ عَليٌّ رَضِيَ اللّهُ عَنهُ، قالَ عَمْرُو بْنُ مُرّةَ فذكَرْت ذلكَ لإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيّ، قالَ أَوّلُ مَنْ أَسلَمَ أَبو بَكْرٍ الصِّدِيقُ. رواهُ أَحمدُ والتِّرمذيُّ وصحّحَهُ وقدْ صَحّ أَنّ مِنْ مَبْعَثِ النبيّ ﷺ إلى وفاتِهِ نَحْوُ ثلاثٍ وعشرِينَ سَنَةً وأَنّ عَلياً رَضيَ اللّهُ عَنهُ عاشَ بَعدَهُ نحْوَ ثلاثِينَ سَنَةً فَيَكُونُ قدْ عمّرَ بَعْدَ إسلامِهِ فَوقَ الخمْسينَ وَقدْ ماتَ ولمْ يَبلُغِ السِّتِّينَ فعُلِمَ أَنَّهُ أَسلَمَ صَغِيراً.

٣ ـ باب حكم أموال المرتدين وجناياتهم

١/٣٢٣٣ ـعنْ طارقِ بْنِ شِهابٍ قالَ: جاءَ وفْدُ بُزاخَةَ مِنْ أَسدٍ وَغطفَانَ إلى أَبي بَكْرٍ يسْأَلونَهُ الصُّلْحَ فَخيَّرَهُمْ بيْنَ الحَرْبِ المُجْلِيَةِ، والسِّلْمِ المُخْزِيَةِ، فقالوا هٰذِهِ المُجلِيةُ قَدْ عرفناها فما المُخْزِيةُ؟ قالَ تنْزِعُ منْكُمُ الحَلْقَةَ والْكُراعَ ونَغْنَمُ ما أَصَبْنا مِنْكُمْ وتَرُدُّونَ علَينا ما أَصَبْتُمْ مِنّا، وَتَدُونَ قَتْلانا وَتكُونُ قَتْلاكُمْ في النّارِ وَتَتْرُكُونَ أَقْواماً يَتبعُونَ أَذْنابَ الإِبلِ حتّى يُرِيَ اللّهُ خَلِيفَةَ رَسُولِهِ والمُهاجِرِينَ والأَنْصارَ أَمْراً يَعْذُرُونَكُمْ بِهِ فَعَرَضَ أَبُو بَكْرٍ ما قالَ على القَوم، فقامَ عمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فقالَ قدْ رَأَيْت رَأْياً وَسَنُشيرُ عَلَيْكَ، أما ما ذَكَرْتَ مِنَ الْحربِ المُجْلِيَةِ، والسِّلْم المُخْزِيَةِ فَنِعْمَ ما ذَكَرْتَ، وَأَما ما ذَكَرْتَ أَنْ نَغْنَمَ ما أَصَبْنا مِنْكُمْ وَتَرُدُّونَ ما أَصبْتُمْ مِنّا فَنِعْمَ ما ذَكَرْتَ، وأَمّا ما ذَكَرْتَ تَدُونَ قَتْلانا وَتكُونُ قَتْلاكُمْ في النّارِ فإِنْ قَتْلانا قاتَلَتْ فَقُتِلَتْ على أَمْرِ اللّهِ أُجورُها على اللّهِ لَيْسَ لَها دِيَاتٌ فَتَبايَعَ الْقَومُ على ما قالَ عُمَرُ. رواهُ الْبَرْقانِيُّ على شَرْطِ البُخارِيّ.

اوراس کے رسولوں پر ایمان ہے اور پوری حدیث ذکر کی۔

(۳۲۳۰) حضرت عروہ سے مروی ہے انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ آٹھ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ حضرت جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھاون سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

فقہ الحدیث: اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ چھٹپنے میں مسلمان ہو گئے تھے کیونکہ آپ ابتدائے بعثت میں ایمان لانے والوں میں سے ہیں۔

(۳۲۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے تھے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔

(۳۲۳۲) عمرو بن مرہ نے ابوحمزہ سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔ عمرو بن مرہ کہتے ہیں۔ اس کا میں نے ابراہیم نخعی سے ذکر کیا تو فرمایا سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ یہ بات صحیح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے وفات تک تقریباً ۲۳ سال ہوتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تقریباً تیس سال زندہ رہے تو آپ کی عمر کے پچاس سے زیادہ سال اسلام میں گزرے اور ساٹھ سال کی عمر سے پہلے فوت ہو گئے معلوم ہوا کہ آپ چھٹپنے میں مسلمان ہوئے تھے۔

مرتدین کے مال کا حکم اور مالوں کی جنایتیں

(۳۲۳۳) طارق بن شہاب نے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اسد اور غطفان کی طرف سے پیغام صلح لے کر بزاخہ سے وفد آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں دو باتوں میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا خواہ جدا کرنے والی لڑائی قبول کر لیں یا ذلیل کرنے والی صلح۔ بولے ہم جدا کرنے والی لڑائی کو تو سمجھ گئے لیکن یہ رُسوا کرنے والی صلح کیا ہے؟ فرمایا ہم تم سے اسلحہ اور گھوڑے لے لیں گے اور تم سے ہمیں جو مال ملا ہے۔ وہ بانٹ لیں گے اور تم نے جو ہمارا مال لیا ہے اسے لوٹانا پڑے گا اور ہمارے شہدا کی دیت دینی ہوگی اور تمہارے مقتول جہنم میں ہیں اور تم ایسے لوگ چھوڑو گے جو اونٹوں کی دموں کے پیچھے لگیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کو اور مہاجر و انصار کو کوئی ایسی بات دکھائے جس سے وہ تمہیں معذور سمجھیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان سے کہا تھا، وہ قوم کے سامنے رکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے آپ نے ایک رائے پیش کی ہے ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں، متفرق کرنے والی لڑائی اور رسوا کرنے والی صلح تو ٹھیک ہے لیکن آپ نے یہ جو فرمایا کہ ہمارے شہداء کی تمہیں دیت دینی پڑے گی اور تمہارے مقتول جہنم میں ہیں تو چونکہ ہمارے شہداء نے اللہ کے دین پر ان سے جنگ کی ہے اور ان کی شہادت کا ثواب اللہ کے ہاں ہے ان کی دیت نہ لی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسی قول کو لوگوں نے قبول کر لیا۔

٣٩ ـ كتاب الجهاد والسير

١ ـ باب الحث على الجهاد، وفضل الشهادة والرباط والحرس

١/٣٢٣٤ ـ عن أنس: أن النبي ﷺ قال: لَغدوة أو رَوحَة في سبيل الله خير من الدنيا وما فيها. متفق عليه.

٢/٣٢٣٥ ـ وعَنْ أَبي عبْس الحَارِثِيّ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ مِنِ اغْبَرَّتْ قدَماهُ في سَبِيلِ اللّهِ حَرّمَهُ اللّهُ على النّارِ. رَواهُ أحمدُ والبُخاريُّ والنَّسائي والتّرمذيُّ.

٣/٣٢٣٦ ـ وعَنْ أَبي أيّوبَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ غَدْوَةٌ أو رَوحَةٌ في سَبيل اللّهِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عليهِ الشَّمْسُ وغَرَبَتْ. رواه أَحمدُ ومُسْلمٌ والنَّسائيُّ وَلِلْبخارِيِّ مِنْ حدَيثِ أبي هُرَيْرَةَ مِثْلُهُ.

٤/٣٢٣٧ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ مَنْ قاتَلَ في سَبِيل اللّهِ فوَاقَ ناقَةٍ وَجَبَتْ لهُ الْجَنةُ. رَواهُ أحمدُ والتّرمذيُّ.

٥/٣٢٣٨ ـ وعَنْ أَبي مُوسى قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إنَّ أَبوابَ الْجَنَّةِ تحْتَ ظِلالِ السُّيُوفِ. رواهُ أحمدُ ومُسلم والتّرمِذيُّ.

٦/٣٢٣٩ ـ وعَنْ ابْنِ أبي أوفَى أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلالِ السُّيُوفِ. رَواهُ أَحمدُ والبُخاريُّ.

٧/٣٢٤٠ ـ وعَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ رِباطُ يَوم في سبيلِ اللّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيا وَما عَليها، ومَوضِعُ سَوطِ أَحدِكُمْ مِن الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيا وَما عَليها وَالرَّوحَةُ يَرُوحُها الْعَبْدُ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيا وما عَليها. متَّفَقٌ عَليهِ.

٨/٣٢٤١ ـ وعَنْ مُعاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ مَنْ قاتَلَ في سَبيلِ اللّهِ مِنْ رجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ ناقَةٍ وَجَبَتْ لهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحاً في سَبيلِ اللّهِ أو نُكِبَ نَكْبَةً فإنَّها

جہاد و سیر

جہاد کی ترغیب اور شہادت، گھوڑے پالنے اور پہرہ دینے کی فضیلت

(۳۲۳۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۳۲۳۵) حضرت ابوعبس حارثی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جس کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام فرما دے گا۔

(۳۲۳۶) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام اس سے بہتر ہے جس سے سورج طلوع وغروب ہوتا ہے۔ بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی ہم مثل ہے۔

(۳۲۳۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں اونٹنی دوہنے کے برابر یعنی تھوڑی سی دیر کے لیے بھی جہاد کرلیا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

(۳۲۳۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں۔

(۳۲۳۹) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یقین مانو جنت تلواروں کے سایوں کے نیچے ہے۔

(۳۲۴۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن پہرا دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کوڑے کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اللہ کی راہ میں ایک شام یا صبح دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۳۲۴۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے اللہ کی راہ میں اونٹنی دوہنے کے برابر یعنی تھوڑی سی دیر جنگ کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوا یا اس کے کسی عضو سے خون بہا

تجيءُ يَومَ الْقِيامَةِ كَأغْزَرِ ما كانَتْ لوْنُها الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُها الْمِسْكُ. رواهُ أَبُو داوُدَ والنَّسائيُّ والتِّرْمذيُّ وصحَّحَهُ.

٩/٣٢٤٢ ـ وعَنْ عُثْمانَ بْنِ عَفَّانَ قالَ سَمِعْت النبيَّ ﷺ يقُولُ رِبَاطُ يَومٍ في سَبِيلِ اللّهِ خيرٌ مِنْ أَلْفِ يَومٍ فِيما سِوَاهُ مِنَ المَنازِلِ. رواهُ أحمدُ والترمِذِيُّ والنَّسائيُّ وَلابْنِ ماجَه مَعْناهُ.

١٠/٣٢٤٣ ـ وعَنْ سَلْمانَ الْفَارِسِيِّ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ رِبَاطُ يَومٍ وَلَيْلَةٍ خَيرٌ مِنْ صِيَامِ شَهرٍ وَقِيَامِهِ، وإنْ ماتَ جَرَى عَليهِ عَمَلُهُ الذِي كانَ يَعْمَلُهُ، وأُجْرِيَ عليهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ. رَواهُ أحمدُ ومُسلمٌ والنسائيُّ.

١١/٣٢٤٤ ـ وعَنْ عثمانَ بْنِ عَفَّانَ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ: حَرَسُ لَيْلَةٍ في سَبِيلِ اللّهِ أفضَلُ مِنْ أَلْفِ لَيْلَةٍ بِقِيامِ لَيْلِها وَصِيَامِ نَهارِها. رواهُ أحمدُ.

١٢/٣٢٤٥ ـ وعَنْ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: سَمِعْت رسولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ: عَيْنانِ لا تَمَسُّهُما النَّارُ، عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّهِ، وعَيْنٌ باتَتْ تَحْرُسُ في سَبيلِ اللّهِ. رَواهُ التِّرمذي وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

١٣/٣٢٤٦ ـ وعَنْ أَبي أيُّوبَ قالَ: إنَّما أُنزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ فِينا مَعْشَرَ الأَنْصارِ لمَّا نَصَرَ اللّهُ نَبِيَّهُ ﷺ وأَظْهَرَ الإسلامَ، قُلْنا هَلْ نُقِيمُ في أَمْوَالِنا ونُصْلِحُها؟ فأنْزَلَ اللّهُ تعالى: ﴿وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى ٱلتَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة: ١٩٥] فالإلْقَاءُ بأَيْدِينا إلى التَّهلُكَةِ أنْ نُقِيمَ في أمْوَالِنا ونصْلِحَها ونَدَعَ الْجِهادَ. رَواهُ أَبُو داوُد.

١٤/٣٢٤٧ ـ وعَنْ أَنَس قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ جاهِدُوا الْمُشرِكِينَ بأمْوَالِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ وأَلْسِنَتِكُمْ. رواهُ أحمدُ وأَبُو داوُد والنَّسائيُّ.

٢ ـ بابُ أنَّ الجهادَ فَرْضُ كِفَايَةٍ وأنَّهُ يُشْرَعُ مَعَ كُلِّ بَرٍّ وفَاجِرٍ

١/٣٢٤٨ ـ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: ﴿إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [التوبة: ٣٩]، ﴿مَا كَانَ لِأَهْلِ ٱلْمَدِينَةِ﴾ إلى قوله: ﴿يَعْمَلُونَ﴾ نسختها الآية التي تليها ، ﴿وَمَا كَانَ ٱلْمُؤْمِنُونَ﴾ [التوبة: ١٢٠، ١٢٢] رواهُ أَبُو داوُد.

٢/٣٢٤٩ ـ وعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الجَعْدِ الْبَارِقِيِّ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: الخَيْلُ مَعْقُودٌ في نَوَاصِيها الْخَيْرُ الأَجْرُ والمَغْنَمُ إلى يَوم القِيَامَةِ. مُتَّفقٌ عَليهِ، ولأحمدَ ومُسلم والنَّسائيِّ مِنْ حَدِيثِ جَرِيرٍ البَجَلِيِّ مِثْلُهُ، وَفِيهِ مُسْتَدَلٌّ بِعُمُومِهِ على الإسْهامِ لجَمِيعِ أَنْوَاعِ الْخَيْلِ وبِمَفْهُومِهِ على عَدَمِ الإِسْهامِ لِبَقِيَّةِ الدَّوَابِّ.

تو وہ زخم قیامت کے دن بالکل تر و تازہ ہوگا، اس کا رنگ زعفرانی ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

(۳۲۴۲) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ کی راہ میں سرحد پر ایک دن گھوڑا باندھنا کسی اور جگہ ہزار دنوں کے باندھنے سے بہتر ہے۔ ابن ماجہ میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

(۳۲۴۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رات (سرحد پر اللہ کی راہ میں) تیار رہنا، ایک ماہ کے دن کے روزوں اور رات کے قیام سے بہتر ہے اور اگر مر جائے تو اس کے عمل کا ثواب برابر جاری رہے گا اور اسے اس کا رزق پہنچتا رہے گا اور وہ (شیطان یا منکر نکیر) کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

(۳۲۴۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ کی راہ میں ایک رات کا پہرہ دینا ایسی ہزار راتوں سے افضل ہے، جن کی راتوں میں قیام کیا جائے اور دن میں روزے رکھے جائیں۔

(۳۲۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آگ دو آنکھوں کو نہیں چھوئے گی۔ اس آنکھ کو جو اللہ کے ڈر سے روئی اور اس آنکھ کو جو اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کے لیے جاگی۔

(۳۲۴۶) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو) ہم انصار کے بارے میں اتری۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی مدد کی اور اسلام کا غلبہ ہوا تو ہم نے کہا اب ہم اپنے کاروبار میں ٹھہر کر ان کی خیر خبر لیں گے۔ اس پر یہ آیت اتری پس جانوں کو ہلاکت میں ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ ہم کاروبار میں لگ کر جہاد کو چھوڑ نہ بیٹھیں۔

(۳۲۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرکوں سے اپنے مالوں، ہاتھوں اور زبانوں سے جہاد کرو۔

جہاد فرض کفایہ ہے، اور ہر نیک و بد کے ساتھ ہو کر مشروع ہے

(۳۲۴۸) حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا آیت (۳۹:۹) اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (اگر تم جہاد کے لیے نہ نکلو گے تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا) اور آیت ۹: ۱۲۰، ۱۲۱) وما کان لاھل المدینۃ سے يَعْمَلُوْنَ تک کو اس کے بعد والی آیت (۱۲۲:۹) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً (مومنوں کے لیے نہیں ہے تاکہ سب کے سب جہاد کے لیے نکل پڑیں) نے منسوخ کر دیا۔

(۳۲۴۹) حضرت عروہ بن جعد بارقی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک بھلائی (ثواب و غنیمت) بندھی ہوئی ہے۔ احمد و مسلم اور نسائی میں حضرت جریر بجلی کی حدیث اس کی ہم مثل ہے۔

فقہ الحدیث: اس کا عموم ہر قسم کے گھوڑوں کے اسہام پر اور اس کا مفہوم باقی جانوروں کے عدمِ اسہام (حصہ نہ دینے) پر دلیل ہے۔ (اسہام سے مراد گھوڑے کو مالِ غنیمت سے حصہ دینا)۔

٣/٣٢٥٠ ـ وعَنْ أَنَسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ ثَلاثٌ مِنْ أَصْلِ الإيمانِ: الْكَفُّ عمَّنْ قالَ لا إلهَ إلاَّ اللّهُ لا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلا نخرِجُهُ مِنَ الإسلامِ بعَمَلٍ، والْجِهادُ ماضٍ مُذْ بَعَثَنِي اللّهُ إلى أنْ يُقاتِلَ آخِرُ أمَّتِي الدَّجَّالَ لا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جائرٍ وَلا عَدْلُ عادِلٍ وَالإيمانُ بالأقْدارِ. رَواهُ أَبو داوُد وَحكاهُ أَحمدُ في روايَةِ ابْنِهِ عَبدِ اللّهِ.

٣ ـ بابُ ما جاءَ في إخْلاصِ النيَّةِ في الجهادِ وأَخْذِ الأُجْرَةِ عليهِ والإِعانَةِ

١/٣٢٥١ ـ عَنْ أَبي مُوسى قالَ: سُئِلَ رسُولُ اللّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقاتِلُ شَجاعَةً وَيقاتِلُ حَمِيَّةً ويقاتِلُ رِياءً، فأيُّ ذلكَ في سَبيلِ اللّهِ؟ فقالَ مَنْ قاتَلَ لِتكُونَ كَلِمَةُ اللّهِ هِيَ الْعُلْيا فَهُوَ في سَبِيلِ الله. رواهُ الجَماعةُ.

٢/٣٢٥٢ ـ وعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ عَمْرٍو قالَ سَمِعْت رسُول الله ﷺ يقُولُ: ما مِنْ غازِيَةٍ تَغْزُو في سبيلِ الله فَيصِيبُونَ غَنِيمَةً إلاَّ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ في الآخِرَةِ وَيَبْقى لهُمُ الثلثُ وَإنْ لَمْ يُصيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لهُمْ أَجْرُهُمْ. رواهُ الجماعةُ إلاَّ البُخاريَّ والترمذي.

٣/٣٢٥٣ ـ عَنْ أَبي أُمامَةَ قالَ جاءَ رَجُلٌ إلى النبيِّ ﷺ فقالَ لَهُ أَرَأَيْتَ رَجُلاً غَزا يَلْتَمِسُ الأَجرَ وَالذِّكْرَ ما لَهُ؟ فقالَ رسُول اللّهِ ﷺ لا شَيْءَ لَهُ فأعادَها ثَلاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ لَهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا شَيْءَ لَهُ، ثُمَّ قالَ: إنّ اللّهَ لا يَقْبَلُ مِنَ العَمَلِ إلاَّ ما كانَ لَهُ خالِصاً، وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ. رواهُ أَحمدُ والنسائيُّ.

٤/٣٢٥٤ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: سَمِعْتَ رسولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ: إنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَومَ القِيامَةِ عَلَيْهِ رَجلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَها، قالَ فَما عمِلْتَ فِيها؟ قالَ قاتَلْت فيكَ حَتى اسْتُشْهِدْتُ، قالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنْ قاتَلْتَ أَنْ يُقالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ على وَجْهِهِ حَتى يُلْقى في النَّارِ، ورَجلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمهُ، وقَرَأَ الْقُرآنَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمهُ فَعَرَفَها، فَقالَ ما عَمِلْتَ فِيها؟ قالَ تَعَلَّمْت الْعِلْمَ وعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْت فِيك القُرْآنَ، قالَ كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ تَعلمْتَ الْعِلْمَ لِيُقالَ عالمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقالَ هُوَ قارِئٌ فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بهِ فسُحِبَ على وَجْهِهِ، حَتى أُلْقِيَ في النَّار، ورَجلٌ وسَّعَ اللّهُ عَلَيْهِ وأَعْطاهِ مِنْ أَصْنافِ المالِ كُلِّهِ، فأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمهُ فعرَفها، قالَ فما عَمِلْتَ فِيها؟ قالَ ما تَرَكْتُ مِنْ سَبيلٍ تحِبُّ أَنْ يُنْفقَ فِيها إلاَّ أَنْفَقْت فِيها لكَ، قالَ كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فعلتَ لِيقالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أمرَ بِهِ فَسُحِبَ على وَجْهِهِ فأُلْقِيَ في النَّار. رواهُ أَحمدُ ومُسلمٌ.

(۳۲۵۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں ایمان کی جڑ ہیں لا الہ الا اللہ کہنے والے سے رک جانا اسے کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہیں اور کسی عمل کی وجہ سے اسلام سے خارج نہ سمجھیں اور جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ برابر جہاد جاری رہے گا تا آنکہ میری آخری امت دجال سے جہاد کرے گی۔ اسے ظالم امام کا ظلم اور عادل امام کا عدل باطل نہیں کر سکتا اور تقدیر پر ایمان لانا۔

جہادِ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا جائے، جہاد کی اُجرت لینے اور اس میں اعانت کا حکم

(۳۲۵۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو بہادری کے لیے حمایت کے لیے اور دکھاوے کے لیے جنگ کرتا ہے ان میں سے کون اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا جو اس لیے جنگ کرتا ہے کہ اللہ کے دین کا بول بالا ہو وہی اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔

(۳۲۵۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا مجاہدوں کی جس جماعت کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی وجہ سے مالِ غنیمت مل جائے اس نے آخرت میں ملنے والے اجر کا دو تہائی حاصل کر لیا اور ایک تہائی باقی رہ گیا اور اگر مالِ غنیمت نہ ملے تو آخرت میں پورا پورا اجر ملے گا۔

(۳۲۵۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اس شخص کے بارے میں بتائیے جو اجر اور ناموری کے لیے جنگ کرتا ہے۔ اس کے لیے کیا ہے؟ فرمایا اس کے لیے کچھ نہیں۔ اس نے تین دفعہ پوچھا اور آپ ﷺ نے تینوں دفعہ یہی جواب دیا کہ اس کے لیے کچھ نہیں۔ پھر فرمایا کہ اللہ خالص عمل ہی پسند کرتا ہے جس سے اس کی رضا ڈھونڈھی جائے۔

(۳۲۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے، سب سے پہلے قیامت کے دن شہید آدمی کا فیصلہ ہوگا۔ اسے اللہ کے پاس لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا۔ وہ انہیں پہچان جائے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے کن عملوں سے ان نعمتوں کا شکر ادا کیا۔ وہ کہے گا۔ اے رب! میں نے تیرے لیے جہاد کیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو اس لیے لڑا تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے۔ چنانچہ بہادر کہا گیا۔ پھر اللہ کے حکم سے اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا اور اس شخص کو جس نے علم سیکھا اور سکھایا تھا اور قرآن پڑھا تھا اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ پہچان جائے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے ان کا کیا شکر ادا کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لیے قرآن کی تلاوت کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے علم و قرأت اس لیے سیکھی تھی کہ تجھے عالم و قاری کہا جائے۔ چنانچہ تجھے عالم و قاری کہا گیا پھر رب کے حکم سے اسے بھی منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا اور اس شخص کو جسے اللہ تعالیٰ نے فراخی دی تھی اور ہر قسم کا مال عطا فرمایا تھا۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی پہچان کرائے گا۔ وہ ایک ایک نعمت پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان کا کیا شکر ادا کیا؟ وہ کہے گا یا اللہ! میں نے بلا خرچ کیے ایسی کوئی جگہ نہیں چھوڑی جہاں تجھے خرچ محبوب ہو۔ میں نے ہر جگہ تیرے لیے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لیے خرچ کیا تھا کہ تجھے سخی کہا جائے سو تجھے سخی کہا گیا۔ پھر رب کے حکم سے اسے بھی منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

٣٢٥٥/ ٥ ـ وعَنْ أَبي أَيّوبَ أَنَّهُ سَمعَ النبيَّ ﷺ يَقُولُ: سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الأمصارُ، وَسَتكُونُونَ جُنوداً مجَنَّدَةً يُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فيها بُعُوثٌ فيَكْرَهُ الرَّجلُ مِنكُمُ البَعْثَ فِيها فيَتَخلَّصُ مِنْ قومِهِ، ثمَّ يَتصَفَّحُ القَبائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ يَقُولُ: مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذا؟ من أكفيه بعث كذا ألا وذلِكَ الأَجِيرُ إلى آخرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ. رواهُ أحمدُ وأبو داودَ.

٣٢٥٦/ ٦ ـ وعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ قالَ لِلْغازِي أَجْرُهُ وَلِلْجاعلِ أَجْرُهُ وأَجْرُ الغازِي. رواهُ أَبو داوُد.

٣٢٥٧/ ٧ ـ وعَنْ زَيْدِ بْنِ خالِدٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ جهَّزَ غازِياً في سَبِيلِ اللّهِ فقَدْ غزا، ومَنْ خَلفَهُ في أهلِهِ بخَيرٍ فقدْ غزا، مُتَّفقٌ عَليهِ.

٤ ـ بابُ استئذانِ الأَبَوَيْنِ في الجهادِ

٣٢٥٨/ ١ ـ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: سأَلت رسُولَ اللّهِ ﷺ أيُّ العَمَلِ أَحبُّ إلى اللّهِ؟ قالَ الصَّلاةُ على وقتها، قلت ثمَّ أيٌّ؟ قالَ بِرُّ الوَالِدَيْنِ، قلت ثمَّ أيٌّ؟ قالَ الجِهادُ في سَبِيلِ اللّهِ حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوِ استَزَدْتُهُ لزَادَنِي. متَّفق عَليهِ.

٣٢٥٩/ ٢ ـ وعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ عمْرٍو قالَ: جاءَ رَجُلٌ إلى النبيِّ ﷺ فاستَأْذَنَهُ في الجِهادِ، فقالَ أَحيٌّ وَالِدَاكَ؟ قالَ: نَعَمْ، قالَ: ففيهِما فَجاهِدْ. رواهُ البُخارِيُّ النَّسائيُّ وأَبو داوُدَ والترمذيُّ وصحَّحهُ.

٣٢٦٠/ ٣ ـ وفي روايةٍ: أتى رجُلٌ فقالَ يا رسولَ اللّهِ إنِّي جِئت أرِيدُ الجِهادَ مَعَكَ، ولَقَدْ أتيت وَإنَّ وَالِدَيَّ يَبْكِيانِ، قالَ فارْجِعْ إلَيْهِما فأضحكْهُما كما أبْكَيْتَهُما. رواهُ أحمدُ وَأبو داوُدَ وابنُ ماجه.

٣٢٦١/ ٤ ـ وعَنْ أبي سعِيدٍ أنَّ رجُلاً هاجَرَ إلى النبيِّ ﷺ مِنَ اليَمَنِ، فقالَ هَلْ لكَ أَحَدٌ باليَمَنِ؟ فقالَ أبَوَايَ، فقالَ أذِنا لكَ؟ فقالَ لا، قالَ ارجعْ إليْهِما فاسْتَأْذِنْهُما فإنْ أذِنا لكَ فجَاهِدْ وإلاّ فَبِرَّهُما. رواهُ أبو داود.

٣٢٦٢/ ٥ ـ وعَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ جاهِمَةَ السُّلمِيِّ أنَّ جَاهِمَةَ أتى النبي ﷺ فقالَ يا رسولَ اللّهِ أرَدْت الغَزْو وَجِئْتُكَ أَسْتَشِيرُكَ، فقالَ هَلْ لكَ مِنْ أمٍّ؟ قالَ نَعَمْ، فقالَ الزَمْها فإنَّ الجنَّةَ عِندَ رجلَيْها. رواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ، وهذا كُلُّهُ إن لم يتعين عَليهِ الجهادُ، فإذَا تَعيَّن فتَرْكُهُ معْصيةٌ، ولا طَاعَةَ لمَخْلُوقٍ في معْصيَةِ الله عزَّ وجلَّ.

٥ ـ بابُ لا يجاهدُ مَنْ عليهِ دَيْنٌ إلاَّ بِرِضَا غَرِيمِهِ

٣٢٦٣/ ١ ـ عَنْ أبي قَتادَةَ عَنْ رسُول اللّهِ ﷺ أنَّهُ قامَ فِيهِمْ فذَكَرَ لَهُمْ أنَّ الجِهادَ

(۳۲۵۵) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے عنقریب تمہارے ہاتھوں پر شہر فتح ہوں گے اور تم بہت سے لشکروں میں بٹ جاؤ گے۔ تمہارے الگ الگ دستے ہوں گے۔ پھر تم میں سے ایک شخص اپنے قومی دستے میں جانا پسند نہیں کرے گا اور اپنی قوم سے چھوٹ کر ایک ایک قبیلے کا کھوج لگاتا پھرے گا اور کہے گا کون ہے کہ میں اسے فلاں لشکر میں کافی ہوں، کون ہے کہ میں اسے فلاں لشکر میں کافی ہوں۔ کان کھول کر سن لو یہی اپنے خون کے آخری قطرے تک مزدور ہے۔

(۳۲۵۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غازی کے لیے اس کا ثواب ہے اور غازی کو تیار کرنے والے کے لیے اس کا اپنا اجر ہے اور غازی کا اجر ہے۔

(۳۲۵۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں ساز و سامان تیار کر کے (کسی کو) جنگ کے لیے بھیجا اس نے خود جنگ کی اور جس نے غازی کے گھر میں بھلائی کے ساتھ نگہداشت کی اس نے بھی جنگ کی۔

جہاد کے لیے ماں باپ سے اجازت لینا

(۳۲۵۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا وقت پر نماز، عرض کیا پھر؟ فرمایا ماں باپ کی فرمانبرداری، عرض کیا پھر؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔ آپ ﷺ نے مجھ سے یہ تین باتیں بیان کیں۔ اگر میں اور پوچھتا تو آپ ﷺ اور بھی بیان فرماتے۔

(۳۲۵۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ سے جہاد کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ بولا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا انہیں میں جہاد کرو (ان کی خدمت میں لگے رہو)۔

(۳۲۶۰) ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ کے ہمراہ جہاد کروں اور اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا واپس چلے جاؤ اور جس طرح تم نے انہیں رلایا ہے انہیں ہنساؤ بھی۔

(۳۲۶۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارا یمن میں کوئی ہے؟ اس نے کہا میرے ماں باپ ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا انہوں نے تمہیں اجازت دے دی ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا واپس جا کر ان سے اجازت مانگو۔ اگر اجازت دے دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کی خدمت کرو۔

(۳۲۶۲) حضرت معاویہ بن جاہمۃ رضی اللہ عنہ السلمی سے روایت ہے کہ حضرت جاہمۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے جہاد کا ارادہ کر لیا ہے اور مشورے کی غرض سے آپ ﷺ کے پاس آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیری ماں ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا ان کی خدمت میں چمٹے رہو کیونکہ جنت ان کے پیروں کے پاس ہے۔

فقہ الحدیث: یہ جب ہے جب کسی پر جہاد متعین نہ ہو لیکن اگر جہاد متعین ہو یعنی وہ جہاد کے لیے متعین کر دیا جائے تو اس کا چھوڑنا گناہ ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو وہاں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

قرض دار قرض خواہ کی مرضی کے بغیر جہاد پر نہ جائے

(۳۲۶۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا کہ اللہ کی راہ میں

في سَبيلِ اللّهِ وَالإيمانَ باللّهِ أفضلُ الأعْمالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يا رسُولَ اللّهِ أرَأيْتَ إنْ قُتِلْت في سَبيلِ اللّهِ تُكَفَّرُ عَني خَطاياي، فَقالَ لَهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ نَعَمْ إنْ قُتِلْتَ في سَبيلِ الله وأنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِر، ثمَّ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ كَيْفَ قلْتَ قالَ أرَأيْتَ إنْ قُتِلْت في سَبيلِ اللّهِ تُكَفَّرُ عَني خَطَايَايَ، فقالَ رسولُ اللّهِ ﷺ نَعَمْ وأنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْر مُدْبِرٍ إلاّ الدَّيْنَ، فإنَّ جِبْرِيلَ عَليهِ السَّلامُ قالَ لِي ذلِكَ رواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائيُّ والترمِذِيُّ وصَحَّحَهُ، وَلأحمدَ والنَّسائيِّ مِنْ حدِيثِ أبي هُريْرة مِثْلُهُ.

٢/٣٢٦٤ ـ وعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ عمْرٍو أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: يَغْفِرُ اللّهُ لِلشَّهِيدِ كُلَّ ذَنْبٍ إلاّ الدَّيْنَ فإنَّ جِبْرِيلَ عَليهِ السَّلامُ قالَ لِي ذلكَ. رواهِ أحْمَدُ ومُسلِمٌ.

٣/٣٢٦٥ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ قالَ رسول اللّهِ ﷺ الْقَتْلُ في سَبيلِ اللّهِ يُكَفِّرُ كلَّ خَطيئَةٍ، فقالَ جِبْرِيلُ إلاّ الدَّيْنَ، فقالَ النبيُّ ﷺ إلاّ الدَّيْنَ. رواهُ التِّرْمذيُّ، وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

٦ ـ بابُ ما جاءَ في الاستعانةِ بالمشْرِكِيْنَ

١/٣٢٦٦ ـ عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: خَرَجَ النبيُّ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ، فلمَّا كانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أدركَهُ رجُلٌ قَدْ كانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ ونَجْدَةٌ فَفَرِحَ بِهِ أصحَابُ رسُولِ اللّهِ ﷺ حِينَ رَأوهُ، فلمَّا أدْرَكَهُ قالَ جئْت لأتَّبِعَكَ فأصِيبَ مَعَكَ، فقالَ لهُ رسولُ اللّهِ ﷺ تُؤمِنُ باللّهِ ورسولِهِ؟ قالَ لا، قالَ فارْجع فلَنْ أسْتَعِينَ بمُشرِكٍ، قالتْ ثمَّ مَضى حتَّى إذَا كانَ بالشَّجَرَةِ أدْرَكَهُ الرَّجُلُ، فقالَ لهُ كما قالَ أوَّلَ مَرَّةٍ، فقالَ لهُ النبيُّ ﷺ كما قالَ أوَّلَ مَرَّةٍ، فقالَ لا، قالَ فارْجِعْ فلَنْ أسْتَعِينَ بمُشْرِكٍ، قالَ فرَجَعَ فأدْرَكَهُ بالْبَيْدَاءِ فقالَ لهُ كما قالَ أوَّلَ مَرَّةٍ تُؤمِنُ باللّهِ ورَسولِهِ؟ قالَ نَعَمْ، فقالَ لهُ فانْطَلِقْ. رواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ.

٢/٣٢٦٧ ـ وعَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبدِ الرَّحمنِ عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ: أتَيْت النبيَّ ﷺ وَهوَ يُرِيدُ غَزْواً أنا ورجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَلَمْ نُسْلِمْ، فقُلْنا إنَّا نَسْتَحِي أنْ يَشْهَدَ قَوْمُنا مَشْهَداً لا نَشْهَدُهُ مَعَهُمْ، فقالَ أسْلَمْتُما؟ فَقُلْنا لا، فقالَ إنَّا لا نَسْتَعِينُ بالمُشْرِكِينَ على المُشْرِكِينَ، فأسْلمْنا وَشهِدْنا مَعهُ. رَواهُ أحمدُ.

٣/٣٢٦٨ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا تَسْتَضيئُوا بِنارِ المُشْرِكِينَ، وَلا تَنْقُشُوا على خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا. رواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ.

٤/٣٢٦٩ ـ وعَنْ ذِي مَخْبَرٍ قالَ: سمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ: سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحاً وتغْزُونَ أنْتُمْ وهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرائكُمْ. رَواهُ أحمدُ وأبُو داوُد.

جہاد اور اللہ پر ایمان سب سے افضل عمل ہیں۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! بتایئے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ مٹ جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اگر تم اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ ثواب کی نیت سے مقابلہ پر ڈٹے رہو اور پیٹھ نہ پھیرو۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا فرمایئے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ مٹ جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اگر تم اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ ثواب کی نیت سے مقابلہ پر ڈٹے رہو اور پیٹھ نہ پھیرو سوائے قرض کے کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے یہی کہا ہے۔ احمد اور نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کے ہم مثل ہے۔

(۳۲۶۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قرض کے سوا شہید کا ہر گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(۳۲۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں شہادت ہر گناہ مٹا دیتی ہے۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا سوائے قرض کے پھر آپ ﷺ نے بھی فرمایا سوائے قرض کے۔

جہاد میں مشرکوں سے تعاون لینا

(۳۲۶۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ بدر کی طرف روانہ ہوئے جب آپ ﷺ حرۂ وبرہ (مدینہ سے چار میل پر ایک مقام) پہنچے تو آپ ﷺ کو ایک شخص ملا جس کی جرأت و بہادری کا لوگوں میں چرچا تھا۔ اسے دیکھ کر صحابہ خوش ہوئے اس نے آپ ﷺ کے پاس آ کر کہا میں بھی (جنگ میں) آپ ﷺ کے ساتھ جانے کے لیے آیا ہوں تاکہ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کچھ پا لوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارا اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان ہے۔ بولا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا تو واپس چلے جاؤ مجھے مشرکوں سے امداد لینے کی ضرورت نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر آپ چلتے رہے جب آپ مقام شجرہ پر پہنچے تو پھر وہ آپ ﷺ سے ملا اور آپ ﷺ سے وہی سوال کیا آپ ﷺ نے وہی جواب دیا۔ چنانچہ وہ چلا گیا۔ پھر وہ بیداء میں ملا۔ آپ ﷺ نے وہی فرمایا جو پہلی بار فرمایا تھا کہ کیا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا اچھا تو چلو۔

(۳۲۶۷) حضرت حبیب بن عبدالرحمٰن نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے اس نے کہا میں اور میری قوم کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ جنگ کا ارادہ فرما رہے تھے۔ اس وقت ہم مسلمان نہ تھے۔ ہم نے کہا ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم جنگ میں جائے اور ہم ان کے ساتھ شریک نہ ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا مسلمان ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہمیں مشرکوں کے خلاف مشرکوں کی مدد کی ضرورت نہیں۔ پھر ہم مسلمان ہو گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ شریک جنگ ہوئے۔

(۳۲۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرکوں کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو اور اپنی انگوٹھیوں پر محمد رسول اللہ کندہ نہ کراؤ۔

(۳۲۶۹) حضرت ذومخبر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے تم عنقریب رومیوں سے صلح کر لو گے اور تم اور وہ (دونوں مل کر) اپنے پیچھے والے دشمن سے لڑو گے۔

٥/٣٢٧٠ ـ وعَنِ الزُّهرِيِّ أنَّ النبيَّ ﷺ اسْتَعَانَ بِناسٍ مِنَ الْيَهُودِ في خَيْبَرَ في حَرْبِهِ فأسْهَمَ لَهُمْ. رواهُ أبو داودُ في مَرَاسِيلِهِ.

٧ ـ بابُ ما جاءَ في مُشَاوَرَةِ الإمامِ الجيشَ ونُصْحِهِ لَهُمْ وَرِفْقِهِ بِهِم وأخْذِهِم بِمَا عَلَيْهِم

١/٣٢٧١ ـ عَنْ أَنس أنَّ النبيَّ ﷺ شاورَ حِينَ بَلَغَهُ إقْبالُ أبي سُفيانَ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فأعْرَضَ عَنْهُ، ثمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فأعْرَضَ عَنهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبادَةَ فقالَ إيَّانا تُرِيدُ يا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي نَفْسي بِيَدِهِ لَو أَمَرْتَنا أنْ نخيضَها الْبَحْرَ لأخَضْناها، وَلَو أَمَرْتَنا أنْ نَضْرِبَ أكْبادَها إلى بركِ الغماد لَفَعلْنا، قالَ فَنَدَبَ رسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ فانْطَلَقُوا. رواهُ أحمدُ وَمُسْلِمٌ.

٢/٣٢٧٢ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: ما رأيت أحَداً قط كانَ أكْثَرَ مَشورةً لأصْحابِهِ مِنْ رسُولِ اللهِ ﷺ، رواهُ أحمدُ وَالشَّافِعِيُّ.

٣/٣٢٧٣ ـ وَعنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسارٍ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللهِ ﷺ يقُولُ: ما مِنْ عَبْدٍ يَسْترْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً يَمُوت يَومَ يَمُوت وَهوَ غاشٌ لِرَعِيَّتِهِ إلاَّ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الجنَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفي لَفْظٍ: ما مِنْ أَمِيرٍ يَلي أمُورَ الْمُسْلِمِينَ، ثمَّ لا يجْتَهِدُ لهم وَلا يَنْصَحُ لَهُمْ إلاَّ لمْ يَدْخُلِ الجنَّةَ. رواهُ مُسْلِمٌ.

٤/٣٢٧٤ ـ وعَنْ عائشةَ قالَتْ: سَمِعْت رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أمْرِ أمَّتي شَيْئاً فَشقَّ عَلَيْهِم فاشقق عليه، وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أمْرِ أمَّتي شَيْئاً فرَفَقَ بِهِمْ فارْفُقْ بِهِ رواهُ أحمدُ ومُسلمٌ.

٥/٣٢٧٥ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ: كانَ رسولُ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ في الْمَسِيرِ فَيزجي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لهُمْ. رَواهُ أبُو داوُدَ.

٦/٣٢٧٦ ـ وعَنْ سَهلِ بْنِ مُعاذٍ عَنْ أبِيهِ قالَ: غَزَونا مَعَ النبيِّ ﷺ غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا فَضيَّقَ النَّاسُ الطَّرِيقَ، فَبَعَثَ رسُولُ اللهِ ﷺ مُنادِياً فَنادَى مَنْ ضَيَّق مَنْزِلاً، أو قَطَعَ طَرِيقاً فَلا جِهادَ لَهُ. رَواهُ أحمدُ وَأَبُو داوُدَ.

٨ ـ بابُ لزومِ طاعةِ الجيشِ لِأَميرِهِم ما لم يَأْمُرْ بِمَعْصِيةٍ

١/٣٢٧٧ ـ عَنْ مُعاذِ بْن جَبَلٍ عَنْ رسُولِ اللهِ ﷺ قالَ الغَزْوُ غَزْوَانِ فأمَّا من ابْتَغَى وَجْهَ اللهِ، وَأَطَاعَ الإمامَ، وأنْفَقَ الْكَرِيمَةَ، ويَاسَرَ الشَّرِيكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسادَ فإن نومَهُ

(۳۲۷۰) حضرت زہری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر میں اپنی لڑائی میں چند یہودیوں سے مدد لی اور انہیں حصہ بھی دیا۔ (یہ مُرسل روایت ہے جو حجت نہیں۔ ابوبکر صدیق)

امام کا اپنی فوج سے مشورہ، ان کی خیر خواہی کرنا، ان سے نرمی سے پیش آنا اور ان کی گرفت کرنا

(۳۲۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب ابوسفیان کے آنے کی خبر ملی تو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تو آپ ﷺ نے ان سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ہمارا مشورہ چاہتے ہیں۔ اس کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ﷺ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں گے تو ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں گے اور اگر آپ ہمیں برک غماد (جدہ سے دس میل پرے پرانی بندرگاہ) تک سفر کا حکم فرمائیں گے تو اس کی بھی ہم تعمیل کریں گے۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے لوگ آگے بڑھے۔

(۳۲۷۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اپنے اصحاب سے مشورہ لیتا ہو۔

(۳۲۷۳) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ حاکم بنائے پھر جب وہ مرے اور اپنی رعیت سے خیانت کرتے ہوئے مرے تو اس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام فرما دیتا ہے۔ ایک لفظ یہ ہے کہ جو امیر مسلمانوں کے کاموں کا والی ہو پھر ان کے لیے جدوجہد نہ کرے اور ان کی خیر خواہی نہ کرے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

(۳۲۷۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اے اللہ جو میری امت کے کسی کام کا حاکم ہو اور ان پر بوجھ ڈال دے تو تو اس پر بوجھ ڈال اور جو میری امت کے کسی کام کا حاکم ہو اور ان پر نرمی کرے تو تو اس پر نرمی کر۔

(۳۲۷۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ پیچھے پیچھے چلا کرتے تھے۔ کمزور کو چلاتے تھے اور اپنے پیچھے بٹھا لیتے تھے اور ان کے لیے دعائیں فرماتے تھے۔

(۳۲۷۶) حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فلاں فلاں جنگ کی۔ پھر لوگوں نے راستہ تنگ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک منادی کو بھیجا اس نے اعلان کیا کہ جو منزل تنگ کرے یا راستہ کاٹے اس کا جہاد نہیں۔

فوج کو اپنے امیر کی اطاعت واجب ہے جب تک وہ گناہ کا حکم نہ دے

(۳۲۷۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی آپ ﷺ نے فرمایا جنگ دو قسم کی ہے جس نے اللہ کی رضا تلاش کی، امام کی اطاعت کی، اپنا نفیس مال خرچ کیا۔ شریک سے آسانی کی اور فساد سے بچا تو اس کے سونے

وَنُبَهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخراً وَرياءً وَسمْعَةً وَعَصى الإِمامَ وأَفسدَ في الأَرْضِ فإِنَّهُ لَنْ يَرْجِعَ بالْكَفَافِ. رواهُ أَحمدُ وَأَبُو داودَ وَالنَّسائي.

٢/٣٢٧٨ ـ وعَنْ أبي هُرَيرةَ أَنّ النبيّ ﷺ قالَ مَنْ أَطَاعَني فَقدْ أَطَاعَ اللّهَ، وَمَنْ عَصاني فقد عصى اللّهِ، ومَنْ يُطِعِ الأَمِيرَ فقدْ أطاعني، ومَنْ يَعص الأَمِيرَ فَقدْ عَصاني. متَّفقٌ عَليهِ.

٣/٣٢٧٩ ـ وعنِ ابنِ عبَّاسٍ في قولِهِ تعالى: ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ [النساء: ٥٩]. قالَ نَزَلَتْ في عَبدِ اللّهِ بْنِ حُذَافةَ بْنِ قيسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ في سَرِيَّةٍ. رَوَاهُ أحمَدُ النَّسائيُّ.

٤/٣٢٨٠ ـ وعَنْ عَليٍّ رَضيَ اللّهِ عنهُ قالَ بَعَثَ رسُولُ اللّهِ ﷺ سَرِيَّةً واسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ وأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لهُ وَيُطِيعُوا فَعَصَوهُ في شيءٍ، فقالَ اجْمَعُوا لِي حَطباً فَجَمعُوا، ثمَّ قالَ أَوقِدُوا ناراً فأَوقَدُوا، ثمَّ قالَ أَلَمْ يأمُرْكُمْ رسُولُ اللّهِ ﷺ أَنْ تَسْمَعُوا وتُطِيعُوا؟ قالُوا بَلَى قالَ فادْخُلُوها فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إلى بَعْضٍ وقالُوا إِنَّما فَرَرْنا إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ مِنَ النَّارِ فكانُوا كَذَلكَ حتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ وطُفِئَتِ النَّارُ، فلمَّا رَجَعُوا ذكَرُوا ذلكَ لِرَسُولِ اللّهِ ﷺ فقالَ لو دَخَلُوها لَمْ يَخْرُجُوا مِنها أَبداً، وقالَ لا طَاعَةَ في مَعْصِيَةِ اللّهِ إِنَّما الطَّاعَةُ في المَعْرُوفِ. متَّفَقٌ عليهِ.

٩ ـ بابُ الدَّعوةِ قَبْلَ القِتَالِ

١/٣٢٨١ ـ عنِ ابنِ عبَّاسٍ قالَ: ما قاتَلَ رسُولُ اللّهِ ﷺ قَوماً قطُّ إلاَّ دَعاهُمْ. رَواهُ أحمدُ.

٢/٣٢٨٢ ـ وعَنْ سُلَيمانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبيهِ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذا أَمَّرَ أَمِيراً على جَيْشٍ أَو سَرِيَّةٍ أَوصَاهُ في خَاصَّتِهِ بتَقْوَى اللّهِ ومَنْ مَعهُ مِنَ المُسْلِمِينَ خَيْراً، ثمَّ قالَ اغزُوا بِسْمِ اللّه في سَبيلِ اللّهِ قاتِلُوا مَنْ كَفَرَ باللّهِ، اغزُوا وَلا تَغُلُّوا، وَلا تَغْدُرُوا، وَلا تُمَثِّلُوا، وَلا تَقْتُلُوا وَلِيداً، وإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ المُشْرِكِينَ فادْعُهُمْ إلى ثَلاثِ خِصالٍ، أَو خِلالٍ فأَيَّتُهُنَّ ما أَجابُوكَ فاقْبَلْ مِنْهُمْ وكفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إلى الإِسْلامِ، فإِنْ أَجابُوكَ فاقْبَلْ منْهُمْ وكفَّ عَنْهُمْ ثمَّ ادْعهُمْ إلى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إلى دَارِ المُهاجِرينَ وأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إنْ فَعَلُوا ذلكَ فلَهُمْ ما لِلْمُهاجِرينَ وعَلَيْهِمْ ما على المُهاجِرينَ، فإِنْ أَبَوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنها فأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُون كأَعْرَابِ المُسْلِمِينَ يَجْري علَيْهِمْ الَّذِي يَجْرِي على المُسْلِمِينَ، ولا يكُونُ لَهُمْ في الفَيْءِ والغَنِيمَةِ شيْءٌ إلاَّ أَنْ يُجاهِدُوا مَعَ المُسْلِمِينَ فإِنْ

جاگنے سب میں ثواب ہے اور جس نے فخر وریا اور شہرت کے لیے جنگ کی، امام کی نافرمانی کی اور گڑبڑ مچائی وہ برابر سرابر بھی ہو کر نہیں لوٹے گا۔

(۳۲۷۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(۳۲۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ الآية۔ (۵۹:۴) کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں اتری انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا تھا۔

(۳۲۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور ان کا سپہ سالار ایک انصاری کو بنایا اور مجاہدوں کو حکم فرمایا کہ امیر کی بات سنیں اور مانیں پھر لوگوں نے اس کی کوئی بات نہ مانی اور اس کو ناراض کر دیا۔ بولا میرے لیے لکڑیاں جمع کرو لوگوں نے لکڑیاں جمع کر دیں پھر حکم دیا کہ آگ جلاؤ۔ لوگوں نے آگ بھی جلا دی۔ پھر بولا کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات سن کر اسے ماننے کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ بولا اچھا اس آگ میں گھس جاؤ۔ لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور بولے کہ ہم آگ سے بچنے کے لیے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھاگ کر آئے۔ لوگ اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھ گئی پھر جب واپس آئے تو انہوں نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ فرمایا اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو اس سے کبھی نہ نکلتے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت تو صرف اچھی بات (نیکی) میں ہے۔

جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت

(۳۲۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قوم سے جنگ کی (پہلے) اسے اسلام کی دعوت ضرور دی۔

(۳۲۸۲) سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی دستہ یا لشکر پر کسی کو امیر بناتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اللہ سے ڈرنے کی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید ضرور کرتے تھے۔ پھر فرماتے اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں جنگ کرو، کافروں سے لڑو، چوری نہ کرو، غداری نہ کرو، مُثلہ نہ کرو، بچوں کو قتل نہ کرو اور جب تم اپنے دشمنوں (مشرکوں) سے بھڑو تو انہیں تین باتوں کی دعوت دو۔ پھر ان میں سے جو بات مان لیں اسے قبول کر لو اور جنگ نہ کرو۔ انہیں اسلام کی دعوت دو، اگر مان لیں تو ان سے اسلام قبول کر لو اور جنگ نہ کرو۔ پھر انہیں دعوت دو کہ اپنے ملک سے اسلامی ملک میں منتقل ہو جائیں اور انہیں بتا دو کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجروں کے ساتھ ہوگا، وہی ان کے ساتھ ہوگا۔ اگر وہ اپنے ملک سے منتقل ہونے پر راضی نہ ہوں تو انہیں بتا دو کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوں گے جو ان کا حال ہوگا، وہی ان کا ہوگا اور انہیں فے اور غنیمت میں سے کچھ نہیں ملے گا، جب تک مسلمانوں کے ساتھ جہاد نہیں کریں گے۔ پھر اگر

هُمْ أبَوا فسَلْهُمْ الجِزْيَةَ فإنْ أجابُوكَ فاقْبَلْ مِنْهُمْ وكفَّ عَنْهُمْ، وَإنْ أبَوا فاسْتَعِنْ بِاللّهِ عَليهِمْ وَقَاتِلْهُمْ، وَإذَا حاصَرْتَ أَهلَ حِصْنٍ فأرادُوكَ أَنْ تجعلَ لهمْ ذِمَّةَ اللّهِ وَذِمَّةَ نَبيِّهِ، فلا تجعَلْ لهُمْ ذِمَّةَ اللّهِ وَذِمَّةَ نَبيِّهِ، ولكِنِ اجْعَلْ لهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصحابِكَ، فإنَّكُمْ إنْ تَخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصحابِكُمْ أَهوَنُ مِنْ أَنْ تَخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ، وَإذا حاصَرْتَ أَهلَ حِصْنٍ وَأَرَادُوكَ أَنْ تُنزِلَهُمْ على حُكْمِ اللّهِ فلا تُنزِلْهُمْ على حُكْمِ اللّهِ، وَلكِنْ أَنزِلْهُمْ على حُكْمِكَ فإنَّكَ لا تَدْرِي أَتصبُ فِيهِمْ حُكْمَ اللّهِ أَم لا. رَواهُ أَحمدُ وَمُسلمٌ وابْنُ ماجَه والتِّرمذيُّ وصحّحَهُ، وَهوَ حُجَّةٌ في أَنَّ قَبُولَ الْجِزْيَةِ لا يختَصُّ بأهلِ الْكِتابِ وَأَنْ ليْسَ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيباً بَلِ الحقُّ عِنْدَ اللّهِ واحِدٌ، وَفِيهِ المنْعُ من قَتْلِ الولْدَانِ وَمِنَ التَّمْثِيلِ.

٣/٣٢٨٣ - وعَنْ فرْوَةَ بْنِ مُسَيكٍ قالَ قُلْت يا رَسُولَ اللّهِ أقاتِلُ بِمُقبِلِ قومِي ومُدْبِرِهِمْ؟ قالَ نعَمْ، فلمّا وَلَّيت دَعاني، فقالَ لا تُقاتِلهمْ حتى تدْعُوَهُمْ إلى الإسْلامِ. رواهُ أحمد.

٤/٣٢٨٤ - وعَنْ ابْنِ عَوفٍ قالَ كَتَبْت إلى نافِعٍ أسْأَلُهُ عَنِ الدُّعاءِ قَبلَ الْقِتالِ، فَكَتَبَ إليَّ: إنما كانَ ذلكَ في أَوَّلِ الإسْلامِ، وَقدْ أَغارَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ على بَني المُصْطلِقِ وَهُمْ غارُّونَ وَأَنعامُهُمْ تُسقَى على الماءِ فَقَتلَ مُقاتِلتَهُمْ وسَبي ذرارِيَّهُمْ وأصابَ يومَئِذٍ جُوَيْرية ابْنةَ الْحارِثِ حَدَّثني بِهِ عَبْدُ اللّهِ بْن عُمَرَ وَكَانَ في ذلكِ الجيشِ. مُتَّفقٌ عليهِ، وَهُوَ دلِيلٌ على اسْتِرْقاقِ الْعَرَبِ.

٥/٣٢٨٥ - وعَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ أنَّهُ سمِعَ النبيَّ ﷺ يوم خَيْبَرَ، فقالَ أيْنَ عَليٌّ؟ فقِيلَ إنَّهُ يَشْتكِي عَيْنيهِ فَأمرَ فدُعِيَ لهُ فبَصَقَ في عَيْنَيْهِ فبَرَأَ مَكانهُ حتى كَأنْ لمْ يَكُنْ بهِ شيْءٌ، فقالَ نُقَاتِلُهُم حتَى يكُونُوا مِثْلنا فقالَ على رِسْلِكَ حتَّى تنْزِل بسَاحَتِهِمْ ثمّ ادعُهُمْ إلى الإسْلامِ وَأخْبِرْهُم بما يَجِبُ عَليهِمْ فوَاللّهِ لأَنْ يَهتدِي بكَ رجُلٌ واحِدٌ خَيرٌ لكَ مِن حُمُرِ النَّعمِ. متّفَقٌ عَليهِ.

٦/٣٢٨٦ - وعَنِ الْبَراءِ بْنِ عازِبٍ قالَ: بَعَثَ رسولُ اللّه ﷺ رهطاً مِنَ الأنصَارِ إلى أَبِي رَافِعٍ فدَخل عَبدُ اللّهِ بنُ عَتِيكٍ بَيتَهُ ليلاً فقَتلَهُ وهوَ نائِمٌ. رَواهُ أَحمدُ والبُخاريُّ.

١٠ - باب ما يفعلُهُ الإمامُ إذا أرادَ الغَزْوَ مِنْ كِتْمانِ حالِهِ والتَّطلُّعِ على حَالِ عَدُوِّهِ

١/٣٢٨٧ - عَنْ كَعْبِ بْنِ مالِكٍ عَنِ النبيِّ ﷺ أنّه كانَ إذَا أرَادَ غَزْوةً وَرّى بِغَيْرِها.

وہ اسلام قبول نہ کریں تو ان سے جزیہ کا مطالبہ کرو۔ اگر قبول کر لیں تو ان سے رک جاؤ اور جزیہ قبول کر لو اور اگر جزیہ سے بھی انکار کر دیں تو اللہ سے ان پر مدد مانگو اور ان سے جنگ کرو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور قلعہ والے تم سے اللہ کے ذمے کے اور اس کے نبی کے ذمے کے خواہش مند ہوں تو ان کے لیے اللہ کا ذمہ اور اس کے نبی کا ذمہ نہ ٹھہراؤ۔ ہاں اپنا ذمہ اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ ٹھہرا لو کیونکہ تمہارا اپنے اور اپنے ساتھیوں کی ذمہ داری کے خلاف کرنا اللہ کی اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی ذمہ داری کے خلاف کرنے سے زیادہ آسان ہے اور اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کر لو اور وہ تم سے اللہ کے حکم پر اتارنے کے خواہش مند ہوں تو انہیں اللہ کے حکم پر نہ اتارو بلکہ اپنے حکم پر اتارو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ تم ان میں اللہ کے حکم کو پہنچو گے (پورا کر سکو گے) یا نہیں۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس بات میں حجت ہے کہ جزیہ کا قبول کرنا اہل کتاب کے ساتھ خاص نہیں اور یہ کہ ہر مجتہد کی رائے صحیح نہیں ہوتی بلکہ حق اللہ کے نزدیک ایک ہے نیز لڑائی میں بچوں کے قتل اور مُثلہ کی ممانعت ہے۔

(۳۲۸۳) حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی قوم کے آنے والوں کے ساتھ ان کے بھاگنے والوں سے جنگ کروں؟ فرمایا ہاں۔ پھر جب میں چلا گیا تو آپ ﷺ نے مجھے بلا کر فرمایا ان سے جنگ نہ کرو جب تک انہیں اسلام کی دعوت نہ دو۔

(۳۲۸۴) ابن عوف سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت نافع کو خط لکھا اور ان سے جنگ سے پہلے دعوت کے بارے میں پوچھا انہوں نے لکھا کہ یہ بات شروع اسلام میں تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے بے خبری کی حالت میں بنی مصطلق پر حملہ کیا۔ اس وقت ان کے جانور پانی پی رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے ان میں لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور ان کی اولاد قید کر لی۔ اسی دن حضرت جویریہ بنت حارث ہاتھ آئی تھیں۔ مجھ سے یہ واقعہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ آپ اس لشکر میں شریک تھے۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ عربوں کو بھی (جنگ میں) غلام بنایا جا سکتا ہے۔

(۳۲۸۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے خیبر کے دن سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ ان کی آنکھیں دکھنے آ گئی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور ان کو بلایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا ان کی آنکھیں فوراً اچھی ہو گئیں۔ گویا دُکھنے آئی ہی نہ تھیں۔ پھر فرمایا ہم ان سے جنگ کرتے رہیں گے، جب تک ہمارے مثل نہ ہو جائیں۔ پھر فرمایا ان کی طرف شفقت و نرمی سے جاؤ یہاں تک کہ جب ان کے میدان میں پہنچو تو انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں ان عملوں کی خبر دو جو ان پر واجب ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے ایک شخص بھی ہدایت پا جائے تو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(۳۲۸۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک جماعت ابو رافع کی طرف بھیجی۔ پھر اس کے گھر میں رات کے وقت حضرت عبداللہ بن عتیک گھس گئے اور اسے سوتے ہوئے کو قتل کر دیا۔

فقہ الحدیث: ابو رافع یہودی تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو ایذا پہنچاتا رہتا تھا، اور آپؐ کے خلاف سازشوں میں پیش پیش تھا (مترجم)۔

جب امام کسی سے جنگ کا ارادہ کرلے تو اسے مخفی رکھے اور دشمن کے حالات کی کرید رکھے

(۳۲۸۷) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جب آپ ﷺ جنگ کا ارادہ فرماتے تو اس کے غیر کا اظہار کر کے اسے چھپاتے۔

متّفقٌ عَليهِ وهوَ لأبي داوُد، وَزَادَ والْحَرْبُ خُدعةٌ.

٢/٣٢٨٨ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ الحَرْبُ خُدْعَةٌ.

٣/٣٢٨٩ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: سَمّى النبيُّ ﷺ الْحَرْبَ خُدْعةً.

٤/٣٢٩٠ ـ وعَنْ جابرٍ قَالَ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَومِ يَومَ الأَحْزَابِ فقالَ الزُّبَيْرِ أنا، ثمّ قالَ مَنْ يأتِينِي بخَبَرِ القومِ؟ قالَ الزُّبَيرُ أنا، فقالَ النبيُّ ﷺ لكلّ نبيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيّ الزُّبَيرُ. متّفقٌ عليهم.

٥/٣٢٩١ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ: بَعَثَ رسُولُ اللّهِ ﷺ بُسْبَساً عَيْناً يَنظُرُ ما صَنَعَتْ عِيرُ أَبي سُفْيانَ فجاء فحَدَّثَهُ الحَدِيثَ فخَرَجَ رسُولُ اللّهِ ﷺ فتَكَلّمَ فقالَ إنَّ لَنا طَلِبَةً فمَنْ كانَ ظَهرُهُ حاضِراً فلْيَرْكَبْ مَعَنا فَجَعَلَ رِجالٌ يَسْتَأْذِنُونهُ في ظَهرِهِم في عُلُوّ المَدِينَةِ، فقالَ لا إلاّ مَنْ كانَ ظَهرُهُ حاضِراً، فانْطَلَقَ رسُولُ اللّهِ ﷺ وأَصْحابُهُ حتّى سبَقُوا رَكْبَ المُشْرِكينَ إلى بَدْرٍ. رواهُ أحمدُ ومسلِمٌ.

١١ ـ بابُ ترتيبِ السّرايا والجُيوشِ واتّخاذِ الرَّاياتِ وألوانِها

١/٣٢٩٢ ـ عَنْ ابْنِ عباسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ خَيْرُ الصّحابَةِ أرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السّرَايَا أرْبَعُمائةٍ، وَخَيْرُ الجيُوشِ أرْبَعَةُ آلاف، ولا تغْلَبُ اثْنا عَشَرَ ألفاً مِنْ قِلّةٍ. رَواهُ أحمدُ وأبو داوُد والترْمذِيُّ وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ. وذَكَرَ أنّهُ في أكْثَرِ الرّواياتِ عَنِ الزُهرِيِّ عَنِ النبيِّ ﷺ مُرْسلاً، وتَمَسَّكَ بِهِ مَنْ ذَهَبَ إلى أنَّ الجَيْشَ إذَا كانَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلفاً لَمْ يَجُزْ أنْ يَفِرَّ مِنْ أمْثالِهِ وأَضْعافِهِ وإنْ كَثُرُوا.

٢/٣٢٩٣ ـ وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ: كانَتْ رَايَةُ النبيِّ ﷺ سَوداءَ وَلِوَاؤهُ أَبْيَضَ. رواهُ التّرْمذيُّ وابْنُ ماجَه.

٣/٣٢٩٤ ـ وعَنْ سِماكٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَومِهِ عَنْ آخَرَ مِنهُمْ قالَ: رَأَيْت رَايَةَ النبيِّ ﷺ صَفْرَاءَ. رواهُ أَبُو داوُدَ.

٤/٣٢٩٥ ـ وعَنْ جابرٍ أنّ النبيَّ ﷺ دَخَلَ مَكّةَ ولِوَاؤهُ أَبْيَضُ. رواه الخمْسَةُ إلاّ أحمدَ.

٥/٣٢٩٦ ـ وعَنِ الحَارِثِ بْنِ حَسّانَ الْبَكْرِيّ قالَ: قَدِمْنا المَدِينَةَ فإذَا رسولُ اللّهِ ﷺ على الْمِنبَرِ وَبِلالٌ قائِمٌ بيْنَ يَدَيْهِ مُتَقَلِّدٌ بالسَّيْفِ وإذَا رَايَاتٌ سُودٌ، فسألْت ما هٰذِهِ الرّايَاتُ؟ فقالُوا عمْرُو بْنُ الْعاصِ قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ. رواهُ أحمدُ وابْنُ ماجه، وفي

یہی ابوداؤد میں ہے اس میں ہے۔لڑائی دھوکا ہے۔

(۳۲۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑائی داؤ ہوتا ہے۔

(۳۲۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے لڑائی کا نام دھوکا (داؤ دبازی) رکھا۔

(۳۲۹۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب میں فرمایا میرے پاس کون دشمن کی خبر لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں، آپ ﷺ نے پھر فرمایا میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں، آپ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت سبستہ رضی اللہ عنہ کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ ابوسفیان کے قافلہ کا حال معلوم کر کے آئیں ۔ چنانچہ انہوں نے واپس آ کر حالات بتائے۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں آ کر فرمایا کہ ہمیں ایک خواہش ہے جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو کر ہمارے ساتھ اس پر چلے۔لوگ اپنی سواریاں جو مدینہ کے بالائی حصہ میں تھیں لانے کی اجازت مانگنے لگے۔آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ ہاں وہی جس کی سواری موجود ہو۔ پھر آپ ﷺ مع صحابہ رضی اللہ عنہم کے چل پڑے یہاں تک کہ مشرکوں سے پہلے بدر پہنچ گئے۔

فوجی دستوں کو اور لشکر کو مرتب کرنا، علم اٹھانا اور جھنڈوں کا رنگ

(۳۲۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین دستہ چار سو کا ہے اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر اپنی اقلیت کی وجہ سے شکست نہیں کھا سکتا۔امام ترمذی نے فرمایا یہ اکثر روایتیں زہری سے نبی ﷺ سے مرسل ہیں۔

فقہ الحدیث: یہ اس کی دلیل ہے جو کہتا ہے کہ اگر مسلمانوں کا لشکر بارہ ہزار ہو تو دشمن کے لشکر سے خواہ وہ کتنا ہی کیوں نہ ہو بھاگنا جائز نہیں۔

(۳۲۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا اور آپ ﷺ کا علم سفید تھا۔

(۳۲۹۴) سماک نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے اس نے اپنی قوم کے ایک اور آدمی سے روایت کی ہے اس نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کا جھنڈا زرد رنگ کا دیکھا۔

(۳۲۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کا علم سفید تھا۔

(۳۲۹۶) حضرت حارث بن حسان بکری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مدینہ آئے اس وقت رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تلوار لٹکائے ہوئے آپ کے سامنے کھڑے تھے اور جھنڈے سیاہ تھے۔میں نے پوچھا یہ جھنڈے کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جنگ سے آئے ہیں۔

لفظ: قَدِمْت المَدِينَةَ فَدَخَلْت المَسْجِدَ فإذا هُوَ غاصٌ بالنَّاسِ وإذا رَايَاتٌ سُودٌ وَإذا بِلالٌ مُتَقَلِّدٌ بالسَّيْفِ بيْنَ يَدَيْ رسُولِ اللّهِ ﷺ قُلْت ما شَأنُ النَّاسِ؟ قالوا يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ عَمْرو بْنَ الْعاصِ وَجْهاً. رواهُ التِّرمذيُّ.

٦/٣٢٩٧ ـ وعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عازِبٍ أنَّهُ سُئِلَ عَنْ رايَةِ رسُولِ اللّهِ ﷺ ما كانَتْ؟ قالَ: كانَتْ سَوداءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نمِرَةٍ. رواهُ أحمَدُ وأبُو داوُدَ والترمذيُّ.

١٢ ـ بابُ ما جاءَ في تشييعِ الغازِي واستِقْبالِهِ

١/٣٢٩٨ ـ عَنْ سَهلِ بْنِ مُعاذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رسُولِ اللّهِ ﷺ أنَّهُ قالَ: لأَنْ أُشَيِّعَ غازِياً فأكْفِيَهُ في رَحْلِهِ غَدْوَةً أَو رَوحَةً أحَبُّ إليَّ مِنَ الدُّنْيا وَما فِيها. رواهُ أحمدُ وابْنُ ماجه.

٢/٣٢٩٩ ـ وعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قالَ: لمَّا قَدِمَ رسُولُ الله ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّونَهُ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، قالَ السَّائِبُ فخرَجْت مَعَ النَّاسِ وَأَنا غُلامٌ. رواهُ أبو داوُدَ والتِّرمِذيُّ وصحَّحهُ، وللبُخارِي نَحْوُهُ.

٣/٣٣٠٠ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: مَشى مَعَهُمْ رسولُ الله ﷺ إلى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ ثمّ وَجَّهَهُمْ ثمَّ قالَ انْطَلِقُوا على اسْمِ اللّهِ وقالَ اللَّهُمّ أعِنْهُمْ يَعْنِي النَّفَرَ الَّذِينَ وَجَّهَهُمْ إلى كَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ. رَواهُ أحمدُ.

١٣ ـ بابُ اسْتِصْحَابِ النِّساءِ لِمَصْلَحَةِ المرْضَى والجَرْحَى والخِدْمَةِ

١/٣٣٠١ ـ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قالَتْ: كنَّا نَغْزُو مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ نَسْقِي الْقَومَ ونَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ القَتْلَى والْجَرْحى إلى المَدِينَةِ. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ.

٢/٣٣٠٢ ـ وعَنْ أمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصارِيَّةِ قالتْ: غَزَوت مَعَ رسولِ اللّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهم في رِحالِهِمْ وأَصنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحى وَأَقُومُ على الزَّمْنَى. رواهُ أحمدُ ومُسلمٌ وَابْنُ ماجَه.

٣/٣٣٠٣ ـ وعَنْ أَنَسٍ قالَ: كانَ رسولُ اللّهِ ﷺ يَغْزُو بأمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعها مِنَ الأَنْصارِ يَسْقِينَ الْماءَ ويُدَاوِينَ الْجَرْحى. رواهُ مُسلِمٌ والترمذيُّ وصحَّحهُ.

٤/٣٣٠٤ ـ وعَنْ عائشةَ أنَّها قالتْ يا رسولَ اللّهِ نَرَى الجهادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أفلا نُجاهِدُ؟ قالَ لكِنْ أفْضَلُ الْجِهادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ. رَواهُ أحمدُ والبُخاريُّ.

ایک لفظ یہ ہے کہ میں مدینہ پہنچ کر مسجد میں گیا تو وہ لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ سیاہ جھنڈے تھے اور حضرت بلال رسول اللہ ﷺ کے سامنے تلوار لٹکائے کھڑے تھے۔ میں نے پوچھا لوگ کیوں جمع ہیں؟ لوگوں نے کہا آپ ﷺ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص کو کہیں بھیجنا چاہتے ہیں۔

(۳۲۹۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیسا تھا؟ فرمایا مخطط (دھاری دار) کپڑے کا مربع اور سیاہ تھا۔

مجاہدوں کو رخصت کرنا اور ان کا استقبال کرنا

(۳۲۹۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرا کسی غازی کو رخصت کرنا پھر صبح یا شام اس کے گھر کی حفاظت کرنا مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ پیارا ہے۔

(۳۲۹۹) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ جنگ تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگ آپ ﷺ کو لینے کے لیے ثنیۃ الوداع تک گئے۔ اس وقت میں بچہ تھا اور لوگوں کے ساتھ گیا تھا۔

(۳۳۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ ساتھ بقیع الغرقد تک گئے پھر انہیں رخصت کیا اور فرمایا اللہ کا نام لے کر جاؤ اور دعا کی کہ اے اللہ! ان کی مدد فرما (یعنی ان لوگوں کی جن کو آپ ﷺ نے کعب بن اشرف کی طرف بھیجا تھا)۔

مریضوں اور زخمیوں کی دیکھ بھال اور دیگر خدمات کے لیے جنگ میں عورتوں کو ساتھ رکھنا

(۳۳۰۱) حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں جایا کرتی تھیں، لوگوں کو پانی پلایا کرتی تھیں، ان کی خدمت کیا کرتی تھیں اور مقتول و مجروح کو مدینہ لایا کرتی تھیں۔

(۳۳۰۲) حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات لڑائیوں میں شریک ہوئی۔ میں غازیوں کے خیموں میں رہ کر کھانا تیار کرتی تھی۔ زخمیوں کا علاج کرتی تھی اور اپاہجوں کی خیر خبر لیتی تھی۔

(۳۳۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلیم اور دیگر انصاریہ عورتوں کو جنگ میں لے جایا کرتے تھے۔ عورتیں پانی پلایا کرتی تھیں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کیا کرتی تھیں۔

(۳۳۰۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے خیال میں جہاد سب سے افضل عمل ہے کیا ہم جہاد نہ کریں؟ فرمایا تمہارے لیے بہترین جہاد مقبول حج ہے۔

١٤ ـ بابُ الأوقَاتِ الَّتي يُسْتَحَبُّ فيها الخُرُوجُ إلى الغَزْوِ والنُّهُوضُ إلى القتالِ

١/٣٣٠٥ ـ عَنْ كَعبِ بْنِ مالكٍ أنَّ النبيَّ ﷺ خَرَجَ في يَومِ الخَميسِ في غَزْوَةِ تَبُوكَ وكانَ يُحِبُّ أنْ يَخرجَ يَومَ الخَميسِ. متَّفَق عَليهِ.

٢/٣٣٠٦ ـ وعَنْ صَخرٍ الغامديِّ قالَ قالَ رسولُ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ بارِكْ لأمَّتِي في بُكُورِها، قالَ فكانَ إذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أو جَيْشاً بَعَثَهمْ مِنْ أوَّلِ النَّهارِ، وكانَ صَخْرٌ رَجُلاً تاجِراً، وكانَ يَبْعَثُ تِجارَتَهُ مِنْ أوَّلِ النَّهارِ فأثْرى وكَثُرَ مالهُ. رواهُ الخمْسَةُ إلاَّ النَّسَائيَّ.

٣/٣٣٠٧ ـ وعَنْ النُّعمانِ بْنِ مُقرِنٍ أنّ النبيَّ ﷺ كانَ إذَا لَمْ يُقَاتِلْ أوَّلَ النَّهارِ أخَّرَ القِتَال حتَّى تَزُولَ الشَّمسُ وتَهُبَّ الرِّياحُ ويَنزِلَ النَّصْرُ. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُد وصحَّحَهُ البُخاريُّ وقالَ أنْتَظِرُ حتَى تَهُبَّ الأرْوَاحُ وتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ.

٤/٣٣٠٨ ـ وعَنْ ابْنِ أبي أوفَى قالَ: كانَ رسولُ اللهِ ﷺ يُحبُّ أنْ يَنهَضَ إلى عَدُوِّهِ عِندَ زَوَالِ الشَّمْسِ. رَواهُ أحمدُ.

١٥ ـ بابُ ترتيبِ الصُّفوفِ وجَعْلِ سِيما وشِعَارٍ يُعْرَفُ وكَرَاهَةِ رَفعِ الصَّوتِ

١/٣٣٠٩ ـ عَنْ أبي أيُّوبَ قالَ: صَففنا يَومَ بَدْرٍ فَبَدَرَت مِنَّا بَادِرَةٌ أمام الصَّفِّ فنَظَرَ رسُولُ اللهِ ﷺ فقالَ: مَعِي مَعِي.

٢/٣٣١٠ ـ وعَنْ عمّارِ بنِ ياسِرٍ أنّ رسولَ اللهِ ﷺ كانَ يَسْتَحبُّ لِلرَّجلِ أنْ يُقاتِلَ تحْتَ رايَةِ قومِهِ. رواهُما أحمدُ.

٣/٣٣١١ ـ وعَنِ المُهَلَّبِ بنِ أَبي صُفرَةَ عمَّن سمعَ النبيَّ ﷺ يَقُولُ: إنْ بَيَّتَكُمُ العَدُوُّ فقولُوا حٰم لا يُنْصَرُونَ. رواهُ أحمدُ وأبو داودَ والتِّرمذيُّ.

٤/٣٣١٢ ـ وعَنِ البَرَاءِ بْنِ عازِبٍ قالَ قالَ رسُولُ اللهِ ﷺ إنَّكُمْ ستَلْقَونَ العَدُوَّ غداً فإنَّ شِعارَكُمْ حٰم لا ينصَرُونَ. روَاهُ أحمدُ.

٥/٣٣١٣ ـ وعَنْ سَلمةَ بْنِ الأكْوَعِ قالَ: غَزَونا مَعَ أبي بَكْرٍ زَمَنَ رسُولِ اللهِ ﷺ فكانَ شِعارُنا أمت أمتْ. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُد.

٦/٣٣١٤ ـ وعَنِ الحَسَنِ عنْ قيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قالَ: كانَ أصْحابُ رسولِ اللهِ ﷺ يَكْرَهُونَ الصَّوتَ عِندَ القِتَالِ.

جنگ کے لیے روانہ ہونے اور حملہ کرنے کے مستحب اوقات

(۳۳۰۵) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعرات کے دن جنگ تبوک کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ جمعرات کے دن روانہ ہونے کو محبوب سمجھتے تھے۔

(۳۳۰۶) حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میری امت کو ان کی صبحوں میں برکت عطا فرما۔ جب آپ کوئی دستہ یا لشکر بھیجتے تو صبح صبح روانہ فرماتے۔ صخر تاجر آدمی تھے اور تجارتی مال صبح صبح بھیجا کرتے تھے یہاں تک کہ دولت مند ہو گئے اور مال کی ریل پیل ہو گئی۔

(۳۳۰۷) حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ شروع دن میں حملہ نہ کرتے تو رُکے رہتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا اور ہوائیں چل پڑتیں اور مدد اتر آتی۔ آپ ﷺ انتظار فرماتے یہاں تک کہ ہوائیں چل پڑتیں اور نماز کا وقت ہو جاتا۔

(۳۳۰۸) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ دشمن پر زوال آفتاب کے بعد حملہ کرنا پسند کرتے تھے۔

صفوں کی ترتیب، مجاہدوں کی پہچان کے لیے کوئی نشانی اور جنگ کے دوران شور و غل نہ کرنا

(۳۳۰۹) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نے بدر کے دن صفیں مرتب کیں۔ ہم میں سے چند لوگ صف کے آگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ میرے ساتھ۔

(۳۳۱۰) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ یہ بات محبوب سمجھتے تھے کہ غازی اپنی قوم کے جھنڈے کے نیچے جنگ کرے۔

(۳۳۱۱) حضرت مہلب بن ابی صفرہ نے اس سے روایت کی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اگر تم پر دشمن شب خون مارے تو حٰم لَا یُنْصَرُوْنَ کہو۔

(۳۳۱۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا تم کل دشمن سے مقابلہ کرو گے یاد رکھو تمہاری نشانی حٰم لَا یُنْصَرُوْنَ ہے۔

(۳۳۱۳) حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے عہد رسالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل ہو کر جنگ کی ہماری نشانی اَمت اَمت تھی۔

(۳۳۱۴) حسن نے قیس بن عبادہ سے روایت کی ہے کہ صحابہ جنگ کے وقت شور و غل مکروہ سمجھتے تھے۔

٧/٣٣١٥ - وعَنْ أبي بُرَيْدَةَ عَنْ أبيهِ عَنْ النبيِّ ﷺ بمِثْلِ ذلكَ. رواهُما أَبُو داوُد.

١٦ ـ بابُ اسْتِحْبَابِ الخُيَلاءِ في الحَرْبِ

١/٣٣١٦ - عَنْ جابرِ بْنِ عَتِيكٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: إنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ ما يُحِبُّ الله، وَمِنَ الْغَيْرَةِ ما يَبْغُضُ اللّهُ، وإنَّ مِنَ الْخُيَلاءِ ما يُحِبُّ اللّهُ، ومِنْها ما يَبْغُضُ اللّهُ، فأمّا الْغَيْرَةُ الَّتي يُحِبُّها اللّهُ فالْغَيْرَةُ في الرِّيبَةِ، وأمّا الْغَيْرَةُ التي يَبغُضُ اللّهُ فالْغَيْرَةُ في غَيْرِ الرِّيبَةِ، والْخُيَلاءُ الَّتي يُحِبُّ اللّهُ فاخْتِيالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِندَ الْقِتالِ واخْتيالُهُ عِندَ الصَّدَقةِ، والخُيَلاءُ الَّتي يَبْغُضُ اللّهُ فاخْتيالُ الرَّجُل في الْفَخْرِ والْبَغْيِ. رواهُ أحمدُ وأبو داوُد والنسائيُّ.

١٧ ـ بابُ الكَفِّ وَقْتَ الإغَارَةِ عمَّنْ عِندَهُ شِعَارُ الإسلامِ

١/٣٣١٧ - عَنْ أنَسٍ قالَ كانَ رسولُ اللّهِ ﷺ إذا غَزَا قوماً لَمْ يَغْزُ حتَّى يُصْبِحَ، فإذَا سَمِعَ أذَاناً أمْسَكَ، وإذَا لَمْ يَسْمَعْ أذاناً أغارَ بَعدَ ما يُصْبِحُ. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ، وفي روايَةٍ. كانَ يُغيرُ إذا طَلَعَ الفَجْرُ، وكانَ يَسْتَمِعُ الأذَانَ، فإنْ سمِعَ أذاناً أمْسَكَ وإلاَّ أغارَ وسَمِعَ رجُلاً يقُولُ: اللّهُ أكْبَرُ، اللّهُ أكْبَرُ. فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ على الْفِطْرَةِ، ثمَّ قالَ: أشْهَدُ أنْ لا إله إلاَّ اللّهُ، فقالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ والتِّرمِذيُّ وصَحَّحَهُ.

٢/٣٣١٨ - وعَنْ عِصامِ المُزَنِيِّ قالَ: كانَ النبي ﷺ إذا بَعَثَ السَّرِيَّةَ يقُولُ إذا رَأيْتُمْ مَسْجِداً أو سَمِعْتُمْ مُنادِياً فلا تَقْتُلُوا أحَداً. رواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

١٨ ـ بابُ جَوازِ تبييتِ الكُفَّارِ ورَمْيِهم بالمنجنيقِ وإنْ أدَّى إلى قَتْلِ ذَرارِيهِم تَبَعاً

١/٣٣١٩ - عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جثامَةَ أنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ أهلِ الدَّارِ مِنَ المُشْرِكينَ يَبيتُونَ فَيُصابُ مِنْ نِسائِهِمْ وَذرَارِيهِمْ، ثمَّ قالَ هم مِنهُمْ. رواهُ الجماعَةُ إلاَّ النَّسائيّ، وزَادَ أبو داوُد قالَ الزُّهريُّ: ثمَّ نهى رسولُ اللّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّساءِ والصِّبْيانِ.

٢/٣٣٢٠ - وعَنْ ثَورِ بْنِ يَزيدَ أنَّ النبيَّ ﷺ نَصَبَ المَنْجَنِيقَ على أهلِ الطَّائِفِ. أخْرَجَهُ الترمِذِيُّ هكَذا مُرْسلاً.

٣/٣٣٢١ - وعَنْ سلمَةَ بْنِ الأكْوَعِ قالَ: بَيَّتْنا هَوَازِنَ مَعَ أبي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وكانَ أمَّرَهُ عَلَيْنا رسولُ اللّهِ ﷺ. رواهُ أحمدُ.

(۳۳۱۵) حضرت ابو بردہ نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے ہم مثل روایت کی ہے۔

جنگ میں اکڑ کر چلنا

(۳۳۱۶) حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کچھ غیرتیں وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور بعض وہ ہیں جن کو ناپسند کرتا ہے اور بعض غرور اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور بعض ناپسند۔ جو غیرت اللہ کو پسند ہے وہ ان باتوں میں ہے جن سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے اور جو غیرت اسے ناپسند ہے وہ ان باتوں میں سے جس سے بدگمانی پیدا نہیں ہوتی اور جو غرور اور تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہ جنگ اور صدقے کے وقت کا غرور ہے اور جو ناپسند ہے وہ فخر و بغاوت کا غرور ہے۔

حملہ کے وقت جس کے پاس اسلام کا شعار (نشانی) ہو اس پر ہاتھ نہ اٹھانا

(۳۳۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم پر حملہ کرتے تو صبح تک رکے رہتے۔ پھر اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ صبح ہونے کے بعد حملہ کر دیتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ طلوع فجر کے بعد حملہ کرتے اور دھیان رکھتے کہ اذان ہوتی ہے کہ نہیں۔ اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا فطرت پر ہے۔ پھر اس نے اشھد ان لا الہ الا اللہ پڑھا تو فرمایا تو آگ سے نکل گیا۔

(۳۳۱۸) حضرت عصام مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جب کوئی دستہ بھیجتے تو فرماتے جب تم مسجد دیکھو یا اذان سنو تو کسی کو قتل نہ کرو۔

شبخون اور منجنیق سے پتھر برسانا

(۳۳۱۹) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے ان محلوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر شبخوں مارا جائے اور اس میں ان کی عورتیں اور بچے بھی مر جائیں۔ آپ نے فرمایا وہ انہیں میں سے ہے۔ ابوداؤد نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ امام زہری نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرما دیا۔

(۳۳۲۰) حضرت ثور بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے طائف والوں پر منجنیق نصب فرمایا (مرسل)۔

(۳۳۲۱) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوازن پر شب خون مارا۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ہم پر امیر بنا دیا تھا۔

١٩ ـ بابُ الكَفِّ عَنْ قَصْدِ النِّساءِ والصِّبْيَانِ والرُّهبَانِ والشيخِ الفاني بالقَتْلِ

١/٣٣٢٢ ـ عَن ابْنِ عَمَرَ قالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولة في بَعْضِ مَغَازِي النبيِّ ﷺ فنهى رسُولُ اللّهِ ﷺ عَنْ قَتلِ النِّساءِ والصِّبْيانِ. رواهُ الجماعةُ إلاَّ النَّسائيّ.

٢/٣٣٢٣ ـ وعَنْ رِياحِ بْنِ رَبيع أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ في غَزْوَةٍ غَزَاها وعلى مُقَدِّمَتِهِ خالِدُ بْنُ الوَلِيدِ فمَرَّ رياحٌ وأصحابُ رسُولِ اللّهِ ﷺ على امْرَأةٍ مَقْتُولةٍ مِمَّا أَصَابَتِ المُقَدِّمَةُ فَوَقَفُوا يَنظُرُونَ إلَيها يَعْنِي وهُمْ يَتَعَجَّبُونَ مِنْ خَلْقِها حتَّى لحقَهُمْ رسُولُ اللّهِ ﷺ على رَاحِلَتِهِ فأفرَجُوا عنها فَوَقَفَ عليها رسُولُ اللّهِ ﷺ فقالَ ما كانَتْ هٰذِهِ لِتُقاتِلَ فقالَ لأَحدِهِمْ: الْحَقْ خالِداً فقُلْ لهُ لا تَقْتُلُوا ذُرِّيَّةً ولا عسِيفاً. رواهُ أَحْمَدُ وأَبو داوُد.

٣/٣٣٢٤ ـ وعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رسُولَ اللّه ﷺ قالَ: انْطَلِقُوا باسْمِ اللّهِ وَباللّهِ، وعلى مِلَّةِ رسولِ اللّه ﷺ لا تقتُلُوا شَيْخاً فانِياً، ولا طِفْلاً صَغِيراً، ولاَ امْرَأَةً، وَلا تَغُلُوا، وضُمُّوا غَنائمكُمْ وأَصْلِحُوا وأَحْسِنُوا إنَّ اللّهَ يُحِبُّ المُحْسِنينَ. رواهُ أَبو داوُد.

٤/٣٣٢٥ ـ وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ: كانَ رسولُ اللّهِ ﷺ إذا بَعَثَ جُيُوشَهُ قالَ اخْرُجُوا باسْمِ اللّهِ تعالى تُقاتِلُونَ في سَبيلِ اللّهِ مَنْ كَفَرَ باللّهِ، لا تَغْدُرُوا، ولا تَغُلُوا، وَلا تُمَثِّلُوا، ولا تَقتلُوا الْوِلْدَانَ، وَلا أصحابَ الصَّوامِعَ.

٥/٣٣٢٦ ـ وعَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مالكٍ عَنْ عمِّهِ أَنَّ النبيَّ ﷺ حِينَ بَعَثَ إلى ابْنِ أَبي الْحُقَيْقِ بِخَيْبَرَ نهى عَنْ قَتلِ النِّساءِ والصِّبْيانِ.

٦/٣٣٢٧ ـ وعَنِ الأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ قالَ قالَ رسولُ اللّه ﷺ لا تَقْتُلُوا الذريَّةَ في الْحَرْبِ، فقالوا يا رسولَ اللّهِ أَوَ لَيْسَ هُمْ أولاد المُشْرِكينَ، قالَ أَوَ لَيْسَ خِيارُكُمْ أولادَ المُشْرِكِينَ؟ رواهُنَّ أحمدُ.

٢٠ ـ بابُ الكَفِّ عَنِ المُثْلَةِ والتَّحريقِ وقَطْعِ الشَّجَرِ وهَدْمِ العُمْرَانِ إلاَّ لحاجةٍ ومَصْلَحَةٍ

١/٣٣٢٨ ـ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قالَ: بَعَثَنا رسولُ اللّهِ ﷺ في سَرِيَّةٍ فقالَ سِيرُوا باسْمِ اللّهِ وفي سَبِيلِ اللّهِ قاتِلُوا مَنْ كَفَرَ باللّهِ، ولا تمَثِّلُوا، ولا تَغْدُرُوا، ولا تَقْتُلُوا وَلِيداً. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه.

عورتوں، بچوں، عبادت گزاروں اور بوڑھوں کو قتل کرنے کی ممانعت

(۳۳۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوے میں ایک مقتولہ عورت پائی گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرما دیا۔

(۳۳۲۳) حضرت رباح بن ربیع سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں روانہ ہوئے۔ مقدمۃ الجیش پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، پس رباح اور صحابہ رضی اللہ عنہم ایک قتل کی ہوئی عورت کے پاس سے گزرے جسے مقدمۃ الجیش کے کسی غازی نے قتل کیا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو کر اس کو دیکھنے لگے اور اس کے حسن پر تعجب کرنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں اپنی سواری پر آ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہٹ کر آپ کو جگہ دے دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کھڑے ہو کر فرمایا یہ تو جنگ کرنے کے لائق بھی نہ تھی۔ پھر ایک شخص سے کہا خالد سے جا کر کہو عورتوں، بچوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرو۔

(۳۳۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام لے کر اللہ کی توفیق سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب پر آگے بڑھو۔ انتہائی بوڑھے کو، چھوٹے بچے کو اور عورت کو قتل نہ کرنا اور نہ چوری کرنا اور مال غنیمت جمع کر دینا اور اصلاح کرنا اور احسان کرنا کیونکہ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

(۳۳۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر بھیجتے تو فرماتے اللہ کا نام لے کر بڑھو، تم اللہ کی راہ میں کافروں سے جنگ کرو گے۔ غداری نہ کرنا، نہ خیانت کرنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بچوں کو قتل کرنا اور نہ گرجوں والوں کو قتل کرنا۔

(۳۳۲۶) حضرت ابن کعب بن مالک نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں ابن ابی حقیق کی طرف لشکر بھیجا تو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرما دیا (معذور، اپاہج اور نابینا افراد بھی اس ممانعت میں شامل ہوں گے۔ ابوبکر صدیق)

(۳۳۲۷) حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی میں بچوں کو قتل نہ کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ مشرکوں کی اولاد نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے بہترین لوگ مشرکوں کی اولاد نہیں۔

مثلہ کرنے اور آگ سے جلانے کی ممانعت، پھلدار درخت بلا ضرورت نہ کاٹے جائیں اور نہ کوئی عمارت گرائی جائے

(۳۳۲۸) حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ میں بھیجا اور فرمایا اللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں جاؤ۔ کافروں سے جنگ کرو، مثلہ نہ کرنا، نہ غداری کرنا اور نہ بچوں کو قتل کرنا۔

٢/٣٣٢٩ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: بَعَثَنا رسولُ اللّهِ ﷺ في بَعْثٍ فقالَ إنْ وجَدْتمْ فلاناً وفلاناً ـ لِرَجُلَيْنِ ـ فأَحْرِقُوهُما بالنَّارِ، ثمَّ قالَ حِينَ أَرَدْنا الخُروجَ إنِّي كُنتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فلاناً وفلاناً، وإنّ النّارَ لا يُعذِّبُ بها إلاَّ اللّهُ، فإنْ وجدْتُمُوهما فاقْتُلُوهما. رواهُ أحمدُ والبُخاريّ وأبو داود والتِّرمذيُّ وصحّحهُ.

٣/٣٣٣٠ ـ وعَنْ يحْيى بْنِ سَعِيدٍ أنَّ أَبا بكْرٍ بَعَثَ جُيُوشاً إلى الشامِ، فخَرَجَ يمْشِي مَعَ يَزِيد بْن أبي سُفْيَان، وكانَ يَزِيدُ أَمِيرَ رُبْعٍ مِنْ تِلْكَ الأَرْباعِ، فقالَ إنِّي مُوصِيكَ بِعَشْرِ خِلالٍ: لا تقْتُلِ امْرَأَةً، وَلا صَبيًّا، ولا كَبيراً هرماً، وَلا تقْطَعْ شَجراً مُثْمِراً، وَلا تُخَرِّبْ عامراً، وَلا تَعْقِرَنَّ شَاةً، وَلا بَعِيراً إلاَّ لِمَأْكَلِهِ، وَلا تَعْقِرَنَّ نَخْلاً وَلا تُحْرِقْهُ، وَلا تَغْلُلْ، وَلا تجبن. رواهُ مالكٌ في «المُوطَّإِ» عنهُ.

٤/٣٣٣١ ـ وعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبدِ اللّهِ قالَ قالَ لِي رسولُ اللّهِ ﷺ أَلا تُرِيحُني مِنْ ذِي الخلَصةِ؟ قالَ: فانطَلَقْت في خَمْسينَ وَمائةِ فارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، وكانُوا أَصحَابَ خَيْلٍ، وكانَ ذُو الخَلَصَةِ بَيْتاً في الْيَمَنِ لخثعمَ وَبَجِيلَةَ فِيهِ نُصُبٌ يعْبَدُ يُقَالُ لهُ كَعبَةُ الْيمانِيَّة. قالَ فأَتَاها فحَرَقَها بالنَّارِ وكَسَرَها، ثمَّ بَعَثَ رَجُلاً مِنْ أحْمَسَ يُكَنَّى أَبَا أَرْطَأَةَ إلى النبيِّ ﷺ يُبَشِّرُهُ بذلكَ، فلمّا أَتاهُ قالَ يا رسولَ اللّهِ، والَّذِي بَعَثَكَ بالحَقِّ ما جِئْت حتَّى تَرَكْتُها كأَنَّها جَمَلٌ أَجْرَبُ، قالَ فبرَّكَ النبيُّ ﷺ على خَيلِ أَحْمَسَ ورِجَالِها خَمْسَ مَرَّاتٍ. متّفقٌ عَليهِ.

٥/٣٣٣٢ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وحَرَقَ ولَها يقُولُ حسَّانُ:

وَهانَ على سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

وفي ذلكَ نَزَلَتْ: ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا﴾ [الحشر: ٥] الآيةَ. مُتَّفقٌ عَليهِ، ولَمْ يَذْكرْ أَحمدُ الشِّعْرَ.

٦/٣٣٣٣ ـ وعَنْ أُسامَةَ بْنِ زَيْدٍ قالَ: بَعَثَنِي رسولُ اللّهِ ﷺ إلى قَرْيَةٍ يُقالُ لَها أُبْنَى فقالَ ائْتِها صباحاً ثمَّ حَرِّقْ. رَواهُ أحمدُ وأَبُو داود وابْنُ ماجَه، وفي إسْنادِهِ صَالِحُ بْنُ أَبي الأَخْضَر، قالَ البُخاريُّ: هُوَ لَيِّنٌ.

٢١ ـ بابُ تحريمِ الفِرارِ مِنَ الزَّحْفِ إذا لم يَزِدِ العدوُّ على ضِعْفِ المسلمينَ إلاَّ المتحيِّزَ إلى فئةٍ وإنْ بَعُدَتْ

١/٣٣٣٤ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ المُوبِقَاتِ، قالوا وَما

(۳۳۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا اور نام لے کر فرمایا اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا۔ پھر جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو فرمایا میں نے تمہیں حکم کیا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ میں جلا دینا۔ آگ سے اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے۔ اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو قتل کر دینا۔

(۳۳۳۰) حضرت یحیٰی بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے شام کی طرف لشکر بھیجے آپ حضرت یزید بن ابی سفیان کے ساتھ ساتھ پیدل چلنے لگے۔ حضرت یزید رضی اللہ عنہ ان میں سے ایک چوتھائی لشکر کے امیر تھے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں دس باتوں کی تاکید کرتا ہوں۔ عورت کو قتل نہ کرنا، نہ بچے کو نہ انتہائی بوڑھے کو، نہ پھلدار درخت کاٹنا، نہ عمارت گرانا، نہ بکری یا اونٹ مارنا۔ ہاں کھانے کے لیے ذبح کیے جائیں تو خیر، نہ کھجور کا درخت کاٹنا نہ جلانا، نہ خیانت کرنا اور نہ بزدل بننا۔

(۳۳۳۱) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ذوالخلصہ سے مجھے راحت نہ پہنچاؤ گے۔ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر نکلا وہ سب شہ سوار تھے۔ ذوالخلصہ یمن میں خثعم و بجیلہ کا ایک بت خانہ تھا، جسے یمنی کعبہ کہا جاتا تھا اور اس میں بت تھے، جن کو پوجا جاتا تھا۔ حضرت جریر وہاں پہنچے اور اس میں آگ لگا دی اور توڑ پھوڑ دیا۔ پھر ایک قریشی حضرت ابوارطاۃ کو خوشخبری سنانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نہیں آیا یہاں تک کہ میں نے اس کو اس حالت میں چھوڑا گویا کہ وہ خارشی اونٹ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ بار قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور ان کے شہ سواروں کے لیے برکت کی دعا کی۔

(۳۳۳۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت کاٹے اور انہیں جلایا۔ انہیں کے بارے میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔

وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُؤَیٍّ

حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرُ

بنی لوئی کے سرداروں کو بویرہ میں آگ لگی ہوئی معمولی اور آسان نظر آئی، جس سے دور دور تک شعلے اُڑ رہے تھے۔ اور اسی سلسلہ میں آیت مَاقَطَعْتُمْ مِنْ لِیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا الآیۃ اتری۔ احمد۔ احمد نے شعر کا ذکر نہیں کیا۔

(۳۳۳۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گاؤں جس کا نام اُبنیٰ تھا، کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ صبح کو حملہ کرنا پھر اسے جلا دینا۔

فائدہ: اس کی سند میں صالح بن ابی الاخضر ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صالح لین (کمزور) ہے۔

جنگ میں فرار کا مسئلہ

(۳۳۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچتے رہو۔ لوگوں نے پوچھا

هُنَ يا رسولَ اللّهِ؟ قالَ: الشِّركُ باللّهِ، والسِّحرُ، وقَتلُ النَّفسِ الَّتي حَرَّمَ اللّهُ إلاَّ بالحَقِّ، وأَكلُ الرِّبَا، وأَكلُ مالِ اليَتِيمِ، والتَّوَلِّي يَومَ الزَّحفِ، وقَذفُ المُحصَناتِ الغافِلاتِ المُؤمِناتِ. مُتَّفقٌ عَليهِ.

٣٣٣٥/ ٢ ـ وعنِ ابنِ عبَّاسٍ لمَّا نَزَلَت: ﴿إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَٰبِرُونَ يَغْلِبُوا۟ مِائَتَيْنِ﴾ [الأنفال: ٦٥] فَكَتَبَ عليهِمْ أَنْ لا يَفِرَّ عِشرُونَ مِن مِائتَيْنِ ثمَّ نَزَلَتْ: ﴿ٱلْـَٔـٰنَ خَفَّفَ ٱللَّهُ عَنكُمْ﴾[الأنفال: ٦٦] الآيةَ. فَكَتَبَ أَنْ لا تَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ. رَواهُ البُخارِيُّ وأبو داوُدَ.

٣٣٣٦/ ٣ ـ وعَنْ ابنِ عُمَرَ قالَ: كُنت في سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَا رسُولِ اللّهِ ﷺ فحاصَ النَّاسَ حَيصَةً، وكُنت فِيمَنْ حاصَ، فقُلْنا كَيفَ نَصنَعُ وقَدْ فَرَرْنا مِنَ الزَّحفِ، وبُؤنا بالغَضَبِ، ثمَّ قُلْنا لو دَخَلْنا المَدِينَةَ فَبِتْنا، ثمَّ قُلْنا لو عَرَضْنا نفُوسَنا على رسُولِ اللّهِ ﷺ فإنْ كانَتْ لَنا تَوبَةٌ، وإلا ذهَبْنا فأتَيناهُ قبْلَ صَلاةِ الغَدَاةِ، فخَرَجَ فقالَ مَنِ الفَرَّارُونَ؟ فقُلْنا نَحنُ الفَرَّارُونَ، قالَ بَلْ أَنْتُمُ العَكَّارُونَ، أَنا فِئَتُكُمْ وَفِئَةُ المُسلِمِينَ، قالَ فأتَيناهُ حتَّى قَبَّلْنا يَدَهُ. رَوَاهُ أحمدُ وأَبُو داودَ.

وقوله: حاصُوا، أي حادوا حيدة ومنه قوله تعالى: ﴿مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾﴾ [فصلت: ٤٨]. ويروى: جَاضُوا جيضة، بالجيم والضاد المعجمتين، وهو بمعنى حادوا.

٢٢ ـ بابُ مَنْ خَشِيَ الأَسْرَ فَلَهُ أَنْ يُسْتَأْسَرَ، ولَهُ أَنْ يُقَاتِلَ حتَّى يُقْتَلَ

٣٣٣٧/ ١ ـ عَنْ أَبي هُرَيرَة قالَ: بَعَثَ رسُولُ اللّهِ ﷺ عَشَرَةَ رَهطاً عَيناً، وأَمَّرَ عَلَيهِمْ عاصِمَ بْنَ ثابِتٍ الأَنصارِيَّ فانطَلَقُوا حتَّى إذَا كانُوا بالهَدأةِ وهوَ بيْنَ عُسْفانَ ومَكَّةَ ذُكِرُوا لِبَنِي لِحْيانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ قَرِيباً مِنْ مائتَيْ رَجُلٍ كلُّهُمْ رَامٍ فاقْتَصُّوا أَثرَهُمْ، فلمَّا رآهُمْ عاصِمٌ وأَصحَابُهُ لَجؤوا إلى فدْفدٍ وأَحاطَ بهِمُ القَومُ، فقالوا لَهُمُ انزِلوا وأَعْطُوا بأيْدِيكُمْ ولكُمُ العَهدُ والمِيثَاقُ أَنْ لا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَداً، قالَ عاصِمُ بْنُ ثابِتٍ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ أَمَّا أَنا فَوَاللّهِ لا أَنزِلُ اليَومَ في ذِمَّةِ كافِرٍ اللَّهُمَّ خَبِّرْ عنَّا نَبِيَّكَ فرَمَوهُمْ بالنَّبْلِ فقَتَلُوا عاصِماً في سَبْعةٍ، فنزَلَ إلَيْهِمْ ثلاثةُ رهطٍ بالعَهدِ والمِيثَاقِ منهُمْ، خُبَيْبٌ الأَنصارِيُّ، وابنُ دَثِنَةَ وَرجلٌ آخَرُ، فلمّا استَمْكَنُوا منهُمْ أَطْلَقُوا أَوتارَ قِسِيِّهِمْ فأَوثَقُوهُمْ، فقالَ الرَّجُلُ الثالِثُ هذا أَوّلُ الغَدْرِ وَاللّهِ لا أَصْحَبُكُمْ إنّ لِي في هؤلاءِ لأُسْوَةً ـ يُرِيدُ القَتْلى ـ فجَرَّرُوهُ وعَالجُوهُ على أنْ يَصْحَبَهُمْ فأَبى فقَتَلُوهُ وانطَلقُوا بخُبَيْبٍ وابنِ دَثِنَةَ حتى باعُوهُما بمكّةَ بَعدَ وَقْعةِ بَدْرٍ، وذَكَرَ قِصّةَ قتلِ خُبَيْبٍ إلى أَنْ قالَ اسْتَجابَ اللّهُ لِعَاصِمِ بنِ ثابِتٍ يَومَ أُصِيبَ فأَخْبَرَ النبيُّ ﷺ أَصحابَهُ خَبَرَهُم وما أُصِيبُوا، مختصَراً لأَحمدَ والبُخاريِّ وأَبي داوُد.

یارسول اللہ ﷺ! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا شرک، جادو، حرام نفس کا قتل ناحق، سود خوری، یتیم کا مال ہڑپ کر جانا۔ لڑائی سے بھاگنا اور بھولی بھالی پاکدامن مومن عورتوں پر الزام لگانا۔

(۳۳۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب آیت اِنْ یَکُنْ مِنْکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ الآیۃ اتری تو مسلمانوں پر فرض ہوا کہ بیس مسلمان دوسو کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگیں۔ پھر آیت (اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ الآیۃ اتری۔ اب فرض ہوا کہ سو مسلمان دوسو کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگیں۔

(۳۳۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے فوجی دستوں میں سے ایک دستہ میں تھا۔ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ بھاگنے والوں میں میں بھی تھا۔ ہم نے کہا اب کیا کریں؟ ہم لڑائی سے بھاگ آئے ہیں اور اللہ کا غضب لے کر لوٹے ہیں۔ پھر ہم نے سوچا مدینہ میں ایک رات گزار لیں (صبح کو چلے جائیں گے) صبح کو ہم نے سوچا اگر ہم رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش ہو جائیں (تو اچھا ہے) اگر ہمارے لیے توبہ ہے تو خیر ورنہ چلے جائیں گے، چنانچہ ہم آپ ﷺ کے پاس صبح کی نماز سے پہلے آئے۔ آپ ﷺ نے نکل کر پوچھا بھاگنے والے کون ہیں؟ ہم نے عرض کی ہم ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تم تو دوبارہ حملہ کرنے والے ہو۔ میں تمہاری اور مسلمانوں کی جماعت ہوں۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کے پاس آ کر آپ ﷺ کے ہاتھ چوم لیے۔

تشریح: حدیث میں حَاصُوْا کے معنی حَادُوْا ہیں یعنی ہٹ گئے اور الگ ہو گئے۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ مَالَھُمْ مِنْ مَحِیْص ان کے لیے کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں ہوگی۔ ایک روایت میں حاضوا حیضۃ ہے۔ اس کے معنی بھی وہی ہیں۔

گرفتاری کا ڈر ہو تو اسے اختیار ہے

(۳۳۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دس آدمی بطور جاسوس بھیجے اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ انصاری کو امیر بنا دیا یہ چلتے چلتے جب ھداۃ (جو عسفان و مکہ کے درمیان جگہ ہے) پہنچے تو لوگوں نے بنو لحیان کو خبر کر دی تو ان کے تقریباً دوسو تیر انداز ان کا کھوج لگاتے ہوئے ان کی طرف بڑھے۔ جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے انہیں دیکھا تو ایک ٹیلہ پر پناہ گزین ہو گئے۔ اس ٹیلے کا انہوں نے محاصرہ کر لیا اور بولے نیچے اتر کر ہمارے ہاتھوں میں اپنے ہاتھ دے دو۔ ہم پکا وعدہ کرتے ہیں کہ کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ امیر دستہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں آج کافر کی ذمہ داری پر نہیں اتروں گا۔ اے اللہ! ہماری طرف سے اپنے نبی کو خبر پہنچا دے چنانچہ انہوں نے تیر مار کر حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور چھ آدمی اور شہید کر دیے۔ تین آدمی حضرت خبیب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن دثنہ رضی اللہ عنہ اور ایک اور آدمی ان کے عہد و پیمان پر اتر آئے۔ جب انہوں نے ان تینوں پر قابو پا لیا تو اپنی کمانوں کی تانیں کھول کر ان سے انہیں باندھ دیا۔ تیسرے شخص نے کہا یہ پہلی غداری ہے۔ اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہ رہوں گا۔ میرے لیے ان لوگوں میں نمونہ ہے یعنی شہداء میں۔ انہوں نے اسے گھسیٹا اور بہلایا پھسلایا مگر اس نے پھر بھی انکار ہی کیا۔ آخر کار انہوں نے اسے بھی شہید کر ڈالا۔ اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن دثنہ رضی اللہ عنہ کو لے جا کر بدر کے واقعہ کے بعد مکہ میں بیچ دیا (آگے خبیب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کیا پھر کہا) پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن کی دعا قبول فرمائی۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ان کی خبر دی کہ ان کے ساتھ یہ واقعہ پیش آ گیا۔

٢٣ ـ بابُ الكَذِبِ في الحَرْبِ

١/٣٣٣٨ ـ عَنْ جابِرٍ أنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ قالَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ فإنَّه قَدْ آذى اللّهَ ورَسولَهُ. قالَ مُحَمَّدُ بْنِ مَسْلَمَةَ أتحِبُّ أنْ أقْتُلَهُ يا رَسُولَ اللّهِ؟ قالَ نَعَمْ، قالَ فائْذَنْ لي فأقُولَ قالَ قَدْ فَعَلْتُ، قالَ فأتاهُ فقالَ إنَّ هٰذَا، يَعْنِي النبيَّ ﷺ قَدْ عَنَّانا وَسألَنا الصَّدقَةَ، قالَ وأيْضاً وَاللّهِ قالَ فإنا قَدِ اتَّبعْناه، فَنَكْرَهُ أنْ نَدَعَهُ حَتى نَنْظُرَ إلى ما يَصِيرُ أمْرُهُ، قالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِمُهُ حَتى اسْتَمْكَنَ مِنهُ فَقَتَلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٣٣٣٩ ـ وعَنْ أمِّ كُلْثُوم بِنْتِ عُقْبَةَ قالَتْ: لَمْ أسْمَعِ النبيَّ ﷺ يُرَخِّصُ في شَيءٍ مِنَ الكَذِبِ مِمَّا تَقُولُ النَّاسُ إلاَّ في الحَرْبِ وَالإِصْلاحِ بَيْنَ النَّاس وَحَدِيثِ الرَّجُلِ امْرَأتَهُ وحَدِيْثِ المرْأةِ زَوجَها. رواهُ أحمَدُ وَمُسْلِم وأبو داوُدَ.

٢٤ ـ بابُ ما جاءَ في المبارَزةِ

١/٣٣٤٠ ـ عَنْ أمِيرِ المؤمِنِينَ عَليٍّ رَضْوَانُ اللّهِ عَلَيْهِ قالَ: تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبيعةَ وَمَعَهُ ابْنُهُ وَأخُوهُ فَنادَى مَنْ يُبارِزُ، فانْتُدِبَ لَهُ شَبابٌ مِنَ الأنْصارِ، فقالَ مَنْ أنْتُمْ؟ فأخْبَرُوهُ، فقالَ لا حاجةَ لنا فِيكُمْ إنّا أردنا بنِي عمنا، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ قُمْ يا حمْزَةُ قُمْ يا عليُّ، قُمْ يا عُبَيْدَةُ بْنَ الحارِثِ، فأقْبَلَ حَمْزَةُ إلى عُتْبَةَ، وَأقْبَلْت إلى شَيْبَةَ، وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالوَلِيدِ ضرْبَتانِ، فأثخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا صاحِبه ثمَّ مِلْنا إلى الولِيدِ فقتَلْناهُ وَاحتَمَلْنا عُبَيْدَةَ. رواهُ أحمدُ وأبو داوُد.

٢/٣٣٤١ ـ وعَن قَيْس بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عليٍّ قالَ: أنا أوَّلُ مَنْ يجثُو لِلخُصومَةِ بَينَ يَدَي الرَّحمنِ يَومَ الْقِيامَةِ، قال قَيْسٌ فِيهِمْ نزلتْ هذِهِ الآيَةُ: ﴿هَٰذَانِ خَصۡمَانِ ٱخۡتَصَمُواْ فِي رَبِّهِمۡۖ﴾ قالَ: هُمُ الَّذِينَ تبارَزُوا يومَ بَدرٍ عَلي وحَمزَةُ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الحارثِ وَشَيْبَةُ بْن رَبيعةَ وَعتبةُ بْن ربيعةَ وَالولِيدُ بنُ عُتْبةَ وفي رِوايَةٍ أنَّ عَلِيًا قالَ: فينا نَزَلَتْ هٰذِه الآيَةُ، وَفي مبارَزَتِنا يَومَ بَدْرٍ هٰذَانِ خَصْمانِ اخْتَصَمُوا في رَبِّهِمْ. رَواهُما البُخاريُّ.

٣/٣٣٤٢ ـ وعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأكْوَعَ قالَ: بارَز عَمِّي يَومَ خَيْبَرَ مَرْحَبَ الْيهُودِي. رَواهُ أحمدُ في قِصةٍ طَويلةٍ وَمَعناهُ لِمُسْلِم.

٢٥ ـ بابُ مَنْ أحبَّ الإقامَةَ بِمَوضِعِ النَّصْرِ ثلاثاً

١/٣٣٤٣ ـ عَنْ أنَسٍ عَنْ أبي طَلْحَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ أنَّهُ كانَ إذَا ظَهَرَ على قَومٍ أقَامَ بالْعَرْصَةِ ثلاثَ لَيالٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وفي لفْظٍ لأحمدَ والتِّرمذيِّ: بعرْصَتِهِمْ. وفي رِوايةٍ

لڑائی میں خلاف واقعہ بات کرنے کی رخصت

(۳۳۳۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون کعب بن اشرف کو ٹھکانے لگائیگا؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی تو مجھے (جو کچھ میں چاہوں) کہنے کی اجازت دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت ہے۔ پھر حضرت محمد کعب کے پاس گئے اور کہا اس (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں بڑے دکھ میں ڈال دیا ہے اور ہم سے زکوۃ کا مطالبہ کرتا ہے۔ بولا اور بھی اللہ کی قسم (مطالبہ کرے گا) بولے ہم نے اس کی پیروی کر لی ہے، اب ہم اسے چھوڑنا بھی پسند نہیں کرتے جب تک اس کے دین کا انجام نہ دیکھ لیں۔ اسی طرح اس سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ موقعہ پا کر اسے قتل کر دیا۔

(۳۳۳۹) حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہو مگر لڑائی میں، لوگوں میں صلح کرانے میں اور مرد کی اپنی بیوی سے اور بیوی کی اپنے خاوند سے گفتگو میں۔

عام جنگ شروع ہونے سے پہلے جنگ کے لیے للکارنا

(۳۳۴۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا۔ اس کے ساتھ اس کا بیٹا اور بھائی بھی تھا اور للکارا۔ ہے کوئی جو مجھ سے مقابلہ کرے؟ چند نوجوان انصاری آگے بڑھے۔ بولا تم کون ہو؟ بولے ہم انصار ہیں۔ بولا ہمیں تمہاری ضرورت نہیں۔ ہماری للکار اپنی برادری سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمزہ رضی اللہ عنہ! اٹھو، علی رضی اللہ عنہ! اٹھو اور عبیدہ بن حارث! اٹھو۔ چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عتبہ کی طرف اور میں شیبہ کی طرف بڑھا۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ولید میں سے ہر ایک مجروح ہوا۔ ہم نے اپنے اپنے حریف کو قتل کر ڈالا۔ پھر ولید کی طرف بڑھ کر اسے بھی قتل کر دیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے آئے۔

(۳۳۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں قیامت کے دن فیصلہ کے لیے سب سے پہلے رحمٰن کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھوں گا۔ قیس کا بیان ہے کہ انہیں کے بارے میں یہ آیت اتری ھٰذَانِ خَصۡمَانِ اخۡتَصَمُوۡا فِیۡ رَبِّهِمۡ یعنی ان دو حریفوں کے بارے میں جنہوں نے بدر کے دن عام جنگ سے پہلے ایک دوسرے کو جنگ میں مقابلے کی دعوت دی یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور شیبہ، عتبہ اور ولید بن عتبہ کے بارے میں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت بدر کے دن ہمارے اور ہماری جنگ کے بارے میں اتری۔

(۳۳۴۲) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خیبر کے دن میرے چچا نے مرحب یہودی سے مبارزت کی۔ مسلم میں اس کے ہم معنی روایت موجود ہے (مبارزت: باہمی مقابلہ)۔

مفتوحہ علاقے میں تین دن ٹھہرنا

(۳۳۴۳) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر غالب آتے تو میدان میں تین دن ٹھہرا کرتے تھے۔ احمد اور ترمذی میں ہے ان کے میدان میں۔

لأحمدَ: لمَّا فَرَغَ مِنْ أَهلِ بَدْرٍ أَقامَ بالعَرْصَةِ ثلاثاً.

٢٦ ـ بابُ أنَّ أربعةَ أخماسِ الغنيمةِ للغانِمِينَ وأنَّها لم تَكُنْ لرسولِ اللّهِ ﷺ

١/٣٣٤٤ ـ عَنْ عمْرِو بْنِ عبَسَةَ قالَ: صَلَّى بِنا رسُولُ اللّهِ ﷺ إلى بَعِيرٍ مِنَ المَغْنَمِ، فلمَّا سلَّمَ أخذَ وَبرَةً مِنْ جَنْبِ البَعِيرِ، ثُمَّ قالَ: ولا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنائِمِكم مِثلُ هذا إلاَّ الخُمُسَ والخُمُسُ مَرْدُودٌ فيكُمْ. رواهُ أبو داودَ والنَّسائيُّ بمَعْناهُ.

٢/٣٣٤٥ ـ وعَنْ عُبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ صلى بِهِمْ في غَزْوَتِهِمْ إلى بَعِيرٍ مِنَ المَقْسِمِ، فلمَّا سلَّم قامَ إلى البَعِيرِ مِنَ المَقْسِمِ فتَناوَلَ وَبَرَةً بَيْنَ أَنْمُلَتَيْهِ، فقالَ إنَّ هٰذا مِنْ غنائِمِكُمْ، وإنهُ ليْسَ لي فِيها إلا نَصِيبِي مَعَكُمْ إلاَّ الخُمسَ، والخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فأدُّوا الخَيْطَ والمِخْيَطَ وأكْبَرَ مِنْ ذلكَ وأصْغَرَ. رواهُ أحمدُ في المُسْنَدِ.

٣/٣٣٤٦ ـ وعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ في قِصةِ هَوازِنَ أنَّ النبيَّ ﷺ دَنا مِنْ بَعِيرٍ فأخَذَ وَبَرَةً مِنْ سِنامِهِ، ثمَّ قالَ: يَا أَيُّها النَّاسُ إنَّهُ ليْسَ لِي مِنْ هٰذَا الفَيْءِ شَيءٌ وَلا هٰذِهِ إلاَّ الخُمُسَ والخُمُسُ مَرْدُودٌ علَيْكُمْ فأدُّوا الخَيْطَ والمِخْيَطَ. رَواهُ أحمدُ وَأبو داودَ والنَّسائيُّ ولَمْ يَذْكُرُوا أَدُّوا الخَيْطَ والمِخْيَطَ.

٢٧ ـ بابُ أنَّ السَّلْبَ لِلْقاتِلِ وأنَّه غيرُ مخموسٍ

١/٣٣٤٧ ـ عنْ أَبي قَتادَةَ قالَ: خَرَجْنا مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ يَومَ حُنَيْنٍ، فلمَّا الْتَقَيْنا كانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، قالَ فَرَأَيت رجُلاً مِنَ المُشْرِكِينَ قَدْ عَلا رَجُلاً مِنَ المُسْلِمِينَ فاسْتَدَرْت إليهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ ورائِهِ فَضَرَبْتُهُ على حَبْلِ عاتِقِهِ وأقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْت مِنها رِيحَ المَوتِ، ثمَّ أدْرَكَهُ المَوت فأرْسَلَنِي فَلَحِقْت عُمَرَ بْنَ الخطَّابِ، فقالَ ما لِلنَّاسِ؟ فقُلْت أمْرُ اللّهِ، ثمَّ إنَّ النَّاسَ رَجعُوا، وجَلَسَ رسولُ اللّهِ ﷺ فقال: مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً لهُ عَليهِ بَيِّنَةٌ فلَهُ سَلَبُهُ، قالَ فَقُمْت فَقُلْت مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثمّ جَلسْتُ، ثمَّ قالَ مِثْلَ ذلكَ، قالَ فَقُمْت فَقُلْت مَنْ يَشْهَدُ لِي ثمّ جلَسْتُ، ثمّ قالَ ذلكَ الثَّالِثَةَ فقُمْت فقالَ رسولُ اللّهِ ﷺ مالَكَ يَا أبَا قَتادَةَ؟ فَقَصَصْت عليهِ القِصَّةَ، فقالَ رَجُلٌ مِنَ القَومِ صَدَقَ يا رَسُولَ اللّهِ سَلَبُ ذلكَ القَتِيلِ عندِي فأرْضِهِ مِنْ حَقِّهِ، فقالَ أبو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لاهَا اللّهِ إذاً لا يَعْمَدُ إلى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللّهِ يُقاتِلُ عَنِ اللّهِ وعَنْ رَسولِهِ فيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ صَدَقَ فأعْطِهِ إِيَّاهُ فأعْطَانِي، قالَ فَبِعْت الدِّرْعَ فابْتَعْت بهِ مَخْرَفاً في بَنِي سَلَمَةَ فإنهُ لأوَّلُ مالٍ تأثَّلْتُهُ في الإِسْلامِ. متَّفقٌ عَلَيْهِ.

احمد کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جب بدریوں سے فارغ ہوئے تو میدان جنگ میں تین دن ٹھہرے۔

مالِ غنیمت کے پانچ حصوں کی تفصیل

(۳۳۴۴) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں غنیمت کے ایک اونٹ کی طرف نماز پڑھائی۔ فارغ ہوکر اونٹ کی پشت سے ذرا سی اون لے کر فرمایا تمہارے غنیمت کے مال میں سے میرے لیے اتنا بھی حلال نہیں سوائے پانچویں حصے کے اور وہ بھی تمہیں پر لوٹا دیا جاتا ہے۔ نسائی نے اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

(۳۳۴۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ان کی جنگ میں تقسیم کے اونٹ کی طرف نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیر کر تقسیم کے اونٹ کے پاس آ کر اس کی اون اپنی دو انگلیوں میں لی۔ پھر فرمایا یہ بھی تمہارے غنیمت کے مال میں سے ہے۔ میرے لیے اس غنیمت میں سے کچھ نہیں سوائے پانچویں حصے کے اور وہ بھی تمہیں پر لوٹا دیا جاتا ہے۔ پس سوئی اور دھاگا اور چھوٹی بڑی ہر چیز ادا کرو۔

(۳۳۴۶) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے (ہوازن کے قصے میں) کہ نبی کریم ﷺ نے ایک اونٹ کے قریب جا کر اس کی کوہان میں سے ذرا سی اون لی۔ پھر فرمایا لوگو! میرے لیے اس غنیمت میں سے کوئی چیز حلال نہیں اور نہ یہ حلال ہے بجز پانچویں حصے کے اور پانچواں حصہ بھی تمہیں پر لوٹا دیا جاتا ہے لہٰذا سوئی دھاگہ تک ادا کردو۔ نسائی میں سوئی دھاگے ادا کرو، کا ذکر نہیں ہے۔

سَلب (سامانِ مقتول) قاتل کا حق ہے اور اس میں خُمس کا حکم

(۳۳۴۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے پھر جب ہم بھڑ گئے تو مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ میں نے ایک مشرک کو ایک مسلمان پر دیکھا۔ میں گھوم کر اس کے پیچھے سے اس کے پاس آیا اور اس کے کندھے پر تلوار ماری۔ مشرک اسے چھوڑ کر مجھ سے چمٹ گیا اور مجھے اس قدر زور سے بھینچا کہ مجھے موت کی بُو آنے لگی پھر اس کا دم نکل گیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ انہوں نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ میں نے کہا اللہ کا حکم یہی ہے۔ پھر لوگ لوٹ آئے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا جس نے کسی کو قتل کیا ہو اور اس کے قتل کا اس کے پاس ثبوت بھی ہو تو اس کے لیے مقتول کے جسم کا سامان ہے۔ میں کھڑا ہوا پھر میں نے سوچا گواہی کون دے گا۔ میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے وہی الفاظ دہرائے۔ میں اٹھا اور پھر وہی سوچ کر بیٹھ گیا کہ گواہ کہاں سے لاؤں۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری بار وہی الفاظ دہرائے۔ میں پھر کھڑا ہوا آپ ﷺ نے پوچھا اے ابوقتادہ! کیا بات ہے؟ میں نے آپ ﷺ کو واقعہ بتایا۔ اس پر لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ سچے ہیں اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے۔ آپ ﷺ اسے اس کے حق سے راضی کر دیجیے (مجھے دلوا دیجیے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ اللہ کی قسم! تب تو اللہ کے شیر کی طرف جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے قصد نہیں کریں گے کہ تجھے اس کا اسلحہ دے دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ٹھیک کہتے ہیں۔ اسے اس کا سامان دے دو۔ پھر اس نے اس کا سامان مجھے دے دیا۔ میں نے زرہ بیچ کر اس سے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے اسلام میں حاصل کیا تھا۔

٢/٣٣٤٨ ـ وعَنْ أَنسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ يومَ حُنَيْنٍ: مَنْ قَتَلَ رجُلاً فلَهُ سَلَبُهُ، فقَتَلَ أبُو طَلْحَةَ عِشْرِينَ رجُلاً وأخَذَ أسْلابَهُمْ. رواهُ أحمدُ وأبُو داودَ. وفي لفظٍ: مَنْ تفرَّدَ بِدَمِ رَجُلٍ فقَتَلَهُ فلَهُ سلَبُهُ، قالَ فجاءَ أبُو طلْحةَ بِسَلَبِ أحدٍ وعشْرِينَ رجُلاً. رواهُ أحمدُ.

٣/٣٣٤٩ ـ وعَنْ عَوفِ بْنِ مالكٍ أنّهُ قالَ لِخَالِدِ بْنِ الوَلِيدِ أَما عَلِمْتَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قضى بالسَّلَبِ لِلْقاتِلِ؟ قالَ بَلَى. رواهُ مُسلمٌ.

٤/٣٣٥٠ ـ وعَنْ عَوف وخالِدٍ أيضاً أنَّ النبيَّ ﷺ لمْ يُخَمِّس السَّلبَ. رواهُ أحمَدُ وأبُو داوُد.

٥/٣٣٥١ ـ وعَنْ عَوفِ بْنِ مالِكٍ قالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَر رَجُلاً مِنَ الْعدُوِّ فأرادَ سَلبَهُ فَمنَعهُ خالِدُ بْنُ الوَلِيدِ وَكانَ وَالياً عَلَيْهِمْ فأتىٰ رسُول اللّهِ ﷺ عَوفُ بْنُ مالكٍ فأخبَرَهُ بِذلِكَ، فقالَ لخالِدٍ ما مَنَعَكَ أنْ تُعطِيهُ سَلَبَهُ؟ فقالَ استَكْثَرْتُهُ يا رَسُولَ اللّهِ، قالَ ادْفَعْهُ إلَيْهِ فمَرَّ خالِدٌ بِعَوفٍ فجَرَّ بِرِدَائِه، ثُمَّ قالَ هَلْ أَنجزْت لَكَ ما ذَكَرْت لكَ مِنْ رسُولِ اللّهِ ﷺ فَسَمِعَهُ رسولُ اللّهُ ﷺ فاسْتُغْضِبَ، فقالَ لا تُعطِهِ يا خالِدُ هَلْ أَنْتمْ تارِكُونَ لي أُمَرَائي إنما مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رجُلٍ اسْترْعى إبِلاً وَغَنَماً فَرَعاها، ثمَّ تحيَّنَ سَقْيَها فأورَدَها حَوضاً فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشرِبَتْ صَفْوَهُ، وَتَرَكَتْ كَدَرهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدَرُهُ عَلَيْهِمْ. رواهُ أحمدُ وَمُسلِمٌ. وَفي رِوايةٍ قالَ: خرَجْت مَعَ زَيْدِ بْنِ حارِثَةَ في غَزْوَةِ مُوتة وَرَافقَني مَدَدِيٌّ مِنْ أَهلِ الْيَمَنِ وَمَضَيْنا فلَقِينا جُمُوعَ الرُّوم وَفيهِمْ رجُلٌ على فَرَسٍ لهُ أشْقرَ عَلَيْهِ سَرْجٌ مُذَهَّبٌ وسِلاحٌ مُذهَّبٌ فجَعلَ الرُّومِيُّ يَفْرِي في المُسْلِمِينَ فقعدَ لهُ المدَدِيُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ فمَرَّ بِهِ الرُّومِيُّ فَعَرقبَ فرَسَهُ فخَرَّ وَعلاهُ فقتلهُ وَحازَ فرَسَهُ وسِلاحَهُ، فلمّا فتَحَ اللّهُ عزَّ وَجلَّ لِلْمُسْلِمِينَ بَعثَ إليْهِ خالد بْن الوَليدِ فأخذَ السَّلبَ، قالَ عَوفٌ فأتَيْتهُ فقلْت يا خالِدُ أما عَلِمْتَ أنَّ رسول اللّهِ ﷺ قضى بالسَّلبِ لِلْقاتِلِ؟ قالَ بَلى ولكِنْ اسْتكْثرْتُهُ قُلْت لتَرُدَّنَّهُ إليْهِ أو لأعرِّفَنَّكَها عِنْدَ رسولِ اللّهِ ﷺ فأبى أنْ يرُدَّ عَليْهِ قالَ عَوفٌ فاجْتَمعْنا عِنْدَ رسولِ اللّهِ ﷺ فَقَصَصْت عَليْهِ قِصَّةَ المددي وما فعَل خالِدٌ. . . وذكرَ بقيَّةَ الحدِيثِ بمَعْنى ما تَقدَّمَ. رواهُ أحمدُ وأبُو داودَ وفِيهِ حُجَّةٌ لمِنْ جَعل السَّلبَ المُسْتَكْثَرَ إلى الإمامِ وأنَّ الدَّابَّةَ مِنَ السَّلبِ.

٦/٣٣٥٢ ـ وعَنْ سلمَةَ بْنِ الأكْوَعِ قالَ: غَزَونا مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ هَوَازِنَ فَبَيْنا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ إذْ جاءَ رجلٌ على جَمَلٍ أحْمَرَ فأناخَهُ، ثمّ انْتَزعَ طَلَقاً مِنْ جُعْبَتِهِ فَقيَّدَ بِهِ الجملَ ثمّ تقدّمَ فتَغَدّى مَعَ القَومِ وجَعَلَ ينظُرُ وَفينا ضَعْفَةٌ ورِقَّةٌ مِن

(۳۳۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن فرمایا جس نے کسی کو قتل کیا ہے، اس کا سامان اسی کے لیے ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیس آدمی قتل کیے تھے۔ ان سب کا سامان انہوں نے لے لیا۔ ایک لفظ میں ہے جس نے تنہا کسی کو قتل کیا تو اس کا سامان اسی کے لیے ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اکیس آدمیوں کا سامان لائے۔

(۳۳۴۹) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مقتول کے سامان کا فیصلہ قاتل کے لیے کیا ہے۔ فرمایا کیوں نہیں۔

(۳۳۵۰) حضرت عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سلب میں سے خُمس (پانچواں حصہ) نہیں لیا۔

(۳۳۵۱) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا ایک حمیری نے دشمن کا ایک آدمی قتل کیا اور اس کا سامان لینا چاہا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے روک دیا۔ وہ ان کے سپہ سالار تھے۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر اس کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے اسے مقتول کا سامان لینے سے کیوں روکا؟ عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرے نزدیک وہ مال بہت تھا۔ سب کا سب دینا میں نے مناسب نہیں سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے دے دو۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان کی چادر پکڑ کر انہیں گھسیٹا پھر کہا کیا میں نے جو رسول اللہ ﷺ سے تیرے بارے میں ذکر کیا وہ تیرے لیے میں نے پورا پورا بیان کیا ہے (یعنی وہی ہوا جو میں نے تیرے بارے میں کہا تھا) یہ بات رسول اللہ ﷺ نے بھی سن لی اور ناراض ہوئے اور فرمایا خالد! اسے نہ دو کیا تم میرے امراء کو میرے لیے چھوڑ دو گے۔ تمہاری اور ان کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی نے اونٹ اور بکریاں چرانے کو لیں اور ان کو چرایا۔ جب ان کے پانی پلانے کا وقت آ گیا تو انہیں حوض کے پاس لایا۔ جانوروں نے حوض میں گھس کر صاف پانی پی لیا اور گدلا چھوڑ دیا۔ پس اس کا صاف پانی (اچھی باتیں) تو تمہارے لیے ہے اور گدلا (بدنامی) ان پر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ موتہ کو روانہ ہوا اور میرے ساتھ میرے یمنی مددگار تھے۔ ہم نے پہنچ کر رومی لشکروں کا مقابلہ کیا۔ ان میں ایک شخص اپنے گھوڑے پر سوار تھا، جس کی زین اور اسلحہ پر سونے کا ملمع تھا۔ ۔ومی مسلمانوں میں اپنے جوہر دکھانے لگا۔ پھر اس کے انتظار میں پتھر کے پیچھے ایک مزدور بیٹھ گیا۔ جب رومی ادھر سے گزرا تو اس نے اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دیں۔ وہ گرا تو اس نے اسے قتل کر دیا اور اس کا گھوڑا اور اس کے ہتھیار جمع کر لیے۔ پھر جب اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے بلوا کر اس سے سامان لے لیا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا اے خالد! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قاتل کے لیے مقتول کے سامان کا فیصلہ فرمایا ہے۔ فرمایا کیوں نہیں لیکن میں نے اس کو زیادہ سمجھا۔ میں نے کہا یا تو واپس کر دیجیے ورنہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس معاملہ لے جاؤں گا۔ مگر انہوں نے واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عوف کہتے ہیں پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوئے اور میں نے آپ سے مزدور کا اور خالد کے سامان چھین لینے کا ذکر کیا (آگے پوری حدیث بیان کی)۔

<u>فقہ الحدیث:</u> اس میں اس شخص کے لیے دلیل ہے جو کہتا ہے کہ زیادہ سامان امام کا ہے اور گھوڑا بھی سلب میں داخل ہے۔

(۳۳۵۲) حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوازن سے جنگ کی۔ پھر جب ہم آپ کے ساتھ ناشتہ کر رہے تھے ایک شخص سرخ اونٹ پر آیا پھر اسے بٹھا کر تیردان سے چمڑے کی بیڑی نکالی اور اس سے اونٹ باندھ کر آگے بڑھ کر لوگوں کے ساتھ ناشتہ کرنے لگا اور دیکھنے لگا ہمارے پاس کمزور سواریاں تھیں

الظُّهرِ وبَعْضُنا مُشاةٌ إذْ خَرَجَ يشتَدُّ فأتى جَمَلَهُ فأطلَقَ قَيْدَهُ ثمَّ أناخَهُ فقعَدَ عليهِ فأثارَهُ فاشتدَّ بِهِ الجَمَلُ فاتَّبَعهُ رَجلٌ على ناقةٍ وَرْقاءَ، قالَ سلمَةُ فَخَرَجْت أشتَدُّ فكُنْت عِندَ وركِ النَّاقةِ، ثمّ تقدّمْت حتى كُنْت عندَ وركِ الْجملِ، ثمّ تقدَّمْت حتى أخَذْت بخِطامِ الجَملِ فأنخْتُهُ، فلما وضَعَ رُكْبَتَيْهِ في الأرْضِ اخترطْت سَيْفِي فضَربْت رأسَ الرَّجُلِ فنَدَرَ، ثمّ جئت بالجَملِ أقُودُهُ عليهِ رحْلُهُ وسلاحُهُ فاستقْبلَني رسولُ اللهِ ﷺ والنّاسُ معهُ، فقالَ مَنْ قَتلَ الرّجلَ؟ فقالوا سلمَةُ بْنُ الأكوعِ قالَ له سَلَبه أجمع. متّفق عليهِ.

٣٣٥٣/٧ - وعَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ عَوفٍ أنَّهُ قالَ: بَيْنا أنا وَاقفٌ في الصَّفِّ يَومَ بدرٍ نَظَرْت عَنْ يَمِيني فإذَا أنا بيْنَ غُلامَيْنِ مِنَ الأنْصَارِ حَدِيثَة أسْنانُهما تَمنَّيْت لو كُنْت بيْنَ أضلع مِنهُما فغَمَزَني أحَدُهما، فقالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعرِفُ أبَا جَهلٍ؟ قالَ قُلْت نَعمْ وما حاجَتُكَ إليهِ يا ابنَ أخِي؟ قالَ أخبِرْت أنّه يَسُبُّ رسولَ اللهِ ﷺ والَّذِي نَفْسي بيَدِهِ لئنْ رَأيْتُهُ لا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حتَّى يَمُوتَ الأعْجَلُ مِنَّا، قالَ فَعَجِبْت لذلكَ فغَمَزَني الآخَرُ، فقالَ مِثْلَها فلَمْ أنْشَبْ أنْ نَظَرْت إلى أبي جَهلٍ يَزُولُ في الناسِ فقُلْت ألا تَرَيَانِ هذا صَاحِبُكما الذِي تَسْألانِ عَنهُ، قالَ فابْتَدَرَاهُ بِسَيْفِهِما حتَّى قَتَلاهُ، ثمَّ انْصَرَفا إلى رسولِ اللهِ ﷺ فأخْبَرَاهُ، فقالَ أيُّكما قتَلَهُ؟ فقالَ كُل واحِدٍ مِنْهُما أنا قَتلْتُهُ، فقالَ هَلْ مَسَحْتُما سَيْفَيْكُما؟ قالا لا فَنظَر في السَّيْفَيْنِ، فقالَ كِلاكما قَتلهُ وَقضى بسَلَبِهِ لِمُعاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجُموحِ والرَّجُلانِ مُعاذُ بْنُ عَمْرِو بْن الْجَمُوحِ ومُعاذُ بْنِ عَفْراءَ. متَّفقٌ عَليهِ.

٣٣٥٤/٨ - وعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: نَفلني رسولُ اللهِ ﷺ يومَ بَدْرٍ سَيْفَ أبي جَهلٍ كانَ قَتلَهُ. رَواهُ أبو داود ولأحمدَ مَعناهُ وإنَّما أدْرَكَ ابْنُ مَسْعودٍ أبَا جَهلٍ وَبِهِ رَمَقٌ فأجْهَزَ عَليهِ، رَوَى مَعْنَى ذلكَ أبو داوُد وغيْرُهُ.

٢٨ ـ بابُ التَّسويةِ بينَ القويِّ والضعيفِ ومَنْ قاتَلَ ومَنْ لم يُقَاتِلْ

٣٣٥٥/١ - عَن ابْنِ عبَّاسٍ قالَ قالَ رسولُ اللهِ ﷺ يَومَ بَدْرٍ مَنْ فَعَلَ كَذا وكَذا فلَهُ مِنَ النَّفْلِ كَذا وكَذا قالَ فتَقَدَّمَ الْفِتْيانُ ولَزِمَ المَشْيخَةُ الرَّاياتِ فلَمْ يَبْرَحُوا بها، فلمَّا فَتَحَ اللهُ عليهِمْ قالَ المَشيخَةُ كُنَّا رِدْءًا لَكمْ لو انْهَزَمْتُمْ لَفِئتُمْ إلَيْنا فلا تذْهَبُوا بالمَغْنَم ونَبْقى فأبى الْفِتْيَانُ وقالوا جَعَلهُ رسُولُ اللهِ ﷺ لنا، فأنْزَلَ اللهُ عزَّ وجلَّ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَنفَالِ ۖ قُلِ ٱلْأَنفَالُ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِ﴾ [الأنفال: ١]، إلى قولِهِ عزَّ وَجلَّ: ﴿كَمَآ أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنۢ بَيْتِكَ بِٱلْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ لَكَٰرِهُونَ ۝٥﴾ [الأنفال: ٥]. يقُولُ فكانَ ذلكَ خَيْراً

اور بعض پیدل بھی تھے۔ اتنے میں وہ دوڑ کر اپنے اونٹ کے پاس پہنچا، اسے کھولا، اسے بٹھا کر اس پر سوار ہوا اور اسے ہانکا۔ اونٹ اسے لے کر بھاگا۔ ایک کمزور اونٹنی والے نے اس کا تعاقب کیا۔ سلمہ کہتے ہیں میں دوڑ کر گیا اور اونٹنی کے پیچھے پہنچ گیا پھر اس سے آگے بڑھ کر اونٹ کے پاس پہنچ گیا۔ پھر آگے بڑھ کر میں نے اونٹ کی نکیل پکڑ لی اور اسے بٹھا دیا۔ پھر جب اونٹ نے زمین پر گھٹنے رکھے تو میں نے تلوار کھینچ کر اس کا سر اڑا دیا۔ پھر وہ گر گیا۔ پھر میں اونٹ کو مع کجاوے اور اسلحہ کے ہانک کر لے آیا رسول اللہ ﷺ نے معہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے میرا استقبال کیا اور پوچھا اس شخص کو کس نے قتل کیا؟ لوگوں نے کہا سلمہ بن اکوع نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لیے اس کا تمام سامان ہے۔

(۳۳۵۳) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب میں بدر کے دن صف میں کھڑا ہوا تھا، میں نے اپنے دائیں طرف جو دیکھا تو مجھے دو نوجوان انصار نظر آئے مجھے خواہش ہوئی کہ میں ان سے زیادہ طاقت والوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک نے مجھ سے اشارے سے پوچھا چچا جان آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ بھتیجے! تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ بولا مجھے خبر ملی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ اس کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میرا جسم اس کے جسم سے الگ نہیں ہوگا جب تک ہم دونوں میں سے جس کی پہلے موت ہو وہ نہ مرجائے۔ اس پر مجھے تعجب ہوا پھر دوسرے نے اشارے سے یہی پوچھا۔ میں نے تھوڑی دیر بعد ابوجہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے۔ میں نے ان سے کہا۔ دیکھو وہ ہے ابوجہل جس کے بارے میں تم دونوں مجھ سے پوچھتے ہو۔ پھر دونوں جھپٹ کر اپنی تلواروں سے اس پر ٹوٹ پڑے۔ یہاں تک کہ دونوں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے پوچھا اسے تم میں سے کس نے قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک بولا میں نے قتل کیا ہے۔ پوچھا کیا تم نے اپنی تلواروں کو پونچھ لیا ہے۔ بولے نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں کی تلواریں دیکھ کر فرمایا تم دونوں نے قتل کیا ہے اور اس کے سامان کا فیصلہ حضرت معاذ بن عمرو بن الجموع کے لیے فرمایا۔ وہ دو نوجوان معاذ بن عمرو بن جموع رضی اللہ عنہ اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۳۵۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن مجھے رسول اللہ ﷺ نے ابوجہل کی تلوار بطور سلب دی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو قتل کیا تھا۔ احمد میں اس کے ہم مثل روایت ہے۔

فقہ الحدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو آخری سانسوں میں پایا تھا کہ اس کی گردن اڑا دی یہی مطلب ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

مالِ غنیمت کیسے تقسیم کیا جائے؟

(۳۳۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن فرمایا جس نے ایسا ایسا کیا اس کے لیے غنیمت سے اتنا اتنا ہے۔ پھر نوجوان آگے بڑھے اور بوڑھے جھنڈوں کے پاس ٹھہرے رہے۔ پھر جب اللہ نے فتح عطا فرما دی تو بزرگوں نے کہا۔ ہم تمہارے پشتی بان تھے، اگر شکست کھاتے تو لوٹ کر ہمارے ہی پاس آتے لہٰذا غنیمت تم نہ لے جاؤ کہ ہم باقی رہ جائیں لیکن نوجوانوں نے انکار کیا اور بولے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ہمارے ہی لیے مقرر فرمایا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ...... لَكَارِهُونَ تک۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ان کے لیے بہتر تھا۔

لهُمْ، وكَذلكَ هذا أيضاً، فأطِيعوني فإنِّي أعلَمُ بعاقِبَةِ هذا مِنكُمْ فقَسَمَها رسولُ اللّهِ ﷺ بالسَّواءِ. رواهُ أبو داوُد.

٢/٣٣٥٦ ـ وَعَنْ عُبادَةَ بْنِ الصامِتِ قالَ: خَرَجْت مَعَ رسولِ اللّهِ ﷺ فَشَهِدْت مَعَهُ بَدراً فالْتقى النّاسُ فَهزَمَ اللّهُ الْعَدوَّ، فانْطَلَقَتْ طائِفَةٌ في أثرِهِمْ يَهزِمُونَ وَيَقْتُلُونَ، وأكَبَّتْ طائِفَةٌ على الْغَنائمِ يحْوُونَهُ ويَجْمَعُونهُ، وأحْدَقَتْ طائِفَةٌ بِرَسُولِ اللّهِ ﷺ لا يُصِيبُ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً حَتى إذا كانَ اللَّيْلُ وَفاءَ النّاسُ بَعْضُهُمْ إلى بَعْضٍ، قالَ الّذِينَ جَمَعُوا الْغَنائمَ: نحْنُ حَوَيْناها وَجَمعْناها، فَلَيْسَ لأحَدٍ فِيها نَصيبٌ، وقالَ الّذِينَ خَرَجُوا في طَلَبِ الْعَدُوِّ لَسْتمْ بأحَقَّ بِها مِنّا نحنُ نَفَيْنا عَنها الْعَدُوَّ وَهَزَمْناهُمْ، وقالَ الّذِينَ أحْدَقُوا برسُولِ اللّهِ ﷺ: لَسْتمْ بأحَقَّ مِنّا نحنُ أحْدَقْنا برسُولِ اللّهِ ﷺ وخفِنا أنْ يُصِيبَ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً فاشْتَغَلْنا بِهِ، فَنَزَلَتْ: ﴿كَمَآ أَخۡرَجَكَ رَبُّكَ مِنۢ بَيۡتِكَ بِٱلۡحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقٗا مِّنَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ لَكَٰرِهُونَ ۝٥﴾ [الأنفال: ١]. فَقَسَمَها رسولُ اللّهِ ﷺ على فَواقٍ بَينَ المُسْلِمِينَ، وَفي لَفْظٍ مُخْتَصَرٍ فِينا أصْحابُ بَدْرٍ نزَلتْ حِينَ اخْتَلَفْنا في النَّفْلِ وَساءَتْ فِيهِ أخْلاقُنا فَنَزَعَهُ اللّهُ مِنْ أيْدِينا فَجَعلهُ إلى رسُولِهِ ﷺ فَقَسَمهُ فِينا على بَوَاءٍ. يَقُولُ على السَّواءِ. رَواهُ أحمدُ.

٣/٣٣٥٧ ـ وعَنْ سَعْدِ بْنِ مالكٍ قالَ: قُلْت يا رسُولَ اللّهِ الرَّجُلُ يَكونُ حامِيَةَ القَومِ، أيَكُونُ سَهمهُ وسَهمُ غَيرِهِ سَواءً؟ قالَ ثَكِلَتْكَ أمُّكَ ابْنَ أمِّ سَعْدٍ، وهَلْ تُرزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ إلاّ بِضُعَفائِكُمْ. رواهُ أحمدُ.

٤/٣٣٥٨ ـ وعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعدٍ قالَ: رَأى سَعدٌ أنَّ لهُ فَضْلاً على مَنْ دُونهُ فقالَ النبيُّ ﷺ هَلْ تُرزَقُونَ وَتُنصَرُونَ إلاّ بِضعَفائِكُمْ. روهُ البُخاريُّ وَالنَّسائيُّ.

٥/٣٣٥٩ ـ وَعَنْ أبي الدَّرْداءِ قال: سَمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ: ابْغُوني ضُعَفاءَكمْ فإنَّكمْ إنَّما ترزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفائِكُمْ. رواهُ أحْمَدُ وأبو داوُدَ والنَّسائيُّ والتِّرمذيُّ وصحّحَهُ.

٢٩ ـ بابُ جَوَازِ تنفيلِ بعضِ الجيشِ لبَأسِهِ وعنائِهِ أو تحمُّلِهِ مكروهاً دونَهم

١/٣٣٦٠ ـ عَنْ سَلمةَ بْنِ الأكْوَعِ، وذكَرَ قِصَّةَ إغارَةِ عَبدِ الرَّحمنِ الْفَزارِيِّ على سَرْحِ رسُولِ اللّهِ ﷺ وَاسْتِنْقَاذِهِ مِنهُ قالَ: فلمّا أصْبَحْنا قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ كانَ خَيْرَ فرْسانِنا اليَومَ أبُو قتادَةَ، وخَيْرَ رَجّالَتِنا سَلمَةُ، قالَ ثمَّ أعطانِي رسولُ اللّهِ ﷺ سَهمَ الْفَارِسِ وسَهمَ الرّاجِلِ فَجَعلُهما لي جَمِيعاً. رواهُ أحمدُ وَمُسْلِمٌ وأبو داوُدَ.

اسی طرح یہ معاملہ ہے، اس میں بھی میری بات مانو کیونکہ تم سے زیادہ مجھے اس کا انجام معلوم ہے۔ پھر آپ ﷺ نے مال غنیمت سب میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

(۳۳۵۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر میں حاضر ہوا۔ لوگ بھڑ گئے پس اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دی۔ ایک جماعت نے دور تک دشمن کا تعاقب کیا اور قتل کرتے رہے اور ایک جماعت مالِ غنیمت اکٹھا کرنے لگی اور ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ کو گھیرے میں لے لیا کہ کہیں دشمن غفلت میں (موقع پا کر) حملہ نہ کر دے۔ پھر جب رات ہوگئی اور سب لوگ جمع ہو گئے تو جمع کرنے والوں نے کہا ہم نے مالِ غنیمت جمع کیا ہے۔ اس میں کسی اور کا حصہ نہیں اور دشمن کا تعاقب کرنے والوں نے کہا تم ہم سے زیادہ اس کے حق دار نہیں۔ ہم نے اس سے دشمن کو ہٹایا اور انہیں شکست دی ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کی تھی وہ بولے ہم نے گھیرے میں لے کر آپ کی حفاظت کی کہ کہیں دشمن دھوکہ دے کر بے خبری میں آپ ﷺ کو گزند نہ پہنچائے۔ اس لیے ہم آپ ﷺ کے ساتھ مشغول رہے۔ پھر یَسْـاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) الاية اتری۔ پھر اسے رسول اللہ ﷺ نے بہت جلدی مسلمانوں میں بانٹ دیا۔ ایک روایت میں الفاظ اس طرح ہیں۔ یہ آیت ہم بدریوں کے بارے میں اتری جب ہم نے مالِ غنیمت میں اختلاف کیا اور اس میں ہماری نیتیں بدلیں تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے ہاتھوں سے لے کر اپنے رسول کو دے دیا۔ آپ نے اسے ہم میں برابر بانٹ دیا۔

(۳۳۵۷) حضرت سعد بن مالک سے مروی ہے انھوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! بعض لوگ قوم کے محافظ ہوتے ہیں کیا ان کا اور غیروں کا حصہ برابر ہے؟ فرمایا اے ابن ام سعد! تیری ماں تجھے گم کرے تمہیں روزی اور مدد تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے کی جاتی ہے۔

(۳۳۵۸) حضرت مصعب بن سعد سے مروی ہے انھوں نے کہا حضرت سعد کا خیال تھا کہ دوسروں پر ان کو فضیلت حاصل ہے۔ نبی اکرم نے فرمایا تمہیں روزی اور مدد تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے پہنچتی ہے۔

(۳۳۵۹) حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ مجھے اپنے کمزوروں میں ڈھونڈو کیونکہ تمہیں روزی اور مدد تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے پہنچتی ہے۔

کسی غازی کو انعام خصوصی

(۳۳۶۰) حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ کی دودھ کی اونٹنیوں پر عبدالرحمٰن فزاری کے حملہ کا اور اس سے انھیں چھڑانے کا ذکر کیا۔ فرماتے ہیں جب صبح ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا آج کے دن ہمارے بہترین شہ سوار ابوقتادہ اور ہمارے پیدل چلنے والے بہترین غازی سلمہ ثابت ہوئے۔ فرماتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے شہ سوار اور پیدل دونوں کے حصے جمع کر کے دیے۔

٢/٣٣٦١ ـ وعَنْ سَعدِ بْنِ أبي وقّاصٍ قالَ: جِئت إلى النبي ﷺ يومَ بَدْرٍ بسَيْفٍ، فقلت يا رسولَ الله إنَّ اللّهَ قدْ شَفَى صَدْري اليَومَ مِنَ العدوِّ، فَهَبْ لي هذا السَّيْفَ فَقَالَ إنَّ هَذَا السَّيْفَ لَيسَ لِي ولا لكَ، فذَهَبْت وَأَنا أَقُولُ يُعْطاهُ اليَومَ مَنْ لَمْ يبْل بَلائي. فَبَيْنا أَنا إذْ جاءَنِي رسُولُ رسولِ اللّهِ ﷺ فقالَ أجِبْ، فظَنَنْت أنّهُ نزَلَ فيَّ شيءٌ بكَلامِي فجِئتُ، فقالَ لِيَ النبيُّ ﷺ إنَّكَ سألْتَنِي هذا السَّيْفَ وليْسَ هُوَ لِي ولا لكَ وإنَّ اللّهَ قدْ جَعَلهُ لِي فهوَ لكَ، ثمّ قرَأَ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَنفَالِۖ قُلِ ٱلْأَنفَالُ لِلَّهِ وَٱلرَّسُولِۖ﴾ [الأنفال: ١] إلى آخِرِ الآيَةِ. رَواهُ أَحمدُ وأَبو داوُد.

٣٠ ـ بابُ تنفيلِ سريَّةِ الجيشِ عليهِ واشْتِرَاكِهِما في الغَنائِم

١/٣٣٦٢ ـ عَنْ حَبيبِ بْنِ مَسلمَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ نفَلَ الرُّبْعَ بَعدَ الخُمُسِ في بَدْأَتِهِ، ونفَلَ الثُّلُثَ بَعدَ الخُمُسِ في رجْعَتِهِ. رواهُ أَحْمدُ وأَبُو داوُد.

٢/٣٣٦٣ ـ وعَنْ عُبادَةَ بْنِ الصّامِتِ أنّ النبيَّ ﷺ كانَ يُنَفِّلُ في الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ، وفي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ. رواهُ أَحمَدُ وابْنُ ماجَه والتِّرمذيُّ.

٣/٣٣٦٤ ـ وفي رِوايَةٍ: كانَ إذْ غابَ في أَرْضِ الْعَدُوِّ نَفَلَ الرُّبعَ، وإذَا أقبَلَ رَاجِعاً وكُلُّ النّاسِ نَفَّلَ الثُّلُثَ، وكانَ يَكْرَهُ الأَنْفَالَ وَيقُولُ لِيَرُدَّ قَوِيُّ المُؤمِنِينَ على ضَعِيفِهِمْ. رواهُ أَحمدُ.

٤/٣٣٦٥ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايا لأَنْفُسِهِم خاصَّةً سِوَى قَسْمِ عامَّةِ الجَيْشِ والخمُسُ في ذلِكَ كُلِّهِ وَاجِبٌ.

٥/٣٣٦٦ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبلَ نَجدٍ، فَخرَجْت فِيها فَبَلَغَتْ سُهمانُنا اثْني عَشَرَ بَعِيراً وَنَفَّلَنا رسُولُ اللّهِ ﷺ بَعيراً بَعِيراً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهما، وَفي رِوايَةٍ قالَ: بَعَثَ رسُولُ اللّهِ ﷺ سَرِيَّةً قِبلَ نجدٍ فأَصَبْنا نَعَماً كَثِيراً، فَنَفَّلَنا أَمِيرُنا بَعيراً بَعِيراً لِكُلِّ إنسانٍ ثمَّ قَدِمْنا على رسُولِ اللّهِ ﷺ فَقَسَمَ رسولُ اللّهِ ﷺ بَيْنَنا غَنِيمَتَنا فأصابَ كُلُّ رَجُلٍ مِنّا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيراً بَعْدَ الخُمُسِ وَما حاسَبَنا رسولُ اللّهِ ﷺ بالذِي أَعطانا صاحِبُنا، وَلا عابَ عَلَيْهِ ما صَنَعَ، فَكانَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنّا ثَلاثَةَ عَشَرَ بَعِيراً بنفْلِهِ. رَواهُ أَبو داوُد.

٦/٣٣٦٧ ـ وعَنْ عَمْرِو بْن شُعيْبٍ عنْ أَبِيهِ عنْ جَدِّهِ قالَ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ المُسْلِمُونَ تَتَكافأُ دِماؤهُمْ، وَيَسْعى بِذِمَّتِهِمْ أَدْناهُمْ، وَيُجيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصاهُمْ وَهُمْ يَدٌ على مَنْ سِواهُمْ، يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ على مُضْعَفِهِمْ، وَمتسَرِّيهِمْ على قاعِدِهِمْ. رَواهُ أَبُو داوُدَ،

(۳۳۶۱) حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے انھوں نے کہا میں بدر کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس ایک تلوار لایا اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ نے آج دشمن سے میرے سینہ کو شفا عطا فرمائی ہے۔ آپ مجھے یہ تلوار ہبہ فرما دیں۔ فرمایا یہ تلوار نہ میرے لیے ہے نہ تمہارے لیے۔ آخر میں یہ سوچتا ہوا چلا گیا کہ آج یہ تلوار اسے دی جائے گی جس نے میرے جیسی مشقت نہ اٹھائی ہوگی۔ میں اسی سوچ میں تھا کہ اتنے میں رسول اللہ کے آدمی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ میں نے خیال کیا شاید میری بدگمانی سے میرے بارے میں کوئی آیت اتر آئی ہے۔ آخر میں حاضر خدمت ہوا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے مجھ سے جب یہ تلوار مانگی تھی اس وقت یہ نہ میرے لیے تھی اور نہ تمہارے لیے۔ اب اللہ نے وہ مجھے دے دی میں تمہیں دیتا ہوں۔ پھر آپ نے آیت یسالونک الایۃ پڑھ کر سنائی۔

دستے کو خصوصی انعام

(۳۳۶۲) حضرت حبیب بن مسلمہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابتداء میں پانچویں حصے کے بعد چوتھا حصہ دیا اور واپسی پر پانچویں کے بعد تیسرا حصہ دیا۔

(۳۳۶۳) حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے نبی کریم ﷺ جاتے ہوئے چوتھا حصہ اور واپسی پر تیسرا حصہ دیتے تھے۔

(۳۳۶۴) ایک روایت میں ہے کہ جب دستہ دشمن کی سرزمین پر جاتا تو چوتھا حصہ دیتے اور جب واپس آتا اور لوگ تھکے ہوئے ہوتے تو تیسرا دیتے اور انفال ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ قوی مومن کمزور مومنوں پر لوٹا دیں۔

(۳۳۶۵) حضرت ابن عمر سے مروی ہے نبی کریم بعض دستوں کو عام لشکر کی تقسیم کے علاوہ خاص طور پر دیا کرتے تھے اور اس تمام میں پانچواں حصہ واجب ہے۔

(۳۳۶۶) حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی طرف ایک دستہ بھیجا۔ میں بھی اس میں گیا۔ ہمارے حصوں میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک اونٹ زیادہ دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک دستہ بھیجا ہمارے ہاتھ بہت سے اونٹ لگے۔ ہمارے امیر نے ہمیں ایک ایک اونٹ دیا پھر ہم مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم میں مال غنیمت بانٹا۔ اس میں سے پانچویں حصے کے بعد ہر شخص کو بارہ بارہ اونٹ ملے اور ہمارے امیر نے جو اونٹ دیے تھے ان کا آپ نے ہم سے حساب نہیں لیا اور نہ اس کے فعل پر نکتہ چینی کی۔ پھر ہم میں سے ہر ایک کے پاس اس نفل کی بنا پر تیرہ تیرہ اونٹ ہو گئے۔

(۳۳۶۷) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور ان کا ادنیٰ ان کے ذمے کی کوشش کرے گا اور ان کا دور والا ان پر پناہ دے دے گا اور وہ دوسروں کے مقابلہ پر بمنزلہ ایک ہاتھ کے ہیں۔ ان کا طاقتور ان کے کمزور پر اور ان کا بیٹھنے والا ان کے دستے میں جانے والے پر لوٹا دے۔

وَقالَ أحمدُ في رِوَايَةِ أَبي طالِبٍ قالَ النَّبيُّ ﷺ السَّرِيَّةُ تَرُدُّ على الْعَسْكَرِ، وَالْعَسْكَرُ يَرُدُّ على السَّرِيَّةِ.

٣١ ـ بابُ بيانِ الصَّفِيِّ الذي كانَ لرسولِ اللهِ ﷺ وسَهمِهِ مَعَ غَيْبَتِهِ

١/٣٣٦٨ ـ عَنْ يَزيد بْنِ عَبْدِ اللهِ قالَ: كُنَّا بِالمَرْبَدِ إذْ دَخَلَ رَجُل مَعَهُ قِطْعَةُ أَدِيم فَقَرَأناها فإذَا فِيها: مِنْ محمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إلى بَني زُهَيرِ بْنِ قَيْس إنكم إنْ شهدْتمْ أَنْ لاَ إلهَ إلاّ اللهُ، وَأَنَّ محَمَّداً رَسُولُ اللهِ، وَأَقَمْتمُ الصَّلاةَ، وَآتَيْتمُ الزَّكاةَ، وَأَدَّيْتم الخُمُسَ مِن المَغْنمِ، وَسَهمَ النَّبيِّ ﷺ وسَهمَ الصَّفيِّ، أَنْتُمْ آمِنُونَ بِأمانِ اللهِ وَرَسُولِهِ، فَقُلْنا مَنْ كَتَبَ لَكَ هٰذَا؟ قالَ رسولُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ والنسائيُّ.

٢/٣٣٦٩ ـ وعَنْ عامِرٍ الشَّعْبيِّ قالَ كانَ لِلنَّبيِّ ﷺ سَهمٌ يُدْعى الصَّفي إنْ شاءَ عَبْداً وَإنْ شاءَ أَمَةً وَإنْ شاءَ فَرَساً يَخْتارُهُ قَبْلَ الخُمُسِ.

٣/٣٣٧٠ ـ وعَنِ ابْنِ عَونٍ قالَ: سَألت محمداً عَنْ سَهم النبيِّ ﷺ وَالصَّفيِّ قالَ كانَ يُضرَبُ لهُ سَهمٌ مَعَ المُسْلِمِينَ، وَإِنْ لَمْ يَشْهَدْ، وَالصَّفيُّ يُؤخَذُ له رَأْسٌ مِنَ الخمسِ، قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ. رَواهُما أَبُو داوُدَ وَهُما مُرْسَلانِ.

٤/٣٣٧١ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالتْ: كانَتْ صفيَّة مِنَ الصَّفيِّ. رَواهُ أَبُو داوُد.

٥/٣٣٧٢ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ تنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقارِ يومَ بَدْرٍ وَهُوَ الذِي رَأى فِيهِ الرُّؤيا يَومَ أُحُدٍ. رواهُ أَحمدُ والترمِذِيُّ، وَقالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ غريبٌ.

٣٢ ـ بابُ مَنْ يُرْضَخُ لهُ مِنَ الغنيمةِ

١/٣٣٧٣ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَغْزُو بِالنِّساءِ، فَيُدَاوِينَ الجرحى، وَيحذينَ مِنَ الغَنِيمَةِ، وَأَمَّا بِسَهمٍ فَلَم يَضْرِب لهُنَّ.

٢/٣٣٧٤ ـ وعَنْهُ أَيْضاً أَنَّهُ كَتَبَ إلى نجدَةَ الحَرُورِيِّ: سَأَلْتَ عَنِ المَرأَةِ وَالْعَبدِ هَلْ كانَ لهُما سَهمٌ معلومٌ إذَا حَضَرَ النَّاسَ؟ وَأَنَّهُ لم يَكُن لهُما سَهمٌ مَعلُومٌ، إلاّ أَن يحذَيا مِن غَنائمِ القَومِ. رَواهُما أَحمدُ وَمُسْلِمٌ.

٣/٣٣٧٥ ـ وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: كانَ النبيُّ ﷺ يُعطي المَرأةَ والمَملُوكَ مَنَ الغَنائمِ دُونَ ما يُصِيبُ الجَيشُ. رواهُ أحمدُ.

٤/٣٣٧٦ ـ وَعَن عمَيرٍ مَولى أَبي اللَّحمِ قالَ: شَهدت خَيبرَ مَعَ سَادَتي، فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بي فَقُلِّدْت سَيْفاً فإذَا أنا أَجُرُّهُ فَأُخبرَ أني مَمْلُوكٌ، فأمَرَ لي بِشَيْءٍ

امام احمد نے ابوطالب کی روایت میں کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دستہ لشکر پر لوٹا دے اور لشکر دستے پر۔

رسول اللہ ﷺ کا خصوصی حصہ

(۳۳۶۸) حضرت یزید بن عبداللہ سے مروی ہے انھوں نے کہا ہم مربد میں تھے کہ ایک آدمی آیا جس کے پاس چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا ہم نے پڑھا اس میں لکھا ہوا تھا۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بنوز ہیر بن اقیش کے نام یہ تحریر ہے کہ اگر تم توحید و رسالت کی گواہی دو نماز قائم کرو زکوٰۃ نکالو غنیمت میں خمس (پانچواں حصہ) دو اور اللہ کے نبی کا حصہ اور منتخب حصہ نکالو تو تمہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی امان کے ساتھ امن ہے۔ ہم نے پوچھا تمہیں یہ خط کس نے لکھ کر دیا؟ بولا رسول اللہ ﷺ نے۔

(۳۳۶۹) حضرت عامر شعبی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک حصہ ایسا تھا جسے صفی کہتے تھے۔ آپ مال غنیمت میں سے خمس (پانچویں حصے) سے پہلے ایک غلام یا ایک لونڈی یا کوئی گھوڑا منتخب فرمالیا کرتے تھے۔

(۳۳۷۰) حضرت ابن عون سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے محمد سے نبی اکرم ﷺ کے حصہ کے بارے میں اور صفی کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا مسلمانوں کے ساتھ آپ کا بھی حصہ لگایا جاتا تھا اگرچہ آپ اس جنگ میں شریک نہ ہوئے ہوں اور صفی آپ کے لیے خمس میں سے ہر چیز سے پہلے ایک راس لے لیا جاتا تھا۔

(۳۳۷۱) حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے انھوں نے کہا حضرت صفیہ صفی میں سے تھیں۔

(۳۳۷۲) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے تلوار ذوالفقار بدر کے دن نفل میں لی۔ یہ وہی تلوار ہے جس کے بارے میں احد کے دن خواب دیکھا تھا۔

ان کا بیان جنھیں تھوڑا سا مال غنیمت دیا جاتا ہے

(۳۳۷۳) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عورتوں کے ہمراہ جنگ کیا کرتے تھے۔ عورتیں زخمیوں کا علاج کیا کرتی تھیں اور انھیں غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا تھا لیکن ان کا حصہ نہیں لگایا جاتا تھا۔

(۳۳۷۴) حضرت ابن عباس سے روایت ہے انھوں نے نجدہ حروری کی طرف جبکہ اس نے عورت اور غلام کے بارے میں پوچھا تھا کہ آیا (مال غنیمت میں) ان کا کچھ مقرر حصہ (جبکہ وہ جنگ میں لوگوں کے ساتھ شریک ہوں) ہے؟ لکھا کہ ان کا مقرر حصہ کچھ نہیں مگر یہ کہ غنیمت میں سے انھیں بھی کچھ دے دیا جائے۔

(۳۳۷۵) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عورت اور غلام کو غنیمت میں سے کچھ دے دیا کرتے تھے جو غازی کے سہم سے کم ہوتا تھا۔

(۳۳۷۶) حضرت عمیر مولی آبی اللحم سے روایت ہے کہ میں اپنے سرداروں کے ساتھ خیبر میں حاضر ہوا انھوں نے میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی۔ آپ کے حکم سے مجھے تلوار پہنا دی گئی۔ میں اسے گھسیٹتا ہوا چلا۔ بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ میں غلام ہوں۔

مِنْ خُرْثى المَتاعِ. رَواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ والترمذيُّ وصَحّحهُ.

٣٣٧٧/ ٥ ـ وعَنْ حَشْرَجِ بْنِ زِيادٍ عن أخيه عَنْ جَدَّتِهِ أم أبيهِ أنّها خَرَجَتْ مَعَ النبيِّ ﷺ في غَزْوَةِ خَيْبَر سادِسَ سِت نِسْوَةٍ، فَبَلَغَ رسولَ اللّهِ ﷺ فَبَعَثَ إلَيْنا فجئنا فرأينا فِيهِ الغَضَبَ، فَقالَ مَعَ مَنْ خَرَجْتُنَّ، وبإذْنِ مَنْ خَرَجْتُنَّ؟ فقُلْنا يا رسولَ اللّهِ خَرَجْنا نَغْزِلُ الشَّعْرَ، ونُعِينُ في سَبيلِ اللّهِ، ومَعَنا دَواءٌ لِلْجَرحى، ونناوِلُ السّهامَ ونَسْقي السَّويقَ، فقالَ قُمْنَ، فانصَرفْنَ حتَّى إذَا فَتَحَ اللّهُ عَليهِ خَيْبَرَ أسْهَمَ لنا كما أسْهَمَ للرِّجالِ، قالَ قُلْت لَها: يَا جَدَّةُ وَما كانَ ذلِكَ؟ قالَتْ تَمْراً. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُدَ.

٣٣٧٨/ ٦ ـ وعَنِ الزُّهرِيِّ أنّ النبيّ ﷺ أَسْهَمَ لِقَومٍ مِنَ اليَهُودِ قاتَلُوا مَعَهُ رواهُ التِرمذيُّ وأبُو داوُد في مَراسِيلِهِ.

٣٣٧٩/ ٧ ـ وعَنِ الأوزاعِيِّ قالَ: أَسْهَمَ النبيُّ ﷺ لِلصِّبْيانِ بِخَيْبَرَ. رواهُ التِّرمِذِيُّ، ويُحْمَلُ لِلإسْهام فِيهِ وَفِيما قَبْلَهُ على الرَّضْخِ.

٣٣ ـ بابُ الإسْهامِ للفارِسِ والرَّاجِلِ

٣٣٨٠/ ١ ـ عَنْ ابنِ عمرَ أنَّ النبيّ ﷺ أَسْهَمَ للرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثلاثة أَسْهُم سَهمٌ لهُ وَسَهمانِ لفَرَسِهِ. رواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ وفي لفظٍ: أَسْهَمَ لِلْفَرَسِ سَهمَيْنِ وَلِلرَّجلِ سَهماً. متّفقٌ عَليهِ. وفي لفظٍ: أَسْهَمَ يَومَ حُنَيْنٍ لِلْفارِسِ ثلاثَةَ أَسْهُمٍ لِلْفَرَسِ سَهمانِ وَلِلرَّجُلِ سَهمٌ. رواهُ ابنُ ماجَه.

٣٣٨١/ ٢ ـ وعنِ المُنْذِرِ بنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبيهِ أنَّ النبيَّ ﷺ أعْطَى الزُّبَيْرَ سَهماً وأمَّهُ سَهماً وفَرَسَهُ سَهمَيْنِ. رواهُ أحمدُ، وفي لفظٍ قالَ: ضَرَبَ رسُولُ اللّهِ ﷺ يومَ خَيْبَرَ للزُّبَيْرِ أرْبَعَةَ أَسْهُمٍ سَهماً للزُّبَيْرِ وسهماً لِذِي القُرْبَى لِصَفِيَّةَ أمّ الزُّبَيرِ وسَهمَينِ لِلْفَرَسِ. رواهُ النّسائيُّ.

٣٣٨٢/ ٣ ـ وعَنْ أَبي عَمْرَة عَنْ أَبيهِ قالَ: أتَيْنا رسُولَ اللّه ﷺ أرْبَعَةَ نفَرٍ ومَعَنا فَرَسٌ، فأعطى كُلَّ إنْسانٍ مِنَّا سَهماً، وأعطَى الفَرَسَ سَهمَينِ. رواهُ أحمَدُ وأبُو داوُد، واسمَ هذا الصّحابيِّ عَمْرُو بْنُ مُحْصَنٍ.

٣٣٨٣/ ٤ ـ وعَنْ أَبي رهمْ قال: غَزَونا مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ أنا وأخِي ومَعَنا فَرَسانِ أعْطَانا سِتَّةَ أَسْهُمٍ أربَعَةَ أَسْهُمٍ لِفَرَسَيْنا وسَهمَينِ لَنا.

٣٣٨٤/ ٥ ـ وعَنْ أَبي كَبْشَةَ الأنماريِّ قالَ: لمَّا فَتَحَ رسولُ اللّهِ ﷺ مَكّةَ كانَ الزُّبَيْرُ على المَجْنَبَةِ اليُسْرَى، وكانَ المِقْدادُ على المَجْنَبَةِ اليُمْنَى، فلمَّا قَدِمَ رسُولُ اللّهِ ﷺ

پھر آپ نے غنیمت میں سے معمولی سی چیز کے دینے کا حکم فرمایا۔

(۳۳۷۷) حضرت حشرج بن زیاد نے اپنی دادی سے (باپ کی ماں سے) روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوہ خیبر میں چھ عورتوں میں سے چھٹی تھیں رسول اللہ کو بھی خبر مل گئی۔آپ نے آدمی بھیج کر ہمیں بلوایا۔ہم آئیں تو آپ کے چہرے پر ناراضگی دیکھی۔فرمایا تم کس کے ساتھ اور کس کی اجازت سے آئی ہو؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم اس لیے آئی ہیں کہ اشعار پڑھ پڑھ کر سنائیں گی اور اللہ کی راہ میں (مجاہدین کی) امداد کریں گی۔زخمیوں کے لیے ہمارے پاس دوا بھی ہے۔ہم غازیوں کو تیر پکڑائیں گی اور ستو پلائیں گی۔فرمایا کھڑی ہو جاؤ اور واپس چلی جاؤ۔یہاں تک کہ جب اللہ نے خیبر فتح کر دیا تو آپ نے غنیمت میں مردوں کی طرح ہمارا بھی حصہ لگایا۔انھوں نے کہا۔میں نے کہا دادی جان! وہ حصہ کیا تھا؟ بولیں کھجوریں۔

(۳۳۷۸) امام زہری سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں کو بھی جنھوں نے مسلمانوں کے ہمراہ مل کر جنگ کی تھی حصہ دیا۔

(۳۳۷۹) امام اوزاعی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر میں بچوں کو بھی حصہ دیا۔

فقہ الحدیث: ان حدیثوں میں حصوں سے مراد تھوڑی سی چیز ہے۔

سوار اور پیدل کے حصوں کا بیان

(۳۳۸۰) حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سوار کے اور اس کے گھوڑے کے تین حصے لگائے۔ایک حصہ سوار کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے۔ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آپ ﷺ نے گھوڑے کے دو حصے لگائے اور سوار کا ایک حصہ۔ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آپ ﷺ نے حنین کے دن شہ سوار کے تین حصے لگائے دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا۔

(۳۳۸۱) حضرت منذر بن زبیر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت زبیر کو ایک حصہ' ان کی ماں کو ایک حصہ اور گھوڑے کو دو حصے دیے۔ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن حضرت زبیر کے چار حصے لگائے۔ایک حصہ حضرت زبیر کا' ایک حصہ رشتہ دار یعنی حضرت صفیہ والدہ زبیر کا اور دو حصے گھوڑے کے۔

(۳۳۸۲) ابو عمرہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس چار آدمی آئے۔ہمارے پاس ایک گھوڑا تھا۔آپ ﷺ نے ہم سے ہر ایک کو ایک ایک حصہ اور گھوڑے کو دو حصے دیے۔

فائدہ: اس صحابی کا نام عمرو بن محصن ہے۔

(۳۳۸۳) حضرت ابو رہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ کی میں نے اور میرے بھائی نے۔آپ ﷺ نے ہمیں چھ سہام دیے۔چار سہام گھوڑوں کے اور دو سہام ہمارے۔(سہام یعنی حصے)

(۳۳۸۴) حضرت ابو کبشہ انماری سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کیا تو میسرہ پر حضرت زبیر تھے اور میمنہ پر حضرت مقداد۔پھر جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں آئے

مَكّةَ، وهَذَا الناسُ جاءا بِفَرَسيهِمَا، فقَامَ رسُولُ اللّهِ ﷺ يَمسَحُ الغُبارَ عنهُما وقالَ: إنّي جَعَلْت لِلْفَرَسِ سَهمينِ وَلِلْفَارِسِ سَهماً فمَنْ نَقَّصَهُما نَقصهُ اللّهُ. رواهما الدّارَقُطنيُّ.

٦/٣٣٨٥ ـ وعَنْ ابنِ عباسٍ أنّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قَسَمَ لِمِائَتي فَرَسٍ بخَيبَرَ سَهمَينِ سَهمَينِ.

٧/٣٣٨٦ ـ وعَنْ خَالِدٍ الحَذّاءِ قالَ: لا يُختَلفُ فِيهِ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: لِلفَارِسِ ثلاثةُ أسهُم وَللرّاجِلِ سَهمٌ. رواهُما الدّارَقُطنيُّ.

٨/٣٣٨٧ ـ وعَنْ مُجمعِ بْن جَارِيَة الأنْصارِي قال: قُسِمَتْ خَيْبَرُ على أهلِ الْحُدَيْبِيَةِ، فقَسّمها رسُولُ اللّهِ ﷺ على ثمانِيَةَ عَشَرَ سَهماً وكانَ الْجَيْشُ ألْفاً وخَمْسَمائة فِيهِمْ ثلاثُمائةِ فارِسٍ فأعطى الْفارِسَ سَهمَيْنِ والرّاجِلَ سَهماً. رواه أحمدُ وأبُو داوُد وذكرَ أنّ حَدِيثَ ابنِ عُمَرَ أصَحُّ، قالَ وأتى الوَهمُ في حَدِيثِ مُجمعٍ أنّهُ قالَ ثلاثُمائةِ فارِسٍ وَإنّما كانُوا مِائتَيْ فارِسٍ.

٣٤ ـ بابُ الإسهامِ لِمَنْ غيّبَهُ الأمِيرُ في مَصْلَحَةٍ

١/٣٣٨٨ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ النبيّ ﷺ قامَ ـ يَعْنِي يَومَ بَدْرٍ ـ فقالَ: إنّ عُثمانَ انْطَلَقَ في حاجَةِ اللّهِ وَحاجَةِ رَسولِهِ وأنا أبَايعُ لهُ. فضَرَبَ لهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ بسَهمٍ ولَمْ يَضرِبْ لأحَدٍ غابَ غيْرِهِ. رواهُ أبُو داوُد.

٢/٣٣٨٩ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: لما تَغَيَّبَ عُثمانُ عَنْ بَدْرٍ فإنّهُ كانَ تحتَهُ بنت رسولِ اللّهِ ﷺ وكانَتْ مَرِيضَةً، فقالَ لهُ النبيُّ ﷺ إنَّ لكَ أجر رجُلٍ وسَهمهُ. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ والتِّرمذِيُّ وصحّحهُ.

٣٥ ـ بابُ ما يُذْكَرُ في الإسْهامِ لِتُجّارِ العَسْكَرِ وأُجَرائِهِم

١/٣٣٩٠ ـ عَنْ خارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قالَ: رأيت رجُلاً سَألَ أبي عَنِ الرَّجُلِ يَغْزُو وَيَشْتري ويَبيعُ ويَتّجِرُ في غزوِهِ، فقالَ لهُ إنا كُنّا مَعَ رسولِ اللّه ﷺ بِتَبُوكَ نَشْتَرِي وَنَبِيعُ وَهوَ يَرَانا ولا ينهانا. رواهُ ابْنُ ماجه.

٢/٣٣٩١ ـ وعَنْ يعلَى بْنِ مُنيَة قالَ: أذِنَ رسولُ اللّهِ ﷺ بالْغَزْوِ وأنا شيْخ كبِيرٌ لَيسَ لِي خَادِمٌ، الْتَمَسْت أجِيراً يَكفِيني، وأجْري لهُ سَهمهُ، فوَجَدْت رجُلاً، فلمّا دَنا الرَّحِيلُ أتَانِي، فقالَ ما أدْرِي ما السّهمانِ وما يَبْلُغُ سَهمي؟ فَسَمِّ لِي شَيئاً كانَ السّهمُ أو لَمْ يَكُنْ، فَسَمّيت لهُ ثلاثةَ دَنانِيرَ، فلمّا حَضرتْ غَنِيمةٌ، أرَدْت أنْ أجْريَ لهُ سَهمَهُ،

اور لوگ خاموش ہو گئے تو یہ دونوں اپنے گھوڑے لائے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر ان کا غبار پونچھنے لگے اور فرمایا میں نے گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ لگایا ہے پھر جو کم کرے اللہ اسے کم کرے۔

(۳۳۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں دو سو گھوڑوں کے لیے فی گھوڑا دو دو حصے بانٹے۔

(۳۳۸۶) حضرت خالد الحذاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوار کے لیے تین حصے اور پیدل کے لیے ایک حصہ ہے۔

(۳۳۸۷) حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خیبر اہل حدیبیہ پر بانٹ دیا گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کو اٹھارہ حصوں پر بانٹا اور لشکر پندرہ سو تھا۔ جس میں تین سو گھوڑے تھے۔ آپ ﷺ نے سوار کو دو دو حصے دیے اور پیدل کو ایک ایک حصہ۔ ابوداؤد نے کہا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ مجمع کی حدیث میں وہم ہے کہ تین سو شاہ سوار بتائے ہیں۔ صرف دو سو شہسوار تھے۔

اس کا حصہ بھی جسے امیر نے کسی کام کے لیے بھیج دیا ہو

(۳۳۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (بدر کے) دن نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ (حضرت) عثمان رضی اللہ عنہ اللہ کے اور اللہ کے رسول ﷺ کے کام کے لیے رہ گئے ہیں میں ان کی طرف سے بیعت کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کا حصہ لگایا، ان کے سوا کسی اور غیر موجود کا حصہ نہیں لگایا۔

(۳۳۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بدر میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور وہ بیمار تھیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہارے لیے ایک آدمی کا ثواب ہے اور حصہ بھی ہے۔

مجاہدوں میں کوئی تاجر ہو تو کیا اس کا حصہ بھی ہوگا؟

(۳۳۹۰) حضرت خارجہ بن زید سے مروی ہے انھوں نے کہا میں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے میرے والد سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو غازی بھی ہے اور خرید وفروخت بھی کرتا ہے اور جنگ میں تجارت کرتا ہے انھوں نے اس سے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تبوک میں تھے اور خرید وفروخت کرتے تھے آپ ﷺ ہمیں دیکھتے تھے اور روکتے نہ تھے۔

(۳۳۹۱) حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگ کا اعلان کرایا، میں بہت بوڑھا تھا۔ میرے پاس خادم بھی نہ تھا۔ میں نے ایک مزدور ڈھونڈا جو میری خدمت کر سکے اور میں اس کے لیے اس کا حصہ بھی جاری کرا دوں۔ پھر مجھے ایک شخص مل گیا جب لشکر کے روانہ ہونے کا وقت آیا بولا مجھے حصوں کا علم نہیں اور نہ یہ علم ہے کہ میرے حصے میں کیا آئے گا۔ آپ کچھ مقرر فرما دیجیے۔ چنانچہ میں نے تین دیناروں پر اسے رکھ لیا۔ پھر جب غنیمت جمع ہو گئی تو میں نے اس کا بھی حصہ جاری کرانا چاہا

فذَكَرْت الدّنانِيرَ فجِئت النبيَّ ﷺ فذَكَرْت أمْرَهُ، فقالَ ما أجِدُ لهُ في غَزْوَتِهِ هٰذِهِ في الدُّنيا والآخِرَةِ إلاّ دَنانِيرَهُ التي سمّى. رواهُ أبُو داوُد، وقَدْ صَحّ أنّ سَلمةَ بْنَ الأكْوَعِ كانَ أجيراً لِطَلحَةَ حِينَ أدْرَكَهُ عَبدُ الرّحمنِ بْنُ عُيَيْنةَ لمّا أغارَ على سَرْحِ رسولِ اللّه ﷺ فأعْطَاهُ النبيُّ ﷺ سَهمَ الفَارِسِ والرّاجِلِ، وهذا المَغنى لأحمدَ ومُسلم في حَدِيثٍ طَويلٍ، ويُحْمَلُ هذا على أجِيرٍ يَقْصِدُ مَعَ الْخِدْمَةِ الجِهادَ، والذِي قَبْلَهُ على مَنْ لا يَقْصِدُهُ أصْلاً جَمْعاً بَيْنَهُما.

٣٦ ـ بابُ ما جاءَ في المدَدِ يَلْحَقُ بعدَ تَقَضّي الحَرْب

١/٣٣٩٢ ـ عَنْ أبِي مُوسى قالَ: بَلغَنا مَخْرَجُ رَسُولِ اللّهِ ﷺ ونَحْنُ بالْيَمَنِ فَخَرَجْنا مُهاجِرِينَ إليْهِ أنا وَأخَوانِ لي أحَدُهُما أبُو بُرَيْدَةَ وَالآخَرُ أبُو رُهمٍ، إمّا قالَ في بِضعَةٍ، وَإمّا قالَ في ثَلاثَةٍ وَخمْسِينَ، أوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلاً مِنْ قَومِي، قالَ فَرَكِبْنا سَفِينَةً فألْقَتنا سَفِينَتُنا إلى النّجاشِيِّ بِالحَبَشَةِ فَوَافَقْنا جَعفَرَ بْنَ أبي طالِبٍ وَأصحابَهُ عِنْدَهُ، فقالَ جَعْفَرٌ إنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ بَعثنا ها هُنا وَأمَرَنا بالإقَامَةِ، قالَ فأقَمْنا مَعَهُ حَتى قَدِمْنا جَمِيعاً فَوَافَقْنا رَسُولَ اللّه ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبرَ فأسْهَمَ لنا أو قالَ أعْطانا مِنها وَما قَسمَ لأحَدٍ غابَ عنْ فَتْحِ خَيْبرَ مِنْها شيئاً إلاّ لمنْ شَهِدَ مَعَهُ، إلاّ لأصْحابِ سَفِينَتِنا مَعَ جَعْفَرٍ وَأصْحابِهِ قَسَمَ لهُمْ مَعَهُم. مُتّفَقٌ عَليهِ.

٢/٣٣٩٣ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنّهُ حدّثَ سَعِيدَ بْنَ العاصِ أنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ بَعَثَ أبانَ بْنَ سعيدِ بْنِ الْعاصِ على سَرِيّةٍ مِنَ المدِينَةِ قِبلَ نجْدٍ، فَقدِمَ أبان بْنُ سَعِيدٍ وَأصْحابُهُ عَلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ بخيْبرَ بَعْدَ أنْ فَتحَها وَأنّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لِيفٌ، فقالَ أبانَ اقْسِمْ لنا يا رَسُولَ اللّهِ، قالَ أبُو هُرَيْرَةَ فقلت لا تَقْسِمْ لهُمْ يا رَسُولَ اللّهِ، قال أبانُ أنْتَ بها يا وَبْرُ تَحَدَّرَ عَلَيْنا مِنْ رَأسِ ضالٍ. فقالَ النبيُّ ﷺ اجْلِسْ يا أبانُ ولَمْ يَقْسِمْ لهُمْ رَسُولُ اللّهِ ﷺ. رَواهُ أبُو داوُدَ، وأخْرَجَهُ البُخارِيُّ تَعْلِيقاً.

٣٧ ـ بابُ ما جاءَ في إعْطَاء المُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

١/٣٣٩٤ ـ عَنْ أنَسٍ قالَ: لمّا فتِحَتْ مَكّةُ قَسَمَ النبيُّ ﷺ تِلكَ الغَنائمَ في قرَيشٍ، فقالَت الأنصارُ إنّ هذا لهوَ العجَبُ إنّ سُيُوفَنا تقطُرُ مِنْ دِمائهِمْ وَإنّ غنائمنا تُرَدُّ عَليْهِمْ، فَبَلَغَ ذلِكَ رَسُولَ اللّهِ ﷺ فَجَمَعهُم، فقالَ ما الّذِي بَلَغني عَنْكُم؟ قالوا هُوَ الّذِي بَلَغكَ. وَكانُوا لا يَكْذِبُونَ، فقالَ أما ترضونَ أن تَرجِعَ النّاسُ بِالدُّنيا إلى بُيُوتِهِم، وتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللّهِ إلى بُيُوتِكُمْ؟ فقالُوا بَلى، فقال لو سَلَكَ النّاسُ وادِياً أو شِعْباً،

مگر مجھے اس کی مزدوری تین دینار یاد آ گئے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر ذکر فرمایا میں اس کے لیے اس جنگ میں دنیا اور آخرت میں بجز ان مقررہ دیناروں کے کچھ اور نہیں پاتا۔ یہ صحیح ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے مزدور تھے جبکہ عبدالرحمان نے رسول ﷺ کے اونٹ لوٹے تو حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے اونٹ اس سے چھڑا لیے۔ انھیں رسول اللہ ﷺ نے شہ سوار اور پیدل کے سہام ملا کر دیے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس مزدور پر محمول کی جائے گی جس کی نیت خدمت کے ساتھ ساتھ جہاد کی ہو اور پہلی حدیث اس مزدور کے بارے میں جو جہاد کی بالکل نیت نہ کرے تاکہ دونوں میں تطبیق ہو جائے۔

وہ کمک جو اختتام جنگ کے بعد پہنچے

(۳۳۹۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ کے روانہ ہونے کی خبر ملی۔ ہم اس وقت یمن میں تھے پھر ہم ہجرت کر کے آپ کی طرف روانہ ہوئے۔ میں، میرے دونوں بھائی یعنی ابو بردہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابورہم رضی اللہ عنہ یا تو کہا پچاس سے کچھ زیادہ کے ساتھ یا کہا اپنی قوم کے ترپن یا باون آدمیوں کے ساتھ ایک کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس لا ڈالا، نجاشی کے پاس ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو پایا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بولے نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہاں بھیج دیا ہے اور یہیں ٹھہرنے کا حکم دے دیا ہے؛ ہم بھی ان کے ساتھ ٹھہر گئے پھر سب اکٹھے آئے جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو اس وقت آپ ﷺ خیبر فتح کر چکے تھے پھر آپ ﷺ نے ہمارا حصہ بھی لگایا یا یہ کہا کہ آپ ﷺ نے ہمیں اس میں سے دیا اور کسی اور کے لیے جو فتح خیبر میں حاضر نہ تھا کچھ حصہ نہیں بانٹا مگر انھیں کو جو آپ کے ساتھ حاضر تھے بجز ہم کشتی والوں کے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے غازیوں کے ساتھ انھیں بھی حصہ دیا۔

(۳۳۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابان بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو مدینہ سے نجد کی طرف ایک دستے میں بھیجا پھر ابان بن سعید رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی خیبر میں پہنچے۔ اس وقت خیبر فتح ہو چکا تھا اور ان کے گھوڑوں کی لگا میں کھجوروں کے ریشوں کی تھیں۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بھی بانٹیے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! انھیں نہ دیجیے۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ بولے اے جنگلی جانور تجھے مشورہ دینے کا حق کب سے ہے؟ تو تو جھڑ بیری میں سے اتر کر ہمارے پاس آیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابان رضی اللہ عنہ! بیٹھ جاؤ اور آپ نے ان کے لیے حصہ نہیں بانٹا۔

مال غنیمت سے مؤلفۃ القلوب کے لیے بھی

(۳۳۹۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا جب مکہ فتح ہوا تو آپ ﷺ نے مال غنیمت قریشیوں میں تقسیم کر دیا انصار بولے یہ تو عجیب بات ہے ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپک رہے ہیں اور ہمارا لوٹا ہوا مال قریش پر لوٹا دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی۔ آپ ﷺ نے انصار کو جمع کر کے فرمایا وہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟ انھوں نے عرض کی بات وہی ہے جو آپ ﷺ کو پہنچی ہے (انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ تو اپنے گھروں میں دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ۔ عرض کی کیوں نہیں؟ فرمایا اگر لوگ کسی میدان میں یا گھاٹی پر چلیں

وَسَلَكَتِ الأنصارُ وَادِياً وَشِعْباً لَسَلَكْت وَادِيَ الأنصارِ وَشِعْبَ الأنصارِ. وَفي رِوَايَةٍ قالَ قالَ ناسٌ مِنَ الأنصارِ حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ على رَسُولِهِ ما أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ، فَطَفِقَ يعْطِي رِجالاً المائَةَ مِنَ الإِبِلِ، فقالُوا يَغْفِر اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ يُعْطِي قُرَيْشاً وَيَتْرُكُنا وَسُيُوفُنا تَقْطُرُ مِنْ دِمائِهِمْ فَحُدِّثَ بِمقَالَتِهِمْ فَجَمَعَهمْ وَقالَ إني أعْطِي رِجالاً حَدِيثِي عَهدٍ بِكُفرٍ أتألَّفُهُمْ أَما تَرضُونَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بالأَمْوَالِ، وَتَذْهَبُونَ بالنبيِّ إلى رِحالِكُمْ، فَوَاللَّهِ لما تَنْقَلِبُونَ بِهِ خيرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ. قالوا: يا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينا.

٢/٣٣٩٥ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: لمَّا آثَرَ النبيُّ ﷺ أناساً في القِسْمةِ، فأعْطى الأَقرَعَ بْنَ حابِسٍ مائَةً مِنَ الإِبِلِ، وَأَعْطى عُيينَةَ مِثْلَ ذلِكَ، وَأَعْطى أناساً مِنْ أشْرَافِ العَرَبِ وآثَرَهُمْ يَومَئِذٍ في القِسْمةِ، قالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ إنَّ هٰذِهِ لَقِسْمةٌ ما عُدِلَ فِيها وَما أُرِيدَ فِيها وَجْهُ اللَّهِ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لأخبِرَنَّ رسولَ اللَّهِ ﷺ فأتَيْتُهُ فأخْبرْتُهُ، فقالَ فمَنْ يَعْدِلُ إذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؟ ثُمَّ قالَ: رَحِمَ اللَّهُ مُوسى فَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هذَا فَصَبَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِنَّ.

٣/٣٣٩٦ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ أنَّ رسولَ اللَّه ﷺ أُتي بِمالٍ أو بِسَبيٍ فَقَسَمهُ فأعْطى قَوماً وَمَنَعَ آخَرِينَ فَكَأَنَّهمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ، فقالَ إني أَعْطِي قَوماً أخافُ ضَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ، وَأَكِلُ أَقْوَاماً إلى ما جَعَلَ اللَّهُ في قُلوبِهِمْ مِنَ الخيرِ وَالْغنى مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِب، فقالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلبَ ما أُحِبُّ أَنَّ لي بِكَلِمَةِ رسُولِ اللَّهِ ﷺ حُمرَ النَّعَم. رواهُ أحمدُ والبُخارِيُّ. وَالظَّاهِرُ أنَّ إعْطاءَهمْ كانَ مِنْ سَهمِ المصَالِحِ مِنَ الخُمُسِ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ نَفلاً مِنْ أَرْبَعَةِ أَخماسِ الْغَنِيمَةِ عِنْدَ مَنْ يجيزُ التَّنْفِيلَ مِنها.

٣٨ ـ بابُ حُكْمِ أموالِ المسلمينَ إذَا أَخذَها الكُفَّارُ ثمَّ أُخِذَتْ مِنْهُمْ

١/٣٣٩٧ ـ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قالَ: أُسِرَتِ امْرَأَة مِنَ الأنْصَارِ وأُصِيبَتِ العَضباء فكانَتِ المَرْأَة في الْوَثَاقِ وكانَ القَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ، فانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ فأتَتِ الإِبِلَ فَجَعَلَتْ إذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا، فَتَتْرُكُهُ حتَّى تَنْتَهِيَ إلى الْعَضْبَاء فلَمْ تَرْغُ، قالَ وَهيَ ناقَةٌ مُنَوَّقَةٌ. وفي رِوايَةٍ. مُدَرَّبَةٌ فَقَعَدَتْ في عَجزِها ثُمَّ زَجَرَتْها فانْطَلَقَتْ ونَذِرُوا بها فأعْجَزَتْهُمْ، قالَ: ونَذَرَتْ للَّهِ إنْ نَجَّاها اللَّهُ عَلَيْها لَتَنحرَنَّها، فلمَّا قَدِمتِ المَدِينَةَ رَآها النَّاسُ فقالوا: الْعَضْبَاءُ ناقَةُ رسولِ اللَّهِ ﷺ فقالَتْ: إنَّها نَذَرَتْ لِلَّهِ إنْ نَجَّاها اللَّهُ علَيْها لَتَنحرَنَّها، فأتوا رسُولَ اللَّه ﷺ فذَكَرُوا ذلكَ، فقالَ سُبْحَانَ اللَّهِ بِئْسَما جَزَتْها نَذَرَتْ للَّه إنْ نَجَّاها اللَّهُ عَلَيها لَتَنحَرَنَّها لا وَفاءَ لِنَذْرٍ في

اور انصار دوسرے میدان اور گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار ہی کے میدان اور گھاٹی میں چلوں گا۔ ایک روایت میں ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ہوازن کا مال فے میں دیا اور آپ ﷺ ایک ایک آدمی کو سوسو اونٹ دینے لگے تو کچھ انصار نے کہا اللہ پاک اپنے رسول ﷺ کو بخشے آپ ہمیں چھوڑ کر قریش کو دیتے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے ان کی بات آپ سے بھی بیان کر دی گئی۔ آپ ﷺ نے انھیں جمع کیا اور فرمایا میں نومسلموں کو ان کے دل مائل کرنے کے لیے دیتا ہوں۔ کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ تو اپنے اپنے گھروں میں مال لے جائیں اور تم اللہ کے نبی کو لے جاؤ۔ اللہ کی قسم تمہارا سامان ان کے سامان سے بہت اچھا ہے۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم راضی ہیں۔

(۳۳۹۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ نے تقسیم میں چند لوگوں کو ترجیح دی اور آپ ﷺ نے اقرع بن حابس اور عیینہ کو سوسو اونٹ دیے اور اس دن چند ممتاز عربوں کو دیا اور انھیں تقسیم میں ترجیح دی تو ایک شخص بولا اللہ کی قسم! اس تقسیم میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا اور اس میں اللہ کی رضا کا خیال نہیں رکھا گیا۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں اس کی رسول کو ضرور خبر دوں گا۔ میں نے آکر آپ کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب اللہ اور اس کا رسول عدل نہیں کرے گا تو پھر کون عدل کرے گا؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انھیں تو اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی اور انھوں نے صبر سے کام لیا۔

(۳۳۹۶) حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مال یا کوئی چیز لائی گئی۔ آپ ﷺ نے اسے بانٹ دیا۔ چند لوگوں کو دیا اور چند کو نہ دیا گویا وہ ناراض ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں انھیں دیتا ہوں جن کی کجی اور بے صبری کا مجھے ڈر ہوتا ہے اور انھیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے خیر و تونگری پیدا فرما دی ہے خیر و تونگری کے سپرد کر دیتا ہوں۔ ان میں عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ کبھی پسند نہیں کہ آپ کے اس کلمے کے بدلے مجھے سرخ اونٹ دیے جائیں۔

فقہ الحدیث: بظاہر آپ نے خمس کے اس حصہ سے دیا ہو گا جو عام مصالح کے لیے ہوتا ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ غنیمت کے چار حصوں میں دیا ہو کیونکہ بعض اس سے انعام دینے کے قائل ہیں۔

اس مال کا حکم جو کافروں کے قبضے میں چلا جائے

(۳۳۹۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا ایک انصاری عورت گرفتار ہو گئی اور عضباء اونٹنی بھی لوٹ لی گئی۔ عورت کو باندھ دیا گیا اور لوگوں کی عادت تھی کہ رات کو اونٹ اپنے گھروں کے آگے ٹھہرا دیا کرتے تھے۔ ایک رات میں عورت بندھن کھول کر اونٹوں کے پاس پہنچی۔ جس اونٹ کے پاس جاتی وہی بلبلاتا۔ آخر وہ عضباء کے پاس پہنچی عضباء سدھی ہوئی اور تابعدار اونٹنی تھی۔ یہ نہیں بلبلائی۔ عورت اس پر بیٹھ گئی اور اسے ہنکا دیا۔ لوگوں کو اس کے فرار ہونے کا علم ہو گیا۔ وہ تعاقب میں دوڑے مگر اونٹنی نے سب کو مات دے دی۔ کسی کے ہاتھ نہیں آئی۔ عورت نے نذر مانی کہ اگر اللہ اسے بچا لے گا تو اسکی اللہ کی راہ میں قربانی کر دے گی۔ آخر صحیح وسالم مدینہ پہنچ گئی۔ لوگوں نے اسے دیکھ کر کہا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی عضباء آگئی۔ وہ عورت بولی میں نے اس کی قربانی کی منت مان لی ہے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے پاس آکر اس کی منت کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس نے منت مان لی ہے تو برا کیا۔

مَعْصِيَةٍ ولا فِيما لا يَمْلِكُ الْعَبْدُ. رواهُ أحمدُ ومُسلمٌ.

٢/٣٣٩٨ ـ وعَنِ ابنِ عُمَرَ أَنَّه ذَهَبَ فَرَسٌ لهُ فأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عليهِمُ الْمُسْلِمُونَ، فَرُدَّ عليهِ في زَمَنِ رسولِ اللّهِ ﷺ وَأَبَقَ عَبدٌ لهُ فلَحقَ بأرْضِ الرُّوم، وظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَليهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعدَ النبيِّ ﷺ. رَواهُ البُخاريُّ وأبُو داوُد وابْنُ ماجَه. وفي روايَةٍ أنَّ غُلاماً لابْنِ عُمَرَ أَبَقَ إلى الْعَدُوِّ فَظَهَرَ عَليهِ المُسْلِمُونَ، فَرَدَّهُ رسولُ اللّهِ ﷺ إلى ابْنِ عمَرَ وَلَمْ يُقْسَمْ. رواهُ أَبُو داوُد.

٣٩ ـ بابُ ما يجوزُ أَخْذُهُ مِنْ نحوِ الطَّعَامِ والعَلَفِ بغيرِ قِسْمَةٍ

١/٣٣٩٩ ـ عَنِ ابنِ عُمَرَ قالَ: كُنَّا نُصيبُ في مغَازِينا العَسَلَ والعِنَبَ فنأكُلُهُ ولا نَرْفَعُهُ. رَواهُ البُخاريُّ.

٢/٣٤٠٠ ـ وعَنْ ابنِ عمرَ أَنَّ جَيْشاً غَنِمُوا في زَمانِ النبيِّ ﷺ طَعَاماً وعَسَلاً فلمْ يُؤخَذ منهُمُ الْخُمُسُ. رواهُ أَبُو داودَ.

٣/٣٤٠١ ـ وعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ المُغَفَّلِ قالَ أَصَبْت جراباً مِنْ شَحْمٍ يَومَ خَيْبَرَ فالْتَزَمْتُهُ فقُلْت لا أعْطِي الْيَومَ أَحَداً مِنْ هذا شَيْئاً فالْتَفَتُّ فإذَا رسولُ اللّهِ ﷺ مُتَبَسِّماً. رَواهُ أَحمدُ ومُسلمٌ وأَبُو داودَ والنَّسائيُّ.

٤/٣٤٠٢ ـ وعَنْ ابْنِ أَبي أَوفَى قالَ: أَصَبْنا طَعَاماً يَومَ خَيْبَرَ، وكانَ الرَّجُلُ يَجيءُ فَيأخُذُ مِنْهُ مِقْدَارِ ما يَكْفِيهِ ثمّ ينطَلِقُ.

٥/٣٤٠٣ ـ وعَنِ الْقاسِمِ مَولى عَبدِ الرّحمنِ عَنْ بَعْضِ أَصحَابِ رسولِ اللّهِ ﷺ قالَ كُنَّا نأكُلُ الْجُزُرَ في الْغَزْوِ ولا نَقْسِمُهُ حتَّى إنْ كُنَّا لنَرْجِعُ إلى رِحالِنا وأخْرِجَتُنا مَمْلُوءَةٌ مِنهُ. رَواهُما أبُو داوُد.

٤٠ ـ بابُ أنَّ الغَنَمَ تُقْسَمُ بخلافِ الطَّعامِ والعَلَفِ

١/٣٤٠٤ ـ عنْ رجُلٍ مِنَ الأَنْصارِ قالَ: خَرَجْنا معَ رسولِ اللّه ﷺ في سَفَرٍ فأَصَابَ النَاسَ حاجَةٌ شَدِيدَةٌ وجهدٌ وأَصَابُوا غَنَماً فانْتَهَبُوها فإنَّ قُدُورَنا لَتَغْلِي إذْ جاءَ رسُولُ اللّهِ ﷺ يَمْشِي على قَوسِهِ فأكْفَأَ قُدُورَنا بِقَوسِهِ ثمّ جعلَ يَرْمُلُ اللَّحْمَ بالتُّرَابِ ثمّ قالَ إنَّ النُّهبَةَ لَيْسَتْ بأحَلَّ مِنَ المَيْتَةِ، وَإنَّ المَيْتَةَ لَيْسَتْ بأحَلَّ مِنَ النُّهبَةِ. رواهُ أبو داوُد.

٢/٣٤٠٥ ـ وعَنْ مُعاذٍ قالَ: غَزَونا مَعَ رسولِ اللّهِ ﷺ خَيْبَرَ فأَصَبْنا فِيها غَنَماً فقَسَمَ فِينا رسُولُ اللّه ﷺ طَائِفَةً وَجعلَ بَقِيَّتَها في المَغْنَمِ. رواهُ أَبو داوُدَ.

گناہ کی منت پوری نہیں کی جاتی اور نہ اس کی منت کو جو انسان کی ملکیت میں نہ ہو۔

(۳۳۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا گھوڑا بھاگ گیا پھر اسے کسی کافر نے پکڑ لیا پھر کافروں پر مسلمان غالب آ گئے اور عہد رسالت میں وہ گھوڑا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی کو لوٹا دیا گیا اور ان کا ایک غلام بھاگ کر روم چلا گیا۔ پھر مسلمان رومیوں پر غالب آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے وہ غلام حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی کو لوٹا دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا غلام دشمن کی طرف بھاگ گیا۔ پھر مسلمان اس پر غالب آ گئے۔ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی کو لوٹا دیا اور اسے تقسیم نہیں کیا۔

مال غنیمت سے، قبلِ تقسیم کیا کچھ لیا جا سکتا ہے؟

(۳۳۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا ہمیں لڑائیوں میں شہد اور انگور ملتے تھے۔ ہم انھیں کھا لیتے تھے اور اٹھا کر نہ لاتے تھے۔

(۳۴۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لشکر کو غنیمت میں کھانا اور شہد ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لوگوں سے خمس نہیں لیا۔

(۳۴۰۱) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا مجھے خیبر کے دن چربی کی ایک تھیلی ملی۔ میں نے اسے جلدی سے اٹھا لیا اور دل میں سوچا کہ میں کسی کو اس میں سے کچھ نہیں دوں گا پھر میں نے جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتا ہوا پایا۔

(۳۴۰۲) حضرت ابن ابی اوفیٰ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ خیبر کے دن ہمیں کھانا ملا۔ ہر شخص آ کر بقدر ضرورت اس میں سے لے کر چلا جاتا۔

(۳۴۰۳) حضرت قاسم مولیٰ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا ہم جنگ میں اونٹ بکری کھاتے تھے اور اسے تقسیم نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ ہم اپنے گھروں کو واپس آئے اور ہمارے توشہ دان اس سے بھرے ہوئے ہوتے۔

بکریاں تقسیم کی جائیں گی بخلاف کھانے اور چارے کے

(۳۴۰۴) ایک انصاری صحابی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک سفر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ لوگوں کو سخت ضرورت و مشقت لاحق ہوئی اور انہیں بکریاں ملیں، انہوں نے وہ لوٹ لیں اور ان کے گوشت سے ہماری ہانڈیاں ابلنے لگیں۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمان پر سہارا دیتے ہوئے آئے اور اپنی کمان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری ہانڈیاں الٹ دیں اور گوشت مٹی میں ملانے لگے۔ پھر فرمایا کہ لوٹا ہوا مال مُردار سے زیادہ حلال نہیں یعنی دونوں برابر ہیں۔

(۳۴۰۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی جنگ کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بکریاں ہمیں بانٹ دیں اور باقی غنیمت میں بھجوا دیں۔

٤١ ـ بابُ النَّهيِ عنِ الانتفاعِ بِما يَغْنَمُهُ الغانِمُ قبلَ أنْ يُقسَمَ إلاَّ حالةَ الحَرْبِ

١/٣٤٠٦ ـ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ أنّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ يَومَ حنَيْنٍ: لا يَحلُّ لامْرِئٍ يُؤمِنُ باللّهِ واليَوم الآخِرِ أَنْ يَبْتَاعَ مَغْنماً حتّى يُقْسَمَ ولا يَلبَسَ ثَوباً مِنْ فَيْءِ المُسْلِمِينَ حتّى إذَا أخْلَقهُ رَدَّهُ فيهِ ولا أَنْ يَرْكَبَ دَابّةً مِنْ فَيْءِ المُسْلِمينَ حتّى إذا أَعْجَفَها رَدّها فِيهِ. رَوهُ أحمدُ وأبُو دَاودَ.

٢/٣٤٠٧ ـ وعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: انتَهَيْت إلى أَبي جَهلٍ يومَ بَدْرٍ وَهُو صَرِيعٌ وَهُو يَذُبُّ النَّاسَ عَنهُ بسَيْفٍ لهُ فَجعلْت أتَناولهُ بسَيْفٍ لِي غيْرِ طَائِلٍ فأصَبْت يَدَهُ فَنَدَرَ سَيْفُهُ فأخَذْتُهُ فَضَربْتُهُ حتّى قتلْتُهُ ثمّ أتَيْت النبيَّ ﷺ فأخْبَرْتُهُ فَنَفّلَنِي سَلَبَهُ. رواهُ أحمدُ.

٤٢ ـ بابُ ما يُهدَى للأميرِ والعاملِ أو يُؤخَذُ مِنْ مُباحَاتِ دارِ الحَرْبِ

١/٣٤٠٨ ـ عَنْ أَبي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيّ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ هَدَايا الْعُمَّالِ غُلُولٌ. رواهُ أحمدُ.

٢/٣٤٠٩ ـ وَعَنْ أبي الجُوَيْرِيَةِ قالَ أَصبْت جَرّةً حَمْرَاءَ فِيها دَنانِيرُ في إمارَةِ مُعاوِيَةَ في أَرْضِ الرُّوم قالَ وَعَلَيْنا رَجُلٌ مِنْ أَصْحابِ النبيِّ ﷺ مِنْ بَني سلِيم يُقالُ لهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ فأَتَيْتُهُ بِها فَقَسَمَها بَينَ المُسْلِمين وَأعطاني مِثْلَ ما أَعْطى رَجُلاً مِنهُمْ ثمّ قالَ لولا أَنى سَمِعْت رسولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ لا نَفلَ إلاَّ بَعْدَ الخُمُسِ لأعْطَيْتك، قالَ ثمّ أَخَذَ يَعْرِضُ عَليَّ مِنْ نَصِيبِهِ فأبَيْتُ، رواهُ أحمدُ وَأَبُو داوُدَ.

٤٣ ـ بابُ التشديدِ في الغُلُولِ وتحريقِ رَحْلِ الغَالِّ

١/٣٤١٠ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: خَرَجْنا مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ إلى خَيْبرَ فَفَتَحَ اللّهُ عَزّ وَجلّ عَلَيْنا، فَلَمْ نَغْنمْ ذَهَباً وَلا وَرِقاً، غَنِمْنا المتاعَ وَالطَّعامَ وَالثِّياب، ثمّ انطَلَقْنا إلى الوَادِي وَمَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ عَبْدٌ لهُ وَهَبهُ لهُ رَجُلٌ مِنْ جُذَامَ يُسَمَّى رِفاعة بْنَ يَزِيدَ مِنْ بَني الضُّبَيْبِ، فَلَمَّا نَزَلْنا الوَادِيَ قامَ عَبْدُ رسولِ اللّهِ ﷺ يَحِلُّ رَحْلَهُ فَرُمِيَ بِسَهمٍ فكانَ فِيهِ حَتْفُهُ، فقُلْنا هَنِيئاً لهُ الشهادَةُ يا رَسُولَ اللّهِ. فقالَ كَلاَّ وَالذِي نَفْسُ محَمَّدٍ بِيَدِهِ إنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ ناراً أَخَذَها مِنَ الْغنائم يَومَ خَيْبرَ لمْ تُصِبْها المقاسِمُ، قالَ فَفزِعَ النَّاسُ، فَجاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أو شِرَاكَينِ، فقالَ يا رَسُولَ اللّهِ أَصَبْت هٰذَا يَومَ خَيْبرَ، فقالَ رسولُ اللّهِ ﷺ شِرَاكٌ مِنْ نارٍ أو شِرَاكانِ مِنْ نارٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت

(۳۴۰۶) حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن فرمایا جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت بیچنا حلال نہیں اور نہ مسلمانوں کی غنیمت میں سے کوئی کپڑا پہنے کہ جب اسے پرانا کردے تو واپس کردے اور نہ کسی جانور پر سوار ہو کہ اسے دبلا کر کے واپس کردے۔

(۳۴۰۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں بدر کے دن ابوجہل کے پاس پہنچا وہ زخمی ہو کر گرا پڑا تھا اور اپنی تلوار سے لوگوں کو اپنے سے ہٹا رہا تھا۔ میں نے اپنی تلوار اس کے ہاتھ پر ماری جس سے اس کی تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی۔ پھر میں نے اسے اٹھا کر اسی سے اس کو قتل کر دیا اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر آپ کو خبر دی آپ نے اس کا اسلحہ مجھے دے دیا۔

امیر وحاکم کے لیے ہدیہ اور دارالحرب کی مباح چیزوں کے لینے کا حکم

(۳۴۰۸) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حاکموں کے ہدیے خیانت ہیں۔

(۳۴۰۹) ابوالجویریہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھے روم میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک سرخ گھڑا ملا جس میں دینار تھے۔ ہمارے امیر بنی سلیم کے ایک شخص معن بن یزید تھے۔ میں وہ گھڑا ان کے پاس لایا انہوں نے اس کے تمام دینار مسلمانوں میں برابر برابر بانٹ دیے۔ مجھے بھی سب کے برابر حصہ ملا۔ پھر آپ نے کہا اگر میں رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنتا کہ نفل خمس کے بعد ہی ہے تو میں سب تمہیں دے دیتا۔ پھر اپنا حصہ مجھے دینے لگے مگر میں نے لیا نہیں۔

مالِ غنیمت میں خیانت کی مذمت اور اس کا حکم

(۳۴۱۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کو روانہ ہوئے۔ اللہ نے ہمیں فتح عطا فرمائی۔ ہمیں غنیمت میں سونا چاندی نہیں ملا بلکہ کھانے پینے کی چیزیں اور کپڑے ہاتھ آئے۔ پھر ہم وادی کی طرف بڑھے۔ آپ کے ساتھ آپ کا ایک غلام بھی تھا جس کو جذام کے ایک آدمی حضرت رفاعۃ بن یزید نے آپ کو ہبہ کیا تھا۔ پھر جب ہم وادی میں اتر گئے تو رسول اللہ ﷺ کا غلام اپنا سامان کھولنے لگا کہ اس کو تیر آ کر لگا اور اس سے ختم ہو گیا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اسے شہادت مبارک ہو۔ فرمایا نہیں۔ اس کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اس پر وہ چادر بھڑک رہی ہے جو اس نے خیبر کے مال میں سے تقسیم سے پہلے چرالی تھی۔ یہ سن کر لوگ گھبرا گئے۔ پھر ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے لایا کہ یہ میں نے خیبر کے دن لے لیے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک تسمہ یا دو تسمے آگ سے ہیں۔

٢/٣٤١١ ـ وَعَنْ عمَرَ قالَ: لمَّا كانَ يَومُ خَيْبرَ أَقْبَلَ نَفرٌ مِنْ صحابَةِ النبيِّ ﷺ فقالُوا فُلانٌ شَهيدٌ وفلانٌ شهيد حَتى مَرُّوا على رَجُلٍ فقالُوا فُلانٌ شهيدٌ، فقالَ رسولُ اللّهِ ﷺ كَلاَّ إني رَأَيْتُهُ في النّار في بُرْدَةٍ غَلَّها أو عَباءةٍ، ثمّ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ يابْنَ الخطابِ اذْهَبْ فنادِ في النّاسِ إنّهُ لا يَدْخلُ الجَنّةَ إلاّ المؤمِنُونَ، قالَ فَخَرَجْت فنادَيْت إنّهُ لا يَدْخلُ الجَنّةَ إلاّ المؤمِنُونَ. رواهُ أحمدُ وَمُسْلمٌ.

٣/٣٤١٢ ـ وَعنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عُمَرَ قالَ: كَانَ عَلَى ثَقَلِ النبيِّ ﷺ رَجُلٌ يقالُ لهُ كَرْكَرةُ فماتَ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ هُوَ في النّارِ، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إليْهِ، فوَجَدُوا عَباءَةً قَدْ غَلَّها. رَواهُ أَحْمَدُ وَالبُخاريُّ.

٤/٣٤١٣ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَمْرٍو قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا أَصابَ غَنِيمَةً أَمَرَ بِلالاً فَنادَى في النّاسِ فَيَجِيؤونَ بَغَنائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهُ وَيَقْسِمُهُ، فَجاءَ رَجُلٌ بَعدَ ذلكَ بزمامٍ مِنْ شَعْرٍ، فقالَ يا رَسُولَ اللّهِ هذا فيما كُنّا أَصَبْنا مِنَ الْغَنِيمَةِ، فقالَ أَسَمِعْتَ بِلالاً نادَى ثَلاثاً؟ قالَ نَعَمْ، قالَ فما مَنَعكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ؟ فاعْتَذَرَ إليهِ، فقالَ كُنْ أَنْتَ تَجيءُ بِهِ يَومَ القِيامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ مِنْكَ. رواهُ أحمدُ وأَبُو داودَ، قالَ البُخاريُّ قدْ رُوِيَ في غَيْرِ حَدِيثٍ عَنِ النبيِّ ﷺ في الْغَالِّ وَلَمْ يأمُرْ بِحَرْقِ مَتَاعِهِ.

٥/٣٤١٤ ـ وعَنْ صالِحِ بْنِ محمدِ بْنِ زَائِدَةَ قالَ: دخلْت مَعَ مَسْلَمَةَ أَرْضَ الرُّومِ فأُتي بِرَجلٍ قَدْ غَلَّ فَسأَلَ سالِماً عَنْهُ، فقالَ سَمِعْت أبي يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطّابِ عَنِ النبي ﷺ قالَ: إذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قدْ غَلَّ فأحْرِقُوا مَتاعَهُ واضْرِبُوهُ، قالَ فَوَجَدَ في مَتاعِهِ مُصْحفاً، فسَأَلَ سَالِماً عَنهُ فقالَ: بِعْهُ وتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو داودُ.

٦/٣٤١٥ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ وأَبَا بَكْرٍ وعُمَرَ حَرَّقُوا مَتاعَ الغَالِّ وَضَرَبُوه. رواهُ أَبُو داوُدَ. وَزَادَ في روايَةٍ ذَكَرَها تعْلِيقاً: وَمَنَعُوهُ سَهمَهُ.

٤٤ ـ بابُ المنِّ والفِدَاءِ في حَقِّ الأَسَارَى

١/٣٤١٦ ـ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ثمانِينَ رجُلاً مِنْ أهلِ مَكَّةَ هَبَطُوا على النبيِّ ﷺ وأَصحَابِهِ مِنْ جبالِ التَّنْعِيمِ عِندَ صَلاةِ الفَجْرِ لِيقْتلُوهمْ فأخَذَهمْ رسولُ اللّهِ ﷺ سَلماً فأعْتَقَهُمْ، فأنْزَلَ اللّهُ عَزَّ وجلَّ: ﴿وَهُوَ ٱلَّذِى كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ﴾ [الفتح: ٢٤] إلى آخِرِ الآيَةِ. رواهُ أَحمدُ ومُسلمٌ وأبو داوُد والتِّرمذيُّ.

٢/٣٤١٧ ـ وعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعمٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ في أَسَارَى بَدْرٍ: لو كانَ

(۳۴۱۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا خیبر کے دن چند صحابہ رضی اللہ عنہم آئے اور کہنے لگے فلاں فلاں شہید ہے۔ پھر ایک شخص کے پاس سے گزرے اور اس کے بارے میں کہا فلاں بھی شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے اس نے ایک چادر یا عبا چرالی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جا کر لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں مومن ہی جائیں گے چنانچہ میں نے نکل کر لوگوں میں اعلان کر دیا کہ جنت میں سوائے مومنوں کے کوئی داخل نہیں ہوگا۔

(۳۴۱۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کے سامان پر ایک شخص کرکرہ نامی تھا وہ مر گیا آپ ﷺ نے فرمایا وہ جہنم میں ہے۔ لوگ اس کا سامان دیکھنے لگے۔ اس میں ایک عباء ملی جو اس نے چرائی تھی۔

(۳۴۱۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ کو مالِ غنیمت ملتا تو آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے تو وہ لوگوں میں اعلان کر دیتے اور لوگ اپنی اپنی چیزیں اٹھا لاتے۔ آپ ﷺ اس میں سے خمس نکال کر باقی لوگوں میں بانٹ دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد ایک شخص بالوں کی ایک لگام لایا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ ہمیں غنیمت میں ملی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے تین بار بلال کا اعلان سنا تھا؟ بولا ہاں (سنا تھا) فرمایا پھر اسے کیوں نہیں لائے تھے۔ اس نے کوئی عذر پیش کیا۔ فرمایا اب میں تم سے یہ نہیں لوں گا تم قیامت کے دن اسے لاؤ گے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا بہت سی حدیثوں میں غنیمت میں خیانت کرنے والے کا ذکر آیا ہے اور آپ ﷺ نے خائن کے سامان کو جلانے کا حکم نہیں دیا۔

(۳۴۱۴) صالح بن محمد بن زائدہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ روم گیا۔ ان کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے مالِ غنیمت میں خیانت کی تھی۔ انہوں نے اس کے بارے میں حضرت سالم سے پوچھا انہوں نے فرمایا میں نے اپنے باپ سے سنا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتے تھے کہ آپ نے فرمایا اگر تم خائن کو پاؤ تو اس کا سامان جلا دو اور اسے مارو پھر اس کے سامان میں قرآن ملا۔ اس کے بارے میں سالم سے پوچھا گیا انہوں نے فرمایا اسے فروخت کر کے اس کی قیمت خیرات کر دو۔

(۳۴۱۵) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خائن کا سامان جلایا اور اسے مارا۔ ابوداؤد نے ایک روایت میں جس کو انہوں نے تعلیقاً ذکر کیا ہے اتنا اضافہ کیا ہے کہ اور اس کا حصہ ضبط کر لیا۔

قیدی چھوڑ دینے کا مسئلہ

(۳۴۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تنعیم کے پہاڑوں سے اسی آدمی فجر کی نماز کے وقت نبی کریم ﷺ اور صحابہ کی طرف انہیں قتل کرنے کے لیے اترے۔ آپ ﷺ نے انہیں گرفتار کر لیا۔ پھر انہیں آزاد کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ الآیۃ۔

(۳۴۱۷) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا اگر

المُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثمّ كَلَّمَني في هؤلاءِ النَّتْنَى لتَرَكْتُهم لهُ. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ وأبو داود.

٣٤١٨/ ٣ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرةَ قالَ: بَعَثَ رسولُ اللّه ﷺ خَيْلاً قِبَلَ نجْدٍ فَجاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقالُ لهُ ثُمامَةُ بْنُ أثال سَيِّدُ أهلِ اليَمامَةِ فَرَبَطُوهُ بسارِيَةٍ مِنْ سَوارِي المَسجِدِ فخَرَجَ إليهِ رَسولُ اللّهِ ﷺ فقالَ ماذا عِندَكَ يا ثُمامَةُ؟ قالَ عِندِي يَا محمَّدُ خَيرٌ إنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَم، وإنْ تُنْعِمْ تنْعِمْ على شاكِرٍ، وَإنْ كُنتَ تُرِيدُ المالَ، فَسَلْ تُعْطَ مِنهُ ما شِئْتَ، فَتَرَكَهُ رَسولُ اللّهِ ﷺ حتّى كانَ بَعدَ الغَدِ، فقالَ ما عِندَكَ يا ثُمامَةُ؟ قالَ: عندي ما قلْت لكَ، إنْ تنعمْ تُنعمْ علِى شاكِرٍ، وَإنْ تَقْتُلْ تَقتُلْ ذَا دَم، وإنْ كُنْتَ تُرِيدُ المالَ فَسلْ تُعْطَ مِنهُ ما شِئْتَ، فتَرَكَهُ رسولُ اللّهِ ﷺ حتّى كانَ الغَدُ، فقالَ ما عِندَكَ يا ثُمامَةُ؟ قالَ عِندِي ما قلْت لكَ، إنْ تُنْعِمْ تنْعِمْ على شاكِرٍ، وإنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَم، وإنْ كُنْتَ تريدُ المالَ فسَلْ تُعْطَ مِنهُ ما شِئتَ، فقالَ رسولُ اللّهِ ﷺ أطْلِقُوا ثُمامَةَ، فانْطَلَقَ إلى نخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ المَسْجِدِ فاغْتَسلَ، ثمَّ دَخلَ المَسْجِدَ فقالَ: أشهَدُ أنْ لا إلهَ إلاَّ اللّهُ، وأشْهَدُ أنَّ محمَّداً عَبدُهُ ورسُولهُ، يا محمَّدُ واللّهِ ما كانَ على الأرْضِ أبْغَضُ إليَّ مِنْ وجهِكَ، فقَدْ أصْبحَ وجهُكَ أحب الْوُجُوهِ كُلِها إليّ، وَاللّهِ ما كانَ مِنْ دِينٍ أبْغَضَ إليّ مِنْ دِينِكَ فَأصْبحَ دِينُكَ أحبَّ الدِّينِ كلّهِ واللّهِ ما كَانَ مِنْ بَلَدٍ أبْغَضَ إليَّ مِنْ بلَدِكَ فأصْبحَ بَلَدُكَ أحبَّ البِلادِ كُلها إليَّ، وإنّ خَيلَكَ أخَذَتْنِي وأنا أُرِيدُ العُمْرَةَ فماذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رسول اللّهِ ﷺ وأمَرَهُ أنْ يَعْتَمِرَ، فلمّا قَدِمَ مَكَّةَ قالَ لهُ قائلٌ صَبَوتَ؟ فقالَ لا، ولكِني أسْلَمْت مَعَ رسولِ اللّه ﷺ ولا واللّهِ لا تأتيكُمْ مِنْ يَمامَةَ حَبّةُ حِنْطةٍ حتّى يأذنَ فِيها رسولُ اللّهِ ﷺ. متّفق عَليهِ.

٣٤١٩/ ٤ ـ وعَن ابنِ عبّاسٍ قالَ: لمّا أسَرُوا الأسَارَى يَعْنِي يَومَ بَدْرٍ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ لأبي بَكْرٍ وعمَرَ ما تَرَونَ في هٰؤلاءِ الأسَارَى؟ فقالَ أبُو بكْرٍ يا رسولَ اللّهِ هُمْ بَنُو العَمّ والعَشِيرَةِ أرَى أنْ تَأخُذَ منْهُمْ فِدْيَةً فتَكُونَ لنا قُوّةً على الكُفّارِ وعَسى اللّهُ أنْ يَهدِيَهُمْ لِلإسلام فقالَ رسولُ اللّهِ ﷺ ما تَرَى يا ابْنَ الخَطّابِ؟ فقالَ لا واللّهِ ما أرَى الّذِي رَأى أبو بَكْرٍ ولكِني أرَى أنْ تُمَكِّنَنا فنَضرِبَ أعناقَهُمْ فتُمكِّنَ عَلِيّاً مِنْ عَقِيلٍ فيَضرِبَ عُنُقَهُ وتُمَكِّنّي مِن فُلانٍ نَسيباً لِعُمَر فاضرِبَ عنقَهُ ومَكِّنْ فُلاناً مِنْ فُلانٍ قَرابَتِهِ فإنّ هٰؤلاءِ أئمّةُ الكُفرِ وَصَنادِيدُها فَهوِيَ رسولُ اللّهِ ﷺ ما قالَ أبُو بَكْرٍ ولَمْ يَهوَ ما قُلْتُ. فلمّا كانَ مِنَ الغَدِ جِئْت فإذَا رسُولُ اللّه ﷺ وأبو بكْرٍ قاعِدَيْنَ يَبْكِيَانِ قُلْت يا رسولَ اللّه أخبِرْنِي مِنْ أيِّ شَيْءٍ تَبْكِي أنْتَ وَصَاحِبُكَ فإنْ وَجَدْت بُكاءً بَكَيْت وَإنْ لمْ

مطعم بن عدی زندہ ہوتا پھران گندوں کے بارے میں مجھ سے گفتگو کرتا تو میں اس کی خاطر انہیں چھوڑ دیتا۔

(۳۴۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف کچھ شہ سوار بھیجے۔ یہ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال (اہلِ یمامہ کے سردار) کو گرفتار کر کے لے آئے اور اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس آ کر پوچھا۔ ثمامہ تیرے پاس کیا ہے؟ بولا محمد! میرے پاس بھلائی ہے۔ اگر مجھے قتل کرو گے تو صاحبِ خون کو قتل کرو گے اور اگر احسان رکھ کر چھوڑ دو گے تو قدر دان پر احسان کرو گے اور اگر مال چاہتے ہو تو ظاہر کر دیجیے جتنا چاہو گے مال دے دیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے تشریف لے گئے۔ دوسرا دن ہوا تو فرمایا ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ ثمامہ نے کہا وہی جو میں آپ کو کہہ چکا ہوں۔ اگر احسان کرو گے تو قدر دان پر احسان کرو گے۔ اگر قتل کرو گے تو صاحبِ خون کو قتل کرو گے۔ اگر مال چاہتے ہو تو مانگیے حسبِ خواہش دیا جائے گا۔ جب اگلا دن آیا تو فرمایا ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا وہی جو میں آپ کو کہہ چکا ہوں۔ اگر احسان کرو گے تو شکر گزار پر احسان کرو گے، اگر قتل کرو گے تو صاحبِ خون کو قتل کرو گے، اگر مال چاہتے ہو تو مانگیے حسبِ خواہش دیا جائے گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثمامہ کو کھول دو۔ پھر وہ مسجد کے قریب نخلستان میں گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد عبدہ ورسولہ پڑھا اور عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے زیادہ کوئی برا نہ لگتا تھا اور آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مجھے سب چہروں سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے برا کوئی دین معلوم نہ ہوتا تھا اور آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین مجھے سب دینوں سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ کی قسم! دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے برا شہر میرے نزدیک اور کوئی نہ تھا اور آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر مجھے سب شہروں سے زیادہ پیارا ہے۔ میں عمرے کے ارادے سے نکلا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھڑ سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا۔ اب میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بشارت دی اور عمرہ کرنے کا حکم دیا۔ پھر جب یہ مکہ میں آئے تو کسی نے کہا تم بھی بے دین ہو گئے ہو؟ بولے نہیں، میں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی مکہ نہیں آئے گا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دے دیں۔

(۳۴۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب بدر کے دن مسلمانوں کے ہاتھ قیدی آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ برادری اور خاندان کے آدمی ہیں۔ میری رائے میں آپ ان سے فدیہ لے لیں تا کہ کافروں کے مقابلہ میں قوت حاصل ہو جائے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی ہدایت دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ عرض کی اللہ کی قسم! یارسول اللہ! میری رائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلاف ہے۔ آپ ان کو ہمارے سپرد کر دیجیے کہ ہم ان کی گردنیں اڑا دیں۔ عقیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیجیے وہ عقیل کی گردن اڑائیں اور فلاں کو میرے سپرد کیجیے میں اپنے اس عزیز کی گردن اڑاؤں کیونکہ یہ لوگ کفر کے امام اور سردار ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آخر آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف جھک گئے اور میری رائے کی طرف مائل نہیں ہوئے۔ دوسرے دن صبح کو جو میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بات ہے۔ آپ دونوں کیوں رو رہے ہیں؟ اگر مجھے بھی رونا آ گیا تو روؤں گا ورنہ

أجد بُكاءً تباكَيت لِبُكائكُما، فقالَ رسولُ للّهِ ﷺ أبْكِي لِلَّذِي عُرِضَ على أصحابِكَ مِنْ أَخْذِهِمْ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهم أدنى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرةِ شجَرَةٍ قَرِيبَةٍ منْهُ وأنزَلَ اللّهُ عزَّ وجلَّ: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي ٱلْأَرْضِۚ﴾ [الأنفال: ٦٧] إلى قولِهِ: ﴿فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَٰلًا طَيِّبًاۚ﴾ [الأنفال: ٦٩]، فأحَلَّ اللّهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ. رواهُ أحمدُ وَمُسْلِمٌ.

٥/٣٤٢٠ - وعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ أنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ جَعَلَ فِدَاءَ أهلِ الجَاهِلِيَّةِ يَومَ بَدْرٍ أَرْبَعَمائةٍ. رَواهُ أبو داوُد.

٦/٣٤٢١ - وَعَنْ عائِشةَ قالتْ: لمَّا بَعَثَ أهلُ مكَّةَ في فِدَاءِ أسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ في فِدَاءِ أَبي الْعاصِ بِمالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقَلادَةٍ كانَتْ لَها عِندَ خَدِيجَةَ، أدْخَلَتْها بِها على أَبي الْعاصِ قالتْ: فَلَمَّا رَآها رسولُ اللّهِ ﷺ رَقَّ لَها رِقةً شَدِيدَةً، فقالَ إنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَها أَسِيرَها وتَرُدُّوا لَها الَّذِي لَها قالوا نعم. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُدَ.

٧/٣٤٢٢ - وعَنِ عمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ برَجُلٍ مِنَ المُشْرِكِينَ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ. رواهُ أحمدُ والترْمِذِيُّ وصَحّحهُ، ولَمْ يَقُلْ فِيهِ مِنْ بَنِي عقيْلٍ.

٨/٣٤٢٣ - وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: كانَ ناسٌ مِنَ الأَسْرى يَومَ بَدْرٍ لمْ يكُنْ لَهُمْ فِدَاءٌ فَجَعَلَ لَهُمْ رسُولُ اللّهِ ﷺ فِدَاءَهُمْ أنْ يُعَلِّمُوا أولادَ الأنْصارِ الْكِتابَةَ، قالَ فَجاءَ يَوماً غُلامٌ يَبْكي إلى أَبِيهِ، فقالَ ما شَأْنُكَ؟ قالَ ضَرَبَنِي مُعَلِّمِي، قالَ الْخَبيثُ يَطْلُبُ بِذَحْلِ بَدْرٍ واللّهِ لا تأتِيهِ أبداً. رواهُ أحمدُ.

٤٥ ـ بابُ أنَّ الأسيرَ إذا أسْلَمَ لم يَزَلْ مُلْكُ المسلمينَ عنهُ

١/٣٤٢٤ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قالَ كانَتْ ثقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ فأسَرَتْ ثقيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أصحَابِ رسولِ اللّهِ ﷺ وأَسَرَ أصحابُ رسُولِ اللّهِ ﷺ رجُلاً مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وأَصَابُوا مَعَه الْعَضْبَاءَ فأتى عَليهِ رسُولُ اللّهِ ﷺ وَهُوَ في الْوَثاقِ فقالَ يا مُحمَّدُ فأتَاهُ، فقالَ ما شَأْنُكَ؟ فقالَ بما أَخَذْتَنِي وأخَذْتَ سَابِقَةَ الحَاجِّ يَعْنِي الْعَضْبَاءَ، فقالَ أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفائكَ ثَقِيفٍ، ثمّ انْصَرَفَ فَنادَاهُ، فقالَ يا محمّدُ يا محمَّدُ، فقالَ ما شأنُكَ؟ قالَ إنِّي مُسلمٌ قالَ لو قُلتَها وأنْتَ تَمْلِكُ أمْرَكَ أفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلاحِ، ثمَّ انْصَرَفَ عَنهُ فَنادَاهُ يا محمَّدُ يا محمَّدُ فأتَاهُ، فقالَ ما شَأْنُكَ؟ فقالَ إنِّي جائِعٌ فأطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فاسْقِنِي، قالَ هٰذِهِ حاجَتُكَ فَفُدِيَ بَعدُ بالرَّجُلَيْنِ. رواهُ أحمدُ وَمُسْلِمٌ.

آپ کی وجہ سے زبردستی رونے کی کوشش کروں گا آپ نے فرمایا ہم فدیہ پر رو رہے ہیں جو ہم نے ان قیدیوں سے لیا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی طرف جو آپ ﷺ کے قریب ہی تھا، اشارہ کر کے فرمایا۔ مجھ پر ان کا عذاب اسی درخت سے بھی زیادہ قریب پیش کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى ۔فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے مالِ غنیمت حلال کیا۔

(۳۴۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ جاہلیت کا فدیہ بدر کے دن چار سو مقرر فرمایا۔

(۳۴۲۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کے فدیہ میں مال بھیجا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی ابوالعاص کے فدیہ میں اپنا ہار بھیجا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے شادی کے وقت انہیں دیا تھا۔ وہ ہار دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور فرمایا اگر مناسب سمجھو تو ان کا قیدی چھوڑ دو اور ہار واپس کر دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے بڑی خوشی سے۔

(۳۴۲۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مسلمانوں کو ایک مشرک کے بدلہ چھڑایا جو بنی عقیل سے تھا۔ ترمذی میں بنی عقیل کا لفظ نہیں ہے۔

(۳۴۲۳) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا بدر کے دن ایسے بھی قیدی تھے جن کا فدیہ نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا فدیہ یہ ٹھہرایا کہ اولادِ انصار کو کتابت سکھا دیں۔ ایک دن ایک بچہ روتا ہوا اپنے باپ کے پاس پہنچا۔ پوچھا کیا بات ہے؟ بولا مجھے معلم نے مارا ہے۔ بولے خبیث بدر کا کینہ نکال رہا ہے اب اس کے پاس کبھی نہ جانا۔

اگر قیدی مسلمان ہو جائے تو مسلمانوں کی ملکیت سے خارج ہوگا

(۳۴۲۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ثقیف، بنی عقیل کے حلیف تھے۔ ثقیف نے دو صحابی گرفتار کر لیے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بنی عقیل کا ایک آدمی گرفتار کر لیا اور اس کے ساتھ عضباء اونٹنی کو بھی۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے۔ وہ بندھا ہوا تھا۔ اس نے آپ ﷺ کو آواز دی۔ اے محمد! آپ ﷺ اس کے پاس پہنچے اور فرمایا کیا بات ہے؟ وہ بولا آپ ﷺ نے مجھے اور حاجیوں میں سب سے آگے آگے چلنے والی (عضباء) کو کیوں پکڑا؟ فرمایا تمہارے حلیف ثقیف کے جرم میں تمہیں پکڑا گیا۔ پھر آپ ﷺ ہٹ گئے پھر اس نے اے محمد ﷺ! محمد ﷺ! پکارنا شروع کیا۔ آپ ﷺ نے آ کر کہا کیا بات ہے؟ بولا میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا ''اگر یہ بات تم اس وقت کہتے جب تم اپنے معاملے میں خود مختار تھے تو تم فلاح پا جاتے، پھر آپ ﷺ چلے گئے۔ اس نے پھر پکارا ''اے محمد! اے محمد!'' آپ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگا میں بھوکا پیاسا ہوں، مجھے کھلاؤ پلاؤ۔ فرمایا بس یہی کام تھا؟ بعد میں اسے دو آدمیوں کے فدیے میں چھوڑ دیا گیا۔

٤٦ ـ باب الأسير يدّعي الإسلام قبل الأسر وله شاهد

١/٣٤٢٥ ـ عن ابن مسعود قال: لما كان يوم بدرٍ وجيء بالأسارى قال رسول الله ﷺ: لا ينفلتن منهم أحد إلا بفداء أو ضرب عنق. قال عبد الله بن مسعود: فقلت: يا رسول الله، إلا سهيل بن بيضاء، فإني قد سمعته يذكر الإسلام. قال: فسكت رسول الله ﷺ فما رأيتني في يوم أخوف أن يقع عليَّ حجارة من السماء مني في ذلك اليوم حتى قال رسول الله ﷺ: إلا سهيل بن بيضاء. ونزل القرآن: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسْرَىٰ﴾ [الأنفال: ٦٧] إلى آخر الآيات. رواه أحمد والترمذي وقال: حديث حسن.

٤٧ ـ باب جَوَازِ استرقاقِ العَرَبِ

١/٣٤٢٦ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: لا أزَالُ أحِبُّ بَنِي تميم بَعدَ ثلاثٍ سمِعْتُهُنَّ مِنْ رسُولِ الله ﷺ يَقُولُها فِيهِمْ سمِعْت رسولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ: هُمْ أشَدُّ أمّتِي على الدّجّالِ قالَ وجَاءَتْ صَدَقَاتهِمْ، فقالَ النّبيُّ ﷺ هٰذِهِ صَدَقات قَومِنا قالَ وكانَ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عائشةَ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ: أعْتِقِيها فإنّها مِنْ وَلَدِ إسْمٰعيلَ. متَّفَقٌ عَليهِ.

٢/٣٤٢٧ ـ وفي رِوايَةٍ: ثلاثُ خِصالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رسولِ اللّهِ ﷺ في بَنِي تَمِيم لا أَزَالُ أحِبُّهُمْ بَعْدَهُ كانَ على عائِشةَ مُحَرّرٌ، فقالَ النّبيُّ ﷺ أعْتِقِي مِنْ هٰؤلاءِ وجاءَتْ صَدَقاتُهُمْ فقالَ: هٰذِهِ صَدَقاتُ قَومِي وَهُمْ أشَدُّ النّاسِ قِتَالاً في المَلاحِمِ. رواهُ مُسلمٌ.

٣/٣٤٢٨ ـ وعَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ومِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ حِينَ جاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمينَ فَسألوهُ أنْ يَرُدَّ إلَيْهِمْ أمْوَالَهُمْ وسَبْيَهُمْ فقالَ لهم رَسُولُ اللّهِ ﷺ: أَحَبُّ الحَدِيثِ إليّ أصْدَقُهُ فاخْتَارُوا إحْدَى الطّائفَتَيْنِ إمّا السَّبْيَ، وَإمّا المالَ وقَدْ كُنْت اسْتَأنَيْت بكُمْ، وقَدْ كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطائفِ، فلمّا تَبيّنَ لَهُمْ أنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إلَيْهِمْ إلاّ إحْدَى الطّائفتَيْنِ قالوا فإنّا نَخْتَارُ سَبْيَنا فقامَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ في المُسْلِمينَ فأثْنَى على اللّهِ بما هُوَ أهلُهُ، ثمّ قالَ: أمّا بَعدُ فإنّ إخْوَانَكُمْ هٰؤلاءِ قَدْ جاؤنا تائِبِينَ وَإنّي رَأيْت أنْ أرُدَّ إلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فمَنْ أحَبّ أنْ يُطَيِّبَ ذٰلكَ فَلْيَفْعَلْ، ومَنْ أحَبّ مِنْكُمْ أنْ يَكُونَ على حَظِّهِ حتّى نُعْطِيَهُ إيّاهُ مِنْ أوّلِ ما يُفِيءُ اللّهُ عَلَيْنا فَلْيَفْعَلْ فقالَ النّاسُ قَدْ طيّبْنا ذٰلكَ يا رَسُولَ اللّهِ لَهُمْ؟ فَقَالَ لَهم رَسُولُ اللّهِ ﷺ: إنّا لا نَدْرِي مَنْ أذِنَ مِنْكُمْ في ذٰلِكَ مِمّنْ لَمْ يأذَنْ فارْجِعُوا حتّى تَرْفَعَ إلَيْنا عُرَفاؤكُمْ أمْرَكُمْ. فرَجَعَ النّاسُ فكَلّمَهُمْ عُرَفاؤهُمْ، ثمّ رَجعُوا إلى رسولِ اللّهِ ﷺ

گرفتاری سے پہلے اسلام لانے کے دعویدار کا حکم

(۳۴۲۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب بدر کے دن قیدی لائے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان میں سے کوئی قید سے نہیں چھوٹ سکتا مگر فدیے کے ساتھ یا گردن مارنے کے ساتھ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا یارسول اللہ! بجز سہیل بن بیضاء کے۔ میں نے ان سے سنا وہ اسلام کا ذکر کرتے تھے یہ سن کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ مجھے جتنا اس دن ڈر ہوا کسی اور دن نہیں ہوا کہ کہیں مجھ پر آسمان سے پتھر نہ آ پڑے۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے سہیل کا استثناء فرما دیا اور یہ آیت مَا کَانَ لِنَبِیٍّ الآیۃ اتری۔

عربوں کو غلام بنانے کا جواز

(۳۴۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے تین باتیں سننے کے بعد بنی تمیم سے برابر محبت رہتی ہے۔ آپ ﷺ ان کے بارے میں فرماتے تھے وہ میری امت میں دجال پر بہت سخت ہوں گے اور ان کے صدقے آئے تو آپ نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان میں ایک لونڈی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

(۳۴۲۷) ایک روایت میں ہے کہ میں نے بنو تمیم کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے تین باتیں سنی ہیں، ان کے بعد سے مجھے ان سے برابر محبت رہتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ایک غلام آزاد کرنا تھا۔ آپ نے فرمایا ان میں سے آزاد کرو اور ان کے صدقے آئے تو فرمایا یہ میری قوم کے صدقے ہیں اور فرمایا، وہ لڑائی کے معرکوں میں سخت جنگجو ہیں۔

(۳۴۲۸) حضرت مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا اور آپ ﷺ سے درخواست کی کہ ان کا مال اور قیدی لوٹا دیے جائیں تو آپ نے فرمایا مجھے سچی بات بہت پیاری ہے۔ دونوں باتوں میں سے ایک بات پسند کر لو یا تو قیدی یا مال۔ میں تمہارا کافی انتظار کرتا رہا (آپ نے دس سے زیادہ دنوں تک ان کا انتظار کیا تھا جب آپ ﷺ طائف سے واپس لوٹ کر آئے تھے) پھر جب انہیں یقین ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک ہی چیز واپس کریں گے تو عرض کی ہم قیدی پسند کرتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں کھڑے ہو کر تقریر فرمائی اور حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ تمہارے یہ بھائی توبہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں۔ میری رائے ہے کہ میں ان کے قیدی واپس کر دوں، اگر کوئی خوشی سے مفت دے دے تو خیر اور جو عوض میں دینا چاہیں تو ایسا کر لے۔ سب سے پہلے ہمارے پاس جو غنیمت آئے گی ہم اس میں سے اسے دے دیں گے۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہم نے خوشی سے بلاعوض دے دیے۔ فرمایا ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں۔ اب تم واپس جاؤ۔ تمہارے نمائندے تمہارا معاملہ ہمارے پاس لائیں چنانچہ لوگ چلے گئے پھر ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے

فأخْبَرُوهُ أنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وأذِنُوا. فَهٰذا الَّذِي بَلَغَنا عَنْ سَبْيِ هَوازِنَ. رواهُ أحمدُ والبُخارِيُّ وأبُو داوُد.

٣٤٢٩/ ٤ ـ وَعَن عائشة قالتْ: لما قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَبَايَا بَنِي المُصْطَلِقِ وقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْت الحَارِثِ في السَّبْيِ لِثَابِتِ بْنِ قَيسِ بْنِ شَمّاسٍ أو لابْنِ عَمٍّ لهُ، فَكاتَبَتْهُ على نَفْسِها وكانَتِ امْرَأَةً حُلْوَةً مُلاَحَةً، فأتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فقالتْ: يا رَسُولَ اللّٰهِ إنّي جُوَيْرِيَةُ بِنْت الحَارِثِ بْنِ أبي ضِرَارٍ سَيدِ قَومِهِ، وقَد أصَابنِي مِنَ البَلاءِ ما لَمْ يَخفَ عَلَيْكَ، فجِئتُكَ أسْتَعينُكَ على كِتَابَتِي، قالَ: فَهَلْ لكِ في خَيرٍ مِنْ ذٰلِك، قالتْ: وما هُوَ يا رسولَ اللّٰهِ؟ قالَ: أقْضي كِتَابَتَك وَأتَزَوّجُكِ، قالتْ: نَعمْ يا رَسُولَ اللّٰهِ، قالَ: قَد فعَلتُ، قالَت: وَخَرَجَ الخَبَرُ إلى النّاسِ أنّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوّجَ جُوَيرِيَةَ بِنتَ الحَارِثِ فقالَ النّاسُ أصهارُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فأرسَلُوا ما بأيدِيهِم، قالت: فلَقَد أعتقَ بِتَزوِيجِهِ إيّاها مِائةَ أهلِ بَيتٍ مِن بَنِي المُصطَلِقِ فما أعْلَمُ امْرأةً كانَتْ أعْظَمَ بَرَكَةً على قَومِها مِنها. رَواهُ أحْمَدُ وَاحْتَجّ بِهِ فِي رِوَايَةِ مُحَمّدِ بْنِ الحَكَمِ وقَالَ: لا أذْهَبُ إلى قَولِ عُمَرَ لَيسَ على عَرَبِيّ مِلْكٌ قَدْ سَبى النَّبِيّ ﷺ العَرَبَ فِي غَيْرِ حَدِيث وأبُو بَكرٍ وعَلي، حِينَ سَبى بَنِي ناجِيَةَ.

٤٨ ـ باب قَتْلِ الجاسوسِ إذَا كانَ مُسْتَأمَناً أو ذمياً

٣٤٣٠/ ١ ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأكْوَعِ قالَ: أتى النبيَّ ﷺ عَيْنٌ وهوَ في سَفَرٍ فَجَلَسَ عِندَ بَعْضِ أصْحَابِهِ يَتَحَدّثُ ثمّ انْسَلّ، فقالَ النّبيُّ ﷺ: اطْلُبُوهُ فاقْتُلُوهُ فَسَبَقْتُهُمْ إليهِ فَقَتَلْتُهُ فَنَفَلَنِي سَلَبَهُ. رَواهُ أحمدُ والبُخاريُّ وأبُو داوُد.

٣٤٣١/ ٢ ـ وعن فُرَاتِ بْنِ حَيّانَ أنّ النّبيَّ ﷺ أمَرَ بقَتْلِهِ وكانَ ذِمّيّاً وَكانَ عَيْناً لأبي سُفْيانَ وَحَلِيفاً لِرَجُلٍ مِنَ الأنْصَارِ فَمَرّ بِحَلْقَةٍ مِنَ الأنْصَارِ فقالَ: إنّي مُسلمٌ، فقالَ رجُلٌ مِنَ الأنْصَارِ: يا رسُول اللّٰهِ إنّهُ يقُولُ إنّهُ مُسلمٌ، فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إنّ منْكُمْ رِجالاً نَكِلُهُمْ إلى إيمانِهِمْ، مِنْهُمْ فُرَات بْنُ حَيّانَ. رَواهُ أحمدُ وأبُو داوُدَ، وتَرْجَمهُ بِحُكمِ الجَاسُوسِ الذّمّيّ.

٣٤٣٢/ ٣ ـ وَعَنْ عَليّ [رَضيَ اللّٰهُ عنه] قالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أنا والزُّبَيْرَ والمِقْدَادَ بْنَ الأسْوَدِ قالَ: انْطَلِقُوا حتّى تأتُوا رَوضَةَ خاخٍ فإنّ بِها ظَعِينَةً ومَعَها كِتابٌ فخُذُوهُ مِنها، فانْطَلَقْنا تَتَعادَى بِنا خَيْلُنا، حتّى انْتَهَيْنا إلى الرّوضَةِ، فإذَا نحْنُ بالظّعِينَةِ، فقُلْنا أخْرِجِي الكِتابَ، فقالتْ: ما مَعِي مِنْ كِتَابٍ، فقُلْنا لَتُخْرِجنّ الكِتابَ، أو لَتُلْقِيَنّ

اور آپ کو خبر دی کہ سب نے خوشی سے بلاعوض قیدی واپس دینا قبول کر لیا ہے۔ ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہمیں یہی خبر ملی ہے۔

(۳۴۲۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق کے قیدی بانٹے تو جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار (سید قوم) حضرت ثابت بن قیس کے یا ان کے چچازاد بھائی کے حصہ میں آئیں۔ انہوں نے ان سے کتابت کر لی۔ یہ بڑی خوبصورت اور شیریں عورت تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا کہ میں جویریہ بنت حارث ہوں جو اپنی قوم کے سردار ہیں اور مجھ پر وہ بلا ٹوٹ پڑی ہے جو آپ پر ظاہر ہے۔ میں آپ کے پاس اپنی کتابت میں اعانت کے سلسلہ میں آئی ہوں فرمایا کیا تم کو اس سے اچھی بات کی خواہش ہے؟ بولیں یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیا ہے؟ فرمایا اپنی کتابت ادا کر دو میں تم سے نکاح کر لوں گا۔ بولیں ہاں یا رسول اللہ ﷺ! میں تیار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا میں کر لوں گا۔ پھر لوگوں میں یہ خبر پھیل گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی ہے۔ لوگوں نے کہا بنو مصطلق کا تو رسول اللہ ﷺ سے سسرالی رشتہ قائم ہو گیا، پس سب نے اپنے اپنے قیدی چھوڑ دیے۔ آپ کے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتے سے بنی مصطلق کے سو گھرانے آزاد ہو گئے۔ میں حضرت جویریہ سے زیادہ کسی اور عورت کو اپنی قوم کے لیے باعثِ برکت ثابت ہونے والی نہیں جانتی۔

فقہ الحدیث: امام احمد رحمہ اللہ نے محمد بن حکم کی روایت میں اس سے حجت پکڑی ہے اور فرمایا ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو عربی پر ملکیت نہیں ہو سکتی، کا قائل نہیں۔ بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عربوں کو قید کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی جب کہ انہوں نے بنی ناجیہ کو قید کیا تھا۔

جاسوس کا قتل جب کہ امان لے کر دارالاسلام میں آیا ہو یا ذمی ہو

(۳۴۳۰) حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کے پاس حالتِ سفر میں ایک جاسوس آیا۔ وہ آپ ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ پھر کھسک گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے ڈھونڈھ کر قتل کر دو۔ سب سے پہلے میں نے اسے ڈھونڈا اور قتل کر دیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اس کا سامان دے دیا۔

(۳۴۳۱) حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے قتل کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا وہ (ذمی تھا اور) ابوسفیان کا جاسوس تھا اور ایک انصاری کا حلیف تھا وہ انصار کے ایک حلقہ کے پاس سے گزرا اور بولا کہ میں مسلمان ہوں۔ ایک انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں فرمایا تم میں سے بعض ایسے آدمی ہیں کہ ہم انہیں ان کے ایمان کے حوالہ کر دیتے ہیں، ان میں سے ایک فرات بھی ہیں۔

فائدہ: ابوداؤد نے اس حدیث پر باب باندھا ہے۔ ''ذمی جاسوس کا حکم۔''

(۳۴۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو روضۂ خاخ جانے کا حکم فرمایا کہ وہاں ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے آؤ۔ آخر ہم نے گھوڑے دوڑائے اور روضۂ خاخ پہنچ گئے اور وہ عورت ہمیں مل گئی۔ ہم نے اسے خط مانگا۔ بولی میرے پاس خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا خط دے دو ورنہ ہم تمہارے

الثِّيَابَ، فأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِها، فأَتَيْنا بهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فإذَا فِيهِ: مِنْ حاطِبِ بْنِ أَبي بَلْتَعَةَ إلى ناسٍ مِنَ المُشْرِكِينَ مِنْ أهلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يا حاطِبُ ما هٰذا؟ قالَ: يا رَسُولَ اللَّهِ لا تَعْجَلْ عليَّ إنِّي كُنْت امْرءاً مُلْصَقاً في قُرَيْشٍ، وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِها، وكانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ المُهاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِها أَهلِيهِمْ وأَمْوَالَهُمْ، فأَحْبَبْت إذ فاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذ عِنْدَهُمْ يَداً يَحْمُونَ بِها قَرَابَتِي وما فَعَلْت ذٰلِكَ كُفْراً وَلا ارْتِدَاداً وَلا رِضا بالكُفْرِ بَعدَ الإسْلام فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لقدْ صَدَقَكُمْ، فقالَ عُمَرُ: يا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذا المُنافِقِ، فقالَ: إنَّهُ قدْ شَهِدَ بَدْراً، وما يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يكُونَ قَدِ اطَّلَعَ على أهلِ بَدْرٍ فقالَ: اعْمَلُوا ما شِئْتُمْ فقَدْ غَفَرْت لَكُم. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

٤٩ ـ باب أنَّ عبدَ الكافِرِ إذَا خَرَجَ إلينا مسلماً فهوَ حُرٌّ

١/٣٤٣٣ ـ عَنْ ابنِ عبّاسٍ قالَ: أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يومَ الطّائفِ مَنْ خَرَجَ إليهِ مِنْ عَبِيدِ المُشْرِكِينَ. رواهُ أحمَدُ.

٢/٣٤٣٤ ـ وعنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ قال: سَأَلْنا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أنْ يَرُدَّ إلَيْنا أَبا بَكْرَةَ، وكانَ مَمْلُوكَنا فأَسْلَمَ قَبْلَنا، فقالَ: لا هُوَ طَلِيقُ اللَّهِ، ثمّ طَلِيقُ رسولِهِ. رواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٣/٣٤٣٥ ـ وعَنْ عَلِيٍّ قالَ: خَرَجَ عُبْدَانٌ إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي يَومَ الحُدَيْبِيةِ قبلَ الصُّلحِ فَكَتَبَ إليهِ مَوَالِيهِمْ، فقالوا وَاللَّهِ يا محمّدُ ما خَرَجُوا إليْكَ رغْبَةً في دِينِكَ، وَإنّما خَرَجُوا هَرَباً مِنَ الرِّقِ، فقالَ ناسٌ: صَدَقُوا يا رسولَ اللَّهِ رُدَّهُمْ إليهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وقالَ: ما أَرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حتّى يَبْعَثَ اللَّهُ علَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقابَكُمْ على هٰذا وأَبَى أنْ يَرُدَّهُم وقالَ هُم عُتَقَاءُ اللَّهِ عزّ وجلّ. رَواهُ أَبو داوُد.

٥٠ ـ باب أنَّ الحربيَّ إذَا أَسْلَمَ قبلَ القُدْرَةِ عليهِ أَحْرَزَ أَمْوَالَهُ

١/٣٤٣٥م ـ قد سبق قوله عليه السلام: فإذا قالوها عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها.

٢/٣٤٣٦ ـ وعَنْ صخرِ بنْ عَيلةَ أَنَّ قوماً مِن بَنِي سُلَيم فَرُّوا عَن أرضِهِم حِينَ جاءَ الإسلامُ فأَخَذْتُها فأسْلَمُوا، فخاصَمُونِي فِيها إلى النَّبيِّ ﷺ فَرَدَّها عَليهِم وقالَ إذَا أَسلَمَ الرَّجُلُ فَهوَ أَحَقُّ بأرضِهِ ومالِهِ. رواهُ أحمدُ وأَبو داوُد بمَعناهُ وقالَ فِيهِ: فقالَ: يا صَخرُ إنّ القَومَ إذَا أَسلَمُوا أَحرَزُوا أَموالَهُم ودِماءَهُم.

کپڑے اتار کر تلاشی لیں گے۔ اس پر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکال کر دیا۔ ہم خط رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے۔ اس میں تحریر تھا۔ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے مشرکوں کے نام۔ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے بعض ارادوں کی خبر دی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا حاطب! یہ کیا؟ عرض کی یارسول اللہ ﷺ! جلدی نہ کیجیے (میری بات غور سے سنیے) میں قریشی تو ہوں نہیں ہاں قریشیوں میں مل جل گیا ہوں اور آپ ﷺ کے ساتھ جو مہاجر ہیں، ان کی مکہ میں رشتہ داریاں ہیں، جن کی وجہ سے وہ ان کے اہل وعیال اور مال کی خیر خبر رکھتے ہیں۔ جب ان میں میرا نسب نہیں تو میں نے چاہا کہ ان کے ساتھ کوئی احسان کروں جس سے وہ میرے رشتہ داروں کی خیر خبر رکھیں۔ میں نے ایسا کفر یا ارتداد یا اسلام کے بعد کفر سے راضی ہونے کی وجہ سے نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا انہوں نے صحیح صحیح بات تم کو بتادی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس منافق کی گردن اڑادوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ بدری ہیں۔ تمہیں کیا معلوم شاید اللہ تعالیٰ نے بدریوں پر جھانک کر فرمایا ہو جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔

اگر کافروں کا غلام مسلمانوں کے پاس مسلمان ہو کر آجائے تو وہ آزاد ہے

(۴۴۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طائف کے دن رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کے ان غلاموں کو آزاد کر دیا جو آپ کی طرف نکل کر آگئے تھے۔

(۴۴۳۴) شعبی نے بنوثقیف کے آدمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ہم نے کہا کہ ہمارا غلام ابوبکرۃ ہمیں لوٹا دیں وہ ہم سے پہلے مسلمان ہو گیا تھا۔ فرمایا نہیں وہ اللہ کا آزاد کردہ ہے پھر اس کے رسول کا آزاد کردہ ہے۔

(۴۴۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حدیبیہ کے دن مشرکوں کے چند غلام صلح سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے۔ ان کے مالکوں نے آپ ﷺ کو لکھا اللہ کی قسم! وہ آپ ﷺ کے پاس اسلام کی رغبت سے نہیں گئے بلکہ غلامی سے بھاگ کر گئے ہیں۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! وہ سچ کہتے ہیں آپ ﷺ انہیں لوٹا دیں۔ رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا اے قریش میں تمہیں باز آتا ہوا نہیں دیکھتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم پر اس کو بھیج دے جو اس پر تمہاری گردنیں اڑادے اور آپ نے غلام لوٹانے سے انکار کر دیا اور فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں۔

قبضہ کیے جانے سے پہلے حربی کے مسلمان ہو جانے کا حکم

(۴۴۳۵) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گزر چکا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پھر جب لوگ کلمہ پڑھ لیں گے تو مجھ سے اپنا خون اور مال بچالیں گے مگر اس کے حق کے ساتھ۔

(۴۴۳۶) حضرت صخر بن عیلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب اسلام آیا تو بنی سلیم اپنا علاقہ چھوڑ کر بھاگ گئے تو میں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر وہ مسلمان ہو گئے اور زمین کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہوئے نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے ان کی زمین انہیں لوٹا دی اور فرمایا کہ جب کوئی مسلمان ہو جائے تو وہی اپنی زمین اور اپنے مال کا حق دار ہے۔ ابوداؤد نے اس کے ہم معنی روایت کی ہے اور اس میں فرمایا ہے اے صخر! جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو اپنے مال اور اپنے خون محفوظ کر لیتے ہیں۔

٣/٣٤٣٧ ـ وعَنْ أَبي سَعيدٍ الأعشمِ قالَ: قَضى رَسُولُ اللّهِ ﷺ في العَبدِ إذا جاءَ فأسلَمَ، ثم جاءَ مَولاهُ فأسلَمَ أنّهُ حرٌّ، وإذا جاءَ المَولى، ثمّ جاءَ العَبدُ بَعدما أسلمَ مَولاهُ فهوَ أحَقُّ به. رَواهُ أحمدُ في رِوايَةِ أبي طَالِبٍ وقالَ اذهَب إليهِ، قُلت وَهوَ مُرسَلٌ.

٥١ ـ باب حُكْم الأَرَضِينَ المغنُومةِ

١/٣٤٣٨ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: أَيّما قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوها فأقَمْتُمْ فِيها فَسَهمُكُمْ فِيها، وأيّما قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّه ورسُولَهُ فإنّ خُمسَها للّهِ ورسُولِهِ، ثمّ هِيَ لَكُمْ. رَواهُ أحمدُ ومُسلمٌ.

٢/٣٤٣٩ ـ وعَنْ أَسْلَمْ مُولَى عمَرَ قالَ: قالَ عمَرُ: أَما والّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لولا أنْ أَترُكَ آخِرَ النّاسِ بَبّاناً لَيسَ لَهُمْ مِنْ شيْءٍ ما فُتِحَتْ عليّ قَرْيَةٌ إلاّ قَسَمْتُها كما قَسَمَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ خَيْبَرَ ولٰكِن أتركها خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَها. رواهُ البُخاريُّ.

٣/٣٤٤٠ ـ وفي لَفظٍ قالَ: لَئِنْ عِشت إلى هٰذا العام المُقْبِلِ لا تُفْتَحُ لِلناسِ قَرْيَةٌ إلاّ قَسَمْتُها بَيْنَهُم كما قَسَمَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ خَيْبَر. رواهُ أحمدُ.

٤/٣٤٤١ ـ وعَنْ بَشِير بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِجالٍ مِنْ أَصْحابِ النّبيّ ﷺ أدْرَكَهُمْ يَذْكُرُونَ أنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ حِينَ ظَهَرَ على خَيْبَر قَسَمَها على سِتّةٍ وَثلاثِينَ سَهماً جَمَعَ كُلُّ سَهم مائةَ منهم فَجعَلَ نِصْفَ ذٰلك كُلّهِ لِلمُسْلِمينَ فَكانَ في ذٰلكَ النّصْفِ سِهامُ المُسْلِمينَ وَسَهمُ رَسُولِ اللّهِ ﷺ مَعَها، وجَعَلَ النّصْفَ الآخَرَ لِمَنْ يَنْزِلُ بهِ مِنَ الوُفُودِ والأمُورِ ونَوَائِبِ النّاسِ. رواهُ أحمدُ وأبو داود.

٥/٣٤٤٢ ـ وعَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهلِ بْنِ أَبي حَثْمَةَ قالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصفاً لِنَوَائِبِهِ وحَوَائِجِهِ، ونِصفاً بَيْنَ المُسْلِمِينَ قَسَمَها على ثَمانِيَةَ عشَرَ سَهماً. رواهُ أبُو داوُدَ.

٦/٣٤٤٣ ـ وعَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيبِ أَنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ افْتَتَحَ بَعْضَ خَيْبَرَ عَنْوَةً. رواهُ أبُو داوُد.

٧/٣٤٤٤ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مَنَعَتِ العِرَاقُ دِرْهَمَها وَقَفِيزَها ومَنَعَتِ الشّامُ مُدْيَها وَدِينارَها، ومَنَعَتْ مِصْرُ إرْدَبّها ودِينارَها، وعُدتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأتُمْ، وعُدتُم مِنْ حَيْثُ بَدَأتُم وعُدْتُم مِنْ حَيْثُ بَدَأتُم شَهِدَ على ذٰلكَ لَحمُ أَبي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ. رواهُ أَحمدُ ومُسلمٌ وأبو داود.

(۳۴۳۷) حضرت ابوسعید اعشم سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اس غلام کے بارے میں جو مالک سے پہلے آ کر مسلمان ہو جائے پھر مالک مسلمان ہو یہ فیصلہ فرمایا کہ وہ آزاد ہے اور اگر غلام مالک کے اسلام لانے کے بعد مسلمان ہوا ہو تو مالک اس کا حق دار ہے۔

فائدہ: امام احمد نے اس کو ابو طالب کی روایت میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے میرا بھی یہی مذہب ہے میں کہتا ہوں (لیکن یہ) حدیث مرسل ہے۔

غنیمت کی زمینوں کا حکم

(۳۴۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جس گاؤں میں آؤ اور اس میں ٹھہر جاؤ تو تمہارا اس میں حصہ ہے اور جس گاؤں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کا خمس اللہ کے اور اس کے رسول کے لیے ہے پھر وہ تمہارے لیے ہے۔

(۳۴۳۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسلم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ پچھلے تہی دست رہ جائیں گے اور ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا تو میں جو شہر فتح کرتا اسی کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیتا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے خیبر بانٹ دیا تھا لیکن میں اسے بطور خزانے کے ان کے لیے رہنے دیتا ہوں کہ وہ اسے بانٹ لیں۔

(۳۴۴۰) بخاری کی ایک روایت میں ہے فرمایا اگر میں اگلے سال زندہ رہا تو لوگوں کے لیے جو آبادی فتح ہوگی اسی کو ان میں بانٹ دوں گا جیسے رسول اللہ ﷺ نے خیبر بانٹ دیا تھا۔

(۳۴۴۱) بشیر بن یسار نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے جن کو اس نے پایا وہ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر پر غالب آئے تو اسے چھتیس حصوں پر بانٹ دیا اور ہر سہم سو حصوں پر مشتمل تھا۔ پھر آدھا تو مسلمانوں کے لیے مقرر فرمایا۔ اسی نصف میں مسلمانوں کا اور ان کے ساتھ اللہ کے رسول کا حصہ تھا اور آدھا آنے والے وفدوں کے لیے اور دوسرے کاموں کے لیے اور لوگوں کے حوادث کے لیے رکھ لیا۔

(۳۴۴۲) سہل بن ابی حثمہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دو حصے کر دیے تھے۔ آدھا تو قومی کاموں اور ضروریات کے لیے رکھ لیا تھا اور آدھا مسلمانوں پر اٹھارہ حصوں پر بانٹ دیا تھا۔

(۳۴۴۳) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا کچھ حصہ تلوار سے فتح کیا تھا۔

(۳۴۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عراق اپنے درہم اور بورے روک لے گا اور شام اپنا مدی (پیمانہ) اور دینار روک لے گا اور مصر اپنے اردب (۲۴ صاع کا مصری پیمانہ) اور دینار روک لے گا (آپ نے تین بار فرمایا) اور پھر تم جہاں سے چلے تھے وہیں پہنچ جاؤ گے۔ اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

٥٢ ـ باب ما جاءَ في فتحِ مكّةَ هَلْ هُوَ عَنْوَةٌ أو صُلْحٌ

١/٣٤٤٥ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنّهُ ذكَرَ فَتْحَ مكّةَ فقالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ فَدَخَلَ مكّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ على إحْدَى المُجَنِّبَتَيْنِ، وبَعَثَ خَالِداً على المُجَنِّبَةِ الأُخْرَى وبَعَثَ أبَا عُبَيْدَةَ على الحُسَّرِ فأخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي ورَسُولُ اللّهِ ﷺ في كَتِيبَتِهِ، قالَ: وقَدْ وبَّشَتْ قُرَيْشٌ أوبَاشَها، وَقالوا نُقَدِّمُ هٰؤلاءِ فإنْ كانَ لَهُم شيْءٌ كُنّا مَعهُمْ، وَإنْ أُصِيبُوا أعْطَيْنا الّذِي سُئِلْنا قالَ أبو هريْرَةَ فَفَطِنَ، فقالَ لي: يَا أبَا هُرَيْرَةَ، قلْت لَبَّيْكَ يا رَسولَ اللّهِ قالَ اهتِفْ لِي بالأنصَارِ ولا يَأتِيني إلاّ أنْصَاري فَهتَفَ بهِمْ فجَاؤوا فَطَافُوا بِرَسُولِ اللّهِ ﷺ فقالَ: تَرَونَ إلى أوبَاشِ قُرَيْشٍ وأتْبَاعِهِمْ؟ ثمّ قالَ بِيَدَيْهِ إحْدَاهُما على الأخْرَى احْصُدُوهُمْ حَصْداً حتّى تُوَافُونِي بالصَّفَا، قالَ أبو هُرَيْرَةَ فانطَلَقْنا فما يَشاءُ أحَدٌ مِنّا أنْ يَقْتُلَ مِنْهُم ما شاءَ إلاّ قَتَلَهُ وَما أحَدٌ منهُمْ يُوَجِّهُ إلَيْنا شَيئاً، فَجاءَ أبو سُفْيَانَ فقالَ: يا رسولَ اللّهِ أبِيدَتْ خضراءُ قُرَيْشٍ لا قُرَيْشَ بَعْدَ اليَوم، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: مَنْ أغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ، ومَنْ دَخَلَ دَارَ أبي سفيانَ فَهوَ آمِنٌ فَأغلَقَ النّاسُ أبْوَابَهُمْ فأقبلَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إلى الحَجَرِ فاسْتَلَمَهُ، ثمّ طَافَ بالْبَيْتِ وفي يَدِهِ قَوسٌ وَهوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوسِ فأتى في طَوَافِهِ على صَنَمٍ إلى جَنْبِ الْبَيْتِ يَعبدُونَهُ فجعَلَ يَطْعُنُ بِهِ في عَيْنِهِ ويقُولُ: جاءَ الحَقُّ، وَزهَقَ الْبَاطِلُ. ثمّ أتى الصَّفَا فَعَلا حَيْثُ يَنْظُرُ إلى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّهَ بِما شَاءَ أنْ يَذْكُرَهُ وَيَدْعُوهُ وَالأنصارُ تَحْتَهُ، قالَ: يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أمّا الرَّجُلُ فأدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ في قَرْيَتِهِ وَرَأفَةٌ بِعشِيرَتِهِ، قالَ أبُو هُرَيْرَةَ وَجاءَ الوَحْيُ وكانَ إذَا جاءَ لَمْ يَخْفَ عَلَيْنا فلَيْسَ أحَدٌ مِنَ النّاسِ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ حتّى يُقْضَى، فلمّا قُضِيَ الْوَحْيُ رَفَعَ رَأسَهُ ثمّ قالَ: يَا مَعْشَرَ الأنصارِ أقُلْتُم أمّا الرَّجُلُ فأدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ في قَرْيَتِهِ، ورَأفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ، قالوا: قُلْنا ذٰلكَ يا رسولَ اللّهِ قالَ: فما اسْمِي إذَنْ؟ كَلاّ إنّي عَبدُ اللّهِ وَرسُولهُ هاجَرْت إلى اللّهِ وإلَيْكمْ فالمحْيَا مَحْيَاكمْ، والمَمات مَماتكمْ. فاقْبَلُوا إليهِ يَبْكُونَ وَيَقُولونَ واللّهِ ما قُلنا الّذي قُلْنا إلاّ الضَّنَّ برَسُولِ اللّهِ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: فإنّ اللّهَ ورسُولَهُ يصَدِّقانِكمْ ويَعْذِرَانِكمْ. رواهُ أحمدُ ومُسلمٌ.

٢/٣٤٤٦ ـ وعَنْ أمّ هانِئ قالَتْ: ذَهَبْت إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجدْتُهُ يَغْتَسِلُ وفاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوبٍ فَسَلّمْت عَلَيهِ، فقالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ فقُلْتُ: أنا أمّ هانِئ بِنْت أبي طَالِبٍ، فقالَ: مَرْحَباً يَا أمّ هانِئ فلمّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قامَ يُصَلّي ثمانَ ركَعَاتٍ مُلْتَحِفاً في ثَوبٍ واحِدٍ، فلمّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يا رَسُولَ اللّهِ زَعمَ ابْنُ أمّي عَلِيُّ بنُ أبي طَالِبٍ أنّهُ قاتِلٌ رَجُلاً قَدْ أجَرْتُهُ فُلانَ بْنَ هُبَيْرَةَ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: قَدْ أجَرْنا مَنْ

مکہ لڑائی سے فتح ہوا یا صلح سے

(۳۴۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فتح مکہ کا ذکر فرمایا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ آئے اور مکہ میں داخل ہوئے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو میمنہ اور میسرہ پر بھیجا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو غیر مسلح فوج پر۔ پھر فوج اس وادی میں داخل ہوگئی اور آپ ﷺ اپنے دستے میں تھے۔ قریش نے شورہ پشت لوگوں کو جمع کر لیا اور سوچ لیا تھا کہ ہم انہیں آگے بڑھا دیں گے اگر ان کے قدم جمتے دیکھیں گے تو ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر اکھڑتے دیکھیں گے تو جو ہم سے مانگا جائے گا ادا کر دیں گے۔ آپ ﷺ نے ان کا ارادہ بھانپ لیا اور مجھے آواز دی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا انصار کو بلا لاؤ۔ اس وقت میرے پاس صرف انصار ہی آئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سب کو آواز دے کر جمع کر لیا۔ انصار نے آکر آپ ﷺ کو گھیر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا قریش کے شورہ پشت اور گرے پڑے لوگوں کو دیکھ رہے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر اشارہ کر کے فرمایا انہیں کاٹتے ہوئے آگے بڑھو یہاں تک کہ مجھ سے صفا پہاڑی پر آملو۔ ہم چلے اور ہم میں سے جو کوئی ان میں سے جس قدر قتل کرنا چاہتا قتل کرتا جاتا تھا اور ان میں سے کوئی بھی ہم پر کسی چیز سے حملہ آور نہ ہوتا تھا۔ پھر ابوسفیان نے آکر کہا یا رسول اللہ ﷺ! قریش کی بہار لٹی جاری ہے۔ آج کے بعد قریش کا نام و نشان نہ رہے گا۔ آپ ﷺ نے وعدہ فرمایا جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا اسے امن ہے اور جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گیا اسے بھی امن ہے۔ اس پر لوگوں نے اپنے گھروں کے دروازے بند کر لیے۔ پھر رسول اللہ ﷺ حجر اسود پر آئے، اسے چھوا پھر ہاتھ میں کمان لے کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ ﷺ کمان کا ایک سرا پکڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ اثنائے طواف میں ایک بت پر پہنچے جو بیت اللہ کے قریب نصب تھا۔ آپ ﷺ اس کی آنکھ میں کمان گھونپ گھونپ کر فرمانے لگے حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ پھر آپ ﷺ کوہ صفا پر آئے اور اس پر اس قدر چڑھ گئے کہ بیت اللہ نظر آنے لگا۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر جس قدر اللہ کو منظور تھا اللہ کا ذکر کیا اور دعائیں مانگیں۔ آپ ﷺ کے نیچے انصار تھے اور آپس میں ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے۔ آپ ﷺ پر اپنے شہر کی محبت اور خاندان کی شفقت طاری ہوگئی ہے۔ پھر وحی اتری جب وحی اترتی تو ہم سے پوشیدہ نہیں رہتی تھی۔ پھر ہر شخص کی نگاہ وحی کے کھلنے تک آپ ﷺ کی طرف اُٹھ گئی۔ پھر جب وحی پوری ہو چکی تو آپ ﷺ نے سر اٹھا کر فرمایا۔ اے گروہ انصار! کیا تم نے یہ کہا ہے کہ مجھے اپنے شہر کی محبت اور خاندانی شفقت نے گھیر لیا؟ انصار بولے ہاں یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے کہا ہے فرمایا ہرگز نہیں، بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ﷺ ہوں۔ میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی۔ اب تو تمہاری زندگی سے میری زندگی اور تمہاری موت سے میری موت وابستہ ہے۔ یہ سن کر انصار آپ کی طرف روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم! جو کچھ ہم نے کہا ہے اللہ کے رسول پر حرص کی وجہ سے کہا ہے (کہ کوئی آپ میں ان کا شریک نہ ہو) آپ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

(۳۴۴۶) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی طرف گئی۔ اس وقت آپ غسل کر رہے تھے۔ آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کپڑے سے آپ کو پردہ کیے ہوئے تھیں۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کون ہیں؟ میں نے کہا میں ہوں ام ہانی بنت ابی طالب۔ فرمایا ام ہانی کو خوش آمدید۔ پھر جب آپ غسل سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہو کر ایک کپڑا اوڑھا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ پھر جب آپ فارغ ہو گئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ کے بیٹے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گمان ہے کہ وہ اس سے جسے میں نے پناہ دے دی ہے یعنی فلاں بن ہبیرہ سے جنگ کریں گے۔ فرمایا اے ام ہانی!

أَجَزتِ يا أمّ هانِيء، قالتْ وذٰلكَ ضُحَى. متّفق عليهِ. وفي لفظٍ لأحمدَ: قالتْ لما كانَ يَومُ فتحِ مَكةَ أَجَزت رجُلَيْنِ مِنْ أحمائي فأدخلتُهما بَيْتاً وَأَغلَقْت عَلَيْهِما بَاباً فَجاءَ ابْنُ أمّي عَليٌّ فَتَفَلّتَ عَلَيْهِما بالسَّيْفِ... وذكَرَتْ حَدِيثَ أمانِهما.

٣/٣٤٤٧ - وعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوةَ عنْ أبِيهِ قالَ: لمّا سَارَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ عامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلكَ قُرَيْشاً خَرَجَ أَبو سُفْيانَ بْنُ حَرْبٍ وحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وبَدِيلُ بْنُ وَرْقاءَ يلتَمِسُونَ الخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللّهِ ﷺ حتّى أتوا مَرَّ الظّهرَانِ، فَرَآهُمْ ناسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ فأخَذُوهُمْ وَأَتَوا بِهِمْ رَسُولَ اللّهِ ﷺ فأسْلَمَ أبُو سُفيانَ، فلمّا سَارَ قالَ لِلْعَبّاسِ أحْبِسْ أبَا سُفْيَانَ عِندَ خَطمِ الجَبَلِ حتّى يَنظُرَ إلى المُسلمينَ فحَبَسَهُ العبّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائلُ تَمُرُّ كَتِيبَةً كَتِيبَةً على أبي سُفْيَانَ حتّى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يُرَ مِثْلُها، قالَ: يَا عبّاسُ مَنْ هٰذِهِ؟ قالَ: هٰؤلاءِ الأنصارُ علَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبادَةَ ومَعَهُ الرّايَةُ، فقالَ سَعْدُ بْنُ عبادَةَ: يَا أبَا سفْيانَ الْيَومَ يَومُ المَلْحَمَةِ الْيَومَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ، فقالَ أبو سفيانَ يا عبّاسُ حَبَّذَا يومُ الذّمارِ، ثمّ جاءَتْ كَتِيبَةٌ وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتائِبِ فِيهِمْ رَسُولُ اللّهِ ﷺ ورَايَةُ النبي ﷺ مع الزُّبَيْرِ بْنِ العَوّامِ، فلمّا مَرّ رَسُولُ اللّهِ ﷺ على أبي سفيانَ، قالَ: أَلَمْ تَعلَمْ ما قالَ سعْد بْنُ عبادَةَ، قالَ: ما قالَ؟ قال: قالَ كَذَا وكَذا وكَذا، فقالَ: كَذَبَ سَعْدٌ، ولكِنْ هٰذا يومٌ يُعَظِّمُ اللّهُ فِيهِ الكَعْبَةَ، وَيومٌ تُكْسَى فِيهِ الكَعْبَةُ، وأمَرَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ أنْ تُرْكَزَ رايَتُهُ بالْحَجُونِ، قالَ عُرْوَةُ فأخبَرَني نافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطعم قالَ: سَمِعْتُ العَبّاسَ يقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ العَوّامِ: يَا أبَا عَبدِ اللّهِ ها هُنا أمَرَكَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ أنْ تَرْكز الرّايةَ؟ قالَ: نَعَمْ، قالَ: وأَمَرَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يومَئذ خالِدَ بنَ الوَليدِ أنْ يَدْخُلَ مِنْ أعْلَى مكةَ مِنْ كَدَاءٍ ودَخَلَ النّبيُّ ﷺ مِنْ كُدَى. رَواهُ البُخارِيُّ.

٤/٣٤٤٨ - وعَنْ سَعْدٍ قالَ: لمّا كانَ يَومُ فَتْحِ مَكةَ أمّنَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ النّاسَ إلا أرْبَعَةَ نَفرٍ وامْرَأتَيْنِ وسمّاهُمْ. رواهُ النسائيُّ وأبُو داوُد.

٥/٣٤٤٩ - وعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قالَ: لمّا كانَ يَومُ أحدٍ قُتلَ مِنَ الأنصارِ سِتُّونَ رجُلاً وَمنَ المُهاجِرينَ ستّةٌ، فقالَ أصحابُ رسول الله ﷺ لَئِنْ كانَ لنا يَومٌ مِثْلُ هٰذا مِنَ المُشْرِكِينَ لَنُرْبِيَنَّ علَيْهِمْ، فلمّا كانَ يَومُ الفَتحِ قالَ رجُلٌ لا يُعْرَفُ لا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوم، فَنادَى مُنادِي رَسُولِ اللّهِ ﷺ أمِنَ الأسْوَدَ والأبيَضَ إلاّ فُلاناً وفُلاناً ناسٌ سَمّاهُم. فأنْزَلَ اللّهُ عزّ وجلّ: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِۦ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّٰبِرِينَ ﴿١٢٦﴾﴾ [النحل: ١٢٦] فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ نَصْبِرُ ولا نُعاقِبُ. رواهُ عَبدُ اللّهِ بْنُ أحمدَ في «المُسْنَدِ»، وقَد سبَقَ حَدِيثُ أبي هُرَيرَةَ وأبي شُرَيْحٍ إلا أنّ فِيهِما: وإنّما أُحِلّتْ لي ساعةً

تم نے جسے پناہ دے دی اسے ہم نے بھی پناہ دے دی۔ فرماتی ہیں یہ وقت چاشت کا تھا۔ احمد کی ایک روایت میں ہے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا فتح مکہ کے دن میں نے اپنے خاوند کے دو عزیزوں کو پناہ دے دی۔ میں نے انہیں گھر میں داخل کر کے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ پھر میری ماں جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور ان دونوں پر تلوار سونت کر کھڑے ہو گئے۔ آگے ان کو امان دینے کی حدیث بیان کی۔

(۳۴۴۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے اور قریش کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر ملی تو ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء اس خبر کی تحقیق کے لیے نکلے اور مرالظہر ان تک پہنچے۔ انہیں آپ کے پہرے داروں نے دیکھا اور پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ ابوسفیان مسلمان ہو گئے۔ پھر جب حضرت ابوسفیان چلے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا ابوسفیان کو پہاڑ کے تنگ راستے پر روک لو تاکہ وہ مسلمانوں کا معائنہ کر لیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں روک لیا۔ پھر قبیلوں کے دستے پر دستے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرنے لگے یہاں تک کہ ایک ایسا دستہ آیا کہ ویسا اب تک نہیں دیکھا گیا تھا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بولے عباس! یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ انصار ہیں۔ ان کے سپہ سالار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے پاس جھنڈا بھی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوسفیان! آج کا دن معرکہ کا دن ہے۔ آج کعبہ حلال ہے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بولے عباس! ہلاکت کا دن مبارک ہو۔ پھر ایک دستہ آیا جو سب سے چھوٹا دستہ تھا، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام کے ہاتھ میں تھا۔ جب وہ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بولے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کیا کہا ہے؟ پوچھا کیا کہا ہے؟ بولے یہ یہ کہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلط کہا ہے۔ بلکہ یہ دن وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کعبہ کی عظمت بحال فرمائے گا اور آج کعبہ پر غلاف چڑھایا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حجون میں گاڑ دیا جائے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں مجھے نافع بن جبیر نے خبر دی کہ میں نے سنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن عوام سے پوچھ رہے تھے اے ابوعبداللہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہاں جھنڈا گاڑنے کا حکم فرمایا تھا۔ بولے ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ مکہ میں کداء (بالائی مکہ) سے داخل ہوں اور آپ کدی (زیریں مکہ) سے داخل ہوئے۔

(۳۴۴۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن لوگوں کو امن دے دیا تھا۔ بجز چار مردوں اور دو عورتوں کے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے نام لیے۔

(۳۴۴۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ احد کی جنگ میں ساٹھ انصار اور چھ مہاجر شہید ہوئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اگر ہمیں بھی اس دن جیسا کوئی دن ملے گا تو ہم ان کے بہت زیادہ آدمی ماریں گے۔ پھر فتح مکہ کے دن ایک غیر معروف شخص بولا آج کے بعد قریش نہ ہوں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کر دیا کہ سیاہ و سفید سب کو امن ہے بجز فلاں فلاں کے، اور ان کا نام لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ اتاری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم صبر کریں گے اور بدلہ نہیں لیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوشریح والی حدیثیں اوپر گزر چکی ہیں۔ جن میں ہے کہ مکہ میرے لیے دن میں تھوڑی سی دیر کے لیے حلال کیا گیا۔

مِن نهارٍ. وأَكْثَرُ هٰذِهِ الأحادِيثِ تَدُل على أنَّ الْفَتْحَ عَنوَةً.

٦/٣٤٥٠ ـ وَعَنْ عائِشةَ قالتْ: قُلنا يا رَسُولَ اللّهِ ألا تَبني بَيتاً بِمِنى يُظِلك؟ قالَ: لا، مِنى مَناخٌ لِمَن سَبَقَ. رَواهُ الخَمسةُ إلاّ النَّسائيَّ، وقالَ التِّرمذيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٧/٣٤٥١ ـ وعَنْ عَلقَمَةَ بنِ نَضْلَةَ قالَ: تُوفِّيَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ وأبو بَكرٍ وعُمَرُ، وَما تُدعَى رِباعُ مكةَ إلاّ السَّوائِبَ مَنِ احتَاجَ سَكَنَ، ومَنِ استغنَى أسكَنَ. رواهُ ابْنُ ماجَه.

٥٣ ـ باب بقاءِ الهجرة مِنْ دارِ الحَرْبِ إلىٰ دارِ الإسلامِ وأنْ لا هِجْرَةَ مِنْ دارِ أَسْلَمَ أهلُها

١/٣٤٥٢ ـ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: مَنْ جامعَ المُشْرِكَ وَسكَنَ مَعَهُ فَهوَ مِثْلُهُ. رواهُ أبو داوُد.

٢/٣٤٥٣ ـ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبدِ اللّهِ أنْ رَسُولَ اللّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً إلى خثْعَمَ، فاعْتَصَمَ ناسٌ بالسُّجُودِ فأسْرَعَ فِيهِمُ القَتْلَ، فَبَلَغَ ذٰلكَ النَّبيَّ ﷺ فأمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وقالَ أنا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهرِ الْمُشركينَ، قالوا: يا رَسُولَ اللّهِ وَلِمَ؟ قالَ: لا تَتَرَاءى نارَاهُما. رواهُ أبُو داوُد والتِّرمذيُّ.

٣/٣٤٥٤ ـ وعَنْ مُعاوِيَةَ قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ: لا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حتَّى تَنقَطِعَ التَّوبَةُ، ولا تَنْقَطِعُ التَّوبَةُ حتَّى تَطْلُع الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِها. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُد.

٤/٣٤٥٥ ـ وعَنْ عَبد اللّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: لا تَنقطعُ الْهِجْرَةُ ما قُوتِلَ الْعَدُوُّ. رواهُ أحمد والنَّسائي.

٥/٣٤٥٦ ـ وَعَنِ ابنِ عبَّاسٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: لا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، ولٰكِنْ جِهادٌ وَنِيةٌ، وإذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فانْفِرُوا. رواهُ الجَماعة إلاّ ابْنُ ماجه، لكنْ لهُ مِنهُ: إذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فانفِرُوا. وَرَوتْ عائِشة مِثْلَهُ. متفق عليهِ.

٦/٣٤٥٧ ـ وعَنْ عائشةَ، وَسئِلَتْ عَنِ الْهِجْرَةِ فقالتْ: لا هِجْرَةَ اليَومَ كانَ الْمُؤمِنُ يَفِرُّ بِدِينِهِ إلى اللّهِ ورسولِهِ مَخافةَ أنْ يفتَنَ، فأمَّا اليومَ فقَدْ أظْهَرَ اللّهُ الإِسْلامَ والمُؤمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيثُ شاءَ. رَواهُ البُخاريُّ.

٧/٣٤٥٨ ـ وعَنْ مُجاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ أنَّهُ جاءَ بأخِيهِ مُجالِدِ بْن مَسْعُودٍ إلى النَّبيِّ ﷺ

فقہ الحدیث: ان میں سے اکثر حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مکہ لڑائی سے فتح ہوا صلح سے نہیں۔

(۳۴۵۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ منیٰ میں ایک گھر کیوں نہیں بنا لیتے کہ آپ ﷺ کو اس کے سائے میں آرام ملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں منیٰ اسی کی جگہ ہے جو پہلے جائے۔

(۳۴۵۱) حضرت علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی رخصت ہوگئے۔ ان کے زمانے میں مکہ کے گھر سوائب کہلاتے تھے۔ جسے ضرورت ہوتی ٹھہر جاتا تھا اور ضرورت پوری ہونے پر کسی اور کو ٹھہرایا جاتا تھا۔

''ہجرت'' کا مسئلہ

(۳۴۵۲) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مشرک کے ساتھ اٹھا بیٹھا اور اس کے ساتھ سکونت اختیار کرلی وہ اسی جیسا ہے۔

(۳۴۵۳) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خثعم کی طرف ایک دستہ بھیجا۔ پھر چند لوگوں نے نماز پڑھ کر بچنا چاہا مگر اس دستے نے انہیں بھی قتل کر دیا جب آپ ﷺ کو خبر لگی تو آپ ﷺ نے ان سے آدھی دیت دلوائی اور فرمایا میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں، جو مشرکوں کے ساتھ رہتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیوں؟ فرمایا مسلمان و مشرک ایک دوسرے کی آگ نہ دیکھیں۔

(۳۴۵۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ہجرت ختم نہ ہوگی جب تک توبہ ختم نہ ہو اور توبہ ختم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہو۔

(۳۴۵۵) حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہجرت ختم نہ ہوگی جب تک جنگ باقی رہے گی۔

(۳۴۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ فتح کے بعد ہجرت نہیں البتہ جہاد اور نیت ہے اور جب تم سے جنگ کے لیے نکلنے کو کہا جائے تو نکل پڑو۔ لیکن ابن ماجہ میں اس سے ہے اور جب تم سے جنگ کے لیے نکلنے کو کہا جائے تو نکل پڑو۔ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس کے ہم مثل ہے۔

(۳۴۵۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ان سے ہجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا آج ہجرت نہیں ہے، مومن اپنے دین کی حفاظت کے لیے اس ڈر سے کہ کہیں فتنے میں نہ پڑ جائے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگتا تھا۔ آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما رکھا ہے اور مسلمان جہاں چاہیں اللہ کی عبادت کر سکتے ہیں۔

(۳۴۵۸) حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے بھائی مجالد کو نبی کریم ﷺ کے پاس لائے

فقالَ: هذا مُجالد جاءَ يُبَايِعُكَ على الهِجْرَةِ، فقالَ: لا هِجرَةَ بَعْدَ فتحِ مَكةَ، ولكِنْ أبَايِعُه على الإسلامِ والإيمانِ والجِهادِ. مُتَفَقٌ عَليهِ.

١ ـ أبواب الأمان والصلح والمهادنة

١ ـ باب تحريم الدم بالأمان وصحته من الواحد

١/٣٤٥٩ ـ عن أنس عن النبي ﷺ قال: لكل غادر لواء يوم القيامة يُعرف به. متفقٌ عليه.

٢/٣٤٦٠ ـ عَنْ أَبي سَعيدٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لِكلِّ غادِرٍ لِوَاءٌ يَومَ القِيامَةِ يُرْفَعُ لهُ بِقَدْرِ غدْرَتِهِ، ألا ولا غادِرَ أعظَمُ غَدْراً مِنْ أَميرِ عامَّةٍ. رَواه أحمَدُ وَمُسْلِمٌ.

٣/٣٤٦١ ـ وعَنْ عليّ [رَضيَ اللّهُ عَنهُ] عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: ذِمَّةُ المُسْلِمينَ واحِدَةٌ يَسْعىٰ بها أدناهُمْ. رواهُ أحْمَدُ.

٤/٣٤٦٢ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: إنَّ المَرْأةَ لَتأخُذُ لِلْقَومِ، يَعْنِي تُجِيرُ على المُسْلِمينَ. رواهُ التِرمِذيُّ وقالَ: حَسَنٌ غَريبٌ.

٢ ـ باب ثبوتِ الأمانِ للكافِرِ إذَا كانَ رسولاً

١/٣٤٦٣ ـ عَنْ ابنِ مَسْعُودٍ قالَ: جاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وابْنُ أثَالٍ رَسُولا مُسَيْلِمَةَ إلى النَّبيِّ ﷺ فقالَ لَهما: أتَشْهَدَانِ أنّي رَسُولُ اللّهِ؟ قالا: نَشْهَدُ أنَّ مُسَيْلِمة رسول اللّهِ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: آمَنْتُ باللّهِ ورَسُولِهِ لو كُنْت قاتِلاً رَسولاً لَقَتَلْتُكُما، قالَ عَبدُ اللّهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ أنَّ الرُّسُلَ لا تُقْتَلُ رواهُ أحمدُ.

٢/٣٤٦٤ ـ وعَنْ نُعَيمِ بْنِ مَسْعُودٍ الأشْجَعيِّ قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ حِينَ قرأ كِتابَ مُسَيلِمَةَ الكَذّابِ قالَ لِلرَّسُولَيْنِ: فما تَقولانِ أنْتُما؟ قالا نَقُولُ كما قالَ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: واللّهِ لَولا أنَّ الرُّسُلَ لا تُقْتَلُ لَضَرَبْت أعْناقَكُما. رواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ.

٣/٣٤٦٥ ـ وعَنْ أبي رَافِعٍ مَولَى رَسُولِ اللّهِ ﷺ قالَ بَعَثَتني قُرَيْشٌ إلى النَّبيِّ ﷺ فلمَّا رَأَيت النَّبيَّ ﷺ وَقَعَ في قَلْبِي الإسلامُ، فقُلْتُ: يا رَسُولَ اللّهِ لا أرجِعُ إليْهِمْ، قالَ: إنّي لا أخِيسُ بالعَهدِ، ولا أحْبِسُ البرود، ولكِنِ ارْجِعْ إليْهِمْ، فإنْ كانَ في قَلْبِكَ الَّذِي فيهِ الآنَ فارْجِعْ. رواهُ أحمدُ وأبو داود، وقالَ: هٰذا كانَ في ذٰلكَ الزَّمانِ اليَومَ لا

اور عرض کی کہ یہ مجالد ہیں۔ آپ سے ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ ہاں میں اسلام، ایمان اور جہاد پر ان سے بیعت لے لوں گا۔

امان، صلح اور مصالحت کے احکام

ایک کا امان دینا سب کی طرف سے امان دینا ہے پھر اس کا خون حرام ہے

(۳۴۵۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر غدار کے لیے جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچان لیا جائے گا۔

(۳۴۶۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر غدار کے لیے جھنڈا ہوگا اور بقدر غداری کے بلند ہوگا۔ کان کھول کر سن لو جو مسلمانوں کا امیر ہو (اور ان سے غداری کرے) اس سے بڑھ کر کوئی غدار نہیں۔

(۳۴۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے اس کو پورا کرنے کے لیے ادنیٰ مومن بھی کوشش کر سکتا ہے۔

(۳۴۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت بھی قوم کے لیے پکڑ لیتی ہے یعنی مسلمانوں کی طرف سے امن دے سکتی ہے۔

فقہ الحدیث: اگر کوئی مسلمان عورت امن دے دے تو تمام مسلمانوں کی طرف سے اس کو امن مل جائے گا۔ (مترجم)۔

کافر کے لیے امان ہے جب کہ وہ قاصد ہو

(۳۴۶۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسیلمہ کذاب کے دو قاصد ابن نواح اور ابن اُثال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میرے رسول ہونے کا اقرار کرتے ہو؟ بولے ہم اقرار کرتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان ہے اگر میں قاصد کو قتل کرتا تو تمہیں قتل کر دیتا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر یہ سنت ہوگئی کہ قاصد قتل نہیں کیے جاتے۔

(۳۴۶۴) حضرت نعیم بن مسعود اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سنا جب مسیلمہ کذاب کا خط پڑھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں قاصدوں سے پوچھا کیا کہتے ہو؟ بولے وہی جو اس کا قول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردن اڑا دیتا۔

(۳۴۶۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مجھے قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ پھر جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام نے گھر کر لیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اب میں ان میں واپس نہیں جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بدعہدی نہیں کروں گا اور نہ میں قاصدوں کو روکتا ہوں تم واپس جاؤ پھر اگر تمہارے دل میں وہ باقی رہے جو اب ہے تو واپس آ جاؤ۔ ابوداؤد نے کہا ''یہ اس زمانے میں تھا اب نہیں ہے۔''

يَصْلُحُ، ومَعْناهُ واللَّهُ أعلمُ أنَّهُ كانَ في المَرَّةِ الَّتي شَرَطَ لَهمْ فِيها أَنْ يردَّ مَنْ جَاءَهُ مِنهُمْ مُسْلِماً.

٣ ـ باب ما يجوز من الشروط مع الكفار ومدة المهادنة وغير ذلك

١/٣٤٦٦ ـ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمانِ قالَ: ما مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْراً، إلاَّ أَنِّي خَرَجْت أَنا وَأَبي الحُسَيْلُ، قَالَ: فأخَذَنا كُفَّارُ قُرَيْشٍ، فَقَالُوا: إنَّكُم تُرِيدُونَ مُحَمَّداً؟ فَقُلْنا: ما نُرِيدُهُ وَما نُرِيدُ إلاَّ المَدِينَةَ، قَالَ: فَأَخَذُوا مِنَّا عَهدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنطَلِقُ إِلَى المَدِينَةِ وَلا نُقَاتِلُ مَعَهُ، فَأَتَيْنا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْناهُ الخَبَرَ، فَقَالَ: انصرِفَا، نَفِي لَهُمْ بِعَهدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ». رَواهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ، وَتَمَسَّكَ بِهِ مَنْ رَأى يَمِينَ المُكْرَهِ مُنْعَقِدَةً.

٢/٣٤٦٧ ـ وَعَنْ أَنَسٍ: «أَنَّ قُرَيْشاً صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنَّ مَنْ جَاءَ مِنكُمْ لا نَرُدُّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَاءَ رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ إنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، وَمَنْ جاءَ مِنهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرَجاً وَمَخْرَجاً». رَواهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ.

٣/٣٤٦٨ ـ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ المِسْوَرِ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنهُما حَدِيثَ صَاحِبِهِ، قالا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مَنَ الحُدَيْبِيَةِ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، قالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ خالدَ بْنَ الوَلِيدِ بالغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةً، فَخُذُوا ذَاتَ اليَمِينِ، فَوَاللَّهِ ما شَعَرَ بِهِم خالدٌ حتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةٍ، فَانْطَلَقَ يَرْكُض نَذِيراً لِقُرَيْشٍ. وسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بالثَّنِيَّةِ الَّتِي يَهبِطُ عَلَيْهِمْ مِنها بَرَكَتْ بِهِ نَاقَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ، فَأَلَحَّتْ، فَقَالُوا: خَلأَتِ القَصْوَاءُ خَلأَتِ القَصْوَاءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ما خَلأَتِ القَصْوَاءُ، وَما ذَاكَ لَها بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَها حابِسُ الفِيلِ، قَالَ: وَالَّذِي نفسي بِيَدِهِ لا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيها حُرُماتِ اللَّهِ إِلاَّ أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاها، ثُمَّ زَجَرَها فَوَثَبَتْ، قَالَ: فَعَدَلَ عَنهُمْ حتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمْدٍ قَلِيلٍ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضاً، فَلَمْ يُلْبِثِ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ العَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهماً مِنْ كِنانَتِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللَّهِ ما زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بالرِيِّ حتَّى صَدَرُوا عَنهُ، فَبَيْنا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جاءَهُمْ بُدَيْل بنُ وَرْقَاءَ الخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَومِهِ مِنْ خُزاعَةَ وكانُوا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهلِ تِهامَةَ، فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ، نَزَلُوا أَعْدَادَ مِياهَ الحُدَيْبِيَةِ مَعَهُمْ العُوذُ المَطافِيلُ، وَهُمْ مُقاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ البَيْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّا لَمْ نَجِئ لِقِتَالِ أَحَدٍ، وَلَكِنْ جِئْنا مُعْتَمِرِينَ، وَإِنَّ قُرَيْشاً قَدْ نهكتهم الحَرْبُ وأَضَرَّتْ بِهِمْ، فَإِنْ شاؤوا مادَدْتُهُمْ مُدَّة ويُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ، فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ

اس کا یہ مطلب ہے کہ اس مدت کے لیے آپ ﷺ نے یہ وعدہ کر لیا تھا کہ ان میں سے جو مسلمان ہو کر آئے گا۔ آپ اسے واپس فرما دیں گے۔

کافروں کے ساتھ کیا شرطیں جائز ہیں، صلح کی مدت وغیرہ

(۳۴٦٦) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا میں اس وجہ سے بدر میں شریک نہ ہو سکا کہ میں اور ابوحسیل روانہ ہوئے تو ہمیں قریشی کافروں نے پکڑ لیا اور پوچھا کہ تم محمد کے پاس جا رہے ہو؟ ہم نے کہا نہیں ہم مدینہ جا رہے ہیں۔ آخر انھوں نے ہم سے اللہ کا عہد اور پختہ وعدہ لے لیا کہ ہم مدینہ جائیں گے اور آپ کے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہوں گے۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور آپ کو خبر دی تو فرمایا واپس ہو جاؤ ہم ان کا عہد پورا کریں گے اور اللہ سے ان پر مدد مانگیں گے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس کی دلیل ہے جو جبری قسم کے صحیح ہونے کا قائل ہے۔

(۳۴٦۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قریش نے نبی کریم ﷺ سے صلح کی اور آپ پر یہ شرطیں پیش کیں کہ تم میں سے جو آدمی ہمارے پاس آئے گا ہم اسے نہیں لوٹائیں گے اور ہم میں سے جو آدمی تمہارے پاس جائے گا تمہیں اس کو لوٹانا پڑے گا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم یہ شرط لکھ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جو ہم میں سے ان کی طرف چلا جائے گا اللہ نے اسے دور کر دیا اور جو ان میں سے آئے گا تو اللہ اس کے لیے کشادگی اور راہ نکال دے گا۔

(۳۴٦۸) حضرت مسور رضی اللہ عنہ اور مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتا ہے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے زمانے میں نکلے۔ آپ راستے ہی میں تھے کہ فرمایا کہ خالد بن ولید غمیم میں قریشی سواروں کے ساتھ جاسوسی کے لیے موجود ہے۔ تم دائیں جانب والی راہ پکڑ لو۔ اللہ کی قسم خالد مسلمانوں کی آہٹ بھی نہ پا سکا یہاں تک کہ جب اس نے غبار دیکھا تو قریش کی طرف گھوڑے دوڑا دیے کہ انھیں جلد سے جلد خطرے کی اطلاع دے۔ نبی کریم ﷺ چلتے رہے جب اس گھاٹی پر پہنچے جس سے مکہ والوں پر اترا جاتا تھا تو آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگوں نے حل حل کہہ کر اسے اٹھانا چاہا لیکن اونٹنی نہیں اٹھی۔ صحابہ نے کہا اونٹنی نے اڑی کی ہے آپ نے فرمایا ایسا نہیں ہے اڑی کرنا اس کی عادت نہیں ہے۔ اسے ہاتھی کو روکنے والے نے روک لیا ہے۔ فرمایا اس قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریشی مجھ سے جس بات کا مطالبہ کریں گے جبکہ اس میں اللہ کی حرمتوں کی تعظیم مقصود ہو اسی کو میں مان لوں گا پھر آپ نے اسے ڈانٹا، اونٹنی اٹھی۔ آپ مکہ والوں سے ہٹ گئے اور حدیبیہ کے دور والے حصے میں چشمہ ثمد کے قریب ٹھہر گئے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ لوگ اس میں سے چلو چلو پانی لینے لگے یہاں تک کہ تمام پانی سونت لیا اور رسول اللہ سے پیاس کی شکایت کی۔ آپ نے تیردان میں سے ایک تیر نکالا اور لوگوں سے کہا کہ اسے چشمے میں گاڑ دو۔ اللہ کی قسم! پانی برابر ابلتا رہا، یہاں تک کہ سب سیراب ہو کر اس سے لوٹ آئے۔ مسلمان اسی حال میں تھے کہ اتنے میں ان کے پاس بدیل بن ورقاء خزاعہ کے دیگر چند لوگوں کے ساتھ آیا۔ یہ لوگ تہامہ والوں میں آپ کے خیر خواہ تھے۔ بدیل بولا میں نے کعب بن لوئی اور عامر بن لوئی کو حدیبیہ کے جاری چشموں کے پاس اترا ہوا چھوڑ ہے۔ ان کے ساتھ دودھ اور بچوں والی اونٹنیاں بھی ہیں یہ آپ سے جنگ کرنے اور آپ کو بیت اللہ سے روکنے کی غرض سے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہم کسی سے جنگ کرنے کے لیے نہیں آئے۔ ہم تو عمرے کی غرض سے آئے ہیں۔ قریشیوں کو لڑائی نے لاغر کر دیا اور سخت نقصان پہنچایا ہے اگر وہ چاہیں تو میں ان کے لیے ایک مدت مقرر کر دوں گا (کہ اس میں ہم آپس میں جنگ نہ کریں) وہ مجھے اور لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ پھر اگر لوگوں پر میرا غلبہ ہو جائے

شَاؤوا أَنْ يَدْخُلوا فِيما دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا، وَإِلاَّ فَقَدْ جَمُّوا، وَإِنْ هُمْ أَبَوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا حتَّى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي، أَو لِيُنْفِذَنَّ اللَّهُ أَمْرَهُ، فَقَالَ بُدَيْلٌ: سأُبَلِّغُهُمْ ما تَقُولُ، فانطَلَقَ حتَّى أَتَى قُرَيْشاً، فَقَالَ: إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ عِنْد هَذَا الرَّجُلِ، وَقَد سَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَولاً، فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا، فَقَالَ سُفَهاؤُهُمْ: لا حَاجَةَ لَنا إِلَى أَنْ تُخْبِرَنا عَنْهُ بِشَيْءٍ، وَقَالَ ذُو الرأْيِ مِنْهُمْ: هاتِ ما سَمِعْتَهُ يَقُولُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَذَا وكَذَا، فَحَدَّثَهُمْ بِما قالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقالَ: أَيْ قَومُ أَلَسْتُمْ بالوَالِدِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَوَلَسْت بالوَلَدِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَهَل تَتَّهِمُونِي؟ قَالُوا: لا، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْت أَهل عُكاظٍ فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فإِنَّ هَذَا قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اقبَلُوها وَذَرُونِي آتِهِ، قَالُوا: ائتِهِ، فَأَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَال النبي ﷺ نَحْواً مِنْ قَولِهِ لِبُدَيْلٍ، فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذلكَ: أَيْ محمَّدُ أَرَأَيتَ إِنْ اسْتأصَلْتَ أَمْرَ قَومِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ العَرَبِ اجْتَاحَ أَصْلَهُ قَبْلَكَ؟ وَإِنْ تَكُنِ الأُخْرَى فَإِنِّي وَاللَّهِ لأَرَى وُجُوهاً، أَو إِنِّي لأَرَى أَشْوَاباً مِنَ النَّاسِ خَلِيقاً أَنْ يَفِرُّوا وَيَدَعُوكَ، فَقالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: امْصُصْ بِبَظْرِ اللاَّتِ إِنْ نَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ، فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ قَالُوا: أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: أَما وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَولا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي وَلَمْ أَجْزِكَ بِها لأَجَبْتُكَ، قَالَ: وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَكُلَّما كلمهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالمُغِيرَةُ بْن شُعْبَةَ قائمٌ عَلى رأسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ المغفرُ، فَكُلَّما أَهوَى عُرْوَةُ بِيَدِهِ إِلى لِحْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيفِ وَقَالَ: أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَة رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَرَفَعَ عُرْوَة رَأسَهُ، فَقَالَ: مَن هَذَا؟ قَالُوا: المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَة قَالَ: أَيْ غُدَرُ أَلَسْت أَسْعَى في غُدْرَتِكَ؟ وكانَ المُغِيرَةُ صحِبَ قَوماً فِي الجَاهِلِيَّةِ قَتَلَهُم وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ، ثُمّ جاءَ فَأَسْلَمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا الإِسْلامَ فَأَقْبَلُ، وأَمَّا المالُ فَلَسْت مِنْهُ فِي شَيْءٍ، ثُمّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَيْنِهِ، قَالَ: فَوَاللَّهِ ما تَنَخَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نُخامَةً إِلاَّ وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِها وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمْ بِأَمرٍ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خفَضُوا أَصْواتَهُمْ عِنْدَهُ. وما يُحِدُّون إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيماً لَهُ، فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَومُ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَفَدْت عَلَى المُلُوكِ، وَوَفَدْت عَلَى قَيْصَرَ وكِسْرَى وَالنَّجاشِيِّ، وَاللَّهِ إِن رأَيت مَلِكاً قَطُّ تُعَظِّمُهُ أَصحَابُهُ ما يُعَظِّمُ أَصحاب مُحَمَّدٍ مُحَمَّداً، وَاللَّهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلاَّ وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِها وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وإذا أمرهم ابتدروا امره وإذا توضأ كادوا يقتتلون على وضوءه وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وما يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيماً لَهُ، وإنَّه قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ

تو اگر وہ چاہیں تو اسلام قبول کر لیں جسے لوگوں نے قبول کر لیا ہے ورنہ وہ قوی ہو جائیں گے اور اگر وہ صلح سے انکار کر دیں تو اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اسلام پر برابر ان سے لڑتا رہوں گا جب تک میری جان میں جان باقی ہے یا اللہ تعالیٰ اپنا حکم جاری فرما دے۔ بدیل نے کہا کہ میں آپ کا پیغام ان تک پہنچا دوں گا۔ چنانچہ بدیل قریش کے پاس پہنچا اور بولا ہم اس شخص (محمد) کے پاس سے آ رہے ہیں۔ ہم نے ان سے ایک بات سنی ہے اگر تم کہو تو ہم اسے بیان کریں۔ بے وقوف بولے ہمیں اس کی بات سننے کی ضرورت نہیں اور سمجھداروں نے کہا بیان کرو۔ اس نے کیا کہا ہے بدیل نے جو کچھ نبی کریم ﷺ سے سنا تھا بیان کر دیا۔ یہ سن کر عروہ بن مسعود کھڑا ہوا اور کہا، بھائیو! کیا تم والد نہیں ہو؟ بولے کیوں نہیں۔ بولا کیا میں بچہ نہیں ہوں؟ بولے کیوں نہیں۔ بولا کیا تم مجھ پر تہمت دھرتے ہو؟ بولے نہیں۔ بولا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے ہی تمہاری مدد کے لیے عکاظ والوں کو دعوت دی تھی۔ پھر جب وہ رک گئے تو میں تمہاری مدد کے لیے اپنے بیوی بچوں اور اپنے ماننے والوں کو لے کر آ گیا؟ بولے کیوں نہیں۔ بولا اس نے تمہارے سامنے اچھی ہی بات پیش کی ہے اسے مان لو اور اس سلسلے میں مجھے اس کے پاس جانے دو۔ بولے جاؤ۔ چنانچہ اس نے آ کر نبی کریم سے بات چیت کی۔ آپ نے وہی فرمایا جو بدیل سے کہا تھا۔ عروہ بولا محمد! بتایئے اگر آپ اپنی قوم کی جڑ اکھاڑ پھینکیں گے تو کیا آپ نے سنا ہے کہ کسی عرب نے آپ سے پہلے اپنی جڑ اکھاڑی ہے اور اگر معاملہ برعکس ہوا تو اللہ کی قسم میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں اور میں ایسے کچھڑی لوگ دیکھ رہا ہوں جو آپ کو چھوڑ کر بھاگ جانے کے اہل ہیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا اے نالائق! لات کی شرمگاہ کو چوس۔ کیا ہم رسول اللہ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے؟ بولا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ابوبکر ہیں۔ بولا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا بدلہ میں ابھی تک اتار نہیں سکا تو میں تمہیں جواب دیتا۔ پھر عروہ نبی کریم ﷺ سے باتیں کرنے لگا۔ جب بات کرتا تھا آپ کی ڈاڑھی پکڑ لیتا تھا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پہرے پر آپ کے پاس تلوار لیے کھڑے تھے اور سر پر خود تھا۔ جب عروہ آپ کی ریش مبارک کی طرف جھکنے کا قصد کرتا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ تلوار کا کندہ اس کے ہاتھ پر مار کر فرماتے آپ کی ریش مبارک سے ہاتھ ہٹا۔ عروہ نے سر اٹھا کر پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ بولا اے غدار! کیا تیری غداری میں میں نے دوڑ دھوپ نہیں کی تھی؟ مغیرہ جاہلیت میں ایک قوم کے ساتھ رہے پھر ان کو قتل کر کے ان کا مال لوٹ لیا تھا پھر آ کر مسلمان ہو گئے تھے تو نبی اکرم نے فرمایا کہ تمہارا اسلام تو قبول کرتا ہوں مگر مال کا میں ذمے دار نہیں۔ پھر عروہ صحابہ کو دیکھنے لگا۔ بولا اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ نے جو بلغم بھی تھوکا وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ ہی میں آیا اور اس نے اسے اپنے منہ اور جسم پر مل لیا۔ اور جب آپ کسی بات کا حکم فرماتے تو صحابہ اس کی تعمیل کے لیے دوڑتے تھے اور جب آپ وضو کرتے تو معلوم ہوتا کہ اس کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے لڑائی تک نوبت آ جائے گی اور جب بات کرتے تو لوگ آپ کے پاس خاموش ہو جاتے اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کو تیز نگاہوں سے نہ دیکھتے۔ عروہ نے اپنے ساتھیوں سے جا کر کہا بھائیو! میں وفد میں بادشاہوں کے پاس بھی گیا ہوں اور قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں بھی گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کے لوگ اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسی صحابہ محمد کی تعظیم کرتے ہیں۔ اس نے تمہارے سامنے اچھی ہی بات پیش کی ہے۔

فاقبَلُوها، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كنانَةَ: دَعُوني آتِهِ، فَقَالُوا: ائتِهِ، فَلَمَّا أَشْرَفَ على النَّبِيِّ ﷺ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَذَا فُلانٌ وَهُوَ مِنْ قَوم يُعَظِّمُونَ البُدْنَ فابْعَثُوها لَهُ، فَبَعَثُوها لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يلبُّونَ، فَلَمَّا رأى ذلكَ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ ما يَنْبَغِي لِهَؤلاءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ البَيْتِ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى أَصحَابِهِ، قالَ: رأَيت البُدْنَ قَد قُلِّدَتْ وأُشعِرَتْ، فَما أَرَى أَنْ يُصَدُّوا عَنِ البَيْتِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بنُ حَفصٍ فَقَالَ: دَعُونِي آتِهِ، فَقالُوا: ائتِهِ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَذَا مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَيْنا هُوَ يُكَلِّمُهُ جاءَ سُهَيْلُ بْنُ عمرٍو، قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخبَرَنِي أيُوبُ عَنْ عِكرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلٌ قالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَدْ سَهَّلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ أَمرِكُمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهرِيُّ فِي حَدِيثِهِ، فَجاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ: هاتِ اكْتُب بَيْنَنا وَبَيْنَكُمْ كِتاباً، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الكاتِب، فقالَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم، فَقالَ سُهَيْلٌ: أَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللَّهِ ما أَدْرِي ما هُوَ، وَلَكِنِ اكْتُب بِاسمِكَ اللَّهُمَّ كما كُنْتَ تَكتُبُ، فَقَالَ المُسْلِمُونَ: وَاللَّهِ لا نَكْتُبُها إِلاَّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم، فَقَالَ النَّبِيّ ﷺ: اكْتُبْ: بِاسمِكَ اللَّهُمَّ، ثُمَّ قالَ: هَذَا ما قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللَّهِ لَو كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ما صَدَدْنَاكَ عَنِ البَيْتِ وَلا قاتَلْناكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي، اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ الزُّهرِيُّ: وذَلكَ لِقَولِهِ: لا يَسألُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيها حُرُماتِ اللَّهِ إِلاَّ أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاها، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَلَى أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنا وَبَيْنَ البَيْتِ فَنَطُوفُ بِهِ، قَالَ سُهَيْلٌ: وَاللَّهِ لا تَتَحَدَّثُ العَرَبُ أَنَّا أُخِذْنا ضُغْطَةً، وَلَكِنْ ذلِكَ مِنَ العامِ المُقْبِلِ، فَكَتَبَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلى أَنْ لا يأتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كانَ عَلَى دِينِكَ إِلاَّ رَدَدْتَهُ إِلَيْنا؛ قالَ المُسْلِمُونَ: سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلى المُشْرِكِينَ مَنْ جاءَ مُسْلِماً؟ فَبَيْنا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ أَبُو جَنْدَلِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهرِ المُسْلِمِينَ، فَقَالَ سُهَيلٌ: هَذَا يا مُحَمَّد أَوَّلُ ما أُقاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيّ ﷺ: إِنَّا لَمْ نَقْضِ الكِتَابَ بَعْدُ، قالَ: فَوَاللَّهِ إِذَن لا أُصالِحُكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَداً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَجِزْهُ لي، فَقالَ: ما أَنا بِمُجِيرِهِ لَكَ، فَقالَ: بَلَى فافْعَل، قالَ: ما أَنا بِفَاعِلٍ، قالَ مِكْرَزٌ: بَلَى قَدْ أَجَزْناهُ لَكَ، قالَ أَبو جَنْدَلٍ: أَي مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ، أُرَدُّ إِلى المُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِماً، أَلا تَرَونَ ما قَدْ لَقِيتُ؟ وكانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَاباً شَدِيداً فِي اللَّهِ قالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّاب: فَأَتَيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَلَسْتَ نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا؟ قالَ: بَلَى، قُلْتُ: أَلَسْنا على الحَقِّ وعَدُوُّنا على الباطِلِ؟ قالَ: بَلَى، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ في دِينِنا إِذَنْ؟ قالَ: إِني رَسُولُ اللَّهِ وَلَسْت أَعْصِيهِ وَهُوَ

اسے مان لو پھر ایک کنانی نے کہا مجھے اس کے پاس جانے دو۔ بولے تم بھی جاؤ پھر جب وہ آپ کے قریب پہنچا تو آپ نے فرمایا یہ فلاں ہے اور یہ اس قوم سے ہے جو قربانی کے اونٹوں کی تعظیم کرتے ہیں۔ قربانی کے اونٹ اس کے لیے کھڑے کر دو۔ صحابہ نے اونٹ کھڑے کر دیے اور لبیک کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔ جب اس نے یہ دیکھا تو بولا سبحان اللہ! ان جیسے لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا مناسب نہیں۔ پھر جب اپنے ساتھیوں میں گیا تو بولا میں نے قربانی کے جانور ہار پہنے ہوئے اور نشان کیے ہوئے دیکھے۔ میری رائے میں انھیں بیت اللہ سے نہ روکا جائے۔ پھر ان میں سے ایک شخص مکرز بن حفص نے کھڑے ہو کر کہا مجھے اسکے پاس جانے دو۔ بولے تم بھی جا کر دیکھ لو۔ پھر جب وہ آپ کے قریب پہنچا تو نبی کریم نے فرمایا یہ مکرز بن حفص ہے وہ برا آدمی ہے۔ وہ بھی آپ سے باتیں کرنے لگا۔ ابھی باتیں کر ہی رہا تھا کہ سہیل بن عمرو آ پہنچا۔ سہیل کو دیکھ کر آپ نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ نے تمہارے کام میں آسانی فرما دی۔ سہیل بولا لائیے میں اپنے اور آپ کے درمیان ایک تحریر لکھ دوں۔ آپ نے کاتب بلوالیا اور فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سہیل نے کہا اللہ کی قسم! میں رحمٰن کو نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے؟ لیکن حسب دستور باسمك اللهم لکھئے۔ مسلمانوں نے کہا ہم تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہی لکھیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا باسمك اللهم پھر فرمایا یہ وہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی۔ سہیل بولا دیکھیے اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کو بیت اللہ سے نہ روکتے اور نہ آپ سے جنگ کرتے۔ ہاں محمد بن عبداللہ لکھیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم نے مجھے جھٹلایا ہے لکھو محمد بن عبداللہ! زہری کا بیان ہے یہ اس لیے کہ آپ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ مشرک جس ایسی بات کا مجھ سے مطالبہ کریں گے جس میں اللہ کی حرمتوں کی تعظیم ہوتی ہو تو میں مان لوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (لکھو) اس پر کہ تم ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہیں ہوسکو گے کہ ہم اس کا طواف کریں۔ سہیل بولا اللہ کی قسم نہیں کیونکہ عرب کہیں گے کہ قریش دب گئے۔ ہاں آئندہ سال طواف کرنا۔ کاتب نے لکھ لیا۔ سہیل بولا اور اس پر کہ جو ہمارا آدمی آپ ﷺ کے پاس آئے گو آپ ﷺ کے دین پر ہو آپ ﷺ اس کو واپس بھیج دیں گے۔ مسلمان بولے سبحان اللہ! جو ہمارے پاس مسلمان ہو کر آئے گا وہ مشرکوں کی طرف کیسے لوٹایا جاسکتا ہے؟ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ اتنے میں ابوجندل بن سہیل بن عمرو اپنی بیڑیوں میں لنگڑاتے ہوئے آ پہنچے۔ یہ زیریں مکہ سے روانہ ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں میں پہنچ گئے۔ سہیل بولا محمد ﷺ یہ پہلی شرط ہے جس پر میں آپ ﷺ سے فیصلہ کروں گا، اسے مجھے لوٹا دو۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابھی تک ہم نے تحریر مکمل نہیں کی ہے۔ بولا پھر تو میں آپ ﷺ سے کسی بات پر بھی مصالحت نہیں کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے میری خاطر اجازت دے دو۔ بولا میں آپ کی خاطر بھی اسے اجازت نہیں دے سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں اجازت دینی ہوگی۔ بولا نہیں دوں گا۔ مکرز بولا۔ ہاں ہم نے اسے آپ ﷺ کے لیے اجازت دے دی۔ حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ نے کہا۔ مسلمانو! کیا میں مشرکوں کی طرف لوٹا دیا جاؤں گا حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں۔ کیا تم میرے مصائب دیکھتے نہیں ہو۔ حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ کو اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے سخت اذیتیں پہنچائی گئی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا۔ کیا آپ ﷺ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں؟ میں نے کہا کیا ہم حق پر اور دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں؟ میں نے عرض کی پھر ہم دین میں کیوں ذلت قبول کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرسکتا وہ

ناصِري، قُلتُ: أَوَلَيسَ كُنتَ تُحَدِّثُنا أنَّا سَنأتي البَيْتَ فَنَطوفُ بِهِ؟ قَالَ: بَلَى، فأَخْبَرْتُكَ أنَّكَ تأتِيهِ العامَ؟ قُلتُ: لا، قالَ: فإنَّكَ آتِيهِ ومطوِّفٌ بِهِ، قَالَ: فأتَيْت أبا بَكْرٍ فَقُلتُ: يا أَبا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذا نَبِيُّ اللَّهِ حَقًّا؟ قالَ: بَلَى، قُلتُ: أَلَسْنا على الحَقِّ وَعَدُونا على الباطِلِ؟ قالَ: بَلَى، قُلتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنا إذَنْ؟ قَالَ: أيُّها الرَّجُلُ إنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ وَهُوَ ناصِرُهُ فاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ، فَوَاللَّهِ إنَّهُ على الحَقِّ، قُلتُ: أَلَيْسَ كانَ يُحَدِّثُنا أنَّا سَنَأتِي البَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ: بَلَى، أَفَأَخْبَرَكَ أنَّكَ تأتِيهِ العامَ؟ قُلتُ: لا، قالَ: فإنَّكَ إذَنْ آتِيهِ ومَطوِّفٌ بِهِ؛ قَالَ عُمَرُ: فعَمِلْت لِذَلِكَ أعمالاً، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الكتاب قالَ ﷺ لأصحابِهِ: قُومُوا فانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا، فَوَاللَّهِ ما قامَ مِنْهُمْ أَحَدٌ حتَّى قَالَ ذلكَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ؛ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ لَها ما لَقِيَ مِنَ النَّاسِ، فَقالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يا نَبِيَّ اللَّهِ أَتُحِبُّ ذلكَ؟ اخْرُجْ وَلا تُكَلِّمْ أَحَداً مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُوَ حالِقاً فيحلقك، فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَداً مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذلكَ، نَحَرَ بُدْنَهُ، وَدَعا حالِقَهُ فَحَلَقَهُ؛ فَلَمَّا رَأَوا ذَلِكَ قَامُوا فَنَحَرُوا، وجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضاً حَتَّى كاد بَعْضُهُمْ يَقْتُل بَعْضاً غَمّاً، ثُمَّ جاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِناتٌ، فأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَ - ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ﴾ - حتى بلغ - ﴿بِعِصَمِ ٱلْكَوَافِرِ﴾ [الممتحنة: ١٠] فَطَلَّقَ عُمَرُ يَومَئِذٍ امْرَأَتَيْنِ كانَتا لَهُ فِي الشِّرْكِ، فَتَزَوَّجَ إِحْداهُما مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبي سُفْيَانَ، والأُخْرَى صَفْوَانُ بنُ أُمَيَّةَ، ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيّ صلى اللَّهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ إلى المَدِينَةِ، فَجاءَهُ أَبُو بَصِير رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِم، فأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ، فَقالُوا: العَهدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنا، فَدَفَعَهُ إِلى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَغا ذَا الحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوا يأكُلُونَ تَمراً لَهُمْ، فَقالَ أَبُو بَصِيرٍ لأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللَّهِ إِنِي لأَرَى سَيْفَكَ هَذا يا فُلان جَيِّداً، فاسْتَلَّهُ الآخَرُ، فَقالَ: أَجل وَاللَّهِ إنَّهُ لَجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْت بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ، فَقالَ أَبُو بَصِيرٍ: أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ، فأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ، وَفَرَّ الآخَرُ حَتَّى أَتى المَدِينَةَ فَدَخَلَ المَسْجِدَ يَعْدُو، فَقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رآهُ: لَقَدْ رأى هَذا ذُعراً، فَلَما انْتَهَى إِلى النَّبِيّ ﷺ قَالَ: قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِي لَمَقْتُولٌ، فَجاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ: يا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ أَوفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ أنجانِي اللَّهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَر حَرْبٍ لَو كَانَ لَهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا سَمِعَ ذلكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتى سِيفَ البَحْرِ، قالَ: وَتَفَلَّتَ مِنْهُمْ أَبو جَنْدَلِ بْنُ سهيلٍ فَلَحِقَ بأَبِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلاَّ لَحِقَ، بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللَّهِ ما يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلى الشَّامِ إِلاَّ اعْتَرَضُوا لَها، فَقَتَلُوهُم وأَخَذُوا

میرا مددگار ہے۔ میں نے عرض کی کیا آپ ﷺ ہمیں یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم بیت اللہ جا کر اس کا طواف کریں گے؟ فرمایا ہاں۔ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال طواف کرو گے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا (ان شاء اللہ) تم جا کر اس کا طواف کرو گے۔ پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور کہا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں۔ فرمایا کیوں نہیں؟ میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ فرمایا کیوں نہیں؟ میں نے کہا تو پھر ہم اپنے دین میں کیوں ذلت قبول کریں۔ فرمایا اے شخص! وہ اللہ کے رسول ہیں، اپنے رب کی نافرمانی نہیں کریں گے اور اللہ ان کا مددگار ہے۔ ان کا حکم مضبوطی سے پکڑ لو۔ اللہ کی قسم! وہ حق پر ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ ﷺ ہم سے یہ نہیں کہا کرتے تھے کہ ہم بیت اللہ جا کر اس کا طواف کریں گے؟ فرمایا کیوں نہیں؟ کیا آپ ﷺ نے تمہیں یہ خبر دی تھی کہ تم اس کا اسی سال طواف کرو گے؟ میں نے کہا نہیں۔ تم جا کر اس کا طواف کرنے والے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اپنی اس جرأت (کی تلافی کے لیے) بہت سے عمل کیے۔ پھر جب آپ ﷺ صلح نامے سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا اٹھو اور قربانیاں کرو اور سر منڈواؤ۔ اللہ کی قسم! کوئی صحابی نہ اٹھا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔ پھر جب کوئی صحابی نہ اٹھا تو آپ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور لوگوں کا شکوہ کیا۔ انہوں نے فرمایا یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کو یہ بات پسند ہے؟ آپ کسی سے بات نہ کیجیے اور جا کر اپنے اونٹ نحر کیجیے اور نائی بلا کر سر منڈوا لیجیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے باہر آ کر کسی سے بات نہیں کی یہاں تک کہ اپنے اونٹ نحر کیے اور نائی بلا کر سر منڈوایا۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ دیکھا تو کھڑے ہو کر اونٹ نحر کرنے لگے اور بعض بعض کا سر مونڈنے لگے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ صدمے کی وجہ سے بعض بعض کو قتل کر دے گا۔ پھر مومن عورتیں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُھٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْھُنَّ...... بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ تک اتاری۔ اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دو مشرکہ عورتوں کو طلاق دی۔ ان میں سے ایک نے تو معاویہ بن ابی سفیان سے اور دوسری نے صفوان بن اُمیہ سے نکاح کیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ مدینہ واپس آ گئے۔ پھر آپ کے پاس ایک قریشی حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ مسلمان ہو کر آئے۔ قریش نے ان کی طلب میں دو آدمی بھیجے۔ انہوں نے کہا صلح نامے کی شرطوں کی رو سے ہمارا آدمی واپس دیجیے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ کو ان کے حوالے کر دیا۔ یہ دونوں انہیں لے کر چلے۔ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو کھجوریں کھانے کے لیے ٹھہر گئے۔ حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ ایک شخص سے بولے اے فلاں! مجھے تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اس نے میان سے تلوار کھینچ کر کہا ہاں واقعی یہ بہت عمدہ ہے۔ اور میں نے بارہا اسے آزمایا ہے۔ حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ بولے ذرا مجھے دکھانا۔ اس نے حضرت ابوبصیر کو تلوار پکڑا دی۔ انہوں نے تلوار لے کر اس پر حملہ کر کے اسے ٹھنڈا کر دیا اور دوسرا آدمی بھاگ کھڑا ہوا یہاں تک کہ دوڑتا ہوا مدینہ میں آ کر مسجد میں گھس گیا۔ آپ ﷺ نے اسے گھبرایا ہوا دیکھ کر فرمایا یہ خوف زدہ ہے۔ آپ ﷺ کے پاس آ کر بولا۔ اللہ کی قسم میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل کر دیا جاؤں گا۔ اتنے میں حضرت ابوبصیر آ گئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اللہ نے آپ ﷺ کی ذمے داری پوری کر دی ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے مشرکوں کی طرف لوٹا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لیے خرابی ہو لڑائی کی آگ بھڑکا رہا ہے اسے کوئی سمجھانے والا نہیں۔ جب حضرت ابوبصیر نے آپ ﷺ کے یہ الفاظ سنے تو سمجھ گئے کہ آپ پھر انہیں ان کی طرف لوٹا دیں گے۔ آخر مدینہ سے نکل کر ساحلِ بحر پر پہنچے اور وہیں ٹھہر گئے۔ پھر حضرت ابوجندل بھی مشرکوں سے بچ کر ابوبصیر رضی اللہ عنہ کے پاس آ ٹھہرے۔ پھر تو قریش کا جو آدمی مسلمان ہوتا وہ انہیں کے پاس آ کر ٹھہر جاتا آخر کار ان کی بھی ایک جماعت ہو گئی۔ جب انہیں معلوم ہوتا کہ قریش کا کوئی قافلہ شام کی طرف روانہ ہوا ہے تو اسے جا لیتے اور قافلہ والوں کو قتل کر کے

أموالَهم، فأرسَلَتْ قُرَيْش إلى النَّبيِّ ﷺ تُناشِدُهُ اللَّهَ وَالرَّحِم لَما أَرسَلَ إِلَيهِم، فَمَنْ أَتاهُ مِنهُم فَهوَ آمِنٌ، فأرسَلَ النَّبيّ ﷺ إلَيهِمْ، وأنْزَلَ اللَّهُ عَزّل وَجَل: ﴿وَهُوَ ٱلَّذِى كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم﴾ - حَتى بَلَغ - ﴿حَمِيَّةَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ﴾ [الفتح: ٢٤ ـ ٢٦] ـ وكان حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُم لَم يَقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيٌّ، ولَمْ يُقِرُّوا بِبِسْم اللَّهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم، وحَالُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ البَيْتِ رَواهُ أَحمَدُ وَالبُخارِيُّ، وَرَواهُ أَحمَدُ بِلَفْظٍ آخَرَ وَفِيهِ: وكانَت خُزَاعَةُ عَيْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُشرِكُها ومُسْلِمُها. وَفِيهِ: هَذَا ما اصطَلَحَ عَلَيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَسُهَيْلُ بنُ عَمرو على وَضع الحَربِ عَشْرَ سِنِينَ يَأمَنُ فِيها النَّاسُ. وفِيهِ: وَإِنَّ بَيْنَنا عَيْبَةً مَكْفُوفَةً، وَإِنَّهُ لا إِغْلال وَلاَ إِسْلالَ، وكانَ فِي شَرْطِهِم حينَ كَتَبُوا الكِتابَ أَنَّهُ مَنْ أَحَبَّ أَن يَدخُل فِي عَقْدِ مُحَمَّدٍ وَعَهدِهِ دَخَلَ فِيهِ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَدْخَلَ فِي عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهدِهِم دَخَلَ فِيهِ، فَتَواثَبت خُزَاعَةَ فَقَالُوا: نَحنُ فِي عَقْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِهدِهِ، وَتَوَاثَبَتْ بَنُو بَكْرٍ فَقالُوا: نَحنُ فِي عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهدِهِمْ. وَفِيهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَبا جَندَلٍ اصْبِرْ وَاحتَسِبْ، فإِنَّ اللَّهَ جاعِلٌ لَكَ وَلِمَنْ مَعَكَ مِنَ المُستَضعَفِينَ فَرَجاً وَمَخرَجاً. وَفِيهِ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي في الحَرَمِ وَهُوَ مُضطَرِبٌ في الحِلِّ.

٣٤٦٩/ ٤ ـ وَعَنْ مَرْوَانَ وَالمِسْوَرِ قالا لَمَّا كاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَومَئِذٍ كانَ فِيما اشتَرَطَ على النَّبيّ ﷺ أَنَّه لا يأتِيكَ أَحَدٌ مِنَّا وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِك إلاَّ رَدَدْتَهُ إلَيْنا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنا وَبَيْنَهُ، فَكَرِهَ المُسْلِمُونَ ذلكَ وَامتَعَضُوا مِنْهُ، وأَبَى سُهَيْلٌ إلاَّ ذلكَ، فَكَاتَبَهُ النَّبيُّ ﷺ على ذَلكَ، فَرَدَّ يَومَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلى أَبِيهِ سُهَيْلٍ، وَلَم يأتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرّجالِ إلاَّ رَدَّهُ فِي تَلْكِ المُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِماً، وَجَاءَ المُؤمِنات مُهاجِرَاتٍ، وكَانَتْ أُمُّ كُلْثُوم بِنْت عُقْبَةَ بنِ أبي مُعيطٍ مِمَّن خَرَجَ إِلَى النَّبيِّ ﷺ يومَئذٍ وَهِيَ عَاتِقٌ، فَجَاء أهلُها يَسأَلُونَ النَّبيَّ ﷺ أَنْ يُرجِعَها إِلَيْهِم لمَّا أَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِنَّ: ـ ﴿إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِهِنَّ﴾ ـ إلى ـ ﴿وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ﴾ [الممتحنة: ١٠]ـ رَواهُ البُخارِيُّ.

٣٤٧٠/ ٥ ـ وَعَنِ الزُّهرِيّ قَالَ عُرْوَةُ: فَأَخبَرَتْنِي عائِشَة أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يمتَحِنُهُنَّ، وَبَلَغَنا أَنَّه لَمَّا أنزل اللَّهُ أَنْ يَرُدّوا إِلَى المُشرِكِينَ ما أَنْفَقُوا عَلى مَنْ هاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ، وَحَكَمَ عَلَى المُسْلِمِينَ أَنْ لا يُمْسِكُوا بِعِصَم الكَوَافِرِ أَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَينِ: قُرَيْبَةَ بِنتَ أَبِي أُمَيَّةَ، وَأَبْنَةَ جَرْوَل الخزاعِيّ، فَتَزَوَّجَ قُرَيْبَةَ مِعاوِيَةُ، وَتَزَوَّجَ الأُخْرَى أَبُو جَهم، فَلَمَّا أَبَى الكُفَّارُ أَنْ يُقِرُّوا بِأَدَاءِ ما أَنْفَقَ المُسْلِمُونَ عَلَى أَزْواجِهِمْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعالى: ﴿وَإِن فَاتَكُمْ شَىْءٌ مِّنْ أَزْوَٰجِكُمْ إِلَى ٱلْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ﴾ [الممتحنة: ١١] وَالعِقَابُ: ما يُؤَدّي المُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هاجَرَت امْرَأَتُهُ مِنَ الكُفَّارِ، فَأَمَرَ أَنْ يُعْطِي مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوجٌ مِنَ

ان کا مال لوٹ لیتے۔ پھر قریش نے نبی اکرم ﷺ کے پاس اللہ اور قرابت کا حوالہ دے کر کہلا بھیجا کہ انہیں آپ ﷺ بلا لیں ہماری طرف سے اجازت ہے۔ آخر آپ ﷺ نے انہیں بلوا لیا اور آیت وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم الآیة اتری۔ جاہلیت کی حمایت یہ تھی کہ مشرکوں نے آپ ﷺ کے نبی ہونے کا اقرار نہیں کیا اور بسم اللہ الخ نہیں لکھنے دی اور آپ ﷺ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے۔ احمد نے دوسرے الفاظ میں اسے یوں بیان کیا ہے۔ خزاعہ کے مسلمان و مشرک سب اللہ کے رسول کے خیر خواہ اور راز دان تھے۔ اس روایت میں یہ بھی ہے، یہ وہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو نے دس سال تک لڑائی موقوف کرنے کی صلح کی ہے۔ اس مدت میں لوگ امن سے رہیں گے اور اس میں یہ بھی ہے کہ ہمارے درمیان سابق جرائم رک گئے ہیں اور نہ چوری ہے اور نہ خیانت ہے اور جب صلح نامہ لکھا گیا تو ان کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ جو محمد ﷺ کے عہد میں داخل ہونا چاہے اس میں داخل ہو جائے اور جو قریش کے عہد میں آنا چاہے وہ اس میں آ جائے۔ پھر خزاعہ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے عقد اور عہد میں شامل ہیں اور بنو بکر نے کہا ہم قریش کے عقد اور عہد میں شامل ہیں اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوجندل صبر کرو اور ثواب کی نیت رکھو یقین مانو اللہ تمہارے لیے اور تمہارے ساتھ کمزور مسلمانوں کے لیے کوئی اچھی صورت پیدا کرنے والا ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حرم میں نماز پڑھتے تھے اور غیر حرم میں بے قرار تھے۔

(۳۴۶۹) حضرت مروان رضی اللہ عنہ و مسور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دونوں نے کہا جب سہیل بن عمرو نے اس دن صلح نامہ لکھوایا تو ایک شرط یہ بھی لگائی کہ ہمارا جو آدمی آپ ﷺ کے پاس آئے گا گو وہ آپ ﷺ کے دین پر ہو وہ آپ ﷺ کو لوٹانا پڑے گا اور آپ ﷺ اس میں اور ہم میں حائل نہیں ہوں گے۔ مسلمانوں کو یہ شرط ناگوار گزری اور بھاری پڑی اور سہیل اسی پر اڑ گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے اسی پر تحریر کرا لی۔ اسی زمانے میں حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ اپنے باپ سہیل کی طرف لوٹا دیے گئے اور اس مدت میں جو بھی کوئی قریشی مسلمان ہو کر آتا، آپ ﷺ اسے لوٹا دیا کرتے تھے۔ مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں اور حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ان عورتوں میں سے تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کر کے آئی تھیں۔ یہ بالغہ تھیں۔ ان کے گھر والے نبی کریم ﷺ کے پاس ان کے لینے کے لیے آئے مگر آپ ﷺ نے انہیں واپس نہیں کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کے بارے میں یہ آیت اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ ...... تا ...... وَلَاهُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ اتار دی تھی۔

(۳۴۷۰) امام زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ان کا امتحان لیتے تھے اور ہمیں خبر ملی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اتارا کہ مسلمان مشرکوں کو وہ خرچہ دے دیں جو انہوں نے اپنی مہاجرہ بیویوں پر خرچ کیا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ کافرہ عورتوں کو نہ رکھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دو بیویوں قریبہ بنت ابی امیہ اور بنت جرول خزاعی کو طلاق دے دی۔ پھر قریبہ نے معاویہ سے اور دوسری نے ابوجہم سے نکاح کر لیا پھر جب مسلمانوں نے جو اپنی بیویوں پر خرچ کیا ہے کافروں نے اس کو ادا کرنے کا اقرار نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ الآیة اتاری۔ پس عقاب وہ خرچ ہے جسے مسلمان کافروں کی مہاجرہ عورت کی طرف سے ادا کرتے ہیں۔ پھر حکم دیا کہ مسلمانوں کی جن کافرہ بیویوں کا

المُسْلِمِينَ ما أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَاءِ الكُفَّارِ اللاَّتِي هاجَرْنَ وَما يُعْلَمُ أَحَدٌ مِنَ المُهاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيمانِها، أَخْرَجَهُ البُخَارِيّ.

قولُهُ: الأَحَابِيشُ: أَيِ الجماعَةُ المُجْتَمِعَةُ مِنْ قَبائِلَ. وَالتَّحَبُّشُ: التَّجَمُّعُ، والجَنْبُ الأَمْرُ، يُقَالُ: ما فَعَلْت كَذَا في جَنْبِ حاجَتِي، وَهُوَ أَيْضاً القِطْعَةُ مِنَ الشَّيْءِ تكُونُ مُعْظَمَهُ أَو كَثِيراً مِنْهُ ومَحْرُوبِينَ: أَيْ مَسْلُوبِين قَدْ أُصِيبُوا بحَرْبٍ ومُصِيبَةٍ، وَيُرْوَى مَوتُورِينَ وَالمَعْنَى وَاحِدٌ. وَقولُهُ: العُوذُ المَطَافِيلُ: يَعْنِي النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ. وَالعَائِذُ: النَّاقَةُ القَرِيبُ عَهدُها بالوِلادَةِ. وَالمطْفِلُ: الَّتِي مَعَها فَصِيلُها. وَحَلْ حَلْ: زَجْرٌ للنَّاقَةِ. وأَلَحَّتْ: أَيْ لَزِمَتْ مَكَانَها، وَخَلأَتْ: أَيْ حَرَنَتْ، والثَّمَدُ: الماءُ القَلِيلُ، وَالتَّبَرُّضُ: أَخْذُهُ قَلِيلاً قَلِيلاً. وَالبَرَضُ: القَلِيلُ. وَالأَعْدَادُ جمعُ عَدّ: وَهُوَ الماءُ الَّذِي لا انْقِطَاعَ لِمادَّتِهِ. وجَاشَتْ بالرِّيِّ: أَيْ فارَتْ بِهِ. وَعَيْبَةُ نُصْحِهِ: أَيْ مَوضِعُ سِرِّهِ، لأَنَّ الرَّجُلَ إِنَّما يَضَعُ فِي عَيْبَتِهِ حُرَّ مَتاعه. وجَمُّوا: أَيِ اسْتَرَاحُوا. وَالسَّالِفَةُ: صَفْحَةُ العُنُقِ. وَالخطَّةُ: الأَمْرُ والشَّأْنُ. وَالأوشابُ: الأَخْلاطُ مِنَ النَّاسِ، مَقْلُوبُ الأوبَاشِ. وَالضُّغْطَةُ بالضَّمِّ: الشِّدَّةُ والتَّضييقُ. وَالرَّسْفُ: الشَّيْءُ المُقَيَّدُ، وَالغَرْزُ للرَّحْلِ بِمَنْزِلَةِ الرِّكابِ مِنَ السَّرْجِ. وَقولُهُ: حتى بَرَدَ: أَيْ ماتَ. ومِسْعَرُ حَرْبٍ: أَيْ مُوقِدُ حَرْبٍ، وَالمِسْعَرُ وَالمِسْعارُ ما يحمى بِهِ النَّارُ مِنْ خَشَبٍ وَنَحْوِهِ. وَسِيفُ البَحْرِ: ساحِلُهُ. وَامْتَعَضُوا مِنْهُ: كَرِهُوا وَشَقَّ عَلَيْهِمْ، وَالعاتِقُ: الجارِيَةُ حِينَ تُدرِكُ. وَالعَيْبَةُ: المَكفُوفَةُ المُشْرَجَةُ، وكَنَّى بِذَلِكَ عَنِ القُلُوبِ وَنَقَائِها مِنَ الغِلِّ وَالخِدَاعِ. وَالإِغلالُ: الخيانَةُ. وَالإِسْلالُ مِنَ السَّلَّةِ وَهِيَ السَّرِقَةُ. وَقَدْ جَمَعَ هَذَا الحَدِيثُ فَوَائِدَ كَثِيرَةً فَنُشِيرُ إِلى بَعْضِها إِشَارَةً تُنَبِّهُ مَنْ يَتَدَبَّرُهُ عَلَى بَقِيَّتِها. فِيهِ أَنَّ ذَا الحُلَيْفَةِ مِيقَاتٌ للعُمْرَةِ كالحَجِّ، وأَنَّ تَقْلِيدَ الهَدْيِ سُنَّةٌ فِي نَفْلِ النُّسُكِ وَوَاجِبِهِ وأَنَّ الإِشْعارَ سُنَّةٌ وَلَيْسَ مِنَ المُثْلَةِ المَنْهِيِّ عَنْها وأَنَّ أَمِيرَ الجَيْشِ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَبْعَثَ العُيُونَ أَمامَهُ نَحْوَ العَدوِّ، وَأَنَّ الاسْتِعَانَةَ بالمُشْرِكِ المَوثُوقِ بِهِ فِي أَمْرِ الجِهادِ جَائِزَةٌ لِلْحاجَةِ، لأَنَّ عَيْنَهُ الخُزَاعِيَّ كانَ كَافِراً، وكَانَتْ خُزَاعَةُ مَعَ كُفْرِها عَيْبَةَ نُصْحِهِ.

وَفِيهِ اسْتِحْبَاب مَشورَة الجَيْشِ، إِمَّا لاسْتِطَابَةِ نُفُوسِهِمْ أَوِ اسْتِعْلام مَصْلَحَةٍ، وَفِيهِ جَوَازُ سَبْيِ ذَرَارِي المُشْرِكِينَ بانْفِرَادِهِم قَبْلَ التَّعَرُّضِ لِرِجَالِهِمْ. وفِي قَولِ أَبِي بَكْرٍ لِعُرْوَةَ جَوَازُ التَّصْرِيحِ باسْمِ العَورَةِ لِحَاجَةٍ وَمصْلَحَةٍ، وَأَنَّهُ لَيْسَ بِفُحْشٍ مَنْهِي عَنْهُ، وفِي قِيامِ المُغِيرَةِ عَلَى رَأْسِهِ بِالسَّيْفِ اسْتِحْبَاب الفَخْرِ وَالخُيَلاءِ فِي الحَرْبِ لإِرْهابِ العَدُوِّ وَأَنَّهُ لَيْسَ بِدَاخِلٍ فِي ذَمِّهِ لِمَنْ أَحَبَّ أَن يَتَمَثَّلَ لَهُ النَّاسُ قِياماً. وَفِيهِ أَنَّ مالَ المُشْرِكِ المُعَاهد

حق مہران کے ذمے ہے وہ کفار کی عورتوں کو دیا جائے جو ہجرت کر کے آ گئی ہیں۔ کسی کے علم میں ایسی مہاجرہ عورت نہیں جو ایمان لا کر مرتد ہو گئی ہو۔

حل الغات: احابیش وہ جماعت ہے جس میں مختلف قبیلوں کے لوگ جمع ہوں۔ تحبش جمع ہونا، جنب امر محاورہ ہے۔ مافعلت کذا فی جنب حاجتی یعنی تم نے میرے کام کے بارے میں یہ نہیں کیا۔ جنب کسی چیز کے بڑے ٹکڑے اور اکثر حصے کو بھی کہتے ہیں۔ محروبین جو جنگ و مصیبت زدہ ہوں۔ موتورین کی بھی روایت ہے معنی ایک ہی ہے۔ العوذ المطافیل سے عورتیں اور بچے مراد ہیں۔ عوذ عائذ کی جمع ہے۔ عنقریب بچہ جننے والی اونٹنی کو عائذ کہتے ہیں۔ مطافیل مطفل کی جمع ہے وہ اونٹنی جس کے ساتھ بچہ ہو۔ حل حل یہ لفظ اونٹنی کو ڈانٹنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ الحت اپنی جگہ پر چمٹ گئی۔ خلات ہٹ کی۔ ثمد تھوڑا سا پانی۔ تبرض تھوڑا تھوڑا لینا۔ برض تھوڑا۔ اعداد، عد کی جمع، برابر ابلنے والا پانی۔ جاشت بالری اُبلنے لگا۔ عیبة نصحه راز کی جگہ کیونکہ انسان قیمتی چیزیں بکس میں رکھتا ہے۔ جموا ستائے۔ سالفة صفحہ گردن۔ خطة امر، بات۔ اشواب اچھے برے ملے ہوئے لوگ اوباش کا مقلوب ہے۔ ضغطة شدت و تنگی، دباؤ۔ رسف بیڑیوں میں چلنا۔ غرز کجاوے کا پائیدان جیسے زین کی رکاب ہوتی ہے۔ برد مر گیا، ٹھنڈا ہو گیا۔ مسعر بھڑکانے والا۔ مسعر، مسعار لکڑی کوئلہ وغیرہ جس سے آگ بھڑکائی جائے۔ سیف بحر ساحلِ سمندر۔ امتعضوا ناگوار و بھاری ہوا۔ عاتق بلوغت کے قریب لڑکی۔ العیبة المکفوفة اس سے دل کے دھوکوں اور کینوں سے ان کی صفائی مراد ہے۔ اغلال خیانت۔ اسلال چوری۔

فقہ الحدیث: اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں ہم چند فوائد کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ باقی فوائد غور کرنے والوں کو معلوم ہو ہی جائیں گے (۱) ذوالحلیفہ حج کی طرح عمرے کا میقات ہے (۲) نفل اور واجب حج کی قربانی کو ہار پہنانا مسنون ہے۔ اونٹ کی کوہان کے ایک طرف نیزہ مار کر خون نکالنا اور اس کے بالوں پر مل دینا مسنون ہے اور یہ مثلہ میں داخل نہیں جس سے روک دیا گیا ہے (۳) امیر لشکر کو اپنے آگے جاسوس بھیجنا مناسب ہے اور معتبر مشرکوں سے ضرورت کے وقت جہاد میں مدد لینا جائز ہے کیونکہ آپ ﷺ کا خزاعی جاسوس کافر تھا اور خزاعہ کفر کے باوجود آپ ﷺ کے خیر خواہ اور راز دان تھے۔ (۴) لشکر سے ان کے دل خوش کرنے کے لیے یا کسی مصلحت کی خبر دینے کے لیے مشورہ جائز ہے (۵) مشرکوں کی اولاد کو ماں باپ سے الگ قید کرنا جائز ہے قبل اس کے کہ مشرکوں سے تعرض کیا جائے (۶) ضرورت مصلحت کی بنا پر شرم گاہ مغلظہ کا صریح نام لینا درست ہے اور فحش میں داخل نہیں (۷) مغیرہ کا تلوار لے کر پہرہ دینا دشمن کو ڈرانے کے لیے لڑائی میں فخر و غرور کے جواز کی دلیل ہے اور یہ کھڑا ہونا اس قیام میں داخل نہیں جس کی مذمت آئی ہے (۸) مشرک کا مال جس سے صلح ہو

لا يُمْلَكُ بِغَنِيمَةٍ بَلْ يُرَدُّ عَلَيْهِ. وَفِيهِ بيانُ طَهارَةِ النُّخَامَةِ وَالماءُ المُسْتَعْمَلِ. وَفِيهِ اسْتِحْبَابُ التَّفَاؤُلِ، وَأَنَّ المكْرُوه الطِّيرَةُ وَهِيَ التَّشَاؤُمُ. وَفِيهِ أَنَّ المَشْهُودَ عَلَيْهِ إِذَا عُرِفَ باسمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ أَغْنَى عَنْ ذِكْرِ الجدِّ. وَفِيهِ أَنَّ مُصَالَحَةَ العَدُوِّ بِبَعْضِ ما فِيهِ ضَيْمٌ عَلَى المُسْلِمِينَ جَائِزَةٌ للحاجَةِ وَالضَّرُورَةِ دَفْعاً لِمَحْذُورٍ أَعْظَمَ مِنْهُ. وَفِيهِ أَنَّ مَنْ وَعَدَ أَو حَلَفَ لَيَفْعَلَنَّ كَذا وَلَمْ يسَمِّ وَقْتاً فَإِنَّهُ عَلَى التَّراخِي. وَفِيهِ أَنَّ الإِحْلالَ نُسُكٌ عَلَى المُحْصَرِ، وَأَنَّ لَهُ نَحْرَ هَدْيِهِ بالحِلِّ لأَنَّ المَوضِعَ الَّذِي نَحَرُوا فِيهِ بِالحُدَيْبِيَةِ مِنَ الحِلِّ بِدَلِيلِ قَولِهِ تعالى: ﴿وَٱلْهَدْىَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُۥ﴾ [الفتح: ٢٥].

وَفِيهِ أَنَّ مُطْلَقَ أَمْرِهِ عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى الفورِ، وَأَنَّ الأصلَ مُشَارَكَةُ أُمَّتِهِ لَهُ فِي الأَحْكام. وَفِيهِ أَنَّ شَرْطَ الرَّدِّ لا يَتَناوَلُ مَنْ خَرَجَ مُسْلِماً إِلَى غَيْرِ بَلَد الإمام. وَفِيهِ أَنَّ النِّسَاءَ لا يَجُوزُ شَرْط رَدِّهِنَّ للآيَةِ. وَقَدِ اختلفَ فِي دُخُولِهِن فِي الصُّلْحِ؛ فَقِيلَ لَم يَدْخُلْنَ فِيهِ لِقَولِهِ عَلَى أَنْ لا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ إِلاَّ رَدَدْتَهُ، وَقِيلَ دَخَلْنَ فِيهِ لِقَولِهِ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: لا يأتيكَ مِنَّا أَحَدٌ، لَكِن نُسِخَ ذَلِكَ أَو بُيِّنَ فَسادُهُ بالآيَةِ، وَفِيما ذَكَرْناهُ تَنْبِيهٌ عَلَى غَيْرِهِ.

٤ ـ بابُ جوازِ مصالحةِ المشركينَ علىٰ المالِ وإنْ كانَ مجهولاً

١/٣٤٧١ ـ عَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: أَتى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أهلَ خَيْبَرَ فقاتَلَهُمْ حتَّى أَلجَأَهُمْ إلى قَصْرِهِمْ وغَلَبَهُم على الأرْضِ والزَّرْعِ والنَّخلِ فَصَالَحُوهُ على أَنْ يُجْلَوا مِنْها ولَهُمْ ما حمَلَتْ رِكابُهم وَلِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الصفْرَاءُ والبَيْضَاءُ والحَلْقَةُ وَهِيَ السِّلاحُ ويخْرُجُونَ مِنْها، واشْتَرَطَ عليْهِمْ أنْ لا يَكْتُمُوا وَلا يُغَيِّبُوا شَيْئاً، فإنْ فَعَلُوا فلا ذِمَّةَ لَهُمْ ولا عَهدَ، فغَيَّبُوا مَسْكاً فِيهِ مالٌ وَحُلِي لِحُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ كانَ احْتَمَلَهُ مَعَهُ إلى خَيْبَرَ حِينَ أُجْلِيَتِ النَّضِيرُ، فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمِّ حُيَيٍّ واسْمُهُ سَعْيَةُ: ما فَعلَ مَسْكُ حُيَيٍّ الَّذِي جاءَ بِهِ مِنَ النَّضِيرِ؟ فقالَ: أَذْهَبَتْهُ النَفقَات والحُرُوبُ، فقالَ: العَهدُ قَرِيبٌ والمالُ أكْثَرُ مِنْ ذٰلكَ، وقدْ كانَ حُيَيٌّ قُتِلَ قَبْلَ ذٰلكَ، فَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَعْيَةَ إلى الزُّبَيْرِ فَمَسَّهُ بِعَذابٍ، فقالَ: قَدْ رَأَيْت حُيَياً يَطُوفُ في خَرِبَةٍ ها هُنا. فذَهبُوا فَطَافُوا فَوَجَدُوا المَسْكَ في الخَرِبَةِ، فَقَتلَ النَّبيُّ ﷺ ابْنَيْ أَبي الحُقَيْقِ، وأحَدُهما زَوجُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ، وَسَبَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نِساءَهُمْ وَذَرَارِيهُمْ وقَسَمَ أَمْوالَهُمْ بالنَّكْثِ الَّذِي نَكَثُوا وَأَرَادَ أَنْ يُجْلِيَهُمْ مِنْها، فقالوا: يا محمَّدُ دَعْنا نَكُونُ في هٰذِهِ الأَرْض نصْلِحُها ونَقُومُ عَلَيْها، ولَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ولا لأصحَابِهِ غِلْمانٌ يقُومُونَ علَيْها وكانُوا لا يَفْرغُونَ

غنیمت سے ملکیت میں نہیں آ سکتا بلکہ اسے لوٹا دیا جائے گا (۹) بلغم اور استعمال شدہ وضو کا پانی پاک ہے (۱۰) اچھی فال لینا مستحب ہے مکروہ بری فال ہے (۱۱) اگر مشہود علیہ اپنے نام سے یا باپ کے نام سے مشہور ہو تو پھر اس کے دادا کا نام لینے کی ضرورت نہیں (۱۲) دشمن سے صلح ایسی شرطوں پر جو بظاہر مسلمانوں پر ظلم ہوں ضرورت کے وقت جائز ہے تاکہ موجودہ بڑا خطرہ رفع ہو سکے۔ (۱۳) اگر کسی نے کسی سے وعدہ کیا یا کوئی کام کرنے کی قسم کھائی اور وقت کی تعیین نہیں کی تو اس میں مہلت سمجھی جائے گی (۱۴) روکے گئے پر حلال ہو جانا حج کے احکام میں داخل ہے اور وہ غیر حرم میں قربانی کر سکتا ہے کیونکہ حدیبیہ کی وہ جگہ جہاں مسلمانوں نے قربانیاں کی تھیں غیر حرم میں تھی (اس آیت وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ کی رو سے۔ (۱۵) آپ کا مطلق حکم فی الفور بجالانا چاہیے کہ اصل یہ ہے کہ احکام میں آپ ﷺ اور امتی برابر ہیں۔ (۱۶) لوٹانے کی شرط اسے شامل نہ ہوگی جو مسلمان ہو کر امام کے شہر کے علاوہ کسی اور شہر میں چلا گیا ہو (۱۷) آیت کی رُو سے عورتوں کو لٹانے کی شرط شامل نہ ہوگی۔ اس میں اختلاف ہے کہ صلح کی شرطوں میں عورتیں داخل ہیں یا نہیں۔ بعض کہتے ہیں عورتیں داخل ہی نہیں کیونکہ شرط میں رجل کا لفظ ہے اور بعض کہتے ہیں داخل ہیں کیونکہ دوسری روایتوں میں احد کا لفظ ہے جو عورت مرد دونوں کو شامل ہے لیکن یہ آیت کی رُو سے منسوخ ہو گیا یا اس کا فساد ظاہر ہو گیا۔ جو فوائد ہم نے ذکر کیے ہیں، ان سے دوسرے فوائد کی طرف بھی تنبیہ ہوتی ہے۔

مشرکوں سے مال پر صلح اگرچہ مال مجہول ہو

(۳۴۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں سے جنگ کی یہاں تک کہ وہ قلعہ بند ہو گئے۔ آپ ان کی زمینوں پر، کھیتوں پر اور باغوں پر غالب آ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے اس شرط پر صلح کر لی کہ انہیں خیبر سے جلاوطن کر دیں اور ان کی سواریاں جس قدر سامان اٹھا سکیں لے جائیں اور سونا چاندی اور اسلحہ اللہ کے رسول ﷺ کے ہیں اور وہاں سے نکل جائیں اور کسی چیز کو غائب نہ کریں اور نہ چھپائیں۔ اگر ایسا کیا تو پھر ذمہ اور عہد سے نکل جائیں گے آخر انہوں نے، حیی بن اخطب کا ایک بکس جس میں مال اور زیورات تھے اور وہ اٹھا کر خیبر لے گیا تھا، جب بنی نضیر کو جلاوطن کیا گیا تھا، اس کو غائب کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے حیی کے چچا سعید سے فرمایا کہ حیی کا وہ بکس کیا ہوا؟ جسے وہ بنی نضیر سے لایا تھا، بولا خرچوں اور لڑائیوں میں ختم ہو گیا۔ فرمایا صلح تازی تازی ہے اور مال اس سے زیادہ تھا۔ حیی اس سے پہلے قتل کیا جا چکا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سعید کو زبیر کے حوالے کر دیا۔ آپ نے اسے ڈرا دھمکا کر اور سزائیں دے کر پوچھا کہ وہ بکس کہاں ہے؟ آخر کار وہ بولا کہ میں نے حیی کو اس کھنڈر میں دیکھا تھا۔ لوگوں نے بکس وہاں جا کر ڈھونڈھا تو مل گیا۔ پھر آپ نے ابوالحقیق کے دونوں بیٹوں کو قتل کر دیا۔ ان میں سے ایک حضرت صفیہ بنت حیی کا خاوند تھا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا اور ان کا مال بدعہدی کی وجہ سے بانٹ دیا اور آپ نے انہیں خیبر سے نکالنا چاہا۔ وہ بولے آپ ہمیں یہاں سے نہ نکالیں ہم یہ زمین آباد رکھیں گے اور اس کی دیکھ بھال کریں گے۔ اس وقت آپ ﷺ کے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس اتنے غلام نہ تھے

أنْ يقُومُوا علَيْها فأعْطَاهُمْ خَيْبَرَ على أنَّ لَهُم الشَّطْرَ مِنْ كُلِّ زَرْعٍ وشيْءٍ ما بَدَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وكانَ عَبدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ يأتِيهِمْ في كُلِّ عَامٍ فيَخْرُصُها علَيْهِم ثمَّ يَضمَنُهُمُ الشَّطْرَ، فَشكَوا إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شِدَّةَ خَرْصِهِ وَأَرَادُوا أَنْ يَرْشُوهُ فقالَ عَبد الله: تُطْعِمُونِي السُّحْتَ! واللَّهِ لقَدْ جِئتُكُمْ مِنْ عِنْدِ أحبِّ النَّاسِ إليّ ولأَنْتُمْ أَبْغَضُ إليّ مِنْ عِدتكم مِنَ الْقِرَدَةِ والخَنازِيرِ، وَلا يَحْمِلُنِي بُغْضِي إيَّاكُمْ، وحبِّي إيّاه على أنْ لا أعْدِلَ عَلَيْكُمْ، فقالوا: بِهٰذا قامَتِ السَّمٰوَات والأرضُ. وكانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي كُلَّ امْرَأةٍ مِنْ نِسائِهِ ثمانِينَ وسْقاً مِنْ تَمْرٍ كُلَّ عامٍ وعِشْرِينَ وَسقاً مِنْ شَعِيرٍ، فلمَّا كانَ زَمَنُ عمَرَ غَشُّوا فألقَوا ابْنَ عُمَرَ مِنْ فَوقِ بَيْتٍ فَفَدَعُوا يَدَيْهِ، فقالَ عُمَرُ بْنَ الخَطابِ: مَنْ كانَ لَهُ سَهمٌ بِخَيْبَرَ فَلْيَحْضُرْ حتَّى نَقْسِمها بَيْنَهُمْ، فَقَسمها عُمَرُ بَيْنَهم، فقالَ رَئيسُهُم لا: تخرِجْنا دَعْنا نَكُونُ فِيها كما أقَرَّنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وأبو بكرٍ، فقالَ عمَرُ لِرَئيسِهِمْ: أَتَرَاهُ سَقَطَ على قَولِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ بِكَ إذَا رَقَصَتْ بِكَ رَاحِلَتُكَ نحوَ الشَّامِ يوماً ثم يوماً ثمَّ يوماً؟ وقَسَمَها عمَرُ بَيْنَ مَنْ كانَ شَهِدَ خَيْبَرَ مِنْ أهلِ الْحُدَيْبِيَةِ. رَواهُ الْبُخاريُّ، وَفيهِ مِنَ الفقهِ: إنْ تَبينَ عَدَم الْوَفاءِ بالشَّرْطِ المَشْرُوطِ يَفْسُدُ الصُّلْحُ حَتَّى في حَقِّ النِّساءِ والذُّرِّيَّةِ، وَأنَّ قِسْمةَ الثِّمارِ خَرْصاً مِنْ غَيْرِ تَقَابُضٍ جائزَةٌ، وأَنَّ عَقْدَ المُزارَعَةِ والمُسَاقاةِ مِنْ غَيْرِ تقْدِيرِ مُدّةٍ جائِزٌ، وَأنَّ مُعَاقَبَةَ مَنْ يَكْتُمُ مالاً جائِزَةٌ وَأنَّ ما فُتِحَ عَنْوَةً يَجُوزُ قِسْمَتُهُ بَيْنَ الْغَانِمِينَ وَغَيْرُ ذٰلكَ مِنَ الفَوائِدِ.

٢/٣٤٧٢ ـ وعَنْ رجلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَعَلَّكُمْ تقاتِلُونَ قَوماً فَيَظْهَرُونَ عليْكمْ فَيَتَّقُونكمْ بأَمْوالِهِمْ دُونَ أنفُسِهِمْ وأبْنائِهِمْ، فَتُصَالِحُونَهُمْ على صُلْحٍ فَلا تُصِيبُوا منْهُمْ فَوقَ ذٰلكَ فإنَّهُ لا يَصْلُحُ. رواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٥ ـ بابُ ما جاءَ فِيمَنْ سارَ نحوَ العدوِّ في آخرِ مُدَّةِ الصُّلْحِ بَغْتَةً

١/٣٤٧٣ ـ عَنْ سلَيْمانَ بْنِ عامِرٍ قالَ: كانَ مُعاوِيَةُ يَسِيرُ بأرْضِ الرُّومِ وكانَ بيْنَهُ وبَيْنَهُمْ أمَدٌ فأرَادَ أنْ يَدْنُوَ مِنْهُمْ، فإذَا انْقَضَى الأَمَدُ غَزَاهُمْ فإذَا شَيْخٌ على دَابَّةٍ يَقُولُ: اللَّهُ أكْبَرُ، اللَّهُ أكْبَرُ، وَفاءٌ لا غَدْرٌ إنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: مَنْ كانَ بَيْنَهُ وبَيْنَ قَومٍ عَهدٌ فلا يَحِلَّنَّ عقْدَةً ولا يَشُدَّنَّها حتى يَنْقَضِيَ أمَدُها أو يَنْبُذَ إلَيْهِم عَهدَهُمْ على سَوَاءٍ. فَبَلَغَ ذٰلكَ معاوِيَةَ فَرَجَعَ فإذا الشَّيْخُ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ. رَواهُ أحمدُ وأبو داود والتِّرمذيُّ وَصحَّحهُ.

کہ کھیتی باڑی کا کام سنبھالتے۔ آخر آپ ﷺ نے انہیں اس شرط پر خیبر دے دیا کہ پیداوار کا آدھا ادا کریں اور جب تک آپ چاہیں گے انہیں یہاں رکھیں گے۔ سال کے سال عبداللہ بن رواحہ خیبر آتے اور اندازہ کر کے انہیں آدھے مال کا ذمہ دار ٹھہرا جاتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ عبداللہ زیادہ انداز لگاتے ہیں اور عبداللہ کو رشوت کا لالچ بھی دیا۔ عبداللہ بولے تم مجھے حرام کھلانا چاہتے ہو۔ اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس اس ہستی کی طرف سے آتا ہوں جو دنیا میں مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے اور تم سے مجھے سخت نفرت ہے کیونکہ تمہارا بندروں اور سوروں میں شمار ہے لیکن ان سے محبت اور تم سے نفرت مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کرتی کہ تم پر ظلم کروں۔ بولے اسی پر آسمان وزمین قائم ہیں۔ رسول اللہ ﷺ امہات المومنین کو سالانہ اسی اسی وسق کھجور اور بیس بیس وسق جو دیا کرتے تھے۔ پھر عہد فاروقی میں انہوں نے دھوکہ کیا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو چھت سے گرا کر دونوں ہاتھوں کی ہڈیاں اتار دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کا خیبر میں کچھ حصہ ہو وہ حاضر ہو تاکہ ہم اسے ان میں بانٹ دیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر مسلمانوں میں بانٹ دیا۔ ان کا سردار بولا آپ ہمیں یہاں رہنے دیں، یہاں سے نہ نکالیں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بحال رکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول یاد نہیں۔ تیرا کیا حال ہوگا، جب تجھے شام کی طرف تیری سواری لے کر جھومتی ہوئی، ایک دن پھر ایک دن پھر ایک دن چلے گی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر اہل حدیبیہ کو جو خیبر میں شریک ہوئے تھے بانٹ دیا۔

فقہ الحدیث: اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اگر مشروط شرط کا عدم ایفا ثابت ہو جائے تو صلح ٹوٹ جائے گی۔ یہاں تک کہ عورتوں اور بچوں کے حق میں بھی اور اندازے سے پھل بانٹنا بغیر قبضے کے جائز ہے اور مزارعۃ اور مساقات کا معاملہ مدت معین کیے بغیر جائز ہے اور جو مال چھپائے اسے سزا دینا جائز ہے اور جو شہر لڑائی سے فتح ہو اس کی تقسیم نمازیوں میں جائز ہے وغیرہ وغیرہ۔

(۳۴۷۲) ایک جہنی سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید تم ایک قوم سے جنگ کرو گے پھر وہ تمہارے سامنے آ کر مال دے کر اپنی جانیں اور بیوی بچے چھڑائیں گے اور تم ان سے صلح کر لو گے پس جس پر صلح ہوئی ہے، اس سے زیادہ ان سے نہ لینا کیونکہ زیادہ لینا جائز نہیں۔

صلح کی آخری مدت میں دشمن پر اچانک چڑھائی کا حکم

(۳۴۷۳) حضرت سلیمان بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رومیوں پر چڑھائی کا ارادہ کیا اور دونوں میں صلح تھی۔ انہوں نے چاہا کہ صلح ختم ہونے والی ہے، اس لیے سرحد پر جا کر ٹھہر جائیں اور صلح ختم ہوتے ہی حملہ کر دیں۔ اتنے میں ایک جانور پر ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر عہد میں ایفا ہے، غداری نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے اور قوم کے درمیان عہد ہو تو نہ تو اس کی گرہ کھولے اور نہ مضبوط کرے، جب تک مدت پوری نہ ہو جائے یا ان کی طرف عہد برابر برابر نہ پھینک دیا جائے۔ یہ خبر حضرت معاویہ کو بھی پہنچ گئی۔ آپ نے اس ارادے کو ملتوی کر دیا۔ یہ بزرگ حضرت عمرو بن عبسہ تھے۔

٦ ـ بابُ الكُفَّارِ يُحَاصَرُونَ فَيَنْزِلُونَ علىٰ حُكْمِ رجلٍ مِنَ المسلمينَ

١/٣٤٧٤ ـ عَنْ أبي سَعِيدٍ أَنَّ أهلَ قُرَيْظَةَ نَزَلوا على حُكمِ سَعد بنِ مُعاذٍ فأرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إلى سَعد فأتاهُ على حِمارٍ، فلمَّا دَنا قَرِيباً مِنَ المَسْجِدِ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُومُوا إلى سَيِّدِكُمْ أَو خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِندَ النَّبيِّ ﷺ فقالَ إنّ هٰؤلاءِ نَزَلوا على حُكْمِكَ، قالَ فإنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقتلَ مُقاتِلَتُهُمْ وتُسْبى ذَرارِيهِمْ، فقالَ: لقَدْ حَكَمْتَ بما حَكَمَ بِهِ المَلِكُ وفي لَفظٍ: قَضَيْتَ بِحُكمِ اللَّهِ عَزَّ وَجلَّ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٧ ـ بابُ أَخْذِ الجِزْيَةِ وعَقْدِ الذِّمَّةِ

١/٣٤٧٥ ـ عَنْ عمرَ أنَّهُ لَمْ يأخُذِ الجِزْيَةَ مِنَ المجُوسِ حتَّى شَهِدَ عَبدُ الرَّحمٰنِ بْنِ عَوفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أخَذَها مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. رواهُ أَحمدُ والبُخاريُّ وأَبو داوُد والترمذِيُّ. وفي روايَةٍ: أَن عمرَ ذَكَرَ المَجُوسَ فقالَ ما أدْري كَيفَ أَصْنَعُ في أَمْرِهِمْ؟ فقالَ له عَبدُ الرَّحمٰنِ بنِ عَوفٍ أشهَدُ لَسَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يقُولُ سُنُّوا بِهِمْ سنَّةَ أَهلِ الكِتابِ رواهُ الشَّافِعيُّ، وَهُوَ دَلِيلٌ على أَنَّهُمْ لَيسُوا مِن أَهلِ الكِتابِ.

٢/٣٤٧٦ ـ وعَنِ المُغيرَة بْنِ شُعْبَةَ أنَّهُ قالَ لِعامِلِ كسرَى: أَمَرَنا نَبيُّنا ﷺ أنْ نُقَاتِلَكُم حتى تَعبُدُوا اللَّهَ وَحدَهُ أَوَ تؤدُّوا الجِزيَةَ. رواهُ أَحمدُ والبخاري.

٣/٣٤٧٧ ـ وعنِ ابنِ عَبَّاسٍ قالَ: مَرِضَ أبو طَالِبٍ فَجاءَتهُ قُرَيشٌ وجاءَهُ النَّبيُّ ﷺ وَشكَوهُ إلى أبي طَالِبٍ، فقالَ: يا ٱبْنَ أخِي ما تُرِيدُ مِنْ قَومِكَ؟ قالَ: أُرِيدُ مِنهُم كَلِمَةً تَدِينُ لَهُم بها العَرَبُ، وتُؤدّي إلَيهِم بها العَجمُ الجِزيَةَ، قالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً؟ قالَ كَلِمَةً واحِدَةً قولوا: لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ، قالوا: إلٰهاً واحِداً! ما سَمِعْنا بهٰذا في المِلَّةِ الآخِرَةِ إنْ هٰذا إلاَّ اخْتِلاقٌ، قالَ: فنَزَلَ فِيهِمُ القُرآنُ: ﴿صٓ وَٱلْقُرْءَانِ ذِى ٱلذِّكْرِ ۝١﴾ إلى قَولِهِ: ﴿إِنْ هَٰذَآ إِلَّا ٱخْتِلَٰقٌ﴾ [ص: ١ ـ ٧] رواهُ أحمدُ والتِّرمذيُّ، وقالَ حَديثٌ حَسنٌ.

٤/٣٤٧٨ ـ وعَنْ عمرَ بْنِ عَبدِ العزيزِ أن النَّبيَّ ﷺ كَتَبَ إلى أَهلِ اليَمَنِ: إنَّ على كل إنسانٍ مِنكُم دِيناراً كلَّ سَنَةٍ أو قِيمَتَهُ مِنَ المَعافِرِ، يَعْنِي أهلَ الذِّمةِ منْهُم. رواهُ الشَّافعيُّ في «مُسنَدِهِ»، وقَدْ سَبَقَ هٰذا المَعنَى في كِتابِ الزَّكاةِ في حَدِيثِ لِمُعاذٍ.

٥/٣٤٧٩ ـ وعَنْ عَمرو بْنِ عَوفٍ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بنَ الجَرَّاحِ إلى البَحْرَيْنِ يأتِي بجزيَتِها، وكانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَالَحَ أَهلَ البَحْرَيْنِ، وأَمَّرَ عليْهِمُ العَلاءَ بنَ الحَضرَمِيِّ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٦/٣٤٨٠ ـ وعَنِ الزُّهرِيِّ قالَ: قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الجِزيَةَ مِن أَهلِ البَحرَيْنِ

محصور کافر کسی مسلمان کے فیصلے پر قلعہ سے اُتر آئے

(۳۴۷۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل قریظہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر اتر آئے، آپ ﷺ نے حضرت سعد کو بلا بھیجا۔ آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ پھر جب مسجد کے قریب آ گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے سردار کے استقبال کے لیے اُٹھ کر جاؤ یا فرمایا اپنے میں افضل کے استقبال کے لیے جاؤ۔ آپ نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر اترے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اچھا تو میرا حکم یہ ہے کہ ان کی لڑنے والی جماعت قتل کر دی جائے اور ان کے بیوی بچے قید کر لیے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے شاہانہ فیصلہ فرمایا ہے۔ ایک لفظ میں ہے تم نے اللہ کے حکم کے ساتھ فیصلہ فرمایا ہے۔

جزیہ لینا اور ذمہ کا معاہدہ

(۳۴۷۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوس کا ذکر کیا اور فرمایا مجھے معلوم نہیں، میں ان کے ساتھ کیا کروں؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہ ہوں۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ان سے اہل کتاب کا سا معاملہ کرو۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ مجوسی اہل کتاب میں سے نہیں ہیں۔

(۳۴۷۶) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کسریٰ کے عامل سے کہا ہمیں ہمارے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم تم سے جنگ کریں جب تک تم ایک اللہ کی عبادت کرنے لگو یا جزیہ ادا کرو۔

(۳۴۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ابوطالب بیمار ہوا۔ اس کے پاس قریش آئے اور نبی کریم ﷺ بھی آئے۔ قریش نے ابوطالب سے آپ ﷺ کی شکایت کی۔ ابوطالب بولا: بھتیجے تم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایک کلمہ چاہتا ہوں، جس سے عرب ان کے مطیع ہو جائیں گے اور عجم جزیہ ادا کرنے لگیں گے۔ پوچھا ایک کلمہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایک کلمہ کہہ دو لا الہ الا اللہ۔ انہوں نے کہا کیا صرف ایک معبود؟ ہم نے دوسرے کسی دین میں یہ بات نہیں سنی۔ یہ تو محض گھڑی ہوئی بات ہے۔ ان کے بارے میں قرآن اترا۔ ص وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ تا اِنَّ ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔

(۳۴۷۸) حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے یمن والوں کو لکھا کہ تم میں سے ہر شخص پر سالانہ ایک دینار یا اس کی قیمت کا کپڑا ہے یعنی ان میں سے ذمیوں پر۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث کتاب الزکوٰۃ میں اسی کے ہم معنی گزر چکی ہے۔

(۳۴۷۹) حضرت عمرو بن عوف انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو جزیہ وصول کرنے کے لیے بحرین بھیجا۔ آپ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی کو امیر بنا دیا تھا۔

(۳۴۸۰) زہری سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے بحرین والوں سے جزیہ قبول فرما لیا اور یہ مجوسی تھے۔

وكانُوا مَجُوساً. رواهُ أبو عُبَيْدٍ في «الأمْوالِ».

٧/٣٤٨١ ـ وعَنْ أَنَسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ بعَثَ خالِدَ بنَ الوَلِيدِ إلى أُكَيْدِرِ دومَةَ فأخَذُوهُ فأتُوا بِهِ فحَقَنَ دَمَهُ وصالَحَهُ على الْجِزْيَةِ. رواهُ أبو داوُد وهوَ دَلِيلٌ على أنَّها لا تَخْتَصُّ بالْعَجَمِ لأنَّ أُكَيْدِرَ دومة عَرَبيٌّ مِنْ غسَّانَ.

٨/٣٤٨٢ ـ وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: صالَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أهلَ نَجْرانَ على أَلْفَيْ حلَّةٍ النِّصْفُ في صفَرٍ، والبقيَّةُ في رَجَبَ يُؤدُّونَها إلى المُسْلِمينَ وَعارِيَةِ ثَلاثين دِرْعاً وَثَلاثِينَ فَرَساً وثلاثِينَ بَعِيراً وثلاثِينَ مِنْ كُلِّ صِنفٍ مِنْ أصْنافِ السِّلاحِ يَغْزُونَ بِها، والمُسْلِمُونَ ضَامِنُونَ لَها حتَّى يَرُدُّوها علَيْهِمْ إنْ كانَ باليَمَنِ كَيْدٌ ذاتُ غَدْرٍ على أنْ لا يُهدَمَ لَهُمْ بَيْعَةٌ ولا يُخْرَجَ لَهُمْ قسٌّ، ولا يُفْتَنُوا عَنْ دِينِهِمْ ما لَمْ يُحْدِثُوا حَدَثاً، أو يأكُلُوا الرِّبَا. أخْرَجَهُ أبُو داوُدَ.

٩/٣٤٨٣ ـ وعَنِ ابْنِ شِهابٍ قالَ: أوَّلُ مَنْ أعْطَى الجِزْيَةَ مِنْ أهلِ الْكِتابِ أهلُ نَجْرَانَ وكانُوا نَصارَى. رَواهُ أبُو عُبَيْدٍ في «الأمْوالِ».

١٠/٣٤٨٤ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: كانَتِ المَرْأةُ تَكُونُ مِقْلاةً، فَتَجْعَلُ على نَفْسِها إنْ عاشَ لَها وَلَدٌ أنْ تُهَوِّدَهُ، فلمَّا أُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيرِ كانَ فِيهِمْ مِنْ أبْناءِ الأنْصارِ فقالوا لا نَدعُ أبْناءَنا، فأنْزَلَ اللَّهُ عزَّ وجلَّ: ﴿لَآ إِكۡرَاهَ فِي ٱلدِّينِۖ﴾ [البقرة: ٢٥٦]. رواهُ أبُو داوُدَ، وهوَ دَلِيلٌ على أنَّ الوَثَنِيَّ إذَا تهَوَّدَ يقرُّ ويَكُونُ كَغيْرِهِ مِنْ أهلِ الْكِتابِ.

١١/٣٤٨٥ ـ وعَنِ ابْنِ أبي نَجِيحٍ قالَ: قُلت لِمجاهِدٍ ما شأنُ أهلِ الشَّامِ علَيْهِمْ أرْبَعَةُ دَنانِيرَ، وأهلِ اليَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينارٌ؟ قالَ جُعِلَ ذٰلكَ مِنْ قَبِيلِ اليَسَارِ. أخْرَجَهُ البُخاريُّ.

١٢/٣٤٨٦ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لا تَصْلُحُ قِبْلَتانِ في أرْضٍ وَلَيْسَ على مُسلِمٍ جِزْيَةٌ. رواهُ أحْمَدُ وأبُو داوُد، وقَدِ احْتجَّ بِهِ على سُقُوطِ الجِزْيَةِ بالإسْلامِ وعلى المَنْعِ مِنْ إحْداثِ بَيْعَةٍ أو كَنِيسَةٍ.

١٣/٣٤٨٧ ـ وعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تغْلِبَ أنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يقُولُ: ليس على المُسْلِمِينَ عُشُورٌ إنَّما العُشُورُ على اليَهُودِ والنَّصارَى. رواهُ أحمَد وأبُو داوُد.

١٤/٣٤٨٨ ـ وعَنْ أَنَسٍ أنَّ امْرَأةً يَهُودِيَّةً أتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فأكَلَ مِنْها فَجِيءَ بها إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسألَها عَنْ ذٰلكَ، فقالَتْ: أرَدْتُ أنْ أقْتُلَكَ، فقالَ: ما كانَ اللَّهُ لِيسَلِّطَكَ على ذٰلِكَ، قالَ فقالوا: ألا نَقْتُلُها؟ قالَ: لا، فما زِلْتُ أعْرِفُها في

(۳۴۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اُکیدر دومۃ کے پاس بھیجا۔ مسلمان اسے گرفتار کر کے آپ کے پاس لائے۔ آپ نے اسے معاف کر دیا اور جزیہ پر صلح کر لی۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ جزیہ عجم کے ساتھ خاص نہیں ہے کیونکہ اُکیدِ ردومۃ عربی اور غسانی تھا۔

(۳۴۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران والوں سے دو ہزار جوڑوں پر صلح کر لی کہ آدھے صفر میں ادا کریں اور آدھے رجب میں اور تیس زرہیں، تیس گھوڑے، تیس اونٹ اور اگر یمن میں دغا بازی کی لڑائی ہو تو ہر قسم کے تیس اسلحہ دیں گے کہ جن سے مسلمان جنگ کریں گے۔ مسلمان ان کے ذمہ دار ہیں جب تک یہ چیزیں انہیں لوٹا نہ دیں۔ نہ ان کا کوئی عبادت خانہ ڈھایا جائے گا اور نہ وہاں سے کوئی پادری نکالا جائے گا اور نہ انہیں ان کے دین سے ہٹایا جائے گا جب تک کوئی نئی بات نہ پیدا کریں یا سود نہ کھائیں۔

(۳۴۸۳) ابن شہاب سے مروی ہے انہوں نے کہا۔ اہل کتاب میں سب سے پہلے جزیہ نجران والوں نے دیا یہ عیسائی تھے۔

(۳۴۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا اگر کسی عورت کے اولاد زندہ نہ رہتی تو وہ منت مانتی کہ اگر اس کا بچہ زندہ رہے گا تو وہ اسے یہودی بنا دے گی۔ پھر جب بنی نضیر نکالے گئے تو ان میں انصار کے بیٹے بھی تھے۔ انہوں نے کہا ہم اپنے بیٹے نہیں چھوڑیں گے۔ آخر آیت لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ اتری۔

فقہ الحدیث: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مشرک یہودی بننے کے بعد اہل کتاب ہی میں شمار ہو گا اور انہیں میں رہے گا۔

(۳۴۸۵) ابن ابی نجیح سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے پوچھا کیا بات ہے کہ شامیوں پر تو چار دینار ہیں اور یمن والوں پر ایک دینار۔ بولے ایسا ان کی خوشحالی کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

(۳۴۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک ملک میں دو قبلے نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ اسلام قبول کر لینے پر جزیہ ساقط ہو جاتا ہے اور اہل کتاب کوئی نیا عبادت خانہ یا گرجا نہیں بنا سکتے۔

(۳۴۸۷) بنو تغلب کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ مسلمانوں کے اموالِ تجارت میں دسواں حصہ نہیں ہے۔ بلکہ یہودیوں اور عیسائیوں کے مال تجارت میں دسواں حصہ ہے۔

(۳۴۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر آلود بکری کا گوشت لے کر آئی۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھا لیا۔ پھر اس عورت کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ بولی میں نے آپ ﷺ کو قتل کرنا چاہا تھا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے میرے قتل پر مسلط کرنے والا نہ تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کیا ہم اس عورت کو قتل نہ کر دیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے

لَهَواتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ وهوَ دَليلٌ على أنَّ العهدَ لا يَنْتَقِضُ بِمِثْلِ هٰذا الفِعْلِ.

٨ ـ بابُ مَنعِ أهلِ الذِّمَّةِ مِنْ سُكْنَىٰ الحجازِ

١/٣٤٨٩ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: اشتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وجَعُهُ يومَ الخَميسِ وَأوصَى عِنْدَ مُوتِهِ بِثَلاثٍ: أخْرِجُوا المُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيْرَةِ العَرَبِ، وَأجِيزُوا الوَفْدَ بنَحْوِ ما كُنْت أجِيزُهُمْ، ونَسيت الثَّالِثَةَ. متَّفقٌ عَليهِ، والشكُّ مِنْ سُلَيمانَ الأحْوَلِ.

٢/٣٤٩٠ ـ وعَنْ عمَرَ أنهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يقُولُ: لأخْرِجَنَّ اليَهُودَ والنَّصارَى مِنْ جَزِيرةِ العَرَبِ حتَّى لا أدَعَ فِيها إلا مُسْلِماً. رواهُ أحمدُ ومُسلمٌ والترمِذِيُّ وصحَّحهُ.

٣/٣٤٩١ ـ وعَنْ عائِشةَ قالَتْ: آخِرُ ما عَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ قالَ: لا يُتْرَكُ بجزيرةِ العَرَبِ دِينانِ.

٤/٣٤٩٢ ـ وعَنْ أبي عُبَيْدَةَ بْنِ الجَرَّاحِ قالَ: آخِرُ ما تَكَلَّمَ بهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أخْرِجُوا يَهُودَ أهلِ الحِجازِ وأهلِ نَجْرانَ مِنْ جَزِيرَةِ العَرَبِ. رواهُما أحمَدُ.

٥/٣٤٩٣ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ أنَّ عمَرَ أجْلَى اليَهُودَ والنَّصَارَى مِنْ أرْضِ الحِجازِ وذَكَرَ يَهُودَ خَيْبَرَ إلى أنْ قالَ: أجْلاهُمْ عمَرُ إلى تِيماءَ وَأرِيحَاءَ. رواهُ البخاريُّ.

٩ ـ بابُ ما جاءَ في بَداءَتِهم بالتحيَّةِ وعِيادَتِهم

١/٣٤٩٤ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قال: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لا تَبْدَؤُوا اليَهُودَ والنَّصارَى بالسَّلامِ، وَإذَا لَقِيتُمُوهُمْ في طَرِيقٍ فاضْطَرُّوهُمْ إلى أضْيَقِها. متَّفقٌ عليهِ.

٢/٣٤٩٥ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أهلُ الكِتابِ فقُولُوا وعَلَيْكمْ. متَّفقٌ عَليهِ، وفي روايَةٍ لأحمَدَ: فَقُولوا عليْكمْ بِغَيْرِ وَاوٍ.

٣/٣٤٩٦ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إنَّ اليَهُودَ إذَا سَلَّمَ أحَدُهُمْ إنَّما يقُولُ السَّامُ عَلَيكمْ فَقُلْ عَلَيْكَ. متَّفقٌ عَليهِ، وفي روايَةٍ لأحمَدَ ومُسلِمٍ: وعَليكَ بالوَاوِ.

٤/٣٤٩٧ ـ وعَنْ عائشةَ قالَتْ: دَخَلَ رَهطٌ مِنَ اليَهُودِ على رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالوا: السَّامُ عَلَيكَ، قالتْ عائشةُ: فَفَهِمْتُها فقُلْت عَلَيْكُمُ السَّامُ واللَّعْنَةُ قالَتْ: فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَهلاً يا عائشةُ إنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ في الأمْرِ كُلِّهِ، فقُلْتُ: يا رَسُولَ اللَّهِ ألَمْ تَسْمَعْ ما قالوا، فقالَ: قَدْ قلت وعلَيْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ، وفي لَفْظٍ: علَيْكُمْ. أخْرَجاه.

جڑوں میں اس کا اثر برابر دیکھتا رہا۔

فقہ الحدیث: یہ اس کی دلیل ہے کہ اس جیسے فعل سے عہد نہیں ٹوٹتا۔

ذمی حجاز میں رہائش نہیں رکھ سکتے

(۳۴۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جمعرات کے دن رسول اللہ ﷺ کی بیماری بڑھ گئی۔ آپ ﷺ نے مرض الموت میں تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ جزیرۂ عرب سے مشرکوں کو نکال دینا اور میری طرح وفد کی خاطر مدارات کرنا اور تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔

فائدہ: شک (بھول) سلیمان احول کی طرف سے ہے۔

(۳۴۹۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے نکال کر رہوں گا اس میں بس مسلمانوں کے سوا کسی کو نہیں رہنے دوں گا۔

(۳۴۹۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کی سب سے آخری وصیت یہ تھی کہ جزیرۂ عرب میں دو دین نہیں رہ سکتے۔

(۳۴۹۲) حضرت ابوعبیدہ بن جراح سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا سب سے آخری کلمہ یہی تھا کہ جزیرہ عرب سے عیسائیوں اور حجازی یہودیوں کو نکال دینا۔

(۳۴۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجاز سے یہودیوں اور عیسائیوں کو نکال دیا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر کے یہودیوں کا ذکر کیا اور اخیر میں کہا انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تیماء اور اریحا کی طرف نکال دیا۔

اہل کتاب کو پہلے سلام نہ کیا جائے، ان کی بیمار پُرسی

(۳۴۹۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کی ابتداء نہ کرو اور جب راہ میں ان سے ملو تو انہیں تنگ راہ کی طرف مجبور کر دو۔

(۳۴۹۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں اہل کتاب سلام کریں تو ان کو وَعَلَيْكُمْ سے جواب دو۔ احمد کی ایک روایت میں ہے علیکم سے جواب دو یعنی بغیر واؤ کے۔

(۳۴۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہودی جب سلام کہتے ہیں تو السَّامُ عَلَيْكُمْ کہتے ہیں تم کہو عَلَيْكَ (یعنی تجھ پر) احمد اور مسلم کی روایت میں واؤ کے ساتھ وَعَلَيْكَ ہے۔

(۳۴۹۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا یہودیوں کے چند لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا السَّامُ عَلَيْكَ میں سمجھ گئی میں نے کہا عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ (ہلاکت ولعنت تم پر ہو) آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ! نرمی کیجیے۔ اللہ تعالیٰ اپنے تمام کاموں میں نرمی پسند فرماتا ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ان کا سلام نہیں سنا؟ فرمایا میں نے وَعَلَيْكُمْ سے جواب دے دیا تھا۔ ایک لفظ عَلَيْكُمْ بھی ہے۔

٣٤٩٨/ ٥ ـ وعَنْ عُقبةَ بْنِ عامِرٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: إنّي رَاكِبٌ غداً إلى يَهُودَ فلا تَبْدَؤُوهُمْ بالسَّلامِ، وإذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فقُولوا وعلَيْكُمْ. رَواهُ أحمدُ.

٣٤٩٩/ ٦ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ: كانَ غُلامٌ يَهُودِي يَخدُمُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ فمَرِضَ فأتَاهُ النَّبيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رأسِهِ، فقالَ لَهُ: أسْلِمْ فَنَظَرَ إلى أبِيهِ وهُوَ عِنْدَهُ، فقالَ لَهُ: أطِعْ أبَا القاسِمِ فأسلمَ، فَخَرَجَ النَّبيُّ ﷺ وَهوَ يقُولُ: الحَمْدُ للّهِ الَّذِي أنْقَذَهُ بي مِنَ النَّارِ. رَواهُ أحمَدُ والبُخاريُّ وأبُو داوُد، وفي روايَةٍ لأحمدَ: أنَّ غُلاماً يَهُودِيّاً كانَ يَضَعُ لِلنبيِّ ﷺ وَضُوءَهُ وَيُناوِلهُ نَعْلَيْهِ فمَرِضَ... فذكَرَ الحَدِيثَ.

١٠ ـ بابُ قِسْمَةِ خُمُسِ الغنيمةِ ومَصْرِفِ الفيءِ

٣٥٠٠/ ١ ـ عَنْ جبَيْرِ بْنِ مُطْعم قالَ: مَشَيْت أنا وعُثْمانُ إلى النَّبيِّ ﷺ فَقُلنا: أعْطَيْتَ بَني المُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وتَرَكْتَنا، قالَ: إنّما بَنُو المُطَّلِبِ وبَنُو هاشِمٍ شيءٌ واحِدٌ، قالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبيُّ ﷺ لِبَنِي عَبدِ شَمْسٍ وَلا لِبَني نَوفلٍ شيْئاً. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجَه، وفي روايَةٍ: لما قَسَمَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ سَهمَ ذِي القُرْبَى مِنْ خَيْبَرَ بَيْنَ بَني هاشِمٍ وبَنِي المُطَّلِبِ جِئْت أنَا وعُثمانُ بْنُ عفَّانَ، فَقلْنا: يا رَسُولَ اللّهِ هٰؤلاءِ بَنُو هاشِمٍ لا يُنْكَرُ فَضلُهُمْ لِمَكانِكَ الذِي وَضَعَكَ اللّهُ عَزَّ وجلَّ منْهُم أرَأيْتَ إخْوانَنا مِنْ بَنِي المُطَّلِبِ أعْطَيْتَهُمْ وتَرَكْتَنا، وإنَّما نحْنُ وهُمْ مِنكَ بِمَنْزِلةٍ واحِدةٍ، فقالَ: إنَّهُمْ لَمْ يُفَارِقوني في جاهِلِيَّةٍ، ولا إسْلام وَإنما بَنُو هاشِمٍ وبَنُو المُطَّلِبِ شيْءٌ واحِدٌ، قالَ ثمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أصَابِعِهِ. رَواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وأبُو داوُد والبَرْقَانِيُّ وذكَرَ أنَّهُ على شَرْطِ مُسْلِم.

٣٥٠١/ ٢ ـ وعَنْ عَليٍّ [رَضيَ اللّهُ عَنهُ] قالَ: اجْتَمَعْت أنَا والعَبَّاسُ وفاطِمَةُ وَزَيْدُ بْنُ حارثَةَ عِنْدَ النَّبيِّ ﷺ فقُلْتُ: يا رَسُولَ اللّهِ إنْ رَأيْتَ أنْ تُوَلّيَنِي حَقَّنا مِنْ هٰذا الخُمُسِ في كِتابِ اللّهِ فاقسمه في حَيَاتِكَ كَيْلا ينازِعَني أحَدٌ بَعْدَكَ فافْعَلْ، قالَ: فَفَعَلَ ذٰلكَ فَقَسَمْتُهُ حَياةَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ ثمّ ولاَنِيهِ أبُو بَكْرٍ حتَّى كانتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِي عمَرَ فإنَّهُ أتَاهُ مالٌ كَثِيرٌ. رواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ.

٣٥٠٢/ ٣ ـ وعَنْ عَلِيٍّ [رَضيَ اللّهُ عنهُ] قالَ: ولاَّنـي رَسُولُ اللّهِ ﷺ خُمسَ الخُمُسِ فوَضَعْتُهُ مَواضِعَهُ حياةَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ وحَيَاةَ أبي بكْرٍ وَحياةَ عُمَرَ. رواهُ أبو داوُدُ وهُوَ دَلِيْلٌ على أنَّ مَصارِفَ الخُمُسِ خَمْسَةٌ.

٣٥٠٣/ ٤ ـ وعَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ أنَّ نجْدَةَ كَتَبَ إلى ابْنِ عبَّاسٍ يَسْألُهُ عَنِ الخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟ فكَتَبَ إليهِ ابْنُ عبَّاسٍ كَتَبْتَ تَسْألني عَنِ الخُمُسِ لِمَنْ هُوَ فإنَّا نَقُولُ هُوَ لنا فأبَىٰ عَلَيْنا قَومنا ذٰلكَ. رواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ. وفي روايَةٍ أنَّ نَجدَةَ الحَرُوريَّ حِينَ خَرَجَ في فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أرْسَلَ إلى ابْنِ عبَّاسٍ يَسْألهُ عَنْ سَهمِ ذِي القُرْبَىٰ لِمنْ يَرَاهُ، فقالَ: هُوَ لنا

(۳۴۹۸) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں یہودیوں کے پاس جاؤں گا، تم سلام کرنے میں پہل نہ کرنا اور اگر وہ تمہیں سلام میں پہل کریں تو وَعَلَيْكُمْ جواب دے دینا۔

(۳۴۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک یہودی کا بچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ بیمار پڑ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر فرمایا مسلمان ہو جا۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس ہی تھا۔ باپ بولا ابوالقاسم کی بات مان لو آخر وہ مسلمان ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے یہ کہتے ہوئے اٹھے الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اسے میری وجہ سے آگ سے بچا لیا۔ احمد کی ایک روایت میں ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے پکڑا دیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ آگے حدیث بیان کی۔

غنیمت کے پانچویں حصے کی تقسیم اور فے کا مصرف

(۳۵۰۰) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلب کی اولاد کو خیبر کے خمس میں سے دیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا مطلب اور ہاشم کی اولاد ایک ہی ہے۔ جبیر کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد شمس اور نوفل کی اولاد میں کچھ نہیں بانٹا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے پانچویں حصے میں سے رشتے داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں بانٹا تو میں نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بنو ہاشم ہیں، ان کی فضیلت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں پیدا کیا ہے۔ بتایئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمارے بھائیوں اولادِ مطلب کو دیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے تو کیوں؟ حالانکہ ہم اور وہ ایک ہی درجے میں ہیں۔ فرمایا یہ مجھ سے نہ جاہلیت میں علیحدہ ہوئے اور نہ اسلام میں اور بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر بتایا کہ اس طرح ہیں۔

فائدہ: برقانی نے کہا یہ مسلم کی شرط پر ہے۔

(۳۵۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس خمس میں سے ہمارے حق کا جو اللہ کی کتاب میں ہے متولی بنانا مناسب سمجھیں تو بنا دیں اور اسے اپنی زندگی ہی میں بانٹ دیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس میں مجھ سے کوئی جھگڑا نہ کرے۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کر دیا۔ اس کی تقسیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں عمل میں آئی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس پر مجھے متولی بنایا یہاں تک کہ عہد فاروقی کا آخری سال آیا جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بہت مال آیا۔

(۳۵۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے خمس پر متولی بنایا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بھی اس کی جگہوں پر خرچ کیا۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ خمس کے مصارف پانچ ہیں۔

(۳۵۰۳) یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدۃ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ خمس کس کے لیے ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ خمس کس کے لیے ہے ہم کہتے ہیں ہمارے لیے ہے لیکن ہماری قوم انکار کرتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ نجدۃ حروری جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنہ میں نکلا تو اس نے حضرت ابن عباس کے پاس آدمی بھیج کر پوچھا کہ خمس میں رشتے داروں کا حصہ کس کے لیے ہے۔ فرمایا ہمارے لیے ہے

لقُرْبَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَهُمْ وَقَدْ كانَ عمَرُ عَرَضَ عَلَيْنا شَيئاً مِنْهُ رأيْناهُ دُونَ حَقِّنا فَرَدَدْناهُ إليهِ وأبَيْنا أنْ نَقْبَلَهُ، وكانَ الَّذِي عَرَضَ عَلَيْهِمْ أنْ يُعِينَ ناكِحَهُمْ وأنْ يَقْضِيَ عَنْ غارِمِهِمْ وأنْ يُعْطِي فقيرَهُمْ وأبىٰ أنْ يَزِيدَهُمْ على ذٰلِكَ. رواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ.

٣٥٠٤/ ٥ ـ وَعنْ عُمَرَ بْنِ الخَطابِ قالَ: كَانَتْ أمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أفاءَ اللّٰهُ على رسُولِهِ مِمَّا لَمْ يوجِفْ عَليهِ المُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ ولا ركابٍ فكانَتْ للنبيِّ ﷺ فكانَ يُنْفِقُ على أهلِهِ نَفقَةَ سَنتِهِ. وفي لَفظٍ: يَحْبِسُ لأهلِهِ قُوتَ سَنتِهِمْ وَيَجْعَلُ ما بَقِيَ في السِّلاحِ والكُراعِ عدَّةً في سَبِيلِ اللّٰهِ. مُتَّفقٌ عَليهِ.

٣٥٠٥/ ٦ ـ وعَنْ عَوف بْنِ مالكٍ أنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كانَ إذَا أتاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ في يَومِهِ، فأعْطَى الآهِلَ حَظَّيْنِ، وأعْطى العَزِبَ حَظّاً. رَواهُ أبُو داوُدَ وَذكَرَهُ أحمدُ في رِوايَةِ أبي طَالبٍ، وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٣٥٠٦/ ٧ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: ما أعْطيكمْ وَلا أمْنَعُكُمْ أنا قاسِمٌ أضَعُ حَيْثُ أمِرْتُ. رواهُ البُخاريُّ، ويَحْتَجُّ بِهِ مَنْ لَمْ يَرَ الْفَيْءَ مِلْكاً لهُ.

٣٥٠٧/ ٨ ـ وعَن زَيْدِ بْنِ أسْلَمَ أنَّ ابْنَ عمَرَ دَخلَ على مُعاوِيَةَ، فقالَ حاجَتَكَ يَا أبَا عبدِ الرَّحمٰنِ؟ فقالَ عَطَاءُ المُحَرَّرِينَ فإنِّيَ رَأيْت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أوَّلَ ما جاءَهُ شيءٌ بَدَأ بالمُحَرَّرِينَ. رواهُ أبُو داوُد.

٣٥٠٨/ ٩ ـ وعَنْ جابِرٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لو قَدْ جاءَني مالُ البَحْريْنَ لَقَدْ أعْطَيْتُكَ هٰكَذا وهٰكَذا وهٰكَذا. فلمْ يجِيءْ حتَّى قُبِضَ النَّبيُّ ﷺ فلمَّا جاءَ مالُ البَحْرَيْنِ أمَرَ أبُو بَكْرٍ مُنادِياً، فَنادَى مَنْ كانَ لهُ عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَيْنٌ أو عِدَةٌ فَلْيَأتِنا، فأتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إنَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قالَ لي: كَذَا وكَذا فَحَثَىٰ لِي حَثْيَةً وقالَ عُدَّها، فإذَا هِيَ خُمْسُمائةٍ، فقالَ: خُذْ مِثْلَيْها. متَّفقٌ عَليهِ.

٣٥٠٩/ ١٠ ـ وعَنْ عمَرَ بْنِ عَبدِ العَزِيزِ أنَّهُ كَتَبَ: أنَّ مَنْ سَألَ عَنْ مَوَاضِعِ الفَيْءِ فَهوَ ما حَكَمَ فِيهِ عمَرُ بْنُ الْخطَّابِ فَرَآهُ الْمُؤمِنُونَ عَدْلاً مُوَافِقاً لِقَولِ النَّبيِّ ﷺ جَعَلَ اللّٰهُ الحَقَّ على لِسانِ عمَرَ وقَلْبِهِ، فعرض الأعْطِيَةَ، وعَقَدَ لأهلِ الأدْيَانِ ذِمَّةً بِما فَرَضَ اللّٰهُ علَيْهِمْ مِنَ الجِزيَةِ ولَمْ يَضرِبْ فِيها بِخُمُس ولا مَغْنَم. رواهُ أبُو داوُدَ.

٣٥١٠/ ١١ ـ وعنْ مالِكِ بْنِ أوسٍ قالَ: كانَ عمَرُ يَحْلِفُ على أيْمانٍ ثلاثٍ: واللّٰهِ ما أحَدٌ أحَق بِهٰذا المالِ مِنْ أحَدٍ، وما أنا أحَقُّ بهِ مِنْ أحَدٍ، وَوَاللّٰهِ ما مِنَ المسْلِمِينَ أحَدٌ إلاَّ ولهُ في هٰذا المالِ نَصِيبٌ إلاَّ عَبداً مَمْلُوكاً، ولٰكِنَّا على مَنازِلِنا مِنْ

جو رسول اللہ ﷺ کے رشتے دار ہیں۔ آپ ﷺ نے اسے ان میں بانٹا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ ہمیں دیا تھا جو ہماری رائے میں ہمارے حق سے کم تھا، اس لیے ہم نے اسے رد کر دیا اور اسے قبول نہیں کیا اور جو بات آپ ﷺ نے ہم پر پیش کی وہ یہ تھی کہ شادی کرنے والے کی اعانت کریں۔ قرض دار کا قرض ادا کریں، ان کے فقیر کو دیں اور ان کو اس سے زیادہ دینے کا انکار کر دیا۔

(۳۵۰۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ نے اپنے رسول کو بطور فے کے دیے تھے اور جن پر مسلمانوں کے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑے تھے، یہ نبی اکرم ﷺ ہی کے لیے تھے، آپ ﷺ امہات المومنین کو (انہیں میں سے) سال بھر کا خرچ دیا کرتے تھے۔ ایک لفظ میں ہے کہ آپ ﷺ امہات المومنین کے لیے سال بھر کا خرچ رکھ لیا کرتے تھے اور باقی مال اسلحہ اور گھوڑوں پر اور اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا کرتے تھے۔

(۳۵۰۵) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس فَے کا مال آتا تو آپ ﷺ اسی دن تقسیم کر دیا کرتے تھے اور شادی شدہ کو دو حصے اور مجرد کو ایک حصہ دیا کرتے تھے۔

(۳۵۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہ میں تمہیں دیتا ہوں اور نہ تم سے روکتا ہوں میں تو بانٹنے والا ہوں جہاں کا حکم ہوتا ہے وہیں رکھتا ہوں۔

فقہ الحدیث: اس سے وہ شخص دلیل لیتا ہے جو کہتا ہے کہ فے آپ ﷺ کی ملکیت نہ تھی۔

(۳۵۰۷) حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایئے کیا کام ہے؟ فرمایا (میں سفارش کرتا ہوں کہ) آزاد کیے ہوؤں یعنی موالی کو دو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس مال آتا تو سب سے پہلے آزاد کردہ لوگوں (موالی) کو دیتے تھے۔

(۳۵۰۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا اور اتنا دوں گا لیکن مال آپ کی وفات کے بعد آیا۔ پھر مال آنے کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے اعلان کرا دیا گیا کہ جس کا رسول اللہ ﷺ پر کچھ قرض ہو یا وعدہ ہو وہ ہم سے آ کر لے جائے۔ میں نے آ کر کہا کہ آپ ﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے ایک لپ بھر کر درہم دیے اور فرمایا انہیں گنو۔ میں نے گنے تو وہ پانچ سو تھے۔ فرمایا اس سے دگنا لے لو۔

(۳۵۰۹) حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے انہوں نے لکھا جو فَے کے مصارف پوچھتا ہے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ صحیح ہے، جسے مومنوں نے درست اور انصاف پر مبنی سمجھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق رکھ دیا ہے انہوں نے عطیات مقرر کر دیے اور اہل ادیان کے لیے ذمے کا جزیے کے بدلے عہد کیا۔ اس سبب سے کہ اللہ نے ان پر جزیہ فرض کیا ہے اور جزیے میں خمس نہیں لگایا اور نہ اس کو غنیمت سمجھا۔

(۳۵۱۰) حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تین باتوں پر قسم کھاتے تھے۔ اللہ کی قسم کوئی اس مال کا کسی سے زیادہ حق دار نہیں۔ میں خود بھی کسی سے زیادہ حق دار نہیں۔ اللہ کی قسم! ہر مسلمان کا اس میں حصہ ہے۔ بجز مملوک غلام کے لیکن

كِتابِ اللَّهِ، وقَسْمِنا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فالرَّجُلُ وَبلاؤُهُ في الإِسْلام، والرَّجُلُ وقِدَمُهُ في الإِسْلامِ، والرَّجُلُ وغَناؤهُ في الإِسلام، والرَّجُلُ وحاجَتُهُ، وَوَاللَّهِ لَئِنْ بَقِيت لَهُمْ لأُوتِيَنَّ الرَّاعِيَ بِجَبَلِ صَنْعَاءَ حَظَّهُ مِنْ هٰذا المَالِ وهوَ يَرْعَى مَكَانَهُ. رواهُ أحمدُ في «مُسْنَدِهِ».

١٢/٣٥١١ ـ وعَنْ عمَرَ أنَّهُ قالَ يَومَ الجَابِيَةِ، وهوَ يَخطُبُ النَّاسَ: إنَّ اللَّهَ عزَّ وجلَّ جَعَلَنِي خَازِناً لهٰذا المالِ وقاسِماً لهُ، ثمّ قالَ: بَلِ اللَّهُ قاسِمُهُ، وأنا بَادِىءٌ بأهلِ النَّبيِّ ﷺ ثمّ أشْرَفِهِمْ ففَرَضَ لأزْواجِ النَّبيِّ ﷺ عَشْرَةَ آلافِ إلاَّ جُوَيْرِيَةَ وَصفِيَّةَ وَمَيْمُونَةَ، فقالَتْ عائشةُ إنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يَعْدِلُ بَيْنَنا، فَعَدَلَ بَيْنَهُنَّ عمَرُ، ثمَّ قالَ: إني بَادِىءٌ بأصحَابي المُهاجِرينَ الأوَّلِينَ، فإنا أُخرِجْنا مِنْ دِيَارِنا ظُلْماً وعدْوَاناً، ثمَّ أشْرَفِهِمْ، فَفَرَضَ لأصحَابِ بَدْرٍ منْهُم خَمْسَةَ آلافِ، ولِمَنْ كانَ شهدَ بَدْراً مِنَ الأنْصارِ أرْبَعَةَ آلافِ وفَرَضَ لِمَنْ شهَدَ أحُداً ثَلاثة آلافِ، قالَ: ومَنْ أسْرَعَ في الهِجْرَةِ أُسْرع به في العطَاءِ، ومَنْ أبْطأ في الهِجْرَةِ أبْطِىءَ بِهِ في العَطَاءِ فلا يَلومَنَّ رجُلٌ إلاَّ مَناخَ رَاحِلَتِهِ. رواهُ أحمدُ.

١٣/٣٥١٢ ـ وعَنْ قيْسِ بْنِ أبي حازم قالَ: كانَ عَطاءُ البَدْرِيِّينَ خَمْسةَ آلافِ خَمْسَةَ آلافِ، وقالَ عُمَرُ لأفَضِّلَنَّهُمْ على مَنْ بَعْدَهُمْ.

١٤/٣٥١٣ ـ وعَنْ نافِعٍ مَولى ابْنِ عُمَرَ أنَّ عُمَرَ كانَ فرَضَ لِلْمُهاجِرينَ الأوَّلِينَ أرْبَعَةَ آلافِ، وَفَرَضَ لابْنِ عُمَرَ ثَلاثَةَ آلافِ وخَمْسَمائةٍ، فقِيلَ لهُ هُوَ مِنَ المُهاجِرِينَ فلِمَ نَقَصْتَهُ منَ أَرْبَعَةِ آلافِ؟ قالَ: إنَّما هاجَرَ بِهِ أَبُوهُ، يقُولُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هاجَرَ بِنَفْسِهِ.

١٥/٣٥١٤ ـ وَعَنْ أسْلَمَ مَولى عُمَرَ قالَ: خَرَجْت معَ عُمَرَ بْنِ الخَطابِ إلى السُّوقِ، فَلَحِقَتْ عمَرَ امْرَأةٌ شَابَّةٌ، فقالَتْ يَا أَمِيرَ المُؤمِنينَ هَلَكَ زَوجِي وتَرَكَ صِبْيَةً صِغَاراً، واللَّهِ ما يُنْضِجُونَ كُرَاعاً ولا لَهُمْ زَرْعٌ ولا ضَرْعٌ وخَشِيت أَنْ تأكُلَهُمُ الضَّبُعُ وأنا ابْنَةُ خِفافِ بْنِ إيماءِ الغِفَارِيّ، وَقدْ شَهِدَ أبي الحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فوقف مَعَها عمَرُ ولَمْ يَمْضِ، وقالَ مَرْحباً بِنَسبٍ قَرِيبٍ، ثمَّ انْصَرَفَ إلى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كانَ مَرْبُوطاً في الدّارِ فَحملَ عَليهِ غِرَارَتَيْنِ مَلأهُما طَعاماً، وجَعَلَ بَيْنَهُما نَفقةً وَثِيَاباً، ثمَّ نَاوَلَها خِطامَهُ، فقالَ اقْتَادِيهِ فَلَنْ يَفْنَىٰ هٰذا حتَّى يأتِيَكُمُ اللَّهُ بخَيْرٍ، فقالَ رجُلٌ: يا أَمِيرَ المُؤمِنِينَ أكْثرْت لَها فقالَ ثَكِلتْكَ أمك، فوَاللَّهِ إنِّي لأرَى أبَا هٰذِهِ وأخَاها قدْ حاصَرَا حِصْناً زَماناً فافْتَتَحاهُ، فأصْبَحْنا نَسْتَفِيءُ سُهمانَهُما فِيهِ. أخْرَجَهُنَّ البُخاريُّ.

١٦/٣٥١٥ ـ وعَنْ محمَّدِ بْنِ عَليٍّ أنَّ عمَرَ لمَّا دَوَّنَ الدَّوَاوِينَ قالَ: بِمَنْ تَرَونَ أَبْدَأ قِيلَ لهُ ابْدَأ بالأقْرَبِ فالأقْرَبِ بكَ، قالَ: بَلْ أَبْدأ بالأقْرَبِ فالأقْرَبِ برَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رواهُ الشّافِعيُّ.

اللہ کی کتاب کی رو سے اللہ کے رسول ﷺ نے ہماری قسمیں بنا دی ہیں۔ایک وہ بھی شخص ہے جس نے اسلام میں تکلیفیں برداشت کیں۔ایک قدیم الاسلام مسلمان ہے۔ایک آدمی اسلام میں مالدار ہے اور ایک آدمی فقیر ہے۔اللہ کی قسم اگر میں زندہ رہا تو میں جبلِ صنعا کے چرواہے کو بھی اس مال سے حصہ دوں گا جب کہ وہ اپنی جگہ پر چرواہا ہو۔

(۳۵۱۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے جابیہ کے دن خطبے میں فرمایا اللہ نے مجھے اس مال کا خازن اور بانٹنے والا بنایا ہے۔پھر فرمایا بلکہ اللہ نے اس کو بانٹ دیا ہے اور میں نبی کریم ﷺ کے اہل بیت سے ابتداء کرنے والا ہوں۔پھر ان سے شروع کیا جوان سب سے زیادہ بزرگ تھے۔امہات المومنین کے لیے دس ہزار مقرر کیے بجز حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ہم میں برابری کیا کرتے تھے۔چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان میں برابری کی پھر فرمایا کہ میں مہاجرین اوّلین سے ابتدا کرنے والا ہوں کیونکہ ہم کو ظلم و زیادتی سے ہمارے وطن سے نکالا گیا تھا۔پھر ان میں سے بزرگ ترین سے شروع کیا۔بدریوں کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر کیے اور بدری انصار کے لیے چار چار ہزار درہم اور اُحد میں حاضر ہونے والوں کے لیے تین تین ہزار درہم اور فرمایا جس نے ہجرت میں جلدی کی، اس کو عطا کرنے میں بھی جلدی کروں گا اور جس نے دیر کی اس کے ساتھ عطاء میں بھی دیر کروں گا۔پس کوئی ملامت نہ کرے مگر اپنی سواری کی بیٹھنے کی جگہ پر (کہ ہجرت میں جلدی نہیں کی اور سواری بٹھائے رکھی)۔

(۳۵۱۲) قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ بدریوں کی تنخواہ پانچ پانچ ہزار تھی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں ان کے بعد والوں پر انہیں فوقیت دوں گا۔

(۳۵۱۳) حضرت نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے مہاجروں کے لیے چار چار ہزار مقرر کیے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساڑھے تین ہزار مقرر کیے۔کہا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی تو پہلے مہاجروں میں سے ہیں۔آپ نے چار ہزار سے کم کیوں کیا۔فرمایا ان کے ساتھ ان کے باپ بھی تھے یعنی باپ کے ساتھ ہجرت کرنے والے تنہا ہجرت کرنے والوں کی برابری نہیں کر سکتے۔

(۳۵۱۴) حضرت اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا۔آپ کو ایک نوجوان عورت ملی۔بولی اے امیر المومنین! میرا شوہر فوت ہو گیا ہے۔اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں نہ وہ سری پکاتے ہیں اور نہ ان کی کھیتی ہے اور نہ دودھ کا جانور ہے مجھے ڈر ہے انہیں بجو نہ کھا جائے۔میں خفاف بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں۔میرے والد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں شریک تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلتے چلتے اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا واہ واہ رشتہ تو قریبی ہی نکلا۔پھر ایک طاقتور اونٹ پر جو گھر میں بندھا ہوا تھا، غلہ لادا اور دونوں بوروں کے درمیان خرچہ اور کپڑے رکھے اور اس کی نکیل عورت کو پکڑا کر فرمایا اب تو اسے لے جاؤ اس کا سامان ختم ہونے سے پہلے اللہ پاک تمہارے پاس اور مال لے آئے گا۔ایک شخص بولا۔امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ نے اسے بہت دے دیا۔فرمایا تمہاری ماں تمہیں گم کرے اللہ کی قسم! میں اس کے باپ اور بھائی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک زمانے تک قلعے کا محاصرہ کیے رہے پھر اسے فتح کر لیا پھر ہم نے ان دونوں کے حصوں میں سے بانٹ لیا۔

(۳۵۱۵) حضرت محمد بن علی سے مروی ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رجسٹر بنوائے تو پوچھا میں تمہاری رائے میں کس سے ابتداء کروں؟ بولے اپنے قریبی عزیز سے ابتدا کیجیے۔فرمایا نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے قریبی عزیز سے ابتدا کروں گا۔

٤٠ ـ كتابُ السَّبْقِ والرَّمْيِ

١ ـ بابُ ما يجوزُ المسابقةُ عليهِ بعوض

١/٣٥١٦ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لا سَبَقَ إلاّ في خُفٍّ أو نَصْلٍ أو حافِرٍ. رواهُ الخَمسةُ، ولَمْ يذكُرْ فِيهِ ابْنُ ماجَه: أَو نَصْلٍ.

٢/٣٥١٧ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: سَابَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الخَيْلِ فأَرْسِلَتِ الَّتي ضَمُرَتْ مِنها، وأَمَدُها الحَفْيَاءُ إلى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، والَّتي لَمْ تضْمُرْ أَمَدُها ثَنِيَّةُ الْوداعِ، إلى مَسْجِدِ بَني زُرَيْقٍ. رواهُ الجَماعَةُ، وفي الصَّحيحَيْنِ عَنْ مُوسىٰ بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ بَيْنَ الحَفْياءِ إلى ثَنيةِ الْوَداعِ سِتَّة أَمْيَالٍ أَو سَبْعَة. وَلِلْبُخاري قالَ سُفيانُ: مِنَ الحَفْيَاءِ إلى ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ خَمْسةُ أَمْيَالٍ أَو سِتَّةٌ، وَمِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إلى مَسْجِدِ بَني زُريق مِيلٌ.

٣/٣٥١٨ ـ وعنِ ابْنِ عمَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ سَبَّقَ بالخَيل ورَاهَنَ، وفي لفظٍ: سَبَّقَ بَيْنَ الخَيلِ وأَعطى السَّابِقَ. رَواهُما أحمدُ.

٤/٣٥١٩ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ سَبَّقَ بَيْنَ الخَيلِ وفَضَّلَ القُرَّحَ في الْغَايَةِ. رواهُ أَحمدُ وأَبُو دَاوُدَ.

٥/٣٥٢٠ ـ وعَن أَنسٍ وَقيلَ لهُ أَكُنتُمْ تُرَاهِنُونَ على عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرَاهِنُ؟ قال: نَعَمْ واللَّهِ لقدْ رَاهَنَ على فَرَسٍ يقالُ لهُ سَبْحَةُ فَسَبَقَ النَّاسَ فبش لِذٰلكَ وأَعجَبَهُ. رواهُ أحمدُ.

٦/٣٥٢١ ـ وعَنْ أَنسٍ قالَ: كانَتْ لرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ناقَةٌ تُسَمَّى العضْبَاءَ وكانَتْ لا تُسْبَقُ، فَجاءَ أَعْرَابيٌّ على قَعُودٍ لهُ فَسَبَقَها، فاشْتَدَّ ذٰلِكَ على المُسْلِمينَ وقالوا: سُبِقَتِ الْعَضْباءُ، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إنَّ حَقّاً على اللَّهِ أَنْ لا يَرْفَعَ شَيْئاً مِنَ الدُّنْيَا إلاّ وضَعَهُ. رواهُ أَحمدُ والبُخاريُّ.

گھڑ دوڑ اور تیر اندازی کے احکام

گھڑ دوڑ کے جواز کی صورت

(۳۵۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسابقت پر ٹھہرایا ہوا انعام نہیں مگر اونٹ میں یا تیر میں یا گھوڑے میں۔ ابن ماجہ میں او نصل (یا تیر) کا ذکر نہیں ہے۔

(۳۵۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں میں گھڑ دوڑ کرائی۔ پھر تضمیر شدہ (تیار کیے گئے) گھوڑے حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک چھوڑے گئے اور غیر مضمر (جن کی تضمیر نہیں کی گئی) گھوڑے ثنیۃ الوداع سے مسجد زریق تک چھوڑے گئے۔ صحیحین میں حضرت موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ حفیاء سے ثنیۃ الوداع چھ سات میل ہے۔ بخاری میں ہے کہ حضرت سفیان نے کہا حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک پانچ یا چھ میل ہے اور ثنیۃ الوداع سے مسجد زریق تک ایک میل ہے۔

(۳۵۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے سے گھڑ دوڑ کی اور شرط مقرر کی۔ ایک روایت میں ہے گھوڑوں میں گھڑ دوڑ کرائی اور جیتنے والے کو انعام دیا۔

(۳۵۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں میں گھڑ دوڑ کرائی اور حد میں جوان گھوڑوں کو فضیلت دی۔

(۳۵۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کیا تم عہد رسالت میں جیتنے والے کو دیا کرتے تھے؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دیا کرتے تھے۔ فرمایا ہاں۔ اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھوڑے سبحہ پر شرط بدی۔ وہ تمام گھوڑوں سے آگے بڑھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور پسند فرمایا۔

(۳۵۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی عضباء تھی وہ کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتی تھی۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر آیا اور اس سے آگے بڑھ گیا۔ یہ بات مسلمانوں کو ناگوار گزری اور کہنے لگے عضباء پیچھے رہ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پر حق ہے کہ دنیا میں جس چیز کو اٹھائے اسے گرائے بھی۔

٢ ـ بابُ ما جاءَ في المحَلل وآدابُ السبْقِ

١/٣٥٢٢ ـ عنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ أدْخَلَ فرَساً بَيْنَ فرَسَيْنِ وهُوَ لا يأمَنُ أنْ يَسْبِقَ فلا بَأسَ، ومَنْ أدخلَ فرساً بَيْنَ فرسَينِ وَهوَ آمِنٌ أنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قمارٌ. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُد وابْنُ ماجَه.

٢/٣٥٢٣ ـ وعَنْ رجُلٍ مِنَ الأنصارِ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الخَيلُ ثلاثةٌ فَرَسٌ يَرْبِطُهُ الرَّجُلُ في سَبيلِ اللَّهِ فَثَمَنُهُ أجْرٌ، ورُكُوبُهُ أجرٌ، وَعارِيَتهُ أجْرٌ، وعَلفهُ أجْرٌ، وفَرَسٌ يُغالِقُ فِيهِ الرَّجُلُ ويُرَاهِنُ فَثَمَنُهُ وِزرٌ، وَعلفهُ وِزرٌ وَركوبُهُ وِزرٌ، وفَرَسٌ لِلْبِطْنَةِ فعَسىٰ أنْ يَكُونَ سَدَاداً مِنَ الْفَقرِ إنْ شَاءَ اللَّهُ.

٣/٣٥٢٤ ـ وعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: الخَيْلُ ثَلاثةٌ: فَرَسٌ للرّحمٰنِ، وفَرَسٌ لِلإنْسَانِ، وفَرَسٌ لِلشَّيْطانِ، فأمَّا فَرَسُ الرَّحمٰنِ فالذِي يَرْتَبِطُ في سَبيلِ اللَّهِ فَعَلَفهُ وَرَوثُهُ وَبَولُه، وذَكَرَ ما شاءَ اللَّهُ، وَأمَّا فَرَسُ الشَّيْطانِ فالَّذي يُقامِرُ، أو يُراهِنُ عليهِ، وأمَّا فَرَسُ الإنْسَانِ فالفَرَسُ يَرْتَبِطُه الإنسانُ يَلْتَمِسُ بَطنَها فَهِيَ سَتْرُ فقرٍ. رواهُما أحمَدُ وَيُحْمُلانِ على المُرَاهَنَةِ مِنَ الطَرَفَيْنِ.

٤/٣٥٢٥ ـ وعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: لا جَلَبَ ولا جَنَبَ يَومَ الرِّهانِ. رواهُ أبُو داوُد.

٥/٣٥٢٦ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: لا جَلَبَ ولا جَنَبَ ولا شِغَارَ في الإسلامِ. رواهُ أحمَدُ.

٦/٣٥٢٧ ـ وَرُوِيَ عَنْ عَليٍّ [رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ] أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: يا عَليُّ قَدْ جَعَلْت إلَيْكَ هٰذِهِ السُّبْقَةَ بَيْنَ النَّاسِ فَخَرَجَ عَليٌّ فَدَعَا سُرَاقة بْنَ مالِكٍ، فقالَ: يَا سُرَاقة إنّي قَدْ جعلْت إلَيْكَ ما جَعَلَ النَّبيُّ ﷺ في عُنُقِي مِنْ هذِهِ السَّبْقَةِ في عُنقِكَ، فإذَا أتَيْتَ المِيْطَانَ ـ قالَ أبُو عَبدِ الرَّحمٰنِ ـ وَالمِيْطَانُ مُرْسِلها مِنَ الغايَةِ فَصُفَّ الخَيْلَ ثم نادِ هَلْ مِنْ مُصْلِحٍ لِلجَامِ أو حامِلٍ لِغُلامٍ أو طَارِحٍ لجُلٍّ؟ فإذَا لَمْ يُجِبْكَ أحَدٌ فَكَبِّرْ ثلاثاً ثمَّ خَلِّها عِندَ الثَّالِثَةِ يُسْعِدُ اللَّهُ بسَبَقِهِ مَنْ شاءَ مِنْ خَلْقِهِ وكانَ عَليٌّ يَقعُدُ عِندَ مُنْتَهىٰ الغَايَةِ ويَخُطُّ خطّاً ويُقِيمُ رَجُلَيْنِ مُتَقابلَيْنِ عِندَ طَرَفِ الخَطِّ طَرَفُهُ بَيْنَ إبْهامَيْ أرْجُلِهِما وتَمُرُّ الخَيْلُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَيقولُ: إذَا خَرَجَ أحدُ الفَرَسَيْنِ على صَاحِبِهِ بطَرَفِ أذُنَيْهِ أو أذُنٍ أو عِذَارٍ فاجْعلُوا السُّبْقَةَ لَه، فإنْ شَكَكْتُما فاجْعَلا سَبَقَهُما نِصْفَيْنِ، فإذَا قَرَنْتُمْ ثِنْتَيْنِ فاجْعَلُوا الْغَايَةِ مِنْ غَايَةِ أصْغَرِ الثِّنْتَيْنِ ولا جَلَبَ ولا جَنَبَ ولا شِغَارَ في الإسْلامِ. رواهُ الدّارقُطنيُّ.

محلل کے بارے میں۔ گھڑ دوڑ کے آداب

(۳۵۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو گھوڑوں میں گھوڑا داخل کیا، اسے معلوم نہیں کہ یہ آگے بڑھ جائے گا تو خیر اور اگر یقین ہے کہ آگے بڑھ جائے گا تو جوا ہے۔

(۳۵۲۳) ایک انصاری صحابی سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک گھوڑے کو انسان اللہ کی راہ میں باندھتا ہے پس اس کی قیمت بھی ثواب ہے، اس پر سوار ہونا بھی ثواب ہے، اسے عاریت میں دینا بھی ثواب ہے اور اس کا چارا بھی ثواب ہے اور ایک گھوڑا شرطیں بدلنے کے لیے پالا جاتا ہے۔ اس کی قیمت بھی گناہ ہے، اس کا چارا بھی گناہ ہے اور اس پر سوار ہونا بھی گناہ ہے اور ایک گھوڑا سواری کے لیے پالا جاتا ہے امید ہے کہ وہ ان شاء اللہ مانگنے سے بے نیاز کر دے گا۔

(۳۵۲۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہیں رحمٰن کا گھوڑا، انسان کا گھوڑا اور شیطان کا گھوڑا۔ رحمٰن کا گھوڑا تو وہ ہے جو اللہ کی راہ میں پالا جاتا ہے۔ اس کا چارا، اس کی لید، اس کا پیشاب، اور جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے بیان کیا۔ شیطان کا گھوڑا وہ ہے جو جوئے کے لیے پالا جاتا ہے۔ انسان کا گھوڑا وہ ہے جسے انسان نسل کی افزائش کے لیے پالتا ہے وہ باعث پردہ ہے۔

فقہ الحدیث: ان دونوں حدیثوں کو دو طرفہ شرطوں پر محمول کیا جائے گا۔

(۳۵۲۵) حضرات عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھڑ دوڑ کے دن نہ جلب ہے اور نہ جنب ہے۔

(۳۵۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب ہے اور نہ شغار ہے۔ (اپنے گھوڑے کو تیز کرنے کے لیے پیچھے ایک گھوڑے کا اہتمام جلب ہے اور پہلو میں ہو تو جنب)

(۳۵۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی رضی اللہ عنہ میں نے تمہارے لیے یہ انعام مقرر کیا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بن مالک کو بلا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے جو انعام مقرر فرمایا ہے، اس میں سے میں تمہیں بھی دوں گا، جب تم گھوڑوں کے چھوٹنے والی جگہ پر جاؤ تو گھڑ دوڑ والے گھوڑوں کو ایک قطار میں کھڑے کرو۔ پھر زور سے کہو اگر کسی کو لگام درست کرنی ہے تو کر لے یا بچہ اٹھانا ہے تو اٹھا لے یا جھول اتارنی ہے تو اتار لے۔ پھر جب تمہیں کوئی جواب نہ دے تو تین بار تکبیر کہو پھر تیسری تکبیر پر گھوڑے چھوڑ دو۔ اللہ پاک جسے چاہے آگے بڑھا کر پیچھے رہنے والوں پر سعادت عطا فرمائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھڑ دوڑ کی آخری حد پر بیٹھ جاتے تھے اور ایک خط کھینچ دیتے تھے اور خط کے دونوں نقطوں پر آمنے سامنے دو آدمی بٹھا دیتے تھے۔ ہر ایک آدمی اپنے پاؤں کے انگوٹھے سے نقط دبائے رہتا تھا اور گھوڑے ان دونوں آدمیوں سے گزرتے۔ اگر کوئی گھوڑا دوسرے گھوڑے سے دونوں کانوں سے یا ایک کان سے یا رخسارے سے آگے بڑھ گیا تو اسی کی جیت ہوگی اور اگر شک ہو جائے تو انعام آدھا آدھا کر لیں اور اگر تم دو گھوڑوں کو ملاؤ تو حد کو سب سے چھوٹے کی حد سے مقرر کرو اور اسلام میں جلب، جنب یا شغار نہیں۔ (روایت ضعیف ہے (نیل مترجم)۔

فقہ الحدیث: یعنی اگر دونوں جانب سے دو دو گھوڑے مقرر ہوں تو بڑے گھوڑے کے آگے بڑھنے سے جیتنے کا حکم نہیں لگایا جائے گا جب کہ ان میں ایک چھوٹا ہو اور دوسرا بڑا ہو بلکہ چھوٹے کا اعتبار ہوگا (مترجم)۔

٣ ـ بابُ الحَثِّ على الرَّمْيِ

١/٣٥٢٨ ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأكْوَعِ قالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّهِ ﷺ على نَفَرٍ مِنْ أسلَمَ يَنْتَضِلُونَ بالسُّوقِ، فقالَ: ارْمُوا يَا بَنِي إسْمٰعِيلَ فإنَّ أبَاكُمْ كانَ رَامِياً، ارْمُوا وأنا مَعَ بَني فُلانٍ، قالَ: فأمْسَكَ أحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بأيْدِيهِمْ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: مالَكُمْ لا تَرْمُونَ؟ قالوا: كَيْفَ نَرْمِي وأنْتَ مَعَهُمْ، فقالَ: ارْمُوا وأنا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ. رواهُ أحمدُ والبخاري.

٢/٣٥٢٩ ـ وعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ قالَ: سَمِعْت النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ: ﴿وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا ٱسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ﴾ [الأنفال: ٦٠]. ألا إنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ألا إنَّ القُوَّةَ الرمْيُ ألا إنَّ القُوَّةَ الرَّمْيُ.

٣/٣٥٣٠ ـ وعَنهُ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ عُلِّمَ الرَّمْيَ ثمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنا. رَواهُما أحمدُ ومُسلِمٌ.

٤/٣٥٣١ ـ وعَنهُ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: إنَّ اللّهَ يُدْخِلُ بالسَّهمِ الْوَاحِدِ ثلاثَةَ نَفَرٍ الجَنَّةَ: صَانِعَهُ الذي يَحْتَسِبُ في صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، والَّذِي يُجَهِّزُ بهِ في سَبيلِ اللّهِ، والَّذِي يَرْمِي بهِ في سَبيلِ اللّهِ وقالَ: ارْمُوا وارْكَبُوا فإنْ تَرْمُوا خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أنْ تَرْكَبُوا، وقالَ: كُلُّ شيْءٍ يَلْهُو بهِ ابْنُ آدَمَ فَهُوَ باطِلٌ إلاَّ ثلاثاً: رَمْيَهُ عَنْ قَوسِهِ، وتَأدِيبَهُ فَرَسَهُ، ومُلاعَبَتَهُ أهلَهُ فإنَّهُنَّ مِنَ الحقِّ. رواهُ الخَمسَةُ.

٥/٣٥٣٢ ـ وعَنْ عَليٍّ [عَليهِ السَّلامُ] قالَ: كانَتْ بِيَدِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ قَوسٌ عَرَبِيَّةٌ فرَأى رَجُلاً بيَدِهِ قَوسٌ فارسِيَّةٌ، فقالَ: ما هٰذِهِ؟ ألْقِها وعلَيْكَ بهٰذِهِ وَأشْبَاهِها وَرِماحِ الْقَنا فإنَّهُما يُؤَيِّدُ اللّهُ بهِما في الدِّينِ وَيُمَكِّنُ لكمْ في الْبِلادِ. رواهُ ابنُ ماجه.

٦/٣٥٣٣ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسةَ قالَ: سَمِعت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ: مَنْ رَمَى بِسَهمٍ في سَبيلِ اللّهِ فَهوَ عَدْلُ محرَّرٍ. رواهُ الخَمسَةُ وصَحَّحهُ الترمِذِيُّ، ولفظُ أبي داوُدَ: مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بسَهمٍ في سَبيلِ اللّهِ فلَهُ دَرَجةٌ. وفي لفظٍ للنَّسائيِّ: مَنْ رَمَى بسَهمٍ في سَبيلِ اللّهِ بَلَغَ الْعَدُوَّ أوْ لَمْ يَبْلغْ كانَ لهُ كَعِتْقِ رَقَبةٍ.

٤ ـ بابُ النَّهي عَنْ صَبْرِ البَهائِمِ وإخْصَائِها والتحريشِ بينَها وَوَسْمِها في الوَجْهِ

١/٣٥٣٤ ـ عَنْ ابْنِ عمَرَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئاً فِيهِ الرُّوحُ غَرَضاً.

٢/٣٥٣٥ ـ وعَنْ أنَسٍ أنَّهُ دَخَلَ دارَ الحَكمِ بْنِ أيُّوبَ فإذَا قَومٌ قَدْ نَصَبُوا دَجاجَةً

تیر اندازی کی ترغیب

(۳۵۲۸) حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ اسلم قبیلے کے چند آدمیوں سے گزرے جو بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے۔فرمایا بنی اسماعیل تیر اندازی سیکھو۔تمہارے باپ بھی تیر انداز تھے اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں۔دونوں میں سے ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے؟ کیوں رُک گئے؟ عرض کی اب ہم تیر اندازی کیسے کریں آپ ﷺ تو ان کے ساتھ ہیں۔فرمایا تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(۳۵۲۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ الایة کی تفسیر میں کان کھول کر سن لو۔قوت تیر اندازی ہی ہے یاد رکھو قوت تیر اندازی ہی ہے یاد رکھو قوت تیر اندازی ہی ہے۔

(۳۵۳۰) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا جس نے تیر اندازی سیکھ کر اسے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

(۳۵۳۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ذریعے تین آدمی جنت میں داخل فرمائے گا۔تیر بنانے والے کو جو اس کی صنعت میں نیکی کی نیت رکھتا ہوگا اور اسے جو کسی کو اللہ کی راہ میں ان سے تیار کر دے اور اسے جو تیر اللہ کی راہ میں چلائے۔فرمایا تیر پھینکو اور سوار ہو اور تمہارا تیر پھینکنا تمہارے سوار ہونے سے بہتر ہے۔ہر کھیل جو انسان کھیلتا ہے باطل ہے سوائے تین کھیلوں کے۔(۱) کمان سے تیر چلانا (۲) گھوڑا سدھانا (۳) بیوی کے ساتھ کھیلنا کیونکہ یہ تین کھیل حق (طاعت) میں سے ہیں۔

(۳۵۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہاتھ میں ایک عربی کمان تھی۔آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں فارسی کمان ہے۔فرمایا یہ کیا ہے؟ اسے پھینکو اور اسے اور اس کی مثل کمان اور نیزوں کے بانس لازم پکڑلو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے تمہارے دین کی تائید فرماتا ہے اور شہروں پر تمہیں قبضہ دیتا ہے۔

(۳۵۳۳) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکا وہ آزاد کردہ غلام کے برابر ہے۔ابوداؤد کے الفاظ اس طرح ہیں جس نے اللہ کی راہ میں دشمن پر ایک تیر پھینکا اور وہ ان کو لگ بھی گیا تو اس کے لیے ایک درجہ ہے۔نسائی کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا خواہ دشمن کو لگے یا نہ لگے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔

جانداروں کو نشانہ بنانے اور انہیں خصی کرنے کی ممانعت، جانور لڑانے اور ان کے چہروں پر داغ دینے کی ممانعت

(۳۵۳۴) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس پر لعنت کی جس نے جاندار کو نشانہ بنایا۔

(۳۵۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حکم بن ایوب کے گھر میں داخل ہوئے دیکھا کچھ لوگ مرغی باندھ کر

يَرْمُونَها، فقالَ: نهىٰ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أنْ تُصبَّرَ البَهائمُ. مُتَفَقٌ عليهِما.

٣/٣٥٣٦ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: لا تَتَّخِذُوا شَيئاً فِيهِ الرُّوحُ غَرَضاً. رواهُ الجَماعةُ إلاَّ البخاريَّ.

٤/٣٥٣٧ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: نهىٰ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ إخْصاءِ الخَيْلِ والبهائِمِ، ثُمَّ قالَ ابْنُ عمَرَ: فِيها نماءُ الخلْقِ. رواهُ أحمَدُ.

٥/٣٥٣٨ ـ وعَن ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: نهىٰ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَينَ البهائمِ. رواهُ أبُو داوُد والترْمذِيُّ.

٦/٣٥٣٩ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ: نهىٰ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ وعَنْ وسْمِ الْوَجْهِ. رواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ والتِّرمذيُّ وصحَّحَهُ. وفي لفْظٍ: مُرَّ عَليهِ بحِمارٍ قَدْ وُسِمَ في وجْهِهِ، فقالَ: لَعنَ اللّٰهُ الَّذي وسمَهُ. رواهُ أحمدُ ومُسلمٌ، وفي لفظٍ: مُرَّ عَليهِ بحِمارٍ قَد وُسِمَ في وجْهِهِ، فقالَ: أما بَلغَكُم أنّي لعنت مَنْ وسَمَ البَهيمَةَ في وَجْهِها أو ضَرَبها في وَجْهِها ونهىٰ عَنْ ذٰلكَ. رواهُ أبو داوُد.

٧/٣٥٤٠ ـ وعنْ ابْن عَبَّاسٍ قالَ رأى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِماراً مَوسُومَ الوَجْهِ فأنْكَرَ ذٰلكَ، قالَ: فوَاللّٰهِ لا أسمُهُ إلاَّ في أقْصىٰ شيءٍ مِنَ الوَجْهِ وأمَرَ بِحِمارِهِ فَكُوِيَ في جاعِرَتَيْهِ فهُوَ أوَّلُ مَنْ كَوَى الجَاعِرَتَيْنِ. رواهُ مُسلِم.

٥ ـ بابُ ما يُسْتَحَبُّ ويُكْرَهُ مِنَ الخيلِ واختيارِ تكثيرِ نَسْلِها

١/٣٥٤١ ـ عَنْ أبي قَتَادَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: خَيْرُ الخَيْلِ الأدْهَمُ الأقْرَحُ الأرْثَمُ، ثُمَّ المُحَجَّلُ طَلْقُ الْيمِينِ فإنْ لَمْ يَكُنْ أدْهَمَ فكميت على هٰذِهِ الشِّيَةِ. رَواهُ أحمدُ وَابْنُ ماجه والتِّرمِذيُّ وصَحَّحَهُ.

٢/٣٥٤٢ ـ وَعَنْ ابْن عَبَّاسٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يُمْنُ الخَيْلِ في شُقْرِها. رَواهُ أحمدُ وأَبُو دَاوُدَ والتِّرمِذِيُّ.

٣/٣٥٤٣ ـ وعَنْ أبي وَهبٍ الجُشَمِيِّ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أغَرَّ مُحَجَّلٍ، أو أشْقَرَ أغرَّ مُحَجَّلٍ، أو أدْهَمَ أغرَّ مُحجَّلٍ. رَواهُ أحمدُ والنَّسائي وأبُو دَاوُدَ.

٤/٣٥٤٤ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَة قالَ: كانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكالَ منَ الخَيْلِ والشِّكالُ أنْ يَكُونَ الْفَرَسُ في رِجْلِهِ الْيُمْنَىٰ بَياضٌ، وفي يَدِهِ الْيُسْرَى، أو في يَدِهِ الْيُمْنَى وفي رِجْلِهِ الْيُسْرَى. رَواهُ مُسلمٌ وأَبو دَاوُدَ.

نشانہ بازی کر رہے تھے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانداروں پر نشانہ بازی سے منع فرمایا ہے۔

(۳۵۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس میں روح ہو اسے نشانہ نہ بناؤ۔

(۳۵۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں اور جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے ان میں فربہی آتی ہے۔

(۳۵۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔

(۳۵۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے منع فرمایا ہے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے پر داغ دیا ہوا تھا، فرمایا اللہ اس پر لعنت فرمائے جس نے اس کا چہرہ داغا ہے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں۔ آپ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے پر داغ دیا ہوا تھا فرمایا کیا تمہیں خبر نہیں ملی کہ جس نے جانور کے چہرے پر داغ دیا یا اس کے منہ پر مارا میں نے اس پر لعنت کی ہے، اور آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

(۳۵۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے پر داغ تھا۔ آپ ﷺ نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا اللہ کی قسم! میں اس کے چہرے سے جو عضو سب سے زیادہ دور ہوگا اس میں داغ دوں گا پھر آپ کے حکم سے چوتڑوں میں داغ دیے گئے۔ چوتڑوں میں سب سے پہلے آپ ﷺ نے داغ دیا۔

گھوڑے کے متعلق بعض مسائل

(۳۵۴۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ ﷺ نے فرمایا بہترین گھوڑا وہ ہے جو کالا مشکی ہو۔ پیشانی پر سفیدی ہو اور اوپر کے ہونٹ میں سفیدی ہو۔ پھر جن کا دایاں ہاتھ پاؤں سفید نہ ہو پھر اگر سیاہ نہ ہوں تو سرخ و سیاہ جو مذکورہ صفات پر ہوں۔

(۳۵۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑے کی برکت اس کی سرخی و سیاہی میں ہے۔

(۳۵۴۳) حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس گھوڑے کو لازم پکڑو جس کی سرخی سیاہی سے ملی ہو اور ہاتھ پاؤں اور پیشانی سفید ہو یا اشقر (سرخ سیاہی مائل) کو جس کے ہاتھ پاؤں اور پیشانی سفید ہو یا سیاہ جس کے ہاتھ پاؤں اور پیشانی سفید ہو۔

(۳۵۴۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ گھوڑے میں شکال ناپسند کرتے تھے۔ شکال یہ ہے کہ گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔

٣٥٤٥/ ٥ ـ وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْداً مَأْمُوراً ما اخْتَصَّنا بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إلاَّ بِثَلاثٍ: أَمَرَنا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ، وأَنْ لا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وأَنْ لا نُنْزِي حِماراً على فَرَسٍ. رَواهُ أَحمدُ والنَّسائيُّ والتِّرمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٣٥٤٦/ ٦ ـ وعَنْ عَلِيٍّ [عَلَيْهِ السَّلامُ] قالَ: أُهدِيَتْ إلىٰ النَّبيِّ ﷺ بَغْلَةٌ فقُلْنا: يا رَسُولَ اللَّهِ لو أَنزَيْنا الحُمُرَ علىٰ خَيْلِنا فَجاءَتْنا بِمِثْلِ هٰذِهِ، فقالَ إنَّما يَفْعَلُ ذٰلكَ الَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ. رَواهُ أَحمدُ وأَبو داوُدَ.

٣٥٤٧/ ٧ ـ وعَنْ عَلِيٍّ [عَلَيْهِ السَّلامُ] قالَ: قالَ لي النَّبيُّ ﷺ: يا عَلِيُّ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وإن شَقَّ عَلَيْكَ، ولا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ، ولا تُنْزِ الحُمُرَ على الخَيْلِ، ولا تجالِسْ أَصْحابَ النجُومِ. رَواهُ عَبْد اللَّهِ بنُ أحمدَ في «المُسْنَدِ».

٦ ـ بابُ ما جاء في المسَابَقَةِ علىٰ الأقْدَام والمصَارَعَةِ واللَّعِبِ بالحِرَابِ وغيرِ ذلكَ

٣٥٤٨/ ١ ـ عنْ عائِشَةَ قالَتْ: سَابَقَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَبَقْتُهُ فَلَبِثْنا حَتَّى إذَا أَرهَقَنِي اللَّحْمُ سَابَقَنِي فَسَبَقَنِي فقالَ: هٰذِهِ بِتِلْكَ. رَواهُ أحمدُ وأَبو داوُدَ.

٣٥٤٩/ ٢ ـ وعنْ سلمَةَ بْنِ الأكْوَعِ قالَ: بَيْنا نَحْنُ نَسِيرُ، وكانَ رجُلٌ مِنَ الأنْصارِ لا يُسْبَقُ شدّاً فجَعَلَ يقُولُ: ألا مُسابِقٌ إلى المَدِينةِ؟ هَلْ مِنْ مُسابِقٍ؟ فَقُلْتُ: أما تُكرِمُ كَرِيماً، ولا تَهابُ شَرِيفاً؟ قالَ: لا إلاَّ أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: قُلْتُ: يا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بأبي أَنْتَ وأُمِّي ذَرْنِي فَلأسَابِقَ الرَّجُلَ، قالَ: إنْ شِئْتَ، قالَ: فَسَبَقْتُهُ إلى المدينةِ. مختصرٌ مِنْ أَحْمَدَ ومُسلِمٍ.

٣٥٥٠/ ٣ ـ وعَنْ محمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ أَنَّ رُكانَةَ صَارَعَ النَّبيَّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبيُّ ﷺ. رَواهُ أَبو داودَ.

٣٥٥١/ ٤ ـ وعَنْ أبي هُريرَةَ قالَ: بَيْنا الحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِندَ النَّبيِّ ﷺ بحِرَابِهِمْ دَخَلَ عمَرُ فأهوَى إلى الحَصْبَاءِ فَحَصَبَهُمْ بها، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَعْهُمْ يا عمَرُ. مُتَّفَقٌ عليهِ، وَلِلْبُخارِيِّ في روايَةٍ: في المَسْجِدِ.

٣٥٥٢/ ٥ ـ وعَنْ أنسٍ: لمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ المَدِينةَ لَعِبَتِ الحَبَشَةُ لِقُدُومِهِ بحِرَابِهِمْ فَرَحاً بذٰلكَ. متَّفَقٌ عليهِ.

٣٥٥٣/ ٦ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ رَأى رجُلاً يَتْبَعُ حَمامَةً فقالَ: شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شيْطَانةً. رواهُ أحمدُ وأَبو داودَ وابْنُ ماجه وقالَ: يَتْبَعُ شَيْطاناً.

(۳۵۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں عام لوگوں سے الگ کسی بات میں خاص نہیں کیا سوائے تین باتوں کے۔ آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا (۱) کہ ہم پورا پورا وضو کریں (۲) زکوٰۃ نہ کھائیں اور (۳) گھوڑی کو گدھے سے گابھن نہ کرائیں۔

(۳۵۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کو ہدیہ میں ایک خچر دیا گیا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر ہم گھوڑیاں گدھوں سے گابھن کرائیں تو اس جیسے جانور پیدا ہوں۔ فرمایا یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو جاہل ہیں۔

(۳۵۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! وضو پورا کرو اگرچہ تمہیں ناگوار گزرے اور صدقہ نہ کھاؤ اور گدھوں سے گھوڑیاں گابھن نہ کراؤ اور نجوم والوں کے پاس مت اٹھو بیٹھو۔

پیدل دوڑنے میں ہار جیت، کشتی، نیزوں وغیرہ کا حکم

(۳۵۴۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ دوڑ لگائی۔ میں آگے بڑھ گئی۔ پھر کچھ دنوں ہم ٹھہرے رہے پھر جب مجھ پر گوشت چڑھ گیا (بھاری ہوگئی) تو پھر آپ ﷺ نے میرے ساتھ دوڑ لگائی تو آپ مجھ سے آگے بڑھ گئے فرمایا یہ اس کا بدلہ ہے۔

(۳۵۴۹) حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ہم چل رہے تھے اور ایک انصاری تھا، جس سے کوئی آگے نہیں بڑھتا تھا۔ وہ کہنے لگے ہے کوئی جو میرے ساتھ مدینہ تک دوڑ لگائے؟ مکرر اس نے یہی کہا۔ میں نے کہا نہ تمہیں عزت دار کا ادب ہے اور نہ شریف کا ڈر۔ بولا نہیں ہاں سوائے رسول اللہ ﷺ کے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ مجھے اس کے ساتھ دوڑنے کی اجازت دیں۔ فرمایا چاہو تو دوڑ لو۔ چنانچہ میں اس سے پہلے مدینے پہنچ گیا۔

(۳۵۵۰) محمد بن علی بن رکانہ سے مروی ہے کہ حضرت رکانہ نے نبی اکرم ﷺ سے کشتی لڑی۔ آپ ﷺ نے اسے پچھاڑ دیا۔

(۳۵۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبشی نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنے چھوٹے نیزوں کے کمالات دکھا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے جھک کر سنگریزے اٹھا کر ان کو مارے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! ان کو چھوڑ دو۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ مسجد میں کھیل رہے تھے۔

(۳۵۵۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں حبشیوں نے اپنے نیزوں کے کمالات دکھائے۔

(۳۵۵۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ کبوتر کے پیچھے لگا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا شیطان شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

٧ ـ بابُ تَحْرِيمِ القِمارِ واللَّعِبِ بالنَّرْدِ وما في مَعْنَىٰ ذلكَ

١/٣٥٥٤ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ حَلَفَ فقالَ في حَلِفِهِ بالَّلاتِ والعُزَّى فَلْيَقُلْ: لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ، ومَنْ قالَ لِصاحِبِهِ تَعالَ أقامِرْكَ فلْيَتَصدَّقْ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/٣٥٥٥ ـ وعَنْ بُرَيْدَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ لَعِبَ بالنَّرْدَشيرِ فكَأنَّما صَبَغَ يَدَهُ في لَحْمِ خِنْزيرٍ ودَمِهِ. رواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ وأبو داوُد.

٣/٣٥٥٦ ـ وعَنْ أبي مُوسَى عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ لَعِبَ بالنَّرْدِ فقَدْ عَصَى اللَّهَ ورسُولَهُ. رواهُ أحمدُ وأبو داودَ وابنُ ماجه ومالكٌ في «المُوَطأ».

٤/٣٥٥٧ ـ وعَنْ أَبي مُوسَى أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ لَعِبَ بالْكِعابِ فقَدْ عَصَى اللَّهَ ورسُولَهُ. رواهُ أحمدُ.

٥/٣٥٥٨ ـ وعَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ الخُطَمِيِّ قالَ: سَمِعْت أبي يَقُولُ: سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَثَلُ الذِي يَلْعَبُ بالنَّرْدِ ثمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي مَثَلُ الذِي يَتَوَضَّأ بالْقيحِ وَدَمِ الْخِنْزيرِ، ثمَّ يقُومُ فيُصَلِّي. رواهُ أحمدُ.

٨ ـ بابُ ما جاءَ في آلةِ اللَّهوِ

١/٣٥٥٩ ـ عَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ غُنْم قالَ: حَدَّثَني أبو عامِرٍ أو أبو مالكٍ الأشْعَرِيُّ سَمِعَ النَّبيَّ ﷺ يقُولُ: لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي قَومٌ يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ والحَرِيرَ والخَمْرَ والمَعَازِفَ. أخْرَجَهُ البُخاريُّ، وفي لفظٍ: لَيَشْرَبَنَّ ناسٌ مِنْ أُمَّتِي الخَمْرَ يُسَمُّونَها بغَيْرِ اسمِها يُعْزَفُ على رُؤُوسِهِمْ بالمَعازِفِ والمُغَنِّياتِ، يَخْسِفُ اللَّهُ بهِمُ الأرْضَ ويَجْعَلُ مِنهُمُ الْقِرَدَةَ والخنازيرَ. رواهُ ابنُ ماجه وقالَ عَنْ أبي مالكٍ الأشْعَرِيِّ ولَمْ يَشُكَّ، والمَعازِفُ المَلاهِي، قالهُ الجَوهَرِيُّ وغَيْرُهُ.

٢/٣٥٦٠ ـ وَعَنْ نافِعٍ أنَّ ابْنَ عُمَرَ سمِعَ صَوتَ زُمَّارَةِ رَاعٍ فَوَضَعَ أصْبُعَيْهِ في أُذُنَيْهِ وعَدَلَ رَاحِلَتَهُ عَنِ الطَّرِيْقِ وهوَ يقُولُ: يَا نافِعُ أتَسْمَعُ؟ فأقُولُ: نَعمْ، فَيَمْضِي حتَّى قُلْت لا، فَرَفَعَ يَدَهُ وعَدَلَ رَاحِلَتَهُ إلى الطَّرِيقِ وقالَ: رَأيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ زَمَّارَة رَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذا. رَواهُ أحمدُ وأبو داوُد وابنُ ماجَه.

٣/٣٥٦١ ـ وَعَنْ عَبدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: إنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الخَمْرَ والمَيْسِرَ والْكُوبَةَ والْغُبَيْرَاءَ وكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. رَواهُ أحمدُ وأبو داوُد. وفي لَفْظٍ: إنَّ اللَّهَ حَرَّمَ على أمَّتِي الخَمْرَ والمَيْرَ والمِزْرَ والْكُوبَةَ والْقَنينِ. رواهُ أحمدُ.

جوئے ،شطرنج اوران کے مشابہ کھیلوں کی حرمت

(۳۵۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں باللات والعزی (لات وعزی کی قسم) کہا تو وہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ جوا کھیلیں وہ صدقہ کرے۔

(۳۵۵۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے چونسر کھیلا گویا اس نے خنزیر کے گوشت اور خون میں ہاتھ رنگے۔

(۳۵۵۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی جس نے چونسر کھیلا اس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(۳۵۵۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو چونسر پھینکے اس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(۳۵۵۸) حضرت عبدالرحمٰن خطمی سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا فرماتے تھے، اس کی مثال جو چونسر سے کھیلتا ہے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے ایسی ہے جیسے کوئی پیپ اور خنزیر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھتا ہے۔

باجوں اور آلاتِ لہو ولعب کا حکم

(۳۵۵۹) حضرت عبدالرحمٰن بن غنم سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھ سے ابوعامر یا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو شرم گاہ کو، ریشم کو، شراب کو اور باجوں گاجوں کو حلال سمجھیں گے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے۔ اس کا شراب کے علاوہ کوئی اور نام رکھ لیں گے۔ ان کے سروں پر باجے بجیں گے اور گانے والیاں گائیں گی۔ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دے گا۔

فائدہ: ابن ماجہ میں بغیر شک کے ابومالک اشعری ہے۔ جوہری وغیرہ نے کہا ہے کہ معازف سے مراد آلاتِ لہو ولعب ہے۔

(۳۵۶۰) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چرواہے کے باجے کی آواز سنی تو کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور سواری کو راستے سے ہٹا لیا اور پوچھنے لگے نافع کیا اب بھی آواز آ رہی ہے۔ میں بولا ہاں۔ پھر دور ہٹتے رہے۔ آخر میں نے کہا اب آواز نہیں آ رہی ہے تب آپ نے کانوں سے انگلیاں ہٹائیں اور راستے پر سواری ڈالی اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے ایک چرواہے کے باجے کی آواز سن کر ایسا ہی کیا تھا۔

(۳۵۶۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا، جَو اور جوار کی شراب، ڈھول اور طنبور حرام کر دیا ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں، اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جُوا، جو کی نبیذ ڈھول اور طنبور حرام کر دیا ہے۔

٣٥٦٢/ ٤ ـ وعَنِ ابْنِ عَباسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: إنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الخَمْرَ والمَيْسِرَ والْكُوبةَ وكُلُّ مُسكِرٍ حَرَامٌ رواهُ أحمدُ، وَالْكوبَةُ الطَّبْلُ قالَهُ سُفْيَانُ عَنْ عَليِّ بْنِ بَذِيمَةَ، وقالَ ابْنُ الأعْرَابِيِّ الْكُوبَةُ النَّرْدُ وقِيلَ الْبَرْبَطُ، والْقِنِينُ هُوَ الطُّنبُورُ بِالحَبَشِيَّةِ والتَّقْنِينُ الضَّرْبُ بِهِ، قالَهُ ابْنُ الأعْرَابِي.

٣٥٦٣/ ٥ ـ وعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: في هٰذِهِ الأمَّةِ خَسْفٌ ومَسخٌ وقَذْفٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ المُسلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ومَتَى ذٰلِكَ؟ قالَ: إذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ والمعَازِفُ وشُرِبَت الخُمُورُ. رواهُ التِّرمِذِيُّ وقالَ هٰذَا حَديثٌ غَرِيبٌ.

٣٥٦٤/ ٦ ـ وعنْ أَبي هُرَيرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلاً، والأمانَةُ مَغْنماً والزَّكاةُ مَغْرَماً، وتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ، وأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وعَقَّ أُمَّهُ، وأَدْنَى صَدِيقَهُ، وأقْصَىٰ أَباهُ، وظهَرَتِ الأصْوات في المَسَاجِدِ، وسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسقهُمْ، وكانَ زَعِيمُ الْقوم أَرْذَلَهُم، واكْرِمَ الرَّجُلُ مُخَافَةَ شَرِّهِ، وظهَرَتِ الْقِيَانُ والمَعَازِفُ وشرِبَتِ الخُمُورُ ولَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الأمَّةِ أَوَّلَها فلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ ريحاً حَمْراءَ وزَلْزَلَةً وخَسْفاً ومَسْخاً وقَذْفاً وآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ بَعْضُهُ بَعْضاً. رواهُ التِّرمذِيُّ، وقالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

٣٥٦٥/ ٧ ـ وعَنْ أَبي أُمامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال: تَبِيت طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَىٰ أَكْلٍ وشُرْبٍ ولَهوٍ ولَعِب، ثمَّ يصْبِحُونَ قِرَدَةً وخَنازِيرَ، وتُبْعَثُ عَلَى أَحْيَاء مِنْ أَحْيَائِهِم رِيحٌ فَتَنسِفُهُمْ كما نُسِفَ مَنْ كانَ قَبلَكُمْ بِاسْتِحْلالِهِم الخَمْرَ وضَرْبِهِمْ بِالدُّفُوفِ واتِّخاذِهِم الْقَيْنَاتِ. رواهُ أحمدُ وفي إسْنادِهِ فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ، قالَ أحمدُ: لَيْسَ بِقويٍّ، وقال ابْنُ مَعِينٍ هُوَ ثِقَةٌ، وقالَ التِّرمذيُّ: تكلَّمَ فِيهِ يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ، وقدْ رَوَى عَنْهُ النَّاسُ.

٣٥٦٦/ ٨ ـ وعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَليِّ بْنِ يَزِيدَ عنِ الْقَاسِمِ عَن أبي أمامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: إنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي رَحْمَةً وهُدًى لِلعَالمِينَ، وأَمَرَني أَنْ أَمْحَقَ المَزَامِيرَ والكِبَارَاتِ، يَعْني البَرَابِطَ والمعَازِفَ، والأوثَانَ الَّتي كَانَتْ تُعْبَدُ في الجَاهِلِيَّةِ. رواهُ أَحمدُ قالَ البُخاريُّ: عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ ثِقَةٌ، وعليُّ بْنُ يَزيدَ ضَعِيفٌ والْقاسِمُ بْنُ عَبدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو عَبد الرَّحْمٰنِ ثِقَةٌ، وبِهذَا الإسْنادِ أن النَّبيَّ ﷺ قالَ: لا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ، ولا تَشْتَرُوهُنَّ، ولا تُعَلِّمُوهُنَّ، ولا خَيْرَ في تِجَارَةٍ فِيهِنَّ، وثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ، في مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشْتَرِى لَهْوَ ٱلْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ [لقمان: ٦] إلى آخِرِ الآيَةِ. رواهُ التِّرمِذِيُّ ولأحمدَ مَعْناهُ، ولَم يَذْكُرْ نُزُولَ الآيَةِ فِيهِ وَرَواهُ الحُمَيْدِيُّ في «مُسْنَدِهِ»، ولَفْظُهُ: لا يَحِلُّ ثَمَنُ المُغَنِّيَةِ ولا بَيْعُها ولا شِرَاؤُها ولا الاسْتِماعُ إِلَيْها.

(۳۵۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب، جُوا اور ڈھول حرام فرمادیا ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

فائدہ: کوبہ سے مراد ڈھول ہے۔ ابن الاعرابی نے کہا کوبہ سے مراد چونسر کا کھیل ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے اس سے مراد بربط ہے۔ قنین حبشی زبان میں طنبور کو اور تقنین طنبور بجانے کو کہتے ہیں۔ یہ ابن الاعرابی کا قول ہے۔

(۳۵۶۳) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں دھنسنا اور شکلیں مسخ ہوجانا اور آسمان سے پتھر برسنا واقع ہوگا۔ ایک مسلمان نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گانے والیاں اور آلاتِ لہو ظاہر ہوجائیں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔

(۳۵۶۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فَے کو دولت، امانت کو غنیمت، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے گا اور علم دنیا کے لیے سیکھا جائے گا، مرد اپنی بیوی کا تابعدار اور ماں کا نافرمان ہوگا، دوست کو قریب اور باپ کو دور رکھے گا اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں گی، قبیلہ کا سردار فاسق ہوگا۔ قوم کا نمائندہ رذیل شخص ہوگا اور مرد کی برائی سے بچنے کے لیے اس کی عزت کی جائے گی اور گانے والیاں اور آلاتِ لہو ظاہر ہوجائیں گے۔ اور شرابیں پی جانے لگیں گی اور پچھلے پہلوں کی برائیاں کرنے لگیں گے۔ اس وقت سرخ آندھی کا، زلزلہ کا اور خسف و مسخ کا انتظار کرو اور آسمان سے پتھر برسنے کا بھی اور مسلسل دیگر نشانیوں کا بھی جیسے تسبیح کے پروئے ہوئے دانوں کی ڈور ٹوٹ جائے اور سب دانے لگاتار ایک ایک کرکے گرجائیں۔

(۳۵۶۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ایک جماعت کھاپی کر لہو ولعب پر رات گزارے گی پھر صبح کو بندر اور سؤر بن جائیں گے اور کسی قبیلے پر ان کے شراب کو حلال سمجھنے، باجے بجانے اور گانے والیوں کو مقرر کرنے کی وجہ سے آندھی بھیج دی جائے گی جو انہیں بکھیر دے گی جیسے اس نے تم سے پہلوں کو بکھیر کر ہلاک کردیا تھا۔

فائدہ: اس کی سند میں ایک راوی فرقد سنجی ہے، جو امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک قوی نہیں اور ابن معین نے فرمایا وہ ثقہ ہے۔ ترمذی نے کہا اس میں یحییٰ بن سعید نے کلام کیا ہے اور اس سے لوگوں نے روایتیں کی ہیں۔

(۳۵۶۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے دنیا والوں کے لیے ہدایت و رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں گانے بجانے، بربط اور آلاتِ لہو اور بتوں کو مٹادوں جو جاہلیت میں پوجے جاتے تھے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا عبیداللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہے اور قاسم بن عبدالرحمٰن ابوعبدالرحمٰن ثقہ ہے۔ اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ گانے والیوں کی خرید وفروخت نہ کرو اور نہ انہیں تعلیم دو۔ ان کی تجارت میں بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الآیۃ انہیں جیسی باتوں کے بارے میں اتری ہے۔ احمد میں اس کے ہم معنی روایت ہے اس میں آیت کے اترنے کا ذکر نہیں ہے۔ حمیدی نے اس کو اپنی مسند میں ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ گانے والی کی قیمت حلال نہیں نہ ان کی خرید وفروخت حلال ہے اور نہ اس کا گانا سننا حلال ہے۔

٩ ـ بابُ ضَرْبِ النِّساءِ بالدُّفِّ لِقُدُومِ الغائبِ وما في معناهُ

١/٣٥٦٧ ـ عَنْ بُرَيْدَةَ قالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ في بَعْضِ مَغَازِيهِ، فلمَّا انْصَرَفَ جاءَتْ جارِيَةٌ سَوداءُ، فقالَتْ: يا رَسُولَ اللّٰهِ إنِّي كُنْت نَذَرْت إنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صالِحاً أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بالدُّفِّ وأَتَغَنَّى، قالَ لَها: إنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فاضْرِبي وَإلاَّ فلا، فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخلَ أَبو بَكْرٍ وَهيَ تَضْرِبُ، ثمَّ دَخلَ عَليٌّ وهيَ تَضْربُ، ثمَّ دخلَ عثمانُ وهيَ تَضْربُ، ثمَّ دَخلَ عمَرُ فألقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ إسْتِها ثمَّ قَعَدَتْ عَليهِ، فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخافُ منكَ يا عمَرُ، إنِّي كُنْت جالِساً وهيَ تَضْرِبُ، فدَخلَ أَبو بكْرٍ وهيَ تَضْربُ، ثمَّ دَخلَ عَليٌّ وهيَ تَضربُ، ثمَّ دَخلَ عثمانُ وهيَ تضْربُ، فلمَّا دَخَلْتَ أَنتَ يَا عمَرُ أَلقَتِ الدُّفَّ. رواهُ أَحمدُ والتِّرْمذيُّ وصَحّحهُ.

کسی آنے والے کی خوشی میں عورتوں کا دُف وغیرہ بجانا

(۳۵۶۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ پر گئے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس آئے تو ایک سیاہ فام لونڈی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے منت مانی تھی کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ صحیح سالم لے آئے گا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دف بجا کر گاؤں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے منت مان لی ہے تو بجا لے ورنہ نہیں۔ پھر وہ دف بجانے لگی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو وہ دف بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بجاتی رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو بھی بجاتی رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو دف چوتڑوں کے نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! شیطان تم سے ڈرتا ہے میں بیٹھا رہا اور یہ دف بجاتی رہی، ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو یہ بجاتی رہی، علیؓ وعثمانؓ آئے تو بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف پھینک دیا۔

٤١ ـ كتاب الأطعمة والصيد والذبائح

١ ـ باب في أن الأصل في الأعيان والأشياء الإباحة إلى أن يرد منع أو إلزام

١/٣٥٦٨ ـ عن سعد بن أبي وقاص: أن رسول الله ﷺ قال: إن أعظم المسلمين في المسلمين جُرماً من سأل عن شيء لم يحرُم على الناس فحُرِّم من أجل مسألته.

٢/٣٥٦٩ ـ وعَنْ أَبي هريرةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: ذَرُوني ما تَرَكْتُمْ فإنما هلَكَ مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ، بِكَثْرَةِ سُؤالِهِمْ، واخْتِلافِهِمْ على أَنْبيائِهِمْ، فإذَا نَهيْتُكُمْ عَنْ شيءٍ فاجْتَنِبُوهُ، وإذَا أَمَرْتُكُمْ بأمْرٍ فأتُوا منهُ ما اسْتَطَعْتُمْ. مُتَّفَقٌ علَيهِما.

٣/٣٥٧٠ ـ وعَنْ سَلمانَ الْفارِسيِّ قالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ والْجُبْنِ والْفِرَاءِ، فقالَ: الحَلالُ ما أَحَلَّ اللَّهُ في كِتابهِ، والحَرَامُ ما حَرَّمَ اللَّهُ في كِتابِهِ، وَما سَكَتَ عَنهُ فَهوَ مِمَّا عَفَا لكمْ. رواهُ ابْنُ ماجَه والتِّرمذي.

٤/٣٥٧١ ـ وعَنْ عَليٍّ [عَليهِ السَّلامُ] قالَ لمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾. قالوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ في كُلِّ عام؟ فَسَكَتَ، فقالوا: يا رَسُولَ اللَّهِ في كُلِّ عام؟ قال: لا، وَلو قلْت نَعَمْ لوَجَبَتْ، فأنْزَلَ اللَّهُ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة: ١٠١]. رواهُ أحمدُ والتِّرمذيُّ، وقالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٢ ـ بابُ ما يُبَاحُ مِنَ الحيوانِ الإنسيِّ

١/٣٥٧٢ ـ عَنْ جابر أنَّ النَّبيَّ ﷺ نَهَى يَومَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوم الحُمُر الأهلِيَّةِ وَأذِنَ في لُحُومِ الخَيْلِ. متَّفقٌ عليهِ، وهوَ للنَّسائيِّ وأبي داوُد، وفي لَفْظٍ: أَطْعَمَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لحُومَ الخَيْلِ، ونَهانا عَنْ لُحومِ الحمُرِ. رواهُ التِّرمذيُّ وصحَّحَهُ، وفي لفظٍ سافَرْنا يَعني

کھانے، شکار اور ذبیحے کے احکام

چیزوں میں اصل اباحت (جواز) ہے

(۳۵۶۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے کہ جو چیز لوگوں پر حرام نہ تھی وہ اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہوگئی۔

(۳۵۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا مجھ سے اس کا سوال نہ کرو جو میں نے تمہارے لیے چھوڑ دی کیونکہ تم سے پہلے لوگ بکثرت سوال کرنے کی وجہ سے اور اپنے نبیوں پر اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے پس اگر میں تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو اس سے بچتے رہو اور جب کوئی حکم کروں تو مقدور بھر اسے بجالاؤ۔

(۳۵۷۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فارسی سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور جنگلی گدھے کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا حلال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کر دیا اور حرام وہ ہے جو حرام کر دیا اور جس سے وہ خاموش رہا وہ ان چیزوں میں سے ہے جو اس نے معاف فرمادی ہیں (یعنی وہ جائز ہیں)۔

(۳۵۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب آیت وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ الآية اتری تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر سال (حج فرض ہے؟) آپ خاموش ہوگئے۔ پھر یہی پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اگر میں ہاں کر دیتا تو وہ ہر سال واجب ہو جاتا پھر آیت يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا الآية اتری۔ (اے ایمان والو! نہ سوال کرو ان چیزوں کے بارے میں اگر وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں)۔

پالتو جانوروں میں کون سے جانور حلال ہیں؟

(۳۵۷۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں ہم نے

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنَّا نأكُلُ لحُومَ الخَيْلِ ونَشْرَبُ أَلْبَانَها. رواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

٢/٣٥٧٣ ـ وَعَنْ أَسْماءَ بِنْتَ أبي بَكرٍ قالَتْ: ذَبَحْنا على عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَساً وَنحْنُ بالْمدِينَةِ فأكَلْناهُ. متّفَقٌ عَليهِ، وَلفظُ أحمَدَ: ذَبحْنا فَرَساً على عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فأكَلْناهُ نحْنُ وأهلُ بَيْتِهِ.

٣/٣٥٧٤ ـ وعَنْ أَبِي مُوسٰى قالَ: رَأيْت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يأكُلُ لحمَ دَجاج. متّفقٌ عَليهِ.

٣ ـ بابُ النَّهيِ عَنِ الحُمُرِ الإنسيَّةِ

١/٣٥٧٥ ـ عَنْ أبي ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيِّ قالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لحُومَ الحمرِ الأهليَّةِ. مُتَّفَقٌ عَليهِ وَزادَ أحمَدُ: ولَحْمَ كُلِّ ذِي نابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

٢/٣٥٧٦ ـ وعَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قالَ: نَهانا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يومَ خَيْبَرَ عَنْ لُحوم الحُمرِ الإِنسِيَّةِ نَضِيجاً ونَيّئاً.

٣/٣٥٧٧ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: إنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ أكْلِ لُحُومِ الحُمرِ الأهليةِ. متّفقٌ عَليهما.

٤/٣٥٧٨ ـ وعَنِ ابْنِ أَبي أوفى قالَ: نَهٰى النَّبيُّ ﷺ عَنْ لُحوم الحُمْرِ، رَواهُ أَحمدُ والبُخاريُّ.

٥/٣٥٧٩ ـ وعَنْ زَاهِرٍ الأَسْلَمِيِّ وكانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قالَ: إنِّي لأُوقِدُ تَحْتَ القُدُورِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نادَى مُنادٍ إنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهاكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ.

٦/٣٥٨٠ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ دِينارٍ قالَ: قُلْت لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: يَزْعُمُونَ أنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الحُمرِ الأَهلِيَّةِ قالَ: قَدْ كانَ يَقُولُ ذٰلِكَ الحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِندَنا بِالْبصْرَةِ ولٰكِن أبىٰ ذٰلكَ الْبَحْرُ ابْنُ عبَّاسٍ وَقَرَأ: ﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ [الأنعام: ١٤٥] رَواهُما البُخاريُّ.

٧/٣٥٨١ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ حَرَّمَ يومَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نابٍ مِنَ السِّبَاعِ والمُجَثَّمَةَ والْحِمارَ الإنسِيَّ. رَواهُ أحمدُ والتِّرمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٨/٣٥٨٢ ـ وعَنِ ابْنِ أَبِي أَوفىٰ قالَ: أَصَابَتْنا مَجاعَةٌ لَيالِي خَيْبَرَ فلمَّا كانَ يَومُ خَيْبَرَ وقَعْنا في الْحُمُرِ الأهلِيَّةِ فَانْتَحَرْناها، فلمَّا غَلَتْ بِها القُدورُ نادَى مُنادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنِ اكْفِئوا القُدُورَ لا تأكُلُوا مِنْ لحُومِ الحُمُرِ شَيْئاً، فَقَالَ ناس: إنَّما نَهٰى عَنها

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا۔ ہم گھوڑوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کا دودھ پیتے تھے۔

(۳۵۷۳) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں گھوڑا ذبح کیا اور اسے کھایا۔ احمد کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا پھر اسے ہم نے اور آپ ﷺ کے گھر والوں نے کھایا۔

(۳۵۷۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ مرغیوں کا گوشت کھا رہے تھے۔

گھریلو گدھوں کی حرمت

(۳۵۷۵) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت حرام فرمایا ہے۔ احمد نے اتنا زیادہ کیا ہے، اور ہر کچلی والے درندے کا گوشت بھی حرام فرمایا۔

(۳۵۷۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے پکے ہوئے اور کچے گوشت سے منع فرمایا۔

(۳۵۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

(۳۵۷۸) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(۳۵۷۹) زاہر اسلمی (بیعت رضوان والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں) سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں ہانڈیوں کے نیچے گدھوں کے گوشت پکانے کے لیے آگ جلا رہا تھا، اتنے میں ایک منادی نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں گدھوں کے گوشت سے روکتے ہیں۔

(۳۵۸۰) حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا یہی بات بصرے میں ہمیں حکم بن عمرو غفاری کہتے تھے لیکن یہ عالم (یعنی) ابن عباس رضی اللہ عنہ اسے نہیں مانتے اور قُلْ لَا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا سے استدلال کرتے ہیں۔

(۳۵۸۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے دن ہر کچلی والا درندہ، باندھ کر مارا ہوا جانور اور گھریلو گدھا حرام فرمایا۔

(۳۵۸۲) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا خیبر کے دنوں میں ہمیں بھوک لگی۔ پھر خاص جنگ کے دن ہم نے گھریلو گدھے ذبح کیے۔ پھر جب ان سے ہانڈیاں جوش مارنے لگیں تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دو اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ۔ بعض لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ان سے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لأنَّها لَمْ تُخَمَّسْ، وقالَ آخرونَ نَهى عنها ألبَتَّةَ. متَّفَقٌ عَليهِ. وقَدْ ثَبَتَ النَّهي مِنْ روايَةِ عَليٍّ وأنَسٍ وقَدْ ذُكِرَا.

٤ ـ بابُ تحريمِ كلِّ ذي نابٍ مِنَ السِّبَاعِ ومِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

١/٣٥٨٣ ـ عنْ أبي ثَعْلَبَةَ الخشَنِيِّ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: كُل ذِي نابٍ مِنَ السِّبَاعِ فأكْلُهُ حَرَامٌ. رواهُ الجَماعةُ إلاَّ البُخاريَّ وأبَا داوُدَ.

٢/٣٥٨٤ ـ وعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قالَ: نهى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نابٍ مِنَ السِّباعِ وكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. رواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخاريَّ والترمذِيّ.

٣/٣٥٨٥ ـ وَعَنْ جابرٍ قالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي يَومَ خَيْبَرَ لحُومَ الْحُمرِ الإِنْسِيَّةِ وَلحُومَ الْبِغالِ وكُلِّ ذِي نابٍ مِنَ السِّبَاعِ وكُلِّ ذِي مخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. رواهُ أحمدُ والترمذِيُّ.

٤/٣٥٨٦ ـ وعَنِ العرباضِ بْنِ سَارِيَةَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ يَومَ خَيْبَرَ كلَّ ذِي مخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ولحُومِ الحُمُرِ الأهلِيَّةِ والخِلْسَةَ والمُجَثَّمَةَ. رواهُ أحمدُ والترْمذيُّ وقالَ: نهى بَدَلَ لفظِ التَّحرِيمِ. وَزَادَ في روايَةٍ: قالَ أبُو عَاصِمٍ: المجثَّمَةُ أنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ فَيُرْمَى، والخِلْسَةُ الذِّئبُ أوِ السَّبُعُ يُدرِكهُ الرجلُ فيأخُذُ مِنْهُ يَعْنِي الفَرِيسَةَ فَتَمُوت في يَدِهِ قبْلَ أنْ يُذَكِّيها.

٥ ـ بابُ ما جاءَ في الهِرِّ والقُنْفُذِ

١/٣٥٨٧ ـ عَنْ جابرٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنْ أكْلِ الهِرِّ، وأكْلِ ثَمَنِها. رَواهُ أبُو داوُد وابْنُ ماجَه والترمذِيُّ.

٢/٣٥٨٨ ـ وعَنْ عِيسَىٰ بْنِ نُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ أبِيهِ قالَ: كُنْت عِندَ ابنِ عمَرَ فَسُئِلَ عَنْ أكْلِ الْقنفُذِ فَتَلا هٰذِهِ الآيَةَ: ﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ [الأنعام: ١٤٥]. الآيَةَ فقالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ سَمِعْت أبَا هُرَيْرَةَ يقُولُ: ذُكِرَ عِندَ النَّبيِّ ﷺ فقالَ: خَبِيثَةٌ مِنَ الخَبائِثِ، فقالَ ابْنُ عمَرَ: إنْ كانَ قالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فهُوَ كما قالَ. رواهُ أحمَدُ وأبُو داوُدَ.

٦ ـ بابُ ما جاءَ في الضَّبِّ

١/٣٥٨٩ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أنه أخْبَرَهُ أنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَىٰ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَها ضَبّاً مَحنُوذاً قَدِمَتْ بِهِ أخْتُها حُفَيْدَةُ بِنْت الحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتْ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فأهوَى بيَدِهِ إلَى

اس لیے منع فرمایا ہے کہ ابھی خمس نہیں نکالا گیا تھا اور دوسروں نے کہا نہیں حرمت قطعی ہے عارضی نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایتیں بھی گزر چکی ہیں جن سے حرمت قطعی ثابت ہوتی ہے۔

کچلی والے درندے اور ناخن سے شکار کرنے والے پرندوں کا حکم

(۳۵۸۳) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے۔

(۳۵۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے اور ہر ناخن (سے شکار کرنے) والے پرندے سے منع فرمایا۔

(۳۵۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت، خچروں کے گوشت کو، ہر کچلی والے درندے کو اور ہر ناخن والے پرندے کو خیبر کے دن حرام فرمایا۔

(۳۵۸۶) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہر ناخن والا پرندہ، گھریلو گدھوں کا گوشت، بھیڑیے وغیرہ سے چھینا ہوا شکار اور باندھ کر مارا ہوا پرندہ حرام فرمایا۔ ترمذی میں بجائے حرم کے نہی ہے اور یہ بھی ہے کہ ابوعاصم نے کہا کہ مجثمة وہ پرندہ ہے جسے باندھ کر تیر وغیرہ سے مارا جائے اور خلسه بھیڑیے یا درندے سے چھینا ہوا شکار ہے جو ذبح کرنے سے پہلے پہلے مر جائے۔

بلی اور قنفذ (جنگلی چوہے) کی حرمت

(۳۵۸۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔

(۳۵۸۸) حضرت عیسیٰ بن نمیلہ فزاری نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ آپ سے قنفذ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے یہ آیت پڑھی قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ الآية (کہہ دیجیے جو میری طرف وحی کی گئی ہے، میں اس میں حرام نہیں پاتا۔ آخر تک) اس پر آپ کے پاس جو ایک بزرگ بیٹھے تھے بولے۔ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک گندے جانوروں میں سے ایک گندہ جانور ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے تو صحیح ہے (قنفذ مصر میں گھونس کے برابر اور شام میں کتے کے برابر ایک جانور ہوتا ہے جو سانپ اور اژدہے کھاتا ہے)۔

ضَبّ (گوہ) کی حلّت

(۳۵۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید سے روایت کی ہے انہوں نے خبر دی کہ وہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں اور ان کے پاس بھنی ہوئی گوہ پائی جسے ان کی ہمشیرہ حفیدہ بنت حارث نجد سے لائی تھیں۔ انہوں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا

الضَّبُّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ: أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بما قَدَّمْتُنَّ لهُ، قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ، فقالَ خالِدُ بْنُ الوَلِيدِ: أَحَرامٌ الضَّبُّ يا رَسُولَ اللَّهِ قالَ: لا ولٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بأرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أعافُهُ، قالَ خالِدٌ: فاجْتَرَرْتُهُ فأكَلْتُهُ ورَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ فَلَمْ ينهني. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرمِذِيّ.

٢/٣٥٩٠ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سئلَ عَنِ الضَّبِّ، فقالَ: لا آكُلُهُ ولا أحَرِّمُهُ. متَّفَقٌ عَليهِ، وفي روايَةٍ عَنهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ مَعهُ ناسٌ فِيهِمْ سَعْدٌ فأتُوا بِلَحْمِ ضَبٍّ فنادَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائه إنَّهُ لَحمُ ضبٍ، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُوا فإنَّهُ حَلالٌ ولٰكِنَّهُ لَيسَ مِنْ طَعَامِي. رواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ.

٣/٣٥٩١ ـ وعَنْ جابِرٍ أنَّ عمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، قالَ في الضَّبِّ: إنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يُحَرِّمْهُ وإنَّ عمَرَ قالَ: إنَّ اللَّهَ لينفَعُ بِهِ غيْرَ واحِدٍ، وإنما طَعَام عَامَّةِ الرِّعاءِ مِنهُ، ولو كانَ عِندِي طَعِمْتُهُ. رَواهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ ماجَه.

٤/٣٥٩٢ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ: أتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِضَبٍّ فَأبَىٰ أَنْ يَأكُلَ مِنْهُ، وَقالَ: لا أَدْرِي لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي مُسِخَتْ.

٥/٣٥٩٣ ـ وعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أعْرَابِيّاً أتى النَّبِيَّ ﷺ فقالَ: إنِّي في غَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَإنَّهُ عَامَّةُ طَعام أهلِي، قالَ: فلَمْ يجِبْهُ، فقُلْنا: عَاوِدْهُ فَلَمْ يُجبْهُ ثلاثاً، ثُمَّ ناداهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ في الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: يَا أعْرَابِيُّ إنَّ اللَّهَ لَعَنَ أو غَضِبَ على سِبطٍ مِنْ بَنِي إسْرَائِيلَ فَمسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ في الأرْضِ، ولا أدْرِي لعَلَّ هٰذا مِنْها فلمْ آكُلْها، ولا أنهىٰ عَنْها رواهُما أحمدُ ومُسْلِمٌ. وقَدْ صَحَّ عَنهُ ﷺ أنَّ المَمْسُوخَ لا نَسْلَ لهُ، والظَّاهِرُ أنَّهُ لَمْ يَعْلَمْ ذٰلِكَ إلاَّ بوَحْيٍ، وَإنَّ تَرَدُّدَهُ في الضَّبِّ كانَ قبْلَ الوَحْيِ بذٰلكَ، والحَدِيثُ يَرْوِيهِ ابنُ مَسْعُودٍ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَة، قالَ مِسْعَرٌ وَأُرَاهُ قالَ والخَنازِيرُ مِمَّا مُسِخَ، فقالَ: إنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلاً، ولا عَقِبًا، وقَدْ كانَتِ الْقِرَدَةُ والخَنازِيرُ قَبْلَ ذٰلكَ، وفي روايَةٍ: أَنَّ رجُلاً قالَ: يا رَسُولَ اللَّهِ الْقِرَدَةُ والخَنازِيرُ هِيَ مِمَّا مَسَخَ اللَّهُ، فقالَ النَّبِيُّ ﷺ: إنَّ اللَّهَ لَمْ يَهلِكْ أو يُعَذِّبْ قوماً فَيَجعَلَ لَهمْ نَسْلاً. رَوَى ذٰلكَ أحمدُ ومُسلِمٌ.

٧ ـ بابُ ما جاءَ في الضَّبُعِ والأرْنَبِ

١/٣٥٩٤ ـ عنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عِمارَةَ قالَ: قُلْت لِجَابِرٍ الضَبعُ أَصَيْدٌ هِيَ؟ قالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: آكُلُها؟ قالَ: نَعَمْ، قُلْت أقالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قالَ: نَعَمْ.

پھر موجودہ عورتوں میں سے ایک عورت بولی۔تم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے جو چیز رکھی ہے وہ بتا بھی تو دو۔عورتوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! یہ گوہ ہے۔آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں لیکن ہمارے علاقے میں نہیں ہوتی مجھے اس سے گھن آتی ہے۔حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنی طرف اس کو کھینچ لیا اور کھالیا۔آپ دیکھ رہے تھے آپ ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔

(۳۵۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا۔فرمایا میں اسے نہیں کھاؤں گا اور نہ میں اسے حرام کہتا ہوں۔ان کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ تھے۔ان میں حضرت سعد بھی تھے۔ان کے پاس گوہ کا گوشت لایا گیا۔ایک عورت نے زور سے کہا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کھاؤ کیونکہ یہ حلال ہے لیکن میری غذا میں سے نہیں ہے۔

(۳۵۹۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گوہ کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے حرام نہیں بتایا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اللہ اس سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور یہ عام چرواہوں کی غذا ہے۔اگر میرے پاس ہوتی تو میں بھی کھالیتا۔

(۳۵۹۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی۔آپ ﷺ نے اسے کھانے سے انکار فرما دیا اور فرمایا مجھے معلوم نہیں شاید یہ مسخ شدہ لوگوں میں سے ہو۔

(۳۵۹۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہمارے جنگل میں گوہ بکثرت ہے اور یہ میرے گھر والوں کی عام غذا ہے۔آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ہم نے کہا پھر پوچھو۔اس نے تین بار پوچھا مگر آپ نے جواب نہیں دیا۔تیسری دفعہ آپ ﷺ نے اسے بلا کر کہا کہ اللہ نے ایک اسرائیلی قبیلے پر لعنت کی یا غصہ کیا اور انہیں زمین پر رینگنے والے جانوروں میں مسخ کر دیا مجھے معلوم نہیں شاید یہ انہیں میں سے ہو۔پس میں نہ اسے کھاؤں گا اور نہ کسی کو کھانے سے روکوں گا۔

فقہ الحدیث: رسول اللہ ﷺ سے یہ بات صحیح طریقے سے ثابت ہو چکی ہے کہ مسخ شدہ لوگوں کی نسل نہیں رہی۔سو بظاہر گوہ کے بارے میں آپ ﷺ کو وحی سے قبل تردد ہوا پھر اس بارے میں وحی آ جانے کے بعد یہ تردد جاتا رہا۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس حدیث کو روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے مسخ شدہ بندروں (مسعر نے کہا میرا خیال ہے یہ بھی کہا) اور سوروں کا ذکر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مسخ شدہ لوگوں کی نسل باقی نہیں رکھی ان سے پہلے بھی بندر اور سور پائے جاتے تھے۔ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا بندر اور سور وہی ہیں جنہیں اللہ نے مسخ کر دیا تھا۔فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو ہلاک کرتا تو عذاب دیتا ہے تو اس کی نسل باقی نہیں رکھتا۔

بجو اور خرگوش کا حکم

(۳۵۹۴) عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی عمارۃ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا بجو شکار کا جانور ہے فرمایا ہاں۔میں نے دوبارہ پوچھا۔کیا میں اسے کھالوں؟ فرمایا ہاں۔میں نے کہا کیا یہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے بولے ہاں۔

رَواهُ الخمسةُ وصحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ، ولَفظُ أبي دَاوُدَ عَنْ جَابِرٍ: سَألْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَن الضَّبُعِ فقالَ: هِيَ صَيْدٌ ويُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إذَا صَادهُ المُحْرِمُ.

٢/٣٥٩٥ ـ وَعَنْ أَنسٍ قالَ: أنفَجْنا أرْنَباً بِمَرِّ الظَّهرَانِ فَسَعَىٰ القَوْمُ فَلَغِبُوا، وأدرَكْتُها فَأخَذْتها فَأتَيْت بِها أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحها وَبَعَثَ إلىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِوَرِكِها وفَخِذِها فَقَبِلَهُ. رواهُ الجماعةُ، ولَفظُ أبي دَاوُدَ: صِدْت أرْنَباً فَشَوَيْتها، فَبَعَثَ معِي أَبُو طَلْحَةَ بِعَجزها إلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأتَيْتُهُ بِها.

٣/٣٥٩٦ ـ وعَن أبي هُرَيْرَةَ قالَ: جاءَ أعْرَابيٌّ إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بأرْنَبٍ قَدْ شَوَاها ومَعَها صِنابُها وأدْمُها فَوَضعها بَينَ يَدَيْهِ فَأمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَأكُلْ وأمَرَ أصْحَابَهُ أنْ يَأكُلُوا. رواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ.

٤/٣٥٩٧ ـ وَعَنْ مُحمدِ بْنِ صَفْوانَ أنَّهُ صَادَ أرْنَبَيْنِ فَذَبَحَهُما بِمَرْوَتَيْنِ فَأتىٰ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فأمَرَهُ بأكْلِهِما. رَواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجه.

٨ ـ بابُ ما جاءَ في الجَلاَّلَةِ

١/٣٥٩٨ ـ عَن ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: نَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شُرْبِ لَبَنِ الجَلاَّلَةِ. رواهُ الخَمسةُ إلاَّ ابنَ ماجه وصَحَّحَهُ التِّرمذيُّ وفي روايَةٍ: نَهَىٰ عَنْ رُكُوب الجَلاَّلَةِ: رواهُ أَبُو داوُد.

٢/٣٥٩٩ ـ وعَنْ ابْنِ عمَرَ قالَ: نَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أكْلِ الجلاَّلَةِ وألْبَانِها. رواهُ الخَمسةُ إلاَّ النَّسائيَّ وفي روايَةٍ: أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَىٰ عَنِ الجَلاَّلَةِ في الإبِلِ أنْ يُرْكَبَ عَلَيْها أو يُشْرَبَ مِنْ ألْبَانِها. رواهُ أَبُو داوُدَ.

٣/٣٦٠٠ ـ وعَنْ عَمْرو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عنْ جَدِّهِ قالَ: نَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحومِ الحُمُرِ الأهلِيَّةِ، وعَنِ الجلاَّلَةِ عَنْ ركُوبها وأكْلِ لُحومِها. رَواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وأبُو دَاوُدَ.

٩ ـ بابُ ما اسْتُفِيدَ تحريمُهُ مِنَ الأمْرِ بِقَتْلِهِ أوِ النَّهي عَنْ قَتْلِهِ

١/٣٦٠١ ـ عَنْ عائِشةَ قالتْ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ في الْحِلِّ والحَرَمِ: الحَيَّةُ والْغُرابُ الأبقَعُ والفارَةُ والْكَلْبُ العَقُورُ والحُدَيَّا. رواهُ أحمدُ ومُسلم وابْنُ ماجه والترمذِيُّ.

٢/٣٦٠٢ ـ وعَنْ سَعْدِ بْنِ أبي وقَّاصٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ أمَرَ بِقَتْلِ الوَزَغِ وَسمَّاهُ فُوَيْسِقاً. رواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ، ولِلبُخاريِّ مِنهُ الأمْرُ بِقَتلِهِ.

ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بجو کے بارے میں پوچھا۔ تو فرمایا یہ شکار ہے اور اس میں مینڈھا دینا پڑتا ہے اگر اس کا حالت احرام میں شکار کر لیا جائے۔

(۳۵۹۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے مرالظہر ان میں ایک خرگوش اٹھایا۔ لوگ شور کرتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگے۔ میں نے قریب پہنچ کر اسے پکڑ لیا اور اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ آپ نے اسے ذبح کر کے اس کا سرین اور ایک ران رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجی۔ آپ ﷺ نے قبول کر لی۔ ابوداؤد کے لفظ یہ ہیں۔ میں نے ایک خرگوش شکار کیا، اسے بھونا، پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سرین میرے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ میں نے آپ ﷺ کو لا کر دیا۔

(۳۵۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس بھنا ہوا خرگوش اور اچار اور چٹنی لایا اور آپ ﷺ کے آگے رکھ دیا۔ آپ ﷺ رُک گئے اور اس میں سے نہیں کھایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کھانے کا حکم دے دیا۔

(۳۵۹۷) حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے دو خرگوشوں کا شکار کیا اور انہیں دو تیز پتھروں سے ذبح کیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا آپ ﷺ نے اسے ان دونوں کے کھانے کا حکم دے دیا۔

گندگی کھانے والے جانور کا حکم

(۳۵۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والے جانور کے دودھ پینے سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

(۳۵۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والے جانور کو کھانے سے اور اس کے دودھ سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والے اونٹ پر سواری سے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا۔

(۳۶۰۰) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے اور گندگی کھانے والے جانور پر سوار ہونے سے اور ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

وہ جانور جن کے قتل کرنے کا حکم ہے

(۳۶۰۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ موذی جانور حرم و غیر حرم ہر جگہ قتل کر دیے جائیں۔ سانپ، چت کبرا کوا، چوہا، حملہ کرنے والا کتا اور چیل۔

(۳۶۰۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو قتل کرنے کا حکم دیا اور اسے فویسق (بدکار جانور) کے نام سے پکارا۔ انہی سے بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔

٣/٣٦٠٣ ـ وعَنْ أمِّ شَرِيكٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ أمَرَ بِقَتْلِ الوزغ. مُتفَقٌ عَلَيْهِ، زَادَ البُخاريُّ قالَ وكانَ يَنفخُ عَلَى إبْرَاهِيمَ عليْه السَّلامُ.

٤/٣٦٠٤ ـ وعَنْ أبي هُريرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: مَنْ قتلَ وَزَغاً في أوّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَ لهُ مائةُ حَسَنَةٍ، وفي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ، وفي الثَّالِثَةِ دُون ذٰلِكَ. رواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ ولابْن ماجه والتِّرمِذِيُّ مَعْناهُ.

٥/٣٦٠٥ ـ وعَـن ابـنِ عـبَّاسٍ قـالَ: نَـهَـىٰ رَسُـولُ الـلّـهِ ﷺ عـنْ قَـتـلِ أَرْبَـعٍ مِـنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ والنَّحْلَةِ والهُدْهُدِ والصُّرَدِ. رَواهُ أحمدُ وأَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجه.

٦/٣٦٠٦ ـ وعَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ عُثمانَ قالَ: ذَكَرَ طَبِيبٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ دَوَاءً وذَكَرَ الضِّفْدَعَ يجعلُ فِيهِ فَنَهَىٰ رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ الضِّفْدَعِ. رَواهُ أَحمدُ وأَبو داوُد والنَّسائيُّ.

٧/٣٦٠٧ ـ وعَنْ أبي لُبَابَةَ قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَنْهَىٰ عَنْ قَتْلِ الجِنَّانِ الَّتي تَكُونُ في البيُوتِ إلا الأبْتَرَ وذَا الطُّفْيَتَيْنِ فإنهُما اللَّذانِ يَخْطفَانِ الْبَصَرَ، ويَتْبَعَانِ ما في بُطُونِ النِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٨/٣٦٠٨ ـ وعَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: إنَّ لِبُيُوتِكُم عُمَّاراً فَحَرِّجُوا عَلَيْهِنَّ ثلاثاً فإنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذلِكَ شيءٌ فاقْتُلُوهُ. رواهُ أحمدُ ومُسْلِم والتِّرمِذِيُّ، وفي لفظٍ لِمسْلِمٍ: ثَلاثَةَ أيَّامٍ.

١٠ ـ باب ما يجوز فيه اقتناء الكلب وقتل الكلب الأسود البهيم

١/٣٦٠٩ ـ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من اتخذ كلباً إلا كلب صيد أو زرع أو ماشية انتقص من أجره كل يوم قيراط. رواه الجماعة.

٢/٣٦١٠ ـ وعَنْ سُفيانَ بْنِ أَبي زُهَيْرٍ قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْباً لا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعاً ولا ضَرْعاً نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَومٍ قِيراطٌ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٣/٣٦١١ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ أمَرَ بِقَتْلِ الْكِلابِ إلاَّ كَلْبَ صَيْدٍ أو كَلْبَ ماشِيَةٍ. رَواهُ مُسْلِمٌ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجه والترمذِي وصحَّحه.

٤/٣٦١٢ ـ وعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ المُغَفَّلِ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: لَولا أنَّ الْكِلابَ أمَّةٌ مِنَ الأمَمِ لأمَرْت بِقَتْلِها فاقْتُلُوا منْها الأسْوَدَ البهيمَ. رواهُ الخَمْسَةُ وصحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ.

75

(۳۶۰۳) حضرت اُمِ شریک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ بخاری نے زیادہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام (کی آگ) پر پھونکیں مارتا تھا۔

(۳۶۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب سے قتل کیا اس کے لیے سو نیکیاں ہیں۔ دوسری ضرب سے اس سے کم اور تیسری ضرب سے اس سے بھی کم نیکیاں ہیں۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

(۳۶۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور ممولا۔

(۳۶۰۶) حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک حکیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دوا کا ذکر کیا اور کہا کہ اس میں مینڈک ڈالی جائے گی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کے قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

(۳۶۰۷) حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ گھروں کے سانپ کو قتل کرنے سے منع فرماتے تھے مگر چھوٹی دُم والا اور پشت پر دو سفید خطوں والا کیونکہ یہ دونوں بینائی ضائع کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔

فائدہ: اگر انسان کی نگاہ اس سے مل جائے تو بینائی جاتی رہتی ہے (مترجم)۔

(۳۶۰۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے گھروں میں آباد رہنے والے (سانپوں کی شکل میں) (جن) ہیں۔ تین دفعہ انہیں ڈراؤ۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی ظاہر ہو تو اسے قتل کر دو۔ مسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ تین دن ڈراؤ۔

فقہ الحدیث: ڈرانا مدینہ کے گھروں کے سانپوں کے لیے ہے۔ عام گھروں کے سانپوں کے لیے نہیں۔ تاکہ احادیث میں تطبیق ہو جائے (مترجم)۔

شکار کے احکام

کس مقصد کے لیے کتا پالنا جائز ہے اور سیاہ کتے کے قتل کا حکم

(۳۶۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے شکار، کھیتی یا جانوروں کی رکھوالی کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے کتا پالا تو روزانہ اس کے ثواب میں ایک قیراط گھٹ جاتا ہے۔

(۳۶۱۰) حضرت سفیان بن ابی زہیر سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے کتا پالا جو نہ کھیتی کے کام آتا ہو اور نہ بکریوں کے تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط ثواب گھٹتا ہے۔

(۳۶۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ شکار یا بکریوں کی حفاظت کے لیے کتے کے علاوہ سب کتوں کو قتل کر دیا جائے۔

(۳۶۱۲) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے بھی امتوں میں سے ایک امت نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کا حکم دے دیتا۔ ان میں سے سیاہ بھٹ کتے کو قتل کر ڈالو۔

٥/٣٦١٣ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ: أَمَرَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ كُلِّ الكِلابِ حتَّى إنَّ المَرْأَةَ تَقْدُمُ مِنَ البادِيَةِ بِكَلْبِها فَنَقْتُلُهُ، ثمَّ نَهى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِها، وقالَ: عليكُمْ بالأَسْودِ البَهيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فإنَّهُ شَيْطانٌ. رَواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ.

١ ـ أبواب الصيد

١ ـ بابُ ما جاءَ في صَيْدِ الكَلْبِ المُعَلَّمِ والبازي ونحوِهِما

١/٣٦١٤ ـ عَنْ أَبي ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيِّ قالَ: قُلت يا رَسُولَ اللَّهِ أنا بأرْضِ صَيْدٍ أصِيْدُ بقوسِي وَبِكَلْبِي المُعَلَّمِ، وَبِكَلْبِي الذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فما يَصْلُحُ لِي؟ فقالَ: ما صِدْتَ بِقَوسِكَ فذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَليهِ فَكُلْ وما صدتَ بكَلْبكَ المُعَلَّمِ فذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَليهِ فكُلْ وما صِدتَ بِكَلبكَ غيرِ المُعَلَّمِ فأدْرَكْت ذَكاتَهُ فَكُلْ.

٢/٣٦١٥ ـ وعَنْ عَدِيِّ بْنِ حاتِمٍ قالَ: قُلت يا رَسُولَ اللَّهِ إنِّي أرْسلُ الكِلابَ المُعلَّمةَ فَيُمْسِكْنَ عليَّ وأذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ، قالَ إذَا أرْسَلْتَ كَلْبَكَ المعَلَّمَ وذكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَليهِ فكلْ ما أَمسكَ عَلَيْكَ، قلْت وإنْ قتَلْنَ، قالَ: وإنْ قَتَلْنَ ما لَمْ يشركها كَلْبٌ لَيْسَ مَعَها، قُلت لهُ: فإنِّي أرْمِي بالمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فأصِيدُ، قالَ: إذا رَمَيْتَ بالمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فكُلهُ وَإنْ أصَابَهُ بعَرْضِهِ فلا تأكلهُ. وفي روايَةٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: إذَا أَرْسَلْتَ كلبَكَ فاذْكرِ اسْمَ اللَّهِ، فإنْ أمْسَكَ عَلَيْكَ فأدْرَكْتَه حياً فاذْبَحهُ، وإنْ أدْرَكْتَهُ قَدْ قُتِلَ ولَمْ يأكُلْ مِنهُ فكُلْهُ فإن أخذ الكَلبِ ذَكاةٌ. متَّفَقٌ عليهِنَّ، وهُوَ دَلِيلٌ على الإِبَاحَةِ سَوَاءٌ قتَلهُ الكَلبُ جَرْحاً أو خَنقاً.

٣/٣٦١٦ ـ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حاتِمٍ أَنَّ رَسُول اللَّهِ ﷺ قالَ: ما عَلَّمْتَ مِنْ كَلبٍ أو بَازٍ ثُمَّ أرْسَلتَهُ وذكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَليهِ فكُلْ ما أمسكَ عَلَيْكَ، قُلتُ: وَإنْ قتلَ، قالَ: وَإنْ قَتَلَ ولَمْ يأكُل مِنهُ شيئاً فإنما أَمسَكَهُ عليكَ. رواهُ أحمدُ وأَبُو دَاود.

٢ ـ بابُ ما جَاءَ فيما إذَا أَكَلَ الكَلْبُ مِنَ الصَّيْدِ

١/٣٦١٧ ـ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حاتِمٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قال: إذَا أَرْسَلْتَ كِلابَكَ المُعَلَّمَةَ وذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمسكنَ عَلَيْكَ إلاَّ أنْ يَأكُلَ الكَلْبُ فَلا تَأْكُلْ، فإنِّي أخافُ أنْ يَكُونَ إنَّما أَمسَكَ عَلَى نَفْسِهِ. متَّفَقٌ عَليهِ.

٢/٣٦١٨ ـ وعَنْ إبْرَاهِيمَ عنِ ابْنِ عَباسٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إذَا أَرْسَلْتَ الكَلْبَ فَأَكَلَ مِنَ الصَّيْدِ فَلا تَأْكُلْ فإنَّما أَمسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ فإذا أَرْسَلْتَهُ فَقَتَلَ ولَمْ يَأكُلْ

(۳۶۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہر کتے کے قتل کا حکم دے دیا تھا، یہاں تک کہ کوئی عورت گاؤں سے کتے کے ساتھ آتی تو ہم اسے بھی قتل کر ڈالتے۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں ان کے قتل سے منع فرما دیا اور فرمایا سیاہ بھٹ کو جس کی پیشانی پر دو نقطے ہوں قتل کرو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

سدھائے ہوئے کتے اور باز وغیرہ کا شکار

(۳۶۱۴) حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا علاقہ شکار کا ہے میں اپنی کمان سے، سدھے ہوئے اور غیر سدھے ہوئے کتوں سے شکار کرتا ہوں۔ کون سا شکار درست ہے۔ فرمایا تم نے جو شکار کمان سے کیا اور اس پر اللہ کا نام لیا اسے کھاؤ اور جو سدھے ہوئے کتے نے کیا اور اس پر اللہ کا نام لیا اسے بھی کھاؤ اور جو غیر سدھے ہوئے کتے سے کیا پھر اسے ذبح بھی کیا اسے کھاؤ۔

فقہ الحدیث: اگر زندہ ہے تو ذبح کر کے کھا سکتے ہو ورنہ نہیں اور اس سے پہلے دونوں شکار اگر مر بھی جائیں تو کھا سکتے ہو کیونکہ بسم اللہ پڑھ کر تیر یا کتا چھوڑا تھا (مترجم)۔

(۳۶۱۵) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! میں سدھے ہوئے کتے چھوڑتا ہوں۔ وہ میرے لیے شکار روک لیتے ہیں اور انہیں اللہ کا نام لے کر چھوڑتا ہوں۔ فرمایا جب تم سدھا ہوا کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑ دو تو وہ جو شکار روک لے اسے کھاؤ۔ میں نے پوچھا گو وہ مار ڈالے۔ فرمایا گو مار ڈالے جب تک اس کے ساتھ دوسرا کتا نہ ہو۔ میں نے پوچھا میں پتھر وغیرہ سے شکار کرتا ہوں (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا جب تم لکڑی یا پتھر وغیرہ سے شکار کرو اور اس کی نوک اس میں گھس جائے تو کھاؤ ورنہ نہ کھاؤ۔

فقہ الحدیث: مثلاً لاٹھی ماری مر گیا مگر لاٹھی کی نوک اندر نہیں گھسی اور چوٹ کے صدمے سے مر گیا تو نہ کھاؤ۔ اگر دھار دار یا غیر دھار دار آلے کی نوک اندر گھس جائے تو کھاؤ اور اگر بغیر گھسے شکار مر جائے تو نہ کھاؤ۔ (مترجم) ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا چھوڑو تو اس پر بسم اللہ پڑھ لو۔ پھر اگر وہ شکار روک لے اور تم اسے زندہ پاؤ تو اسے ذبح کر لو اور اگر مردہ پاؤ اور یہ دیکھو کہ کتے نے اس میں سے کھایا نہیں تو بھی اسے کھا لو کیونکہ سدھے ہوئے کتے کا پکڑنا ہی اس کا ذبح کرنا ہے۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ (مذکور) کتے کا پکڑا ہوا شکار مباح ہے خواہ کتا اسے زخمی کر کے مار ڈالے یا گلا گھونٹ کر۔

(۳۶۱۶) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے جو کتا یا باز سدھا لیا پھر اسے بسم اللہ پڑھ کر شکار پر چھوڑا تو وہ جو روک لے اسے کھاؤ۔ میں نے پوچھا گو وہ مار ڈالے؟ فرمایا گو وہ مار ڈالے اور اس میں سے کچھ کھائے نہیں کیونکہ وہ اس نے تمہارے ہی لیے روکا ہے۔

اگر کتا شکار میں سے کھا لے تو اس کا حکم

(۳۶۱۷) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم بسم اللہ پڑھ کر اپنے کتے چھوڑ دو تو وہ جو روک لیں انہیں کھاؤ۔ مگر یہ کہ اس میں سے کتا کھا لے (تو نہ کھاؤ) کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اس نے اپنے لیے روکا ہو۔

(۳۶۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کتا چھوڑ دو اور وہ شکار میں سے کھا لے تو وہ شکار مت کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے روکا ہے اور اگر چھوڑنے کے بعد اس نے قتل کر دیا مگر کھایا نہیں

فَكُلْ فإنّما أَمْسَكَهُ عَلَى صَاحِبِه. رواهُ أحمدُ.

٣/٣٦١٩ ـ وعَنْ أَبي ثَعْلَبَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ في صَيْدِ الْكَلْبِ: إذا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وذَكَرْتَ اسْمَ اللّهِ فَكُلْ وإنْ أَكَلَ مِنْهُ وكُلْ ما رَدَّتْ عَلَيْكَ يَدُكَ. رواهُ أَبُو داوُد.

٤/٣٦٢٠ ـ وعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عمرو: أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيَّ قالَ: يَا رَسُولَ اللّهِ إنَّ لِي كِلاباً مُكلبَةً فأفْتِنِي في صَيْدِها، قالَ: إنْ كانتْ لَكَ كِلاب مُكَلّبَةٌ فكُل مِمَّا أَمْسَكَتْ عَلَيْكَ، فقالَ: يَا رَسُولَ اللّهِ ذَكِيٌ وغَير ذكِيٌ؟ قالَ: ذَكِيٌّ وَغيْرُ ذَكِيٍّ، قالَ: وإنْ أكَلَ مِنه؟ قالَ: وإنْ أكَلَ مِنْهُ، قالَ: يَا رَسُولَ اللّهِ أفْتِنِي في قَوسِي قالَ: كُلْ مِمّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قَوسُكَ قالَ: ذَكِيٌ وَغير ذَكِيٌ؟ قالَ: ذَكِيٌّ وغيْرُ ذَكِيٍّ، قالَ: فإنْ تَغَيَّبَ عني؟ قالَ: وإنْ تَغَيَّبَ عَنكَ ما لَمْ يصلْ يَعنِي يَتَغَيَّرْ أو تَجِدْ فِيهِ أثَرَ غَيْرِ سَهمِكَ. رواهُ أحمدُ وأَبُو داوُدَ.

٣ ـ بابُ وجوبِ التَّسْمِيَةِ

١/٣٦٢١ ـ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حاتِم قالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّهِ إنِّي أرْسِلُ كَلْبِي وأسمِّي قالَ: إنْ أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأخَذَ فَقَتَل فَكُلْ، وإنْ أكَلَ مِنْهُ فَلا تَأكُلْ، فإنما أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، قُلْتُ: إنِّي أرْسِلُ كَلْبي أجِد مَعَهُ كَلْباً آخَرَ لا أدْري أيُّهما أخَذَهُ؟ قالَ: فَلا تَأكُلْ فإنّما سمينَ عَلَى كَلْبِكَ ولَمْ تُسمِّ عَلَى غَيْرِهِ. وفي روايةٍ: أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قال: إذَا أرْسَلْتَ كَلْبَكَ فاذكُرِ اسْمَ اللّهِ فإنْ وَجدْتَ مَعَ كَلْبك كلْباً غَيْرَهُ وقَدْ قَتَلَ فَلا تأكُلْ فإنَّكَ لا تَدْرِي أيُّهما قَتَلَهُ. مُتَّفَقٌ علَيْهما، وهوَ دَلِيلٌ عَلَى أنَّهُ إذَا أوحَاهُ أحَدُهُما وعُلِمَ بِعينِهِ فالحُكْمُ لَهُ، لأنَّهُ قَدْ عُلِمَ أنَّهُ قَاتِلُه..

٤ ـ بابُ الصَّيْدِ بالقَوسِ وحُكْمِ الرَّمية إذَا غَابَتْ أو وقعتْ في مرمى

١/٣٦٢٢ ـ عَنْ عَديٍّ قالَ: قُلْتُ: يا رَسُولَ اللّهِ إنّا قَومٌ نرْمِي فَما يَحِلُّ لنا؟ قالَ: يحِلُّ لكمْ ما ذَكَّيْتُمْ وما ذَكَرتُم اسْمَ اللّهِ عليهِ وخَزَقْتُمْ فَكُلوا مِنْهُ. رواهُ أحمدُ، وهوَ دَلِيلٌ عَلَى أنَّ ما قَتَلَهُ السَّهمُ بِثقَلِهِ لا يَحِلُّ.

٢/٣٦٢٣ ـ وَعَنْ أبي ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيِّ عنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: إذَا رَمَيْتَ سَهمَكَ فَغابَ ثلاثَةَ أيّامٍ وأدْرَكتهُ فَكُلْهُ ما لَمْ يَنْتَنْ. رواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ وأبو داوُدَ والنَّسائيُّ.

٣/٣٦٢٤ ـ وعَنْ عَدِيِّ بْنِ حاتِمِ قالَ: سألت رَسُولَ اللّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قالَ: إذَا

تو کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے مالک کے لیے روکا ہے۔

(۳۶۱۹) حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے کتے کے شکار کے بارے میں فرمایا جب تم اللہ کا نام لے کر اپنا کتا چھوڑ و تو کھاؤ اگر چہ کتا اس میں سے کھالے اور تمہارے ہاتھ نے تم پر جو لوٹا یا اسے کھاؤ۔

(۳۶۲۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوثعلبہ خشنی نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس سدھے ہوئے کتے ہیں۔ان کے شکار میں مجھے فتویٰ دیجیے۔فرمایا اگر تمہارے پاس سدھے ہوئے کتے ہیں تو جو وہ تم پر روک لیں اسے کھاؤ۔ پوچھا۔ یارسول اللہ ﷺ! خواہ ذبح کرنے کی نوبت آئے یا نہ آئے۔فرمایا خواہ ذبح کر سکو یا نہ کر سکو۔ پوچھا خواہ اس میں سے کتا کھالے؟ فرمایا خواہ کتا اس میں سے کھالے۔ پوچھا یارسول اللہ ﷺ! تیر کمان کے شکار میں فتویٰ دیجیے۔فرمایا تمہاری کمان جو روک لے اسے کھاؤ۔ پوچھا ذبح ہو یا نہ ہو؟ فرمایا خواہ ذبح ہو یا نہ ہو۔ پوچھا اگر مجھ سے غائب ہو جائے؟ فرمایا خواہ تم سے غائب ہو جائے جب تک متغیر نہ ہو یا تم اس میں کسی اور کے تیر کا نشان نہ پاؤ۔

بسم اللہ پڑھنا واجب ہے

(۳۶۲۱) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! میں بسم اللہ پڑھ کر کتا چھوڑتا ہوں۔فرمایا اگر بسم اللہ پڑھ کر کتا چھوڑا ہے اور اس نے شکار پکڑ کر قتل کر دیا تو کھاؤ اور اگر اس میں سے کھالیا تو مت کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے روکا ہے۔میں نے پوچھا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں اور اس کے ساتھ اور کتے بھی ہوتے ہیں۔نہ معلوم شکار کس نے پکڑا؟ فرمایا مت کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے دوسروں پر نہیں۔ایک روایت میں ہے اگر تم بسم اللہ پڑھ کر اپنا کتا چھوڑ و تو اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی ہے اور شکار مار ڈالا ہو تو مت کھاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے شکار مارا ہے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس پر دلیل ہے کہ اگر دونوں کتوں میں سے کوئی ایک روک لے اور روکنے والا معلوم ہو جائے تو شکار کو اسی کا حکم دیا جائے گا کیونکہ اس صورت میں اس کا قاتل معلوم ہے۔

تیر کا شکار اور اگر تیر کھا کر شکار بھاگ جائے یا پانی میں گر جائے تو اس کا حکم

(۳۶۲۲) حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ تیروں سے شکار کرتے ہیں تو کون سا شکار ہمارے لیے حلال ہے؟ فرمایا جسے تم ذبح کر لو اور جس پر اللہ کا نام لے لیا اور اسے چیر ڈالا تو وہ کھالو۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اگر تیر شکار میں گھسا نہیں اور اپنی ضرب سے شکار کو قتل کر دیا تو وہ حلال نہیں۔

(۳۶۲۳) حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا جب تم اپنا تیر مارو اور شکار تین دن کے بعد پاؤ تو کھالو جب تک سڑے نہیں۔

(۳۶۲۴) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے بارے میں پوچھا۔فرمایا جب

رَمَيْتَ سَهمَكَ فاذْكُر اسْمَ اللّهِ فإنْ وجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إلا أنْ تجِدَهُ قَدْ وقَعَ في ماءٍ فإنَّكَ لا تَدْرِي الماءُ قَتَلَهُ أو سَهمُكَ. متَّفَقٌ عَليهِ، وهوَ دَلِيل على أنَّ السَّهمَ إذَا أوحاهُ أبيحَ لأنَّهُ قَد عَلِمَ أنَّ سَهمَهُ قَتَلَهُ.

٣٦٢٥/ ٤ ـ وعَنْ عَدِيٍّ عَن النَّبيِّ ﷺ قالَ: إذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَومٍ أو يَومَيْنِ لَيسَ بهِ إلاَّ أثَرُ سَهمِكَ فَكُلْ، وَإنْ وَقَعَ في الماءِ فلا تأكُلْ. رواهُ أَحْمَدُ والبُخاريُّ، وفي روايَةٍ: إذَا رَمَيْتَ سَهمكَ فاذكُرِ اسْمَ اللّهِ، فإنْ غَابَ عَنْكَ يَوماً فلَمْ تَجِدْ فِيهِ إلاَّ أثَرَ سَهمِكَ فَكُلْ إنْ شِئْتَ، وَإنْ وَجَدْتَهُ غَريقاً في الماءِ فلا تأكُلْ. رَواهُ مُسْلِمٌ والنَّسائيُّ، وفي روايةٍ أنَّهُ قالَ للنبيِّ ﷺ: إنَّا نَرْمِي الصَّيْدَ فَنَقتَفِي أثَرَهُ الْيَومَيْنِ والثَّلاثَةَ ثمَّ نجِدُهُ مَيِّتاً وَفيهِ سَهمُهُ قالَ: يأكل إنْ شاءَ. رواهُ البُخاريُّ.

٣٦٢٦/ ٥ ـ وفي روايَةٍ قالَ: سألت رَسُولَ اللّهِ ﷺ قلتُ: إنَّ أرْضَنا أرْضُ صَيْدٍ فَيَرْمِي أحَدُنا الصَّيْدَ، فَيَغيبُ عَنه لَيْلَةً أو لَيْلَتَيْنِ فَيَجِدُهُ، وَفيهِ سَهمُهُ قالَ: إذَا وَجَدْتَ سَهمَكَ ولَمْ تَجِدْ فِيهِ أثَرَ غيْرِهِ وعَلِمْتَ أنَّ سَهمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْهُ. رواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ.

٣٦٢٧/ ٦ ـ وفي روايَةٍ قالَ: قلْتُ: يا رَسُولَ اللّهِ أرْمِي الصَّيْدَ فأجِدُ فِيهِ سَهمي مِنَ الْغَدِ، قالَ: إذَا عَلِمْتَ أنَّ سَهمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ. رواهُ التِّرمذيُّ وَصحّحهُ.

٥ ـ بابُ النَّهي عَنِ الرَّمْي بالبُنْدُقِ وما في معناهُ

٣٦٢٨/ ١ ـ عَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ المُغَفَّلِ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ نَهىٰ عَنِ الخَذْفِ وقالَ: إنَّها لا تَصيدُ صَيْداً ولا تَنْكَأُ عَدُوّاً ولٰكِنَّها تكسِرُ السِّنَّ وتَفْقَأُ الْعَيْنَ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٣٦٢٩/ ٢ ـ وعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَمْرٍو أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: مَنْ قَتَلَ عصْفُوراً بِغَيْرِ حَقِّهِ سَألهُ اللّهُ عَنهُ يَومَ الْقِيَامَةِ، قِيلَ: يا رَسُولَ اللّهِ وما حقُّهُ؟ قالَ: أنْ تَذْبَحَهُ ولا تَأخُذَ بِعُنُقِهِ فَتَقْطَعُهُ. رَواهُ أحمدُ والنَسائيُّ.

٣٦٣٠/ ٣ ـ وعَنْ إبْرَاهِيمَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حاتِم قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: إذَا رَمَيْتَ فَسَمَّيْتَ فَخَزَقْتَ فَكُلْ، وَإنْ لَمْ تَخزِقْ فلا تأكُلْ، ولا تأكُلْ مِنَ المِعْرَاضِ إلاَّ ما ذَكَّيْتَ، ولا تأكُلْ مِنَ الْبُنْدقَةِ إلاَّ ما ذَكَّيْتَ. رَواهُ أحمدُ وَهوَ مُرْسَلٌ. إبْرَاهِيمُ لَمْ يَلْقَ عَدِيّاً.

٦ ـ بابُ الذَّبحِ وما يَجِبُ لهُ وما يُسْتَحَبُّ

٣٦٣١/ ١ ـ عَن عَليِّ بْنِ أبي طَالِبٍ [رَضيَ اللّهُ عَنهُ] أنَّه سَمِعَ النَّبيَّ ﷺ يقولُ:

تم بسم اللہ پڑھ کے اپنا تیر مارو اور شکار مرا ہوا پاؤ تو کھالو۔ ہاں اگر پانی میں گرا ہوا پاؤ (تو نہ کھاؤ) کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے تیر سے مرا ہے یا پانی ہے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس مسئلے کی دلیل ہے کہ جب شکار کو تیر روک دے تو وہ مباح ہے کیونکہ یہ یقین ہے کہ تیر ہی نے اسے مارا ہے۔

(۳۶۲۵) حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تیر مارو پھر شکار ایک یا دو دن کے بعد پاؤ اور اس میں بس تمہارے ہی تیر کا نشان ہو تو کھالو اور اگر پانی میں گر جائے تو نہ کھاؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ جب تم بسم اللہ پڑھ کے تیر چھوڑو اور شکار ایک دن کے بعد ملے تو اگر اس میں اپنے ہی تیر کا نشان دیکھو تو اگر چاہو تو کھالو اور اگر پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ تو نہ کھاؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ ہم شکار پر تیر مارتے ہیں پھر اسے دو یا تین دن کے بعد مردہ پاتے ہیں اور اس میں تیر ہوتا ہے۔ فرمایا اگر چاہے تو کھالے۔

(۳۶۲۶) ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہمارا علاقہ شکار کا ہے۔ کوئی شکاری شکار کرتا ہے اور شکار اس سے ایک یا دو دن غائب رہتا ہے۔ پھر وہ اسے اس حال میں پاتا ہے کہ اس کا تیر اس میں ہوتا ہے۔ فرمایا جب تم اپنا تیر پاؤ اور کسی اور تیر کا اس میں نشان نہ دیکھو اور تمہیں یقین ہو کہ تمہارے تیر ہی نے اسے مارا ہے تو اسے کھالو۔

(۳۶۲۷) ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں شکار پر تیر مارتا ہوں پھر اس میں کل کو اپنا تیر پاتا ہوں۔ فرمایا اگر تمہیں یقین ہو کہ تمہارے ہی تیر نے اسے مارا ہے اور اس میں کسی درندے کا اثر نہ دیکھو تو کھالو۔

ٹھوس چیز سے شکار کرنے کی ممانعت

(۳۶۲۸) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع کیا اور فرمایا کہ اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن کو زخم پہنچتا ہے۔ ہاں یہ حرکت دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔

(۳۶۲۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس کسی نے ناحق ایک چڑیا بھی ماری قیامت کے دن اس سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا تم اسے ذبح کرو اور اس کی گردن پکڑ کر دھڑ سے الگ نہ کرو۔

(۳۶۳۰) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم بسم اللہ پڑھ کر تیر پھینکو پھر اس میں اس کی نوک گھس جائے تو کھاؤ اور اگر نہ گھسے تو مت کھاؤ اور اگر کسی چیز کی نوک جانور کو بغیر اندر گھسے طاقت سے ماردے تو مت کھاؤ۔ ہاں اگر جان ہے تو ذبح کر کے کھا سکتے ہو اور بندوق وغیرہ کا وہی شکار کھا سکتے ہو جو تم ذبح کرلو۔

فائدہ: یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابراہیم نخعی کی حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

ذبح سے متعلق بعض مسئلے

(۳۶۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

لَعَنَ الله مَنْ ذَبَحَ لِغَيرِ الله، ولَعَنَ اللَّهَ مَنْ آوَى مُحْدِثاً، ولَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ، ولَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ تُخُومَ الأرْضِ. رواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ والنَّسائيُّ.

٢/٣٦٣٢ ـ وعَنْ عائشةَ أنَّ قَوماً قالوا: يا رَسُولَ اللّهِ إنَّ قَوماً يَأتُونَنا بالَّلحْمِ لا نَدْري أذُكِرَ اسْمُ اللّهِ عَليهِ أمْ لا؟ فقالَ: سَمُّوا عَليهِ أنْتُمْ وكُلُوا، قالَ: وكانُوا حَدِيثِي عَهدٍ بالْكُفرِ. رواهُ البخاريُّ والنَّسائيُّ وابنُ ماجه، وهوَ دَلِيلٌ على أنَّ التَّصرُّفات والأفعالَ تُحْمَلُ على حالِ الصِّحَّةِ والسّلامَةِ إلى أنْ يَقُومَ دَلِيلُ الفَسادِ.

٣/٣٦٣٣ ـ وعَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مالِكٍ عَنْ أبيهِ أنَّهُ كانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَىٰ بِسَلْعَ فأبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنا بِشاةٍ مِنْ غَنَمِنا مَوتاً، فَكَسَرَتْ حَجَراً فذَبَحَتْها بهِ، فقالَ لَهُمْ: لا تَأكُلُوا حتى أسْألَ النَّبيَّ ﷺ أو أرْسِلَ إليهِ مَنْ يَسْألُهُ عنْ ذلكَ وأنّهُ سألَ النّبيَّ ﷺ عَنْ ذٰلكَ أو أرْسَلَ إليهِ فأمَرَهُ بأكْلِها. رَواهُ أحمدُ والْبُخاريُّ قالَ: وقالَ عُبيْدُ اللّهِ: يُعجِبني أنها أمَةٌ وأنّها ذبحَتْ بِحَجَرٍ.

٤/٣٦٣٤ ـ وعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابتٍ أنّ ذئباً نَيَّبَ في شَاةٍ فذَبحُوها بِمَرْوَةٍ، فرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللّهِ ﷺ في أكْلِها. رواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجَه.

٥/٣٦٣٥ ـ وعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قالَ: قُلْتُ: يا رَسُولَ اللّهِ إنّا نَصِيدُ الصَّيْدَ فلا نَجِدُ سكِّيناً إلاَّ الظّرَارَ وَشِقَّةَ العَصَا؟ فقالَ ﷺ: أمِرِ الدَّمَ بِما شِئتَ وَاذْكُر اسْمَ اللّهِ عَليهِ. رواه الخمسَةُ إلاَّ التِّرمذيَّ.

٦/٣٦٣٦ ـ وعَنْ رافِعِ بْنِ خَديجٍ قالَ: قلْت يا رَسُولَ اللّهِ إنّا نَلْقَىٰ الْعَدُوَّ غَداً، ولَيْسَ مَعَنا مُدًى، فقالَ النّبيُّ ﷺ: ما أنْهَرَ الدَّمَ وذُكِرَ اسْمُ اللّهِ عَلَيْهِ فَكُلوا ما لَمْ يَكُنْ سِنّاً أو ظفراً، وسَأحَدِّثُكُمْ عنْ ذٰلِكَ: أما السِّنُّ فَعَظْمٌ، وأمَّا الظفْرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ. رواهُ الجَماعَةُ.

٧/٣٦٣٧ ـ وعَنْ شَدَّادِ بْنِ أوسٍ عَنْ رَسُول اللّهِ ﷺ قالَ: إن الله كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلىٰ كلِّ شَيءٍ فإذَا قَتَلْتُمْ فأحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وإذَا ذَبَحْتُمْ فأحْسِنُوا الذِّبْحَ ولْيُحِدَّ أحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، ولْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ. رواهُ أحمدُ ومُسْلمٌ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجه.

٨/٣٦٣٨ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ أنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ أمَرَ أنْ تُحَدَّ الشِّفَارُ وأنْ تُوارَى عَنِ الْبَهائِمِ وقالَ: إذَا ذَبَحَ أحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ. رَواهُ أحمدُ وابنُ ماجه.

٩/٣٦٣٩ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قال: بَعَثَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ بُدَيْلَ بْنَ وَرْقَاءَ الخُزَاعِيَّ عَلَى جَمَلٍ أورَقَ يَصِيحُ في فِجَاجِ مِنىً ألا إنَّ الذَّكاةَ في الحَلْقِ واللَّبَّةِ ولا تَعجَلُوا

جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے جس نے بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ جس نے ماں باپ پر لعنت کی اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ جس نے زمین کے نشانات ہٹا دیے اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔

(۳۶۳۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں معلوم نہیں اس پر (ذبح کے وقت) بسم اللہ پڑھی گئی ہے یا نہیں۔ فرمایا تم بسم اللہ پڑھ کر اسے کھالو۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث دلیل ہے کہ افعال وتصرفات صحیح سمجھے جائیں گے جب تک فساد کی دلیل قائم نہ ہو۔

(۳۶۳۳) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی بکریاں تھیں جو سلع میں چرا کرتی تھیں ہماری لونڈی نے بکریوں سے ایک بکری قریب المرگ دیکھی۔ اس نے پتھر توڑ کر اس سے اسے ذبح کر لیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بولے اسے نہ کھاؤ یہاں تک کہ میں نبی کریم ﷺ سے خود پوچھ لوں یا کسی کے ذریعے پچھوا لوں۔ پھر انہوں نے خود پوچھا یا کسی کے ذریعے پچھوایا۔ آپ ﷺ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دے دیا۔ عبید اللہ نے کہا مجھے اس حدیث سے خوشی ہوئی ہے کیونکہ ایک تو وہ لونڈی تھی دوسرے اس نے بکری کو ذبح کیا۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے معلوم ہوا پتھر وغیرہ، کسی دھار والی چیز سے ذبح کرنا درست ہے اور عورت کا ذبیحہ بھی درست ہے (ابوبکر صدیق)

(۳۶۳۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری کو دانت سے پھاڑ دیا۔ لوگوں نے اسے پتھر سے ذبح کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۳۶۳۵) حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! ہم شکار کرتے ہیں پھر ہمارے پاس بجز دھار دار پتھر کے ٹکڑے کے اور دھار دار لکڑی کے پھانک کے کوئی چھری نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس سے چاہو خون بہاؤ اور اللہ کا نام لو۔

(۳۶۳۶) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کل ہم دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ فرمایا جو خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ بشرطیکہ دانت یا ناخن نہ ہو۔ میں ان کی وجہ بھی تم سے بیان کرتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

(۳۶۳۷) حضرت شداد بن اوس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو قتل میں بھی بہتر طریقے سے کام لو اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی چھری تیز کر لو اور ذبح کیے جانے والے جانور کو آرام پہنچاؤ۔

(۳۶۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ چھریاں تیز کر لی جائیں اور جانوروں سے جانور کو چھپا کر ذبح کیا جائے اور جب کوئی ذبح کرے تو جلد ذبح کر دے۔

(۳۶۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے بدیل بن ورقاء کو خاکستری اونٹ پر بھیجا کہ منیٰ کی گلیوں میں اعلان کر دے کہ ذکاۃ (ذبح کرنا) حلق میں اور منحر میں ہوتی ہے اور جانور کے

الأنْفسَ أَنْ تَزْهَقَ وأَيَّامُ مِنىً أيامُ أَكْلٍ وشُرْبٍ وبِعَالٍ. رواهُ الدَّارَقُطنيُّ.

٣٦٤٠/ ١٠ ـ وعَنْ ابنِ عَبَّاسٍ وأَبي هُرَيْرَةَ قالا: نَهَىٰ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ وهيَ الَّتي تُذْبَحُ فَيُقْطَع الْجِلْدُ ولا تُفْرَى الأوداجُ. رواهُ أَبو داوُدَ.

٣٦٤١/ ١١ ـ وعَنْ أَسْماءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ قالتْ: نَحَرْنا عَلَى عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَساً فأكَلْناهُ. متَّفَقٌ عَليهِ.

٣٦٤٢/ ١٢ ـ وعنْ أَبي العُشَرَاءِ عَنْ أَبيهِ قالَ: قُلت يا رَسُولَ اللّٰهِ أَما تَكُونُ الذكاةُ إلاَّ في الحَلْقِ واللَّبَّةِ؟ قالَ: لَو طَعَنْتَ في فَخذِها لأجْزَأكَ. رَواهُ الخَمْسَةُ. وهٰذَا فِيما لَمْ يُقدَرْ عَلَيْهِ.

٣٦٤٣/ ١٣ ـ وعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ في سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إبِلِ الْقَومِ ولَمْ يَكنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ، فَرَماهُ رَجُلٌ بِسَهمٍ فَحَبَسَهُ، فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إنَّ لهٰذِهِ البَهائِمِ أَوَابِدَ كَأوابِدِ الوحْشِ فما فَعَلَ مِنها هٰذَا فافعَلوا بِهِ هٰكذَا. رواهُ الجَماعَةُ.

٧ ـ بابُ ذَكاةِ الجَنينِ بذكاةِ أُمِّهِ

٣٦٤٤/ ١ ـ عَنْ أَبي سَعِيدٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ أَنَّهُ قالَ في الجَنِينِ: ذَكاتهُ ذكاةُ أمِّهِ. رَواهُ أَحمدُ والتِّرمِذِيُّ وابنُ ماجه، وفي روايَةٍ: قُلْنا يا رَسُولَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ ونَذْبَحُ البَقَرَةَ والشّاةَ في بَطْنِها الجَنِينُ أَنُلْقيهِ أَمْ نَأكُلُ؟ قالَ: كُلوهُ إن شِئْتُمْ فإنّ ذَكَاتهُ ذَكاةُ أمِّهِ. رواهُ أَحمَدُ وأَبُو داوُد.

٨ ـ بابُ أنَّ ما أُبينَ مِنْ حَيٍّ فهوَ مَيتَةٌ

٣٦٤٥/ ١ ـ عَنِ ابنِ عمَرَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: ما قُطِعَ مِنْ بَهِيمَةٍ وهيَ حَيَّةٌ فما قُطِعَ مِنها فهوَ ميْتَةٌ. رَواهُ ابْنُ ماجه.

٣٦٤٦/ ٣ ـ وعَنْ أَبي واقِدٍ اللَّيْثيِّ قالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ المَدِينةَ وبِها ناسٌ يَعْمَدُونَ إلى أَلْيَاتِ الْغَنَمِ وأَسْنِمَةِ الإِبِلِ يَجبُّونَها فقالَ: ما قُطعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهيَ حَيَّةٌ فَهوَ مَيْتَةٌ. رواهُ أَحمدُ والتِّرمِذِيُّ ولأبي داودَ مِنْهُ الْكلامُ النَّبَوِيُّ فقَطْ.

٩ ـ بابُ ما جاءَ في السَّمَكِ والجَرَادِ وحيوانِ البَحْرِ

قَدْ سَبَقَ قَولهُ في الْبَحْرِ: هُوَ الْحِلُّ مَيْتَتهُ.

٣٦٤٧/ ١ ـ عَنِ ابْنِ أَبي أَوفَى قالَ: غَزَونا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سبع غَزَوَاتٍ نأكُلُ مَعهُ الجَرَادَ. رواهُ الجَماعَةُ إلاَّ ابْن ماجَه.

ٹھنڈا ہو جانے سے پہلے کھال وغیرہ نہ کھینچو اور منیٰ کے دن کھانے پینے اور کھیل کود کے دن ہیں۔

(۳۶۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دونوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے شیطان کے ذبیحہ سے منع فرمایا۔ یہ وہ جانور ہے جس کی ذبح کے وقت جلد کاٹ دی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں۔

(۳۶۴۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں گھوڑے کو نحر کر کے کھایا۔

(۳۶۴۲) حضرت ابوالعشراء نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا ذکاۃ گلے اور سینے کے اوپر گڑھے ہی میں ہوتی ہے؟ فرمایا اگر تم جانور کی ران میں چھری گھونپ دو تو تمہیں کافی ہے۔

فقہ الحدیث: یہ اس صورت میں ہے جب جانور قابو میں نہ آئے۔

(۳۶۴۳) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ قوم کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا اور ان کے پاس کوئی گھوڑا تھا نہیں۔ ایک شخص نے اسے تیر مار کر روک لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان جانوروں میں وحشی جانوروں کی طرح بھاگنے والے بھی جانور ہوتے ہیں۔ پھر جو جانور ایسا کرے اس کے ساتھ ایسا کرو۔

حاملہ جانور کے ذبح کرنے سے بچے کا حکم

(۳۶۴۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے جنین کے بارے میں فرمایا کہ اس کی ماں کو ذبح کرنا ہی اس کا ذبح کرنا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم اونٹنی کو نحر کرتے ہیں اور گائے بکری کو ذبح کرتے ہیں۔ پھر ان کے پیٹ سے بچہ برآمد ہوتا ہے کیا اسے کھالیں یا پھینک دیں۔ فرمایا اگر چاہو تو کھالو کیونکہ اس کی ماں کو ذبح کرنا ہی اس کا ذبح کرنا ہے۔

زندہ جانور سے الگ کردہ گوشت حرام ہے

(۳۶۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو گوشت زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔

(۳۶۴۶) حضرت ابو واقد لیثی سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں لوگ زندہ بکریوں کے چوتڑ اور زندہ اونٹوں کے کوہان کاٹ لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا زندہ جانور کا کاٹا ہوا گوشت مردار ہے۔ ابوداؤد میں صرف فرمانِ رسول ﷺ والا حصہ ہی ہے۔

مچھلی، ٹڈی اور دریائی جانوروں کا بیان

رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گزر چکا ہے کہ سمندر کا مرا ہوا جانور حلال ہے۔

(۳۶۴۷) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات جنگیں کیں (ان میں) ہم آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے تھے۔

٢/٣٦٤٨ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ: غَزَونا جَيْشَ الخَبَطِ وأَمِيرُنا أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنا جُوعاً شَدِيداً فألْقَى الْبَحْرُ حُوتاً مَيْتاً لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لهُ الْعَنْبَرُ فأكلْنا مِنهُ نِصْفَ شَهرٍ فأخَذَ أَبو عُبَيْدَةَ عَظْماً مِنْ عِظَامِهِ فمَرّ الراكِبُ تَحْتَهُ، قالَ: فلما قَدِمْنا المَدِينةَ ذَكَرْنا ذٰلكَ للنبيِّ ﷺ فقالَ: كُلُوا رِزْقاً أَخْرَجَهُ اللّٰهُ عزَّ وجلَّ لَكُمْ أَطْعِمُونا إنْ كانَ مَعَكُمْ. فأتَاهُ بَعْضُهُمْ بِشَيْءٍ فأكَلَهُ. متَّفقٌ عليهِ.

٣/٣٦٤٩ ـ وعَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عمَرَ قال: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أحِلَّ لنا مَيْتَتَانِ ودَمانِ، فأمَّا المَيْتَتَانِ فالْحُوت والجَرَادُ، وأَمَّا الدَّمانِ فالْكَبِدُ والطِّحَالُ. روَاهُ أَحمدُ وابْنُ ماجَه والدّارقطنيُّ وهُوَ لِلدَّارَقُطنيِّ أيضاً مِنْ روايَةِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ بإِسْنادِهِ، قالَ أَحمَدُ وابْنُ المدِينِي: عَبدُ الرَّحمٰنِ بْن زَيْدٍ ضَعِيفٌ وأَخُوهُ عَبدُ اللّٰهِ ثِقةٌ.

٤/٣٦٥٠ ـ وعَنْ أَبي شُرَيحٍ مِنْ أَصحابِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إنَّ اللّٰهَ ذَبَحَ ما فِي الْبَحْرِ لِبَنِي آدَمَ. روَاهُ الدّارقطنيُّ وَذكَرَهُ البُخاريُّ عَنْ أَبي شُرَيْحٍ مَوقُوفاً، وعَنْ أَبي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قالَ: الطَّافِي حَلالٌ.

٥/٣٦٥١ ـ وعَنْ عمَرَ في قَولِهِ تعالى: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ ٱلْبَحْرِ﴾ [المائدة: ٩٦] قالَ صَيْدُهُ ما اصْطِيدَ وطَعَامُهُ ما رَمَى بِهِ. وقالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ إلاّ ما قَذِرت منها. قالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلْ مِنْ صَيْدِ البَحْرِ صَيْدَ يَهُودِيٍّ، أو نَصْرَانِيٍّ، أو مَجُوسِيٍّ. ورَكِبَ الحَسَنُ على سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلابِ الماءِ. ذَكَرَهُنَّ البُخاريُّ في صَحِيحِهِ.

١٠ ـ بابُ الميتةِ لِلْمُضْطَرّ

١/٣٦٥٢ ـ عَنْ أَبي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قالَ: قُلْتُ: يا رَسُولَ اللّٰهِ إنَّا بأرْضٍ تُصيبُنا مَخْمَصَةٌ فما يَحِلُّ لَنا مِنَ المَيْتَةِ؟ فقالَ: إذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِئوا بها بَقْلاً فَشَأْنَكمْ بِها. رواهُ أحمدُ.

٢/٣٦٥٣ ـ وعَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أهلَ بَيْتٍ كانُوا بالحَرَّةِ مُحْتَاجِينَ، قالَ فماتَتْ عِنْدَهُمْ ناقَةٌ لَهُمْ أو لِغَيْرِهِمْ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ في أكْلِها قالَ فَعَصَمَتْهُمْ بَقِيَّةَ شِتَائِهِمْ، أو سَنَتِهِمْ، رواهُ أحمدُ، وفي لفظٍ: أَنَّ رجُلاً نَزَلَ الحَرَّةَ ومَعهُ أهلُهُ وَوَلَدُهُ، فقالَ رَجُلٌ إنَّ ناقَةً لِي ضَلَّتْ فإنْ وَجدْتَها فأمْسِكها فوَجَدَها فلمْ يَجِدْ صَاحِبَها فمرِضَتْ، فقالَتِ امْرَأَتُهُ: انْحرْها فأبَى فَنَفَقَتْ، فقالَتِ: اسلخها حتَّى نَقْدُرَ شَحْمَها ولَحْمَها ونأكُلَهُ، فقال حتَّى أسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فأتاهُ فَسأَلهُ، فقالَ: هَلْ عنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ؟

(۳۶۴۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم جیش خبط (پتے جھاڑ جھاڑ کر کھانے والے لشکر) میں شامل تھے اور ہمارے سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ہمیں سخت بھوک لگی۔ سمندر نے ساحل پر عنبر مچھلی پھینک دی۔ ہم نے اس جیسی کبھی دیکھی نہیں تھی۔ ہم اس میں سے نصف ماہ کھاتے رہے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی لی اور اونٹ سوار اس کے نیچے سے گزر گیا (دو پسلیوں کی قوس کے نیچے سے سوار گزر گیا) پھر جب ہم مدینہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ فرمایا اللہ نے جو رزق تمہارے لیے نکالا ہے اسے کھاؤ بھی اگر تمہارے پاس ہو تو اسے کھلاؤ بھی۔ پھر ایک صحابی اس کا تھوڑا سا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے کھایا۔

(۳۶۴۹) عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال ہیں۔ مردار تو مچھلیاں اور ٹڈیاں ہیں اور خون کلیجی اور تلی ہے۔

فائدہ: دار قطنی میں یہ روایت عبداللہ بن زید بن اسلم عن ابیہ سے بھی آئی ہے۔ امام احمد اور ابن مدینی رحمہ اللہ نے فرمایا عبدالرحمٰن ضعیف ہے اور اس کا بھائی عبداللہ ثقہ ہے۔

(۳۶۵۰) حضرت ابوشریح نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے دریائی جانور ذبح کر دیے ہیں۔

فائدہ: بخاری میں ابوشریح سے یہ موقوف روایت ہے۔ اور بخاری میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا پانی پر (دریائی جانور) تیرتا ہوا حلال ہے۔

(۳۶۵۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ کی تفسیر میں روایت ہے کہ شکار تو وہ ہے جسے شکار کیا جائے اور طعام وہ ہے جسے سمندر پھینک دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا سمندر کا طعام اس کے مرے ہوئے جانور ہیں مگر جو بدبودار ہو جائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا دریا کا شکار اگر یہودی یا عیسائی یا مجوسی کرے تو اسے کھالو۔ حضرت حسن دریائی کتوں کی کھالوں سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔

مجبور کے لیے مُردار (بقدر سدِّ رمق) کی اجازت

(۳۶۵۲) حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایسے علاقوں میں ہیں جہاں ہمیں بھوک لگتی ہے تو ہمیں مردار سے کیا حلال ہے؟ فرمایا جب تمہیں صبح و شام کا دودھ نہ ملے اور صبح و شام کے دودھ کے ساتھ کھجور نہ ملے تو تم حالات کے مطابق جس طرح چاہو کرلو۔

(۳۶۵۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حرہ میں ایک گھرانہ محتاج تھا۔ ان کی یا کسی اور کی اونٹنی مرگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔ بس اس اونٹنی نے انہیں باقی جاڑے یا باقی سال میں بچالیا۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص حرہ میں ٹھہر گیا اس کے ساتھ اس کے بیوی بچے بھی تھے۔ ایک شخص بولا کہ میری اونٹنی کھوگئی ہے، اگر وہ مل جائے تو اسے روک لینا۔ پھر وہ اسے مل گئی لیکن اس کا مالک نہ ملا۔ اونٹنی بیمار ہوگئی۔ اس کی بیوی بولی اسے نحر کرلو۔ اس نے انکار کیا آخر وہ مرگئی۔ بیوی بولی اس کی کھال اتارلو تاکہ اس کی چربی اور گوشت پکا کر استعمال کرلیں۔ بولا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں۔ آخر کار وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو تمہیں اس سے بے پرواہ کردے؟

قالَ: لا، قالَ: فَكُلُوهُ، قالَ: فجاءَ صَاحِبُها فأخبَرَهُ الْخَبَرَ، فقالَ: هَلاَّ كُنْتَ نَحَرْتَها؟ قالَ: اسْتَحْيَيْت مِنْكَ. رواهُ أَبُو دَاوُدَ وهُوَ دَلِيلٌ على إمْسَاكِ المَيْتَةِ لِلْمُضْطَرِّ.

١١ ـ بابُ النَّهيِ أَنْ يُؤْكَلَ طعامُ الإنسانِ بغيرِ إِذْنِهِ

١/٣٦٥٤ ـ عَنِ ابْنِ عمرَ أن رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: لا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ ماشِيَةَ أحدٍ إلاَّ بإذنِهِ أيُحِبُّ أحدكمْ أنْ تُؤْتَى مَشرَبَتهُ فَيُنْتَثَلَ طَعَامُهُ؟ وإنّما تخزنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أطعِمَتَهُمْ فلا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ ماشِيةَ أَحَدٍ إلا بإذْنِهِ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/٣٦٥٥ ـ وعَنْ عَمْرِو بنِ يَثْرِبِيٍّ قالَ: شَهِدْت خُطْبَةَ النَّبيِّ ﷺ بِمِنًى، وَكانَ فِيما خَطبَ بِهِ أنْ قالَ: ولا يَحِلُّ لامْرِىءٍ مِنْ مالِ أخِيهِ إلاَّ ما طَابَتْ بِهِ نَفْسُهُ، قالَ: فلمّا سَمِعْت ذٰلكَ قُلت يا رَسُولَ اللّهِ أرَأيتَ لَو لَقِيت في مَوضِعٍ غَنَمَ ابنِ عمّي فأخَذت مِنها شَاةً فاجْتَزَرتُها هَل عَليّ في ذلكَ شيءٌ؟ قالَ: إن لَقِيتَها نَعجةً تَحمِلُ شَفرَةً وَأزناداً فلا تَمَسُّها.

٣/٣٦٥٦ ـ وعَنْ عمَيْرٍ مَولَى آبي اللَّحْم قالَ: أقبلت مَعَ سَادَتِي نريدُ الهِجْرَةَ حتَّى إذا دَنَونا مِنَ المَدِينَةِ، قالَ: فَدَخلُوا وخَلَّفُونِي في ظَهرِهِمْ فأصَابَتنِي مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ، قالَ: فمَرَّ بي بَعْضُ مَنْ يَخرُجُ مِنَ المَدِينةِ، فقالُوا: لَو دَخَلتَ المدِينةَ فأصَبتَ مِن تَمرِ حَوَائِطِها، قالَ: فدخَلت حَائطاً فَقَطَعت مِنهُ قِنوينِ فأتانِي صَاحِبُ الحَائطِ وَأتَى بي إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ وَأخبَرَهُ خَبَرِي وعليّ ثَوبانِ، فقالَ لي: أيُّهما أفضلُ فأشَرت إلى أحَدِهما، فقالَ خُذهُ وأعطِ صَاحِبَ الحَائِطِ الآخَرَ فَخلَّى سبيلي. رَواهُما أحمدُ.

١٢ ـ بابُ ما جَاءَ مِنَ الرُّخصَةِ في ذلكَ لابنِ السبيلِ إذَا لم يَكُنْ حائِطٌ ولم يَتَّخِذْ خُبْنَةً

١/٣٦٥٧ ـ عَنِ ابْنَ عمرَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ دَخَلَ حائِطاً فلْيَأكُلْ وَلا يتَّخِذْ خُبْنَةً. رواهُ الترمذِيُّ وابْنُ ماجه.

٢/٣٦٥٨ ـ وعَنْ عَبدِ اللَّهِ بنِ عُمَرَ قالَ: سُئِلَ النَّبيُّ ﷺ عَنِ الرَّجلِ يَدْخُلُ الْحَائِطَ فقالَ: يأكُلُ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خبْنَةً. رواهُ أحمدُ.

٣/٣٦٥٩ ـ وعَنِ الحَسنِ عَنْ سَمُرَةَ بنِ جُندَبٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: إذَا أتَى أحَدكمْ على ماشِيةٍ فإنْ كانَ فِيها صَاحِبُها فلْيَستَأذِنْهُ فإنْ أذِنَ لهُ فَلْيَحْتَلِبْ ولْيَشْرَبْ وَإنْ لَمْ يكُنْ فِيها أَحَدٌ فليُصَوِّتْ ثلاثاً، فإنْ أجابَهُ أحَدٌ فَلَيستَأذِنْهُ، فإنْ لَمْ يُجِبهُ أحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ

بولانہیں۔فرمایا اچھا تو کھالو۔پھراس کا مالک بھی آ گیا اس نے اسے بتایا کہ تمہاری اونٹنی مرگئی۔بولا تم نے اسے نحر کیوں نہیں کر لیا؟ بولا مجھے آپ سے شرم آئی۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ حالتِ اضطرار میں مردار روک کر کھایا جا سکتا ہے۔

دوسرے کا کھانا اس کی اجازت کے بغیر کھانے کی ممانعت

(۳۶۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی کسی کا دودھ کا جانور بلا اجازت کے نہ دوہے۔کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرے گا کہ اس کے مال خانے میں سے کوئی آ کر اس کی غذا نکال کر لے جائے۔لوگوں کے جانوروں کے تھن ان کی غذا کے مال خانے ہیں پس خبردار کوئی کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ نکالے۔

(۳۶۵۵) حضرت عمرو بن یثربی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منیٰ میں خطبے میں موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا کسی کو اپنے بھائی کے مال میں سے اسی قدر حلال ہے جتنا وہ خوشی سے دے دے۔جب میں نے یہ بات سنی تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بتایئے اگر میں چچازاد بھائی کی بکریوں کے مقام پر ہوں پھر ان میں سے ایک بکری لے کر ذبح کر لوں تو کیا مجھے گناہ ملے گا۔فرمایا اگر تمہیں ایسی بکری مل جائے جس پر چھری اور چقماق لدے ہوئے ہوں تو اسے بھی ہاتھ نہ لگانا۔

(۳۶۵۶) حضرت عمیر مولیٰ آبی اللحم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ہجرت کے ارادے سے اپنی مالکہ کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو قافلہ والے تو مدینے چلے گئے اور مجھے سواریوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ گئے۔مجھے سخت بھوک محسوس ہوئی۔کچھ لوگ مدینہ سے آنے والے مجھے ملے اور بولے کہ مدینہ کے کسی باغ میں جا کر کھجوریں کھالو۔آخر میں نے ایک باغ میں گھس کر دو خوشے کاٹے۔باغ والے نے مجھے پکڑ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور میرے بارے میں خبر دی۔اس وقت میرے پاس دو کپڑے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ ان کپڑوں سے تمہیں کون سا کپڑا پسند ہے۔میں نے ایک کپڑے کی طرف اشارہ کر دیا۔فرمایا تم اسے لے لو اور دوسرا کپڑا مالک باغ کو دے دو۔کپڑا لے کر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔

غیر کا مال بلا اجازت کھانے کی بعض صورتوں کا جواز

(۳۶۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی باغ میں جائے تو اس میں سے کھا سکتا ہے مگر اٹھا کر نہ لائے۔

(۳۶۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی کے باغ میں چلا جائے؟ فرمایا اس میں سے کھالے مگر اٹھا کر نہ لائے۔

(۳۶۵۹) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کسی جانور کے پاس آئے تو اگر اس کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لے لے اور اگر وہ اجازت نہ دے تو اس کا دودھ دوہ کر پی لے اور اگر مالک موجود نہ ہو تو تین بار آواز دے۔اگر مالک آ جائے تو اجازت مانگ لے ورنہ بقدر ضرورت دودھ نکال کر

وليَشرَبْ وَلا يَحملْ. رواهُ أَبو داوُد والتِّرمذيُّ وصَحَّحَهُ. وقالَ ابنُ المَدِينِي: سَماعُ الحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحيحٌ.

٣٦٦٠/ ٤ ـ وَعَنْ أَبي نَضرَةَ عَنْ أَبي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: إذَا أَتى أَحَدُكُم حائِطاً فأَرَادَ أن يأكُلَ فلْينادِ يَا صاحِبَ الحَائِطِ ثلاثاً فإنْ أجابَهُ وإلا فَلْيأكُلْ، وإذَا مَرّ أحَدُكمْ بإبلٍ فأرَادَ أَنْ يَشرَب مِنْ أَلْبَانِها فَليُنادِ يا صَاحِبَ الإبلِ أو يَا رَاعِيَ الإبلِ فإنْ أجابَهُ وإلاَّ فلْيَشْرَبْ. رَواهُ أحمد وابنُ ماجَه.

١٣ ـ بابُ ما جَاءَ في الضِّيَافَةِ

٣٦٦١/ ١ ـ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ قالَ: قُلت يا رَسُولُ اللّهِ إنَّكَ تَبْعَثُني فنَنْزِلُ بِقَومٍ لا يَقْرُونا فما تَرَى؟ فقالَ: إنْ نَزلتُم بِقَومٍ فأمَرُوا لَكمْ بِما ينْبَغي لِلضيْفِ فاقْبلُوا وإنْ لمْ يَفعَلُوا فخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الذِي يَنْبغي لَهمْ.

٣٦٦٢/ ٢ ـ وعَنْ أَبي شُرَيْحٍ الخُزَاعِيِّ عَنْ رَسولِ اللّهِ ﷺ قالَ: مَنْ كانَ يُؤمِنُ باللّهِ والْيَومِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جائِزَتَهُ، قالوا: وما جائِزَتُهُ يا رَسُولَ اللّهِ؟ قالَ: يَومٌ ولَيْلَةٌ، والضِّيَافةُ ثلاثةُ أَيّامٍ، فما كانَ وَرَاءَ ذٰلكَ فَهو صَدَقَةٌ، ولا يَحِلُّ لهُ أنْ يَثوِي عنده حتّى يُحْرِجَهُ. مُتَّفقٌ عليهِما.

٣٦٦٣/ ٣ ـ وعَنِ الْمِقْدَامِ أبي كَرِيمةَ أنَّهُ سَمِعَ النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ: لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ على كُلِّ مُسْلِمٍ، فإنْ أصْبَحَ بِفنَائِهِ مَحْرُوماً كانَ دَيْناً لهُ عَليهِ، إنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ، وإنْ شَاءَ تَرَكَهُ، وفي لَفْظٍ: مَنْ نزَلَ بِقَومٍ فَعلَيْهِمْ أنْ يَقْرُوهُ، فإنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلهُ أنْ يَعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ. رَواهُما أَحمدُ وأَبو دَاوُدَ.

٣٦٦٤/ ٤ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: أيُّما ضَيْفٍ نَزَلَ بِقَومٍ فأصْبَحَ الضَّيفُ مَحْرُوماً فَلهُ أَنْ يأخُذَ بِقَدْرِ قِرَاهُ ولا حَرَجَ عَليهِ. رَواهُ أَحمدُ.

١٤ ـ بابُ الأدْهانِ تصيبُها النَّجاسَةُ

٣٦٦٥/ ١ ـ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ سئِلَ عَنْ فأرَةٍ وقَعَتْ في سَمنٍ فماتَت فقالَ: أَلْقُوها وما حَولَها وَكُلُوا سَمْنَكُم. رواهُ أحمدُ والبُخاري والنَّسائيُّ، وفي روايَةٍ أنه سئِلَ عَنِ الفَأرَةِ تَقَعُ في السَّمْنِ فقالَ: إن كانَ جَامِداً فالْقُوها وما حَولَها، وَإن كانَ مائِعاً فلا تَقْرَبُوه. رواهُ أَبو داوُدَ والنَّسائيُّ.

٣٦٦٦/ ٢ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَن فأرَةٍ وقَعَت في سَمنٍ

پی لے اور لے کر نہ جائے۔

فائدہ: امام ابن مدینی نے کہا ہے کہ حسن کا سمرہ سے سماع صحیح ہے۔

(۳۶۶۰) حضرت ابونضرۃ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی کسی باغ میں جا کر کچھ کھانے کا ارادہ کرے تو تین بار مالک باغ کو آواز دے۔ اگر وہ آ جائے تو خیر ورنہ کھا لے۔ اور اگر کوئی کسی کی اونٹنی کے پاس سے گزرے اور اس کا دودھ پینا چاہے تو تین بار آواز دے۔ اے اونٹ والے! یا اے اونٹ کے چرواہے! اگر آ جائے تو خیر ورنہ دودھ پی لے۔

مہمانی کا بیان

(۳۶۶۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ﷺ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایسے لوگوں میں ٹھہرتے ہیں جو ہمیں مہمان بنانے کے لیے تیار نہیں۔ اس سلسلے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا اگر تم کسی قوم میں ٹھہرو اور وہ مہمان کے مطابق تمہاری خاطر تواضع کریں تو قبول کر لو اور اگر نہ کریں تو ان سے مہمان کا مناسب حق لے لو۔

(۳۶۶۲) حضرت ابوشریح خزاعی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا اللہ پر اور آخرت پر ایمان ہے وہ اپنے عطیے سے اپنے مہمان کی خاطر کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اس کا عطیہ کیا ہے؟ فرمایا ایک دن رات کا کھلانا پلانا اور مہمانی تین دن کی ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہے۔ مہمان کو یہ حلال نہیں کہ کسی کے پاس اتنے دن ٹھہرے کہ اسے تکلیف میں ڈال دے۔

(۳۶۶۳) حضرت مقدام ابوکریمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مہمان کی ایک رات خدمت کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اگر مہمان کسی کے گھر میں محروم رہا تو اس کا قرض اہلِ خانہ پر ہے خواہ تقاضا کر کے لے یا چھوڑ دے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص کہیں ٹھہرا تو ان کے ذمے اس کی مہمانی ہے۔ اگر وہ حق مہمانی ادا نہ کریں تو وہ بقدرِ حق ان سے وصول کر سکتا ہے۔

فقہ الحدیث: ان کی اجازت کے بغیر یا بے خبر ان کی زمین، کھیت اور باغ وغیرہ سے لے سکتا ہے (مترجم)۔

(۳۶۶۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جونسا مہمان کسی قوم میں ٹھہرا اور محروم رہا تو وہ بقدرِ حقِ ضیافت لے سکتا ہے اسے گناہ نہ ہوگا۔

فقہ الحدیث: یہ حکم آغازِ اسلام میں تھا، جب رسول کریم ﷺ نے دیہاتیوں سے عہد لیا تھا کہ مسلمان مسافر ان کے پاس ٹھہرے تو اس کو کھانا کھلائیں۔ بعض کہتے ہیں یہ اس مسافر کے لیے ہے جو کھانے کا محتاج ہو لیکن خالی ہاتھ ہو۔ واللہ اعلم (ابوبکر صدیق)

جس روغن وغیرہ میں نجاست گر جائے

(۳۶۶۵) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس گھی کے بارے میں پوچھا گیا جس میں چوہا گر کر مر جائے۔ فرمایا اسے اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال پھینکو اور اپنا گھی استعمال کر لو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سے اُس گھی کے بارے میں پوچھا گیا جس میں چوہا گر جائے فرمایا اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال پھینکو اور اگر پگھلا ہوا ہے تو گھی کے پاس بھی نہ جاؤ۔

(۳۶۶۶) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ سے اس گھی کے بارے میں پوچھا گیا جس میں چوہا گر کر

فماتَت، فقالَ: إنْ كانَ جامِداً فخُذُوها وما حَولَها ثم كُلوا ما بَقِيَ، وَإن كانَ مائعاً فلا تَقرَبُوهُ. رَواهُ أحمدُ وأبُو داوُد.

١٥ ـ بابُ آدَابِ الأكْلِ

١/٣٦٦٧ ـ عَنْ عَائِشَةَ قالتْ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إذَا أكَلَ أحَدُكُم طَعَاماً فلْيَقُلْ بِسم اللَّهِ، فإن نَسِيَ في أوَّلِهِ، فلْيَقُلْ بِسمِ اللَّهِ على أوَّلِهِ وَآخِرِهِ. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه والتِّرمِذِيُّ وصحَّحهُ.

٢/٣٦٦٨ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: لا يَأكُل أحَدُكُم بِشمالِهِ وَلا يَشرَبُ بِشِمالِهِ، فإنَّ الشيطانَ يأكُلُ بشِمالِهِ، وَيَشرَبُ بشِمالِهِ. رواه أحمدُ ومُسلِمٌ وأبو داوُد والتِّرمذيُّ وصحَّحَهُ.

٣/٣٦٦٩ ـ وعَنِ ابنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: البَرْكَةُ تَنزِلُ في وسَطِ الطَّعامِ، فكُلُوا مِن حَافتَيهِ، وَلا تأكُلُوا مِن وسَطِهِ. رواهُ أحمَدُ وابنُ ماجَه والتِّرْمذِيُّ وصحَّحَهُ.

٤/٣٦٧٠ ـ وعَن عمَرَ بْنِ أبي سَلمَةَ قالَ: كُنتُ غُلاماً في حِجرِ النَّبيِّ ﷺ وَكانَت يَدِي تَطِيشُ في الصَّحفةِ، فقالَ لِي: يا غُلامُ سَمِّ اللَّهَ، وكُل بيَمِينِكَ، وَكُل مِمَّا يَلِيْكَ مُتَفقٌ عَليهِ.

٥/٣٦٧١ ـ وعَن أبي جُحيفَةَ قالَ: قال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أمَّا أنا فلا آكُلُ مُتَّكِئاً. رواهُ الجَماعةُ إلاَّ مُسلِماً والنَّسائيَّ.

٦/٣٦٧٢ ـ وعنَ أنسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ إذَا طَعِمَ طَعَاماً لَعَقَ أصَابعَه الثَّلاثَ وقالَ: إذَا وقَعَتْ لُقمَةُ أحَدِكُمْ فلْيُمط عَنها الأذى وَلْيأكُلْها، وَلا يَدَعْها لِلشَّيطانِ، وأمَرَنا أنْ نَسلُتَ القَصْعَةَ وقالَ: إنَّكُمْ لا تَدرُونَ في أيِّ طَعَامِكُمُ البَرَكَةَ. رواهُ أحمَد ومُسلِمٌ وأبُو داوُد والترمذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٧/٣٦٧٣ ـ وعَنِ المُغيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قالَ: ضِفْت النَّبيَّ ﷺ ذَاتَ لَيلَةٍ فأمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ، قالَ: فأخَذَ الشَّفرَةَ فَجعَلَ يَحتَزُّ لِي بِها مِنْهُ. رواهُ أحمَدُ.

٨/٣٦٧٤ ـ وَعَنْ جابرٍ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أتى بَعْضَ حُجَرِ نِسائِهِ فَدَخَلَ ثمَّ أذِنَ لِي فدَخَلْتُ، فقالَ: هل مِنْ غَدَاءٍ؟ فقالوا: نَعَمْ، فأتِيَ بثَلاثةِ أقْرِصَةٍ فأخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرصاً فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأخَذَ قُرصاً آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ، ثمَّ أخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ باثْنَتَيْنِ فَجعَلَ نِصْفهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَنِصْفُهُ بَيْنَ يَدَيَّ، ثمَّ قالَ: هَلْ مِنْ أدْمٍ؟ قالوا: لا إلاَّ شَيْءٌ مِنْ خَلٍ، قالَ: هاتُوهُ فَنِعْمَ الأدمُ هُو. رواهُ أحمدُ ومُسْلمٌ.

مر جائے فرمایا اگر جما ہوا ہے تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال پھینکو پھر باقی کھالو اور اگر سیال ہے تو پاس بھی نہ جاؤ۔

کھانے کے آداب

(۳۶۶۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کھانا کھانے کا ارادہ کرے تو بسم اللہ پڑھ لے۔ اگر شروع میں بھول جائے تو بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَوَّلِہٖ وَآخِرِہٖ پڑھ لے۔

(۳۶۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

(۳۶۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے کے درمیان برکت اترتی ہے لہٰذا کناروں سے کھاؤ درمیان سے نہ کھاؤ۔

(۳۶۷۰) حضرت عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں بچہ تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور میرا ہاتھ رکابی کے چاروں طرف جاتا تھا۔ فرمایا بیٹا بسم اللہ پڑھ کر سیدھے ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھاؤ۔

(۳۶۷۱) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

(۳۶۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا چکتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے تھے۔ فرمایا اگر کسی کے ہاتھ سے نوالہ گر جائے تو اسے اٹھا کر مٹی وغیرہ سے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم برتن صاف کریں اور فرمایا تمہیں خبر نہیں ہے تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔

(۳۶۷۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور ایک پہلو کا حصہ بھونا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھری سے اسے کاٹ کاٹ کر مجھے دیتے تھے۔

(۳۶۷۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بیوی کے حجرے میں تشریف لے گئے پھر مجھے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ میں اندر چلا گیا۔ پوچھا کھانا ہے؟ بولے ہاں۔ پھر تین روٹیاں لائی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی اپنے آگے رکھ لی اور ایک میرے آگے رکھ دی اور ایک کے دو ٹکڑے کر کے آدھی اپنے آگے اور آدھی میرے آگے رکھ دی۔ پھر پوچھا کچھ سالن ہے؟ بولے نہیں ہاں کچھ سرکہ ہے فرمایا اسے لے آؤ یہ بہترین سالن ہے۔

٩/٣٦٧٥ ـ وعَنْ أبي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أنَّ رَجُلاً مِنْ قَومِهِ يُقَالُ لهُ أبُو شعَيْبٍ صَنَعَ للنبيِّ ﷺ طَعَاماً فأرْسَلَ إلى النَّبيِّ ﷺ ائتِنِي أنتَ وخَمْسَةٌ مَعكَ، قالَ: فَبَعَثَ إليهِ أنِ ائْذَنْ لِي في السَّادِسِ. متَّفَقٌ عَليهِ.

١٠/٣٦٧٦ ـ وعَنْ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: إذَا أكَلَ أحَدُكُمْ طَعَاماً فلا يَمْسَحْ يَدَهُ حتَّى يَلْعَقَها أو يُلْعِقَها. متَّفَقٌ عَليهِ ورواهُ أبُو داوُد، وقالَ فِيهِ: بالمِنْدِيلِ.

١١/٣٦٧٧ ـ وعَنْ جابرٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ أمَرَ بِلَعْقِ الأصَابِعِ والصَّحْفَةِ وقالَ: إنَّكُم لا تَدْرُونَ في أيِّ طَعَامِكُمْ البَرَكَةَ. رواهُ أحمدُ ومُسْلمٌ.

١٢/٣٦٧٨ ـ وعنْ نُبَيشَة الخَيْرِ أن رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: مَنْ أكَلَ في قصْعَةٍ، ثمَّ لَحَسَها اسْتَغْفَرَتْ لهُ القَصْعَةُ. رواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه والترمذيُّ.

١٣/٣٦٧٩ ـ وعَنْ جابرٍ أنَّهُ سُئلَ عَنِ الوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ فقالَ لا: لقدْ كُنَّا في زَمنِ النَّبيِّ ﷺ لا نَجِد مِثْلَ ذٰلكَ مِنَ الطَّعام إلاَّ قَليلاً، فإذَا نَحْنُ وَجدْناهُ لمْ يَكُنْ لَنا مَنادِيلُ إلاَّ أكُفَّنا وَسَوَاعِدَنا وأقْدَامَنا ثم نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأ. رواهُ البُخاريُّ وابنُ ماجه.

١٤/٣٦٨٠ ـ وعَنْ أبي هُرَيرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ بَاتَ وفي يَدهِ غَمرٌ ولَمْ يَغْسِلْهُ فأصَابَهُ شيءٌ فلا يَلومَنَّ إلاَّ نفْسَهُ. رَواهُ الخَمسةُ إلاَّ النَّسائي.

١٥/٣٦٨١ ـ وعَنْ أبي أمامَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ إذَا رَفَعَ مائدَتَهُ قالَ الحَمْدُ للَّهِ كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكاً فيهِ غيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلا مُوَدعٍ، ولا مُسْتَغْنًى عَنهُ رَبّنا. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ وأبُو داوُدَ وابْنُ ماجَه والتِّرمذِيُّ وصحَّحهُ، وفي لفْظٍ: كانَ إذَا فَرَغَ مِنْ طعَامِهِ، قالَ: الحَمْدُ للَّهِ الَّذِي كَفَانا وَأرْوَانا غَيْرَ مَكْفِيٍّ ولا مَكفُورٍ. رواهُ البُخاريُّ.

١٦/٣٦٨٢ ـ وعَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ: كانَ إذَا أكَلَ، أو شرِبَ، قالَ: الْحَمْدُ للَّهِ الَّذي أطْعَمَنا وَسَقَانا وجَعَلَنا مُسلِمينَ. رواهُ أحمَدُ وأبُو داودَ والتِّرمذِيُّ وابنُ ماجَه.

١٧/٣٦٨٣ ـ وَعنْ مُعَاذِ بْنِ أنَسٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أكَلَ طعَاماً فقالَ: الْحَمْدُ للَّهِ الذي أطْعَمَنِي هٰذا ورَزَقْنيهِ مِنْ غيْرِ حَولٍ مِنِّي ولا قُوَّةٍ غَفَرَ اللَّهُ لهُ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَواهُ أحمدُ وابنُ ماجَه والتِّرمذيُّ وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَريب.

١٨/٣٦٨٤ ـ وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أطْعَمهُ اللَّهُ طَعَاماً فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنا فيهِ، وأطْعِمْنا خَيْراً مِنْهُ، ومَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبناً فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ بارِكْ لنا فِيهِ وزِدنا مِنهُ، وقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ليْسَ شيءٌ يُجْزِىءُ مَكانَ الشَّرَابِ وَالطَّعامِ غَيْرَ اللَّبَنِ. رَواهُ الخَمْسةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

(۳۶۷۵) حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی قوم کے ایک شخص ابوشعیب نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا پھر آپ ﷺ کے پاس آدمی بھیج کر کہلا بھیجا کہ آپ ﷺ مع پانچ آدمیوں کے تشریف لے آئیں۔ آپ ﷺ نے پیغام بھیجا کہ مجھے چھٹے آدمی کی بھی اجازت دے دو۔

(۳۶۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی کھانا کھا چکے تو ہاتھ نہ پونچھے جب تک انہیں چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ لے۔ ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں کہا ہے کہ اپنا ہاتھ رومال سے (نہ پونچھے)۔

(۳۶۷۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انگلیاں اور رکابی چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا تمہیں خبر نہیں کہ کس کھانے میں برکت ہے۔

(۳۶۷۸) حضرت نبیشۃ الخیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رکابی میں کھا کر اسے چاٹ لیا تو رکابی اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔

(۳۶۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا نہیں ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں آج کی طرح کثرت سے غذا نہیں پاتے تھے مگر تھوڑی سی۔ جب ہم اس کو پا لیتے تو بجز ہمارے ہاتھوں، بازوؤں اور قدموں کے رومال نہ تھے پھر نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

(۳۶۸۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رات گزاری جب کہ اس کے ہاتھوں میں چکنائی کی بُو ہو اور ہاتھ نہ دھوئے ہوں تو اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔

(۳۶۸۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب دستر خوان اٹھایا جاتا تو نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا الخ اللہ تعالیٰ کا بہت بہت پاکیزہ اور بابرکت شکر ہے۔ اس کے انعام کا بدل نہیں اور نہ وہ چھوڑا جاسکتا ہے اور نہ اس سے بے نیازی ہے وہ ہمارا رب ہے۔ ایک لفظ یہ ہے کہ جب آپ ﷺ کھا کر فارغ ہو جاتے تو فرماتے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ كَفَانَا الخ اس اللہ کا شکر ہے جو ہمیں کافی ہو گیا اور اس نے ہمیں سیراب کیا اس کے سوا کوئی اور مخلوق کے لیے کافی نہیں اور نہ اس کی نعمتوں کا انکار کیا جاسکتا ہے۔

(۳۶۸۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ کھاتے یا پیتے تو فرماتے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ الخ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

(۳۶۸۳) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھ لی اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنِىْ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ نعمت میری قوت و طاقت کے بغیر کھلائی اور مجھے نصیب فرمائی تو اللہ اس کے تمام اگلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

(۳۶۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے اللہ کھانا کھلائے تو وہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ (اے اللہ! اس میں ہمیں برکت دے اور اس سے بہتر ہمیں کھلا) اور جسے اللہ دودھ پلائے وہ یہ کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ (اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور یہ نعمت اور زیادہ دے) آپ ﷺ نے فرمایا بجز دودھ کے کوئی اور ایسی چیز نہیں جو طعام و شراب دونوں کا کام دے۔

٤٢ ـ كتاب الأشربة

١ ـ باب تحريم الخمر ونسخ إباحتها المتقدمة

١/٣٦٨٥ ـ عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال: من شرب الخمر في الدنيا ثم لم يتب منها حُرِمها في الآخرة. رواه الجماعة إلا الترمذي.

٢/٣٦٨٦ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَة قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مُدْمِنُ الخَمْرِ كَعابِدِ وثَنٍ. رواهُ ابْنُ ماجَه.

٣/٣٦٨٧ ـ وعَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ: سَمِعت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ: يا أَيُّها النَّاسُ إنَّ اللّهَ يَبْغُضُ الخَمْرَ ولَعلّ اللّهَ سَيُنْزِلُ فِيها أَمْراً فمَنْ كانَ عِنْدَهُ مِنْها شيءٌ فَليَبِعْهُ ولْيَنْتَفِعْ بهِ قالَ: فما لَبِثْنا إلاّ يَسِيراً حتّى قالَ ﷺ: إنّ اللّهَ حَرّمَ الخَمرَ فمَنْ أَدْرَكَتْه هٰذهِ الآيةُ وعِنْدَهُ مِنْها شيءٌ فلا يَشْربُ، ولا يَبِيعُ قالَ: فاسْتَقْبَلَ النّاسُ بِما كانَ عِنْدَهُمْ مِنها طُرُقَ المَدِينَةِ فسفَكُوها. رواهُ مُسلمٌ.

٤/٣٦٨٨ ـ وعَنِ ابْنِ عباسٍ قالَ: كانَ لِرَسُولِ اللّهِ ﷺ صَدِيقٌ مِنْ ثَقيفٍ أو دَوس فَلَقيه يَومَ الْفَتْحِ بِرَاحِلَةٍ أو راوِيَةٍ مِنْ خَمْرٍ يُهدِيها إليهِ، فقال: يا فُلانُ أما عَلِمْت أنّ اللّهَ حَرَّمَها فأقبَلَ الرّجُلُ على غُلامِه، فقالَ اذْهَبْ فَبِعْها، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: إنَّ الذي حرَّمَ شُرْبَها حَرَّمَ بَيْعَها فأمَرَ بِها فأُفْرِغتْ في الْبَطحاءِ. رواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائيُّ، وفي روايَةٍ لأحمدَ: أنّ رجُلاً خَرَجَ والخَمْرُ حَلالٌ فأَهْدَى لِرَسُولِ اللّهِ ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ... فذَكَرَ نَحْوَهُ، وهوَ دَليلٌ على أنَّ الْخُمُورَ المُحَرّمةَ وَغيرَها تُرَاقُ، ولا تُسْتَصْلَحُ بتَخْلِيلٍ ولا غَيْرِهِ.

٥/٣٦٨٩ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنّ رَجُلاً كانَ يُهْدِي للنبيِّ ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فأهداها إليهِ عاماً وقَدْ حُرِّمَتْ، فقالَ النَّبيُّ ﷺ: إنَّها قَدْ حُرِّمَتْ، فقالَ الرَّجُلُ: أفَلا أَبِيعُها؟ فقالَ: إنَّ الذي حَرّمَ شُرْبَها حَرّمَ بَيْعَها، قالَ: أفلا أكارِمُ بها اليَهُودَ؟ قالَ: إنَّ الذي

مشروبات کے احکام

شراب کی حرمت اور اس کی تفصیل

(۳۶۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے دنیا میں شراب پی پھر اس سے توبہ نہ کی اللہ پاک اس پر آخرت میں شراب حرام فرما دے گا۔

(۳۶۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ شراب پینے والا بت پرست کی مانند ہے۔

(۳۶۸۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے۔ لوگو! اللہ شراب سے بغض رکھتا ہے شاید اللہ اس کے بارے میں کچھ حکم اتار دے۔ اگر کسی کے پاس کچھ شراب ہو تو اسے فروخت کر کے اس سے فائدہ اٹھا لے۔ اس کے بعد تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے شراب حرام فرما دی۔ پھر جسے یہ آیت مل جائے اور اس کے پاس کچھ شراب ہو تو اب اسے نہ پی سکتا ہے اور نہ بیچ سکتا ہے۔ لوگوں نے تمام شراب مدینہ کی گلیوں میں بہا دی۔

(۳۶۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کا ایک ثقفی یا ایک دوسی دوست تھا۔ وہ آپ کے پاس فتح کے دن شراب کی ایک مشک لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے فلاں! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام فرما دی ہے؟ اس نے غلام کی طرف متوجہ ہو کر کہا اسے لے جا کر بیچ آؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اس کا پینا حرام فرمایا ہے۔ اس نے اس کی بیع بھی حرام فرما دی ہے۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے شراب بطحا میں بہا دی گئی۔ وہ شخص جب روانہ ہوا تھا تو شراب حلال تھی اس نے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ میں شراب کی مشک دی۔

فقہ الحدیث: یہ اس کی دلیل ہے کہ شراب وغیرہ حرام چیزوں کو بہا دیا جائے ان سے سرکہ وغیرہ نہیں بنایا جا سکتا۔

(۳۶۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کو تحفے میں شراب کی ایک مشک دیا کرتا تھا۔ پھر ایک سال جب کہ شراب حرام ہو چکی تھی اس نے تحفے میں آپ ﷺ کو شراب بھیجی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شراب حرام ہو چکی ہے۔ اس نے کہا کیا میں اسے بیچ نہ دوں؟ فرمایا جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے اسی نے اس کی بیع بھی حرام فرما دی ہے۔ بولا کیا میں اسے یہودیوں کو تحفے میں نہ بھیج دوں؟ فرمایا جس نے

حَرّمَها حَرّمَ أَنْ يُكارَمَ بها اليَهُودُ، قالَ: فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِها؟ قالَ: شِنَّها على الْبَطْحاءِ. رَواهُ الحُمَيْدِيُّ في مُسْنَدِهِ.

٦/٣٦٩٠ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: نَزَلَ في الْخَمْرِ ثَلاثُ آياتٍ، فأوّلُ شيْءٍ نَزَلَتْ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْخَمْرِ وَٱلْمَيْسِرِ﴾ [البقرة: ٢١٩] الآيَةَ، فَقِيلَ حُرِّمَتِ الخَمْرُ، فَقِيلَ: يا رَسُولَ اللّٰهِ نَنْتَفِعُ بها كما قالَ اللّٰهُ عزَّ وجلَّ، فسَكَتَ عَنهُمْ، ثمَّ أنزِلَتْ هٰذه الآيَةُ: ﴿لَا تَقْرَبُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ﴾ [النساء: ٤٣]. فَقيلَ حُرِّمَتْ الخَمْرُ بعَيْنِها، فقالوا: يا رَسُولَ اللّٰهِ إنَّا لا نَشْرَبُها قُرْبَ الصَّلاةِ، فَسكَتَ عنهُمْ، ثمّ نَزَلَتْ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ﴾ [المائدة: ٩٠] الآيَةَ، فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: حُرِّمَتِ الخَمْرُ. رواهُ أبُو داوُدَ الطَّيالِسيُّ في «مُسْنَدِهِ».

٧/٣٦٩١ ـ وَعنْ عَليٍّ عَليهِ السَّلامُ قالَ: صَنَعَ لَنا عَبدُ الرّحمٰنِ بْنُ عَوفٍ طَعاماً فَدعانا وَسَقَانا مِنَ الخَمْرِ، فأخَذَتِ الخَمْرُ مِنّا وقَدْ حَضَرَتِ الصّلاةُ فَقَدَّمُوني، فقَرَأتُ: «قل يا أيها الكافرون لا أعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون» قالَ: فأنْزَلَ اللّٰهُ عزّ وجلّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْرَبُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا۟ مَا تَقُولُونَ﴾ [النساء: ٤٣]. رواهُ الترمِذيُّ وَصحّحهُ.

٢ ـ بابُ ما يُتّخَذُ منهُ الخَمْرُ وأنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حرامٌ

١/٣٦٩٢ ـ عَنْ أَبي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ: الخَمْرُ مِنْ هاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النخْلةِ، والْعِنَبةِ. رواهُ الجَماعَةُ إلاّ البخاريّ.

٢/٣٦٩٣ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قالَ: إنَّ الخَمْرَ حُرّمَتْ والْخَمْرُ يومَئذٍ البسر والتمْرُ. متّفَقٌ عَليهِ، وَفي لَفْظٍ قالَ: حُرمَتْ علَيْنا حِينَ حُرّمَتْ وَما نَجِدُ خَمْرَ الأعْنابِ إلاّ قَلِيلاً وعامّةُ خَمْرِنا البُسْرُ والتّمرُ. رَواهُ البُخاري، وفي لفظٍ: لقَدْ أنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الآيَةَ التِي حَرّمَ فِيها الْخَمْرَ وَما في المَدِينةِ شرابٌ إلاّ مِنْ تمرٍ. رواهُ مُسْلِمٌ.

٣/٣٦٩٤ ـ وعَنْ أَنسٍ قالَ: كُنت أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وأُبيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فضِيخِ زَهوٍ وتمْرٍ فجَاءَهُمْ آتٍ فقالَ: إنَّ الْخَمرَ حُرّمتْ، فقالَ: أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يا أَنسُ فأهرِقْها فأهرَقْتُها. مُتّفَقٌ عليهِ.

٤/٣٦٩٥ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: نَزَلَ تحْرِيمُ الْخمْرِ وَإنَّ بالمدينةِ يَومَئِذٍ لَخمْسَةَ أَشْرِبَةٍ ما فِيها شَرَابُ العِنَبِ. رَواهُ الْبُخاريُّ.

٥/٣٦٩٦ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ أَنّ عمَرَ قالَ على مِنْبَرِ النّبيِّ ﷺ: أمّا بَعدُ أَيُّها النّاسُ

اسے حرام فرمایا ہے اسی نے تحفے میں بھیجنا بھی حرام فرما دیا ہے۔ بولا آخر اس کا کیا کروں؟ فرمایا اسے بطحا میں بہاؤ۔

(۳۶۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ شراب کے بارے میں تین آیتیں اتریں۔ سب سے پہلے یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ الآية۔ (وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے اس میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے منافع ہیں۔ ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے) اتری۔ کہا گیا کہ شراب حرام ہوگئی لیکن یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ آپ خاموش ہوگئے۔ پھر لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ الآية (نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ) اتری۔ کہا گیا کہ شراب بعینہٖ حرام ہوگئی۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم نماز کے قریب شراب نہیں پئیں گے۔ آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔ پھر یٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ الاية (اے ایمان والو! شراب اور جوا اور پانسے شیطانی عمل کی پلیدی ہے اس سے بچ جاؤ) اتری۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شراب حرام ہوگئی۔

(۳۶۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہماری دعوت کی اور ہمیں شراب پلائی۔ ہم مخمور تھے کہ نماز کا وقت آ گیا۔ لوگوں نے مجھے آگے بڑھا دیا۔ میں سورۃ الکافرون اس طرح پڑھ گیا۔ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ اس پر آیت اتری يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى الآية۔ (النساء)

ہر نشہ آور چیز حرام ہے

(۳۶۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا شراب ان دو درختوں کھجور و انگور سے ہے۔

(۳۶۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب شراب کی حرمت اتری تو اس وقت شراب کچی کھجوروں سے بنتی تھی۔ ایک لفظ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو انگوری شراب بہت تھوڑی تھی۔ عام طور پر گدر اور خشک کھجوروں کی شراب استعمال ہوتی تھی۔ ایک لفظ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کی آیت اتاری اور مدینہ میں کھجور کے سوا کسی اور کی شراب نہیں تھی۔

(۳۶۹۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب کو زرد و سرخ، کچی اور پکی ملی جلی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا کہ ان کے پاس ایک آنے والے نے کہا کہ شراب حرام ہوگئی ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ! کھڑے ہو کر شراب کو بہا دو چنانچہ میں نے شراب بہا دی۔

(۳۶۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا شراب کی حرمت اتری تو مدینہ میں پانچ قسم کی شراب تھی۔ ان میں انگوری شراب نہیں تھی۔

(۳۶۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر رسول ﷺ پر کھڑے ہو کر فرمایا اما بعد! لوگو!

إنهُ نزَلَ تحريمُ الخمرِ وهيَ مِنْ خمسةٍ: مِنَ العِنَبِ، والتمرِ، والعَسَلِ، والحِنطَةِ، والشَّعيرِ، والخَمرُ ما خامَرَ العَقلَ. مُتفقٌ عَلَيْهِ.

٦/٣٦٩٧ ـ وعَنِ النُّعمانِ بْنِ بَشيرٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إنَّ مِنَ الحِنطَةِ خَمْراً، وَمِنَ الشعيرِ خَمْراً، وَمنَ الزَّبيبِ خَمْراً، وَمِنَ التَّمرِ خَمْراً، وَمنَ العَسلِ خَمْراً. رواهُ الخمسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ، زَادَ أحمدُ وأَبُو داود: وَأَنا أَنْهَىٰ عَنْ كُل مُسْكِرٍ.

٧/٣٦٩٨ ـ وَعَنْ ابنِ عمرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. رواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البخاريَّ وابْنَ ماجه، وفي روايَةٍ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ. رواهُ مُسلِمٌ والدَّارَقُطنيُّ.

٨/٣٦٩٩ ـ وعَنْ عائشةَ قالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ وَهوَ نَبِيذُ العَسَلِ، وَكانَ أهلُ اليَمَنِ يَشْرَبُونَهُ، فقالَ ﷺ: كُل شَرَابٍ أَسْكَرَ فهوَ حَرَامٌ.

٩/٣٧٠٠ ـ وَعَنْ أَبي مُوسَىٰ قالَ: قُلْت يا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنا في شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعهُما بالْيَمَنِ الْبِتْعُ وَهوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حتَّى يَشْتَدَّ، والمِزْرُ وهوَ مِنَ الذُّرَةِ والشعِيرِ يُنْبَذُ حتَّى يَشْتَدَّ، قالَ: وَكانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قدْ أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ، فقالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. مُتفقٌ عليهما.

١٠/٣٧٠١ ـ وعَنْ جابرٍ أَنَّ رجُلاً مِنْ جَيْشانَ، وَجَيْشَانُ مِنَ اليَمَنِ سَأَلَ النَّبيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بأرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقالُ لهُ الْمِزْرُ، فقالَ: أَمُسْكِرٌ هُوَ؟ قالَ: نعمْ، فقالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إنَّ على اللَّهِ عهداً لِمَنْ يَشْرَبُ المُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الخَبَالِ قالوا: يا رَسُولَ اللَّهِ وَما طِينَةُ الخَبَالِ؟ قالَ: عَرَقُ أهلِ النَّارِ أو عُصَارَةُ أهلِ النَّارِ. رواهُ أَحمدُ ومُسلِمٌ والنَّسائيُّ.

١١/٣٧٠٢ ـ وعَنِ ابنِ عبَّاسٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: كُلُّ مخمَرٍ خَمْرٌ وكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. رواهُ أبو داوُدَ.

١٢/٣٧٠٣ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. رَواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وابنُ ماجه وصحَّحَهُ التِّرمِذيُّ، وَلابنِ ماجه مِثْلُهُ مِنْ حَدِيثِ ابنِ مَسْعُودٍ وحَدِيثِ مُعَاوِيَةَ.

١٣/٣٧٠٤ ـ وعنْ عائِشةَ قالَتْ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وما أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنهُ فَملْءُ الْكَفِّ مِنهُ حَرَامٌ. رواهُ أَحمدُ وأَبُو داوُدَ والتِّرمذيُّ وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

١٤/٣٧٠٥ ـ وعَنِ ابنِ عمَرَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: ما أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فقليله حَرَامٌ.

اللہ تعالیٰ نے شراب حرام فرما دی ہے۔ شراب پانچ چیزوں سے بنتی ہے۔ انگور سے، کھجور سے، شہد سے، گیہوں سے اور جو سے۔ خمر وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔

(۳۶۹۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گیہوں سے بھی شراب ہے، جو سے بھی شراب ہے، منقے سے بھی شراب ہے، کھجوروں سے بھی شراب ہے اور شہد سے بھی شراب ہے۔ احمد اور ابوداؤد میں اتنا زیادہ ہے کہ میں ہر نشہ آور چیز سے روکتا ہوں۔

(۳۶۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ایک لفظ یہ ہے کہ ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔

(۳۶۹۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی نبیذ (بتع) کے بارے میں پوچھا گیا۔ اہل یمن اسے پیا کرتے تھے۔ فرمایا جو مشروب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

(۳۷۰۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں دو شرابوں کے بارے میں فتویٰ دیں ہم انہیں یمن میں بنایا کرتے تھے۔ بتع کے بارے میں جو شہد کی نبیذ بنائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس میں تیزی پیدا ہو جائے۔ مزر (جوار و جو کی نبیذ بنا کر نشہ پیدا ہونے تک چھوڑ دیتے تھے) کے بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع کمالات سے سرفراز کیا گیا فرمایا ہر نشہ آور حرام ہے۔

(۳۷۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جیشان (جیشان یمن میں ہے) کے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جوار کی شراب کے بارے میں پوچھا جو ان کے علاقے میں پی جاتی تھی اور جسے مزر کہتے تھے۔ پوچھا کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہے۔ بولے ہاں۔ فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اس کے لیے جو نشہ آور مشروب پیتا ہے۔ اللہ کا عہد ہے کہ وہ اسے طینۃ الخبال پلائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! طینۃ الخبال کیا ہے۔ فرمایا وہ جہنمیوں کا پسینہ یا ان کے زخموں سے نچڑا ہوا مواد ہے۔

(۳۷۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پردہ ڈالنے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔

(۳۷۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ابن ماجہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں اس کی ہم مثل ہیں۔

(۳۷۰۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس کا تین صاع کا پیمانہ نشہ پیدا کرے اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

(۳۷۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کثیر نشہ پیدا کرے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه والدَّارَقطنيُّ وصحَّحَهُ، ولأبي داوُدَ وابْنِ ماجَه والتِّرمِذيِّ مِثْلُهُ سَوَاءً مِنْ حَدِيثِ جابِرٍ وكَذا لأحمَدَ والنَّسائيِّ وابْنِ ماجَه مِنْ حَدِيثِ عمْرو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ، وكَذٰلِكَ لِلدَّارقطْنيِّ مِنْ حَدِيثِ عليِّ بْنِ أبي طَالِبٍ.

١٥/٣٧٠٦ ـ وعَنْ سَعْدِ بْنِ أبي وقَّاص أنَّ النَّبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنْ قَلِيلِ ما أَسْكَرَ كَثِيرُهُ. رَواهُ النَّسائيُّ والدَّارقُطْنيُّ.

١٦/٣٧٠٧ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبِيهِ عن جَدِّهِ أنَّ النَّبيَّ ﷺ أَتاهُ قَومٌ فقالوا: يا رَسُولَ اللّهِ إنَّا نَنْبُذُ النَّبيذَ فَنَشْرَبُهُ على غَدَائنا وَعَشَائِنا، فقالَ: اشرَبُوا فكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، فقالوا: يا رَسُولَ اللّهِ إنَّا نَكْسِرُهُ بالماءِ، فقالَ: حَرَامٌ قَليل ما أَسْكَرَ كَثِيرُهُ. رواهُ الدَّارقطنيُّ.

١٧/٣٧٠٨ ـ وعَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: لا تَنْبُذُوا في الدُّبَّاءِ، ولا في المُزَفتِ، ولا في النَّقِير، ولا في الجِرَارِ وقالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. رواهُ أحمدُ.

١٨/٣٧٠٩ ـ وعَنْ أبي مالكٍ الأشعريِّ أنَّهُ سمِعَ النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ: لَيشرَبَنَّ أناسٌ مِنْ أمَّتِي الخمْرَ ويُسَمُّونَها بغَيْرِ اسمِها. رواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ وقَدْ سَبَقَ.

١٩/٣٧١٠ ـ وعَنْ عُبادةَ بْنِ الصَّامِتِ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لَتَسْتَحِلَّنَّ طَائفَةٌ مِنْ أمَّتِي الخَمْرَ باسْمٍ يُسَمُّونَها إيَّاهُ. رواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه وقالَ تَشرَبُ مكانَ تَسْتَحِلُّ.

٢٠/٣٧١١ ـ وعَنْ أبي أمامَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: لا تَذْهَبُ اللَّيَالِي والأيَّامُ حتَّى تَشرَبَ طَائفَةٌ مِنْ أمَّتِي الخَمْرَ ويُسَمُّونَها بغيْرِ اسْمِها. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٢١/٣٧١٢ ـ وعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبيِّ ﷺ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: يَشْرَبُ ناسٌ مِنْ أمَّتِي الخَمْرَ وَيُسَمُّونَها بغَيْرِ اسْمِها. رواهُ النَّسائيُّ.

٣ ـ بابُ الأوعيةِ المنهيِّ عَنِ الانتباذِ فيها ونَسْخِ تحريمِ ذلكَ

١/٣٧١٣ ـ عَنْ عَائِشةَ أنَّ وَفدَ عَبْدِ القَيْسِ قَدِمُوا على النَّبيِّ ﷺ فَسألوهُ عَنِ النبيذِ فنَهاهُمْ أنْ يَنْبُذُوا في الدُّبَّاءِ والنَّقيرِ والمُزَفَّتِ والحَنتَمِ.

٢/٣٧١٤ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ لِوَفْدِ عَبدِ القَيْسِ: أنهاكُمْ عمَّا يُنبَذُ في الدُّبَّاءِ والنَّقيرِ والحنْتَمِ والمزَفَّتِ.

٣/٣٧١٥ ـ وعَنْ أنسٍ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: لا تَنْبُذُوا في الدُّبَّاءِ ولا في المُزَفَّتِ.

ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ٹھیک اس کی مانند ہے۔ اسی طرح احمد، نسائی، ابن ماجہ میں حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے وہ اس کی ہم مثل ہے۔ اسی طرح دار قطنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی ہم مثل ہے۔

(۳۷۰۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تھوڑی سی مقدار سے بھی منع فرمایا جس کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے۔

(۳۷۰۷) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ آئے اور پوچھا کہ ہم نبیذ بناتے ہیں اور اسے صبح و شام پیتے ہیں۔ فرمایا پیو ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بولے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم پانی سے اس کی طاقت توڑ دیتے ہیں۔ فرمایا اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے۔

(۳۷۰۸) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تونبے میں نبیذ نہ بناؤ نہ روغن دار برتن میں نہ کھجور کی کھدی ہوئی لکڑی میں اور نہ سبز مٹکوں میں اور فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۳۷۰۹) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے۔

(۳۷۱۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ایک جماعت شراب کا نام بدل کر حلال کرلے گی۔ ابن ماجہ میں ''حلال کرلے گی'' کی بجائے ''پیے گی'' کے الفاظ ہیں۔

(۳۷۱۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کا ایک گروہ شراب پیے گا اور اس کا نام دوسرا رکھ لے گا۔

(۳۷۱۲) حضرت ابن محیریز نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا دوسرا نام رکھ لیں گے۔

بعض برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت تھی پھر منسوخ ہوگئی

(۳۷۱۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وفد عبدالقیس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے نبیذ کے بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تونبے میں، کھجور کے کھدے ہوئے برتن میں، تارکول والے برتن میں اور سبز مٹکے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

(۳۷۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبدالقیس سے فرمایا میں اس نبیذ سے تمہیں روکتا ہوں جو تونبے میں، کھجور کے کھدے ہوئے برتن میں، سبز خم میں اور تارکول والے برتن میں بنائی جاتی ہے۔

(۳۷۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تونبے میں نبیذ نہ بناؤ اور نہ تارکول والے برتن میں۔

٤/٣٧١٦ ـ وعَنْ ابْنِ أبي أوفى قالَ: نهى النَّبيُّ ﷺ عَنْ نَبيذِ الجَرِّ الأخْضَرِ.

٥/٣٧١٧ ـ وعن عَليٍّ [رَضيَ اللَّهُ عنهُ] قالَ: نهى النَّبيُّ ﷺ أنْ تنبذُوا في الدُّبَّاءِ والمُزَفَّتِ. متَّفَقٌ على خَمسَتِهِنَّ.

٦/٣٧١٨ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: لا تَنْبُذُوا في الدبّاءِ ولا في المُزَفَّتِ وفي رِوايَةٍ: أنَّ النَّبيَّ ﷺ نهى عَنِ المُزَفَّت والحَنتَمِ والنقيرِ. قِيلَ لأبي هُرَيْرَةَ ما الحَنتَمُ قالَ الجِرَارُ الخُضْرُ.

٧/٣٧١٩ ـ وعَن أبي سَعيدٍ أنَّ وَفْدَ عَبدِ القَيْسِ قالوا: يا رَسُولَ اللَّهِ ماذَا يَصْلُحُ لنا مِن الأشْرِبَةِ؟ قالَ: لا تَشْرَبُوا في النقيرِ، فقالوا: جَعَلَنا اللَّهُ فِداكَ أوَ تَدْرِي ما النُّقيرُ؟ قالَ: نَعَمْ، الجِذْعُ يُنْقَرُ في وسَطِهِ، ولا في الدُّبَّاءِ، ولا في الحَنتَمِ وعلَيْكُمْ بالمُوكَىٰ. رواهُن أَحمدُ ومُسلِمٌ.

٨/٣٧٢٠ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ وابْنُ عبّاسٍ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نهى عَنِ الدُّبَّاءِ والحَنتَمِ والمزَفّتِ.

٩/٣٧٢١ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قال لِوَفْدِ عَبدِ القَيْسِ: أنْهاكمْ عَنِ الدُّبَّاءِ والحَنتَمِ والنَّقيرِ والمُقَيَّرِ والمَزَادَةِ المجْبُوبَةِ، ولٰكِنِ اشْرَبْ في سِقائِكَ وَأوكِهِ. رَواهُما مُسلِم والنَّسائيُّ وأبُو داوُد.

١٠/٣٧٢٢ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ وابْنِ عبَّاسٍ قالا: حرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبيذَ الجَرِّ. رواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ والنَّسائيُّ وأَبُو دَاوُدَ.

١١/٣٧٢٣ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: نهى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الحنتَمةِ وهيَ الجَرَّةُ. وَنَهى عَنِ الدُّبَّاءِ وهيَ القَرْعَةُ، ونَهى عَنِ النَّقِيرِ وهيَ أصْلُ النَّخْلِ تنقر نَقْراً وتُنْسَحُ نَسْحاً، وَنهى عَنِ المُزَفَّتِ وهوَ المُقَيَّر، وَأمَرَ أنْ يُنْبَذَ في الأسْقِيَةِ. رواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائيُّ والتِّرمذيُّ وصحَّحهُ.

١٢/٣٧٢٤ ـ وعَنْ بُرَيْدَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُنت نَهَيْتُكُمْ عَنِ الأشْرِبَةِ إلاَّ في ظُرُوفِ الأدَمِ، فاشْرَبُوا في كُلِّ وِعاءٍ غَيْرَ أنْ لا تَشرَبُوا مُسْكِراً. رَواهُ أحمدُ ومُسلمٌ وأبُو دَاوُدَ والنسائيُّ، وفي روايَةٍ: نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وإنَّ ظَرْفاً لا يُحِلّ شَيئاً ولا يُحَرِّمُهُ وكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخاريَّ وأبَا دَاوُدَ.

١٣/٣٧٢٥ ـ عَنْ عَبدِ اللَّهِ بْنِ عمَرَ قالَ: لمَا نهى النَّبيُّ ﷺ عَنِ الأوعِيَةِ، قِيلَ للنبيِّ ﷺ ليْسَ كُلُّ النّاسِ يَجِدُ سِقَاءً. فرَخَّصَ لَهُمْ في الجَرِّ غيرِ المُزَفَّتِ. متَّفَقٌ عَليهِ.

(۳۷۱۶) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز خم کی نبیذ سے منع فرمایا۔

(۳۷۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نبے میں اور تار کول والے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

(۳۷۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نبے میں نبیذ نہ بناؤ اور نہ تار کول والے برتن میں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزفت، حنتم اور نقیر سے منع فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا حنتم کیا ہے؟ فرمایا سبز گھڑے۔

(۳۷۱۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفد عبدالقیس نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے کون کون سے مشروب جائز ہیں؟ فرمایا کھجور کے کھدے ہوئے برتن میں نہ پیو۔ بولے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں نقیر کیا ہے؟ فرمایا ہاں تنہ جس کے وسط میں کھود کر پیالہ بنالیا جائے نہ تو نبے میں پیو نہ سبز گھڑوں میں اور ڈھکنا لازم پکڑلو۔

(۳۷۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نبے سے، سبز گھڑوں سے اور تار کول والے برتن سے منع فرمایا۔

(۳۷۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبدالقیس سے فرمایا میں تمہیں تو نبے، سبز گھڑے، کھجور کے کھدے ہوئے برتن، تار کول والے برتن سے اور کٹے ہوئے منہ کے مشکیزے سے منع کرتا ہوں۔ ہاں اپنے مشکیزے میں پیو اور اسے باندھ کر رکھو۔

(۳۷۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے کی نبیذ حرام فرمائی۔

(۳۷۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتمہ سے منع فرمایا یہ مٹکا ہے اور تو نبے سے منع فرمایا یہ کدو ہے، نقیر سے منع فرمایا یہ کھجور کا تنہ ہے جس میں کھود کر پیالہ بنالیا جائے اور مزفت سے منع فرمایا یہ تار کول والا برتن ہے اور مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم فرمایا۔

(۳۷۲۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں چمڑے کے علاوہ باقی برتنوں کی نبیذ سے روکتا تھا۔ اب تم ہر برتن میں پیو۔ لیکن نشہ آور نہ پیو۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے تمہیں برتنوں سے منع کر دیا تھا دیکھو برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتا۔ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۳۷۲۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے منع فرمایا تو عرض کی گئی کہ ہر شخص کے پاس مشکیزہ نہیں ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی اجازت دے دی جس پر تار کول نہ ہو۔

١٤/٣٧٢٦ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ: نَهى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّبيذِ في ٱلدُّبَّاءِ والنَّقِيرِ والحنْتَمِ والمُزَفَّتِ، ثمّ قالَ بَعدَ ذٰلكَ: ألا كُنْت نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبيذ في الأوعيةِ فاشْرَبُوا فِيما شِئْتُمْ ولا تَشْرَبُوا مُسْكِراً مَنْ شَاءَ أوكى سِقَاءَهُ على إثم.

١٥/٣٧٢٧ ـ وعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قالَ: أَنا شَهِدْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ نَهى عَنْ نَبِيذ الجَرّ وأنا شَهِدْتُهُ حِينَ رَخّصَ فِيهِ وقالَ واجْتَنِبُوا كلَّ مُسْكِر. رَواهُما أَحمدُ.

٤ ـ بابُ ما جَاءَ في الخَلِيطَيْنِ

١/٣٧٢٨ ـ عَنْ جابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أنَّهُ نَهى أنْ يُنْبَذ التَّمْرُ والزَّبيب جَمِيعاً، ونَهى أَنْ يُنْبَذ الرُّطبُ والبُسْرُ جَميعاً. رواهُ الجَماعَةُ إلاّ الترمذِيَّ، فإنَّ لهُ مِنْهُ فَصْلَ الرُّطَبِ والبُسْرِ.

٢/٣٧٢٩ ـ وعَنْ أَبي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: لا تَنْبُذُوا الزَهوَ والرُّطَبَ جَمِيعاً ولا تَنبُذوا الزَّبِيبَ والرُّطَبَ جَمِيعاً، ولكِنِ انبُذوا كلَّ وَاحِدٍ مِنْهُما على حِدَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَليهِ. لٰكِنْ لِلْبُخارِيِّ ذِكْرُ التَّمْرِ بَدَلَ الرُّطَبِ، وفي لَفظٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهى عَنْ خَليطِ التَّمْرِ والبُسْرِ وعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ والتَّمرِ وعَنْ خَلِيطِ الزهوِ والرُّطَبِ وقالَ: انتَبِذُوا كُلَّ واحِدٍ على حِدَتِهِ. رَوَاهُ مُسلِمٌ وأَبُو دَاوُدَ.

٣/٣٧٣٠ ـ وعَنْ أَبي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ نَهى عَنِ التَّمْرِ والزَّبِيبِ أنْ يُخْلَطَ بَينَهُما وعَنِ التَّمْرِ والبُسْرِ أَنْ يُخلَط بَيْنَهُما يَعنِي في الانْتِبَاذِ. رواهُ أَحمدُ ومُسلِمٌ والتِّرمذِيُّ. وفي لفظٍ: نَهانا أَنْ نَخْلِطَ بُسْراً بِتَمْرٍ أَو زَبِيباً بِتَمرٍ أَو زَبِيباً بِبُسْرٍ وقالَ: مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَلْيَشربْهُ زَبِيباً فَرْداً وتَمْراً فَرْداً وَبُسْراً فَرْداً. رواهُ مُسْلِمٌ والنَّسائِيُّ.

٤/٣٧٣١ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لا تنبُذُوا التَّمْرَ والزَّبيبَ جَمِيعاً وَلا تَنْبُذوا التَّمْرَ والبُسْرَ جَمِيعاً وانبُذُوا كل واحِدٍ منْهُنَّ وحْدَهُ. رواهُ أَحمدُ ومُسلِم.

٥/٣٧٣٢ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: نَهى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ والزَّبِيبُ جَمِيعاً، وَأَنْ يُخْلَطَ البُسْرُ والتَّمْرُ جَمِيعاً.

٦/٣٧٣٣ ـ وعَنهُ قالَ: نَهى ﷺ أَنْ يُخْلَطَ البلَحُ بالزهوِ. رواهُما مُسْلمٌ والنَّسائيُّ.

٧/٣٧٣٤ ـ وعَنِ المُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ قالَ: نَهى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجمَعَ بَيْنَ شَيْئَيْنِ فَيُنْبَذَا يَبْغِي أَحَدُهُما على صَاحِبِهِ، قالَ وَسأَلْتُهُ عَنِ الفَضِيخِ فنَهاني عنهُ، قالَ:

(۳۷۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نبے میں کھدے ہوئے برتن میں۔ سبز گھڑے میں اور تارکول والے برتن میں نبیذ سے منع فرما دیا تھا۔ پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا دیکھو میں نے تمہیں چند برتنوں میں نبیذ سے منع کر دیا تھا۔ اب تم جس برتن میں چاہو پیو مگر نشہ آور نہ پیو جو چاہے گناہ پر اپنے مشکیزہ کو باندھ کر رکھے۔

(۳۷۲۷) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت بھی موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑوں میں نبیذ سے منع فرمایا اور اس وقت بھی موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی اور فرمایا تھا ہر نشہ آور سے بچو۔

دو چیزیں ملا کر نبیذ بنانا

(۳۷۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور منقیٰ کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور تر اور خشک کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ ترمذی میں انہیں سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تر کھجور اور گدر کھجور سے الگ الگ نبیذ بنانے کا حکم دیا۔

(۳۷۲۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گدر اور پکی ہوئی تازہ کھجوریں ملا کر نبیذ نہ بناؤ اور نہ منقیٰ اور تازہ کھجور ملا کر نبیذ بناؤ۔ ہاں ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بناؤ۔ لیکن بخاری میں بجائے رطب کے تمر کا لفظ ہے۔ ایک لفظ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک اور گدر کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے سے اور منقیٰ اور کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے اور گدر اور تازہ کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور فرمایا ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بناؤ۔

(۳۷۳۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور و منقیٰ ملائے جانے سے اور خشک و گدر کھجوروں کے ملائے جانے سے یعنی ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ ایک لفظ یہ ہے کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم گدر کھجور کو خشک کھجور سے یا منقیٰ کو خشک کھجور سے یا منقیٰ کو گدر کھجور سے ملائیں اور فرمایا کہ اگر کوئی اسے پیے تو تنہا منقیٰ یا تنہا خشک کھجور یا تنہا گدر کھجور پیے۔

(۳۷۳۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور و منقیٰ ملا کر نبیذ نہ بناؤ۔ خشک اور گدر کھجوریں ملا کر نبیذ نہ بناؤ اور ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بناؤ۔

(۳۷۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور و منقے ملانے سے اور خشک اور گدر کھجوریں ملانے سے منع فرمایا۔

(۳۷۳۳) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی کھجوروں کو گدر کھجوروں کے ساتھ ملانے سے منع فرمایا۔

(۳۷۳۴) مختار بن فلفل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو چیزوں کے جمع کرنے سے منع فرمایا کہ ان دونوں سے نبیذ بنائی جائے اور ایک دوسری کی وجہ سے شدت پکڑ جائے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فضیخ کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے منع فرما دیا۔ آپ

كانَ يكْرَهُ الْمُذَنِّبَ مِنَ الْبُسْرِ مخافَةَ أنْ يكُونَ شَيْئَيْنِ فَكنَّا نقطَعُهُ. رواهُ النَّسائيُّ.

٨/٣٧٣٥ ـ وعَنْ عائشةَ قالتْ: كُنَّا نَنبُذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ في سِقَاءٍ فنأخُذُ قَبضَةً مِنْ تَمرٍ وقَبْضَةً مِنْ زَبِيبٍ فنَطرَحهما، ثمَّ نَصُبُّ عَليهِ الماءَ فَنَنْبذُهُ غُدْوةً فيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً وَنَنْبُذُهُ عشِيَّةً فيَشْرَبُهُ غدوةً، رواهُ ابنُ ماجَه.

٥ ـ بابُ النَّهي عَنْ تخليلِ الخَمْرِ

١/٣٧٣٦ ـ عنْ أنسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ سُئلَ عَنِ الْخَمْرِ يُتَّخذُ خَلاً فقالَ لا. رواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ وأبُو داوُد والترمِذِيُّ وصحَّحَهُ.

٢/٣٧٣٧ ـ وعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبا طَلْحةَ سَأَلَ النَّبيَّ ﷺ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْراً، قالَ أَهرِقْها، قالَ: أفلا نَجْعَلُها خَلاًّ؟ قالَ: لا. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُدَ.

٣/٣٧٣٨ ـ وعَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ: قُلْنا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لمَّا حُرِّمَتِ الْخَمرُ: إنَّ عِنْدَنا خَمْراً لِيَتِيمٍ لَنا، فأمَرَنا فأهرَقْناها. رواهُ أحمدُ.

٤/٣٧٣٩ ـ وعَنْ أَنَسٍ أنَّ يَتِيماً كانَ في حِجْرِ أَبي طَلْحَةَ فاشتَرَى لهُ خَمراً، فلمَّا حُرِّمَتْ سئل النَّبيُّ ﷺ أَتُتَّخَذُ خلاًّ؟ قالَ: لا. رواهُ أحمدُ والدّارَقطنيُّ.

٦ ـ بابُ شُرْبِ العصيرِ ما لَمْ يُغَلَّ أو يَأْتِ عليهِ ثلاثٌ وما طُبِخَ قبلَ غَلَيَانِهِ فذهبَ ثُلُثَاهُ

١/٣٧٤٠ ـ عَنْ عائشةَ قالَتْ: كُنَّا نَنْبُذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ في سِقَاءٍ يُوكَىٰ أَعْلاهُ وَلهُ عزلاءُ نَنبُذُهُ غُدْوَةً فيَشْرَبُهُ عَشِيّاً، ونَنْبُذهُ عَشِيّاً فيَشْرَبُهُ غُدْوَةً. رواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ وأبو داوُد والترْمِذِيُّ.

٢/٣٧٤١ ـ وعَنْ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنبَذُ لهُ أوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ إذَا أصْبَحَ يَومَهُ ذٰلكَ واللَّيْلَةَ الَّتِي تجيءُ والْغَدَ واللَّيْلَةَ الأخْرَى والْغَدَ إلى الْعَصْرِ، فإذا بَقِيَ شَيءٌ سَقَاهُ الخدَّامَ أَو أمَرَ بِهِ فَصُبَّ. رواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ، وفي روايَةٍ: كانَ يُنْقَعُ لَهُ الزبِيبُ فيَشْرَبُهُ الْيَومَ والْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إلى مِساءِ الثَّالِثَةِ، ثمّ يأمُرُ بِهِ فيُسْقَى الخَادِمُ أَو يُهرَاقُ. رواهُ أحمَدُ ومُسلِم وأبو داوُدَ، وقالَ مَعْنى يُسْقى الخَادِمُ يُبَادَرُ بِهِ الْفَسادُ. وفي روايَةٍ: كانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَشْرَبُهُ يومَهُ ذٰلكَ والْغَدَ والْيَومَ الثَّالِثَ، فإنْ بَقِيَ شيءٌ مِنهُ أهرَاقَهُ أَو أمَرَ بِهِ فأُهرِيقَ. رواهُ النَّسائيُّ وابنُ ماجَه.

٣/٣٧٤٢ ـ وعَنْ أبي هُرَيرَةَ قالَ: عَلِمْت أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يَصُومُ فَتَحَيَّنْت

ایسی کھجوریں بھی مکروہ سمجھتے تھے کہ جن کا کچھ حصہ کچا ہو اور کچھ پکا کہ کہیں دو چیزیں نہ بن جائیں ہم انہیں کاٹ کر علیحدہ کر لیا کرتے تھے۔

(۳۷۳۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ بناتے تھے۔ ہم مٹھی بھر کھجوریں اور مٹھی بھر منقی لے کر مشکیزے میں ڈال کر اوپر سے پانی ڈال دیتے تھے۔ صبح کو نبیذ بناتے تو شام کو پی لیتے اور شام کو نبیذ بناتے تو صبح کو پی لیتے۔

شراب سے سرکہ بنانے کی ممانعت

(۳۷۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا شراب سے سرکہ بنایا جا سکتا ہے؟ فرمایا نہیں۔

(۳۷۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یتیموں کے بارے میں پوچھا جنہیں ورثہ میں شراب ملی تھی۔ فرمایا بہا دو۔ پوچھا کیا اس کا سرکہ نہ بنالیں؟ فرمایا نہیں۔

(۳۷۳۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جب شراب حرام ہوئی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہمارے پاس یتیموں کی شراب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے بہانے کا حکم فرما دیا۔

(۳۷۳۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی پرورش میں ایک یتیم تھا۔ انہوں نے اس کے لیے شراب خریدی۔ پھر جب یہ حرام ہوگئی تو نبی کریمؐ سے پوچھا گیا کیا اس کا سرکہ بنالیا جائے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔

نچڑے ہوئے رس کا جواز اور منع کی صورتیں

(۳۷۴۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ بنایا کرتی تھیں۔ جس کا بالائی حصہ باندھ دیا جاتا تھا اور اس کی ایک ٹونٹی تھی۔ آپ صبح کی نبیذ شام کو اور شام کی صبح کو پی لیا کرتے تھے۔

(۳۷۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شروع رات میں نبیذ بنائی جاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے صبح پیتے، شام کو پیتے، دوسرے دن صبح کو پیتے اور شام کو پیتے اور تیسرے دن صبح کو عصر تک پیتے پھر یا تو اپنے کسی خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے تھے۔ ایک لفظ میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منقے بھگو دیے جاتے تھے۔ آپ اس میں سے تیسرے دن کی شام تک پیتے رہتے تھے پھر اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یا تو کسی خادم کو پلا دیا جاتا تھا یا بہا دیا جاتا تھا۔ ابوداؤد نے کہا خادم کو پلا دیے جانے سے مراد یہ ہے کہ خراب ہو جانے کے ڈر سے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنائی جاتی تھی۔ آپ اس دن پیتے، پھر دوسرے دن پیتے، پھر تیسرے دن پیتے اگر کچھ باقی رہ جاتی تو آپ اسے بہا دیتے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بہا دی جاتی تھی۔

(۳۷۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ ہے افطار کے

فِطْرَهُ بِنَبِيذٍ صَنَعْتُهُ فِي دُبَّاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهِ فإذَا هُوَ يَنِشُّ، فقالَ اضْرِبْ بهٰذا الحَائِطَ، فإنَّ هٰذا شَرَابُ مَنْ لا يُؤمِنُ باللَّهِ والْيَوم الآخِرِ. رواهُ أَبُو دَاود والنَّسائيُّ. وقالَ ابْنُ عمَرَ في الْعَصيرِ اشْرَبْهُ ما لَمْ يأخُذْهُ شَيطانُهُ، قِيلَ وفي كَمْ يأخُذُهُ شَيْطَانهُ؟ قالَ في ثَلاثٍ. حَكَاهُ أحمدُ وغَيْرُهُ.

٣٧٤٣/ ٤ ـ وعَن أبي مُوسىٰ أَنَّهُ كانَ يَشرَبُ مِنَ الطِّلاءِ ما ذهَبَ ثلثاهُ، وَبَقِيَ ثُلُثُهُ. رواهُ النَّسائيُّ ولهُ مِثْلُهُ عَنْ عمَرَ وَأَبي الدّرْدَاءِ، وقالَ البُخاريُّ رَأَى عمَرُ وأبُو عُبيْدَةَ ومُعاذ شُرْبُ الطِّلاءِ على الثُّلُثِ، وشَرِبَ البرَاءُ وأبُو جُحيفةَ على النِّصْفِ، وقالَ أبُو داوُدَ: سألْت أحمدَ عَنْ شُرْبِ الطِّلاءِ إِذَا ذَهَبَ ثلُثَاهُ وَبَقِيَ ثلثه؟ فقالَ: لا بأسَ بهِ، فقُلْت إنهُمْ يَقُولونَ يُسْكِرُ؟ قالَ: لا يُسْكِرُ، لو كانَ يسكِرُ ما أحَلَّهُ عمَرُ [رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ].

٧ ـ بابُ آدابِ الشُّرْبِ

٣٧٤٤/ ١ ـ عَنْ أنَسٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَتَنَفَّسُ في الإِناءِ ثَلاثاً. متَّفَقٌ عَليهِ، وفي لفظٍ: كانَ يَتَنَفَّسُ في الشَّرَابِ ثلاثاً ويقُولُ إنَّهُ أرْوَى وأَبْرأ وَأَمرَأ. رواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ.

٣٧٤٥/ ٢ ـ وعَنْ أَبي قَتَادَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إذَا شَربَ أَحَدُكم فلا يَتَنَفَّسْ في الإِناءِ. مُتَفقٌ عَليهِ.

٣٧٤٦/ ٣ ـ وعَن ابْنِ عَباسٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ نهى أَنْ يُتَنَفَّسَ في الإناءِ أو ينفخَ فِيهِ. رَواهُ الخَمسةُ إلاَّ النَّسائيَّ وصَحَّحَهُ التِّرمذيُّ.

٣٧٤٧/ ٤ ـ وعَنْ أبي سَعيدٍ أن النَّبيَّ ﷺ نهى عَنِ النَّفْخِ في الشَّرابِ فقالَ رَجُلٌ: الْقذاةُ أَراها في الإِناءِ؟ فقالَ: أَرِقْها، فقالَ: إنّي لا أرْوَى مِنْ نَفَسٍ واحِدٍ؟ قالَ: فأَبِنِ الْقَدَحَ إذاً عَنْ فِيكَ، رواهُ أحمدُ والتِّرمذيُّ وصحّحَهُ.

٣٧٤٨/ ٥ ـ وعَنْ أَبي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ نهى عَنِ الشُّرْبِ قائِماً، رواهُ أحمدُ ومُسْلِم.

٣٧٤٩/ ٦ ـ وعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أنسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قائِماً قالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنا: فالأكْلُ؟ قالَ: ذاكَ شَر وأَخْبَثُ. رواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ والتِّرمِذِيُّ.

٣٧٥٠/ ٧ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكمْ قائِماً فمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِيءْ، رواهُ مُسْلِمٌ.

وقت میں آپ ﷺ کے پاس نبیذ لے کر گیا جو میں نے تونبے میں تیار کی تھی اور وہ جوش مار رہی تھی۔ فرمایا اسے اس دیوار پر مارو کیونکہ یہ ان لوگوں کا مشروب ہے جن کا اللہ پر اور آخرت پر ایمان نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں فرمایا اسے پیتے رہو جب تک اسے اس کا شیطان نہ پکڑ لے پوچھا گیا کتنی مدت میں شیطان پکڑ لیتا ہے فرمایا تین دن میں۔

(۳۷۴۳) حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ وہ طلا پیا کرتے تھے جس کا دو تہائی اڑ گیا ہوتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا تھا۔ نسائی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی ہم مثل ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ طلا کے پینے کے قائل تھے جب کہ ایک تہائی رس رہ گیا ہو اور حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ نے طلا پی لیا جب کہ رس آدھا رہ گیا۔

ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے طلاء کے بارے میں پوچھا جب کہ رس دو تہائی اُڑ گیا ہو اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہو۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں نشہ آور ہے۔ فرمایا نشہ آور نہیں ہے۔ اگر نشہ آور ہوتی تو اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حلال نہ کہتے۔

پینے کے آداب

(۳۷۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تین سانس میں پانی پیا کرتے تھے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں۔ آپ پیتے تو تین سانس لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح سے پانی خوب سیراب کرتا ہے اور اذیت و بیماری سے محفوظ رکھتا ہے اور ہضم خوب کرتا ہے۔

(۳۷۴۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔

(۳۷۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے یا اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

(۳۷۴۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے پوچھا اگر پانی میں تنکا وغیرہ دیکھوں تو؟ فرمایا پانی گرا دو۔ کہا میں ایک دفعہ سیراب نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے منہ سے برتن علیحدہ کر لیا کرو۔

(۳۷۴۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔

(۳۷۴۹) قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے ڈانٹا۔ قتادہ کہتے ہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے۔ فرمایا یہ اس سے بھی بدتر ہے۔

(۳۷۵۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار! کوئی کھڑے ہو کر نہ پیے پھر جو بھول جائے اسے قے کر دے۔

٨/٣٧٥١ ـ وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: شَرِبَ النَّبيُّ ﷺ قائِماً مِنْ زَمْزَمَ، متَّفَقٌ عليهِ.

٩/٣٧٥٢ ـ وعَن عَليٍّ [رَضيَ اللَّهُ عَنهُ] أَنَّهُ في رَحَبةِ الْكُوفةِ شربَ وَهوَ قائِمٌ ثمّ قالَ: إنَّ ناساً يَكرَهُونَ الشُّرْبَ قائِماً، وَأنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ مِثلَ ما صنعْتُ. رَواهُ أَحمدُ والبُخاريُّ.

١٠/٣٧٥٣ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: كُنّا نأكُلُ على عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ونَحنُ نَمْشِي ونَشْربُ ونَحْنُ قِيامٌ، رواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه والتِّرمِذيُّ وصَحَّحَهُ.

١١/٣٧٥٤ ـ وعَنْ أبي سَعيدٍ قالَ: نَهى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اختناثِ الأسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْواهِها. مُتَّفقٌ عَليهِ، وفي رِوايَةٍ: واخْتِناثُها أنْ يَقْلِبَ رَأْسَها، ثمّ يَشرَبَ مِنهُ. أخْرَجاهُ.

١٢/٣٧٥٥ ـ وعنْ أبي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نهىٰ أنْ يُشرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ، رواهُ البُخاريُّ وأحمدُ، وَزَادَ: قالَ أيُّوبُ: فأنبِئتُ أَنَّ رجُلاً شَرِبَ مِن فِي السِّقاءِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ.

١٣/٣٧٥٦ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: نَهى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ. رواهُ الجَماعةُ إلاَّ مُسلماً.

١٤/٣٧٥٧ ـ وعَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ أَبي عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهِ كَبْشةَ قالَتْ: دخَلَ عليَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَشربَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قائِماً فقُمْتُ إلى فِيها فَقَطَعْتُهُ. رَواهُ ابنُ ماجه والترمذيّ وصحّحهُ.

١٥/٣٧٥٨ ـ وعَنْ أمّ سُلَيْمٍ قالَتْ: دَخلَ عَليَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وفي البَيْتِ قِرْبَةٌ مُعَلقَةٌ فَشرِبَ مِنها وَهوَ قائِمٌ فقطَعْتُ فَاها فإنَّهُ لَعِنْدِي، رواهُ أحمدُ.

١٦/٣٧٥٩ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ لَبَناً فَمَضْمَضَ وقالَ: إنّ لهُ دَسَماً. رواهُ أَحمَد والبخارِيُّ.

١٧/٣٧٦٠ ـ وعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِماءٍ وعَنْ يَمينِهِ أعْرَابيٌّ وعَنْ يَسَارِهِ أبو بَكْرٍ فشرِبَ ثمّ أَعْطَى الأعْرَابيَّ وقالَ الأيْمَنَ فالأيْمَنَ، رواهُ الجَماعةُ إلاَّ النَّسائيّ.

١٨/٣٧٦١ ـ وعَنْ سَهلِ بْنِ سعْدٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ أُتِيَ بِشرَابٍ فَشرِبَ مِنهُ وعَنْ يَمينِهِ غُلامٌ وعنْ يَسَارِهِ الأشْياخُ، فقالَ لِلْغُلام أتأذَنُ لِي أنْ أُعْطِيَ هٰؤلاءِ؟ فقالَ الْغُلامُ: واللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لا آثَرت بِنَصِيبي مِنْكَ أَحَداً فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ في يَدِهِ. متَّفَقٌ عليهِ.

١٩/٣٧٦٢ ـ وَعَنْ أبي قَتادَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: سَاقِي الْقَومِ آخِرُهُمْ شُرْباً. رواهُ ابْنُ ماجَه والتِرمِذيُّ وصحّحَهُ.

(۳۷۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آبِ زمزم کھڑے ہو کر پیا۔

(۳۷۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کوفہ میں مسجد کے صحن میں کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر کہا لوگ کھڑے ہو کر پینا مکروہ سمجھتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا جس طرح میں نے کیا ہے۔

(۳۷۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم عہدِ رسالت میں چلتے ہوئے کھا لیتے تھے اور کھڑے ہو کر پانی پی لیتے تھے۔

(۳۷۵۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اختناث سے یعنی مشکیزے کو کھول کر ان کے مونہوں سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ ایک روایت ہے کہ اختناث کا مطلب یہ ہے کہ مشکیزہ کا منہ نیچا کر کے اس میں سے پیا جائے۔

(۳۷۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پینے سے منع فرمایا۔ احمد میں اتنا زیادہ ہے کہ ایوب کا بیان ہے مجھے یہ خبر ملی ایک شخص نے مشکیزے کے منہ سے پانی پیا پس ایک سانپ نکلا۔

(۳۷۵۶) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پینے سے منع فرمایا۔

(۳۷۵۷) عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ نے اپنی دادی حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے آ کر ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں نے اس کا منہ کاٹ لیا تھا جو میرے پاس موجود ہے۔

(۳۷۵۸) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا، آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر اس سے پانی پیا۔ پھر میں نے اس کا منہ کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا۔ وہ میرے پاس موجود ہے۔

(۳۷۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پی کر کلی کی اور فرمایا اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

(۳۷۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک دیہاتی تھا اور بائیں جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے دودھ پی کر دیہاتی کو دیا اور فرمایا دائیں طرف والا حق دار ہے۔

(۳۷۶۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس مشروب لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے پیا۔ آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک بچہ تھا اور بائیں جانب بزرگ آدمی تھے۔ آپ ﷺ نے بچے سے پوچھا کیا میں انہیں دے دوں؟ بچہ بولا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! مجھے آپ ﷺ سے جو حصہ ملا ہے اس پر بجز اپنے کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

(۳۷۶۲) حضرت ابوقتادہؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو پلانے والا سب سے اخیر میں پیتا ہے۔

٤٣ ـ كتاب الطب

١ ـ باب إباحة التداوي وتركه

١/٣٧٦٣ ـ عن أسامة بن شريك قال: جاء أعرابي فقال: يا رسول الله، أنتداوى؟ قال: نعم، فإن الله لم يُنزل داء إلا أنزل له شفاء، علمه من علمه وجهله من جهله. رواه أحمد. وفي لفظ: «قالت الأعراب: يا رسول الله، ألا نتداوى؟ قال: نعم عباد الله، تداووا فإن الله لم يضع داء إلا وضع له شفاء أو دواء إلا داء واحداً. قالوا: يا رسول الله، وما هو؟ قال: الهَرَمُ. رواه ابن ماجه وأبو داود والترمذي وصححه.

٢/٣٧٦٤ ـ وعَنْ جابر أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فإذَا أصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرِئَ بإذْنِ اللَّهِ تعَالى. رواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ.

٣/٣٧٦٥ ـ وعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إنَّ اللَّهَ لَمْ يُنزِلْ دَاءً إلاَّ أنْزَلَ لَهُ شِفاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ. رواهُ أحمدُ.

٤/٣٧٦٦ ـ وعَنْ أبي هُرَيرةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: ما أنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاءٍ إلاَّ أنْزَلَ لَهُ شِفاءً. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ وابنُ ماجَه.

٥/٣٧٦٧ ـ وعَنْ أبي خِزَامَةَ قالَ: قلْت يا رسولَ اللَّهِ أرَأيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيها، وَدَواءً نَتَدَاوَى بِهِ، وتُقَاةً نَتقيها هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيئاً؟ قالَ: هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه والتِّرمِذِيُّ وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ، ولا يعرف لأبي خُزَامَةَ غَيْرُ هٰذا الحَدِيثِ.

٦/٣٧٦٨ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: يَدْخُلُ الجَنَّةَ مِنْ أمَّتِي سَبْعُونَ ألفاً بغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الذِينَ لا يَسْتَرقُونَ، ولا يَتَطَيَّرُونَ، ولا يَكْتَوُونَ، وعلى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ.

٧/٣٧٦٩ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ امْرَأةً سَودَاءَ أتَتِ النَّبيَّ ﷺ فقالَتْ: إنّي أصْرَعُ، وَإنّي أتَكَشَّفُ فادْعُ اللَّهَ لِي، قالَ: إنْ شِئْتِ صَبَرْتِ ولَكِ الجَنَّةُ وَإنْ شِئْتِ دَعَوتُ اللَّهَ أنْ يُعَافِيَكِ، فقالَتْ: أصْبِرُ، وقالَتْ: إنّي أتَكَشَّفُ فادْعُ اللَّهَ أنْ لا أتَكَشَّفَ فَدَعَا لَها. مُتَّفَق علَيهِما.

طب کے احکام

علاج کرنے کا جواز

(۳۷۶۳) حضرت اسامۃ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک دیہاتی نے آ کر پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم دوا کریں؟ فرمایا ہاں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری ہے اس کے لیے شفا بھی اتاری ہے۔ عالم نے اسے معلوم کر لیا اور جاہل کو معلوم نہیں ہوئی۔ ایک لفظ میں ہے کہ دیہاتیوں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم دوا نہ کریں؟ فرمایا ہاں اے اللہ کے بندو! دوا کرو کیونکہ اللہ نے جو بیماری مقرر کی ہے۔ اس کے لیے شفا یا دوا بھی مقرر کی بجز ایک بیماری کے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! وہ بیماری کیا ہے؟ فرمایا بڑھاپا۔

(۳۷۶۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہر بیماری کی دوا ہے پھر جب دوا بیماری کو پہنچ جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے بیمار اچھا ہو جاتا ہے۔

(۳۷۶۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی شفا نہ اتاری ہو جو جاننے والوں کو معلوم ہے اور جاہل اس سے محروم ہے۔

(۳۷۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اللہ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی شفا نہ اتاری ہو۔

(۳۷۶۷) حضرت ابوخزامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ان منتروں کے بارے میں بتائیے جن سے ہم جھاڑتے ہیں اور دواؤں کے بارے میں جن سے ہم علاج کرتے ہیں اور ان باتوں کے بارے میں جن سے ہم بچنا چاہتے ہیں۔ کیا یہ کچھ اللہ کی تقدیر لوٹا دیتے ہیں؟ فرمایا یہ خود اللہ کی تقدیر میں شامل ہیں۔

فائدہ: حضرت ابوخزامہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث نہیں۔

(۳۷۶۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار آدمی بلا حساب کے جنت میں جائیں گے یہ وہ ہوں گے جو دم جھاڑ نہیں کرواتے نہ فال لیتے ہیں اور نہ داغ لگواتے ہیں اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۳۷۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک کالے رنگ کی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور پوچھا کہ مجھے مرگی کے دورے پڑتے ہیں اور اس دوران میں میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لیے اللہ سے دعا فرمائیں۔ فرمایا اگر تم چاہو تو صبر کرو تمہارے لیے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں تمہاری تندرستی کے لیے اللہ سے دعا کروں گا۔ بولیں میں صبر کروں گی لیکن یہ دعا فرما دیجیے کہ میرا ستر نہ کھلے۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرما دی۔

٢ ـ بابُ ما جَاءَ في التَّداوي بالمحرَّماتِ

٣٧٧٠/ ١ ـ عنْ وائِلِ بْنِ حُجْرٍ أنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الجُعفِيَّ سأَلَ النَّبيَّ ﷺ عَنِ الخَمْرِ فنَهاهُ عنْها، فقالَ: إنَّما أصْنَعُها لِلدَّوَاءِ، قالَ: إنَّهُ لَيْسَ بِدَواءٍ ولكنَّهُ دَاءٌ. رواهُ أَحمدُ ومُسْلمٌ وأَبو داودَ والترمذِيُّ وَصحَّحهُ.

٣٧٧١/ ٢ ـ وَعَنْ أَبي الدَّرداءِ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إنَّ اللّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ والدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوا، ولا تَتَدَاوَوا بِحَرَام. رواهُ أَبو داود، وقالَ ابْنُ مَسْعُودٍ في المُسْكِرِ: إنَّ اللّهَ لَمْ يَجْعلْ شِفاءَكُمْ فِيما حرَّمَ عَلَيْكم. ذكرَهُ الْبُخاريُّ.

٣٧٧٢/ ٣ ـ وعنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: نَهى رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الخَبيثِ يَعْنِي السُّمّ. رواهُ أَحمدُ ومُسلِمٌ وابْنُ ماجَه والترمذِيُّ وقالَ الزُّهرِيُّ في أَبْوَالِ الإبلِ: قَدْ كانَ المُسلمُونَ يَتَدَاوُونَ بها فلا يَرَونَ بِها بأساً. رواهُ البخاريُّ.

٣ ـ بابُ ما جَاءَ في الكَيِّ

٣٧٧٣/ ١ ـ عنْ جابرٍ قالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إلى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيباً فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقاً ثُمَّ كَوَاهُ. رواهُ أَحمدُ ومُسلِمٌ.

٣٧٧٤/ ٢ ـ وعَنْ جابرٍ أيْضاً أنَّ النَّبيَّ ﷺ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعاذٍ في أَكْحَلِهِ مَرَّتَيْنِ. رواهُ ابْنُ ماجَه ومُسلِمٌ بمَعْناهُ.

٣٧٧٥/ ٣ ـ وعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كَوَى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشوكةِ. رواهُ الترمذِيُّ وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

٣٧٧٦/ ٤ ـ وعَنِ المغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ أَنَّهُ قالَ: مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فقدْ بَرِيءَ مِنَ التَّوَكُّلِ. رواهُ أَحمدُ وابْنُ ماجه والترمذِي وصَحَّحهُ.

٣٧٧٧/ ٥ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: الشِّفاءُ في ثلاثةٍ في شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَو شَرْبَةِ عَسَلٍ أَو كَيَّةٍ بِنارٍ وأَنْهى أُمَّتِي عَنِ الكَيِّ. رواهُ أَحمدُ والبُخاريُّ وابْنُ ماجه.

٣٧٧٨/ ٦ ـ وعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ نهى عَنِ الْكَيِّ فاكْتَوَيْنا فما أَفْلَحْنَ، ولا أَنْجَحْنَ. رواهُ الخَمسةُ إلاَّ النَّسائيَّ وصحَّحَهُ الترمِذِيُّ وقالَ: فما أَفْلَحْنا، ولا أَنْجَحْنا.

٤ ـ بابُ ما جَاءَ في الحِجَامَةِ وأَوقَاتِها

٣٧٧٩/ ١ ـ عَنْ جابرٍ قالَ: سمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ: إنْ كانَ في شَيْءٍ مِنْ

حرام چیزوں سے علاج کا حکم

(۳۷۷۰) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع فرما دیا بولا میں اسے دوا ہی میں استعمال کرتا ہوں۔ فرمایا یہ دوا نہیں بیماری ہے۔

(۳۷۷۱) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا اتاری اور ہر بیماری کی ایک دوا مقرر فرمائی پس علاج کرو اور حرام سے علاج نہ کرو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (نشہ آور کے بارے میں فرمایا) اللہ تعالیٰ نے جو چیز تم پر حرام فرما دی ہے اس میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی۔

(۳۷۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندی دوا سے منع فرمایا یعنی زہر سے۔ زہری نے (اونٹ کے پیشاب کے بارے میں) فرمایا کہ مسلمان اس سے علاج کرتے تھے اور کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

داغ لگوانے کا حکم

(۳۷۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس طبیب بھیجا اس نے ان کی رگ کاٹ کر اس پر داغ دے دیا۔

(۳۷۷۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی رگ اکحل پر دو بار داغ دیا۔ مسلم میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

(۳۷۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ورم چہرے کی وجہ سے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے داغ دیا۔

(۳۷۷۶) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے داغ لگوایا یا جھاڑ پھونک کرایا وہ توکل سے بری ہو گیا۔

(۳۷۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں میں شفا ہے سینگی لگوانے میں، شہد پینے میں، آگ سے داغ دینے میں اور میں اپنی امت کو داغ دینے سے روکتا ہوں۔

(۳۷۷۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا پھر ہم نے داغ لگ... دان سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوا اور نہ صحت ملی۔ ترمذی میں ہے کامیاب اور اچھے نہیں ہوئے۔

سینگیاں لگوانا اور ان کے اوقات

(۳۷۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اگر تمہاری

أدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أو شَرْبَةِ عَسَلٍ أو لَذْعَةِ نارٍ تُوافِقُ الدَّاءَ وما أُحِبُّ أنْ أكْتَوِيَ: متَّفقٌ عليهِ.

٣٧٨٠/ ٢ ـ وعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ يَحْتَجِمُ في الأخْدعَيْنِ والْكاهِلِ، وكانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وتِسْعَ عَشْرَةَ وإحْدَى وعِشرينَ. رواهُ التِّرمذيُّ وقالَ حديثٌ حَسَنٌ غريبٌ.

٣٧٨١/ ٣ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عشْرَةَ وتِسْعَ عَشْرَةَ وإحْدَى وَعِشْرِيْنَ كانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ. رواهُ أبُو داوُدَ.

٣٧٨٢/ ٤ ـ وَعنِ ابنِ عَبَّاسٍ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: إنَّ خَيْرَ ما تحْتَجِمُونَ فِيه يَوم سَبْعَ عَشْرَةَ وتِسْعَ عَشْرَةَ، وإحْدَى وعِشْرِينَ. رواهُ الترمذِي وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غريبٌ.

٣٧٨٣/ ٥ ـ وعَنْ أبي بَكْرَةَ أنّه كانَ يَنْهَى أهلَهُ عَنِ الْحِجامَةِ يَومَ الثُّلاثَاءِ، وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُولِ اللّهِ ﷺ أنَّ يَومَ الثلاثَاءِ يَومُ الدَّمِ وفِيهِ سَاعَةٌ لا يَرْقَأُ. رواهُ أبُو داوُدَ.

٣٧٨٤/ ٦ ـ وروي عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ الْحِجَامَةُ يَومَ الثّلاثَاءِ لسبعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ، رَواهُ حَرْبُ بْنُ إسمْعِيلَ الْكِرْمانِيُّ صَاحِبُ أحمدَ ولَيْسَ إسْنادهُ بِذاكَ.

٣٧٨٥/ ٧ ـ وَرَوَى الزُّهرِيُّ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: مَنِ احْتَجَمَ يَومَ السَّبْتِ أو يَومَ الأرْبَعَاءِ فأصَابَهُ وضحٌ فَلا يَلُومَنَّ إلاَّ نَفْسَهُ. ذَكَره أحمَدُ واحْتجَّ بِهِ، قالَ أبُو داوُدَ وقَدْ أسْنِدَ ولا يَصِحُّ. وكَرِهَ إسْحٰقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ الْحِجَامَةَ يَومَ الجُمُعَةِ والأرْبِعَاءِ والثُّلاثَاءِ، إلاَّ إذَا كانَ يَومُ الثُّلاثَاءِ سَبْعَ عَشرَةَ مِنَ الشَّهرِ أو تِسْعَ عَشْرَةَ أو إحْدَى وعِشْرينَ.

٥ ـ بابُ ما جَاءَ في الرُّقَى والتَّمائم

٣٧٨٦/ ١ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: سمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ: إنَّ الرُّقَى والتَّمائِمَ والتِّوَلَةَ شِرْكٌ. رواهُ أحمدُ وأبُو دَاودَ وابْنُ ماجه، والتِّوَلَةُ ضَرْبٌ مِنَ السِّحْرِ، قالَ الأصْمَعِيُّ هُوَ تَحْبِيبُ المَرْأةِ إلى زَوجِها.

٣٧٨٧/ ٢ ـ وعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قالَ: سمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ يقولُ: مَنْ تعلق تَمِيمَةً فَلا أتَمَّ اللّهُ لَهُ، وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَةً فَلا وَدَعَ اللّهُ لَهُ. رواهُ أحمدُ.

٣٧٨٨/ ٣ ـ وعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَمْرٍو قالَ: سمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ يقولُ: ما أبَالِي

کسی دوا میں بھلائی ہوسکتی ہے تو سینگی لگوانے میں ہے یا شہد پینے میں یا آگ سے داغ دینے میں، اگر داغ بیماری کے موافق ہو لیکن میں داغ لگوانا پسند نہیں کرتا۔

(۳۷۸۰) قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی رگوں میں اور کندھے پر پچھنے لگواتے تھے اور سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو لگواتے تھے۔

(۳۷۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سترہ، انیس اور اکیس کو پچھنے لگوائے تو وہ ہر بیماری کی شفا ہیں۔

(۳۷۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگوانے کے لیے بہترین تاریخیں سترہ، انیس اور اکیس ہیں۔

(۳۷۸۳) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو منگل کے دن پچھنے لگوانے سے روکتے تھے اور ان کا گمان تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دن خونی ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں خون بند نہیں ہوتا۔

(۳۷۸۴) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینے کی سترہ تاریخ کو منگل کے دن پچھنے لگوانا سال بھر کی بیماری کا علاج ہے۔

(۳۷۸۵) زہری نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہفتہ کے دن یا بدھ کے دن پچھنے لگوائے پھر اسے سفیدی پہنچ جائے تو اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔ امام احمد نے اس کو ذکر کر کے اس سے استدلال بھی کیا ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا یہ مسند بھی آئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ جمعہ، منگل اور بدھ کو پچھنے لگوانا مکروہ جانتے تھے ہاں اگر یہ ایام ماہ کی سترہ یا انیس یا اکیس ہوں تو خیر۔

تعویذات اور دم کرنے کرانے کا حکم

(۳۷۸۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منتر، تعویذ اور جادو شرک ہیں۔ تِوَلَہ ایک قسم کا جادو ہے۔ اصمعی نے کہا تِوَلَہ شوہر کے دل میں بیوی کی محبت ڈالنا ہے۔

(۳۷۸۷) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے تعویذ لٹکایا اللہ اس کا کام پورا نہ کرے اور جس نے ودعہ لٹکایا اللہ اسے نہ چھوڑے۔

(۳۷۸۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا میں نے پروانہیں کی

ما رَكِبْت أو ما أتَيْت إذَا أنا شَرِبْت تِرْيَاقاً أو تَعَلَّقْت تَمِيمَةً أو قلْت الشِّعْرَ مِنْ قِبلِ نَفْسِي. رواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ وقالَ: هٰذا كان للنبيِّ ﷺ خاصّةً وقَدْ رخّصَ فِيهِ قومٌ يَعْنِي التِّرْيَاق.

٤/٣٧٨٩ ـ وعَنْ أنسٍ قالَ: رخّص رَسُولُ اللّهِ ﷺ في الرُّقيَةِ مِنَ الْعَيْنِ والحُمَةِ والنملَةِ. رواهُ أحمدُ وَمُسلِمٌ والتِرمِذِيُّ وابْن ماجَه. والنملَةُ قُرُوحٌ تَخْرُجُ في الجَنْبِ.

٥/٣٧٩٠ ـ وعَنِ الشفَّاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّهِ قالَتْ: دَخَلَ عليَّ النّبيُّ ﷺ وأنا عِنْدَ حَفصَةَ فقالَ لِي: ألا تُعَلِّمينَ هٰذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كما علمتِها الكِتَابَة. رواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ وهُوَ دَلِيلٌ عَلَى جَوَازِ تَعَلُّمِ النِّسَاءِ الْكِتَابَةَ.

٦/٣٧٩١ ـ وَعَنْ عوفِ بْنِ مالِكٍ قالَ: كُنّا نَرْقِي في الجَاهِلِيَّةِ. فَقُلْنا: يا رَسُولَ اللّهِ كَيْفَ تَرَى في ذٰلِكَ؟ فقالَ: أعْرِضُوا عليَّ رُقاكُمْ، لا بَأسَ بِالرُّقَى ما لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ رواهُ مُسلِمٌ وأبُو دَاوُدَ.

٧/٣٧٩٢ ـ وعَن جابِرٍ قالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَنِ الرُّقَى فَجاءَ آلُ عَمْرو بْنِ حَزم فقالُوا: يا رَسُولَ اللّهِ إنَّها كانَتْ عِنْدَنا رُقْيَة نرْقِي بها مِنَ الْعَقْرَبِ وإنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى، قالَ: فَعَرَضُوها عَليهِ، فقالَ: ما أرَى بَأساً فمن اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أنْ يَنْفَعَ أخاه فَلْيَفْعَلْ. رواهُ مُسلِمٌ.

٨/٣٧٩٣ ـ وعَنْ عائشةَ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا مَرِضَ أحَدٌ مِنْ أهلِهِ نَفَثَ عَليهِ بِالمُعوِّذَاتِ، فَلمّا مَرِضَ مَرَضَهُ الذي ماتَ فِيهِ جعَلْت أنْفُثُ عَلَيْهِ وَأمْسَحهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لأنَّها أعْظَمُ بَرَكَةً مِنْ يَدِي. متفَقٌ عَليهِ.

٦ ـ بابُ الرُّقْيَةِ مِنَ العينِ والاسْتِغْسَالِ منْها

١/٣٧٩٤ ـ عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَأمُرُنِي أنْ أسْتَرْقِيَ مِنَ العَيْنِ. مُتفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٣٧٩٥ ـ وعَنْ أسْماءَ بِنْتِ عمَيْسٍ أنها قالَتْ: يا رَسُولَ اللّهِ إنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُصِيبُهُم الْعَيْنُ أفَنَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ قالَ: نَعَمْ، فَلَو كانَ شَيءٌ سَبَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ. رواهُ أحْمدُ والتِّرْمذيُّ وصححَهُ.

٣/٣٧٩٦ ـ وعَنْ ابْنِ عباسٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، ولو كانَ شيءٌ سَابِقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فاغْسِلُوا. رواهُ أحمدُ ومُسْلمٌ والتِّرمذيُّ وصحّحه.

کہ میں کس چیز پر سوار ہوا یا کس چیز کے پاس آیا جب میں نے تریاق پی لیا یا تعویذ لٹکا لیا یا اپنی طرف سے کوئی شعر بنا لیا۔

فقہ الحدیث: یعنی میں نے حرام و حلال میں تمیز نہیں کی ان الفاظ سے ان تینوں کی سخت وعید نکلتی ہے (مترجم)۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا یہ آپ ﷺ ہی کے ساتھ خاص تھا ایک گروہ نے تریاق کی رخصت دی ہے (یہاں تریاق سے وہ تریاق مراد ہے جس میں سانپوں کا گوشت بھی ڈالا جاتا ہے نباتاتی یا معدنی تریاق مراد نہیں) (مترجم)۔

(۳۷۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے نظر کے لیے، زہروں کے لیے اور پھوڑوں کے لیے دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

فائدہ: نملہ سے مراد پہلو میں نکلنے والے پھوڑے ہیں۔

(۳۷۹۰) حضرت شفاء بنت عبداللہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی مجھ سے کہا تم نملہ کا دم انہیں کیوں نہیں سکھا دیتیں جیسے لکھنا سکھایا ہے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث دلیل ہے کہ عورتوں کو لکھنا سکھانا جائز ہے۔

(۳۷۹۱) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے۔ ہم نے پوچھا یارسول اللہؐ! آپؐ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اپنے منتر (دم) سناؤ۔ ان منتروں میں کوئی حرج نہیں جن میں شرک نہ ہو۔

(۳۷۹۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منتروں سے منع فرمادیا۔ آل عمرو بن حزم نے آ کر کہا یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس منتر (دم) ہیں جن کو پڑھ کر ہم بچھو کے ڈسے ہوئے کو دم کرتے ہیں اور آپ ﷺ نے منتروں سے منع فرمادیا ہے۔ پھر انہوں نے وہ منتر پڑھ کر سنائے۔ فرمایا ان میں کوئی حرج نہیں جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے پہنچائے۔

(۳۷۹۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ کے گھر میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپؐ معوذتین پڑھ کر اس پر دم کرتے۔ پھر جب آپ ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو میں آپ ﷺ پر پڑھ کر دم کرتی تھی اور آپ ﷺ کا دست مبارک آپ ﷺ پر پھیرتی تھی کیونکہ میرے ہاتھ سے زیادہ اس میں برکت تھی۔

نظر کا دم، اور جس کی نظر لگی ہے اس سے غسل کرانا

(۳۷۹۴) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ مجھے حکم فرماتے تھے کہ میں نظرِ بد سے دَم جھاڑ کراؤں۔

(۳۷۹۵) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! بنی جعفر کو نظر لگ جاتی ہے۔ کیا ہم جھاڑ پھونک کرلیا کریں۔ فرمایا ہاں۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھتی تو نظر بڑھتی۔

(۳۷۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھتی تو نظر بڑھتی اور جب تم سے غسل کرایا جائے تو غسل کردو۔

٣٧٩٧/ ٤ ـ وعَنْ عَائِشَةَ قالتْ: كانَ يُؤمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأ ثمَّ يُغْسَلُ مِنهُ المعِينُ. رواهُ أبو داوُدَ.

٣٧٩٨/ ٥ ـ وعَنْ سَهلِ بْنِ حنيف: أنَّ النَّبيَّ ﷺ خَرَجَ وَسَارَ مَعَهُ نحوَ مَكةَ حتَّى إذَا كانُوا بِشعْبِ الخِرارِ مِنَ الْجُحْفَةِ اغتَسلَ سَهلُ بنُ حُنَيْفٍ وَكانَ رَجُلاً أبْيَضَ حَسَنَ الجِسْمِ والجِلْدِ فَنَظَرَ إليهِ عامِرُ بْنُ رَبيعَةَ أحَدُ بَني عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ وهوَ يَغْتَسلُ، فقالَ: ما رَأيت كاليَوم ولا جِلْدَ مُخبَّأةٍ فَلُبِطَ سَهلٌ فأتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فقِيلَ: يا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ في سَهلٍ وَاللَّهِ ما يَرْفَعُ رَأسَهُ، قالَ: هَلْ تَتَّهِمُونَ فِيهِ مِنْ أحَدٍ؟ قالوا: نَظَرَ إليهِ عامِرُ بْنُ رَبيعَةَ فَدَعا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عامِراً فَتَغَيَّظَ عَليهِ وقالَ: عَلامَ يَقْتُلُ أحَدُكُمْ أخاه، هَلاَّ إذَا رَأيْتَ ما يُعْجِبُكَ بَرَّكْتَ! ثمَّ قالَ لهُ: اغْتَسلْ لهُ فغَسلَ وَجْهَهُ ويَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ ورُكْبَتَيْهِ وأطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ إزَارِهِ في قَدَحٍ ثمَّ صُبَّ ذٰلكَ الماءُ عَليهِ يَصُبُّهُ رَجُلٌ على رَأسِهِ وَظَهرِهِ مِنْ خَلْفِهِ، ثمَّ يُكْفَأ الْقَدَحُ وَرَاءَهُ، فَفُعِلَ بهِ ذٰلِكَ، فَرَاحَ سَهلٌ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بهِ بَأسٌ. رواهُ أحمدُ.

(۳۷۹۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا نظر لگانے والے کو وضو کا حکم دیا جاتا تھا پھر اس سے جسے نظر لگ گئی ہو اس کو غسل دیا جاتا تھا۔

(۳۷۹۸) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کے لیے روانہ ہوئے۔ یہ گورے چٹے اور خوبصورت تھے۔ جب یہ قافلہ جحفہ کی خرار والی گھاٹی پر پہنچا تو حضرت سہل نے غسل کیا۔ انہیں عامر بن ربیعہ نے جو عدی بن کعب کی اولاد میں سے تھے غسل کرتا ہوا دیکھ لیا اور کہا کہ ایسا حسین جسم تو میں نے کسی پردہ نشین خاتون کا بھی آج تک نہیں دیکھا۔ اس پر حضرت سہل زمین پر گر پڑے۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ذرا سہل کو دیکھیے وہ تو سر اٹھاتے ہی نہیں۔ پوچھا کس کی نظر کا خیال ہے؟ بولے عامر نے انہیں دیکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو بلوا بھیجا اور انہیں ڈانٹا اور فرمایا کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے، جب وہ تمہیں اچھا معلوم ہوا تھا تو برکت کی دعا کیوں نہیں کر دی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے غسل کرنے کو کہا۔ عامر نے اپنا منہ ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے، پیروں کے اطراف اور تہہ بند کے اندر کا جسم ایک طشت میں دھویا پھر وہ پانی سہل پر بہا دیا گیا۔ ایک شخص نے پیچھے سے ان کے سر اور پشت پر اس برتن کا پانی الٹ دیا۔ سہل اچھے ہو گئے گویا انہیں کچھ تھا ہی نہیں۔

٤٤ ـ كتاب الأيمان وكفارتها

١ ـ باب الرجوع في الأيمان وغيرها من الكلام إلى النِّيَّة

١/٣٧٩٩ ـ عن سويد بن حنظلة قال: «خَرَجْنَا نُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ومَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ، فَأَخَذَهُ عَدُوٌّ لَهُ فَتَحَرَّجَ القَوْمُ أَنْ يَحْلِفُوا وَحَلَفْتُ أَنَّهُ أَخِي فَخُلِّيَ عَنْهُ، فَأَتَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: أَنْتَ كُنْتَ أَبَرَّهُمْ وَأَصْدَقَهُمْ، صَدَقْتَ، المُسْلِمُ أَخُو المُسْلِمِ». رواه أحمد وابن ماجه. وفي حديث الإسراء المتفق عليه: «مَرْحَباً بِالأَخِ الصَّالِحِ والنَّبِيِّ الصَّالِحِ».

٢/٣٨٠٠ ـ وعَنْ أَنَسٍ قالَ: أقبلَ النَّبيُّ ﷺ إلى المَدِينةِ وهوَ مُرْدِفٌ أبَا بَكْرٍ وأبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ وَنَبِيُّ اللَّهِ شَاب لا يُعْرَفُ، قالَ: فَيَلْقَى الرَّجُلُ أبَا بَكْرٍ، فَيَقُولُ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هٰذا الرَّجُلُ الَّذِي بيْنَ يَدَيْكَ؟ فيقُولُ هٰذا الرَّجُلُ يَهدِينِي السَّبيلَ، فَيَحْسِبُ الحَاسِبُ أنَّهُ إنَّما يَعْنِي الطَّرِيقَ، وَإنَّما يعنِي سَبِيلَ الخَيْرِ. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ.

٣/٣٨٠١ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينُكَ على ما يُصَدِّقكَ بِهِ صَاحِبُكَ. رَوَاه أحمدُ ومسلِمٌ وابْنُ ماجَه والترمذِيُّ، وفي لفْظٍ: الْيَمِينُ على نِيَّةِ المُسْتَحْلِفِ. رواهُ مُسلمٌ وابْنُ ماجَه، وهوَ مَحْمُولٌ على المُسْتَحْلِفِ المَظْلُومِ.

٢ ـ بابُ مَنْ حَلَفَ فقالَ: إنْ شَاءَ اللَّهُ

١/٣٨٠٢ ـ عنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ، فقالَ إنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ رواهُ أحمدُ والتِّرمذيّ وابْنُ ماجَه، وقالَ: فَلَهُ ثُنْيَاهُ. والنَّسائيُّ قال: فَقَدِ اسْتَثْنَى.

٢/٣٨٠٣ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فقال: إنْ شَاءَ اللَّهُ فَلا حِنْثَ عَليهِ. رواهُ الخمْسةُ إلا أبَا دَاوُدَ.

٣/٣٨٠٤ ـ وعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: واللَّهِ لأغْزُوَنَّ قُرَيْشاً، ثُمَّ قالَ: إنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قالَ: واللَّهِ لأغْزُوَنَّ قُرَيْشاً ثُمَّ قالَ: إنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قالَ:

قسموں اور ان کے کفاروں کے احکام

قسموں وغیرہ میں نیت کا اعتبار ہے

(۳۷۹۹) حضرت سوید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے ارادے سے روانہ ہوئے۔ ہمارے ساتھ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہیں ان کے ایک دشمن نے پکڑ لیا۔ لوگوں نے قسم کھانے میں حرج سمجھا مگر میں نے قسم کھالی کہ یہ میرے بھائی ہیں۔ اس نے انہیں چھوڑ دیا، پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم سب سے زیادہ دیانت دار اور سچے ہو۔ تم نے سچ کہا۔ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ بخاری ومسلم کی اسراء والی حدیث میں ہے مرحبا اے نیک بھائی اور نیک نبی۔

(۳۸۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جب نبی اکرم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شیخ متعارف تھے اور نبی اکرم ﷺ نوجوان غیر متعارف تھے۔ راستے میں جو آدمی ملتا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھتا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! جو شخص آپ ﷺ کے آگے سوار ہے کون ہے؟ وہ جواب میں فرماتے یہ شخص مجھے راستہ کی رہنمائی کرتا ہے۔ سمجھنے والا (مخاطب) تو سمجھتا وہ زمین کے راستے کے رہنما ہیں لیکن ان کی مراد نیکی کے راستے کی ہوتی تھی۔

(۳۸۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری قسم کا وہ مفہوم معتبر ہے جس کی تصدیق تمہارا ساتھی کرے۔ ایک لفظ میں ہے کہ قسم کا مطالبہ کرنے والے کی نیت کے مطابق ہی قسم ہے۔

فقہ الحدیث: قسم کا مطالبہ کرنے والا اگر مظلوم ہو تو قسم اس کی نیت کے مطابق ہونی ضروری ہے اگر ظلم و زیادتی کرنے والا ہو تو پھر اس کی نیت کا اعتبار ضروری نہیں (مترجم)۔

قسم میں ان شاء اللہ کا حکم

(۳۸۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور ان شاء اللہ کہہ دیا اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ ابن ماجہ نے کہا پس اس کے لیے ان شاء اللہ کا فائدہ ہے۔ نسائی نے کہا اس نے استثنا کیا۔

(۳۸۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قسم میں ان شاء اللہ کہہ لیا اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔

(۳۸۰۴) حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں قریش سے جنگ کروں گا۔ پھر فرمایا ان شاء اللہ۔ پھر فرمایا

واللّهِ لأغزُوَنَّ قُرَيشاً، ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قالَ إنْ شاءَ اللّهُ، ثُمَّ لَمْ يَغزُهمْ. أَخرَجَهُ أَبو دَاوُدَ.

٣ ـ بابُ مَنْ حَلَفَ لا يهدي هَدِيَّةً فتصدَّق

٣٨٠٥/ ١ ـ عَنْ أَبي هريرَةَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا أتِيَ بِطَعَامٍ سَألَ عَنهُ أَهَدِيَّةٌ أمْ صَدقَةٌ؟ فإنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قالَ لأصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأكُلْ، وإنْ قِيلَ هدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ وأَكَلَ مَعَهُمْ.

٣٨٠٦/ ٢ ـ وعَنْ أَنَسٍ قالَ: أهدَتْ بَرِيرَةُ إلىَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ لَحماً تُصُدِّقَ بهِ عَليها فقالَ: هُوَ لَها صَدَقَةٌ ولَنا هِدِيَّةٌ. متفَقٌ عَلَيْهِما.

٤ ـ بابُ مَنْ حَلَفَ لا يَأْكُلُ إداماً بِماذَا يَحْنَثُ

٣٨٠٧/ ١ ـ عَنْ جابِرٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: نِعْمَ الأدْمُ الخَلُّ. رَواهُ الجَماعَةُ إلا البُخاريَّ ولأحمدَ ومُسلِم وابْنِ ماجه والتِّرْمِذِيِّ مِنْ حَدِيثِ عائشةَ مِثْلُهُ.

٣٨٠٨/ ٢ ـ وعَنِ ابنِ عمَرَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ ائتَدِمُوا بالزَّيْتِ وادْهِنُوا بهِ فإنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبارَكَةٍ.

٣٨٠٩/ ٣ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: سَيِّدُ إدَامِكُمُ المِلْحُ. رَواهُما ابنُ ماجَه.

٣٨١٠/ ٤ ـ وعَنْ يوسُفَ بْنِ عَبدِ اللّهِ بْنِ سَلام قالَ: رَأيت النَّبيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ فَوَضَعَ عَليها تَمْرَةً، وقالَ: هٰذِهِ إدامُ هذِهِ. رواهُ أبو داوُدَ والبُخاريُّ.

٣٨١١/ ٥ ـ وعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: سَيِّدُ إدَامِ أهلِ الدُّنيا والآخِرَةِ اللَّحْمُ. رواهُ ابْنُ قُتَيْبَةَ في غَرِيبِهِ، فقالَ: حَدَّثَنا القَومَسِيُّ حَدَّثَنا الأصْمَعِيُّ عَنْ أَبي هلالٍ الرَّاسِبيِّ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبيهِ. . . فَذَكَرَهُ.

٣٨١٢/ ٦ ـ وعَنْ أَبي سَعِيدٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ تَكُونُ الأرْضُ يَومَ القِيامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُها الجبَّارُ بِيَدِهِ كما يَتَكَفَّؤُ أحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ في السَّفَرِ نُزلاً لأهلِ الجَنَّةِ. فأتَى رَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ فقالَ: بَارَكَ الرحمٰنُ عليكَ يَا أبَا القَاسِمِ ألا أُخبِرُكَ بِنُزُلِ أهلِ الجَنَّةِ قالَ: بَلَى، قالَ تَكُونُ الأرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كما قالَ النَّبيُّ ﷺ فنظَرَ النَّبيُّ ﷺ إلَينا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قالَ ألا أُخبِرُكَ بإدَامِهِمْ؟ قالَ بَلَى، قالَ: إدَامُهُمْ بَالامُ وَنُونٌ، قالَ: ما هٰذَا؟ قالَ ثَورٌ وَنُونٌ يَأكل مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِما سَبْعُونَ ألفاً. مُتَّفَقٌ عليهِ والنُّونُ الحُوتُ.

اللہ کی قسم! میں قریش سے جنگ کروں گا پھر فرمایا ان شاء اللہ۔ پھر فرمایا میں قریش سے جنگ کروں گا پھر فرمایا ان شاء اللہ۔ پھر جنگ نہیں کی۔

جس نے ہدیہ نہ بھیجنے کی قسم کھالی پھر صدقہ کر دیا اس کا حکم

(۳۸۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھ لیتے تھے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرماتے کھاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کھاتے تھے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ آپ بھی کھاتے۔

(۳۸۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت کا ہدیہ بھیجا جو ان کے پاس صدقہ آیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ان کے لیے صدقہ ہے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

سالن نہ کھانے کی قسم کھائی جائے تو کس چیز سے قسم ٹوٹے گی

(۳۸۰۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔
احمد، مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس کی ہم مثل ہے۔

(۳۸۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیتون کو سالن بھی بناؤ اور اسے ملو بھی کیونکہ یہ برکت والے درخت کا روغن ہے۔

(۳۸۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمک تمہارا اعلیٰ سالن ہے۔

(۳۸۱۰) حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ اس کا سالن ہے۔

(۳۸۱۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اور آخرت والوں کے سالنوں کا سردار گوشت ہے۔

(۳۸۱۲) حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی بن جائے گی، اس کو جبار (اللہ تعالیٰ) ہاتھوں میں الٹ پلٹ کر روٹی کی طرح بنا دے گا جیسے تم خوان پر روٹی بنا کر رکھ لیتے ہو اور یہ جنت والوں کا کھانا ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی نے آ کر کہا رحمٰن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برکت عطا فرمائے۔ اے ابوالقاسم! کیا میں آپ کو جنت والوں کے کھانوں کی خبر نہ دوں؟ فرمایا کیوں نہیں؟ بولا زمین ایک روٹی بن جائے گی جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف دیکھ کر مسکرائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچلیاں ظاہر ہوگئیں۔ پھر بولا کیا میں تمہیں ان کے سالن کی خبر نہ دوں؟ فرمایا کیوں نہیں؟ بولا ان کا سالن بالام ونون ہوگا۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ بولا بیل اور مچھلی۔ ان دونوں کی کلیجی کے ایک زائد ٹکڑے سے ستر ہزار کھائیں گے۔

فائدہ: نون یعنی مچھلی

٥ ـ بابُ أنَّ مَنْ حَلَفَ أنَّهُ مَنْ لا مالَ لهُ يتناولُ الزَّكاةَ وغَيْرَهُ

١/٣٨١٣ ـ عَنْ أَبي الأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قال: أَتَيْت النَّبيَّ ﷺ وعَليَّ شَملَةٌ أَو شمْلَتانِ فقالَ: هَلْ لك مِنْ مالٍ؟ فقلتُ: نعَمْ قدْ آتانِي اللَّهُ مِنْ كُل مالِهِ مِنْ خَيْلِهِ وإبلِهِ، وغَنَمِهِ ورَقِيقِهِ، فقال: فإذَا آتاكَ اللَّهُ مالاً فَلْيُرَ عَليكَ نِعمُه فَرُحت إلَيْهِ في حُلةٍ.

٢/٣٨١٤ ـ وعَنْ سُوَيْدِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ خَيْرُ مالِ امرىءٍ لهُ مُهرَةٌ مأمُورَةٌ أو سِكَّةٌ مأبُورَةٌ. رواهُما أحمَدُ. المأمُورَةُ الكَثيرَةُ النَّسْلِ، والسِّكَّةُ الطَّرِيقُ مِنَ النَّخْلِ المُصْطَفَّةِ، والمأبُورَةُ هِيَ المُلقَّحةُ وَقدْ سَبقَ أنَّ عمرَ قالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أصَبت أرْضاً بِخَيْبرَ لَمْ أصِبْ مالاً قطُّ أنْفَسَ عِندِي مِنْهُ، وقال أبُو طَلْحَةَ للنبيِّ ﷺ: أَحَبُّ أمْوَالِي إليَّ بَيْرُحاءَ لِحَائِطٍ لهُ مُسْتَقْبَلَةِ المَسْجِدِ، مُتَّفقٌ عَليهِ.

٦ ـ بابُ مَنْ حَلَفَ عندَ رَأْسِ الهِلالِ لا يفعلُ شيئاً شَهراً فكانَ ناقِصاً

١/٣٨١٥ ـ عَنْ أمِّ سَلمَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ حَلَفَ لا يَدْخُلُ على بَعْضِ أهلِهِ شَهراً، وفي لفظِ آلى مِنْ نِسائِهِ شَهراً، فلمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشرُونَ يَوماً غَدَا علَيْهِمْ أو رَاحَ فقيلَ لهُ: يا رَسُولَ اللَّهِ حَلَفْتَ أنْ لا تَدْخُلَ عليْهِنَّ شَهراً، فقالَ: إنَّ الشَّهرَ يَكُونُ تِسْعاً وَعشرينَ. متَّفَقٌ عَليهِ.

٢/٣٨١٦ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قال: هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِساءَهُ شهراً، فلمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُون أتى جِبْرِيلُ عَليهِ السَّلامُ فقالَ: قَدْ بَرَّتْ يَمِينُكَ وقَدْ تمَّ الشَّهرُ. رَواهُ أحمَدُ.

٧ ـ بابُ الحَلفِ بأسماءِ اللَّهِ وصِفَاتِهِ والنَّهيِ عَنِ الحَلفِ بغيرِ اللَّهِ تعالىٰ

١/٣٨١٧ ـ عَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: كانَ أكْثَرُ ما كانَ النَّبيُّ ﷺ يَحْلِفُ لا ومُقلِّبِ القُلُوبِ. رواهُ الجَماعَةُ إلاَّ مُسْلِماً.

٢/٣٨١٨ ـ وفي حَدِيثِ أبي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: لمَّا خَلَقَ اللَّهُ الجَنَّةَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ فقالَ: انْظُرْ إلَيْها وإلى ما أعْدَدْت لأهلِها فِيها. فَنَظَرَ إلَيْها فَرَجَعَ فقالَ: وَعِزَّتِكَ لا يَسْمَعُ بها أحَد إلاَّ دَخلها.

٣/٣٨١٩ ـ وفي حَدِيثٍ لأبي هريرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ يَبقَى رَجُلٌ بَيْنَ الجَنَّةِ والنَّار، فَيقُولُ: يا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لا وَعِزَّتِكَ لا أسْألكَ غيْرَها. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما.

٤/٣٨٢٠ ـ وفي حَدِيثِ اغتِسَالِ أيُّوبَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ ولٰكِنْ لا غِنَى بي عَنْ بَرَكَتِكَ.

٥/٣٨٢١ ـ وعَنْ قُتَيْلَةَ بِنتِ صَيْفِيٍّ أنَّ يَهُودِيّاً أتى النَّبيَّ ﷺ فقالَ إنكمْ تُنَدِّدُونَ

یہ قسم کھانا کہ میرے پاس مال نہیں تو مال میں زکوۃ والا مال بھی شامل ہوگا

(۳۸۱۳) ابوالاحوص نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ایک یا دو چادریں اوڑھ رکھی تھیں آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے مال میں سے ہر طرح کا مال دیا ہے گھوڑے، اونٹ، بکریاں اور غلام سب کچھ ہیں۔ فرمایا اگر اللہ تمہیں مال دے تو پھر تم پر وہ نعمتیں دیکھی جانی چاہئیں۔ بعد میں میں آپ ﷺ کے پاس ایک جوڑا پہن کر حاضر ہوا۔

(۳۸۱۴) حضرت سوید بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا انسان کا بہترین مال کثیر نسل والے جانور یا قلمی کھجوروں کی قطاریں ہیں۔ مامورۃ یعنی بہت زیادہ نسل والے۔ سکۃ یعنی کھجوروں کی دو قطاروں کا درمیانی راستہ۔ مابورہ قلم چڑھائی ہوئی کھجوریں۔ پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے کبھی اس سے زیادہ نفیس مال نہیں ملا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا بیرحاء (مسجد کے سامنے والا باغ) مجھے سب سے زیادہ پیارا مال ہے۔

شروع ماہ میں قسم کھانا کہ وہ ایک ماہ کچھ نہیں کرے گا اور وہ ۲۹ دن کا ہو

(۳۸۱۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قسم کھائی کہ ایک ماہ تک کسی ام المومنین کے پاس نہ جائیں گے۔ ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایک ماہ کے لیے ایلا کیا پھر جب انتیس دن گزر گئے تو زوال سے قبل یا بعد آپ ﷺ ان کے پاس چلے گئے۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ نے ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

(۳۸۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو ایک ماہ تک چھوڑے رکھا۔ پھر جب انتیس دن گزر گئے تو آپ ﷺ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر کہا آپ ﷺ کی قسم پوری ہو گئی یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

اللہ کے اسماء وصفات کی قسم کھانے کا حکم اور غیر اللہ کی قسموں کی ممانعت

(۳۸۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ اکثر یہ قسم کھایا کرتے تھے۔ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

(۳۸۱۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث میں ہے کہ اللہ نے جنت پیدا کرنے کے بعد حضرت جبرائیل سے فرمایا کہ میں نے جنت اور جنت والوں کے لیے جو نعمتیں تیار کی ہیں انہیں دیکھ کر آؤ۔ وہ دیکھ کر آئے اور بولے اے اللہ! تیری عزت کی قسم جو بھی جنت کی خوبیاں سنے گا وہ اس میں آئے بغیر نہ رہے گا۔

(۳۸۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص جنت وجہنم کے درمیان باقی رہ جائے گا وہ دعا کرے گا کہ اے اللہ! میرا منہ جہنم سے پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم میں اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔

(۳۸۲۰) حضرت ایوب علیہ السلام کے غسل والی حدیث میں ہے کیوں نہیں تیری عزت کی قسم! لیکن تیری برکت سے مجھے بے نیازی کب ہو سکتی ہے؟

(۳۸۲۱) حضرت قتیلہ بنت صیفی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا

وَإِنَّكم تُشرِكُونَ تَقُولونَ ما شاءَ اللّهُ وَشِئت وَتقُولونَ والكَعْبَةِ، فأمَرَهُم النَّبيُّ ﷺ إذَا أَرَادُوا أَنْ يَحْلِفُوا أَنْ يَقُولوا وَرَبِّ الكَعْبَةِ، ويَقُولَ أَحَدُهُمْ ما شَاءَ اللّهُ، ثمَّ شِئتُ. رَواهُ أحمدُ والنسائيُّ.

٦/٣٨٢٢ ـ وعَن ابنِ عمَرَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ سَمِعَ عمَرَ وَهوَ يَحلِفُ بأبيهِ، فقالَ: إنَّ اللّهَ يَنهاكُمْ أَنْ تحْلِفُوا بآبَائكُمْ فمَنْ كانَ حالِفاً فلْيَحلِفْ باللّهِ أو لِيَصْمُتْ. مُتَّفقٌ عَليه. وفي لفظٍ: قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ منْ كانَ حالِفاً فلا يَحْلِفْ إلاَّ باللّهِ، فكانَتْ قُرَيْشٌ تحلِفُ بآبائِها، فقالَ: لا تحْلِفُوا بآبائكم. رواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ والنَّسائيُّ.

٧/٣٨٢٣ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا تحلِفُوا إلاّ باللّهِ ولا تحلِفُوا إلاَّ وأنْتُم صادقُونَ. رواهُ النَّسائيُّ.

٨ ـ بابُ ما جاءَ في وأيْمِ اللّه ولَعَمْرُ اللّهِ وأُقْسِمُ باللّهِ وغَيرِ ذلكَ

١/٣٨٢٤ ـ عَنْ أبي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: قالَ سُلَيمانُ بنُ دَاوُدَ لأطُوفَنَّ اللّيْلَةَ على تِسْعِينَ امْرَأَةً كلُّها تَأتِي بِفَارِسٍ يُقَاتِلُ في سَبيلِ اللّهِ فقالَ لهُ صَاحِبُهُ: قُلْ إنْ شَاءَ اللّهُ فلَمْ يَقُلْ إنْ شاءَ اللّهُ، فطافَ عَلَيهِنَّ جميعاً، فلَمْ يَحملْ مِنهُنَّ إلاَّ امْرَأةٌ واحِدَةٌ فجَاءَت بشِقِ رَجُلٍ وَأيْمُ الّذِي نَفْسُ محمَّدٍ بيَدِهِ لو قالَ إنْ شَاءَ اللّهُ لجَاهَدُوا في سَبِيلِ اللّهِ فرْسَاناً أجمَعُونَ. وهوَ حجةٌ في أنَّ إلْحَاقَ الاسْتِثْناءِ ما لَمْ يَطُلِ الفَصْلُ يَنفَعُ، وَإنْ لَمْ يَنْوِهِ وَقْتَ الكَلامِ الأوَّلِ.

٢/٣٨٢٥ ـ وعَنِ ابنِ عمَرَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ أنَّهُ قالَ في زَيْدِ بنِ حَارِثَةَ: وَأيْمُ اللّهِ إنْ كانَ لَخليقاً للإمارَةِ. مُتَّفقٌ عَليْهِما، وفي حَدِيثٍ مُتَّفَقٍ عَليهِ: لمَّا وُضِعَ عمَر على سَريرِهِ جاء عَليٌّ [رَضِيَ اللّهُ عنهُ] فتَرَحَّمَ عَليهِ وقالَ: وَأيْمُ اللّهِ إنْ كُنت لأظُنّ أنْ يَجْعَلَكَ اللّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وقَدْ سَبَقَ في حَدِيثِ المَخْزُومِيَّةِ، وأيْمُ اللّهِ لو أنَّ فاطِمَةَ بِنْتَ مُحمّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحمّدٌ يَدَها، وَقَولُ عمَرَ لِغَيْلانَ بْنِ سَلَمَةَ: وأيمُ اللّهِ لَتُراجِعَنَّ نِسَاءَكَ. وفي حَدِيثِ الإفكِ: فقامَ النَّبيُّ ﷺ فاسْتَعْذَرَ مِن عَبْدِ اللّهِ بنِ أبَي، فَقامَ أسَيْدُ بنُ حُضيْرٍ فقالَ لِسَعْدِ بنِ عُبادَةَ: لَعَمرُ اللّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، وهوَ متَّفقٌ عَليهِ.

٣/٣٨٢٦ ـ وعَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ وكانَ صَدِيقاً لِلْعَبَّاسِ أنهُ لَمّا كانَ يَومُ الْفَتْحِ جاءَ بأبِيهِ إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ فقالَ: يا رَسُولَ اللّهِ بَايِعْهُ على الْهِجْرَةِ. فأبَى وقالَ: إنَّها لا هِجْرَةَ فانْطَلَقَ إلى الْعَبَّاسِ، فقامَ الْعَبَّاسُ مَعَهُ، فقالَ: يا رَسُولَ اللّهِ قَدْ عرَفْتَ ما بَيْني وبَيْنَ فلان وَأتاكَ بأبِيهِ لِتُبَايِعَهُ على الْهِجْرَةِ فأبَيْتَ، فقالَ النَّبيُّ ﷺ: لا هِجْرَةَ، فقالَ العَباسُ: أقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُبَايِعنه، قالَ: فَبسَطَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَدَهُ فقالَ: هاتِ أبررت

تم بھی شرک کرتے ہو۔تم کہتے ہو مَاشَاءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ اور کہتے ہو کعبے کی قسم! پھر نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ قسم میں وَرَبِّ الْكَعْبَةِ کہا کرو اور بعض لوگ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ کہا کرتے تھے۔

(۳۸۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے ہیں۔فرمایا اللہ تمہیں باپوں کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے اگر کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے ورنہ قسم نہ کھائے۔ایک لفظ میں ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قسم کھائے اللہ ہی کی قسم کھائے۔قریش اپنے باپوں کی قسمیں کھایا کرتے تھے۔فرمایا باپوں کی قسمیں نہ کھاؤ۔

(۳۸۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ قسم کھاؤ مگر اللہ تعالیٰ کی اور قسم نہ کھاؤ مگر جب کہ تم سچے ہو۔

وایمُ اللّٰہِ، وَلَعَمْرُ اللّٰہِ، واُقسِمِ باللّٰہِ وغیرہ قسمیں

(۳۸۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا آج شب میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ ہر ایک سے ایک شہ سوار پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جنگ کرے گا۔آپ علیہ السلام سے آپ علیہ السلام کے ساتھی نے کہا ان شاء اللہ کہہ لیجیے (مگر) ان شاء اللہ نہ کہا (اور بھول گئے) پھر سب بیویوں کے پاس گئے تو ان میں سے فقط ایک عورت حاملہ ہوئی اور اس کے بھی ناقص بچہ پیدا ہوا۔اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر آپ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو سب اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

فقہ الحدیث: یہ دلیل ہے کہ الحاق استثناء مفید ہے اگر طویل عرصہ نہ ہوا گرچہ شروع کلام میں اس کی نیت نہ کی ہو۔

(۳۸۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا اللہ کی قسم زید امارت کا اہل ہے۔ایک متفق علیہ حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ چار پائی پر رکھا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے رحم کی دعا کی اور فرمایا اللہ کی قسم میں یہی خیال کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے دونوں ساتھیوں کے پاس ہی جگہ دے گا۔مخزومیہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرتیں تو محمد ﷺ اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غیلان بن سلمۃ سے کہا اللہ کی قسم! تمہیں اپنی عورتوں سے رجوع کرنا پڑے گا۔ افک والی حدیث میں ہے نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوگئے اور عبداللہ بن ابی کی شکایت کی۔حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن عبادہ سے کھڑے ہو کر کہا لعمر اللہ (اللہ کی قسم) ہم اسے قتل کر کے رہیں گے۔

(۳۸۲۶) حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان (جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دوست تھے) سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن اپنے باپ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے باپ سے ہجرت پر بیعت لیجیے۔فرمایا اب ہجرت نہیں رہی پھر وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ ان کے ساتھ آئے اور آپ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! آپ ﷺ کو معلوم ہی ہے کہ مجھ میں اور فلاں میں دوستی ہے یہ اپنے باپ کو آپ کے پاس لائے تھے کہ آپ ﷺ ان سے ہجرت پر بیعت لے لیں مگر آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔فرمایا ہجرت نہیں رہی۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ بولے۔(آپ ﷺ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں) ان سے بیعت ضرور لے لیجیے۔چنانچہ آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلا کر فرمایا۔آؤ میں

عَمِّي ولا هِجْرَةَ. رواهُ أحمدُ وابْنُ ماجه.

٣٨٢٧/ ٤ ـ وعَنْ أبي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ عائِشةَ أَنَّ امْرَأَةً أهدَتْ إلَيْها تَمراً في طَبَقٍ، فأكَلَتْ بعْضَهُ وَبقِيَ بَعْضُهُ، فقالَتْ: أقْسَمْت عَلَيْك إلاَّ أكلت بَقِيَّتَهُ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: أبِرِّيها فإنّ الإثْمَ على المُحْنِثِ. رواهُ أحمَدُ.

٣٨٢٨/ ٥ ـ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَفَ بالأمانَةِ. رواهُ أبُو داود.

٩ ـ بابُ الأمْرِ بإبرارِ القَسَمِ والرُّخصَةِ في تَرْكِهِ للعُذْرِ

٣٨٢٩/ ١ ـ عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قالَ: أمَرَنا رَسُولُ اللّهِ ﷺ بِسَبْعٍ: أمَرَنا بِعِيَادَةِ المَرِيض، واتِّبَاعِ الجَنائِزِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وإبْرَارِ القَسَمِ أوِ المُقْسِمِ، وَنَصْرِ المَظْلُومِ وَإجَابَةِ الدَّاعِي، وَإفْشَاءِ السَّلام.

٣٨٣٠/ ٢ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ في حَدِيثِ رؤيَا قَصَّها أبو بَكْرٍ أنّ أبَا بَكْرٍ قالَ: أخْبِرْنِي يا رَسُولَ اللّهِ بِأبِي أنْتَ وأمِّي أصَبْت أمْ أخطَأتُ؟ فقالَ: أصَبْتَ بَعْضاً وأخْطَأتَ بَعضاً، قالَ: فَوَاللّهِ لَتُحَدِّثني بالَّذِي أخْطَأتُ؟ قالَ: لا تُقْسِمْ. مُتفَقٌ عليهما.

١٠ ـ بابُ ما يُذْكَرُ فِيمَنْ قالَ هُوَ يهوديٌّ أو نَصْرَانيٌّ إنْ فَعَلَ كَذَا

٣٨٣١/ ١ ـ عنْ ثابِتِ بْنِ الضَّحَاكِ أنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ: قالَ: مَنْ حَلَفَ على يَمِينٍ بِمِلَّةِ غَيْرِ الإسْلامِ كاذِباً فَهوَ كما قالَ. رواهُ الجَماعَةُ إلاَّ أبَا دَاوُدَ.

٣٨٣٢/ ٢ ـ عَنْ بُرَيْدَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ قالَ إنِّي بَرِيءٌ مِنَ الإسْلامِ فإنْ كانَ كاذِباً فهوَ كما قالَ، وَإنْ كانَ صَادِقاً لَمْ يَعُدْ إلى الإسلامِ سَالماً. رواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجَه.

١١ ـ بابُ ما جَاءَ في اليمينِ الغموسِ ولَغْوِ اليمينِ

٣٨٣٣/ ١ ـ عنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: خَمسٌ لَيْسَ لَهُنَّ كفَّارَةٌ: الشِرْكُ باللّهِ، وقَتْلُ النَّفسِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وبَهت مُؤمِنٍ، والفِرَارُ يَومَ الزَّحف، وَيَمِينٌ صَابِرَةٌ يَقْتَطِعُ بها مالاً بغَيْرِ حَقٍّ.

٣٨٣٤/ ٢ ـ وعَنِ ابنِ عمَرَ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ لِرَجُلٍ: فَعَلْتَ كَذَا قالَ: لا وَالَّذِي لا إلَهَ إلاَّ هُوَ ما فَعَلْتُ، قالَ: فقالَ لهُ جبْريلُ عَليهِ السَّلامُ قَدْ فَعَلَ، ولٰكِنَّ اللّهَ عزَّ وَجلَّ غَفَرَ لهُ بِقَولِهِ لا وَالذِي لا إلَهَ إلا هُوَ.

اپنے چچا کی قسم پوری کر دوں۔ ہجرت تو رہی نہیں۔

(۳۸۲۷) ابوالزاہریہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک طباق میں ایک عورت نے مجھے ہدیہ میں کھجوریں بھیجیں۔ میں نے ان میں سے کچھ کھجوریں کھالیں اور کچھ باقی رہ گئیں۔ میں نے کہا آپ کو اللہ کی قسم! آپ کو یہ باقی کھجوریں کھانی پڑیں گی۔ فرمایا میں قسم پوری کر دوں گا کیونکہ قسم توڑنے والے پر گناہ ہے۔

(۳۸۲۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں۔

قسم پوری کرنے کا حکم، عذر کی وجہ سے قسم توڑنے کی اجازت

(۳۸۲۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا۔ بیمار کی بیمار پرسی کا، جنازوں کے ساتھ جانے کا، چھینکنے والے کو جواب دینے کا، قسم کو پورا کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، دعوت قبول کرنے کا، اور سلام کو رواج دینے کا۔

(۳۸۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خواب کی تعبیر والی حدیث میں مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان۔ بتایئے میں نے صحیح تعبیر بتائی ہے یا نادرست فرمایا کچھ صحیح اور کچھ نادرست ہے۔ عرض کی اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے غلطیوں کی ضرور ہی خبر دیں۔ فرمایا قسم نہ کھاؤ۔

''اگر میں فلاں کام نہ کروں تو یہودی یا عیسائی ہو جاؤں'' کہنے کا حکم

(۳۸۳۱) حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی اور مذہب پر علاوہ اسلام کے جھوٹی قسم کھالی تو وہ وہی ہے جو اس نے کہا۔

(۳۸۳۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہا میں اسلام سے بری ہوں اگر جھوٹا ہے تو وہی ہے جو اس نے کہا اور اگر سچا ہے تو اسلام میں صحیح سالم نہیں لوٹے گا۔

جھوٹی قسم اور لغو قسم کا بیان

(۳۸۳۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ گناہوں کا کوئی کفارہ نہیں۔ شرک، ناحق قتل، مومن پر الزام تراشی، مقابلے سے بھاگنا اور جھوٹی قسم جس سے دوسرے کا مال ناحق ہڑپ کر جائے۔

(۳۸۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا تو نے یہ کیا ہے؟ بولا نہیں اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی حق دار عبادت نہیں میں نے نہیں کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اس نے کیا ہے لیکن اللہ نے اس وجہ سے اس سے درگزر فرمایا کہ اس نے کہا تھا اس کی قسم جس کے سوا کوئی حقدار عبادت نہیں۔

٣/٣٨٣٥ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: اخْتَصَمَ إلى النَّبيِّ ﷺ رَجُلانِ فَوَقَعَتِ الْيَمِينُ على أحَدِهِما، فَحلفَ باللَّهِ الذِي لا إلٰهَ إلاَّ هُوَ ما لهُ عِنْدَهُ شيْءٌ، قالَ: فَنزَلَ جِبْرِيلُ [عَلَيهِ السَّلامُ] على النَّبيِّ ﷺ فقالَ: إنَّهُ كاذِبٌ إنّ لهُ عِنْدَهُ حقَّهُ، فأمَرَهُ أنْ يُعطِيَهُ حقَّهُ، وكَفَّارَةُ يَمِينِهِ مَعْرِفَتُهُ أنْ لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ أو شَهادَتُهُ. رَواهُنَّ أحمدُ ولأبي داودَ الثَّالِث بنَحْوِهِ.

٤/٣٨٣٦ ـ عَنْ عائشةَ قالَتْ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِيٓ أَيْمَٰنِكُمْ﴾ [المائدة: ٨٩] في قَولِ الرَّجُلِ لا واللَّهِ، وبَلَى واللَّهِ. أخْرَجَهُ البُخارِيُّ.

١٢ ـ بابُ اليمينِ علىٰ المستَقبَلِ وتكفيرُها قبلَ الحِنثِ وبعدَهُ

١/٣٨٣٧ ـ عنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا حَلَفْتَ على يَمِينٍ فرَأيْتَ غيْرَها خيراً منْها، فائتِ الذِي هُوَ خيْرٌ، وكَفِّرْ عَنْ يَمينِكَ، وفي لَفْظٍ: فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، وائتِ الذِي هُوَ خيْرٌ. متَّفَقٌ عَليهِما، وفي لَفْظٍ: إذَا حلَفْتَ على يَمينٍ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، ثمّ ائتِ الذِي هُوَ خيْرٌ. رواهُ النَّسائيُّ وأبُو داوُد، وهوَ صَرِيحٌ في تَقدِيمِ الكَفَّارَةِ.

٢/٣٨٣٨ ـ وعَنْ عدِي بْنِ حاتِمٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا حَلَفَ أحَدُكُمْ على يَمينٍ فرَأى غيرها خيْراً مِنها فلْيُكَفِّرْها، ولْيَأتِ الذِي هُوَ خيْرٌ. رواه مُسلِمٌ، وفي لفظٍ: مَنْ حلَفَ على يَمينٍ، فرَأى غيْرَها خيْراً مِنها فلْيَأتِ الذِي هُوَ خيْرٌ، وَلْيُكفِّرْ عَنْ يَمينهُ. رَواهُ أحمدُ ومسلم والنَّسائيُّ وابنُ ماجَه.

٣/٣٨٣٩ ـ وعَنْ أبِي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ حَلَفَ علىَ يَمِينٍ فَرَأى غيْرَها خَيْراً مِنها، فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِه، ولْيَفعَلِ الذِي هُوَ خيْرٌ. رواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ والتِّرمِذِيُّ وصحّحَهُ، وفي لَفظٍ: فَلْيَأتِ الذِي هُوَ خَيْرٌ ولْيُكفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ. رواهُ مُسلِم.

٤/٣٨٤٠ ـ وَعَنْ أبِي موسَىٰ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: لا أحْلِفُ علىَ يَمينٍ فأرَى غيْرَها خَيْراً مِنها إلاَّ أتَيت الذِي هُوَ خَيْرٌ وتَحَلَّلْتُها. وفي لفظٍ: إلاَّ كَفَّرت عَنْ يَمِيني، وفعَلْت الذي هُوَ خَيْرٌ. وفي لَفظٍ: إلاَّ أتَيْت الذي هُوَ خَيْرٌ. وكَفَّرْت عَنْ يَمِيني. متَّفقٌ عَليهِنَّ.

٥/٣٨٤١ ـ وعَنْ عمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: لا نَذرَ، ولا يَمينَ فيما لا تَمْلِكُ، ولا في مَعْصِيَةٍ، ولا قطيعة رَحِم. رواهُ النَّسائيُّ وأبُو داوُدَ، وهوَ مَحمُولٌ علىٰ نَفْيِ الوَفاءِ بِها.

٦/٣٨٤٢ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: كانَ الرَّجلُ يَقُوت أهلَهُ قُوتاً في سَعةٍ، وكانَ الرَّجُلُ يَقُوت أهلَهُ قُوتاً في شِدَّةٍ، فَنزلَتْ: ﴿مِنْ أوسَطِ ما تُطْعِمُونَ أهلِيكُمْ﴾. رواهُ ابْنُ ماجَه.

٧/٣٨٤٣ ـ وعَنْ أبيِّ بْنِ كَعْبٍ وابْنِ مَسْعُودٍ أنَّهُما قَرءا: ﴿فَصِيَامُ ثَلاثَةِ أيَّامٍ مُتَتَابِعاتٍ﴾، حَكاهُ أحمدُ ورَواهُ الأثرَمُ بإسْنادِهِ.

(۳۸۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے۔ان میں سے ایک پر قسم پڑگئی اس نے کہا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کا حق دار نہیں،اس کے پاس اس کی کوئی چیز نہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا یہ جھوٹا ہے، اُس کا حق اس کے پاس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ اس کا حق ادا کرو اور قسم کا کفارہ لا الہ الا اللہ کی معرفت یا شہادت ہے۔

(۳۸۳۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت لَا یُوَاخِذُکُمُ اللّٰہُ الآیۃ لوگوں کے تکیۂ کلام لا واللہ اور بلی واللہ کے سلسلے میں اتری۔

مستقبل پر قسم اور توڑنے سے پہلے اور پیچھے قسم کا کفارہ دینا

(۳۸۳۷) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جب تم کوئی قسم کھالو تو اس کا غیر اس سے بہتر دیکھو تو بہتر پر عمل کرو اور قسم کا کفارہ دے دو۔ایک لفظ میں ہے کہ قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کرو جو بہتر ہے۔ایک لفظ میں ہے کہ جب تم قسم کھالو تو اپنی قسم کا کفارہ دو اور پھر وہ کرو جو بہتر ہے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث میں صراحت ہے کہ کفارہ پہلے ادا کرنا چاہیے۔

(۳۸۳۸) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کسی بات پر قسم کھالے اور اس کا غیر اس سے بہتر دیکھے تو قسم کا کفارہ دے دے اور وہ کرے جو بہتر ہے۔ایک لفظ میں ہے جس نے کسی بات پر قسم کھائی پھر اس کا غیر اس سے بہتر دیکھا تو وہ بہتر پر عمل کرے اور قسم کا کفارہ دے دے۔

(۳۸۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بات پر قسم کھائی اور اس کے غیر کو اس سے بہتر دیکھا تو اس قسم کا کفارہ دے دے اور وہ کام کرے جو بہتر ہے۔ایک لفظ میں ہے تو اس کو وہ کام کرنا چاہیے جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے۔

(۳۸۴۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا میں کسی کام پر قسم نہیں کھاتا پھر اس کے غیر کو اس سے بہتر دیکھتا ہوں مگر وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم سے حلال ہو جاتا ہوں۔ایک لفظ میں ہے مگر میں قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔ایک لفظ میں ہے مگر وہ کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

(۳۸۴۱) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو تمہاری ملکیت میں نہیں اس کی نہ منت ہے اور نہ قسم ہے اور نہ گناہ میں اور نہ قطع رحمی میں۔

فقہ الحدیث: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کی قسموں کو پورا نہیں کیا جائے گا۔

(۳۸۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کوئی شخص بیوی کو فراخ روزی دیتا تھا اور کوئی تنگ اس پر آیت مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ الآیۃ اتری۔

(۳۸۴۳) حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے پڑھا فَصِیَامُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ ہے۔

٤٥ ـ كتاب النذر

١ ـ باب نذر الطاعة مطلقاً ومعلقاً بشرط

١/٣٨٤٤ ـ عن عائشة عن النبي ﷺ قال: من نذر أن يطيع الله فليُطْعه، ومن نذر أن يعصيه فلا يعصه. رواه الجماعة إلا مسلماً.

٢/٣٨٤٥ ـ وعَنِ ابْنِ عمرَ قالَ: نَهى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّذْرِ وقالَ: إِنَّهُ لا يَرُدُّ شيئاً وإِنَّما يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ البَخِيلِ، رواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِرمِذِيَّ وَلِلجَماعةِ إلاَّ أبَا دَاود مِثْلُ مَعناهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبي هُرَيرَةَ.

٢ ـ بابُ ما جاءَ في نَذْرِ المبَاحِ والمعصيةِ وما أُخرِجَ مَخرَجَ اليمينِ

١/٣٨٤٦ ـ عَن ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: بَينا النَّبيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذْ هُوَ بِرَجُلٍ قائِم فسَأَلَ عَنهُ، فقالوا: أَبُو إِسْرَائيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ في الشَّمْسِ، ولا يَقْعُدَ، ولا يَسْتَظِلَّ، ولاَ يَتَكَلَّمَ وَأَنْ يَصُومَ، فقالَ النَّبيُّ ﷺ: مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ ولْيَسْتَظِل، ولْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَومَهُ. رواهُ البخارِيُّ وابنُ ماجه وأبو داوُد.

٢/٣٨٤٧ ـ وعَنْ ثَابتِ بْنِ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: لَيْسَ على الرَّجُلِ نَذْرٌ فِيما لا يَمْلِكُ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٣/٣٨٤٨ ـ وعَنْ عَمرو بْنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبِيهِ عنْ جَدّهِ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قال: لا نَذْرَ إلاَّ فيما ابْتُغِيَ بِهِ وجهُ اللَّهِ تَعالى. رواهُ أحمدُ وأَبو دَاوُدَ، وفي روايَةٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَظَرَ إلى أَعْرَابيٍّ قائِماً في الشَّمْسِ وهوَ يَخْطُبُ، فقالَ: ما شأْنُكَ؟ قالَ: نَذَرت يا رَسُولَ اللَّهِ أنْ لا أَزَالَ في الشَّمْسِ حتَّى تَفْرُغَ، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ هٰذَا نَذْراً إِنَّما النَّذْرُ ما ابْتُغِيَ بِهِ وجهُ اللَّهِ. رواهُ أحمدُ.

٤/٣٨٤٩ ـ وعَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيَّبِ أَنَّ أَخَوَيْنِ مِنَ الأنصارِ كانَ بَيْنَهُما مِيرَاثٌ

نذریں اور منت ماننے کے احکام

مطلق و معلق اطاعت کی منت

(۳۸۴۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس نے منت مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جس نے اس کی نافرمانی کی منت مانی وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

(۳۸۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے منت ماننے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ منت کسی چیز کو روکتی نہیں ہاں اس کے ذریعے کنجوس سے مال نکلوالیا جاتا ہے۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی ہم معنی ہے۔

مباح منت، گناہ کی منت، وہ منت جو قسم کے قائم مقام ہے

(۳۸۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اس دوران میں اچانک آپ نے ایک کھڑا ہوا شخص دیکھا پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا ابواسرائیل ہے۔ اس نے منت مانی ہے کہ دھوپ ہی میں کھڑا رہے گا، نہ بیٹھے گا، نہ سائے میں آئے گا نہ بات کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ فرمایا اس سے کہو بات کرے، سائے میں آ جائے، بیٹھ جائے اور روزہ پورا کرلے۔

(۳۸۴۷) حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نذر ماننے پر اس چیز کی نذر لاگو نہیں ہوتی جس کا وہ مالک نہ ہو۔

(۳۸۴۸) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نذر جائز نہیں مگر اس میں جس سے اللہ کی رضا ڈھونڈھی جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دیہاتی کو دیکھا جو دھوپ میں کھڑا تھا۔ آپ ﷺ خطبہ فرما رہے تھے پوچھا تو اس حالت میں کیوں ہے۔ بولا یا رسول اللہ! میں نے منت مانی ہے کہ جب تک آپ ﷺ خطبے سے فارغ نہ ہو جائیں میں دھوپ ہی میں رہوں گا۔ فرمایا یہ منت جائز نہیں۔ منت وہی درست ہے جس سے اللہ کی رضا ڈھونڈھی جائے۔

(۳۸۴۹) حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ دو انصاری بھائیوں کی مشترکہ میراث تھی

فَسألَ أحَدُهُما صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ، فقالَ: إنْ عُدْتَ تَسألُني الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مالِي في رِتاجِ الْكَعْبَةِ، فقالَ له عمرُ: إنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ أخاكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ: لا يَمِينَ علَيكَ، ولا نَذْرَ في مَعْصيَةِ الرَّبِّ، ولا في قَطِيعَةِ الرَّحِمِ، ولا فِيما لا تَمْلِكُ. رَواهُ أبُو داوُدَ.

٥/٣٨٥٠ ـ وعَنْ ثابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ أنَّ رَجُلاً أتى النَّبيَّ ﷺ فقالَ: إنِّي نَذَرْت أنْ أنْحَرَ إبِلاً بِبُوَانَةَ، فقالَ: أكانَ فِيها وَثَنٌ مِنْ أوثانِ الْجاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟ قالوا: لا، قالَ: فَهلْ كانَ فِيها عِيدٌ مِنْ أعْيَادِهِمْ؟ قالوا: لا، قال: أوفِ بِنَذْرِكَ فإنَّهُ لا وَفاءَ لِنَذْرٍ في مَعْصِيَةِ اللّهِ، ولا فِيما لا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ. رواهُ أبُو داوُدَ.

٦/٣٨٥١ ـ وعَنْ عائِشَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: لا نَذْرَ في مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ. رواهُ الخَمسةُ واحْتَجَّ بِهِ أحمدُ وَإسْحٰقُ.

٧/٣٨٥٢ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ نَذَرَ نَذراً في مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ. رواهُ أبُو داوُدَ.

٨/٣٨٥٣ ـ وعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ كَفَّارَةُ النَّذرِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ. رواهُ أحمدُ ومسْلِمٌ.

٣ ـ بابُ مَنْ نذرَ نَذْراً لم يُسَمِّهِ ولا يُطِيقُهُ

١/٣٨٥٤ ـ وعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: كفَّارَةُ النَّذرِ إذَا لَمْ يُسَم كَفَّارَةُ يَمِينٍ. رواهُ ابْنُ ماجَه والتِّرمذِيُّ وصحَّحَهُ.

٢/٣٨٥٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ نَذَرَ نَذْراً ولَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، ومَنْ نَذَرَ نَذْراً لَمْ يُطِقْهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه وَزَادَ: ومَنْ نَذَرَ نَذْراً أطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ.

٣/٣٨٥٦ ـ وعَنْ أنَسٍ أنّ النَّبيَّ ﷺ رَأى شَيْخاً يُهادي بَيْنَ ابْنَيْهِ، فقالَ: ما هٰذا؟ قالوا: نَذَرَ أنْ يَمْشِيَ، قالَ: إنّ اللّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ، وَأمَرَهُ أنْ يَرْكَبَ. رواهُ الجَماعةُ إلاّ ابْنَ ماجَه، ولِلنَّسائيِّ في روايَةٍ: نَذَرَ أنْ يَمْشِيَ إلى بَيْتِ اللّهِ.

٤/٣٨٥٧ ـ وعَنْ عُقْبةَ بْنِ عامِرٍ قالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي أنْ تَمْشِيَ إلى بَيْتِ اللّهِ فأمَرَتْنِي أنْ أسْتَفْتِيَ لَها رَسُولَ اللّهِ ﷺ فاسْتَفْتَيْتُهُ فقالَ: لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ. مُتَّفقٌ عَليهِ، ولِمُسْلِم فيهِ: حافيةً غَيْرَ مُخْتمِرَةٍ، وفي روايَةٍ: نَذَرَتْ أُخْتِي أنْ تَمْشِيَ إلى الكَعْبَةِ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: إنّ اللّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِها لِتَرْكَبْ وَلْتُهدِ بَدَنَةً. رواهُ أحمدُ، وفي روايَةٍ:

ایک نے دوسرے کو اس کی تقسیم کرنے کو کہا بولا اگر تو نے پھر تقسیم کا سوال کیا تو میرا تمام مال باب کعبہ میں ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کعبہ تمہارے مال سے بے نیاز ہے۔ قسم کا کفارہ دو اور اپنے بھائی سے بات کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے گناہ میں تم پر نہ قسم ہے اور نہ منت نہ قطع رحمی میں اور نہ اس میں جس کے تم مالک نہیں۔

(۳۸۵۰) حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میں نے منت مانی ہے کہ بوانہ (جگہ) میں اونٹ نحر کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا جاہلیت میں وہاں کوئی بت تھا؟ جس کی عبادت کی جاتی تھی۔ بولے نہیں۔ پوچھا کیا وہاں جاہلیت میں کوئی میلہ لگا کرتا تھا؟ بولے نہیں۔ فرمایا اچھا تو منت پوری کرو کیونکہ منت وہ پوری نہیں کی جاتی جس میں گناہ ہو یا وہ چیز جو انسان کی ملکیت میں نہ ہو۔

(۳۸۵۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کی منت نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

فائدہ: احمد اور اسحاق نے اس سے استدلال کیا ہے۔

(۳۸۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جس نے گناہ کی منت مانی تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

(۳۸۵۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منت کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

غیر معین نذر ماننا اور وہ نذر جس کی طاقت نہ ہو

(۳۸۵۴) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نذر کا نام نہ لیا ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

(۳۸۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے منت مانی اور اس کا نام نہیں لیا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے اس کی نذر مانی جو طاقت سے باہر ہو۔ اس کا کفارہ بھی قسم ہی کی طرح ہے۔ ابن ماجہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ جس نے منت مانی اور وہ اس کی طاقت میں ہے وہ منت پوری کرے۔

(۳۸۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھا دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان گھسٹ کر چل رہا ہے پوچھا کیا بات ہے؟ بولے اس نے پیدل چلنے کی منت مانی ہوئی ہے۔ فرمایا اس شخص کے اپنے نفس کو عذاب دینے سے اللہ اس سے بے نیاز ہے کہ وہ اپنے نفس کو عذاب کرے اور اس کو سوار ہونے کا حکم دیا۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ اس نے منت مانی ہے کہ پیدل بیت اللہ جائے گا۔

(۳۸۵۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میری ہمشیرہ نے منت مانی ہے کہ پیدل بیت اللہ کا حج کرے گی پھر مجھ سے کہا کہ میں ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا پیدل بھی چلیں اور سواری پر بھی۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ ننگے پاؤں، ننگے سر (حج کرنے کی منت مانی)۔

أَنَّ أُخْتَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ حافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ، فَسأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فقالَ: إِنَّ اللَّهَ لا يَصْنَعُ بِشَقاءِ أُختِكَ شَيْئاً مُرْها فَلْتَخْتَمِرْ وِلتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثلاثَةَ أيّام. رواهُ الخَمْسَةُ.

٣٨٥٨/ ٥ ـ وعَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عبّاس قالَ: جاءَتْ امْرَأَةٌ إلى النَّبيِّ ﷺ فقالَتْ: يا رَسُولَ اللّهِ إنّ أختِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ ماشِيةً، فقالَ: إِنَّ اللَّهَ لا يَصْنَعُ بِشَقاءِ أُخْتِكَ شَيئاً، لِتَخْرُجْ رَاكِبَةً ولْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِها. رواهُ أحمد وأبو دَاوُد.

٣٨٥٩/ ٦ ـ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عبّاس أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عامِرٍ سأَلَ النَّبيَّ ﷺ فقالَ: إِنَّ أُخْتَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إلى الْبَيْتِ وَشَكا إليهِ ضعفَها فقالَ النَّبيُّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْ نَذْرِ أُخْتِكَ فلْتَرْكَبْ ولْتُهدِ بَدَنَةً. رواهُ أَحمدُ، وفي لَفظٍ: إِنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بنِ عامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إلى البَيْتِ وَأَنَّها لا تُطِيقُ ذٰلِكَ، فأَمَرَها النَّبيُّ ﷺ أَنْ تَرْكَبَ وتَهدِيَ هَدْياً. رَواهُ أَبُو داوُدَ.

٤ ـ بابُ مَنْ نَذَرَ وهُوَ مُشْرِكٌ ثُمَّ أَسْلَمَ أو نَذَرَ ذَبْحاً في مَوضِعٍ معيَّنٍ

٣٨٦٠/ ١ ـ عَنْ عمَرَ قالَ: نَذَرْت نَذْراً في الجَاهِلِيَّةِ، فَسَأَلْت النَّبيَّ ﷺ بَعْدَما أَسْلَمْت فَأَمَرَنِي أَنْ أُوفِيَ بِنَذْرِي. رواهُ ابْنُ ماجَه.

٣٨٦١/ ٢ ـ وعَنْ كَرْدَمِ بْنِ سفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُول اللّهِ ﷺ عَنْ نَذْرٍ نَذَرَهُ في الجَاهِلِيَّةِ، فقالَ لَهُ: أَلِوَثَنٍ أو لِنُصُبٍ؟ قالَ: لا، ولٰكِنْ للّهِ، فقالَ: أوفِ للّهِ ما جَعَلْتَ لَهُ، انْحرْ عَلىَ بُوَانَةَ وأوفِ بِنَذْرِكَ. رَواهُ أَحمدُ.

٣٨٦٢/ ٣ ـ وعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ كَرْدَمٍ قالَتْ: كُنت رِدْفَ أبي فَسَمِعْتُهُ يَسْأَلُ النَّبيَّ ﷺ فقالَ: يا رَسُولَ اللّهِ إنّي نَذَرْت أَنْ أَنْحرَ بِبُوَانَةَ، قالَ: أبِها وَثَنٌ أو طَاغِيَةٌ؟ قالَ: لا، قالَ: أوفِ بِنَذْرِكَ رواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه وفي لَفْظٍ لأَحمدَ: إنّي نَذَرْت أَنْ أَنْحَرَ عَدداً مِنَ الْغَنَمِ وذَكَرَ مَعْناهُ وفِيهِ دَلالَةٌ علَى جَوَازِ نَحْرِ ما يُذْبَحُ.

٣٨٦٣/ ٤ ـ وعَنْ عمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً قالتْ: يا رَسُولَ اللّهِ إنّي نَذَرْت أَنْ أنحرَ بِمَكانٍ كَذَا وكَذَا، مَكانٌ كانَ يَذْبَحُ فِيهِ أَهلُ الجَاهِلِيَّةِ، قالَ لِصَنَمٍ؟ قَالَتْ: لا، قالَ لِوَثَنٍ؟ قالتْ: لا قالَ: أَوفِي بِنَذْرِكِ. رواهُ أَبو دَاوُدَ.

٥ ـ بابُ ما يُذْكَرُ فيمنْ نَذَرَ الصَّدَقَةَ بمالِهِ كُلِّهِ

٣٨٦٤/ ١ ـ عَنْ كعْبِ بْنِ مالِكٍ أَنَّهُ قالَ: يَا رَسُولَ اللّهِ إنَّ مِنْ تَوبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مالِي صَدَقَةً إلىَ اللّهِ وَرَسُولِهِ، فقالَ النَّبيُّ ﷺ: أَمْسِكْ عَلَيكَ بَعْضَ مالِكَ فَهوَ خَيْرٌ

ایک روایت میں ہے کہ میری بہن نے منت مانی کہ وہ پیدل بیت اللہ جائے گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کو اس کے پیدل چلنے کی ضرورت نہیں۔ اسے سوار ہو کر جانا چاہیے اور اونٹ کی قربانی کرنی چاہیے۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی بہن نے منت مانی ہے کہ ننگے پاؤں ننگے سر پیدل چل کر حج کرے گی۔ پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا۔ فرمایا اللہ کو تمہاری بہن کی محرومی کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس سے کہو دوپٹہ اوڑھے اور سوار ہو کر جائے اور تین دن روزے رکھ لے۔

(۳۸۵۸) حضرت کریب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور پوچھا یا رسول اللہ! میری بہن نے پیدل چل کر حج کرنے کی منت مانی ہے۔ فرمایا اللہ کو تیری بہن کی محرومی کی کوئی ضرورت نہیں وہ سوار ہو کر جائے اور قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

(۳۸۵۹) حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ ان کی بہن نے پیدل حج کرنے کی منت مان لی ہے اور کمزور ہے۔ فرمایا تمہاری ہمشیرہ کی منت سے اللہ بے نیاز ہے اسے سوار ہونا چاہیے اور ایک اونٹ کی قربانی کرنی چاہیے۔ ایک لفظ میں ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے منت مانی کہ پیدل حج کرے گی۔ حالانکہ اس کو طاقت نہیں تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ وہ سوار ہو اور ایک جانور قربانی کرے۔

حالتِ شرک میں منت مانی پھر مسلمان ہو گیا یا کسی خاص جگہ جانور ذبح کرنے کی منت مانی

(۳۸۶۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے جاہلیت میں ایک منت مانی تھی۔ اسلام لانے کے بعد میں نے اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔ آپ نے مجھے منت پوری کرنے کا حکم دیا۔

(۳۸۶۱) حضرت کردم بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس منت کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے جاہلیت میں مان لی تھی۔ پوچھا کیا وہاں کوئی بت یا تھان ہے عرض کی، نہیں لیکن اللہ کے لیے (جانور ذبح کرنے کی منت ہے) فرمایا جو تم نے اللہ کے لیے منت مانی ہے اسے پوری کرو بوانہ میں اونٹ نحر کرو اور نذر پوری کرو۔

(۳۸۶۲) حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا میں اپنے باپ کے پیچھے سواری پر تھی میں نے سنا وہ پوچھ رہے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے بوانہ میں اونٹ نحر کرنے کی منت مانی ہے۔ پوچھا کیا وہاں کوئی بت یا مجسمہ ہے بولے نہیں۔ فرمایا نذر پوری کرو۔ احمد کا ایک لفظ ہے کہ میں نے بوانہ میں چند بکریاں نحر کرنے کی منت مانی ہے۔

<u>فقہ الحدیث:</u> اس میں دلیل ہے کہ جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے نحر بھی کر سکتے ہیں۔

(۳۸۶۳) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! میں نے فلاں فلاں جگہ نحر کرنے کی منت مان لی ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں جاہلیت والے ذبح کیا کرتے تھے۔ پوچھا کیا صنم کے لیے؟ عرض کی نہیں فرمایا کیا بت کے لیے؟ فرمایا نہیں۔ فرمایا نذر پوری کرو۔

اپنا تمام مال خیرات کرنے کی منت ماننے کا حکم

(۳۸۶۴) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا یارسول اللہ! میں اپنی توبہ کی خوشی میں اپنا تمام مال خیرات کر کے دست بردار ہونا چاہتا ہوں۔ فرمایا کچھ مال روک لو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

لكَ، قال: قُلْت إنِّي أُمسِكُ سَهمِي الذي بِخَيْبَرَ. مُتَّفَقٌ عليهِ. وفي لفظٍ قالَ: قُلْتُ: يا رَسُولَ اللَّهِ إنَّ مِنْ تَوبَتِي إلىٰ اللَّهِ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ مالي كُلِّهِ إلىٰ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَدَقَةً؟ قالَ: لا، قُلْت فَنِصْفُهُ؟ قالَ: لا، قُلْت فَثُلُثُهُ؟ قالَ: نعَمْ، قُلْتُ: فإنِّي سَأمْسِكُ سَهمِي مِنْ خَيْبَرَ. رواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٢/٣٨٦٥ ـ وعَنْ الحسن بْنِ السَّائِبِ بْنِ أبي لُبَابةَ أَنَّ أبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ المُنْذِرِ لمَّا تابَ اللَّهُ عَليهِ قالَ: يا رَسُولَ اللَّهِ إنَّ مِنْ توبَتِي أنْ أهجُرَ دَار قومِي وأُسَاكِنَكَ وأَنْ أَنْخلِعَ مِنْ مالِي صَدَقةً للَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ولِرَسُولِهِ. فقال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُجْزِي عَنكَ الثُّلُثُ. رَواهُ أَحمدُ.

٦ ـ بابُ ما يُجْزِىء مَنْ عليهِ عِتْقُ رَقَبةٍ مؤمنةٍ بِنَذْرٍ أو غيرِهِ

١/٣٨٦٦ ـ عَنْ عُبَيدِ اللَّهِ بْنِ عَبدِ اللَّهِ عَن رَجُلٍ مِنَ الأنصَارِ أنَّهُ جاءَ بأمَةٍ سَوداءَ، فقالَ: يا رَسُولَ اللَّهِ إنَّ عَليَّ عِتقَ رَقَبَةٍ مُؤمِنَةٍ، فإنْ كُنتَ تَرى هٰذِهِ مُؤمِنة أعْتَقتُها، فقالَ لَها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أتَشهَدِينَ أنْ لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ؟ قالت: نَعَم، قالَ: أتَشهدِينَ أنّي رَسُول اللَّهِ؟ قالَت: نَعَم، قالَ: أتؤمِنينَ بالْبَعثِ بَعدَ الموتِ؟ قالَت: نَعَم، قالَ: فأعْتِقها.

٢/٣٨٦٧ ـ وعَنْ أَبي هُرَيرةَ أنَّ رَجلاً أتى النَّبيَّ ﷺ بجارِيَةٍ سَوداءَ أعجَمِيَّةٍ، فقالَ: يا رَسُولَ اللَّهِ إنَّ عَليَّ عِتقَ رَقَبَةٍ مُؤمنَةٍ، فقالَ لَها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أينَ اللَّهُ؟ فأشَارَت إلى السَّماءِ بأصْبُعِها السبابة فقالَ لَها: مَنْ أنا؟ فأشارَتْ بأصبُعِها إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإلى السماءِ أي أنتَ رَسُولُ اللَّهِ، فقالَ: أعتِقْها. رواهُما أَحمدُ.

٧ ـ بابُ أنَّ مَنْ نذرَ الصَّلاةَ في المسجدِ الأقصىٰ أجْزَأهُ أنْ يُصَلِّيَ في مسجدِ مَكَّةَ والمدينةِ

١/٣٨٦٨ ـ عَنْ جابرٍ أنَّ رَجُلاً قالَ يَومَ الفَتْحِ: يا رَسُولَ اللَّهِ إنِّي نَذَرت إنْ فَتَحَ اللَّهُ علَيْكَ مَكةَ أنْ أصَلِّيَ فِي بَيْتِ المَقْدِسِ، فقالَ: صَلِّ ها هُنا. فَسألهُ فقالَ: صلِّ ها هنا فسأله فقال: شَأنكَ إذَنْ. رواهُ أَحمدُ وأَبو داودَ ولَهُما عَنْ بَعْضِ أَصْحابِ النَّبيِّ ﷺ بهٰذَا الخبَرِ، وَزَادَ: فقالَ النَّبيُّ ﷺ: والذِي بَعَثَ محمَّداً بالحَقِّ لو صَلَّيْتَ هاهُنا لقَضَىٰ عَنكَ ذٰلِكَ كُلَّ صَلاةٍ في بَيْتِ المَقْدِسِ.

٢/٣٨٦٩ ـ وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أنَّ امْرَأةً شَكَتْ شَكْوَى، فقالَتْ: إنْ شَفَانِي اللَّهُ فَلأخْرُجَنَّ فَلأُصَلِّيَنَّ في بَيْتِ المَقْدِسِ فَبَرَأَتْ. ثمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الخُرُوجَ، فَجَاءَتْ

میں نے کہا اچھا اپنا خیبر والا حصہ رو کے لیتا ہوں۔ ایک لفظ میں ہے انہوں نے کہا۔ میں نے کہا یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی توبہ کی خوشی میں اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں خیرات کرنا چاہتا ہوں فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی اچھا آدھا؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا اچھا تہائی؟ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اچھا میں اپنا خیبر والا حصہ رو کے لیتا ہوں۔

(۳۸۶۵) حضرت حسن بن سائب ابن ابی لبابہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمنذر کی توبہ قبول کر لی تو انہوں نے کہا یارسول اللہ! میں اپنی توبہ کی خوشی میں اپنی قوم کا گھر چھوڑ کر آپ ﷺ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اور اپنا مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے میں خیرات کر کے ہاتھ جھاڑنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تجھے ایک تہائی کافی ہے۔

مومن غلام آزاد کرنے کی نذر مانی جائے تو اس کا حکم

(۳۸۶۶) حضرت عبیداللہ بن عبداللہ نے ایک انصاری آدمی سے روایت کی ہے کہ وہ ایک کالی لونڈی لے کر آئے اور عرض کی یارسول اللہ! مجھ پر ایک مومن غلام آزاد کرنا واجب ہے اگر آپ ﷺ اسے مومنہ سمجھتے ہیں تو میں اسے آزاد کر دوں گا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو گواہی دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے کہا ہاں پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ بولی ہاں۔ پوچھا کیا تجھے زندگی بعد الموت کا یقین ہے؟ بولی ہاں۔ فرمایا اسے آزاد کر دو۔

(۳۸۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عجمی کالی لونڈی لایا اور کہا یارسول اللہ ﷺ! مجھ پر ایک مومن غلام آزاد کرنا واجب ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اس نے اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے اپنی انگلی سے آپ کی طرف پھر آسمان کی طرف اشارہ کر دیا یعنی آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو۔

مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نماز کی نذر مانی جائے تو بیت اللہ یا مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے نذر پوری ہو جائے گی؟

(۳۸۶۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک شخص نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میں نے نذر مانی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر مکہ فتح کر دے گا تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا۔ فرمایا یہاں (بیت اللہ میں) نماز پڑھ لو پھر اس نے پوچھا پھر آپ ﷺ نے یہی جواب دیا۔ پھر پوچھا۔ فرمایا تمہاری مرضی۔ احمد اور ابوداؤد نے ایک صحابی سے یہ حدیث بیان کی ہے اور اتنا اضافہ کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر تم یہاں نماز پڑھ لو تو بیت المقدس کی ہر نماز تم سے ادا ہو جائے گی۔

(۳۸۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت بیمار ہوگئی۔ اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے شفا دے دے تو میں بیت المقدس جا کر نماز پڑھوں گی۔ وہ اچھی ہوگئی اور بیت المقدس کے سفر کی تیاری کرنے لگی۔

مَيْمُونَةَ تُسَلِّمُ عَلَيْها، فأَخْبَرَتْها بِذٰلِكَ، فقالَتِ اجْلِسِي فكُلِي ما صَنَعت وَصَلِّي في مَسْجِدِ الرَّسولِ ﷺ فإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: صَلاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاةٍ فِيما سِوَاهُ مِنَ المَسَاجِدِ إلاَّ مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ. رواهُ أَحمدُ ومُسلِمٌ.

٣٨٧٠/ ٣ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: صَلاةٌ في مَسْجِدِي خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاةٍ فِيما سِوَاهُ إلاَّ المَسْجِدَ الحَرَامَ. رواهُ الجَماعةُ إلا أبَا دَاودَ ولأحمدَ وأَبي داوُدَ مِنْ حدِيثِ جابرٍ مِثْلُهُ، وزَادَ: وصَلاةٌ في المَسْجِدِ الحَرَامِ أفْضَلُ مِنْ مائةَ أَلفِ صَلاةٍ فِيما سِوَاهُ. وكَذٰلِكَ لأحمدَ مِنْ حَديثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلُ حَدِيثِ أَبي هُرَيْرَةَ، وزَادَ: وصَلاة في المَسْجِدِ الحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مائَةَ صَلاةٍ في هٰذَا.

٣٨٧١/ ٤ ـ وعَنْ أَبي هُرَيرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا تُشَدُّ الرِّحالُ إلاَّ إلىَ ثلاثَةِ مَسَاجِدَ: المَسْجِدِ الحَرَامِ، ومَسْجِدِي هٰذَا، والمَسْجِدِ الأَقْصىٰ. مُتَّفَقٌ عَليهِ، ولمُسْلِمٍ في رِوَايَةٍ إنَّما يُسَافرُ إلى ثَلاثَةِ مساجِدَ.

٨ ـ بابُ قضاءِ كُلِّ المنذوراتِ عنِ الميِّتِ

٣٨٧٢/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عبَاسٍ أنَّ سَعْدَ بْنَ عُبادةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فقالَ: إنَّ أُمِّي ماتَت وعَليها نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ، فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اقْضِهِ عَنها. رواهُ أبُو دَاوُد والنَّسائيُّ، وهوَ عَلىَ شَرْطِ الصَّحِيحِ، قالَ البُخاريُّ: وأَمَرَ ابْنُ عمَرَ امْرَأةً جَعَلَتْ أُمُّها عَلَى نَفْسِها صَلاةً بِقُبَاءَ يَعْني ثمَّ ماتَتْ، فقالَ: صَلِّي عَنْها قالَ: وقالَ ابْنُ عبَّاسٍ نَحْوَهُ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور اس کو سلام کہا اس عورت نے ان سے بیت المقدس جانے کا اظہار کیا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہ جاؤ اور جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے کھالو اور مسجد نبوی میں نماز پڑھ لو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس میں ایک نماز بجز بیت اللہ کے دیگر مسجدوں کی ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

(٣٨٧٠) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مسجد میں نماز بجز بیت اللہ کے دیگر سب مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ احمد اور ابوداؤد کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی ہم مثل ہے۔ اتنا زیادہ ہے کہ مسجد حرام میں ایک نماز باقی سب مساجد میں سو نماز سے افضل ہے۔ احمد میں عبداللہ بن زبیر کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مانند ہے اتنا زیادہ ہے اور مسجد حرام میں نماز دیگر مساجد کی ایک سو نمازوں سے افضل ہے۔

(٣٨٧١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف (١) مسجد حرام (٢) میری یہ مسجد (٣) اور مسجد اقصیٰ۔ (عبادتِ الٰہی اور قربت کے لیے) تین مسجدوں ہی کے لیے سفر کیا جاتا ہے۔

میت کی طرف سے نذریں پوری کرنا

(٣٨٧٢) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ میری ماں فوت ہوگئی ہے اور ان پر نذر واجب تھی وہ نذر اس نے پوری نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی طرف سے پوری کردو۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح کی شرط کے مطابق ہے۔

امام بخاری نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو جس کی ماں نے قبا میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی اور نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہوگئی تھی حکم فرمایا کہ تم اس کی طرف سے نماز پڑھ لو۔

٤٦ ـ كتاب الأقضية والأحكام

١ ـ باب وجوب نَصْبِ ولاية القضاء والإمارة وغيرهما

١/٣٨٧٣ ـ عن عبد الله بن عمرو: أن النبي ﷺ قال: لا يَحِلُّ لثلاثة يكونون بِفَلاة من الأرض إلا أمَّرُوا عليهم أحدهم. رواه أحمد.

٢/٣٨٧٤ ـ وعَن أَبي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: إذَا خَرجَ ثَلاثَةٌ في سَفَرٍ فَلْيُؤمِّرُوا عَلَيْهِمْ أَحَدَهُمْ. رواهُ أَبُو داود، وَلَهُ مِنْ حَدِيثِ أبي هُرَيْرَةَ مِثْلُهُ.

٢ ـ بابُ كَرَاهِيَةِ الحِرْصِ علىٰ الوِلايَةِ وطَلَبِها

١/٣٨٧٥ ـ عَنْ أَبي مُوسَىٰ قالَ: دَخَلْت عَلَى النَّبيِّ ﷺ أنا ورَجُلانِ مِنْ بني عمِّي فقالَ أَحَدُهُما: يا رَسُولَ اللَّهِ أمِّرْنا عَلَى بَعْضِ ما ولاَّكَ اللَّهُ عَزَّ وجَلَّ، وقالَ الآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فقالَ: إنَّا واللَّهِ لا نُوَلِّي هٰذَا الْعَمَلَ أَحَداً يَسْأَلُهُ أَو أحداً حَرِصَ عَليه.

٢/٣٨٧٦ ـ وعَنْ عَبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ سمُرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يا عَبدَ الرَّحمٰنِ بْنَ سمرَةَ لا تَسْألِ الإمارَةَ فإنَّكَ إنْ أعْطِيتَها عَنْ غيْرِ مَسْألة أُعِنتَ عَليها، وإنْ أعطيتَها عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إليها. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما.

٣/٣٨٧٧ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ إلىَ نَفْسِهِ، ومَنْ جُبِرَ عليهِ يَنْزِلُ عَليهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهُ. رواهُ الخمسةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٤/٣٨٧٨ ـ وعَنْ أبي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: إنَّكُم سَتَحْرِصُونَ على الإمارةِ، وسَتَكُونُ نَدَامَةً يَومَ الْقِيَامَةِ، فنِعْمَ المُرْضِعَةُ، وَبِئْسَتِ الْفاطِمَةُ. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ والنَّسائيُّ.

٥/٣٨٧٩ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ طَلَبَ قَضاءَ المُسلِمِينَ حتَّى يَنالَهُ ثُمَّ غلَبَ عَدْلُهُ جورَهُ فَلهُ الجَنَّةُ، ومَنْ غَلَبَ جَورُهُ عَدْلَهُ فَلهُ النَّارُ. رواهُ أَبُو دَاوُدَ،

قضا اور فیصلوں کے مسائل

صیغۂ قضا اور صیغہ امارت وغیرہ کا قائم کرنا واجب ہے

(۳۸۷۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی چٹیل میدان میں اگر تین شخص بھی ہوں تو ان کے لیے رہنا حلال نہیں مگر جب کہ وہ ایک کو اپنا امیر بنا لیں۔

(۳۸۷۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو ایک کو اپنا امیر بنالیں۔ ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی ہم مثل ہے۔

عہدے کی حرص وطلب مکروہ ہے

(۳۸۷۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں اور میرے دو چچازاد بھائی رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے ان میں سے ایک بولا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن چیزوں کا حاکم بنایا ہے۔ ان میں سے کسی پر مجھے بھی امیر بنا دیجیے۔ دوسرے نے بھی یہی درخواست کی۔ فرمایا اللہ کی قسم! ہم ان کاموں پر انہیں مقرر نہیں کرتے جو ان کے خواہش منداور طلب گار ہوتے ہیں۔

(۳۸۷۶) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا عبدالرحمٰن! امارت (عہدہ) طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہیں وہ بغیر طلب کے دیا جائے گا تو تمہاری اس پر مدد کی جائے گی اور اگر طلب کرنے پر دیا جائے گا تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا (غیبی مدد نہ ہوگی)۔

(۳۸۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عہدۂ قضا کی درخواست کی تو اس کو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جس پر جبر کیا گیا اس پر فرشتہ اترتا ہے جو اسے سیدھا رکھتا ہے۔

(۳۸۷۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا عنقریب تم امارت کی حرص کرو گے حالانکہ یہ قیامت (باعث) ندامت ہوگی، پس دودھ پلانے والی (دنیا) تو کیا ہی اچھی لگتی ہے اور دودھ چھڑانے والی (آخرت) کیا ہی بری لگتی ہے۔

(۳۸۷۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے مسلمانوں کے عہدۂ قضا کی درخواست کی یہاں تک کہ وہ عہدہ حاصل کر لے پھر اس کا انصاف ظلم پر غالب رہا، اس کے لیے جنت ہے اور جس کا ظلم عدل پر غالب رہا اس کے لیے جہنم ہے۔

وَقَد حُمِلَ على ما إذَا لَمْ يُوجَدْ غَيْرُهُ.

٣ ـ بابُ التَّشديدِ في الولاياتِ وما يُخشَىٰ عَلَىٰ مَنْ لَمْ يَقُمْ بِحَقِّها دونَ القَائِمِ بِهِ

١/٣٨٨٠ ـ عَنْ أَبي هُرَيرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: مَنْ جُعِلَ قاضِياً بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ. رَواهُ الخَمسةُ إلاّ النسائيَّ.

٢/٣٨٨١ ـ وعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: ما مِنْ حَكَمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إلاّ حُبِسَ يَومَ الْقِيامَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بقفَاهُ حتَّى يَقِفَهُ على جهَنَّمَ، ثمَّ يَرْفَعُ رَأسَهُ إلى اللّهِ عزَّ وَجلَّ فإنْ قالَ أَلْقِهِ أَلْقَاهُ في مَهوى فَهَوَى أَرْبَعِينَ خَريفاً. رواهُ أحمدُ وابنُ ماجه بمَعْناهُ.

٣/٣٨٨٢ ـ وعنْ أَبي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ أَنَّهُ قالَ: وَيْلٌ لِلأُمَرَاءِ، وَيْلٌ لِلْعُرَفاءِ، وَيْلٌ لِلأُمَناءِ لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوامٌ يوم الْقِيامَةِ أنَّ ذَوائِبَهُمْ كانَتْ مُعَلَّقَةً بالثُّرَيَّا يَتَذَبْذَبُونَ بيْنَ السَّماءِ وَالأرْضِ وَلَمْ يَكُونُوا عَمِلُوا على شَيْءٍ.

٤/٣٨٨٣ ـ وعَنْ عَائشةَ قَالَتْ: سمِعْتُ النَّبيَّ ﷺ: يَقُولُ لَتَأْتِيَنَّ على القَاضِي الْعَدْلِ يَومَ الْقِيامَةِ سَاعَةٌ يَتَمَنَّى أنَّه لَمْ يَقْضِ بيْنَ اثْنَيْنِ في تَمْرَةٍ قَطُّ.

٥/٣٨٨٤ ـ وعنْ أَبي أمامَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: ما مِنْ رَجُلٍ يَلِي أَمْرَ عَشَرَةٍ فما فَوقَ ذٰلِكَ إلاّ أتى اللّهَ عزَّ وجلَّ يومَ القِيامَةِ يَدُهُ إلى عُنقِهِ فَكَّه برُّهُ، أو أوبقَهُ إثمهُ، أوَّلُها مَلامَةٌ، وَأوسَطُها نَدَامَةٌ، وَآخِرُها خِزيٌ يومَ القِيامَةِ.

٦/٣٨٨٥ ـ وعَنْ عبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: ما مِنْ أَميرِ عشَرَةٍ إلاّ جِيءَ بِهِ يَومَ القِيَامَةِ مَغْلُولةً يَدُهُ إلى عُنُقِهِ حتَّى يطْلِقَهُ الْحَقُّ، أو يُوبِقَهُ وَمَنْ تَعَلَّمَ القُرْآنَ، ثمّ نَسِيَهُ لقِيَ اللّه وَهُوَ أجْذَمُ. رواهُنَّ أحمدُ.

٧/٣٨٨٦ ـ وعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ أَبي أوفى قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: إنّ اللّهَ مع القاضِي ما لَمْ يَجُرْ فإذَا جارَ وَكَلَهُ اللّهُ إلى نفسهِ. رَواهُ ابْنُ ماجه، وَفي لَفظٍ: اللّهُ مَعَ القَاضِي ما لَمْ يَجُرْ، فإذَا جارَ تَخلَّى عَنهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ. رواهُ الترمذِيُّ.

٨/٣٨٨٧ ـ وعنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ عمَرَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إنَّ المُقسِطِينَ عَندَ اللّهِ عَلى مَنابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحمٰنِ ـ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ ـ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ في حُكْمِهِمْ وَأَهلِيهِمْ وَما وُلُوا. رواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ والنَّسائيُّ.

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس صورت پر محمول ہے جب کہ اس کے سوا کوئی اور قاضی نہ پایا جائے۔

عہدوں کی ذمہ داری سخت ہے، جو حاکم عہدوں کا حق ادا نہیں کرتا اس کا حکم؟ اور جو مقدور بھر حق ادا کرتا ہے اس کا حکم؟

(۳۸۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لوگوں میں قاضی بنا دیا گیا اسے بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

(۳۸۸۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حاکم نہیں جو لوگوں میں فیصلہ کرتا ہے مگر قیامت کے دن روک لیا جائے گا اور ایک فرشتہ اس کی گدی پکڑے ہوئے ہوگا اور اسے جہنم پر کھڑا کر کے سر اللہ کی طرف اٹھا کر دیکھے گا اگر اللہ فرمائے گا کہ اسے جہنم میں ڈال دے تو وہ اس کو اس کے ایک گڑھے میں پھینک دے گا جس میں چالیس سال تک گرتا رہے گا۔

(۳۸۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امراء کے لیے ویل ہے، چودھریوں کے لیے ویل ہے اور امینوں کے لیے ویل ہے۔ قیامت کے دن لوگ آرزو کریں گے کہ ان کے بال ثریا سے بندھے ہوتے اور وہ فضا میں معلق رہتے مگر کسی چیز پر حاکم نہ ہوتے۔

(۳۸۸۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قیامت کے دن منصف قاضی پر بھی ایک ساعت ایسی آئے گی کہ وہ تمنا کرے گا کہ اس نے دو آدمیوں میں ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔

(۳۸۸۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا جو شخص دس یا دس سے زیادہ آدمیوں پر حاکم ہوگا قیامت کے دن اللہ کے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ گردن کی طرف بندھے ہوں گے پھر یا تو اس کی نیکی اسے چھڑائے گی یا اس کا گناہ اسے ہلاک کر دے گا۔ اس کے آغاز میں ملامت، درمیان میں ندامت اور قیامت کے دن رسوائی ہے۔

(۳۸۸۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دس کا بھی امیر ہوگا، اس کو قیامت کے دن جب لایا جائے گا تو اس کے ہاتھ گردن کی طرف بندھے ہوں گے یہاں تک کہ حق یا تو اسے چھڑا دے گا یا ہلاک کر دے گا اور جو قرآن سیکھ کر بھول گیا وہ اللہ سے جب ملے گا تو کوڑھی ہوگا۔

(۳۸۸۶) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قاضی کے ساتھ ہے۔ جب تک وہ ظلم نہ کرے جب وہ ظلم کرنے لگے تو اللہ اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیتا ہے۔ ایک لفظ میں ہے اللہ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے پھر جب ظلم کرنے لگے تو اللہ اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور شیطان سے چمٹ جاتا ہے۔

(۳۸۸۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصاف کرنے والے اللہ کے پاس رحمٰن کے دائیں جانب (اور اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں) نور کی اونچی کرسیوں پر ہوں گے جو اپنے حکم میں، اپنے بیوی بچوں میں اور اپنی رعایا میں (ماتحتوں میں) انصاف کرتے ہیں۔

٤ ـ بابُ المنع مِنْ وِلايةِ المرأةِ والصَّبيِّ ومَنْ لا يُحْسِنُ القَضَاءَ أو يَضْعُفُ عنِ القيامِ بِحَقِّهِ

١/٣٨٨٨ ـ عَنْ أبي بَكْرَةَ قالَ: لمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أنَّ أهلَ فارِسَ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى، قالَ: لَنْ يُفلِحَ قَومٌ ولَّوا أمْرَهُمُ امْرَأَةً. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ والنَّسائيُّ والتِّرمِذيُّ وصَحَّحَهُ.

٢/٣٨٨٩ ـ وعَنْ أبي هرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعَوَّذُوا باللَّهِ مِنْ رَأسِ السَّبْعِينَ وَإمارَةِ الصِّبْيَانِ. رواهُ أحمَدُ.

٣/٣٨٩٠ ـ وَعَن بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: الْقُضاةُ ثَلاثَةٌ وَاحِدٌ في الْجَنَّةِ، واثْنانِ في النَّارِ، فأمَّا الَّذِي في الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرفَ الْحَقَّ فَقَضى بهِ، وَرَجُلٌ عَرفَ الْحقَّ وَجارَ في الْحُكم فَهوَ في النَّارِ، ورَجلٌ قَضَى لِلنَّاسِ على جَهلٍ فَهُوَ في النَّارِ. رواهُ ابْنُ ماجه وأبُو داوُدَ، وَهُوَ دَليلٌ على اشْتِرَاطِ كَونِ الْقاضِي رَجُلاً.

٤/٣٨٩١ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قالَ: مَنْ أفْتِيَ بِفُتْيَا غَيْرِ ثَبْتٍ فإنَّما إثْمُهُ على الَّذِي أفْتاهُ. رواهُ أحمدُ وابنُ ماجه وفي لفظٍ: مَنْ أفْتِيَ بُفُتْيا بغَيْرِ عِلْمٍ كانَ إثْمُ ذٰلِكَ على الَّذي أفْتاهُ. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ.

٥/٣٨٩٢ ـ وعَنْ أبي ذَرٍّ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: يَا أبا ذَرٍّ إنِّي أرَاكَ ضَعِيفاً وَإنِّي أحِبُّ إلَيْكَ ما أحِبُّ لِنَفْسِي لا تَأمَّرَنَّ على اثْنَيْنِ، وَلا تَوَلَّيَنَّ مالَ يَتِيمٍ.

٦/٣٨٩٣ ـ وَعَنْ أبي ذَرٍّ قالَ: قُلْت يا رَسُولَ اللَّهِ ألا تَسْتَعْمِلُنِي، قالَ: فَضَرَبَ بيَدِهِ على مَنْكِبِي، ثمَّ قالَ: يَا أبَا ذَرٍّ إنَّكَ ضعِيفٌ وإنَّها أمانَةٌ وإنَّها يَومَ الْقِيامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إلاّ مَنْ أخَذَها بِحَقِّها وَأدَّى الَّذي عَلَيهِ فِيها. رَواهُما أحمَدُ ومُسْلِمٌ.

٧/٣٨٩٤ ـ وعَنْ أمِّ الحُصَيْنِ الأحمَسِيَّةِ أنَّها سَمِعَتِ النَّبيَّ ﷺ يقُولُ: اسْمَعُوا وَأطِيعُوا، وَإنْ أُمِّرَ عَلَيْكمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ ما أقامَ فِيكمْ كِتابَ اللَّهِ عزّ وجلّ. رواهُ الجَماعَةُ إلاّ البخاريَ وأبا داوُدَ.

٨/٣٨٩٥ ـ وعَنْ أنسٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اسْمَعُوا وَأطِيعُوا وَإنِ اسْتُعْمِلَ علَيكمْ عَبدٌ حَبَشِيٌّ كَأنَّ رأسَهُ زَبِيبَةٌ. رَواهُ أحمدُ والبُخاريُّ، وهٰذا عِندَ أهلِ العِلْمِ مَحْمُولٌ على غيْرِ ولايَةِ الحُكْمِ أو على مَنْ كانَ عَبداً.

٥ ـ بابُ تعليقِ الوِلايةِ بالشَّرْطِ

١/٣٨٩٦ ـ عَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: أمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ في غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حارِثَةَ

عورتوں، بچوں اور نااہلوں کو عہدے دینے کا مسئلہ

(۳۸۸۸) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی کہ اہلِ فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو ملکہ بنالیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ قوم کبھی کامیاب نہ ہوگی جنہوں نے اپنی حکومت عورت کے سپرد کردی ہو۔

(۳۸۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سترویں ہجری (ساتویں دہائی) کے آغاز سے اور بچوں کی امارت سے اللہ کی پناہ مانگو۔

تاریخی فائدہ

۶۰ کے بعد ساتویں دہائی شروع ہوتی ہے اس دہائی میں بڑے بڑے فتنوں نے سر اٹھایا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، حرہ کا واقعہ پیش آیا۔ غرضیکہ کئی فتنے اُمڈ آئے۔ اللہ کی پناہ، اللہ کی پناہ (مترجم)

(۳۸۹۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ قاضی تین قسم کے ہیں ایک جنتی ہے اور دو جہنمی۔ جنتی وہ مرد ہے جس نے حق پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا اور جس مرد نے حق پہچانا اور ظلم سے کام لیا وہ جہنمی ہے اور جس مرد نے جہالت کے باوجود فیصلہ کیا وہ بھی جہنمی ہے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث دلیل ہے کہ قاضی کے لیے مرد ہونا شرط ہے۔

(۳۸۹۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا جسے ایسا فتویٰ دیا گیا جو علم صحیح کے بغیر ہو تو اس کا گناہ مفتی پر ہے ("علم صحیح" جو واقعات صحیحہ پر اور ادلۂ شرعیہ کی رو سے ہو۔ ابوبکر صدیق)۔ ایک لفظ میں ہے کہ جس کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

(۳۸۹۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوذرؓ! میں تمہیں کمزور دیکھتا ہوں اور میں تمہارے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے کرتا ہوں خبردار دو پر امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا سرپرست بننا۔

(۳۸۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے عامل کیوں نہیں بنا دیتے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ ﷺ نے میرے کندھے کو تھپتھپایا اور فرمایا ابوذر! تم کمزور ہو اور ولایت امانت ہے اور یہ قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہوگی مگر جس نے اس کو حق کے ساتھ قائم رکھا اور اس سلسلے میں اس پر جو ذمے داری عائد ہوتی تھی اسے ادا کیا۔

(۳۸۹۴) حضرت ام الحصین احمسیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر حبشی غلام کو امیر بنا دیا جائے جب تک وہ تم میں اللہ کی کتاب (یعنی کتاب وسنت) کو قائم رکھے۔

(۳۸۹۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو اور کہا مانو اگرچہ تم پر حبشی غلام عامل بنا دیا جائے گویا اس کا سر منقیٰ کے برابر ہو۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے اہل علم کے نزدیک سربراہِ حکومت کے علاوہ دیگر ماتحت حاکم مراد ہیں۔

منصب کو شرط پر معلق کرنا

(۳۸۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا

وقالَ: إنْ قُتلَ زَيْدٌ فجعفَرٌ، وإنْ قُتلَ جعْفَرٌ فَعَبدُ اللّهِ بْنُ رواحَةَ. رواهُ الْبُخاريُّ، ولأحمدَ منْ حَدِيثِ أَبي قَتادةَ وعَبدِ اللّهِ بْنِ جَعْفَرٍ نحْوُهُ.

٦ ـ بابُ نَهيِ الحَاكِم عنِ الرِّشْوَةِ واتِّخاذِ حاجِبٍ لِبَابِهِ فِيَ مَجْلِسِ حُكْمِهِ

٣٨٩٧/ ١ ـ عَنْ أَبي هُرَيرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: لَعْنَةُ اللّهِ على الرَّاشِي والمُرْتَشِي في الحُكْمِ. رواهُ أحمَدُ وأبو دَاود والترمذيُّ.

٣٨٩٨/ ٢ ـ وعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عمْرٍو قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: لَعْنَةُ اللّهِ على الرَّاشِي والمُرْتَشِي. رواهُ الخَمسةُ إلاَّ النَّسائيَّ وصحَّحَهُ التِّرمِذيُّ.

٣٨٩٩/ ٣ ـ وعَنْ ثَوبانَ قالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ الرَّاشِي والمرْتَشِي والرَّائِشَ يَعْنِي الذِي يَمْشِي بَيْنَهُما. رواهُ أَحمدُ.

٣٩٠٠/ ٤ ـ وعَنْ عمْرِو بْنِ مُرَّةَ قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يقولُ: ما مِنْ إمامٍ أو وَالٍ يَغْلقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الحَاجَةِ والخُلَّةِ والمَسْكَنَةِ إلاَّ غلَقَ اللّهُ أبْوابَ السَّماءِ دُونَ خُلَّتِهِ وَحاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ. رواهُ أحمدُ والتِّرمذيُّ.

٧ ـ بابُ ما يَلْزَمُ اعتمادُهُ في أمانةِ الوُكَلاءِ والأعْوَانِ

٣٩٠١/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عمَرَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ خاصَمَ في باطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُ لَمْ يَزَلْ في سَخَطِ اللّهِ حتَّى يَنْزِع، وفي لفظٍ: مَنْ أعانَ على خُصومَةٍ بِظُلْمٍ فقَدْ بَاءَ بِغَضبٍ مِنَ اللّهِ. رواهُما أَبُو داوُد.

٣٩٠٢/ ٢ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قالَ: إنّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كانَ يَكُونُ بيْنَ يَدَي النَّبيِّ ﷺ بِمَنْزِلة صَاحِبِ الشُّرطِ مِنَ الأمِيرِ. رواهُ البُخاريُّ.

٨ ـ بابُ النَّهيِ عنِ الحُكْمِ في حالِ الغضبِ إلاَّ أنْ يكونَ يسيرَاً لا يُشْغِلُ

٣٩٠٣/ ١ ـ عَنْ أَبي بَكْرَةَ قالَ: سَمِعْت النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ: لا يَقْضِيَنَّ حاكِمٌ بيْنَ اثْنَيْنِ وهوَ غَضْبَانُ. رواهُ الجَماعَةُ.

٣٩٠٤/ ٢ ـ وعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ الزبَيْرِ عَنْ أَبيهِ أنّ رَجُلاً مِنَ الأنْصَارِ خاصَمَ الزُّبَيْرَ عِندَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ في شِرَاجِ الْحَرَّةِ الّتي يَسْقُونَ بها النَّخْلَ، فقالَ الأنْصاريُّ سَرِّحْ الماءَ يَمرُّ فأَبَىٰ عَليهِ فاخْتَصَما عِندَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لِلزُّبَيرِ اسْقِ يا زُبيْرُ ثمّ

اور فرمایا اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ امیر بن جائیں۔ احمد کی ابوقتادہ اور عبداللہ بن جعفر والی حدیثیں اس کے ہم معنی ہیں۔

رشوت لینے کی ممانعت اور قاضیوں کے ہاں پہرے دار کی ممانعت

(۳۸۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فیصلے میں رشوت دینے والے اور لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

(۳۸۹۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشوت لینے اور دینے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

(۳۸۹۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور رشوت دلانے والے تینوں پر لعنت فرمائی۔

(۳۹۰۰) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو امام یا حاکم حاجت مندوں سے اپنا دروازہ بند کر لے گا تو اللہ بھی اس کی حاجت سے آسمان کے دروازے بند کر لے گا۔

وکلاء اور معاونین کی امانت (ذمہ داری) پر اعتماد کا حکم

(۳۹۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر غلط بات میں جھگڑا کیا تو جب تک باز نہ آ جائے مسلسل اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں رہے گا۔ ایک لفظ میں ہے کہ جس نے ظلم والے جھگڑے پر مدد کی وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹا۔

(۳۹۰۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت قیس بن سعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح رہتے تھے جس طرح امیر کے ساتھ پولیس ہوتی ہے۔

سخت غصے کی حالت میں فیصلہ کرنے کی ممانعت

(۳۹۰۳) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حاکم غصے کی حالت میں دو کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

(۳۹۰۴) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری نے زبیر رضی اللہ عنہ سے حرہ کی نالیوں (کے پانی) میں جھگڑا کیا جن سے وہ کھجوروں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری نے کہا پانی نہ روکو اور آگے آنے دو۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے نہ مانا۔ پھر دونوں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ (معمولی) آبپاشی کر کے

أَرْسِلْ إلى جَارِكَ، فَغَضِبَ الأنصاريُّ ثم قالَ: يا رَسُولَ اللَّهِ أنْ كانَ ابْنَ عمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثمَّ قالَ للزُّبَيْرِ: اسْقِ يا زُبَيْرُ ثمَّ احْبِسِ الماءَ حتَّى يَرْجِعَ إلى الْجَدْرِ. فقالَ الزُّبيرُ: وَاللَّهِ إنِّي لا أحسب أنَّ هٰذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ إلا في ذٰلكَ: ﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ ءَامَنُوا۟ وَٱتَّقَوْا۟ لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَٰهُمْ جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿٦٥﴾﴾ [النساء: ٦٥] الآيَةَ. رواهُ الجماعَةُ لٰكِنَّهُ لِلْخَمْسَةِ إلاَّ النَّسائيَّ مِنْ روايَةِ عَبدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبيرِ لَمْ يَذْكُرْ فِيه عَنْ أبِيهِ، وَلِلْبُخاريِّ في روايةٍ قالَ: خَاصَمَ الزُّبيْرُ رَجُلاً وذَكَرَ نَحْوَهُ، وزَادَ فِيهِ: فاسْتَوعَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَئِذٍ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ، وَكانَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَدْ أشَارَ على الزُّبيرِ بِرأيٍ فِيهِ سعَة لَهُ وَلِلأنصاريِّ، فلمَّا أَحْفَظَ الأنْصَاريُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتوعىٰ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ في صَرِيحِ الحُكْمِ. قالَ عُرْوَةُ: قالَ الزُّبيْرُ: فَوَاللَّهِ ما أحْسِبُ هٰذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ إلاَّ في ذٰلكَ. اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثمَّ احبِسْ الماءَ حتَّى يَرْجِعَ إلى الجدْرِ. فكانَ ذٰلكَ إلى الْكَعْبَيْنِ. وفي الخَبَرِ مِنَ الفِقْهِ جَوَازُ الشفاعَةِ لِلْخصْمِ وَالْعَفْوِ عَنِ التَّعْزِيرِ.

٩ ـ بابُ جلوسِ الخَصْمَيْنِ بينَ يَدَي الحاكِمِ والتَّسوِيَةِ بينَهُما

١/٣٩٠٥ ـ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبيْرِ قالَ: قَضَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بيْنَ يَدَي الحَاكِمِ. رواهُ أحمدُ وأبو داودَ.

٢/٣٩٠٦ ـ وعَنْ عَليٍّ [عَليهِ السّلامُ] أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: يا عَليُّ إذَا جَلَسَ إلَيْكَ الخَصْمانِ فَلا تَقْضِ بَيْنَهُما حتَّى تَسْمعَ مِنَ الآخَرِ، كما سَمِعْتَ مِنَ الأوَّلِ، فإنَّكَ إذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ تَبَيَّنَ لَكَ القَضَاءُ. رواهُ أحمدُ وأبو دَاودَ والترمذيُّ.

١٠ ـ بابُ ملازمةِ الغريمِ إذَا ثبتَ عليهِ الحقُّ وإعْدَاءِ الذِّمِّيِّ علىٰ المسْلِمِ

١/٣٩٠٧ ـ عَنْ هِرْماسِ بْنِ حَبِيبِ رجُلٍ مِنْ أَهلِ الْبَادِيَةِ عَنْ أبِيهِ قالَ: أتَيْتُ النَّبيَّ ﷺ بغَرِيمٍ لِي، فقالَ لِي: الْزَمْهُ، ثمَّ قالَ لِي: يَا أَخَا بَنِي تميمٍ ما تُرِيدُ أنْ تَفعَلَ بأَسِيرِكَ؟ رواهُ أَبُو داوُدَ وابْنُ ماجَه وقالَ فيهِ: ثمّ مَرَّ بي آخِرَ النَّهارِ، فقالَ: ما فَعَلَ أَسِيرُكَ يَا أخَا بَنِي تميمٍ؟.

وقالَ في مُسْنَدِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وعَنِ ابْنِ أبي حدْرَدٍ الأسْلَمِيِّ أَنَّهُ كانَ لِيَهُودِيٍّ عَليهِ أرْبَعَةُ دَرَاهِمَ فاسْتَعْدَى عَليهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فقالَ: يا محمدُ إنَّ لِي على هٰذا أرْبَعَةَ دَرَاهِمَ وقَدْ غَلَبَنِي عليْها، فقالَ: أَعْطِهِ حَقَّهُ، قالَ: والَّذِي بَعَثَكَ بالحَقِّ ما أَقْدِرُ علَيْها، قالَ: أعْطِهِ حَقَّهُ، قالَ: والَّذي بَعَثَكَ بالْحَقِّ ما أَقدِرُ عَليها، قَدْ أَخْبَرْتُهُ أَنَّكَ تَبْعَثُنا إلى خَيْبَرَ، فأَرْجو أَنْ تُغْنِمَنا شَيئاً فأرْجِعَ فأقْضِيهُ، قالَ: أعْطِهِ حَقَّهُ، قالَ: وكَانَ النَّبيُّ ﷺ

اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو۔ یہ سن کر انصاری کو غصہ آ گیا۔ پھر بولا یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں نا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا زبیر رضی اللہ عنہ! پانی ڈولوں تک بھر کر دو۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ کی قسم! میرے خیال میں یہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يحكموك الخ اسی بارے میں اتری ہے۔ یہ روایت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی آئی ہے اور اس میں عَنْ اَبِیْهِ کا ذکر نہیں ہے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا آگے اس کی مانند حدیث ذکر کی ہے اور یہ زیادہ ہے۔ اس صورت میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کے پورے حق سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا اور اس سے پہلے انصاری کی رعایت مدنظر رکھی تھی پھر جب انصاری نے آپ ﷺ کو غصہ دلایا تو آپ ﷺ نے صاف الفاظ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلوایا۔ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میرے خیال میں آیت فَلَا وَرَبِّكَ الخ اسی بارے میں اتری ہے۔ احمد نے کہا ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ان کا ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا پھر اس کا ذکر کیا۔ بخاری کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر انصار نے اور لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس قول (زبیر پانی دو اور پانی کو اتنا روکو کہ ڈولوں تک پہنچ جائے) کا اندازہ لگایا تو ٹخنوں تک پانی ہو گیا تھا۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے مخالف فریق کے لیے سفارش کا اور تعزیری سزا معاف کر دینے کا جواز ثابت ہوا۔

قاضی کے سامنے مدعی اور مدعیٰ علیہ میں برابری

(۳۹۰۵) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ مدعی اور مدعیٰ علیہ دونوں حاکم کے سامنے بیٹھ جائیں۔

(۳۹۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! جب تمہارے سامنے دو جھگڑنے والے بیٹھے ہوں تو دونوں کا بیان سن کر ہی فیصلہ کرنا کیونکہ جب تم ایسا کرو گے تو فیصلہ تمہارے سامنے کھل کر آ جائے گا۔

قرض دار پر حق ثابت ہو جائے تو کیا صورت ہو گی؟ ذمی کی دادخواہی الخ

(۳۹۰۷) ہرماس بن حبیب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کے پاس اپنا قرض دار لایا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اسے چمٹے رہو پھر فرمایا اے بنی تمیم کے بھائی! تم اپنے قیدی کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟ ابن ماجہ نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ پھر آپ ﷺ شام کو میرے پاس سے گزرے اور پوچھا کہ اے تمیم کے بھائی! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟

فائدہ: ابن ماجہ نے کہا اس کی سند میں عن ابیہ عن جدہ ہے۔ حضرت ابن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان پر ایک یہودی کے چار درہم تھے، یہودی انہیں پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا اور کہا اے محمد (ﷺ)! ان کے ذمے میرے چار درہم ہیں، دیتے نہیں۔ مجھے تھکا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کا حق دو۔ عرض کی اس کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میرے پاس ہیں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو اس کا حق دو۔ انہوں نے عرض کی میرے پاس ہیں نہیں اور یہ بھی کہا کہ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ آپ ﷺ ہمیں خیبر کی طرف بھیجیں گے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں غنیمت میں کچھ دے گا۔ میں خیبر سے واپس آ کر دے دوں گا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ اس کا حق دو۔ جب نبی کریم ﷺ

إذَا قالَ ثلاثاً لَمْ يُرَاجِعْ فَخَرَجَ بِهِ ابْنُ أَبي حَدْرَدٍ إلى السُّوقِ وعلى رَأْسِهِ عِصَابَةٌ وَهوَ مُتَّزِرٌ بِبُرْدَةٍ، فَنَزَعَ العِمامَةَ عَنْ رَأْسِهِ فاتَّزَرَ بها، ونَزَعَ الْبُرْدَةَ ثمَّ قالَ: اشْتَرِ مِنِّي هٰذِهِ الْبُرْدَةَ. فَبَاعَها مِنهُ بأرْبَعَةِ دَرَاهِمَ، فمَرَّتْ عَجُوزٌ، فقالَتْ: مالَكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فأخبَرَها. فقالَتْ: ها دُونَكَ هٰذا الْبُرْدَ علَيْها طَرَحَتْهُ عليهِ. رواهُ أَحمدُ، وَفيهِ أَنَّ الحَاكِمَ يُكَرِّرُ على النَّاكِلِ وَغَيْرِهِ ثلاثاً.

٢/٣٩٠٨ ـ ومِثْلُهُ ما رَوَى أَنَسٌ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثلاثاً، وإذَا تَكَلَّمَ بكَلِمَةٍ أعادَها ثَلاثاً. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ والترمذِيُّ وصَحَّحهُ.

١١ ـ بابُ الحاكِمِ يَشْفَعُ للخَصْمِ ويَسْتَوضِعُ لهُ

١/٣٩٠٩ ـ عَنْ كَعْبِ بْنِ مالِكٍ أنَّهُ تَقاضَىٰ ابْنَ أبي حَدْرَدٍ دَيْناً كانَ لهُ عَليهِ في المَسْجِدِ فارْتَفَعَتْ أصْوَاتُهُما حتَّى سَمِعَهُما رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وهوَ في بَيْتِهِ فَخَرَجَ إلَيْهِما حتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجرَتِهِ، فَنادَى يَا كَعْبُ، فقالَ: لَبَّيْكَ يا رَسُولَ اللَّهِ، قالَ: ضعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذا وَأَومأ إليهِ أي الشَّطْرَ، قالَ: قَدْ فَعَلْت يا رَسُولَ اللَّهِ، قالَ: قُمْ فاقْضِهِ. رواهُ الجَماعَةُ إلاَّ الترمذِيَّ، وَفيهِ مِنَ الْفِقهِ جَوَازُ الحُكْمِ في المَسْجِدِ، وَأَنَّ مَنْ قِيلَ لهُ بِعْ، أو هَبْ أو أَبْرِ، فقالَ: قَدْ فَعَلْت صَحَ ذٰلِكَ مِنهُ، وَأَنَّ الإِيماءَ المَفْهُومَ يَقُوم مَقَامَ النُّطقِ.

١٢ ـ بابُ أَنَّ حُكْمَ الحاكِمِ يَنفُذُ ظَاهِراً لا بَاطِناً

١/٣٩١٠ ـ وعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: إنَّما أنا بَشَرٌ وَإنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إليَّ، ولَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فأَقْضِيَ بِنَحْوِ مِمَّا أسمَعُ، فَمَنْ قَضَيْت لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيئاً فلا يأخُذْهُ فإنَّما أَقطع لهُ قِطْعَةً مِنَ النَّار. رَوَاه الجَماعةُ وَقَدِ احْتَجَّ بهِ مَنْ لَمْ يَرَ أَنْ يحْكُمَ الحَاكِمُ بِعِلْمِهِ.

١٣ ـ بابُ ما يُذْكَرُ في تَرْجَمَةِ الواحِدِ

١/٣٩١١ ـ في حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثابِتٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ أَمَرَهُ فتعلَّمَ كِتَابَ الْيهُودِ وقالَ: حتى كَتَبْت لِلنَّبيِّ ﷺ كُتُبَهُ وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ إذَا كَتَبُوا إليه. رواهُ أَحمدُ والبُخاريُّ. قالَ البُخاريُّ: قالَ عمَرُ بْنُ الخَطّابِ وَعِنْدَهُ عليٌّ وعُثمانُ وعَبدُ الرَّحمٰنِ بْنُ عَوفٍ: ماذَا تقُولُ هٰذِهِ؟ فقالَ عَبدُ الرَّحمٰنِ بْنُ حاطِبٍ، فقلْتُ: نُخبِرُكَ بالَّذِي صَنَعَ بها، قالَ وقالَ أَبُو جَمْرَةَ: كُنْت أتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عبَّاسٍ وَبَيْنَ النّاسِ.

کوئی بات تین بار فرماتے تو اس کا جواب نہیں دیا جاتا تھا چنانچہ حضرت ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ اس یہودی کو لے کر بازار کی طرف گئے۔ انہوں نے پگڑی باندھ رکھی تھی اور ایک چادر کا تہہ بند باندھ رکھا تھا، آخر پگڑی اتار کر اس کا تہہ بند باندھ لیا اور چادر اتار کر بولے اسے خرید لو۔ آخر یہودی نے چار درہم میں اسے خرید لیا۔ پھر ایک بڑی بی گزریں اور پوچھنے لگیں کہ اے صحابی! کیا بات ہے؟ انہوں نے انہیں پوری بات سمجھائی بولیں تم یہ (چادر جو اس پر تھی) لے لو پھر بڑھیا نے چادر اس پر ڈال دی۔

فقہ الحدیث: اس سے ثابت ہوا کہ حاکم نہ ادا کرنے والے کو اور دوسروں کو تین بار دہرا کر بات کرے۔

(۳۹۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین دفعہ سلام کرتے اور جب بات کرتے تو تین بار بات دہراتے۔

قاضی کا مدعیٰ علیہ کی سفارش کرنا اور مدعی سے حق میں کمی کرانا

(۳۹۰۹) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مسجد میں حضرت ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کا جو ان کے ذمے تھا تقاضا کیا اور ان کی آوازیں بلند ہوگئیں یہاں تک کہ ان کی آوازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں سن لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نکلے اور حجرے کا پردہ اٹھا کر حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو آواز دے کر فرمایا کہ اتنا (آدھا) قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے معاف کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ابی حدرد کو کہا۔ جاؤ اور اب ان کا قرض ادا کر دو۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مسجد میں فیصلہ کرنا جائز ہے کہ جس سے کہا جائے کہ فلاں چیز بیچ دو یا ہبہ کر دو یا بطور سلوک کے دے دو اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نے کر دیا تو یہ اس سے صحیح ہو جائے گا کہ جو اشارہ سمجھا جائے وہ گفتگو کے قائم مقام ہوتا ہے۔

فیصلہ ظاہراً نافذ ہوگا، باطناً نہیں

(۳۹۱۰) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محض ایک بشر ہوں تم میرے پاس جھگڑے لاتے ہو۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی کسی سے حجت میں تیز و طرار ہو اور حسب سماعت فیصلہ کر دوں پس اگر میں کسی کے حق میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔

فقہ الحدیث: یہ اس کی دلیل ہے جو کہتا ہے کہ حاکم فیصلہ اپنے علم کے مطابق نہ کرے۔

شخصِ واحد کے ''ترجمہ'' کے بارے میں

(۳۹۱۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یہودیوں کے ساتھ خط و کتابت (عبرانی زبان میں) سیکھی۔ فرماتے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط لکھا کرتا تھا اور جب یہودیوں کے خطوط آتے تو آپ کو پڑھ کر سنایا کرتا تھا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں فرمایا یہ عورت کیا کہہ رہی ہے؟ عبدالرحمٰن بن حاطب کہتے ہیں میں نے کہا جو اس کے ساتھ کیا گیا اس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے رہی ہے۔ ابو جمرۃ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور لوگوں میں ترجمان ہوتا تھا۔

١٤ ـ بابُ الحُكْم بالشاهِدِ واليمينِ

١/٣٩١٢ ـ عَن ابنِ عَباسٍ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَىٰ بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ. رواهُ أحمدُ ومُسلمٌ وأبو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه. وفي روايَةٍ لأحمد: إنَّما كانَ ذٰلِكَ في الأمْوالِ.

٢/٣٩١٣ ـ وعَنْ جابرٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قَضَىٰ بالْيَمينِ معَ الشَّاهِدِ. رواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه والترمِذِيُّ، ولأحمدَ مِنْ حَدِيثِ عمارَةَ بْنِ حَزْمٍ وَحَدِيثِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ مِثْلُهُ.

٣/٣٩١٤ ـ وعَنْ جَعْفَرِ بْنِ محمَّدٍ عَنْ أبِيهِ عن عَليّ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قَضَىٰ بِشَهادَةِ شَاهِدٍ وَاحِدٍ، وَيَمِينِ صاحِبِ الحَقِّ، وقَضَىٰ بهِ عَليٌّ بالْعِرَاقِ. رَواهُ أحمدُ والدَّارَقطنيُّ وَذَكَرَهُ التِّرمِذِيُّ.

٤/٣٩١٥ ـ وعَنْ رَبِيعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أبي صَالِحٍ عَنْ أبيهِ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قَضَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بالْيَمِينِ مع الشَّاهِدِ الوَاحِدِ. رواهُ ابْنُ ماجَه والترمذيُّ وأبو دَاوُدَ، وَزَادَ: قالَ عبدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، فَذكَرْت ذٰلِكَ لِسُهَيْلٍ، فقالَ: أخْبَرَنِي رَبِيعَةُ، وَهوَ عِنْدِي ثِقَةٌ أنّي حَدَّثْتُهُ إياهُ ولا أحفَظُهُ، قالَ عَبد الْعَزِيزِ وقَدْ كانَ أصابَ سُهَيْلاً عِلَّةٌ أذْهَبَتْ بَعْضَ عَقْلِهِ وَنَسِيَ بَعْضَ حَدِيثِهِ فكانَ سُهَيْلٌ بَعْدُ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَبيعَةَ عنْهُ عَنْ أبِيهِ.

٥/٣٩١٦ ـ وعَنْ سُرَّقٍ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أجازَ شَهادَةَ الرَّجُلِ، وَيَمِينَ الطَّالِبِ. رواهُ ابنُ ماجَه.

١٥ ـ بابُ ما جاءَ في امتناعِ الحاكِمِ مِنَ الحُكْمِ بِعِلْمِهِ

١/٣٩١٧ ـ عَنْ عائشةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ بَعَثَ أبَا جَهمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقاً فلاحهُ رَجُلٌ في صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أبو جَهمٍ فشجَّهُ فأتوا النَّبيَّ ﷺ فقالوا: الْقَوَدَ يا رَسُولَ اللَّهِ. فقالَ: لَكُمْ كَذَا وكَذَا فلَمْ يَرْضوا، فقالَ لَكُمْ كَذا وكَذا فَرَضُوا، فقالَ: إنِّي خاطِبٌ على النَّاسِ ومُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ. قالوا: نَعَمْ فَخَطَبَ فقالَ: إنَّ هٰؤلاءِ الَّذِينَ أتوني يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْت عَلَيْهِمْ كَذا وكَذا فَرَضُوا أفَرَضِيتُمْ؟ قالوا: لا، فَهمَّ الْمُهاجِرُون بهِمْ فأمَرَهُم رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ يَكُفُّوا عَنْهُمْ فَكَفُّوا، ثُمَّ دَعاهُمْ فَزَادَهُمْ، فقالَ: أفَرَضِيتُمْ؟ قالوا: نَعمْ، قالَ: إنِّي خاطِبٌ على النَّاسِ ومُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ؟ قالوا: نَعَمْ فَخطبَ فقالَ: أرَضِيتُمْ؟ فقالوا: نَعَمْ. رواهُ الخَمْسةُ إلاَّ الترمِذيَّ.

٢/٣٩١٨ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ: أتى رجُلٌ بالجِعِرَّانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وفي ثَوبِ بِلالٍ فِضَّةٌ والنَّبيُّ ﷺ يَقْبِضُ مِنها يُعْطِي النَّاسَ، فقالَ: يا محمَّدُ اعْدِلْ فقالَ: وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلِ إذَا لَمْ أعْدِلْ لقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إنْ لَمْ أكُنْ أعدِلُ، فقالَ: عَمَرُ دَعْنِي يا

(مدعی کے) ایک گواہ اور (اس کی) قسم سے فیصلہ

(۳۹۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ فرمایا (یعنی مدعی دو گواہ کی بجائے ایک گواہ لائے اور دوسرے گواہ کی جگہ قسم کھالے۔ ابوبکر صدیق) احمد کی ایک روایت میں ہے کہ یہ فیصلہ اموال میں تھا۔

(۳۹۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ فرمادیا۔ احمد میں حضرت عمارۃ بن حزم اور سعد بن عبادہ کی حدیثیں اس کی ہم مثل ہیں۔

(۳۹۱۴) حضرت جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گواہ کی گواہی اور حق دار کی قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا اور ایسا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں فیصلہ کیا۔

(۳۹۱۵) ربیعہ نے سہیل بن صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ فرمادیا۔ ابوداؤد کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ عبدالعزیز دراوردی نے کہا میں نے اس کا سہیل سے ذکر کیا۔ وہ بولے مجھے ربیعہ نے جو میرے نزدیک ثقہ ہیں خبر دی کہ میں نے یہ حدیث ان سے بیان کی ہے اور میں اسے یاد نہیں رکھتا۔ عبدالعزیز کا بیان ہے کہ سہیل کے حافظہ میں بیماری کی وجہ سے فرق آ گیا تھا اور یہ اپنی بعض حدیثیں بھول گئے تھے پھر سہیل بعد میں اسے ربیعہ سے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں۔

(۳۹۱۶) سرق سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے (فیصلہ کرنے کے لیے) ایک گواہی اور مدعی کی قسم کی اجازت دی۔

قاضی کا اپنے علم سے فیصلہ کرنے کا حکم

(۳۹۱۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوجہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ ان کے سامنے ایک شخص ظاہر ہوا۔ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اسے مارا اور زخمی کر دیا۔ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! قصاص دلوایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے اتنا اور اتنا ہے مگر وہ راضی نہیں ہوئے۔ پھر فرمایا تمہارے لیے اتنا اور اتنا ہے۔ اس پر وہ راضی ہو گئے۔ فرمایا میں لوگوں سے خطاب کرنے والا ہوں اور تمہاری رضا کی انہیں خبر دوں گا۔ بولے اچھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ لوگ میرے پاس آ کر قصاص مانگ رہے ہیں۔ میں نے ان پر اتنا اتنا مال پیش کیا جس پر وہ راضی ہو گئے کیا تم بھی راضی ہو؟ بولے نہیں پھر مہاجرین نے ان پر حملہ کرنے کا قصد کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں باز رہنے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ رک گئے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں بلا کر اور مال بڑھا کر فرمایا کیا راضی ہو؟ بولے ہاں۔ فرمایا میں لوگوں کو خطبہ کے درمیان تمہاری رضا کی خبر دوں گا۔ بولے اچھا۔ چنانچہ آپ نے خطبہ میں پوچھا کیا راضی ہو وہ بولے ہاں۔

(۳۹۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حنین سے واپسی پر ایک شخص آیا جب کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کپڑے میں چاندی ڈال رکھی تھی اور رسول اللہ ﷺ اس میں سے لے لے کر لوگوں کو دے رہے تھے۔ وہ بولا اے محمد ﷺ! انصاف کیجیے فرمایا افسوس اگر میں انصاف نہ کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو محروم و دوالیہ ہو جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

رَسُولَ اللَّهِ أَقْتُلْ هٰذا المُنافِقَ، فقالَ: مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَتَحدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحابي إِنَّ هٰذا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لا يُجَاوِزُ حَناجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنهُ كما يَمْرُقُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ. قالَ أبو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: لو رَأَيْت رَجُلاً على حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ما أَخَذْتُهُ ولا دَعَوت لهُ أحَداً حتَّى يَكُونَ مَعي غَيْرِي. حكاهُ أحمدُ.

١٦ ـ بابُ مَنْ لا يجوزُ الحُكْمُ بشهادَتِهِ

١/٣٩١٩ ـ عَنْ عمْرِو بْنِ شعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لا تَجوزُ شَهادَةُ خائِنٍ، ولا خائِنَةٍ، ولا ذِي غِمْرٍ على أخِيهِ، ولا تَجوزُ شَهادَةُ الْقَانِعِ لأهلِ الْبَيْتِ. والْقَانِعُ الذِي يُنْفِقُ عَليهِ أَهلُ الْبَيْتِ. رواهُ أحمَدُ وأَبو دَاوُدَ وقالَ: شَهادَةُ الخائِنِ والخَائِنةِ إِلى آخِرِهِ، ولَمْ يَذْكُرْ تَفْسيرَ القَانِعِ ولأبي داوُد في روايةٍ: لا تَجُوزُ شهادَةُ خائِنٍ، ولا خائِنةٍ، ولا زَانٍ ولا زَانِيَةٍ، ولا ذِي غِمْرٍ على أخِيهِ.

٢/٣٩٢٠ ـ وعَنْ أَبي هُرَيرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لا تَجُوزُ شَهادَةُ بَدَوِيٍّ على صَاحِبِ قَرْيَةٍ. رواهُ أَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجه.

١٧ ـ بابُ ما جاءَ في شهادَةِ أهلِ الذِّمَّةِ بالوَصِيَّةِ في السَّفَرِ

١/٣٩٢١ ـ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْهُ الوَفَاةُ بِدَقُوقا هٰذِهِ وَلَمْ يجِدْ أَحَداً مِنَ المُسلِمينَ يُشْهِدهُ على وَصِيَّتِهِ فأشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ أهلِ الْكِتابِ فَقَدِما الكُوفةَ فأَتَيا الأَشْعَرِيَّ ـ يَعْنِي أَبَا مُوسٰى ـ فأَخْبَرَاهُ وَقَدِما بِتَرِكَتِهِ وَوَصِيَّتِهِ، فقالَ الأَشْعَرِيُّ: هٰذا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الذِي كانَ في عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فأَحْلَفَهُما بَعدَ العَصْرِ ما خَانا، ولا كَذِبا، ولا بَدَّلا، ولا كَتَما، ولا غَيَّرا وإِنَّها لوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وتَرِكَتُهُ فأَمْضَى شهادتهما رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والدَّارَقُطْنيُّ بمَعْنَاهُ.

٢/٣٩٢٢ ـ وعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قالَ: دَخَلْت على عائِشة فقالَتْ: هَلْ تَقْرأُ سُورَةَ المائدَةِ قُلْتُ: نَعَمْ، قالَتْ: فإِنَّها آخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فما وَجدْتُمْ فِيها مِنْ حَلالٍ فأَحِلُّوهُ، وَما وَجَدْتُم فِيها مِنْ حَرَام فَحَرِمُوهُ. رواهُ أحمد.

٣/٣٩٢٣ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: خَرَجَ رجُل مِنْ بَنِي سَهم مَعَ تَمِيم الدَّاري وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فماتَ السَّهمِيُّ بأرْضٍ لَيْسَ بِها مُسلِم، فلمَّا قَدِمُوا بتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جاماً مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصاً بذَهَبٍ فأَحْلَفَهُما رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثمَّ وُجِدَ الجَامُ بمَكَّةَ، فقالوا: ابْتَعْناهُ مِنْ تَميم وعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فقامَ رَجُلانِ مِنْ أولِيائهِ فَحَلَفا: لَشَهادَتُنا أَحَقُ مِنْ شَهادَتِهِما، وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ، قالَ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هٰذهِ الآيَةُ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ شَهَـٰدَةُ بَيْنِكُمْ﴾ [المائدة: ١٠٦]. رواهُ البخارِيُّ وأبو داوُدَ.

یارسول اللہ ﷺ! کیا میں اس منافق کو قتل کردوں؟ فرمایا معاذ اللہ! کہ لوگوں میں چرچا ہو جائے کہ میں اپنے صحابہ کو قتل کرڈالتا ہوں۔ دیکھووہ اوراس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے جوان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں کسی کو اللہ کی حدوں میں سے کسی حد (کے ارتکاب) پر دیکھوں تو نہ اس کو پکڑوں گا اور نہ اس کے لیے کسی کو آواز دوں گا، جب تک میرے ساتھ کوئی اور نہ ہو۔

جن لوگوں کی گواہی نا قابل قبول ہے

(۳۹۱۹) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خائن مرد وعورت کی گواہی ناجائز ہے نہ دشمن کی اپنے (مسلمان) بھائی کے خلاف گواہی جائز ہے اور نہ گھر والوں کے حق میں خادم (جو اسی گھر میں کھاتا پیتا ہو) کی گواہی جائز ہے۔ قانع وہ ہے جس کے اخراجات گھر والے اٹھاتے ہوں۔ ابوداؤد میں قانع کی تفسیر نہیں ہے۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ خائن مرد وعورت کی شہادت جائز نہیں۔ نہ زانی مرد وعورت کی اور نہ دشمن کی اپنے (مسلمان) بھائی پر۔

(۳۹۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ دیہاتی کی گواہی شہری پر جائز نہیں (دیہاتی یعنی جنگل میں رہنے والے کی)۔

سفر والی وصیت میں ذمی کی شہادت

(۳۹۲۱) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ ایک مسلمان دقوقا کے مقام پر قریب المرگ ہوا اس کے پاس کوئی دوسرا مسلمان نہ تھا کہ وصیت پر اسے گواہ بنالیتا۔ اس نے دو اہل کتاب گواہ بنائے۔ یہ دونوں کوفے میں آ کر حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس پہنچے اور انہیں اس کی موت کی متروکہ مال کی اور وصیت کی خبر دی۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس قسم کا کوئی واقعہ عہد رسالت میں پیش نہیں آیا۔ پھر آپ نے ان دونوں سے عصر کے بعد قسم لی کہ نہ انہوں نے خیانت کی نہ جھوٹ بولا، نہ وصیت بدلی نہ چھپائی اور نہ اس میں تبدیلی کی، یہی اس کی وصیت ہے اور یہی اس کا چھوڑا ہوا مال ہے۔ پھر آپ نے ان دونوں کی گواہی مان لی۔

(۳۹۲۲) حضرت جبیر بن نفیر سے مروی ہے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے پوچھا کیا سورۂ مائدہ پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا یہ سورت سب سے اخیر میں اتری۔ اس میں جو حلال پاؤ وہ حلال سمجھو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔

(۳۹۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک سہمی حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر پر گیا۔ اسی دوران سہمی ایسے علاقے میں فوت ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ پھر جب وہ اس کا چھوڑا ہوا مال لائے تو اس کے وارثوں نے اس میں چاندی کا ایک جام جس کو سونے سے ملمع کیا ہوا تھا نہ پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے قسمیں لیں۔ پھر وہی (گمشدہ) جام مکہ میں پایا گیا۔ جن سے وہ جام ملا انہوں نے بتایا کہ ہم نے یہ تمیم و بدا سے خریدا ہے۔ پھر میت کے اولیاء میں سے دو شخصوں نے قسم کھائی کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور یہ جام مرنے والے ہی کا ہے انہیں کے بارے میں آیت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ الآیۃ اتری۔

١٨ ـ بابُ الثَّناءِ على مَنْ أَعْلَمَ صاحِبَ الحقِّ بشهادةٍ لهُ عِنْدَهُ وذَمِّ مَنْ أَدَّىٰ شهادةً مِنْ غيرِ مَسْأَلَةٍ

١/٣٩٢٤ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ خالِدٍ الجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيرِ الشُّهَدَاءِ؟ الَّذِي يأتِي بشهادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَها. رواهُ أحمدُ ومُسْلِم وأبو دَاوُد وابنُ ماجه، وفي لفظٍ: الَّذِينَ يَبْدَؤونَ بشهادَتِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْأَلُوا عنها. رواهُ أحمدُ.

٢/٣٩٢٥ ـ وعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قالَ عِمْرَانُ: فلا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أو ثلاثَةً، ثمَّ إنَّ مِنْ بَعدِهِمْ قَوماً يَشْهَدُونَ وَلا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلا يُؤْتَمَنُونَ، ويَنْذِرُونَ ولا يُوفُونَ ويَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

٣/٣٩٢٦ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الذِي بُعِثْتُ فِيهِ ثُمَّ الذينَ يلونَهم والله أعلم أذَكر الثالثَ أم لا؟ قال: ثُمَّ يخلُفُ بِقَومٍ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا. رواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ.

١٩ ـ بابُ التَّشديدِ في شَهادَةِ الزُّورِ

١/٣٩٢٧ ـ عَنْ أَنَسٍ قالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ الكَبَائرَ أو سُئلَ عَنِ الْكَبَائِرِ، فقالَ: الشِّرْكُ باللّهِ، وقَتلُ النَّفْسِ، وعقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وقالَ: أَلا أُنَبِّئُكُمْ بأَكْبَرِ الْكَبَائرِ؟ قَولُ الزّورِ، أو قالَ شَهادَةُ الزُّورِ.

٢/٣٩٢٨ ـ وعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ أَلا أُنَبِّئُكُمْ بأَكْبَرِ الكَبائرِ قُلْنا بَلَى يا رَسُولَ اللّهِ، قالَ: الإِشْرَاكُ باللّهِ، وعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وكانَ مُتَّكِئاً فَجَلَسَ وقالَ: أَلا وقولُ الزُّورِ، وشَهادَةُ الزُّورِ، فما زَالَ يُكَرِّرُها حتّى قُلْنا لَيْتَهُ سكَتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما.

٣/٣٩٢٩ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لَنْ تَزُولَ قَدَمُ شَاهِدِ الزُّورِ حتَّى يُوجِبَ اللّهُ لهُ النَّارَ. رواهُ ابْن ماجَه.

٢٠ ـ بابُ تَعارُضِ البَيِّنَتَيْنِ والدَّعْوَتَيْنِ

١/٣٩٣٠ ـ عنْ أَبي مُوسَىٰ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادّعَيَا بعِيراً على عهد رَسُولِ اللّهِ ﷺ فبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُما بِشاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُما نِصْفَيْنِ. رواهُ أبو داوُد.

٢/٣٩٣١ ـ وَعَنْ أبي مُوسىٰ أَنّ رجُلَيْنِ اخْتَصَما إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ في دابةٍ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُما بَيِّنَةٌ فجَعَلَها بَيْنَهُما نِصْفَيْنِ. رواهُ الخمْسةُ إلاَّ التِّرمذيّ.

اس کی تعریف جو اپنی گواہی سے حق دار کا حق ظاہر کر دے اور اس کی مذمت جو بلا طلب گواہی دے یعنی بغیر ضرورت

(۳۹۲۴) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین گواہ نہ بتاؤں؟ وہ وہ ہے جو بغیر کہے گواہی دے دیتا ہے۔ ایک لفظ میں یوں ہے کہ جو بغیر کہے شہادت کی پہل کرتے ہیں۔

(۳۹۲۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین امت میرے زمانے والے ہیں پھر وہ جو ان کے متصل ہیں اور پھر وہ جو ان کے متصل ہیں۔ عمران کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانے بیان فرمائے یا تین۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو بلا طلب گواہی دیں گے۔ خائن ہوں گے امین نہ ہوں گے۔ منت مانیں گے اور منت پوری نہ کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

(۳۹۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بہترین امت کا زمانہ وہ ہے جس میں میں بھیجا گیا ہوں، پھر وہ ہیں جو ان کے متصل ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ تیسرا زمانہ بھی فرمایا کہ نہیں پھر ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جو گواہ بنائے جانے سے قبل ہی گواہی دیں گے۔ (یعنی بلا ضرورت)

جھوٹی شہادت کی سخت وعید

(۳۹۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے بڑے گناہوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا وہ شرک، قتل اور ماں باپ کی نافرمانی ہے اور فرمایا کیا میں تمہیں بڑے بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ وہ جھوٹی بات یا فرمایا جھوٹی گواہی ہے۔

(۳۹۲۸) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ آپ ٹیک لگائے بیٹھے تھے تو سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کان کھول کر سن لو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں۔

(۳۹۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹے گواہ کا قدم ہرگز نہ اٹھے گا یہاں تک کہ اللہ اس کے لیے جہنم واجب فرما دے گا۔

جب دو ثبوتوں اور دعوؤں میں تعارض ہو جائے

(۳۹۳۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو شخصوں نے ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور ہر مدعی نے دو دو گواہ بھیج دیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں آدھا آدھا بانٹ دیا۔

٣/٣٩٣٢ ـ وعَنْ أبي هريرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ عَرَضَ على قوم اليمينَ فأسْرَعُوا فأمَرَ أنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ في اليَمينِ أيُّهُمْ يَحْلِفُ. رواهُ البُخاريُّ، وفي روايَةٍ: أنَّ رَجُلَيْنِ تَدارآ في دَابةٍ لَيسَ لِوَاحِدٍ منهُما بَيِّنةٌ، فأمَرَهُما رَسولُ اللَّهِ ﷺ أنْ يَسْتَهِما على اليَمينِ أحَبَّا أو كَرِها. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُدَ وابْنُ ماجَه، وفي روايَةٍ: تَدارآ في بَيْعٍ: وفي روايَةٍ: أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: إذَا كَرِهَ الاثْنانِ اليمِينَ أوِ اسْتَحَبَّاها فَلْيَسْتَهِما علَيها. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُد.

٢١ ـ بابُ استحلافِ المنكِرِ إذَا لم تَكُنْ بيِّنَةٌ وأنه ليس للمدعي الجمع بينهما

١/٣٩٣٣ ـ عَنِ الأشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قالَ: كانَ بَيْنِي وبينَ رجُلٍ خُصُومَةٌ في بِئرٍ فاختَصَمْنا إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالَ: شَاهِدَاكَ أو يَمِينُهُ، فَقُلْت إنَّهُ إذَنْ يَحْلِفُ وَلا يُبَالِي، فقالَ: مَنْ حَلَفَ على يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بها مالَ امْرِئٍ مُسْلم هُوَ فِيها فاجِرٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهوَ عَليهِ غَضْبَانُ. متَّفَقٌ عَليهِ، واحتجَّ بهِ مَنْ لَمْ يَرَ الشَّاهِدَ وَالْيَمينَ، ومَنْ رَأى الْعَهدَ يَمِيناً، وفي لَفْظٍ: خاصَمْتُ ابْنَ عمّ لِي إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ في بِئرٍ كانَتْ لِي في يَدِهِ فَجَحَدَنِي، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيِّنَتكَ أنَّها بئرُكَ وإلاَّ فَيَمِينهُ، قلْت مالِي بَيِّنَةٌ وَإنْ يَجْعَلَها يَمِينَهُ تَذْهَبُ بئرِي إنَّ خَصْمِي امْرُؤٌ فاجرٌ، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اقتَطَعَ مالَ امْرِئٍ مُسلمٍ بغَيرِ حَقٍّ لَقِيَ اللَّه وَهوَ عَليهِ غَضبانُ. رواهُ أحمدُ.

٢/٣٩٣٤ ـ وَعَنْ وائِلِ بْنِ حُجْرٍ قالَ: جاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوت وَرجُلٌ مِنْ كِندَةَ إلى النَّبيِّ ﷺ فقالَ الحَضرَمِيُّ يا رَسُولَ اللَّهِ إنَّ هٰذا قَدْ غلَبَنِي على أرْضٍ كانَتْ لأبي قالَ الكِنْدِيُّ: هِيَ أرْضِي في يَدِي أزْرَعُها لَيسَ لهُ فِيها حَقٌّ، فقالَ النَّبيُّ ﷺ لِلْحَضرَمِيِّ ألَكَ بَيِّنةٌ؟ قالَ: لا، قالَ: فَلَكَ يَمِينُهُ، فقالَ: يا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ فاجرٌ لا يُبَالِي على ما حَلَفَ عَليهِ، ولَيسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شيْءٍ، قالَ: لَيسَ لكَ مِنهُ إلاَّ ذٰلكَ، فانْطَلَقَ لِيحْلِفَ، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لما أدْبَرَ الرَّجُلُ أما لَئِنْ حَلَفَ على مالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْماً لَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ وهوَ عَنهُ مُعرِض. رَواهُ مُسْلِمٌ والتِّرمِذِيُّ وصحَّحَهُ، وهوَ حُجَّةٌ على عَدَمِ المُلازَمَةِ والتَّكفيلِ وعَدَمِ رَدِّ اليَمِينِ.

٢٢ ـ بابُ استحلافِ المدَّعَىٰ عليهِ في الأموالِ والدِّماءِ وغيرِهِما

١/٣٩٣٥ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قَضَىٰ باليَمينِ على المُدَّعَىٰ عَليهِ مُتَّفقٌ عَليهِ، وفي روايَةٍ: أن النَّبيَّ ﷺ قالَ: لو يُعْطى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لادَّعىٰ ناسٌ دِماءَ رِجالٍ وأمْوالَهُمْ، ولكِنِ اليمِينُ على المُدَّعىٰ عَليهِ. رواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ.

(۳۹۳۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک جانور میں دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑا لے کر آئے اور ان میں سے کسی کے پاس بھی ثبوت نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اسے ان میں آدھا آدھا کر دیا۔

(۳۹۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں پر قسم پیش کی۔ وہ قسم کھانے کے لیے جلدی سے تیار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قرعہ ڈالا جائے اور قرعہ میں جس کا نام نکلے اسی سے قسم لی جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ دو شخصوں نے ایک جانور میں جھگڑا کیا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی ثبوت نہ تھا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قرعہ ڈالا جائے اور جس کا نام نکلے اسی سے قسم لی جائے چاہے وہ اس کو پسند کریں یا نہ کریں۔ ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ دو شخصوں نے ایک بیع میں جھگڑا کیا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب دونوں شخص قسم کھانا نہ پسند کریں یا دونوں قسم کھانا چاہیں تو ان دونوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے۔

اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ سے قسم لی جائے الخ

(۳۹۳۳) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک کنویں میں میرے اور ایک شخص کے درمیان جھگڑا تھا۔ ہم یہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے فرمایا یا تو تم دو گواہ لاؤ یا وہ قسم کھالے میں نے کہا وہ تو قسم کھالے گا اور پروا نہیں کرے گا۔ فرمایا اگر کسی نے مسلمان کا مال مارنے کے لیے جھوٹی قسم کھائی تو جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا وہ اس پر ناراض ہوگا۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے اس نے استدلال کیا جو مدعی کے ذمے ایک گواہ اور قسم کا قائل نہیں اور جو عہد کو قسم سمجھتا ہے۔ ایک لفظ میں ہے میں نے اپنے چچازاد بھائی سے ایک کنویں میں جو میرا تھا اور اس کے قبضے میں تھا جھگڑا کیا۔ اس نے انکار کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ثبوت لاؤ کہ تمہارا کنواں ہے ورنہ یہ قسم کھائے گا۔ میں نے کہا میرے پاس ثبوت نہیں۔ اور اگر آپ اس سے قسم لیں گے تو وہ میرا کنواں لے جائے گا کیونکہ یہ بے ایمان آدمی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو ناحق مسلمان کا مال مار لے تو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غصہ ہوگا۔

(۳۹۳۴) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک شخص حضر موت سے اور ایک شخص کندہ سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضرمی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اس نے میرے والد کی زمین پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ کندی نے عرض کی میری زمین ہے میں اس میں کاشت کرتا ہوں۔ میرے قبضے میں ہے۔ اس کا زمین میں حق نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرمی سے پوچھا کیا تمہارے پاس ثبوت ہے۔ اس نے عرض کی نہیں۔ فرمایا پھر تو تمہارے لیے اس کی قسم ہے۔ حضرمی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! وہ بے ایمان آدمی ہے جھوٹی قسم کی پروا نہیں کرے گا، اس میں ذرا سی بھی دیانت نہیں۔ فرمایا فیصلہ کی بس یہی صورت ہے۔ پھر کندی نے قسم کھانے کا ارادہ کیا جب اس شخص نے پیٹھ پھیری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیکھو اگر اس نے ظلم سے اس کا مال کھانے کے لیے قسم کھالی تو وہ اس حال میں اللہ سے ملاقات کرے گا کہ اللہ اس سے منہ پھیر لے گا۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث دلیل ہے کہ قرض خواہ قرض دار کے پیچھے نہ پڑ جائے نہ قرض کا کسی کو ضامن دینا لازم ہے اور نہ مدعی علیہ سے قسم لوٹائی جا سکتی ہے۔

مدعیٰ علیہ سے مالوں اور خونوں وغیرہ میں قسم لینا

(۳۹۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ کی بنیاد پر دے دیا جائے تو پھر لوگوں کے خونوں اور مالوں کا لوگ دعویٰ کرنے لگیں لیکن قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

٢٣ ـ بابُ التشديدِ في اليمينِ الكاذبةِ

٣٩٣٦/ ١ ـ عَنْ أبي أمامَةَ الْحَارِثِيِّ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِىءٍ مُسلِم بيَمِينِهِ فقَدْ أَوجَبَ اللَّهُ لهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَليهِ الجَنَّةَ، فقالَ رَجُلٌ وَإنْ كانَ شَيئاً يَسِيراً؟ قالَ: وَإنْ كانَ قَضِيباً مِنْ أرَاكٍ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلمٌ وابنُ ماجَه والنَّسائيُّ.

٣٩٣٧/ ٢ ـ وعَنْ عَبدِ اللَّهِ بنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: الكَبَائرُ الإشرَاكُ باللَّهِ، وَعُقُوق الْوَالِدَيْنِ، وقَتْلُ النَّفسِ، واليَمِينُ الْغَمُوسُ. رواهُ أحمدُ والبخاريُّ والنَّسائيُّ.

٣٩٣٨/ ٣ ـ وعَنْ عَبدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إنَّ مِنَ الكَبَائِرِ الشِّرْكَ باللَّهِ، وعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ، واليَمِينَ الْغَمُوسَ وما حَلَفَ حَالِفٌ باللَّهِ يَمِينَ صَبْرٍ، فأدْخَلَ فِيها مِثْلَ جناحِ بَعُوضَةٍ إلاَّ جَعَلَهُ اللَّهُ نُكْتَةً في قَلْبِهِ إلى يَومِ الْقِيَامَةِ. رواهُ أَحمَدُ والترمذيُّ.

٢٤ ـ بابُ الاكتفاءِ في اليمينِ بالحلفِ باللَّهِ وجوازِ تغليظِها باللفظِ والمكانِ والزمانِ

٣٩٣٩/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عمَرَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: مَنْ حَلَفَ باللَّهِ فَلْيَصدُقْ، ومَنْ حُلِفَ لهُ باللَّهِ فَلْيَرْضَ، ومَنْ لَمْ يَرْضَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ. رواهُ ابْنُ ماجَه.

٣٩٤٠/ ٢ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ احْلِفْ باللَّهِ الَّذِي لا إلٰهَ إلاَّ هُوَ ما لهُ عِندِي شَيءٌ يَعْنِي المُدَّعِيَ. رواهُ أَبو دَاود.

٣٩٤١/ ٣ ـ وعَنْ عِكرِمَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ لهُ يعْنِي ابْنَ صُورِيَا أُذَكِّرُكُمْ باللَّهِ الذِي نَجَّاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَونَ، وأقْطَعَكُمُ الْبَحْرَ، وظَلَّلَ عَلَيْكُمُ الْغمامَ، وأَنزَلَ عَلَيْكُمُ المَنَّ والسَّلْوى، وأَنْزَلَ التَّوراةَ على مُوسىٰ أتجِدُون في كِتَابكمُ الرَّجْمَ؟ قالَ ذَكَّرْتَنِي بِعَظِيمٍ ولا يَسَعُنِي أنْ أُكَذِّبَكَ... وساقَ الحَدِيثَ. رواهُ أَبو داود.

٣٩٤٢/ ٤ ـ وعنْ أبي هُرَيرَةَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: لا يَحْلِفُ عِندَ هٰذا الْمِنْبَرِ عَبدٌ ولا أَمَة على يَمِينٍ آثِمَةٍ، ولَو على سِوَاكٍ رَطبٍ إلاَّ أَوجَبَ اللَّهُ لهُ النَّارَ.

٣٩٤٣/ ٥ ـ وعَنْ جَابرٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: لا يَحْلِفُ أَحَدٌ على مِنْبَرِي كاذِباً إلاَّ تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النارِ. رَواهُما أحمدُ وابنُ ماجه.

٣٩٤٤/ ٦ ـ وعَنْ أبي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: ثَلاثَةٌ لا يُكَلِّمهُمُ اللَّهُ ولا يَنْظُرُ إلَيْهِمْ يَومَ الْقِيامَةِ ولا يُزَكِّيهِمْ ولَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، رَجُلٌ على فَضْلِ ماءٍ بالْفَلاةِ يَمْنَعُهُ مِن

جھوٹی قسم کا سخت گناہ ہے

(۳۹۳۶) حضرت ابوامامہ حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسلمان کا مال اپنی قسم سے مار لیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم واجب فرما دیتا ہے جنت اس پر حرام فرما دیتا ہے۔ایک شخص نے پوچھا اگرچہ معمولی چیز ہو؟ فرمایا اگرچہ اراک (بن) کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

(۳۹۳۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ شرک، ماں باپ کی نافرمانی، قتل اور گناہ میں ڈبو دینے والی قسم ہے۔

(۳۹۳۸) حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہوں میں سے شرک، ماں باپ کی نافرمانی اور گناہ میں ڈبو دینے والی قسم ہے اور جس نے زبردستی کی وجہ سے قسم کھائی اور اس میں مچھر کے پَر برابر بھی جھوٹ داخل کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے ضرور بالضرور اس کے دل میں داغ پیدا فرما دے گا۔

اللہ تعالیٰ کی قسم کھانے پر قناعت کرنا اور قسم میں سنگینی پیدا کرنے کا جواز اور اس کا طریقہ

(۳۹۳۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے، وہ سچی قسم کھائے اور جس کے لیے کسی نے اللہ کی قسم کھالی اسے راضی ہونا چاہیے (اور اس پر مطمئن ہو جائے) اور جو راضی نہ ہو تو اللہ کی طرف سے اس کے لیے کچھ نہیں۔

(۳۹۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم کھانے والے سے فرمایا اس اللہ کی قسم کھاؤ جس کے سوا کوئی حق دارِ عبادت نہیں کہ اس (مدعی) کا میرے پاس کچھ نہیں۔

(۳۹۴۱) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (یعنی ابن صوریا) سے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کا خوف یاد دلاتا ہوں جس نے تمہیں آلِ فرعون سے نجات دی، تمہارے لیے دریا پھاڑا، تم پر ابر کا سایہ کیا، تم پر من وسلویٰ اتارا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتاری۔کیا تم اپنی کتاب میں رجم پاتے ہو؟ بولا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک عظیم کا ڈر یاد دلایا ہے۔ اب میرے لیے جھوٹ بولنے کی گنجائش ہی نہیں رہی (آگے پوری حدیث بیان کی)۔

(۳۹۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد یا عورت اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے اگرچہ ایک تازہ مسواک پر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم واجب کر دی۔

(۳۹۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جھوٹی قسم کھاتا کوئی میرے منبر کے پاس مگر اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لیا۔

(۳۹۴۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا، نہ نگاہِ رحمت سے انہیں دیکھے گا نہ گناہوں سے انہیں پاک کرے گا اور ان پر دردناک عذاب ہوگا۔ایک تو وہ شخص جو جنگل میں بچے ہوئے پانی پر ہے اور مسافروں سے

ابْنِ السَّبيلِ، ورَجُلٌ بَايَعَ الإمامَ لا يُبَايِعُهُ إلاَّ للدُّنيا، فإِنْ أعطَاهُ مِنها وَفَّى لهُ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لهُ، وَرَجُلٌ بَاعَ سِلْعَةً بَعدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ باللّهِ لأَخَذَها بكَذَا وَكَذا فصَدَّقَهُ وهوَ على غيْرِ ذلكَ. رواهُ الجَماعةُ إلاَّ الترمذِيَّ، وفي روايةٍ: ثلاثَةٌ لا يُكَلِّمهُمُ اللّهُ ولا يَنْظرُ إلَيْهِمْ، رَجُلٌ حَلَفَ على سِلْعةٍ لَقَدْ أعْطى بها أكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وهوَ كاذِبٌ ورَجُلٌ حَلَفَ على يَمِينٍ كاذِبَةٍ بَعدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بها مالَ امْرِىءٍ مُسْلم، ورَجُلٌ مَنع فَضْلَ ماءٍ فَيَقُولُ اللّهُ لهُ الْيَومَ أَمْنَعُكَ فَضْلي، كما مَنَعْتَ فَضْلَ ما لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ. رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ.

٢٥ ـ بابُ ذَمِّ مَنْ حَلَفَ قبلَ أنْ يُسْتَحْلَفَ

١/٣٩٤٥ ـ عَنْ ابْنِ عمَرَ قالَ: خَطَبَنا عمرُ بالجَابِيَةِ فقال: يَا أيُّها النَّاسُ إنِّي قُمْتُ فِيكمْ كَقِيَامِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ فِينا قالَ: أوصِيكُمْ بأصحَابي، ثمَّ الَّذِينَ يَلونَهُمْ، ثمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثمَّ يَفْشُو الكَذِبُ حتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ ولا يُسْتَحْلَفُ، ويَشْهَد الشاهِدُ ولا يُسْتَشْهَدُ ألا لا يَخلوَنَّ رَجُلٌ بامْرَأَةٍ إلاَّ كانَ ثالِثَهُما الشَّيْطَانُ. عَلَيْكُمْ بالجَماعَةِ، وَإيَّاكُمْ والفُرْقَةَ فإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وهوَ مِنَ الاثْنَيْنِ أبْعَدُ، مَنْ أرَادَ بُحْبُوحَةَ الجَنَّةِ فلْيَلْزَمِ الجَماعةَ. مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فذٰلِكَ المُؤمِنُ. رواهُ أحمَدُ والترمذِيُّ.

اسے روکتا ہے اور ایک وہ جو صرف دنیا کے لیے امام سے بیعت کرتا ہے۔ اگر وہ اسے کچھ دے دیتا ہے تو بیعت پوری کرتا ہے اور اگر نہیں دیتا تو بیعت پوری نہیں کرتا۔ اور ایک وہ شخص جس نے عصر کے بعد کوئی چیز بیچی اور جھوٹی قسم کھا کر کہا میں نے اسے اتنی اتنی قیمت پر خریدا تھا اور خریدنے والے نے اس کی قسم کا یقین کر لیا۔ حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا اور نہ انہیں (نظر رحمت سے) دیکھے گا۔ ایک وہ شخص جس نے کسی سودے پر جھوٹی قسم کھائی کہ مجھے اس قیمت سے زیادہ قیمت مل رہی تھی اور ایک وہ شخص جس نے مسلمان کا مال مارنے کے لیے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی اور ایک وہ شخص جس نے فالتو پانی دوسروں کو استعمال نہیں کرنے دیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنا فضل روک لوں گا۔ جس طرح تو نے ضرورت سے زائد پانی جس کو تو نے پیدا نہیں کیا تھا روک لیا تھا۔

قسم کے مطالبے سے پہلے قسم کھانے والے کی مذمت

(۳۹۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر تقریر کی۔ فرمایا لوگو! میں نے تم پر رسول اللہ ﷺ کی طرح حکومت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا میں تمہیں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بابت وصیت کرتا ہوں پھر ان کی جو ان سے متصل ہیں اور پھر ان کی جو ان سے متصل ہیں۔ پھر جھوٹ کا رواج ہو جائے گا یہاں تک کہ بلا قسم کھلائے ان کی قسم لی جائے گی اور بلا گواہ بنائے گواہی لی جائے گی۔ کان کھول کر سن لو کہ جب ایک مرد اور ایک عورت خلوت میں ہوتے ہیں تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جماعت کو لازم پکڑ لو اور فرقہ بندی سے بچتے رہو کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے دور ہٹ جاتا ہے۔ جو جنت کا وسط چاہے وہ جماعت کو چمٹ جائے جسے اپنی نیکیوں سے مسرت اور برائیوں سے نفرت محسوس ہو وہی مومن ہے۔

فقہ الحدیث: جماعت سے مراد اہلِ حق کا گروہ ہے۔ اگر ایک ہی شخص حق پر قائم ہو تو وہی جماعت ہے۔ (مصحح)

